

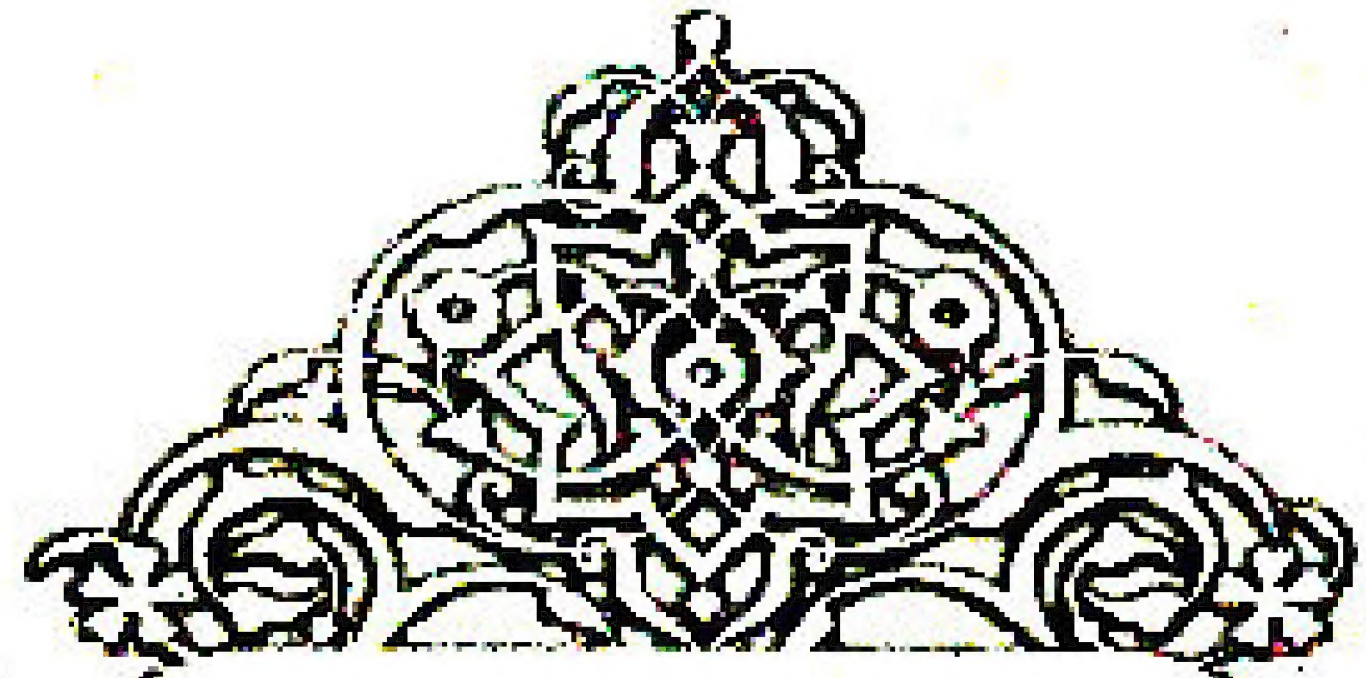
صحیح

شریف

منہج تشریح نبویؐ کی جامعیت

۴۲۲، احادیث نبویؐ کا لوح پر نور ایمان و فوز و خیر

ترجمہ: علامہ وحید الرحمن



نام کتاب

مصحح

مشریف

ترجمہ: علامہ وحید الرحمن

تالیف: امام مسلم بن الحجاج

ترجمہ: علامہ وحید الرحمن

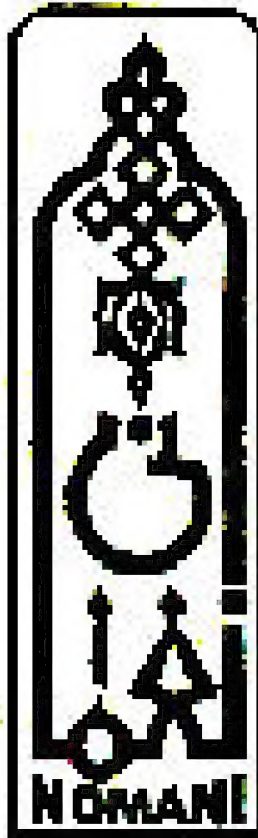
جلد: ششم

تاریخ اشاعت: اگست ۲۰۰۲ء

مطبوعہ: علی آصف پرنٹرز لاہور

نومانی کتب خانہ

E-mail: nomania2000@hotmail.com



COPY RIGHT

All rights reserved

Exclusive rights by nomani kutab khana Lahore Pakistan. No part of this publication may be translated, reproduced, distributed in any form or by any means or stored in a data base retrieval system, without the prior written permission of the publisher.

۴۲۲ احادیث نبوی کا سچ پڑا اور ایمان افزہ

صحیح

مشرف

علامہ محمد صالح بن عبد الوہاب

جلد



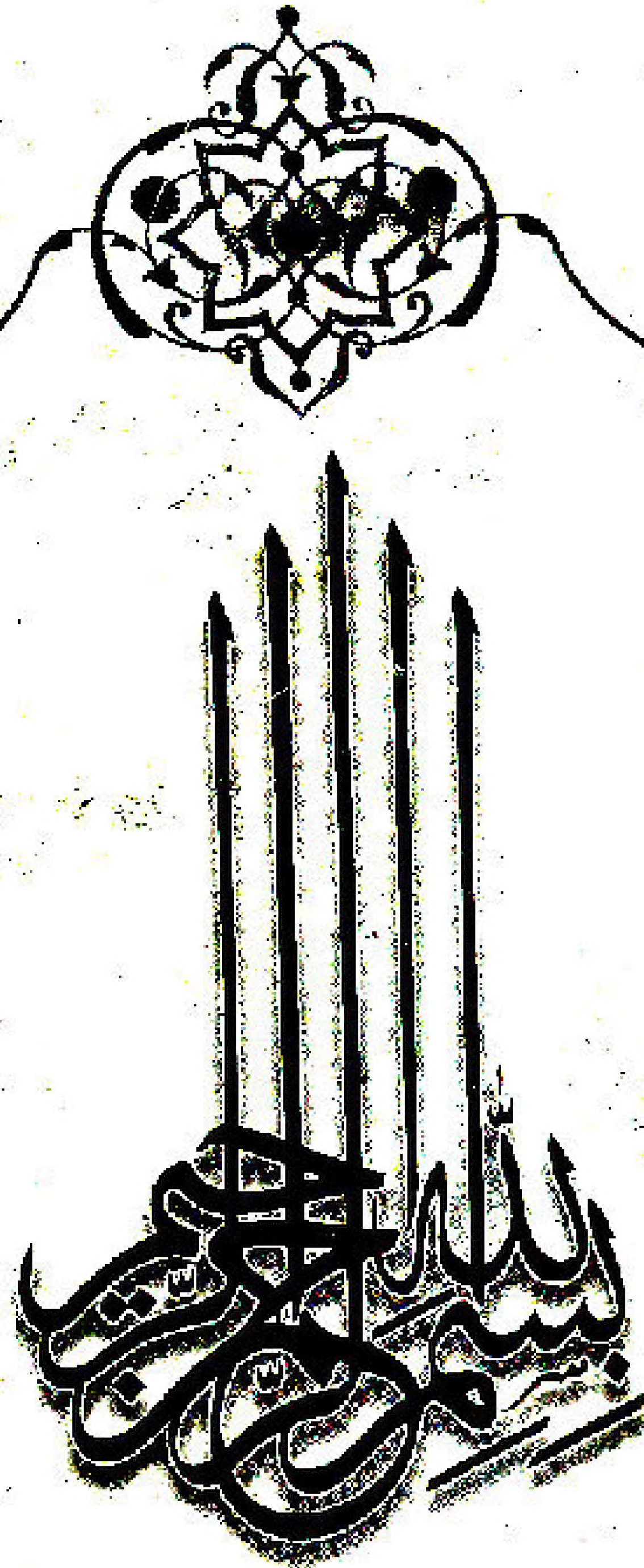
امام مسلم بن الحجاجؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ سے انتخاب فرما کر
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

علامہ وحید الترمذیؒ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹوٹ اردو بازار لاہور 042-7321865



شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

فہرست مضامین صحیح مسلم جلد ششم

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۹	آپ ﷺ کے پست کا خوشبودار اور متبرک ہونا۔		فضیلتوں کے مسائل
۴۱	آپ کے بالوں کی تعریف اور آپ کے حلیہ کا بیان۔	۱۱	رسول اللہ ﷺ کی نسب کی بزرگی اور پتھر کا آپ کو سلام کرنا۔
۴۲	رسول اللہ ﷺ کے سفید خوبصورت چہرے کا بیان	۱۱	تمام مخلوقات سے آپ کا درجہ زیادہ ہونا۔
۴۳	آپ کے بڑھاپے کا بیان۔	۲۱	رسول اللہ ﷺ کے معجزوں کا بیان۔
۴۵	مہر نبوت کا بیان۔	۱۲	آپ کے توکل کا بیان۔
۴۶	آپ کی عمر کا بیان۔	۱۷	رسول اللہ ﷺ جو ہدایت اور علم لے کر آئے ہیں اس کی مثال۔
۴۹	رسول اللہ ﷺ کے ناموں کا بیان۔	۱۷	آپ کو اپنی امت پر کسی شفقت تھی اس کا بیان۔
۵۰	آپ اللہ کو خوب جانتے تھے اور اس سے بہت ڈرتے تھے۔	۱۹	آپ ﷺ کا خاتم النبیین ہونا۔
۵۱	رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنا واجب ہے۔		جب کسی امت پر اللہ کی مہر ہوتی ہے تو اس کا پیغمبر اس کے
۵۲	بے ضرورت مسئلہ پوچھنا منع ہے۔	۲۰	سامنے گزر جاتا ہے۔
	آپ جو شرع کا حکم دیں اس پر چلنا واجب ہے اور جو بات دنیا	۲۰	حوض کوثر کا بیان۔
	کی معاش کی نسبت اپنی رائے سے فرما دیں اس پر چلنا واجب	۲۸	فرشتوں کا آپ ﷺ کے ساتھ ہو کر لڑنا۔
۵۶	نہیں ہے۔	۲۸	آپ ﷺ کی شجاعت کا بیان۔
۵۷	آپ کے دیدار کی فضیلت۔	۲۹	آپ ﷺ کی سخاوت کا بیان۔
۵۷	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان۔	۲۹	آپ ﷺ کے اخلاق کا بیان۔
۵۹	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بزرگی کا بیان۔	۳۱	رسول اللہ ﷺ کی سخاوت کا بیان۔
۶۲	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان۔	۳۳	بچوں پر آپ ﷺ کی شفقت کا بیان۔
۶۷	حضرت یوسف علیہ السلام کی بزرگی کا بیان۔	۳۳	آپ ﷺ کی حیا اور شرم کا بیان۔
۶۷	حضرت زکریا علیہ السلام کی فضیلت کا بیان۔	۳۵	رسول اللہ ﷺ کی ہنسی اور حسن معاشرت کا بیان۔
۶۸	حضرت خضر علیہ السلام کی فضیلت کا بیان۔	۳۵	آپ ﷺ کا عورتوں پر رحم کرنے کا بیان۔
۷۵	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔	۳۶	آپ ﷺ کا لوگوں سے برتاؤ اور تواضع کا بیان۔
۸۰	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔	۳۷	آپ انتقام نہ لیتے تھے مگر اللہ کے واسطے۔
۸۶	حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔	۳۸	آپ ﷺ کے بدن کی خوشبو اور نرمی کا بیان۔

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۴۸	حسان بن ثابتؓ کی فضیلت۔	۹۰	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔
۱۵۲	حضرت ابو ہریرہؓ کی فضیلت۔	۹۶	سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔
۱۵۵	حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔	۱۰۰	حضرت طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما کی فضیلت۔
	جن لوگوں نے شجرہ رضوان کے تلے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی ان کی فضیلت۔	۱۰۲	ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔
۱۵۷	ابوموسیٰ اور ابو عامر اشعری کی فضیلت۔	۱۰۲	امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت۔
۱۵۹	اشعری لوگوں کی فضیلت۔	۱۰۳	اہل بیت کی فضیلت
۱۶۰	ابوسفیانؓ کی فضیلت۔	۱۰۳	زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کی فضیلت کا بیان۔
	جعفر بن ابی طالبؓ اور اسماء بنت عمیس اور ان کی کشتی والوں کی فضیلت۔	۱۰۵	عبداللہ بن جعفر بن ابی طالبؓ کی فضیلت۔
۱۶۱	حضرت سلمان فارسیؓ اور بلالؓ اور صہیبؓ کی فضیلت۔	۱۰۶	حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔
۱۶۳	انصار کی فضیلت۔	۱۰۹	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔
۱۶۳	غفار اور اسلم اور جہینہ اور اشج اور مزینہ اور تقیم اور دوس اور طی کی فضیلت کا بیان۔	۱۱۴	امام زرع کی حدیث کا بیان۔
۱۶۷	بہتر لوگ کون ہیں۔	۱۱۸	حضرت فاطمہؓ اثر ہر اور رضی اللہ عنہا کی فضیلت
۱۷۱	قریش کی عورتوں کی فضیلت۔	۱۲۳	ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔
۱۷۱	رسول اللہ ﷺ کا اصحاب میں ایک دوسرے کو بھائی بنادینے کا بیان۔	۱۲۳	ام المومنین زینب رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔
۱۷۲	رسول اللہ ﷺ کی ذات سے صحابہ رضی اللہ عنہم کو امن تھا اور صحابہ سے امت کو امن تھا۔	۱۲۴	ام ایمن رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔
۱۷۳	صحابہؓ اور تابعینؓ اور تبع تابعینؓ کی فضیلت۔	۱۲۴	حضرت ام سلیمہؓ انس کی ماں اور حضرت بلالؓ کی فضیلت۔
۱۷۸	صدی کے اخیر تک کسی کے نہ رہنے کا بیان۔	۱۲۵	ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۱۷۹	صحابہ کرام کو برا کہنا حرام ہے۔	۱۲۷	حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کی ماں کی فضیلت۔
۱۸۰	اولیں قرنی کی فضیلت۔	۱۳۰	ابی بن کعب اور ایک جماعت انصار کی فضیلت۔
۱۸۲	مصر والوں کا بیان۔	۱۳۱	سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔
۱۸۳	عمان والوں کی فضیلت۔	۱۳۲	ابوؤ جاندہ ساک بن خوشہ کی فضیلت۔
۱۸۳	ثقیف کے چھوٹے اور ہلاکو کا بیان۔	۱۳۳	عبداللہ رضی اللہ عنہ جابر کے باپ کی فضیلت۔
۱۸۵	فارس والوں کی فضیلت۔	۱۳۴	جلیب کی فضیلت۔
۱۸۶	آدمیوں کی مثال اونٹوں کے ساتھ۔	۱۳۵	ابوؤ رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔
		۱۳۶	جریر بن عبداللہ کی فضیلت۔
		۱۳۶	عبداللہ بن عباسؓ کی فضیلت۔
		۱۳۶	عبداللہ بن عمرؓ کی فضیلت۔
		۱۳۷	انس بن مالکؓ کی فضیلت۔
		۱۳۷	عبداللہ بن سلام کی فضیلت۔

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۲۰	چغل خوری حرام ہے۔	۱۸۷	نیکی اور سلوک اور ادب کے مسائل
	جھوٹ بولنا برا ہے اور سچ بولنا اچھا ہے ہے سچائی کی فضیلت اور	۱۸۸	نفل نماز پر والدین کی اطاعت مقدم ہے۔
۲۲۱	جھوٹ کی مذمت۔	۱۹۲	ماں باپ کے دوستوں کے ساتھ سلوک کرنے کی فضیلت۔
۲۲۲	غصے کا بیان۔	۱۹۳	بھلائی اور برائی کے معنی۔
۲۲۳	انسان اس طرح پیدا ہوا کہ اختیار نہیں رکھ سکتا۔	۱۹۴	ماتا توڑنا حرام ہے۔
۲۲۴	منہ پر مارنے کی ممانعت۔	۱۹۶	حسد اور بغض اور دشمنی کا حرام ہونا۔
۲۲۶	جو شخص لوگوں کو ناحق ستا دے اس کا عذاب۔		بغیر عذر شرعی کے تین زیادہ سے زیادہ کسی مسلمان سے خفا رہنا
۲۲۷	مجمع میں ہتھیار لے جانے تو اس کی احتیاط رکھے۔	۱۹۶	حرام ہے۔
۲۲۸	کسی مسلمان کو ہتھیار سے ڈرانے کی ممانعت۔	۱۹۷	بدگمانی اور ٹوہ لگانا اور شک کرنا اور لائٹیا پن حرام ہے۔
۲۲۸	راہ میں سے موذی چیز کے ہٹانے کا ثواب۔	۱۹۸	مسلمان پر ظلم کرنا یا اس کو ذلیل کرنا حرام ہے۔
۲۲۹	جو جانور ستانا نہ ہو اس کو تکلیف دینا حرام ہے جیسے بلی کو۔	۱۹۹	کینہ رکھنے کی ممانعت۔
۲۳۰	غرور کرنا حرام ہے۔	۲۰۰	اللہ تعالیٰ کے واسطے محبت کی فضیلت۔
۲۳۰	اللہ کی رحمت سے کسی کو ناامید کرنا حرام ہے۔	۲۰۰	بیمار پر سی کرنے کا ثواب۔
۲۳۱	ماتاواں اور گناہ شخص کی فضیلت۔	۲۰۲	مومن کو کوئی بیماری یا تکلیف پہنچے تو اس کا ثواب۔
۲۳۱	یہ کہنا منع ہے کہ لوگ تباہ ہوئے۔	۲۰۳	ظلم کرنا حرام ہے۔
۲۳۱	ہمسایہ کا حق۔		اپنے بھائی کی مدد و خالم ہو مظلوم ہو ہر حال میں کرنے سے کیا مراد
۲۳۲	ملاقات کے وقت کشادہ پیشانی سے ملنا۔	۲۰۸	ہے۔
۲۳۲	اچھے کام میں سفارش کرنا مستحب ہے۔	۲۰۹	مومن کا آپس میں اتحاد اور ایک دوسرے کا مددگار ہونا۔
۲۳۲	نیک صحبت کا حکم۔	۲۱۰	گالی دینے کی ممانعت۔
۲۳۳	بیٹیوں کے پالنے کی فضیلت۔	۲۱۰	عفو اور عاجزی کی فضیلت۔
۲۳۳	جس شخص کا بچہ مرے اور وہ بھر کرے۔	۲۱۱	نہیت حرام ہے۔
	جب خداوند کریم کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو آسمان کے فرشتے	۲۱۱	مسلمانوں کی پردہ پوشی کی فضیلت۔
۲۳۶	بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔	۲۱۲	جس کی برائی ہو اس کی ظاہر میں خاطر داری کرنا۔
۲۳۷	روحوں کے جھنڈ جھنڈ ہیں۔	۲۱۲	زری کی فضیلت۔
۲۳۷	آدمی اس کے ہوگا جس سے دوستی رکھے۔	۲۱۳	جانوروں اور ان کے علاوہ کو لعنت نہ کرنے کا بیان
۲۳۹	نیک آدمی کی تعریف دنیا میں اس کو خوشی ہے۔		جس پر آپ نے لعنت کی اور وہ لعنت کے لائق ہے نہ تھا تو اس
۲۴۰	تقدیر کے مسائل	۲۱۵	پر رحمت ہوگی۔
۲۴۷	حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کا مباحثہ۔	۲۱۹	دو منہ والے کی مذمت۔
۲۵۰	دل اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔	۲۱۹	جھوٹ حرام ہے لیکن کسی جا پر درست ہے اس کا بیان۔

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۸۵	بری قضا اور بد بختی سے پناہ	۲۵۰	ہر ایک چیز تقدیر سے ہے۔
۲۸۶	سونے کے وقت کی دعاء۔	۲۵۱	انسان کی تقدیر میں زنا کا حصہ لکھا جاتا۔
۲۸۹	دعاؤں کا بیان	۲۵۲	بچوں کا بیان کہ وہ جنتی ہیں یا دوزخی اور فطرت کا بیان۔
۲۹۴	اول روز میں اور سوتے وقت تسبیح کہنا۔	۲۵۵	عمر اور روزی تقدیر سے نہ زیادہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے۔
۲۹۶	مرغ چلاتے وقت دعا مانگنا۔	۲۵۶	تقدیر پر بھروسہ رکھنے کا حکم۔
۲۹۶	ختمی کی دعاء۔	۲۵۸	علم کے مسائل
۲۹۷	سبحان اللہ و بجمہ کی فضیلت۔	۲۵۸	قرآن مجید میں جو آیات متشابہ ہیں ان میں کھوج کرنا منع ہے۔
۲۹۷	پیٹھ پیچھے دعا کرنے کی فضیلت۔	۲۵۹	بڑا جھگڑا لو کون؟
۲۹۸	کھانے یا پینے کے بعد خدا کا شکر کرنا مستحب ہے۔	۲۶۰	یہود و نصاریٰ کے طریقوں پر چلنے کا بیان
۲۹۸	جلدی نہ کرے تو دعا قبول ہوتی ہے۔	۲۶۱	اخیر زمانہ میں علم کی کمی ہونا۔
۲۹۹	جنتیوں اور دوزخیوں کا بیان۔	۲۶۴	جو شخص اچھی بات جاری کرے یا بری بات جاری کرے۔
۳۰۱	غار والوں کا قصہ۔		ذکر الہی اور توبہ اور استغفار کے مسائل
۳۰۴	توبہ کے مسائل		
۳۰۷	مغفرت مانگنے کی فضیلت۔	۲۶۶	اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت۔
۳۰۸	ہمیشہ ذکر کرنے کی فضیلت اور اس کا ترک جائز ہونے کا بیان۔	۲۶۷	اللہ تعالیٰ کے ناموں کا بیان۔
۳۰۹	اللہ تعالیٰ کی رحمت غصہ سے زیادہ ہے۔	۲۶۸	یوں دعا کرنا منع ہے کہ اگر تو چاہے بخش مجھ کو۔
۳۱۳	بار بار گناہ کرے اور بار بار توبہ کرے تو قبول ہوگی۔	۲۶۹	موت کی آرزو کرنا منع ہے۔
۳۱۵	اللہ تعالیٰ کی غیرت کا بیان۔	۲۷۰	جو شخص اللہ سے ملنے کی یاد رکھتا ہے۔
۳۱۶	نیکوں سے برائیاں مٹنے کا بیان۔	۲۷۱	اللہ تعالیٰ کی یاد اور قرب کی فضیلت۔
۳۱۸	خون کرنے والے کی توبہ قبول ہوگی۔	۲۷۳	دنیا میں عذاب ہو جانے کی دعاء کرنا مکروہ ہے۔
۳۲۰	مسلمان کا فدیہ کافر ہوں گے۔	۲۷۴	ذکر الہی جس مجلس میں ہو اس کی فضیلت۔
۳۲۲	کعب بن مالک اور ان کے دونوں پیاروں کی توبہ کا بیان۔	۲۷۵	آپ ﷺ اکثر کون سی دعا کرتے۔
۳۳۲	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جو تہمت تھی اس کا بیان۔	۲۷۶	لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور دعاء کی فضیلت۔
۳۳۳	آپ ﷺ کی لونڈی کی برأت اور عصمت کا بیان ہے۔		قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر الہی کے لئے جمع ہونے کی فضیلت۔
	منافقوں کی صفت اور ان کے حکم کے مسائل	۲۷۸	خدا تعالیٰ کی مغفرت مانگنے کی فضیلت۔
۳۳۵		۲۸۱	توبہ کے بیان میں
۳۵۲	قیامت اور جنت اور دوزخ کے بیان میں۔	۲۸۱	آہستہ ذکر کرنا افضل ہے۔
۳۵۵	مخلوق اور آدم کی ابتداء کے بیان میں	۲۸۱	دعاؤں اور اعوذ باللہ کا بیان۔
۳۵۶	اہل جنت کی مہمانی	۲۸۳	

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۰۸	اس لشکر کے دشمن جانے کا بیان جو بیت اللہ..... الخ	۳۵۹	آیت اِنِّ الْاِنْسَانَ بِعَظْفٰی کا نشان نزول
۳۱۰	فتنوں کے اترنے کا بیان	۳۶۲	شق القمر کا بیان۔
۳۱۸	قیامت آنے سے پہلے فرات میں سونے کا پھاڑ.....	۳۶۳	کافروں کا بیان
۳۲۰	قسطنطنیہ کی فتح اور.....	۳۶۳	کافروں سے زمین بھر سونا بطور فدیہ طلب کرنے کا بیان
۳۲۵	ان نشانیوں کا بیان جو قیامت سے قبل ہوں گی	۳۶۵	باب کافروں کا حشر
۳۲۷	قیامت سے پہلے مدینہ کی آبادی کا بیان	۳۶۵	دنیا میں دکھتہ دیکھنے والے کو جہنم..... الخ
۳۲۷	مشرق سے فتنوں کا بیان جہاں سے شیطان.....	۳۶۶	مومن کو نیکیوں کا بدلہ دینا اور آخرت میں ملے گا۔
	قیامت سے قبل دوس کی عورتوں کا ذوالخصلہ کی عبادت کرنے کا	۳۶۶	مومن اور کافر کی مثال۔
۳۲۹	بیان	۳۶۸	مومن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے۔
۳۳۷	ابن صیاد کا بیان۔	۳۶۹	شیطان کا فساد مسلمانوں میں۔
۳۳۵	دجال کا بیان۔		کوئی اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں نہ جائے گا بلکہ اللہ کی
۳۵۷	دجال کے جاسوس کا بیان۔	۳۷۱	رحمت سے۔
۳۶۳	دجال کے باب میں باقی حدیثوں کا بیان۔	۳۷۲	عمل بہت کرنا اور عبادت میں کوشش کرنا۔
۳۶۳	فساد کے وقت عبادت کرنے کی فضیلت کا بیان۔	۳۷۵	وعظ میں میانہ روی۔
۳۶۳	قیامت کا قریب ہونا۔		کتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها
۳۶۶	صور کی دونوں پھونکوں میں کثافہ حاصل ہوگا۔	۳۷۷	جنت کا اور جنت کے لوگوں کا بیان
	اُن حدیثوں کا بیان جو	۳۷۸	اس بات کا بیان کہ جنتیوں پر اللہ تعالیٰ..... الخ
۳۶۸	دنیا سے نفرت دلاتی ہیں۔	۳۷۹	جنت کے بازار اور اس میں موجود نعمتوں اور..... الخ
	قوم شہود کے گھروں میں جانے سے ممانعت مگر جو روتا ہوا	۳۸۰	اس بات کا بیان کہ جنتیوں کے پہلے..... الخ
۳۸۱	جائے۔	۳۸۱	جنت اور اہل جنت کی صفات اور ان کی صبح و شام..... الخ
۳۸۲	بیوہ اور یتیم مسکین سے سلوک کرنے کی فضیلت۔	۳۸۲	جنت کے ایک گروہ کا بیان جن کے دل..... الخ
۳۸۲	مسجد بنانے کی فضیلت۔	۳۸۵	جہنم کا بیان اللہ تعالیٰ ہم کو اس سے بچائے۔
۳۸۳	مسکین اور مسافر پر خرچ کرنے کا ثواب۔	۳۹۳	دنیا کی فتنہ اور حشر کا بیان۔
۳۸۴	ریا اور نمائش کی خرمیت	۳۹۵	قیامت کے دن کا بیان۔
۳۸۵	زبان کو روکنے کا بیان۔	۳۹۶	دنیا میں جنتی اور دوزخی لوگوں کی پہچان۔
	جو شخص اوروں کو نصیحت کرے اور خود عمل نہ کرے اس کا	۳۹۹	مردے کو اس کا ٹھکانا بتلایا جاتا اور قبر کے عذاب کا بیان۔
۳۸۶	عذاب۔	۴۰۵	حساب کا بیان۔
۳۸۶	انسان کو اپنا پردہ کھولنا منع ہے۔	۴۰۵	موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے نیک گمان رکھنا۔
۳۸۷	چھینکے والے کا جواب اور بھائی کی کراہت۔	۴۰۷	فتنوں اور قیامت کی نشانیوں کا بیان۔

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۹۶	حدیث۔	۴۸۹	متفرق حدیثوں کے بیان میں
۵۰۳	رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کی حدیث۔	۴۹۰	مومن کا معاملہ سارے کا سارا خیر ہے
	قرآن شریف کی آیتوں کی تفسیر	۴۹۰	بہت تعریف کرنے کی ممانعت۔
۵۰۷	کے مسائل	۴۹۲	بات سمجھ کر کہنا اور علم کو لکھنا۔
۵۱۵	اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَخُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾	۴۹۳	اصحاب الاعداء کا قصہ
۵۱۶	سورۃ براءۃ اور انقال اور حشر کے بارے میں		ابوالیسر کے قصہ کا بیان اور جابر رضی اللہ عنہ کی لمبی



کتاب الفضائل

فضیلتوں کے مسائل

باب فضل نسب النبی ﷺ و تسلیم الحجر علیہ قبل النبوة

باب: رسول اللہ کے نسب کی بزرگی اور پتھر کا آپ کو سلام کرنا

۵۹۳۸- عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَىٰ قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَىٰ مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ))

۵۹۳۸- وائلہ بن اسقعؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ نے اسمعیل کی اولاد میں سے کنانہ کو چنا اور قریش کو کنانہ میں سے اور بنی ہاشم کو قریش میں سے اور مجھ کو بنی ہاشم میں سے۔

۵۹۳۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجْرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ))

۵۹۳۹- جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں پہچانتا ہوں اس پتھر کو جو مکہ میں ہے وہ مجھے سلام کیا کرتا تھا نبوت سے پہلے۔ میں اس کو اب بھی پہچانتا ہوں۔

باب تفضیل نبینا ﷺ علی جمیع الخلائق

باب: تمام مخلوقات سے آپ کا درجہ زیادہ ہونا

۵۹۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

۵۹۴۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

(۵۹۳۸) ہذا نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ اور عرب قریش کے کفو نہیں ہو سکتے اسی طرح ہاشمی کے کفو قریشی نہیں ہو سکتے جو ہاشمی ہیں البتہ مطلب کی اولاد بنی ہاشم کی کفو ہے کیونکہ وہ دونوں ایک ہیں جیسے دوسری حدیث میں آیا ہے۔

(۵۹۴۰) ☆ اگرچہ آپ دنیا میں بھی تمام اولاد آدم کے سردار ہیں مگر دنیا میں کافر اور منافق آپ کی سرداری سے منکر ہیں آخرت میں کوئی منکر نہ ہوگا اور سرداری آپ کی بخوبی کھل جاوے گی۔ اور یہ کلمہ آپ نے فجر کی راہ سے نہیں فرمایا جیسے دوسری روایت میں تصریح ہے

نے فرمایا میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا قیامت کے دن اور سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

باب: رسول اللہ ﷺ کے معجزوں کا بیان

۵۹۴۱- انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے پانی مانگا تو ایک ٹپ لایا گیا پھیلا ہوا لوگ اس میں سے وضو کرنے لگے۔ میں نے اندازہ کیا تو ساتھ سے اسی آدمی تک نے وضو کیا ہوگا۔ میں پانی کو دیکھ رہا تھا آپ ﷺ کی انگلیوں سے پھوٹ رہا تھا۔

۵۹۴۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت آگیا تھا اور لوگوں نے وضو کا پانی ڈھونڈا پانی نہ ملا پھر تھوڑا سا وضو کا پانی رسول اللہ ﷺ کے سامنے لایا گیا آپ نے اس برتن میں اپنا ہاتھ رکھ دیا اور لوگوں کو حکم دیا اس میں وضو کرنے کا۔ انسؓ نے کہا میں نے دیکھا پانی آپ کی انگلیوں میں سے پھوٹ رہا تھا۔ پھر سب لوگوں نے وضو کیا یہاں تک کہ اخیر والے نے بھی۔

۵۹۴۳- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب زوراء میں تھے اور زوراء ایک مقام ہے مدینہ میں بازار اور مسجد کے قریب۔ آپ نے ایک پیالہ پانی کا منگوایا اور اپنی ہتھیلی اس میں رکھ دی تو آپ کی انگلیوں میں سے پانی پھوٹنے لگا اور تمام اصحاب نے وضو کر لیا۔ قتادہؓ نے کہا میں نے انسؓ سے کہا اے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ ((وَلِدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرَ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفِّعٍ))

بَابُ فِي مُعْجَزَاتِ النَّبِيِّ ﷺ

۵۹۴۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا بِمَاءٍ فَأَتَتْهُ بِقَدَحٍ رَخْرَاحٍ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَوَضَّئُونَ فَحَزَرْتُ مَا بَيْنَ الْمَتْنَيْنِ إِلَى الثَّمَانِينَ قَالَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ.

۵۹۴۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَحَاضَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوُضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأَتَتْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ.

۵۹۴۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ بِالزُّورَاءِ قَالَ وَالزُّورَاءُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ السُّوقِ وَالْمَسْجِدِ فِيمَا ثَمَّةٌ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهُ فِيهِ فَجَعَلَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ جَمِيعُ أَصْحَابِهِ قَالَ

ہے بلکہ حکم الہی سے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا واما بنعمة ربك فحدث دوسری امت کی تعلیم اور اعتقاد کے لیے۔

اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ آپ تمام مخلوقات سے افضل ہیں کیونکہ اہل سنت کے نزدیک آدمی ملائکہ سے افضل ہیں اور دوسری حدیث میں جو آیا ہے پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر بزرگی نہ دے اس کا جواب یہ ہے کہ شاید یہ حدیث اس سے پہلے کی ہے بعد اس کے آپ کو معلوم ہوا کہ آپ سب سے افضل ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ ادب اور تواضع پر محمول ہے تیسرے مراد اس سے یہ ہے کہ اس طرح پر ایک کی بزرگی بیان کرے کہ دوسرے کی توہین نہ لگے۔ چوتھے یہ کہ اس تفصیل سے ممانعت ہے جس سے جھگڑا اور فتنہ پیدا ہو۔ پانچویں یہ کہ نفس نبوت میں کوئی تفصیل نہیں ہے بلکہ اور خصائل کی وجہ سے ہے۔ (نودی)

قُلْتُ كُمْ كَانُوا يَا أَبَا حَمْزَةَ قَالَ كَانُوا زُهَاءَ
الثَّلَاثِ مِائَةٍ

۵۹۴۴- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِالزُّوْرَاءِ فَأَتَى بِإِنَاءٍ
مَاءً لَا يَغْمُرُ أَصَابِعَهُ أَوْ قَدْرَ مَا يُوَارِي أَصَابِعَهُ
ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ هِشَامٍ.

۵۹۴۵- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُمَّ مَالِكٍ
كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ النَّادِمَ
وَلَيْسَ عَنْدهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ
تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ
فِيهِ سَمْنًا فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا أَدَمَ بَيْتِهَا حَتَّى
عَصَرَتْهُ فَأَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((عَصَرْتِهَا))
قَالَتْ نَعَمْ قَالَ ((كُوْثِرَتْ بَيْتُهَا مَا زَالَ قَائِمًا)).

۵۹۴۶- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا
أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطْعِمُهُ
فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَمَنْ شَعِيرَ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ
مِنْهُ وَأَمْرَأَتُهُ وَصِيفَتُهُمَا حَتَّى كَالَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُوْثِرَ تَكْلُهُ لَأَكَلْتُمُ
مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ.

۵۹۴۷- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ قَالَ جَرَجْنَا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَامَ
غَزْوَةِ ثُبُوكَ فَكَانَ يَجْمَعُ الصَّلَاةَ فَصَلَّى الظُّهْرَ
وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا حَتَّى

ابو حمزہ! کتنے آدمی اس وقت ہوں گے انس نے کہا قریب تین سو
آدمیوں کے تھے (شاید یہ دوسرے وقت کا ذکر ہے)۔

۵۹۴۴- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ زوراء
میں تھے آپ کے پاس ایک برتن لایا گیا اس میں اتنا پانی تھا کہ آپ
کی انگلیاں نہیں ڈوبتی تھیں یا انگلیاں نہیں چھتی تھیں پھر بیان کیا
حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

۵۹۴۵- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ام مالک رسول اللہ
ﷺ کو ایک کپی میں گھی بھیجا کرتی تھی تحفہ کے طور پر۔ پھر اس
کے بیٹے آتے اور اس سے سالن مانگتے اور گھر میں کچھ نہ ہوتا تو ام
مالک اس کپی کے پاس جاتی اس میں گھی ہوتا۔ اسی طرح ہمیشہ اس
کے گھر کا سالن قائم رہتا۔ ایک بار ام مالک نے (حرص کر کے)
اس کپی کو نچوڑ لیا پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی آپ نے فرمایا
اگر تو اس کو یوں ہی رہنے دیتی (اور ضرورت کے وقت لیتی جاتی)
تو وہ ہمیشہ قائم رہتا۔

۵۹۴۶- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا
رسول اللہ ﷺ سے کھانا مانگا تھا آپ نے اس کو آدھا وسق جو
دیئے (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے)۔ پھر وہ شخص اور اس کی
بی بی اور مہمان ہمیشہ اس میں سے کھاتے رہے یہاں تک کہ اس
شخص نے پاپا اس کو پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ نے
فرمایا اگر تو اس کو نہ مانتا تو ہمیشہ اس میں سے کھاتے اور وہ ایسا ہی رہتا
(کیوں کہ ماپنے سے اللہ کا بھروسہ جاتا رہا اور بے صبری نمود ہوئی
پھر برکت کہاں رہے گی)۔

۵۹۴۷- معاذ بن جبل سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جس سال تبوک کی لڑائی ہوئی آپ اس
سفر میں جمع کرتے دو نمازوں کو تو ظہر اور عصر ملا کر پڑھیں اور
مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی۔ ایک دن آپ نے نماز میں دیر کی پھر

إِذَا كَانَ يَوْمًا أُخِّرَ الصَّلَاةُ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى
الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ
ذَلِكَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ
(إِنَّكُمْ سَتَأْتُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَيْنَ تَبُوكَ
وَأَنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوهَا حَتَّى يُصْحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ
جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسْ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتَّى
آتِيَ) فَجَنَّاها وَقَدْ سَبَقْنَا إِلَيْهَا رَجُلَانِ وَالْعَيْنُ
مِثْلُ الشَّرَاكِ تَبَضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَسَأَلَهُمَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَلْ
فَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا)) قَالَا نَعَمْ فَسَبَّهُمَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ
اللَّهُ أَنْ يَقُولَ قَالَ ثُمَّ غَرَفُوا بِأَيْدِيهِمْ مِنَ الْعَيْنِ
قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ قَالَ وَغَسَلَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ أَعَادَهُ
فِيهَا فَحَرَّتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ مِنْهُمْ أَوْ قَالَ غَزِيرٍ
شَدِيدٍ أَبُو عَلِيٍّ أَتَاهُمَا قَالَ حَتَّى اسْتَقْنَى النَّاسُ ثُمَّ
قَالَ ((يَوْشِكُ يَا مُعَاذُ إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ أَنْ
تَرَى مَا هَاهُنَا قَدْ عَلَيْنَا جَنَانًا))

۵۹۴۸- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَأَتَيْنَا وَادِي الْقُرَى
عَلَى خَدِيقَةِ لَامْرَأَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اخْرُصُوهَا فَخَرَصْنَاهَا وَخَرَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ وَقَالَ ((أَحْصِيهَا حَتَّى تَرْجِعَ
إِلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) وَانْطَلَقْنَا حَتَّى قَدِمْنَا
تَبُوكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((سَتَهُبُّ عَلَيْكُمْ
الْجَلَّةُ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيهَا أَحَدٌ مِنْكُمْ

لنگے اور ظہر اور عصر ملا کر پڑھی پھر اندر چلے گئے۔ پھر نکلے اس کے
بعد مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی۔ بعد اس کے فرمایا تم کل خدا
چاہے تبوک کے چشمے پر پہنچو گے اور نہیں پہنچو گے جب تک
دن نہ نکلے اور جو کوئی جاوے تم میں سے اس چشمہ کے پاس تو اس
کے پانی کو ہاتھ نہ لگاوے جب تک میں نہ آؤں۔ معاذ نے کہا پھر
ہم اس چشمے پر پہنچے ہم سے پہلے وہاں دو آدمی پہنچ گئے تھے اور چشمہ
کے پانی کا یہ حال تھا کہ جوتی کے تسمہ کے برابر پانی ہو گا وہ بھی
آہستہ آہستہ بہہ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
دونوں آدمیوں سے پوچھا تم نے اس کے پانی میں ہاتھ لگایا؟ انہوں
نے کہا ہاں۔ آپ نے ان کو برا کہا (اس لیے کہ انہوں نے حکم کے
خلاف کیا) اور جو اللہ کو منظور تھا وہ آپ نے ان کو سنایا۔ پھر لوگوں
نے چلوؤں سے تھوڑا تھوڑا پانی ایک برتن میں جمع کیا۔ آپ نے
اپنے دونوں ہاتھ اور منہ اس میں دھوئے پھر وہ پانی اس چشمہ میں
ڈال دیا۔ وہ چشمہ جوش مار کر بہنے لگا پھر لوگوں نے پانی پلانا شروع
کیا (آدمیوں اور جانوروں کو)۔ بعد اس کے آپ نے فرمایا اے
معاذ! اگر تیری زندگی رہی تو تو دیکھے گا اس کا پانی باغوں کو بھر دے
گا (یہ بھی آپ کا ایک بڑا معجزہ تھا۔ اس لشکر میں تیس ہزار آدمی
تھے اور ایک روایت میں ہے کہ ستر ہزار آدمی تھے)۔

۵۹۴۸- ابو حمید سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ
لنگے جب تبوک کی جنگ تھی تو وادی القری (ایک مقام ہے مدینہ
سے تین میل کے فاصلہ پر شام کے راستہ میں) میں ایک باغ پر پہنچے
جو ایک عورت کا تھا۔ آپ نے فرمایا اندازہ کرو اس باغ میں کتنا میوہ
ہے ہم نے اندازہ کیا اور رسول اللہ کے اندازے میں وہ دس دس
معلوم ہوا۔ آپ نے اس عورت سے کہا تو یہ گنتی یاد رکھنا جب تک
ہم لوٹ کر آویں اگر خدا چاہے۔ پھر ہم لوگ آگے چلے یہاں تک
کہ تبوک میں پہنچے۔ رسول اللہ نے فرمایا آج کی رات زور کی آندھی

فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيَسُدَّ عَقَالَهُ ((فَهَبْتَ رِيحَ شَدِيدَةٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيحُ حَتَّى أَفْقَتْهُ بِجَبَلِي طَيِّبٍ وَجَاءَ رَسُولُ ابْنِ الْعَلَمَاءِ صَاحِبِ أَيْلَةٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِكِتَابٍ وَأَهْدَى لَهُ بَعْلَةً يَنْضَاءُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَهْدَى لَهُ بُرْدًا ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرَى فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَرْأَةَ عَنْ حَدِيثِهَا ((كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا)) فَقَالَتْ عَشْرَةٌ أَوْ سِتٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي مُسْرِعٌ لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِيَ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ)) فَخَرَجْنَا حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ ((هَذِهِ طَابَةٌ وَهَذَا أَحَدٌ وَهُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ)) ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَارِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْزَجِ ثُمَّ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورٍ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ)) فَلَحِقْنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا آخِرًا فَأَذْرَكَ سَعْدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا آخِرًا فَقَالَ ((أَوْ لَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ))

۵۹۴۹- عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ قِصَّةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثٍ وَهَبٍ فَكَتَبَ

چلے گی تو کوئی کھڑا نہ ہوں اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اس کو مضبوط باندھ دیوے پھر ایسا ہی ہو اور کی آندھی چلی۔ ایک شخص کھڑا ہوا اس کو ہوا اڑا لے گئی اور طے کے دو پہاڑوں میں ڈال دیا۔ اس کے بعد علماء کے بیٹے کا اپنی جو ایلہ کا حاکم تھا آیا ایک کتاب لے کر اور رسول اللہ کے لیے ایک سفید نچر تھمہ لایا۔ رسول اللہ نے اس کو جواب لکھا اور ایک چادر تھمہ بھیجی۔ پھر ہم لوگ یہاں تک کہ وادی القریٰ میں پہنچے آپ نے اس عورت سے باغ کے میوے کا حال پوچھا کتنا میوہ نکلا؟ اس نے کہا پورے دس وسق نکلا آپ نے فرمایا میں جلدی جاؤں گا تم میں سے جس کا جی چاہے وہ میرے ساتھ جلدی چلے اور جس کا جی چاہے ٹھہر جاوے۔ ہم نکلے یہاں تک مدینہ دکھلائی دینے لگا آپ نے فرمایا یہ طابہ ہے (طابہ مدینہ منورہ کا نام ہے) اور یہ احد پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے اور ہم اس کو چاہتے ہیں۔ پھر فرمایا انصار کے سب گھروں میں بنی نجار کے گھر بہتر ہیں (کیونکہ وہ سب سے پہلے مسلمان ہوئے)۔ پھر بنی عبد الاشہل کا گھر پھر بنی حارث بن خزرج کا گھر پھر بنی ساعدہ کا گھر اور انصار کے سب گھروں میں بہتری ہے۔ پھر سعد بن عبادہ ہم سے ملے ابو اسید نے ان سے کہا تم نے نہیں سنا رسول اللہ نے انصار کے گھروں کی بہتری بیان کی تو ہم کو سب کے اخیر کر دیا۔ یہ سن کر سعد نے رسول اللہ سے ملاقات کی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے انصار کی فضیلت بیان کی اور ہم کو سب کے آخر میں کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم کو یہ کافی نہیں ہے کہ تم اچھوں میں رہو۔

۵۹۴۹- ترجمہ وہی جو جو پر گزرا اس میں سعد بن عبادہ کا قصہ نہیں ہے اور یہ زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلہ والے کو اس کا ملک لکھ دیا۔

(۵۹۴۹) اس حدیث میں کئی معجزے ہیں آپ کے۔ ایک میوہ کا ایسا ٹھیک اندازہ جو اچھے اچھے جاننے والوں سے نہ ہو سکا۔ دوسرے ہوا کی خبر دینا پہلے سے۔ تیسرے منع کرنا لوگوں کو کھڑے ہونے سے ہوا میں۔

لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبْحَرُ هِمَّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثٍ
وَقَتَبَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ .

بَابُ تَوَكُّلِهِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى

۵۹۵۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ قَيْلٍ نَحْنُ فَأَذْرَكَنَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعُضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَخَلَقَ سَيْفَهُ بِغُصْنٍ مِنْ
أَغْصَانِهَا قَالَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْوَادِي
يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ
رَجُلًا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ فَأَخَذَ السَّيْفَ فَاسْتَيْقَظْتُ
وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي فَلَمْ أَشْعُرْ إِلَّا وَالسَّيْفُ
صَلَا فِي يَدِهِ فَقَالَ لِي مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ
قُلْتُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي
قَالَ قُلْتُ اللَّهُ قَالَ فَشَامَ السَّيْفَ فَهَا هُوَ ذَا
جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يَغْرِضْ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ .

۵۹۵۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ
وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أُعْبِرَهُمَا أَنَّهُ غَزَا
مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَزْوَةَ قَيْلٍ نَحْنُ فَلَمَّا قَتَلَ النَّبِيُّ
ﷺ قَتَلَ مَعَهُ فَأَذْرَكَهُمُ الْقَائِلَةَ يَوْمًا ثُمَّ ذَكَرَ
نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ وَمَعْمَرٍ .

۵۹۵۲- عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ

باب: آپ کے توکل کا بیان

۵۹۵۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم جہاد کو
گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف ہم نے
آپ کو ایک وادی میں پایا جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے۔ آپ
ایک درخت کے تلے اترے اور اپنی تلوار ایک شاخ سے لٹکا دی اور
لوگ جدا جدا بچھل گئے اسی وادی میں درختوں کے سایوں میں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص میرے پاس آیا
میں سو رہا تھا اس نے تلوار اتار لی۔ میں جاگا وہ میرے سر پر کھڑا تھا
مجھے اس وقت خبر ہوئی جب اس کے ہاتھ میں تلوار آگئی۔ وہ
بولا اب تمہیں کون بچا سکتا ہے مجھ سے؟ میں نے کہا اللہ پھر
دوسری بار اس نے یہی کہا میں نے کہا اللہ۔ یہ سن کر اس نے تلوار
نیام میں کر لی۔ وہ شخص یہ بیٹھا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس سے کچھ تعرض نہ کیا۔

۵۹۵۱- جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
انہوں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
نجد کی طرف جب آپ لوٹے وہ بھی ساتھ لوٹے ایک روز دوپہر
کے وقت پھر بیان کیا اسی حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر
گزری۔

۵۹۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(۵۹۵۰) سبحان اللہ توکل اور بہادری اور استقلال اور عزیمت اس کو کہتے ہیں ایسے سخت وقت میں بھی مضبوط رہے یوں تو سب اچھی
فصلتوں کا دعویٰ کرتے ہیں اور بڑی بڑی شیخیاں بگھارتے ہیں پر امتحان کے وقت شی بھول جاتے ہیں میں نے چشم خود بڑے بڑے لاف زانوں
کو دیکھا کہ قرآسی مصیبت میں ان کے حواس جاتے رہے بعضوں نے زہر کھالیا اور جان وکی لاجول ولا قوۃ۔ یہ حدیث بھی آپ کی ثبوت
کا ایک بڑا ثبوت ہے اتنی شجاعت اور بہادری بھی ثبوت کی نشانی ہے۔

وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ لَمْ يَغْرِضْ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

بَابُ بَيَانِ مَثَلِ مَا بُعِثَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ

الْهُدَى وَالْعِلْمِ

باب: رسول اللہ ﷺ جو ہدایت اور علم لے کر آئے ہیں

اس کی مثال

۵۹۵۳- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنْ مَثَلُ مَا

بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ

كَمَثَلِ غَيْثٍ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ

طَيِّبَةً قَبِلَتْ الْمَاءَ فَأَنْبَتَ الْكَلَّا وَالْعُسْبُ

الْكثيرَ وَكَانَ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ

فَفَقَعَ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرَبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا

وَرَعَوْا وَأَصَابَ طَائِفَةٌ مِنْهَا أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ

قِيَعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلًّا فَذَلِكَ مَثَلُ

مَنْ فَقَهُ فِي دِينِ اللَّهِ وَنَفَعَهُ بِمَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ

فَعِلِمَ وَعِلْمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا

وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ))

بَابُ شَفَقَتِهِ ﷺ عَلَى أُمَّتِهِ وَمُبَالَغَتِهِ فِي

تَحْذِيرِهِمْ مِمَّا يَضُرُّهُمْ

۵۹۵۴- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

۵۹۵۳- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مثال

اس کی جو خدا نے مجھ کو دیا ہدایت اور علم ایسی ہے جیسے مینہ برسا زمین

پر اس میں کچھ حصہ ایسا تھا جس نے پانی کو چوس لیا اور چار اور بہت

سائبرہ جمایا اور کچھ حصہ اس کا کڑا سخت تھا اس نے پانی کو سمیٹ

رکھا پھر اللہ نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا اس سے لوگوں نے اس سے

پیا اور پلایا اور چرا لیا بخاری کی روایت میں زر عوا ہے یعنی کھیتی کی اس

سے اور کچھ حصہ اس کا چھیل میدان ہے نہ تو پانی کو روکے نہ گھاس

اگاوے (جیسے چکنی چٹان کہ پانی لگا اور چل دیا)۔ تو یہ مثال ہے اس

کی جس نے خدا کے دین کو سمجھا اور اللہ نے اس کو فائدہ دیا اس چیز

نے جو مجھ کو عطا فرمائی اس نے آپ بھی جانا اور اوروں کو بھی

سکھایا۔ اور جس نے اس طرف سر نہ اٹھایا (یعنی توجہ نہ کی) اور اللہ

کی ہدایت کو جس کو میں دے کر بھیجا گیا قبول نہ کیا۔

باب: آپ کو اپنی امت پر کیسی شفقت تھی

اس کا بیان

۵۹۵۴- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

(۵۹۵۳) ☆ یعنی زمین کی تین قسمیں ہیں اسی طرح لوگ بھی تین طرح کے ہیں:-

قسم اول:- جو پانی سے زائد ہوتی ہیں اور گھاس اور ترکاری اور میوے اگاتی ہے لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس کی مثل وہ

شخص ہے جس نے دین کا علم یاد کیا آپ بھی عمل کیا لوگوں کو سکھایا انہوں نے بھی فائدہ اٹھایا۔

دوسری قسم:- وہ جو خود نہیں اگاتی لیکن پانی روک رکھتی ہے اس سے آدمیوں اور جانوروں کو نفع ہوتا ہے۔ یہ وہ شخص ہے جس

نے دین کا علم یاد کیا لیکن اس کو اتنی فہم نہیں کہ اس میں سے باریک مطلب نکالے۔ خیر اس سے سن کر اور لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔

تیسری قسم:- چکنی صاف زمین جہاں نہ گھاس اگتی ہے نہ پانی تھمتا ہے۔ یہ اس شخص کی مثال ہے جس نے دین کی طرف توجہ نہ

کی ہونہ اس کو یاد رکھا۔ (نووی)

(۵۹۵۴) ☆ عرب میں دستور تھا کہ جس نے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت کرنے کو آتا ہے تو وہ بھاگ کر اپنے کپڑے لٹری دیتے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ مَثَلِي وَمَثَل مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ كَمَثَل رَجُلٍ أَتَى قَوْمَهُ فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بَعِثَنِي وَإِنِّي أَنَا الْخَلِيرُ الْعَرِيَانُ فَالْجَاءُ فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَأَذَلُّوهُ فَأَنْطَلَقُوا عَلَى مُهْلَتِهِمْ وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَنَحَهُمْ فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنْ غَصَبَنِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ))

نے فرمایا میری مثال اور میرے دین کی مثال جو اللہ نے مجھے دے کر بھیجا ایسی ہے جیسے مثال اس شخص کی جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے میری قوم! میں نے لشکر کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا (یعنی دشمن کی فوج کو) اور میں نگاہ ڈالنے والا ہوں سو جلدی بھاگو۔ اب اس کی قوم میں سے بعضوں نے اس کا کہنا مانا وہ شام ہوتے ہی بھاگ گئے اور آرام سے چلے گئے اور بعضوں نے جھٹلایا وہ صبح تک اسی جگہ رہے اور صبح ہوتے ہی لشکر ان پر ٹوت پڑا اور ان کو تباہ کیا اور جڑ سے اکھیڑ دیا۔ سو یہی مثل ہے اس کی جس نے میرا کہنا نہ مانا اور جھٹلایا سچے دین کو۔

۵۹۵۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ أُمَّي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَبَجَلَّتِ الدُّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهِ فَأَنَّا آخِذٌ بِحُجْرِكُمْ وَأَنْتُمْ تَقْحُمُونَ فِيهِ))

۵۹۵۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری مثال اور میری امت کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے آگ جلائی پھر اس میں کیڑے اور پتنگے گرنے لگے اور میں پکڑے ہوئے ہوں تمہاری کمروں کو اور تم بے تامل اندھا دھند اس میں گر پڑتے ہو۔

۵۹۵۶- عَنْ أَبِي الزُّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۵۹۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَثَلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهَذِهِ الدُّوَابُّ الَّتِي فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا وَجَعَلَ يَحْجُرُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَقْحُمْنَ فِيهَا قَالَ فَذَلِكَ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ أَنَا آخِذٌ بِحُجْرِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ

۵۹۵۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۹۵۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی جب اس کے گرد روشنی ہوئی تو اس میں کیڑے اور یہ جانور جو آگ میں ہیں گرنے لگے اور وہ شخص ان کو روکنے لگا لیکن وہ نہ رکنے لگے اس میں گرنے لگے۔ یہ مثال ہے میری اور تمہاری میں تمہاری کمر پکڑ کر جہنم سے روکتا ہوں اور کہتا ہوں جہنم کے پاس سے چلے آؤ اور تم نہیں مانتے

پراٹھا کر چلاتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو۔ نکلے ہونے سے غرض یہ تھی کہ اس کو لوگ بڑی آفت سمجھیں اور اس کو سچا جان کر جلد بھاگیں۔

(۵۹۵۵) یعنی لوگ حرم اور گناہوں میں بے تامل گرتے ہیں جیسے آگ میں کیڑے پتنگے خوشی سے رتے ہیں اور جلتے ہیں۔ اور حضرت کمال حقیقت سے ان مانوانوں کو بہت روکتے ہیں جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑ کر روکے پراسوس کہ نادان حرم نہیں رکھتے۔

عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُونِي تَقَعْمُونَ فِيهَا))

اسی میں گھسے جاتے ہو۔

۵۹۵۸- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

۵۹۵۸- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ

فرمایا میری اور تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ

أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ

جلائی اور مڈی اور پتنگے اس میں گرنے لگے اور وہ ان کو روکنے لگا

فِيهَا وَهُوَ يَذْبُهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا آخِذٌ بِخِزْمَتِكُمْ

اسی طرح میں تمہاری کمر تھامے ہوں انگار سے اور تم نکلے جاتے

عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقْلَتُونَ مِنْ يَدِي))

ہو میرے ہاتھ سے۔

بَابُ ذِكْرِ كَوْنِهِ عَلَيْهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

باب: آپ ﷺ کا خاتم النبیین ہونا

۵۹۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ

۵۹۵۹- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَثَلِي وَمَثَلُ

مثال اور پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک محل

الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُيْتًا فَأَحْسَنَهُ

بنایا نہایت عمدہ اور خوب صورت لوگ اس کے گرد پھرنے لگے

وَأَجْمَلَهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيفُونَ بِهِ يَقُولُونَ مَا

اور کہنے لگے ہم نے اس سے بہتر عمارت نہیں دیکھی مگر ایک

رَأَيْنَا بُيْتًا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِلَّا هَذِهِ اللَّبَنَةُ

اینٹ کی جگہ خالی ہے اور میں وہی اینٹ ہوں (جس سے نبوت

فَكُنْتُ أَنَا بِلَاكِ اللَّبَنَةِ))

کا محل پورا ہو گیا اب دوسرا کوئی نبی نیا میرے بعد نہ ہوگا)۔

۵۹۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ

۵۹۶۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ أَبُو

نے فرمایا میری مثال اور اور پیغمبروں کی مثال جو مجھ سے پہلے

الْقَاسِمِ ﷺ ((مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي

ہو چکے ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کئی گھر بنائے اور ان کو زیب دیا

كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْنَى بُيُوتًا فَأَحْسَنَهَا وَأَجْمَلَهَا

اور آرائش دی اور پورا کیا مگر ایک کو نے پر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ

وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَائِهَا

دی اب لوگ اس کے گرد پھرنے لگے اور ان کو وہ عمارت پسند آئی

فَجَعَلَ النَّاسُ يُطَوِّفُونَ وَيُعْجِبُهُمُ الْبُنْيَانُ

وہ کہنے لگے مکان والے سے تو نے ایک اینٹ یہاں رکھ دی ہوتی

فَيَقُولُونَ أَلَا وَضَعْتَ هَاهُنَا لَبَنَةً قِيمَ بُيَاكَ

تو تیری عمارت پوری ہو جاتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ اینٹ

فَقَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ فَكُنْتُ أَنَا اللَّبَنَةُ))

میں ہوں۔

۶۹۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۶۹۶۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میں وہ اینٹ

قَالَ ((مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ

ہوں اور میں خاتم الانبیاء ہوں۔

رَجُلٍ بَنَى بُيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ

لَبَنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَائِدِ فَجَعَلَ النَّاسُ

يَطْوِفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَذَا وَضَعْتَ

هَذِهِ اللَّيْنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّيْنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ))

۵۹۶۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّينَ)) فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۵۹۶۳- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ دَجَلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَى مَوْضِعٍ لَيْنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَخْرُجُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّيْنَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّيْنَةِ حَيْثُ فَخَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ))

۵۹۶۴- عَنْ سَلِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ بَدَّلَ أَنَّهَا أَحْسَنُهَا.

بَابُ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى رَحْمَةً أُمَّةٍ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا

۵۹۶۵- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنْ أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ رَحْمَةً أُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهِ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهُ لَهَا قَرِطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةً أُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيَّهَا حَيًّا فَأَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَاقْرَأْ عَلَيْهِ بِهَلَكَتِهَا حِينَ كَذَبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ))

بَابُ إِثْبَاتِ حَوْضِ نَبِيِّنَا ﷺ وَصِفَاتِهِ
۵۹۶۶- عَنْ جُنْدَبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((أَنَا قَرِطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ))

۵۹۶۲- ابو سعید سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۵۹۶۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری مثال اور ان پیغمبروں کی مثال اس شخص کی مثال ہے جس نے ایک گھریٹا اس کو پورا کیا اور تمام کیا پر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگوں نے اس کے اندر جانا شروع کیا اور لگے تعجب کرنے اور کہنے لگے کاش یہ اینٹ بھی خالی نہ ہوتی۔ آپ نے فرمایا میں اس اینٹ کی جگہ ہوں میں آیا اور پیغمبروں کو ختم کر دیا۔

۵۹۶۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں پورا کیا کے بدلے آرائش دیا ہے۔

باب: جب کسی امت پر اللہ تعالیٰ کی مہر ہوتی ہے تو اس کا پیغمبر اس کے سامنے گزر جاتا ہے

۵۹۶۵- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ جل جلالہ جب جس امت پر رحم کرتا ہے تو اس کا نبی امت کی ہلاکت سے پہلے گزر جاتا ہے اور وہ اپنی امت کا پیش خیمہ ہوتا ہے اور جب کسی امت کی تباہی چاہتا ہے تو اس کو ہلاک کرتا ہے اس کے نبی کے سامنے اور نبی اس کی تباہی سے خوش ہوتا ہے۔ کیونکہ اس نے جھٹلایا نبی کو اور کہنا نہ مانا۔

باب: حوض کوثر کا بیان

۵۹۶۶- جندب سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے میں تمہارا پیش خیمہ ہو گا حوض پر یعنی آگے جا کر تمہارے آنے کا منتظر رہوں گا اور تمہارے پلانے کا سامان درست کروں گا۔

(۵۹۶۶) تاحی عیاض نے کہا حوض کوثر کی حد شیش صحیح ہیں اور ان پر ایمان لانا فرض ہے اور روایت کیا اس کو متعدد صحابہ نے یہاں تک کہ وہ درجہ تواتر کو پہنچ گئی ہیں۔ (نووی)

۵۹۶۷- عَنْ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۵۹۶۷- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۵۹۶۸- عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا وَلَيُردَّنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَغْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُخَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَ النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ وَأَنَا أَحَدُهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ فَقَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ))

۵۹۶۸- ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض کوثر پر جو وہاں آئے گا وہ اس حوض میں سے پئے گا اور جو پئے گا اس میں سے پھر کبھی پیاسا نہ ہو گا اور میرے سامنے کچھ لوگ آویں گے جن کو میں پہچانتا ہوں اور وہ مجھ کو پہچانتے ہیں پھر وہ روک دیئے جاویں گے میرے پاس آنے سے۔

۵۹۶۹- قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فَيَقُولُ ((إِنَّهُمْ مِنِّي فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بِغَدَاكَ فَأَقُولُ سَحَقًا سَحَقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي))

۵۹۶۹- میں کہوں گا یہ میرے لوگ ہیں۔ جواب ملے گا تم نہیں جانتے جو جو انہوں نے کیا تمہارے بعد (یعنی کافر ہو گئے اور اسلام سے پھر گئے جیسے عرب کے بعض قبیلے حضرت کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے تھے) میں کہوں گا تو دور ہو دور ہو جس نے اپنا دین بدل دیا میرے بعد۔

۵۹۷۰- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۵۹۷۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَعْقُوبَ.

۵۹۷۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَمَاؤُهُ أَيْضٌ مِنَ الْوَرِقِ وَرَبِيعُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِبْرَانُهُ كَنَجُومِ السَّمَاءِ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ بَعْدَهُ أَبَدًا))

۵۹۷۱- عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرا حوض ایک مہینہ کی راہ ہے اس کے چاروں کونے برابر ہیں (یعنی طول اور عرض یکساں ہے)۔ اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے اور اس کی بو مشک سے بہتر ہے۔ اس پر جو آنخوڑے رکھے ہیں ان کی گنتی آسمان کے تاروں کے برابر ہے۔ جو اس میں سے پئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہو گا۔

۵۹۷۲- قَالَ وَقَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنِّي

۵۹۷۲- عبد اللہ نے کہا اسماء بنت ابی بکرؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں حوض پر رہوں گا دیکھوں گا تم میں سے کون کون وہاں

(۵۹۶۹) حوا قاضی نے کہا بعد حساب و کتاب کے یہ پینا ہو گا اور جہنم سے نجات پانے کے بعد اس صورت میں کبھی پیاسا نہ ہو گا۔ اور بعضوں نے کہا اس حوض میں سے وہی پئے گا جس کے لیے جہنم سے نجات لکھی گئی یا اگر اس حوض میں سے پی کر پھر کوئی مسلمان جہنم میں بھیجا جائے گا تو اس کو پیاس کا عذاب نہ ہو گا بلکہ اور عذاب ہو گا۔ (نودی)

عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَرُدُّ عَلَيَّ مِنْكُمْ
وَسَيُؤَخِّرُنِي أَنْاسٌ دُونِي فَقُلْتُ يَا رَبُّ مَنِي وَمَنْ
أُمِّي فَيَقَالُ أَمَا شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بِعَذَابِكَ وَاللَّهُ
مَا يَرْجُوا بِعَذَابِكَ يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ)) قَالَ
فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ
أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا أَوْ أَنْ تُفَسِّنَ عَنْ دِينِنَا.

آتے ہیں اور کچھ لوگ میرے پاس آنے سے انکاسے جاویں گے۔
میں کہوں گا اے پروردگار! یہ لوگ میرے ہیں میری امت کے
ہیں۔ جواب ملے گا تم کو معلوم نہیں جو کام انہوں نے تمہارے بعد
کئے، قسم خدا کی تمہارے بعد ذرا نہ ٹھہرے ایڑیوں پر لوٹ گئے
(اسلام سے پھر گئے۔ ان لوگوں میں خارجی بھی داخل ہیں جو
حضرت علی مرتضیٰ کے ساتھ سے الگ ہو گئے اور مسلمانوں کو کافر
سمجھنے لگے اور وہ لوگ بھی داخل ہیں جنہوں نے حضرت کی وصیت
پر عمل نہ کیا اور حضرت کے اہل بیت کو ستایا اور شہید کیا۔ معاذ اللہ)
ابن ابی ملیکہ جو اس حدیث کے راوی ہیں کہتے تھے یا اللہ ہم تیری پناہ
مانگتے ہیں ایڑیوں پر لوٹ جانے سے یا دین میں قنہ ہونے سے۔

۵۹۷۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانِي أَصْحَابِي ((إِنِّي عَلَى
الْحَوْضِ أَنْظُرُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيَّ مِنْكُمْ فَوَاللَّهِ
لَيُقْطَعَنَّ دُونِي رِجَالٌ فَلَا قَوْلَ لِي أَيُّ رَبِّ مَنِي
وَمِنْ أُمِّي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا
بِعَذَابِكَ مَا زَالُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ))

۵۹۷۳- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے
سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ اپنے اصحاب میں بیٹھے تھے فرماتے
تھے میں حوض کوثر پر تمہارا انتظار کروں گا کہ کون کون تم میں سے
آتے ہیں۔ قسم خدا کی بعض لوگ میرے پاس آنے سے روکے
جاویں گے۔ میں کہوں گا اے رب! میرے لوگ ہیں اور میری
امت کے لوگ ہیں۔ پروردگار فرمادے گا تجھ کو معلوم نہیں
انہوں نے جو کام کئے تیرے بعد ہمیشہ پھرتے رہے دین سے۔

۵۹۷۴- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَتْ
أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ
يَذْكُرُونَ الْحَوْضَ وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا مِنْ ذَلِكَ وَالْحَجَارِيَّةُ
تَسْطِطُنِي فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ ((أَيُّهَا النَّاسُ)) فَقُلْتُ لِلْحَجَارِيَّةِ
اسْتَأْجِرِي عَنِّي قَالَتْ إِنَّمَا دَعَا الرَّجُلَ وَلَمْ

۵۹۷۴- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں
لوگوں سے حوض کوثر کا ذکر سنتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے نہیں سنا تھا۔ ایک دن چھو کر میری کنگھی کر رہی تھی
میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے اے لوگو! یہ سن
کر میں نے چھو کر سے کہا سرک جا میرے پاس سے۔ وہ بولی
آپ نے مردوں کو بلایا ہے نہ کہ عورتوں کو۔ میں نے کہا لوگوں
میں میں داخل ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ

(۵۹۷۳) ہذا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کو وفات کے بعد اپنی امت کا تفصیلی حال نام بنام معلوم نہیں ہوتا۔ علم اللہ تعالیٰ ہی
کو ہے اور وہ جو ایک روایت میں آیا ہے کہ پیر اور جھڑات کو امت کے اعمال بھڑ پڑتے ہیں اس سے مراد اجمالی پوشی ہے نہ کہ تفصیلی۔

ہوں گا حوض پر تو تم ہو شیار ہو کوئی تم میں سے ایسا نہ ہو میرے پاس آوے پھر بتایا جاوے جیسے بھٹکا ہوا اونٹ بٹایا جاتا ہے میں کہوں گا یہ کیوں بٹائے جاتے ہیں جواب ملے گا تمہیں معلوم نہیں انہوں نے نئی نئی باتیں نکالیں تمہارے بعد (طرح طرح کی بدعتیں) اعتقاد اور عمل میں میں کہوں گا تو دور ہو۔

۵۹۷۵- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے سارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو منبر پر اور وہ کنگھی کر رہی تھیں انہوں نے کنگھی کرنے والی سے کہا بس کر اخیر تک۔

۵۹۷۶- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ ﷺ نکلے اور احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی جیسے جنازے کی نماز پڑھتے ہیں پھر منبر کی طرف آئے اور فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا اور گواہ ہوں گا اور قسم خدا کی میں حوض کو اس وقت دیکھ رہا ہوں اور مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں ملیں گی زمین کی کنجیاں اور قسم خدا کی مجھے یہ ڈر نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے بلکہ یہ ڈر ہے کہ تم دنیا کے لالچ میں آکر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو۔

۵۹۷۷- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے جیسے کوئی رخصت کرتا ہے زعدوں اور مردوں کو اور فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر اور اس حوض کی چوڑائی اتنی ہے جیسے

يَذُوعُ النَّسَاءُ فَقُلْتُ إِنِّي مِنَ النَّاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ عَلَى الْحَوْضِ فَإِنِّي لَا يَأْتِيَنِي أَحَدُكُمْ فَيَذِبُ عَنِّي كَمَا يَذِبُ الْبَعِيرُ الضَّالُّ فَأَقُولُ فِيمَ هَذَا فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَخَذْتُوا بِعَذِّكَ فَأَقُولُ سَحَقًا))

۵۹۷۵- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَحَدَّثَتْ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمَنْبَرِ وَهِيَ تَمَشِّطُ أَثَرَهَا النَّاسُ فَقَالَتْ لِمَا تَشِطُّهَا كَفَى رَأْسِي بِنَحْوِ حَدِيثِ بُكَيْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُبَّاسٍ.

۵۹۷۶- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْبَرِ فَقَالَ ((إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَشْرَكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَنَافَسُوا فِيهَا))

۵۹۷۷- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ ثُمَّ صَعِدَ الْمَنْبَرَ كَالْمَوْدِعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْمَمُوتِ فَقَالَ ((إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنْ عَرَضَتْ كَمَا بَيْنَ

(۵۹۷۶) اور دنیا کے واسطے آخرت کا خیال چھوڑ دو۔ مسلمانوں نے حضرت کے چند روز بعد یہ ایسے کام شروع کئے اور آپس میں پھوٹنے کی بنا ڈالی۔ معاویہ حضرت علی مرتضیٰ سے لڑے اور یزید نے خاندان نبوت کو بچہ کیا اور حجاج نے عبداللہ بن زبیر کو شہید کیا اور فتنوں کی تار بندھ گئی۔ اس روز سے آج تک مسلمانوں کا وہی حال ہے کسی ایک امام یا خلیفہ پر سب مسلمان اکٹھے نہیں ہوئے آخر کافر موقع پا کر ان پر غالب ہوئے اور ان کی قوت خاک میں مل گئی۔

۱۔ خزانوں سے مولا ملکوں کا فتح ہونا اور بکثرت مال حاصل ہونا ہے۔ ۲۔

أَيُّلَةُ إِلَى الْجُحْقَةِ إِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تَشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا وَتَقْتُلُوا فَتَهْلِكُوا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)) قَالَ عَقِبَةُ فَكَانَتْ آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ.

۵۹۷۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنَا قَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَا تَزَعْنَ أَقْوَامًا نُمُّ لَأَغْلِبَنَّ عَلَيْهِمْ فَأَقُولُ يَا رَبُّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَيَقَالَ إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَجِدْتُوا بَعْدَكَ)).

۵۹۷۹- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((أَصْحَابِي أَصْحَابِي)).

۵۹۸۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحَرَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ وَفِي حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ.

۵۹۸۱- عَنْ حُدَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ وَمُغِيرَةَ.

۵۹۸۲- عَنْ حَارِثَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ)) فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ ((الْأَوَانِي)) قَالَ لَا فَقَالَ الْمُسْتَوْرِدُ ((تُرَى فِيهِ الْآيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ)).

۵۹۸۳- عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ الْخُرَاسِيُّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَذَكَرَ الْحَوْضَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الْمُسْتَوْرِدِ وَقَوْلَهُ.

۵۹۸۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

ایہ سے جھ (یہ دونوں مقام کے نام ہیں ایہ مدینہ سے پندرہ منزل پر اور جھ سات منزل پر ہے) مجھے یہ ڈر نہیں ہے کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے لیکن میں ڈرتا ہوں کہ دنیا کے لالچ میں پڑ کر آپس میں لڑنے نہ لگو پھر تباہ ہو جاؤ جیسے تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے عقبہ نے کہا یہ اخیر بار میرا دیکھنا تھا آپ کو منبر پر۔

۵۹۷۸- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہارا پیش رو ہوں گا حوض کوثر پر اور چند لوگوں کے واسطے مجھ سے جھکڑا ہو گا پھر میں غالب ہوں گا اور عرض کروں گا اے مالک میرے یہ تو میرے اصحاب ہیں اصحاب ہیں جواب ملے گا تم نہیں جانتے انہوں نے جوئی باتیں کیں تمہارے بعد۔

۵۹۷۹- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۵۹۸۰- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۵۹۸۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۹۸۲- حارثہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے حوض میرا تباہ ہے جیسے صنعاء سے مدینہ (ایک مہینہ کی راہ)۔ مستورد نے کہا تم نے آپ سے برتنوں کا ذکر نہیں سنا؟ حارثہ نے کہا نہیں۔ مستورد نے کہا تم برتن دیکھو گے وہاں ستاروں کی طرح۔

۵۹۸۳- ترجمہ وہی جو گزرا۔ اس میں مستورد کے قول کا ذکر نہیں ہے۔

۵۹۸۴- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاحِيَّتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَوْبَاءِ وَأَذْرَحَ))

۵۹۸۵- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَوْبَاءِ وَأَذْرَحَ)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الْمُثَنَّى ((حَوْضِي))

۵۹۸۶- عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ عُثَيْدُ اللَّهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ قَرَيْتُمَنِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَفِي حَدِيثِ أَبِي بَشِيرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ

۵۹۸۷- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُثَيْدِ اللَّهِ

۵۹۸۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَوْبَاءِ وَأَذْرَحَ فِيهِ أَبَارِيقُ كُنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ وَرَدَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا))

۵۹۸۹- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا آيَةُ الْحَوْضِ قَالَ ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا آيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نَجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا أَلَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِحَةِ آيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ يَسْخَبُ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرُضُهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ مَأْوَةَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ))

۵۹۹۰- عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ

تمہارے سامنے ایک حوض ہوگا جس کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہوگا جیسا جرباء اور اذرح میں ہے۔

۵۹۸۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۸۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے عبید اللہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا جرباء اور اذرح کیا ہیں؟ انہوں نے کہا دو گاؤں ہیں شام میں ان دونوں میں تین دن کی راہ کا فاصلہ ہے یا تین رات کا۔

۵۹۸۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۸۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے سامنے ایک حوض ہے اتنا بڑا جیسے جرباء سے اذرح اس میں کوزے ہیں آسمان کے تاروں کی طرح۔ جو وہاں آوے گا اور اس میں سے پئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

۵۹۸۹- ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! حوض کے برتن کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اس حوض کے برتن آسمان کے تاروں سے زیادہ ہیں اور کس رات کے تارے اس رات کے جو اندھیری بے بدلی کے ہو۔ وہ جنت کے برتن ہیں جو اس میں سے پئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا اخیر تک۔ یعنی ہمیشہ تک (کیونکہ وہاں اخیر نہیں ہے)۔ اس حوض میں بہشت کے دو پرنا لے بہتے ہیں جو اس میں سے پئے گا پیاسا نہ ہو۔ اس کا طول اور عرض برابر ہے جتنا فاصلہ ایلہ سے عمان تک ہے (یہ دونوں شام کے شہر ہیں)۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

۵۹۹۰- ثوبانؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اپنے حوض

اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنِّي لِبُعْثِ
خَوْضِي أَذُودَ النَّاسِ لِأَهْلِ الْيَمَنِ أَضْرِبُ
بِعَصَايَ حَتَّى يَرْفُضَ عَلَيْهِمْ)) فَسُئِلَ عَنْ
عَرَضِهِ فَقَالَ مِنْ مَقَامِي إِلَى عَمَانَ وَسُئِلَ عَنْ
شَرَابِهِ فَقَالَ ((أَشَدُّ تِيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى
مِنَ الْغَسَلِ يَغْتُ فِيهِ مِيزَابَانِ يَمْدَانِهِ مِنَ الْحَنَةِ
أَخَذَهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرَ مِنْ وَرَقٍ))

کے کنارے پر لوگوں کو بٹاتا ہوں گا یمن والوں کے لیے میں پانی نکڑی
سے ماروں گا یہاں تک کہ یمن والوں پر اس کا پانی بہ آدے گا۔ (اس
سے یمن والوں کی بڑی فضیلت نکلی انہوں نے دنیا میں حضرت کی مدد
کی اور دشمنوں سے بچایا پس حضرت بھی آخرت میں ان کی مدد کریں گے
اور سب سے پہلے حوض کوثر سے وہ بچیں گے) پھر پوچھا گیا آپ سے
اس حوض کا عرض کتنا ہے؟ آپ نے فرمایا جیسے یہاں سے عمان۔ پھر
پوچھا گیا اس کا پانی کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا دودھ سے زیادہ سفید ہے اور
شہد سے زیادہ میٹھا ہے دو پرنا لے اس میں پانی چھوڑتے ہیں جن کو جنت
سے پانی کی مدد ہوتی ہے ایک پرنا نہ سونے کا ہے اور ایک چاندی کا۔

۵۹۹۱- ترجمہ وہی جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ میں قیامت کے
دن حوض کوثر کے کنارے پر رہوں گا۔

۵۹۹۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۹۱- عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادٍ هِشَامٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ
أَنَّهُ قَالَ ((أَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ عَقْرِ الْخَوْضِ))

۵۹۹۲- عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثُ
الْخَوْضِ فَقُلْتُ لِيَحْيَى بْنُ خَمَادٍ هَذَا حَدِيثُ
سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي عَوَّانَةَ فَقَالَ وَسَمِعْتُهُ أَيْضًا مِنْ
شُعْبَةَ فَقُلْتُ انْظُرْ لِي فِيهِ فَنَظَرَ لِي فِيهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ.

۵۹۹۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَأَذُودُنَّ عَنْ خَوْضِي رِجَالًا
كَمَا تُذَادُ الْغَرِيَّةُ مِنَ الْإِبِلِ))

۵۹۹۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا میں اپنے حوض سے لوگوں کو ہٹاؤں گا (یعنی کافروں کو)
جیسے دنیا میں غیر اونٹ ہٹائے جاتے ہیں۔

۵۹۹۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۹۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۵۹۹۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض اتنا بڑا ہے جیسے ایلہ اور یمن
کا صنعاء اور اس میں برتن آسمان کے تاروں کے برابر ہیں۔

۵۹۹۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ ((قَلْدَرُ خَوْضِي كَمَا تَيْنُ أَيْلَةَ
وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْتَابَارِقِ كَعَدَدِ
نَجُومِ السَّمَاءِ))

۵۹۹۶- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
حوض پر چند آدمی ایسے آویں گے جو دنیا میں میرے ساتھ رہے

۵۹۹۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَيُودُّنَّ))

عَلَى الْخَوْضِ رَجُلٌ مِّنْ صَاحِبِي حَتَّى إِذَا رَأَيْتَهُمْ وَرَفَعُوا إِلَيَّ اخْتَلَجُوا ذَوْنِي فَلَأَقُولَنَّ أَيُّ رَبِّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَلْيَقَالَنَّ لِي إِنَّكَ لَمَّا تَقْرِي مَا أَحَدْتُوا بَعْدَكَ)).

۵۹۹۷- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْمَعْنَى وَزَادَ ((آيَةُ عَذَابِ النُّجُومِ)).

۵۹۹۸- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا بَيْنَ نَاحِيَتِي حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ)).

۵۹۹۹- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُمَا شَكَا فَقَالَ أَوْ مِثْلَ مَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعُمَانَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَّالَةَ ((مَا بَيْنَ لَابَتِي حَوْضِي)).

۶۰۰۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ((تَوْرَى فِيهِ أَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِصَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ)).

۶۰۰۱- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ مِثْلَهُ وَزَادَ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ.

۶۰۰۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَنَا إِنِّي فَرَطُ لَكُمْ عَلَى الْخَوْضِ وَإِنَّ بَعْدَ مَا بَيْنَ طَرْفَيْهِ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَأَيْلَةَ كَانَ الْآبَارِيقُ فِيهِ النُّجُومُ)).

۶۰۰۳- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ أَنْخَبِرَنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكُتِبَ إِلَيَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْخَوْضِ)).

جب میں ان کو دیکھ لوں گا اور وہ میرے سامنے کر دیے جاویں گے تو اٹکائے جاویں گے میرے پاس آئے ہیں۔ میں کہوں گا اے پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں میرے اصحاب ہیں۔ جواب ملے گا تم نہیں جانتے جو انہوں نے گل کھلایا تمہارے بعد۔

۵۹۹۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ اس کے برتن تاروں کے برابر ہیں شمار میں۔

۵۹۹۸- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے حوض کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعاء اور مدینہ کے بیچ میں ہے۔

۵۹۹۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں راوی کو شک ہے کہ یوں کہا جتنا مدینہ اور صنعاء میں ہے یا جتنا مدینہ اور عمان میں ہے۔

۶۰۰۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس حوض پر چاندی اور سونے کے کوزے دیکھے گا جتنے آسمان کے تارے ہیں۔

۶۰۰۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۰۰۲- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر اس کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے صنعاء اور ایلہ میں اور اس کے آنچوزے تاروں کی طرح ہیں۔

۶۰۰۳- عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہ کے پاس اپنے غلام نافع کے ساتھ ایک خط بھیجا جس میں لکھا تھا بیان کرو مجھ سے جو تم نے سنا ہو رسول اللہ ﷺ سے؟ انہوں نے جواب میں لکھا میں نے سنا ہے آپ سے آپ فرماتے تھے میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر۔

بَابُ إِكْرَامِهِ ﷺ بِقِتَالِ الْمَلَائِكَةِ مَعَهُ ﷺ

۶۰۰۴- عَنْ سَعْدِ بْنِ رَضِيٍّ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَنَ شِمَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيَاضٌ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِي جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ.

باب : فرشتوں کا آپ کے ساتھ ہو کر لڑنا

۶۰۰۴- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے دائیں اور بائیں طرف دو شخصوں کو دیکھا جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور آپ کی طرف سے خوب لڑ رہے تھے اس سے پہلے نہ اس کے بعد میں نے ان کو دیکھا وہ حضرت جبرائیل اور میکائیل تھے (اللہ نے آپ کو عزت دی ان فرشتوں کے ساتھ اور اس سے معلوم ہوا کہ فرشتوں کا لڑنا بدر سے خاص نہ تھا)۔

۶۰۰۵- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ يَوْمَ أُحُدٍ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَنَ يَسَارِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيْضٌ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ كَأَنَّهُمَا الْقِتَالُ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ

۶۰۰۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس روایت میں جبرائیل اور میکائیل کے ناموں کے ذکر نہیں ہے۔

بَابُ فِي شَجَاعَةِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَتَقَدُّمِهِ لِلْحَرْبِ

۶۰۰۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَرَعَ أَهْلُ الْجَدْيَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَنْطَلَقَ نَاسٌ قَبْلَ الصُّوْتِ فَتَلَقَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَقَدْ سَبَقَهُمْ إِلَى الصُّوْتِ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لَأَبِي طَلْحَةَ عَرِي فِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُولُ ((لَمْ تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا)) قَالَ ((وَجَدْنَاكَ بَحْرًا أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ)) قَالَ وَكَانَ فَرَسًا يَبْطَأُ

باب: آپ کی شجاعت کا بیان

۶۰۰۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے اور سب سے زیادہ سخی تھے اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات مدینہ والوں کو خوف ہوا (کسی دشمن کے آنے کا) جدھر سے آواز آرہی تھی ادھر لوگ چلے آ رہے تھے رسول اللہ ﷺ لوٹتے ہوئے ملے (آپ لوگوں سے پہلے تھا خبر لینے کو تشریف لے گئے تھے) اور سب سے پہلے آپ تشریف لے گئے تھے آواز کی طرف ابو طلحہ کے گھوڑے پر جو نیکی پیٹھ تھا اور آپ کے گلے میں تلوار تھی اور فرماتے تھے کچھ ڈر نہیں کچھ ڈر نہیں۔ آپ نے فرمایا یہ گھوڑا تو دریا ہے اور پہلے وہ گھوڑا آہستہ چلتا تھا (یہ بھی آپ کا معجزہ تھا کہ وہ تیز ہو گیا)۔

۶۰۰۷- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَرْحٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَذْدُوبٌ فَرَكِبَهُ فَقَالَ ((هَا رَأَيْنَا مِنْ فَرْحٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لِبَحْرًا))

۶۰۰۸- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ فَرَسًا لَنَا وَلَمْ يَقُلْ لِأَبِي طَلْحَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا

بَابُ جُودِهِ ﷺ

۶۰۰۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَحْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يُسَلِّخَ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

۶۰۱۰- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

بَابُ حُسْنِ خُلُقِهِ ﷺ

۶۰۱۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ وَاللَّهِ مَا قَالَ لِي أَفَّا قَطُّ وَلَا قَالَ لِي لَشَيْءٍ لَمْ فَعَلْتُ كَذًا وَهَلَّا فَعَلْتُ كَذًا زَادَ أَبُو الرَّبِيعِ لَيْسَ مِنَّا بِصَنْعَةِ الْخَادِمِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ وَاللَّهِ

۶۰۱۲- عَنْ أَنَسٍ بِمِثْلِهِ

۶۰۱۳- عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ

۶۰۰۷- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مدینہ والوں کو ڈر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ابو طلحہؓ کا گھوڑا مانگا جس کو مندوب کہا جاتا تھا اس پر آپ سوار ہوئے اور فرمایا ہم نے تو کوئی خوف کی وجہ نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا تو دریا کی طرح دیکھا۔

۶۰۰۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: آپ کی سخاوت کا بیان

۶۰۰۹- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ مال دینے میں تخی تھے اور سب وقتوں سے زیادہ آپ کی سخاوت رمضان کے مہینہ میں ہوتی اور حضرت جبریل علیہ السلام ہر سال رمضان میں آپ سے ملتے، اخیر مہینہ تک آپ ان کو قرآن سناتے۔ جب جبریل آپ سے ملتے اس وقت آپ چلتی ہو اسے بھی زیادہ تخی ہوتے مال کے دینے میں (معلوم ہوا کہ مبارک مہینہ اور مبارک وقت میں زیادہ سخاوت کرنی چاہیے)۔

۶۰۱۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: آپ کے اخلاق کا بیان

۶۰۱۱- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی دس برس تک قسم خدا کی کبھی آپ نے مجھ کو اف نہ کہا (اف ایک زجر کا کلمہ ہے عرب کی زبان میں) اور نہ کبھی یہ کہا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا یا یہ کام کیوں نہ کیا جو خادم کو کرنا چاہیے تھا۔

۶۰۱۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۰۱۳- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ

صَلَّى الْمَدِينَةَ أَحَدَ أَبُو طَلْحَةَ يَدِي فَأَنْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُنْسًا غُلَامًا كَسَرْتُ فَلِيخْدُمَكَ قَالَ فَخْدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَاللَّهُ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لَمْ تَصْنَعْ هَذَا هَكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ لَمْ تَصْنَعْ هَذَا هَكَذَا.

۶۰۱۴- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خْدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ سِنِينَ فَمَا أَعْلَمُهُ قَالَ لِي قَطُّ لَمْ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا وَلَا غَابَ عَلَيَّ شَيْئًا قَطُّ.

۶۰۱۵- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَأَرْسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَذْهَبُ وَفِي نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتَّى أَمُرَّ عَلَى صَبِيَّانَ وَهُمَا يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ قَبِضَ بَغْضَايَ مِنْ وَرَائِي قَالَ فَظَرَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ ((يَا أُنَيْسُ أَذْهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ)) قَالَ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

۶۰۱۶- قَالَ أَنَسٌ وَاللَّهِ لَقَدْ خْدَمْتُهُ تِسْعَ سِنِينَ مَا عَيْشَتُهُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لَمْ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا أَوْ لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ هَلَا فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا.

۶۰۱۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا.

مدینہ میں تشریف لائے تو ابو طلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور آپ کے پاس لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! انسؓ ہو شیار لڑکا ہے وہ آپ کی خدمت میں رہے گا۔ انسؓ نے کہا پھر میں نے آپ کی خدمت کی سفر اور حضر میں قسم خدا کی آپ نے کسی چیز کو جو میں نے کی یہ نہ فرمایا تو نے کیوں کیا اور جس کو نہ کیا اس کے لیے یہ نہیں فرمایا تو نے کیوں نہیں کیا۔

۶۰۱۴- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی نو برس تک میں نہیں جانتا آپ نے کبھی مجھ سے فرمایا ہو یہ کام تو نے کیوں کیا اور نہ عیب کیا میرا کبھی۔

۶۰۱۵- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ ملنسار تھے۔ ایک دن آپ نے مجھے ایک کام پر جانے کو کہا میں نے کہا قسم خدا کی میں نہیں جاؤں گا لیکن میرے دل میں یہی تھا کہ جاؤں (لڑکپن کے قاعدے پر میں نے ظاہر میں انکار کیا) جس کام کے لیے آپ حکم دیتے ہیں۔ آخر میں نکلا یہاں تک کہ مجھے کوڑ کے ملے جو بازار میں کھیل رہے تھے ایک ہی ایک رسول اللہ ﷺ نے پیچھے سے آکر میری گردن تھامی میں نے آپ کی طرف دیکھا آپ ہنس رہے تھے آپ نے فرمایا اے انیس (یہ تصغیر ہے انس کی پیار سے آپ نے فرمایا) تو وہاں گیا جہاں میں نے حکم دیا تھا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں جاتا ہوں یا رسول اللہ ﷺ۔

۶۰۱۶- انسؓ نے کہا خدا کی قسم میں نے نو برس تک آپ کی خدمت کی مجھے یاد نہیں کہ کسی کام کے لیے جس کو میں نے کیا آپ نے یہ فرمایا ہو تو نے ایسا کیوں کیا یا کسی کام کو میں نے نہ کیا ہو اور آپ نے فرمایا ہو کیوں نہیں کیا۔

۶۰۱۷- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ اچھی عادت رکھتے تھے۔

باب: آپ کی سخاوت کا بیان

بَابُ فِي سَخَاوَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۰۱۸- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس نے کوئی چیز مانگی آپ نے انکار نہیں فرمایا (بلکہ دے دی)۔

۶۰۱۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا فَصَدَّ فَقَالَ لَا.

۶۰۱۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۰۱۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مِثْلَهُ سَوَاءً.

۶۰۲۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے اسلام کے واسطے کسی چیز کا سوال نہیں ہوا جو آپ نے نہ دی ہو ایک شخص آپ کے پاس آیا آپ نے اس کو دو پہاڑوں پر بکریاں دے دیں (یعنی اتنی بکریاں تھیں کہ دو پہاڑوں کے بیچ میں جو جگہ ہوتی ہے وہ بھر گئی تھی)۔ وہ لوٹ کر اپنی قوم کے پاس گیا اور کہنے لگا اے میری قوم کے لوگو! مسلمان ہو جاؤ کیوں کہ محمد ﷺ اتنا کچھ دیتے ہیں کہ پھر احتیاج کا ڈر نہیں رہتا۔

۶۰۲۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا إِلَّا أُعْطِيَ قَالَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَأَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اسْلِمُوا فَإِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِي عَطَاءً لَا يَحْشَى الْفَاقَةَ.

۶۰۲۱- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دونوں پہاڑوں کے بیچ کی بکریاں مانگیں؟ آپ نے اس کو دے دیں۔ وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے لوگو! مسلمان ہو جاؤ قسم خدا کی محمد ﷺ اتنا کچھ دیتے ہیں کہ محتاجی کا ڈر نہیں رہتا۔ انس نے کہا ایک شخص مسلمان ہوتا محض دنیا کے لیے پھر وہ مسلمان نہیں ہوتا یہاں تک کہ اسلام اس کے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہو جاتا۔

۶۰۲۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَأَتَى قَوْمَهُ فَقَالَ أَيُّ قَوْمٍ اسْلِمُوا فَوَاللَّهِ إِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِي عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ فَقَالَ أَنَسٌ إِنَّ كَانَ الرَّجُلَ لَيُسْلِمُ مَا يُرِيدُ إِلَّا الدُّنْيَا فَمَا يُسْلِمُ حَتَّى يَكُونَ الْإِسْلَامُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا.

۶۰۲۲- ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

۶۰۲۲- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ

(۶۰۲۰) بلا ٹوٹی نے کہا اس حدیث سے نکلا کہ تالیف قلوب کے لیے دینا چاہیے اور مسلمانوں کو تالیف قلوب کے لیے دینے میں اختلاف نہیں ہے لیکن زکوٰۃ کا مال ان کو دینے میں اختلاف ہے۔ صحیح یہ ہے کہ زکوٰۃ اور بیت المال میں سے ان کو دینا درست ہے اور کافروں کو تالیف قلوب کے لیے زکوٰۃ میں سے دینا درست نہیں ہے اور مالوں میں سے کیونکہ اب اللہ تعالیٰ نے عزت دی اسلام کو کافروں کو ملانے کی ضرورت نہ رہی۔ اور بعضوں نے سوا زکوٰۃ کے اور مالوں میں سے ان کو دینا درست رکھا ہے۔ انہی

(۶۰۲۱) بعض نسخوں میں "فَمَا يَسْلِمُ" کے بدلے "فَمَا يَسْلَمُ" ہے یعنی ایک رات بھی نہیں گزرتی تھی کہ وہ آپ کی صحبت کی برکت کی وجہ سے سچا مسلمان ہو جاتا اور اسلام کے نزدیک دنیا و مافیہا سے زیادہ محترم ہوتا۔

اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا مکہ کی فتح کا پھر آپ سب مسلمانوں سمیت جو آپ کے ساتھ تھے نکلے وہ حنین میں لڑے۔ اللہ نے اپنے دین کی مدد کی اور مسلمانوں کی۔ اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ کو سواونٹ دیئے پھر سو دیئے۔ صفوان نے کہا قسم اللہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا مجھ کو جو دیا اور آپ سب لوگوں سے زیادہ میری نگاہ میں برے تھے آپ ہمیشہ مجھ کو دیتے رہے یہاں تک کہ سب لوگوں سے زیادہ آپ میری نگاہ میں محبوب ہو گئے۔

۶۰۲۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہمارے پاس بحرین (ایک شہر ہے) کا مال آوے گا تو میں تجھ کو اتنا دوں گا اور اتنا اور دو نوں ہاتھوں سے اشارہ کیا (یعنی تین لپ بھر کر)۔ پھر آپ کی وفات ہو گئی بحرین کا مال آنے سے پہلے وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ کے بعد انہوں نے ایک منادی کو حکم دیا آواز کرنے کے لیے جس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وعدہ کیا ہو یا اس کا قرض آپ پر آتا ہو تو وہ آوے یہ سن کر میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر بحرین کا مال آوے گا تو تجھ کو اتنا دیں گے اور اتنا اور اتنا یہ سن کر ابو بکر صدیق نے ایک لپ بھر اچھر مجھ سے کہا اس کو گن۔ میں نے گنا تو وہ پانچ سو نکلے۔ ابو بکر نے کہا اس کا دونا اور لے لے (تو تین لپ ہو گئے)۔

۶۰۲۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَزَّوَجَلَّ غَزْوَةَ الْفَتْحِ فَفَتَحَ مَكَّةَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاقْتَتَلُوا بِحَنِينٍ فَفَتَحَ اللَّهُ دِينَهُ وَالْمُسْلِمِينَ وَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةٍ مِائَةَ مِنَ النِّعَمِ ثُمَّ مِائَةَ ثُمَّ مِائَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ صَفْوَانَ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَعْطَانِي وَإِنَّهُ لَأَبْغَضُ النَّاسِ إِلَيَّ فَمَا بَرِحَ يُعْطِينِي حَتَّى إِنَّهُ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ۔

۶۰۲۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا)) وَقَالَ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا فَقَبِضَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ فَقَدِمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنْ كَانَتْ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ أَوْ ذَنْ فُلْيَاتٍ فَقُمْتُ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا)) فَحَتَّى أَبُو بَكْرٍ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لِي عِدَّتُهَا فَعَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَهَا۔

۶۰۲۴- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ جَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضَرَمِيِّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ذَنْ أَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلُهُ عِدَّةٌ فَلْيَأْتِنَا بِخَوِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ۔

باب رَحْمَتِهِ عَلَيْهِ الصَّيَّانُ وَالْعِيَالُ وَ
تَوَاضُعِهِ وَفَضْلُ ذَلِكَ

۶۰۲۵- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَلِدَ لِيَ اللَّيْلَةُ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ)) بَدَفَعَهُ إِلَيَّ أُمُّ سَيْفٍ امْرَأَةٌ قَبِيلُ بَغْدَادَ لَهَا أَبُو سَيْفٍ فَأَصْلَقَ بَأْتِيَهُ وَأَلْعَقَهُ فَأَنْهَبَهَا إِلَيَّ أَبِي سَيْفٍ وَهُوَ يَنْفَحُ بِكَبْرِهِ فَلَمَّا أَهْدَا نَسِبُ دُحَانًا فَأَسْرَعَتْ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا أَبَا سَيْفٍ أَمْسِكْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَمْسَكَتُ وَدَعَا نَبِيَّ ﷺ بِالنَّصِيِّ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ فَعَانِ أَنَسُ لَقَدْ رَأَيْتُهُ وَهُوَ يَكْبِتُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ يَدَيَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا يَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَاللَّهُ يَا إِبْرَاهِيمَ إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ))

۶۰۲۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ مُسْتَرْصِعًا لَهُ فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ يَصْلُقُ وَيَحْنُ مَعَهُ فَيَدْخُلُ سَيْتَ رَبِّهِ لِيُدَاحِنَ وَكَانَ طَرَفُهُ قَبْلًا فَيَأْخُذُهُ فَيَقْبِيهِ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ

باب: آپ ﷺ کی شفقت کا بیان جو بچوں بالوں پر تھی اور اس کی فضیلت

۶۰۲۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات کو میرا ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام میں نے اپنے باپ ابراہیم کا نام رکھا پھر آپ نے دو لڑکا ام سیف کو دیا جو لوہار کی عورت تھی اور لوہار کا نام ابو سیف تھا۔ آپ ایک روز چلے ابو سیف کے پاس میں بھی آپ کے ساتھ گیا۔ جب ابو سیف کے گھر پر پہنچے تو وہ اپنی دھونکنی پھونک رہا تھا اور سدا گھر و دھوئیں سے بھر گیا تھا میں دوڑ کر آپ کے آگے گیا اور میں نے کہا اے ابو سیف! ذرا ٹھہر جا رسول اللہ ﷺ تشریف لائے وہ ٹھہر گیا۔ آپ نے بچے کو بلایا اور اپنے سے چمٹا لیا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ فرمایا۔ انسؓ نے کہا میں نے اس بچے کو دیکھا وہ اپنا دم پھوڑ رہا تھا رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ دیکھ کر آپ کی آنکھوں سے آنسو نکلے اور فرمایا آنکھ روتی ہے اور دل رنج کرتا ہے لیکن زبان سے ہم کچھ نہیں کہتے سوا اس کے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے (یعنی اس کی تعریف کرتے ہیں اور صبر کی دعا مانگتے ہیں) قسم اللہ کی اے ابراہیم! ہم تیرے سبب سے رنج میں ہیں۔

۶۰۲۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے کسی کو بال بچوں پر اتنی شفقت کرتے نہیں دیکھا جتنی رسول اللہ ﷺ کرتے تھے آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم دودھ پیتے تھے مدینہ کے عوالی میں (عوالی کچھ گاؤں تھے مدینہ کے پاس)۔ آپ جایا کرتے اور ہم آپ کے ساتھ ہوتے پھر انا کے گھر تشریف لے جاتے وہاں دھواں ہوتا کیوں کہ انا کا خاوند لوہار تھا۔ آپ بچے کو

(۶۰۲۵) چاہے معلوم ہوا کہ نولاد کے مرنے سے پیغمبروں کو بھی صدمہ ہوتا ہے کیونکہ وہ بشر ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آہستہ رونا اور رنج

کرنا منع نہیں ہے۔

عَمَرُو فَلَمَّا تَوَفَّيَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ أَيْبَى وَإِنَّهُ مَاتَ فِي النَّدَى وَإِنَّ لَهُ لَفُطْرَيْنِ تَكْمَلَانِ رِضَاعَةً فِي الْحَيَّةِ.

۶۰۲۷- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا أَتَقْبَلُونَ صِبْيَانَكُمْ فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالُوا لَكِنَّا وَاللَّهِ مَا نُقْبَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَأَمَّا لَكُمْ إِنْ كَانَ اللَّهُ نَزَعَ مِنْكُمْ الرُّوحَةَ)) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ((مِنْ قَلْبِكَ الرُّوحَةَ)).

۶۰۲۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْأَفْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ يُقْبَلُ الْحَصَنَ فَقَالَ إِنَّ لِي عَشْرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبِلْتُ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ ((مَنْ لَا يَرْحَمَ لَا يُرْحَمَ)).

۶۰۲۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۶۰۳۰- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ)).

۶۰۳۱- عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ.

بَابُ كَثْرَةِ حَيَاتِهِ ﷺ

۶۰۳۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِذْرِهَا وَكَانَ إِذَا كَوَّهَ شَيْئًا

لیتے اور پیار کرتے پھر لوٹ آتے۔ عمرو بن سعید نے کہا جب حضرت ابراہیمؑ نے وفات پائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابراہیمؑ میرا بیٹا ہے اس نے دودھ پیتے میں قضا کی اب اس کو دو ٹائیں ملی ہیں جو جنت میں اس کے دودھ پینے کی مدت تک دودھ پلائیں گی۔

۶۰۲۷- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگ عرب کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے کہا کیا تم اپنے بچوں کو پیار کرتے ہو؟ آپ نے فرمایا ہاں پھر وہ بولے قسم خدا کی ہم تو پیار نہیں کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیا کروں اللہ نے تمہارے دل سے رحم نکال لیا ہے۔

۶۰۲۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے افرع بن حابس نے دیکھا رسول اللہ ﷺ پیار کر رہے تھے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو تو بولایا یا رسول اللہ! میرے دس بچے ہیں میں نے ان میں سے کسی کو پیار نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا جو رحم نہ کرے گا (بچوں اور یتیموں اور عاجزوں اور ضعیفوں پر) خدا بھی اس پر رحم نہ کرے گا۔

۶۰۲۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۰۳۰- جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بندوں پر رحم نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہ کرے گا۔

۶۰۳۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: آپ کی حیا اور شرم کا بیان

۶۰۳۲- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میں اس کنواری لڑکی سے جو پردے میں رہتی ہے زیادہ شرم تھی اور آپ جب کسی چیز کو برا جانتے تو ہم اس کی نشانی آپ

(۶۰۳۲) لیکن حیا کی وجہ سے آپ زبان سے برائے کہتے۔ یہ وہ حیا ہے جو اخلاقِ حسنہ میں سے ہے اور جو ایمان کا جز ہے۔

کے چہرے سے پہچان لیتے۔

۶۰۳۳- مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جب معاویہ کوفہ میں آئے انہوں نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو کہا آپ بد زبان نہ تھے اور نہ بد زبانی کرتے تھے اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جن کے خلق اچھے ہیں۔

۶۰۳۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: آپ کی ہلکی اور حسن معاشرت کا بیان

۶۰۳۵- سماک بن حرب سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہ سے کہا تم رسول اللہ کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں بہت بیٹھا کرتا تھا آپ جہاں فجر کی نماز پڑھتے وہاں سے نہ اٹھتے آفتاب نکلے تک (اور ذکر الہی کیا کرتے یہ سنت ہے اور سلف اور اہل علم کا معمول ہے)۔ جب آفتاب نکلتا تو آپ اٹھتے اور لوگ باتیں کرتے اور جاہلیت کے کاموں کا ذکر کرتے اور ہستے اور آپ تبسم فرماتے (یعنی بغیر آواز کے ہستے)۔

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں پر رحم کرنے کا بیان

۶۰۳۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

عَرَفَنَاهُ فِي وَجْهِهِ.

۶۰۳۳- عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حِينَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْكُوفَةِ فَذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاجِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا)) قَالَ عُثْمَانُ حِينَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْكُوفَةِ.

۶۰۳۴- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَثَلًا.

بَابُ تَبَسُّمِهِ ﷺ وَحُسْنِ عَشْرَتِهِ

۶۰۳۵- عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَكُنْتُ تُجَالِسُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَثِيرًا كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَفَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ قَامَ وَكَانُوا يَتَخَذَتُونَ فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيُصْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ رَحْمَةِ النَّبِيِّ ﷺ لِلنِّسَاءِ وَأَمْرِهِ السَّوَّاقِ مَطَايَاهُنَّ بِالرَّفْقِ بِهِنَّ

۶۰۳۶- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

(۶۰۳۳) جلا حسن خلقت صفت ہے انبیاء کی اور اویہ کی۔ حسن بصریؒ نے کہا حسن خلق یہ کہ اچھا سلوک کرنا کسی کو ایذا نہ دینا کشادہ پیشانی سے لوگوں سے ملنا۔ قاضی عیاض نے کہا حسن خلق یہ ہے کہ لوگوں سے اچھی طرح ملے محبت رکھے ان پر شفقت کرے اگر وہ کوئی سخت بات کہیں تو تحمل کرے اور صبر کرے مصیبت میں کبر اور غرور نہ کرے زبان درازی نہ کرے مواخذہ اور غضب کو چھوڑ دیوے۔ طبری نے کہا سلف کا اختلاف ہے کہ حسن خلق غفلت ہے یا کسب سے ہوتا ہے۔ قاضی عیاض نے کہا صحیح یہ ہے کہ بعض صفات اس کی خلقی ہوتی ہیں اور بعض کسب سے حاصل ہو جاتی ہیں۔ اٹھی

(۶۰۳۶) جلا یہ غلام خوش آواز تھا اور دستور ہے کہ اونٹ سرود سے مست ہو جاتے ہیں اور جلد چلتے ہیں عورتوں کو تکلیف ہوتی ہے اس واسطے آپ نے یہ حدیث فرمائی۔ اور بعضے اس حدیث کا یہ مطلب کہتے ہیں کہ وہ خوش آواز غلام عشق انگیز اشعار پڑھتا تھا اور حضرت علیہ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَغَدَامُ أَسْوَدُ
يَقَالُ لَهُ أَنْجَسَةُ يَحْدُو فَعَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
((أَنْجَسَةُ رُوَيْدَا سَوَقًا بِالْقَوَارِيرِ))

علیہ وسلم سفر میں تھے اور ایک حبشی غلام جس کا نام انجسہ تھا گاتا تھا
آپ نے فرمایا اے انجسہ! آہستہ آہستہ چل اور اونٹوں کو شیشے
لہے اونٹوں کی طرح ہانک۔

۶۰۳۷- عَنْ أَنَسٍ مَخْذُومٍ

۶۰۳۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۰۳۸- عَنْ سَيِّدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَى عَلَى أَرْوَاحِهِ وَسَوَاقٍ
يَسُوقُ بِهِمْ يَقَالُ لَهُ أَنْجَسَةُ فَعَالَ ((وَيَحْكُ يَا
أَنْجَسَةُ رُوَيْدَا سَوَقًا بِالْقَوَارِيرِ)) قَالَ قَالَ
أَبُو قُبَابَةَ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَلِمَةٍ لَوْ
تَكَلَّمَ بِهَا بَعْضُكُمْ لَعَيَسُوهَا عَلَيْهِ

۶۰۳۸- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اپنی
بیبیوں کے پاس آئے اور ایک ہانکنے والا ان کے اونٹوں کو ہانک رہا
تھا جس کا نام انجسہ تھا آپ نے فرمایا خرابی ہو تیرے ہاتھ کی اے
انجسہ آہستہ لے چل شیشوں کو (یعنی عورتوں کو بوجہ نزاکت کے
ان کو شیشہ فرمایا) ابو قلابہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایسی بات
فرمائی اگر تم میں سے کوئی وہ بات کہے تو تم کھیل سمجھو۔

۶۰۳۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَتْ أُمُّ سَيْبٍ مَعَ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُنَّ
يَسُوقُ بِهِمْ سَوَاقٍ فَقَالَ سَيِّدُ اللَّهِ ﷺ ((أَيُّ
أَنْجَسَةٍ رُوَيْدَا سَوَقًا بِالْقَوَارِيرِ))

۶۰۳۹- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ام سلیم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کے ساتھ تھیں اور ایک ہانکنے والا
ان کے اونٹوں کو ہانک رہا تھا آپ نے فرمایا اے انجسہ آہستہ لے چل
شیشوں کو۔

۶۰۴۰- عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ
لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَادِمٌ حَسَنُ الصُّوْتِ فَقَالَ لَهُ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((رُوَيْدَا يَا أَنْجَسَةُ لَا تَكْسِرُ
الْقَوَارِيرَ بِعَيْنِي ضَعْفَةَ النِّسَاءِ))

۶۰۴۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا ایک
گائے والا خوش آواز تھا (جو اونٹ ہانکتے وقت گاتا تھا) آپ نے
اس سے فرمایا آہستہ چل اے انجسہ! مت توڑ شیشوں کو یعنی مالتواں
عورتوں کو تکلیف مت دے۔

۶۰۴۱- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ
خَادِمَ حَسَنَ الصُّوْتِ

۶۰۴۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ قُرْبِهِ ﷺ مِنَ النَّاسِ وَتَبَرُّكِهِمْ بِهِ وَ
تَوَاضُعِهِ لَهُمْ

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں سے برتاؤ اور
آپ کی تواضع

۶۰۴۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۶۰۴۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

ﷺ کے مہاراجہ عورتوں کے دلوں میں کچھ تاثیر ہو جاوے اور ان کا شیشہ دل ٹوٹ جاوے اس واسطے منع فرمایا۔ نووی نے کہا عرب کی مش
ہے انشاء دقہہ الرنا یعنی سرود منتر ہے زناکار۔

(۱۰۴۲) برکت کے لیے یہ پانی لوگ پیتے یا بیماروں کو پلاتے ہوں شفا کے لیے۔

ﷺ جب صبح کی نماز پڑھتے تو مدینے کے خادم اپنے برتنوں میں پانی لے کر آتے پھر جو برتن آپ کے پاس آتا آپ اپنا ہاتھ اس میں ڈبو دیتے اور کبھی سردی کے دن میں بھی اتفاق ہوتا تو آپ ہاتھ ڈبو دیتے۔

۶۰۳۳- انسؓ سے روایت ہے میں نے دیکھا حجام آپ کا سر بنارہا تھا اور اصحاب آپ کے گرد تھے وہ چاہتے تھے کوئی بال زمین پر نہ گرے کسی نہ کسی کے ہاتھ میں گرے۔

۶۰۳۴- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت کی عقل میں فتور تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے آپ سے کام ہے (یعنی کچھ کہنا ہے جو لوگوں کے سامنے نہیں کہہ سکتی) آپ نے فرمایا اے ماں قلاں کی (یعنی اس کا نام لیا) اچھا کوئی گلی دیکھ لے میں تیرا کام کر دوں گا۔ پھر آپ نے راہ میں اس سے تنہائی کی یہاں تک کہ وہ اپنے کام سے فارغ ہو گئی۔

باب: آپ ﷺ انتقام نہ لیتے تھے مگر اللہ کے واسطے
۶۰۳۵- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں کا اختیار دیا گیا تو آپ نے آسان کو اختیار کیا بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو اور جو گناہ ہوتا تو آپ سب سے بڑھ کر اس سے دور رہتے اور کبھی آپ نے اپنے واسطے کسی سے بدلہ نہیں لیا البتہ اگر کوئی خدا کے حکم کے برخلاف کرتا تو اس کو سزا دیتے۔

۶۰۳۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِينَةِ بِأَنْتِهِمْ فِيهَا الْبَاءُ فَمَا يُؤْتِي بِإِنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيهَا فَرَيَّمَا جَاءُوهُ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيهَا.

۶۰۴۳- عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالْحَنَاقُ يَحْلِقُهُ وَأَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ فَمَا يَرِيدُونَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ.

۶۰۴۴- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ ((يَا أُمُّ فَلَانٍ انْظُرِي)) أَيْ ((السَّكَّكِ شَيْتٌ حَتَّى أَقْضِيَ لَكَ حَاجَتَكَ فَخَلَا)) مَعَهَا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ حَتَّى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا.

بَابُ تَرْكِ الْإِنْتِقَامِ إِلَّا لِلَّهِ تَعَالَى

۶۰۴۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ مَا خَيْرَ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۶۰۴۶- عَنْ مُحَمَّدٍ فِي رِوَايَةٍ فَضِيلِ بْنِ

(۶۰۳۳) ہذا نو دی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آثار صالحین سے برکت لینا درست ہے اور صحابہ آپ کے آثار شریف سے برکت لیتے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انبیاء اور صالحین کے آثار متبرک ہیں اور ان سے برکت لینا درست ہے پر جاہلوں کی طرح افراط اور تفریط نہ کرے اور جو باتیں بدعت یا شرک ہیں ان سے بچا رہے۔

(۶۰۳۴) یہ تنہائی کچھ خلوت نہ تھی انجمنی عورت کے ساتھ بلکہ راہ میں آپ سڑک سے ہٹ کر کھڑے ہوئے اور اس کی بات سن لی اور جواب دے دیا۔ حاکم کو یہی لازم ہے کہ ہر ایک رعیت کا ایسا ہی پاس اور خیال رکھے۔

شہابِ وہبی روایتِ جابرِ محمد الزہری عن
عروۃ عن عائشۃ.

۶۰۴۷- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ
حَدِيثِ مَالِكٍ. ترجمہ وہبی جو اوپر گزرا۔

۶۰۴۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا
خَيْرُ رَسُولٍ اللَّهُ ﷺ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ أَحَدُهُمَا أَيْسَرُ
مِنَ الْآخَرِ إِلَّا اعْتَارَ أَيْسَرُهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا
فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ.

۶۰۴۸- ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول
اللہ ﷺ کو جب اختیار دیا گیا دو کاموں میں تو آپ نے آسان کام
کو اختیار کیا اگر وہ گناہ نہ ہوتا اگر گناہ ہوتا تو سب لوگوں سے زیادہ
اس سے دور رہتے۔

۶۰۴۹- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ
أَيْسَرُهُمَا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

۶۰۴۹- ترجمہ وہبی جو اوپر گزرا۔

۶۰۵۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا
ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا
قَطُّ بِيَدِهِ وَلَا امْرَأَةٌ وَلَا خَادِمًا إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا يَزِلُّ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ
صَاحِبِهِ إِلَّا أَنْ يُتْهَكَ شَيْءٌ مِنْ مُحَارِمِ اللَّهِ
فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۶۰۵۰- ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول
اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا نہ عورت کو نہ
خادم کو البتہ جہاد میں خدا کی راہ میں مارا اور آپ کو جو کسی نے
تقصان پہنچایا اس کا بدلہ نہیں لیا البتہ اگر خدا کے حکم میں خنل والا
تو خدا کے واسطے بدلہ لیا (یعنی شرعی حدود میں جیسے چوری میں
ہاتھ کاٹنا، زنا میں کوڑے لگائے یا سنگسار کیا)۔

۶۰۵۱- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ
عَلَى بَعْضٍ.

۶۰۵۱- ترجمہ وہبی جو اوپر گزرا۔

بَابُ طِبِّ رُبْعِهِ ﷺ وَلَيْنِ مَسِّهِ

باب: آپ کے بدن کی خوشبو اور نرمی کا بیان

۶۰۵۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ سُرَّةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْأُولَى ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ
وَعَرَّجْتُ مَعَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ وَلَدَانُ فَحَقَّلَ يَمْسَحُ
خَدَّيْ أَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا خَالٍ وَكَمَا أَنَا
فَمَسَحَ خَدَّيْ قَالَ فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ نَرْدًا أَوْ رِيحًا

۶۰۵۲- جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ
کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر آپ اپنے گھر جانے کو نکلے میں
بھی آپ کے ساتھ نکلا کہ سامنے بچے آئے۔ آپ نے ہر
ایک بچے کے رخسار پر ہاتھ پھیرا اور میرے بھی رخسار پر ہاتھ
پھیرا میں نے آپ کے ہاتھ میں وہ ٹھنڈک اور وہ خوشبودار بھی

(۶۰۵۲) جو نووی نے کہا یہ خوشبو آپ کے بدن کی ذاتی تھی اگرچہ آپ خوشبو نہ لگاویں اور اس پر آپ خوشبو بھی لگاتے تھے اور معطر کرنے
کے لیے تاکہ ملائکہ خوش ہوں۔

كَأَنَّمَا أُخْرِجَتْهَا مِنْ حُوتَةٍ عَطَّارٍ

جیسے خوشبو ساز کے ڈبہ میں سے ہاتھ نکالا۔

۶۰۵۳- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَنَسٌ مَا شَمِمْتُ غَنَبًا قَطُّ وَلَا مِسْكًا وَلَا شَيْئًا أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا مَسِيئَتُ شَيْئًا قَطُّ دِيَاخًا وَلَا حَرِيرًا أَتَيْنَ مَسَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۶۰۵۳- انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نہ غنبر نہ مشک نہ اور کوئی خوشبو ایسی سونگھی جیسی رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک کی خوشبو تھی اور میں نے نہ دیباچ نہ حریر نہ اور کوئی چیز ایسی نرم چھوئی جیسی نرمی رسول اللہ کے مبارک جسم میں تھی۔

۶۰۵۴- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَزَّ اللَّوْنُ كَانَ عَرَقُهُ اللَّوْلُو إِذَا مَشَى تَكَفًُّا وَلَا مَسِيئَتُ دِيَاخَةً وَلَا حَرِيرَةً أَتَيْنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَا غَنَبَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۰۵۴- انس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا رنگ مبارک سفید چمکتا ہوا تھا (نووی نے کہا یہ رنگ سب رنگوں سے عمدہ ہے) اور آپ کا پسینہ مبارک موتی کی طرح تھا اور جب چلتے تو آگے جھکے ہوئے زور ڈال کر (یا اوھر اوھر جھکے جاتے تھے جیسے کشتی جھکتی جاتی ہے۔ زہری نے کہا یہ معنی غلط ہیں کیوں کہ یہ مغرور کی صفت ہے۔ قاضی نے کہا مغرور کی صفت جب ہے کہ بناوٹ کرے اور جو خلقی ہو تو نہ موم نہیں ہے) اور میں نے دیباچ اور حریر بھی اتنا نرم نہیں پایا جیسے آپ کی ہتھیلی نرم تھی اور میں نے مشک اور غنبر میں یہ خوشبو نہ پائی جو آپ کے جسم مبارک میں تھی۔

بَابُ طِيبِ عَرَقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے

وَسَلَمٍ وَالتَّرُّكُ بِهِ

کا خوشبودار اور متبرک ہونا

۶۰۵۵- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ عِنْدَنَا فَعَرَقٌ وَجَائِبٌ أُمِّي بِقَارُورَةٍ فَجَعَلْتُ تَسْلُتُ الْعَرَقَ فِيهَا فَاسْتَيْقِظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هَذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ)) قَالَتْ هَذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي صَبَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيبِ

۶۰۵۵- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں آئے اور آرام فرمایا آپ کو پسینہ آیا میری ماں ایک شیشی لائی آپ کا پسینہ پونچھ پونچھ کر اس میں ڈالنے لگی آپ کی آنکھ کھل گئی آپ نے فرمایا اے ام سلیم! یہ کیا کر رہی ہے؟ وہ بولی آپ کا پسینہ ہے جس کو ہم اپنی خوشبو میں شریک کرتے ہیں اور وہ سب سے بڑھ کر خود خوشبو ہے۔

۶۰۵۶- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ بَيْتَ أُمِّ سُلَيْمٍ فَيَنَامُ عَلَى فِرَاشِهَا وَلَيْسَتْ فِيهِ

۶۰۵۶- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام سلیم کے گھر میں جاتے اور ان کے بچھونے پر سوتے وہاں نہیں ہوتیں۔ ایک دن آپ تشریف لائے اور ان کے بچھونے پر سو

قَالَ فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلَى فِرَاشِهَا فَأَنِيتُ
فَقِيلَ لَهَا هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَامَ فِي بَيْتِكَ عَلَى فِرَاشِكَ قَالَ فَجَاءَتْ وَقَدْ
عَرِقَ وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهُ عَلَى فِصْصَةِ أُدِيمٍ عَلَى
الْفِرَاشِ فَفَتَحَتْ غَبِيضَتَهَا فَجَعَلَتْ تُشَفُّ ذَلِكَ
الْعَرَقَ فَتَغْصِرُهُ فِي قَوَارِيرِهَا فَفَزِعَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَا تَصْنَعِينَ يَا أُمُّ
سَلِيمٍ)) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرْجُو بَرَكَتَهُ
لِصَبَاتِنَا قَالَ أَصَبَتْ.

۶۰۵۷- عَنْ أُمِّ سَلِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِيهَا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ لَهُ
بَطْعًا خَفِيفًا عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ
تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الْعُطَبِ وَالْقَوَارِيرِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا أُمُّ سَلِيمٍ مَا
هَذَا)) قَالَتْ عَرَقَكَ أَذُوفُ بِهِ طَبِيبِي.

۶۰۵۸- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ لِيُنْزَلَ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ ثُمَّ
تَقِصُّ جَبْهَتَهُ عَرَقًا.

۶۰۵۹- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ
سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ
الْوَحْيُ فَقَالَ ((أَحْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صَلَافَةِ
الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّ عَلَيَّ ثُمَّ يَقْصِمُ عَنِّي وَقَدْ
وَعَيْتُهُ وَأَحْيَانًا تَلِكُ فِي مِثْلِ صُورَةِ الرَّجُلِ
فَأَعْبِي مَا يَقُولُ))

۶۰۶۰- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ
نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ

رہے وہ آئیں تو لوگوں نے کہا رسول اللہ ﷺ تمہارے گھر میں
تمہارے بچھونے پر سو رہے ہیں۔ یہ سن کر وہ آئیں دیکھ تو آپ کو
پسینہ آیا ہے اور آپ کا پسینہ پٹراتے کے بچھونے پر جمع ہو گیا ہے۔
ام سلمہ نے اپنا ڈبہ کھولا اور یہ پسینہ پونچھ پونچھ کر شیشوں میں
بھرنے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ گھبرا کر اٹھ بیٹھے اور فرمایا کیا کرتی
ہے ام سلمہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہم برکت کے لیے
لیتے ہیں اپنے بچوں کے لیے۔ آپ نے فرمایا تو نے کھیک کیا (اوپر
گزر چکا کہ ام سلمہ آپ کی محرم تھیں اور محرم کے پاس جانا اور
وہاں سو رہنا درست ہے)۔

۶۰۵۷- ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ان کے پاس
تشریف لاتے اور آرام فرماتے وہ آپ کے لیے ایک کھال
بچھا دیتیں آپ اس پر سوتے اور آپ کو پسینہ بہت آتا تو ام سلمہ
آپ کا پسینہ اکٹھا کرتیں اور خوشبو اور شیشیوں میں ملا دیتیں۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ام سلمہ! یہ کیا کرتی ہے؟ انہوں نے
کہا آپ کا پسینہ ہے جس کو میں خوشبو میں ملاتی ہوں۔

۶۰۵۸- ام المؤمنین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پر سردی کے دن میں وحی اترتی تو آپ کی پیشانی سے پسینہ
بہہ نکلتا (وحی کی سختی سے)۔

۶۰۵۹- ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حارث
بن ہشام نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا آپ پر وحی کیونکر آتی
ہے؟ آپ نے فرمایا کبھی تو ایسے آتی ہے جیسے گھنٹے کی جھنکار، وہ مجھ
پر نہایت سخت ہوتی ہے پھر موقوف ہو جاتی ہے جب کہ میں یاد
کر لیتا ہوں اور کبھی ایک فرشتہ آتا ہے مرد کی صورت میں اور جو وہ
کہتا ہے اس کو یاد کر لیتا ہوں۔

۶۰۶۰- عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ پر جب وحی
اترتی تو آپ پر سختی ہوتی اور آپ کا چہرہ مبارک راکھ کی طرح ہو جاتا

الْوَحْيُ كَرِبَ لَذَلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهَهُ.

(دوسری روایت میں ہے کہ آپ کا چہرہ مبارک وحی اترتے وقت سرخ ہوتا۔ نووی نے کہا شاید مراد سرخی سے وہی ہے جو کمزورت کے ساتھ ہو اور ”تردد“ کے بھی یہی معنی ہیں یا پہلے ”تردد“ ہوتا ہے پھر سرخی تو دونوں روایتوں میں کوئی مخالفت نہیں ہے۔)

۶۰۶۱- عباہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اترتی تو آپ سر جھکا لیتے اور آپ کے اپنے اصحاب بھی اپنے سروں کو جھکا لیتے جب وحی ختم ہو جاتی تو آپ اپنا سر اٹھاتے۔

باب: آپ ﷺ کے بالوں کی تعریف اور آپ کے

حلیہ کا بیان

۶۰۶۲- ابن عباسؓ سے روایت ہے اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ اپنے بالوں کو پیشانی پر چھوڑ دیتے تھے لٹکتے ہوئے (یعنی مانگ نہیں نکالتے تھے) اور مشرک مانگ نکالتے تھے اور رسول اللہ ﷺ اہل کتاب کے طریق پر چلنا درست رکھتے تھے جس مسئلہ میں آپ کو کوئی حکم نہ ہوتا (یعنی بہ نسبت مشرکین کے اہل کتاب بہتر ہیں تو جس باب میں کوئی حکم نہ آتا آپ اہل کتاب کی موافقت اس باب میں اختیار کرتے)۔ تو آپ بھی پیشانی پر بال نکالنے لگے بعد اس کے آپ مانگ نکالنے لگے۔

۶۰۶۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۰۶۴- براء بن عازبؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میانہ قد تھے آپ کے داڑھیوں موٹے ہوں میں زیادہ فاصلہ تھا (یعنی سینہ چوڑا

۶۰۶۱- عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ نَكَسَ رَأْسَهُ وَنَكَسَ اصْحَابُهُ رُءُوسَهُمْ فَلَمَّا أَتَى عَنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ.

بَابُ فِي سَدْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرَهُ وَفَرَقَهُ

۶۰۶۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسُدُّونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرِقُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيبُ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ فَسَدَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَّقَ بَعْدَ.

۶۰۶۳- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۶۰۶۴- عَنْ الْبَرَاءِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوعًا بَعِيدًا مَا بَيْنَ

(۶۰۶۲) بلا نووی نے کہا علماء نے کہا مانگ نکالنا سنت ہے کیونکہ یہی آخری فعل ہے رسول اللہ کا اور ظاہر یہ ہے کہ آپ نے اختیار کیا اس کو وحی سے۔ قاضی نے کہا کہ مانگ نکالنا اہل کتاب کا پیشانی پر مرسوم ہے اب وہ جائز نہیں اور احتمال ہے کہ مانگ نکالنا اجتہاد سے اختیار کیا گیا ہو نہ کہ وحی سے۔ حاصل یہ ہے کہ لٹکانا بھی جائز ہے اور مانگ نکالنا افضل ہے اور اہل کتاب کی موافقت تالیف قلوب کے لیے تھی اور اہل اسلام میں بہ مخالفت مشرکین۔ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا اور اس کی ضرورت نہ رہی تو حکم ہوا ان کا خلاف کرنے کا جیسے خضاب کے باب میں آیا ہے۔ اور بعضوں نے کہا کہ آپ کو حکم تھا اہل کتاب کی شریعت پر چلنے کا جس باب میں آپ کو حکم نہ آتا۔ اتنی مختصراً۔

تھا) بال بہت تھے کانوں کی لونگ آپ سرخ جوڑا پہنے تھے (یعنی سیکھا کاجس میں سرخ اور زرد لکیریں تھیں)۔ میں نے کسی کو آپ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔

۶۰۶۵- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے کوئی بالوں والا شخص سرخ جوڑا پہنے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوب صورت نہیں دیکھا۔ آپ کے بال موٹے ہوں تک پہنچتے تھے اور دونوں موٹے ہوں میں فاصلہ تھا نہ لمبے تھے نہ ٹھکے۔

۶۰۶۶- براء سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک سب سے زیادہ خوب صورت تھا اور آپ کے اخلاق سب سے زیادہ عمدہ تھے۔ آپ نہ لمبے تھے بہت نہ ٹھکے۔

۶۰۶۷- قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے انس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کیسے تھے؟ انہوں نے کہا میانہ تھے نہ بہت گھونگر یا لے نہ بالکل سیدھے کانوں اور موٹے ہوں کے درمیان تک تھے۔

۶۰۶۸- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے بال موٹے ہوں کے قریب تک تھے۔

۶۰۶۹- انس سے روایت ہے رسول اللہ کے بال آدھے کانوں تک تھے۔

۶۰۷۰- جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ کا دہن کشادہ تھا (کیونکہ مردوں کے لیے دہن کی کشادگی عمدہ ہے اور عورتوں کے لیے بری ہے) آنکھوں میں لال ڈورے چھوٹے ہوئے ایڑیاں کم گوشت والی۔ سماک سے کہا شعبہ نے ضلیع الفم کیا ہے؟ انہوں نے کہا بڑا مند۔ پھر شعبہ نے کہا اشکل العین کیا ہے؟ انہوں نے کہا دراز شکاف آنکھوں کے (پر یہ سماک کا کہنا غلط ہے اور صحیح معنی ہیں کہ سفیدی میں سرخی ملی ہوئی) کہ شعبہ

الْمُنْكَبِينَ عَظِيمِ الْحُمَةِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنِهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ خُمْرَاءُ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۰۶۵- عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لَمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ خُمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكَبَيْهِ بَعِيدًا مَا بَيْنَ الْمُنْكَبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ لَهُ شَعْرٌ

۶۰۶۶- عَنْ الْبَرَاءِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ خُلُقًا لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ.

۶۰۶۷- عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لَأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ شَعْرًا رَجُلًا لَيْسَ بِالْحَقْدِ وَلَا السَّطْرِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقَيْهِ.

۶۰۶۸- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرُهُ مَنْكَبَيْهِ.

۶۰۶۹- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ.

۶۰۷۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعُ الْفَمِ أَشْكَلُ الْعَيْنِ مِنْهُوسُ الْعَقَبِ قَالَ قُلْتُ لِسَمَاحٍ مَا ضَلِيعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيمُ الْفَمِ قَالَ قُلْتُ مَا أَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيلُ شَقِّ الْعَيْنِ قَالَ قُلْتُ مَا مِنْهُوسُ الْعَقَبِ قَالَ نِيلُ نَحْمِ الْعَقَبِ.

نے کہا منہو مس العقبین کیا ہے انہوں نے کہا ایڑی پر گوشت۔

باب: رسول اللہ کے سفید خوبصورت چہرے کا بیان

۶۰۷۱- جریری سے روایت ہے میں نے ابوالطفیل سے کہا تم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں آپ کا رنگ سفید تھا ملاحظہ دار (جو سب رنگوں سے افضل ہے)۔ امام مسلم نے کہا ابوالطفیلؓ ۱۰۰ھ میں مرے اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سب کے بعد وہی مرے۔

۶۰۷۲- ابوالطفیلؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور اب کوئی زمین پر سوا میرے آپ کے دیکھنے والوں میں سے نہیں رہا۔ جریری نے کہا میں نے پوچھا تم نے دیکھا آپ کیسے تھے؟ انہوں نے کہا آپ سفید رنگ تھے نمکینی کے ساتھ میانہ قد تھے۔

باب: آپ کے بڑھاپے کا بیان

۶۰۷۳- ابن سیرین سے روایت ہے انسؓ سے پوچھا گیا کیا خضاب کیا رسول اللہ ﷺ نے؟ انہوں نے کہا آپ کا اتنا بڑھاپا نہیں دیکھا گیا (کہ خضاب کی ضرورت پڑتی) البتہ ابو بکرؓ اور عمرؓ نے خضاب کیا ہے مہندی اور وسوسہ سے (مثل سے)۔

۶۰۷۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا ابن سیرین نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا انہوں نے کہا آپ خضاب کے درجہ کو نہیں پہنچے آپ کی ڈاڑھی مبارک میں صرف چند بال سفید تھے۔ ابن سیرین نے کہا کیا ابو بکرؓ خضاب کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں حنا اور وسوسہ سے۔

۶۰۷۵- ابن سیرین سے روایت ہے میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے خضاب کیا ہے؟ انہوں نے کہا آپ کا بڑھاپا نہیں دیکھا گیا مگر ذرا سا۔

بَابُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَيْضَ مَلِيحِ الْوَجْهِ

۶۰۷۱- عَنْ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ كَانَ أَيْضَ مَلِيحِ الْوَجْهِ قَالَ مُسْلِمٌ بْنُ الْحَجَّاجِ مَاتَ أَبُو الطُّفَيْلِ سَنَةَ مِائَةٍ وَكَانَ آخِرَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۰۷۲- عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ رَجُلٌ رَأَاهُ غَيْرِي قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَكَيْفَ رَأَيْتَهُ قَالَ كَانَ أَيْضَ مَلِيحًا مُقَصَّدًا.

بَابُ شَيْبِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۰۷۳- عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَأَى مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ كَانَهُ يُقَالُ وَقَدْ خَضَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بِالْحَنَاءِ وَالْكُتَمِ.

۶۰۷۴- عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَضَبَ فَقَالَ لَمْ يَتْلَعْ الْخَضَابَ كَانَ فِي لِحْيَتِهِ شَعْرَاتٌ بَيْضٌ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَخْضِبُ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ بِالْحَنَاءِ وَالْكُتَمِ.

۶۰۷۵- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْضَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَرَ مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا قَلِيلًا.

(۶۰۷۵) ۱۰۰ھ آخر تھے اصحاب کے ان کے بعد پھر کوئی صحابی آدمیوں میں سے نہ رہا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بابا رتن ہندی صحابی تھا جو ۶۰۰ھ میں ظاہر ہوا۔ یہ محض غلط اور جھوٹ ہے اور رسول اللہ کی حدیث کے خلاف ہے کہ آج سے سو برس کے بعد کوئی آدمی اس وقت کا نہ رہے گا۔

۶۰۷۶۔ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خِضَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أُعَذَّ بِخِضَابِ كُنٍّ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ وَقَالَ لَمْ يَخْتَصِبْ وَقَدْ اخْتَصَبَ أَبُو بَكْرٍ بِالْجَنَاءِ وَالْكَمِّ وَاخْتَصَبَ عُمَرُ بِالْجَنَاءِ بَحْثًا

۶۰۷۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ بَكْرَةَ أُمَّ يَتِيمٍ الرَّجُلِ الشَّعْرَةَ الْبَيْضَاءَ عَنِ رَأْسِهِ وَلَحْنِيْفٍ قَالَ وَلَمْ يَخْتَصِبْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي حَقِّقَتِهِ وَفِي الصُّدُغَتَيْنِ وَفِي الرَّأْسِ لَمًّا

۶۰۷۸۔ عَنْ الْمُثَنَّى بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۶۰۷۹۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَيِّدِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ بَيْضَاءَ

۶۰۸۰۔ عَنْ أَبِي جَحْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَالِدًا مِنْهُ بَيْضَاءَ وَوَضَعَ رُءُوسَهُ بَعْضُ صَابِعِهِ عَلَى عُنُقَيْهِ لِيَأْتِيَ جُفْلٌ مِنْ أَلْتِ يَوْمَئِذٍ لَنْ أَكْبُرِيَ النَّبِيَّ وَارِثَهَا

۶۰۸۱۔ عَنْ أَبِي جَحْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيْضًا قَدْ شَابَ كَانَ أَحْسَنَ بَنٍ عَلَيَّ يُشَبِّهُهُ

۶۰۸۲۔ عَنْ أَبِي جَحْفَةَ بِهَذَا وَلَمْ يَقُولُوا

۶۰۷۶۔ ثابت سے روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا؟ انہوں نے کہا اگر میں چاہتا تو آپ ﷺ کے سفید بال گن لیتا۔ آپ نے خضاب نہیں کیا البتہ ابو بکرؓ نے خضاب کیا مہندی اور نیل سے اور عمرؓ نے خضاب کیا صرف مہندی سے۔

۶۰۷۷۔ انس بن مالکؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا سر اور ڈاڑھی کے سفید بال اکھیڑنا مکروہ ہے (لیکن حرام نہیں ہے۔ نووی) اور رسول اللہ ﷺ نے خضاب نہیں کیا۔ آپ کی چھوٹی ڈاڑھی میں جو نیچے کے ہونٹ کے تلے ہوتی ہے کچھ سفیدی تھی اور کچھ کنپٹیوں پر اور کچھ سر میں۔

۶۰۷۸۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۰۷۹۔ انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا رسول اللہ ﷺ کے بڑھاپے کا حال؟ انہوں نے کہا آپ کو نہیں بدلا گیا سفید (یعنی سفید نہیں کیا)۔

۶۰۸۰۔ ابو جحیفہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ میں یہ سفیدی دیکھی اور زہیر نے اپنی کچھ انگلیاں چھوٹی ڈاڑھی پر رکھ کر بتلائیں۔ لوگوں نے ابو جحیفہؓ سے کہا اس دن تم کیسے تھے؟ انہوں نے کہا میں تیر میں پیکان لگاتا تھا اور پر لگاتا تھا۔

۶۰۸۱۔ ابو جحیفہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ کا رنگ سفید تھا اور بوڑھے ہو گئے تھے اور سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے مشابہ تھے۔

۶۰۸۲۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(۶۰۸۱) بعض روایتوں میں ہے کہ سیدہ حسنؓ کا لہر کا حصہ بدن کا بالکل مشابہ تھا رسول اللہ کے اور سیدنا حسینؓ کا نیچے کا حصہ۔ غرض یہ دونوں صاحبزادے مل کر تصویر تھی رسول اللہ کی۔ افسوس ہے کہ بعض اشقیاء نے اس نعمت کی قدر نہ جانی اور دونوں صاحبزادوں کو کیسے ظلم سے شہید کیا۔ انا لله وانا اليه راجعون۔ اللہ تعالیٰ ہم کو دنیا میں آپ کے الٰہی بیت کی محبت پر قائم رکھے اور آخرت میں ان کے غلاموں میں حشر کرے۔ آمین یا رب العالمین۔

أَبْيَضَ قَدْ شَابَ.

۶۰۸۳- عَنْ سَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ إِذَا دَهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يَزِمْ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِذَا لَمْ يَدُهْنِ رُجِّي مِنْهُ.

بَابُ إِثْبَاتِ خَاتَمِ النَّبُوَّةِ

۶۰۸۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدِّمَ رَأْسِهِ وَلَحْيَتَيْهِ وَكَانَ إِذَا دَهَنَ لَمْ يَنْتِشِنْ وَإِذَا شَمِطَ رَأْسَهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللَّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ رَجَّاهُ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشَبِّهُ حَسَنَةً.

۶۰۸۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ خَاتَمًا فِي ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَأَنَّهُ بَيْضَةُ حَمَامٍ.

۶۰۸۶- عَنْ سَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۶۰۸۷- عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ ذَهَبْتُ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجَعَ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضْؤِهِ ثُمَّ قُمْتُ حَلْفَ ظَهْرِهِ فَظَهَرْتُ إِلَيَّ خَاتَمُهُ تَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زُرِّ الْحِجَلَةِ.

۶۰۸۳- سہاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کا حال انہوں نے کہا آپ جب تیل ڈالتے تو کچھ سفیدی معلوم نہ ہوتی البتہ تیل نہ ڈالتے تو سفیدی معلوم ہوتی۔

باب: مہر نبوت کا بیان

۶۰۸۴- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے سر اور ڈاڑھی کے آگے کا حصہ سفید ہو گیا تھا۔ جب آپ تیل ڈالتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی اور جب بال پر اگندہ ہونے تو سفیدی معلوم ہوتی۔ اور آپ کی ڈاڑھی بہت گھٹنی تھی۔ ایک شخص بولا آپ کا چہرہ تلواری کی طرح تھا یعنی لمبا۔ جابر نے کہا نہیں آپ کا چہرہ سورج اور چاند کی طرح تھا اور گول تھا اور میں نے نبوت کی مہر آپ کے مونڈھے پر دیکھی جیسے کبوتر کا انڈا۔ اس کا رنگ بدن کے رنگ سے ملتا تھا۔

۶۰۸۵- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کی پیٹھ پر نبوت کی مہر دیکھی جیسے کبوتر کا انڈا۔

۶۰۸۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۰۸۷- سائب بن یزید سے روایت ہے میری خالہ مجھ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی پھر وضو کیا میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا پھر میں آپ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہوا میں نے نبوت کی مہر دیکھی دو نوں مونڈھوں کے بیچ میں جیسے گھنڈی چھپر کتہ کی (یا چیلہ ایک بجاہر ہے اس کے انڈے کی طرح)۔

(۶۰۸۳) حضرت عائشہ نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کہ رسول اللہ نے خطاب کیا یا نہیں تو اکثر کا یہ قول ہے کہ نہیں کیا اور بعضوں کا یہ ہے کہ کیا۔ بدلیل حدیث ام سلمہ اور ابن عمر کے۔ اور مختار یہ ہے کہ آپ نے کبھی رنگا بالوں کو اور اکثر ترک کیا اس وجہ سے دونوں روایتیں صحیح ہیں۔

۶۰۸۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرْجَسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا أَوْ قَالَ ثَرِيدًا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَسْتَغْفِرُكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ ذَلِكَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ آيَةَ وَاسْتَغْفِرُ لِدُنْيَاكَ وَلِمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ قَالَ ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ فَظَلَمْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاحِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرَى جُمُعًا عَلَيْهِ حَيَاتٌ كَأَمْثَالِ النَّازِلِ.

۶۰۸۸- عبد اللہ بن سرجس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور آپ کے ساتھ روٹی اور گوشت یاثرید کھایا۔ عاصم نے کہا میں نے عبد اللہ سے پوچھا تمہارے لیے بخشش چاہی رسول اللہ نے؟ انہوں نے کہا ہاں اور تیرے لیے بھی پھر یہ آیت پڑھی واستغفر لذنوبك وللمؤمنين والمؤمنات (یعنی بخشش مانگ اپنے گناہ کی اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے گناہ کی) عبد اللہ نے کہا پھر میں آپ کے پیچھے گیا تو میں نے نبوت کی مہر دیکھی دونوں مونڈھوں کے بیچ میں چھنی ہڈی کے پاس بائیں مونڈھے کے قریب چٹکی کی طرح اس پر تل تھے مسوں کی طرح۔

باب: آپ کی عمر کا بیان

۶۰۸۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْأَدَمِ وَلَا بِالْحَجْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّيْطِ يَعْنِي اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

۶۰۹۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِمَا كَانَ أَزْهَرَ.

۶۰۹۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّينَ وَ أَتَوُبَكْرُ الصَّلَافِيُّ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّينَ وَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّينَ.

۶۰۸۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نہ بہت لمبے تھے نہ ٹھکنے (پست قد) نہ بالکل سفید تھے نہ گندمی۔ آپ کے بال نہ بالکل سخت گھونگریالے تھے نہ بالکل سفید تھے۔ اللہ جل جلالہ نے آپ کو نبی کیا چالیس برس کے سن میں پھر آپ دس برس مکہ میں رہے اور دس برس مدینہ میں اور ساٹھویں برس کے اخیر میں اللہ نے آپ کو اٹھالیا۔ اس وقت آپ کے سر اور ڈاڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

۶۰۹۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ کا رنگ سفید چمکتا ہوا تھا (جو سب رنگوں میں بہتر ہے)۔

۶۰۹۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تریسٹھ برس میں اور ابو بکرؓ کی بھی تریسٹھ برس میں اور عمرؓ کی بھی تریسٹھ برس میں۔

(۶۰۸۹) جنہ نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ آپ نے تریسٹھ برس کی عمر میں انتقال کیا اور مکہ میں نبوت کے بعد تیرہ سال تک رہے۔ اور بعضوں نے کہا آپ کی عمر ۶۵ برس کی تھی اور بعضوں نے کہا کہ تینتالیس برس کے بعد نبوت ہوئی۔ لیکن یہ دونوں قول غلط ہیں۔ آپ عام الفیل میں پیدا ہوئے پیر کے روز رجب الاول کے مہینہ میں اور انتقال بھی کیا پیر کے روز رجب الاول کے مہینے میں۔ لیکن تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے ۸ یا ۱۸ یا ۲۲ رجب الاول کو اور وفات ۱۲ کو چاشت کے وقت ہوئی۔

- ۶۰۹۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تُوْفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً وَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بِمِثْلِ ذَلِكَ.
- ۶۰۹۳- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَ حَدِيثِ عَقِيلٍ.
- ۶۰۹۴- عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قُلْتُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ.
- ۶۰۹۵- عَنْ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ لَبِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قُلْتُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بِضْعَ عَشْرَةَ قَالَ فَغَفَرَهُ وَقَالَ إِنَّمَا أَخَذَهُ مِنْ قَوْلِ الشَّاعِرِ.
- ۶۰۹۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتُوْفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.
- ۶۰۹۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَفَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً.
- ۶۰۹۸- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا
- ۶۰۹۳- ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی جب آپ کی عمر تریسٹھ برس کی تھی۔ ابن شہاب نے کہا سعید بن المسیب نے بھی مجھ سے ایسی ہی روایت کی۔
- ۶۰۹۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
- ۶۰۹۴- عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عروہ بن زبیر سے کہا رسول اللہ ﷺ (نبوت کے بعد) مکہ میں کتنے دنوں تک رہے؟ انہوں نے کہا دس برس تک رہے۔ میں نے کہا ابن عباسؓ تیرہ برس کہتے ہیں۔
- ۶۰۹۵- عمروؓ سے روایت ہے میں نے عروہؓ سے کہا رسول اللہ مکہ میں کتنی مدت تک رہے؟ انہوں نے کہا دس برس تک رہے میں نے کہا ابن عباسؓ تو دس سے کئی برس زیادہ کہتے ہیں؟ عروہؓ نے ان کے لیے دعا کی مغفرت کی (یعنی خدا تعالیٰ ان کی غلطی معاف کرے) اور کہا کہ ان کو شاعر کے قول سے دھوکا ہوا۔
- ۶۰۹۶- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ برس تک رہے اور آپ نے وفات پائی تریسٹھ سال کی عمر میں۔
- ۶۰۹۷- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ برس تک رہے آپ پر وحی اترا کرتی تھی اور مدینہ میں دس برس تک رہے اور وفات پائی تریسٹھ برس کی عمر میں۔
- ۶۰۹۸- ابواسحاق سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عتبہ کے ساتھ

(۶۰۹۵) ج: وہ شاعر ابوقیس مرمرہ بن انس ہے اس کا شعر یہ ہے

ثوی فی قریش بضع عشرة حجة
يدكر لويلقى خليلا مواتيا

یعنی رسول اللہ قریش میں دس پرکھی حج تک رہے وروغظ نصیحت کرتے رہے اس خیال سے کہ شاید کوئی دوست ملے۔

مَعَ غِيَاثِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ فَذَكَرُوا سِبْطِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ كَانَ أَبُو بَكْرٍ أَكْبَرَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يُقَالُ لَهُ غَامِرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَذَكَرُوا سِبْطِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

۶۰۹۹- عَنْ جَرِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ فَقَالَ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

۶۱۰۰- عَنْ عَمَّارِ مَوْلَى أَبِي هَاشِمٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمْ أَتَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ مِنْكَ مِنْ قَوْمِهِ يَحْفَى عَلَيْهِ ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي قَدْ سَأَلْتُ نَاسًا فَخْتَلَفُوا عَلَيَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَعْلَمَ فَوَيْلُكَ فِيهِ قَالَ أَتَحْسِبُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أُمْسِكْ أَرْبَعِينَ بُعْثَ لَهَا خَمْسَ عَشْرَةَ بِمَكَّةَ يَأْمَنُ وَيَخَافُ وَعَشْرًا مِنْ مَهَاجِرِهِ

بیٹھا تھا لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا ذکر کیا۔ بعضوں نے کہا ابو بکر آپ سے بڑے تھے۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر میں اور ابو بکر کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مارے گئے تریسٹھ برس کی عمر میں۔ ایک شخص یوں کہتا تھا عامر بن سعد تھا ہم سے جریر نے بیان کیا کہ ہم بیٹھے تھے معاویہ کے پاس لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کا ذکر کیا۔ معاویہ نے کہا آپ کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر میں اور ابو بکر بھی مرے تریسٹھ برس کی عمر میں اور عمر رضی اللہ عنہ بھی مارے گئے تریسٹھ برس کی عمر میں۔

۶۰۹۹- جریر سے روایت ہے انہوں نے سنا معاویہ بن ابی سفیان کو خطبہ پڑھتے ہوئے وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تریسٹھ برس کی عمر میں اور ابو بکر نے بھی تریسٹھ برس کی عمر میں اور عمر نے بھی اسی عمر میں اور میں بھی اب تریسٹھ برس کا ہوں (تو مجھے بھی توقع ہے کہ اسی سال میں مروں اور ان کی موافقت حاصل کروں پر ان کو یہ موافقت نہ مل سکی اور وہ اسی برس تک زندہ رہے اور ۶۰ھ میں انہوں نے انتقال کیا)۔

۶۱۰۰- عمار سے روایت ہے جو بنی ہاشم کا مولی تھا میں نے ابن عباس سے پوچھا جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کتنے برس کے تھے؟ انہوں نے کہا میں نہیں سمجھتا تھا کہ تم آپ ہی کی قوم سے ہو کرا تھی بات نہ جانتے ہو گے میں نے کہا میں نے لوگوں سے پوچھا انہوں نے اختلاف کیا تو مجھے بہتر معلوم ہوا تمہارا قول سننا اس باب میں۔ ابن عباس نے کہا تم حساب جانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا اچھا چالیس کو یاد رکھو اس وقت آپ پیغمبر ہوئے اب پندرہ اور چودہ جب تک آپ مکہ میں رہے

کبھی امن کے ساتھ اور کبھی ڈر کے ساتھ۔ اب دس اور جوڑو
مدینہ میں ہجرت کے بعد (تو سب ملا کر پچیسٹھ سال ہوتے ہیں)
۶۱۰۱- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۶۱۰۲- عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجھ سے ابن عباسؓ نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی ۶۵ برس کی
عمر میں۔

۶۱۰۳- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۶۱۰۴- ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مکہ میں رہے
پندرہ برس تک آواز سنتے تھے (فرشتوں کی) اور روشنی دیکھتے تھے
(فرشتوں کی یا اللہ کی آیات کی) سات برس تک لیکن کوئی
صورت نہیں دیکھتے تھے پھر آٹھ برس تک وحی آیا کرتی اور دس
برس مدینہ میں رہے۔

باب: آپ کے ناموں کا بیان

۶۱۰۵- جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا میں محمد ہوں (یعنی سراہا ہوا اچھی خصلتوں والا) اور احمد
ہوں اور حاجی یعنی میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور حاشر
ہوں یعنی حشر کے جاویں گے لوگ میرے قدم پر یعنی میری
نبوت پر کیوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے) اور عاقب ہوں
یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

۶۱۰۶- جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے کئی نام ہیں محمد اور احمد اور حاجی میری
وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو محو کرے گا اور میں حاشر ہوں لوگ

(۶۱۰۵) حماد نووی نے کہا ان ناموں کے سوا آپ کے اور بھی نام ہیں ابن عرب نے احمدی شرح ترمذی میں بعض علما سے نقل کیا ہے کہ اللہ
تعالیٰ کے ہزار نام ہیں اور رسول اللہ کے بھی ہزار نام ہیں۔

۶۱۰۱- عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُوسُفَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ.

۶۱۰۲- عَنْ عُمَارِ مَوْلَى نَبِيِّ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَلَّى وَهُوَ ابْنُ
خَمْسٍ وَسِتِّينَ.

۶۱۰۳- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۱۰۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَكَّةَ
خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتِ وَيَرَى الصُّورَ
يَسْمَعُ سَبْعِينَ وَثَلَاثِينَ سَنَةً وَثَمَانِ سِتِّينَ يُوحَى
إِلَيْهِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا

بَابُ فِي أَسْمَائِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۶۱۰۵- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ
وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمَحِّي بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا
الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقْبِي وَأَنَا
الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ)) الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ.

۶۱۰۶- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ ((إِنِّي لِي أَسْمَاءُ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ
وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمَحِّوهُ اللَّهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا

الْحَاضِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيْهِ وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ)) وَقَدْ سَمَّاهُ اللَّهُ رُغُوفًا رَجِيمًا.

میرے دین پر انھیں گے اور میں عاقب ہوں یعنی میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے اور اللہ نے آپ کا نام رُغُوف اور رَجِيم رکھا۔

۶۱۰۷- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَمَعْمَرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَفِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ وَمَا الْعَاقِبُ قَالَ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَعُقَيْلٍ الْكُفْرَةَ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ الْكُفْرَ.

۶۱۰۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۰۸- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً فَقَالَ ((أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمُقَفِّي وَالْحَاضِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ)).

۶۱۰۸- ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اپنے کئی نام ہم سے بیان کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا میں محمد ہوں اور احمد اور مقفی (یعنی عاقب) اور حاشر اور نبی التوبۃ اور نبی الرحمة (کیوں کہ توبہ اور رحمت کو آپ ساتھ لے کر آئے)۔

باب: آپ ﷺ اللہ کو خوب جانتے تھے اور اس سے بہت ڈرتے تھے

بَابُ عِلْمِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّهِ تَعَالَى وَشِدَّةِ خَشْيَتِهِ

۶۱۰۹- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک کام کیا اور اس کو جائز رکھا۔ یہ خبر آپ کے بعض صحابہ کو پہنچی انہوں نے اس کام کو برا جانا اور اس سے بچے۔ آپ کو معلوم ہوا تو کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا ان کو خبر پہنچی کہ میں نے ایک کام کی اجازت دی پھر انھوں نے اس کو برا جانا اور اس سے بچے، قسم خدا کی میں تو سب سے زیادہ اللہ کو جانتا ہوں اور سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں (تو میری پیروی کرنا اور میری راہ پر چلنا یہی تقویٰ اور پرہیزگاری ہے اور بے فائدہ نفس پر بار ڈالنا اور مباح سے بچنا اس کی اباحت میں شک کرنا منع ہے)۔

۶۱۰۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا فَتَرَحَّصَ فِيهِ قَبْلَ ذَلِكَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فَكَأَنَّهُمْ كَرِهُواهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ ((مَا بَالُ رِجَالٍ بَلَغَهُمْ عَنِّي أَمْرٌ تَرَحَّصْتُ فِيهِ فَكَرِهُواهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَوَاللَّهِ لَأَنَا أَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً)).

۶۱۱۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۱۰- عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ جَرِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ.

۶۱۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ صلی

۶۱۱۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ

عَلَيْهِ فِي أَمْرِ فَتَرَهُ عَنْهُ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَبَنَعَ ذَلِكَ
النَّبِيُّ ﷺ فَغَضِبَ حَتَّى بَانَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ
ثُمَّ قَالَ ((مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْغَبُونَ عَمْدًا رُحَصَ لِي
فِيهِ فَوَاللَّهِ لَأَنَا أَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدَّهُمْ لَهُ
خَشْيَةً))

باب وجوب اتباعہ ﷺ
باب رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنا واجب ہے
۶۱۱۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ
الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فِي شِرَاحِ الْخَرَّةِ النَّبِيِّ يَسْتَقُونَ بِهَا الشَّخْلَ فَقَالَ
الْأَنْصَارِيُّ سَرَّحَ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَتَى عَلَيْهِمْ
فَاحْتَضَمُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ
لِلزُّبَيْرِ ((اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى
جَارِكَ)) فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ قَتَلُونَ وَجْهَ نَبِيِّ اللَّهِ
ﷺ ثُمَّ قَالَ ((يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ
حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَذْرِ)) فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ

۶۱۱۳- عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے
جھگڑا کیا زبیر سے (جو آپ کے پھوپھی زاد بھائی تھے) رسول اللہ
کے سامنے حرہ کے موہرے میں (حرہ کہتے ہیں کالے پتھر والی
زمین کو) جس سے پانی دیتے تھے کھجور کے درختوں کو انصاری نے
کہا پانی کو چھوڑ دے بہتازہ زبیر نے نہ مانا آخر سب نے جھگڑا کیا
رسول اللہ کے سامنے آپ نے فرمایا زبیر سے اے زبیر تو اپنے
درختوں کو پانی پلا لے پھر پانی کو چھوڑ دے اپنے ہمسائے کی طرف
یہ سن کر انصاری غصے ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ زبیر آپ کی
پھوپھی کے بیٹے تھے (اس وجہ سے آپ نے ان کی رعایت کی) یہ
سن کر آپ کے چہرے مبارک کا رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا
اے زبیر اپنے درختوں کو پانی پلا پھر پانی کو روک لے یہاں تک کہ

(۶۱۱۳) یعنی قسم خدا کی وہ مومن نہ ہونگے جب تک تجھ کو حاکم نہ بناویں گے اپنے جھگڑوں میں پھر جو تو فیصلہ کر دے اس سے رنج نہ کریں
اور مان لیں۔ پہلے آپ نے زبیر کو یہ حکم دیا کہ اپنے درختوں کو پانی پلا کر پانی چھوڑ دے یہ حکم زبیر کے حق کو پورا نہیں دلاتا تھا بلکہ انصاری کی
رعایت منظور تھی اور آپ جانتے تھے کہ زبیر آپ کے فرمانے سے اپنے اس حق کو چھوڑنے پر اور ہمسایہ کے اچھا سلوک کرنے پر راضی ہو جاویں
گے۔ لیکن جب انصاری نے بے ادبی کی اور اس احسان کو نہ مانا تو آپ نے قاعدہ کا حکم دے دیا۔ وہ حکم یہ ہے کہ جس کی زمین اوپر کی ہو وہ اپنے باغ
میں اتنا پانی بھر لے کہ مینڈوں تک آ جاوے پھر نشیب والے کی طرف پانی کو چھوڑ دے۔ کس لیے کہ نشیب کے حصے میں تو پانی ضرور جمع ہو گا۔
علماء نے کہا کہ اس انصاری نے جو کلمہ کہا اگر اب کوئی ایسا کلمہ کہے آپ کی نسبت تو کافر ہو جاوے گا اور اس کا قتل واجب ہو گا لیکن
آپ نے اس انصاری کو سزا نہ دی کس لیے کہ شروع زمانہ تھا اور آپ مہر کرتے تھے منافقوں کی ایذا رسانی پر اور فرماتے تھے لوگ یہ نہ کہیں کہ
محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں۔

اور واؤدی نے کہا یہ شخص منافق تھا۔ بہر حال آیت قرآن سے یہ نکلا کہ جب تک رسول اللہ کی حدیث کو اپنے جھگڑوں کا فیصلہ قرار
نہ دیں گے اور حدیث سے جو ثابت ہو اس کو خوشی سے مان نہ لیں گے اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے۔ معاذ اللہ ان لوگوں کا کیا حال تھی

إِنِّي لَأَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ

وہ سینڈوں تک چڑھ جاوے زیر نے کہا میں سمجھتا ہوں قسم خدا کی یہ آیت اسی باب میں اتری فلا وربک لا یؤمنون اخیر تک۔

باب: بے ضرورت مسئلے پوچھنا منع ہے

بَابُ كَرَاهَةِ الْإِسْأَالِ مِنْ

غَيْرِ ضَرُورَةٍ

۶۱۱۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جس کام سے تم کو منع کروں اس سے باز رہو اور جس کام کا حکم کروں اس کو بجالاؤ جہاں تک تم سے ہو سکے کیوں کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے بہت پوچھنے سے اور اختلاف کرنے سے اپنے پیغمبروں پر۔

۶۱۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوهُ وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَافْعَلُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسْأَلِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ))

۶۱۱۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۱۴- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سِوَاءً

۶۱۱۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جو میں چھوڑ دوں یعنی اس کا ذکر نہ کروں تم بھی اس کا ذکر نہ کرو۔

۶۱۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كُلُّهُمْ قَالَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ ((ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ))

وَفِي حَدِيثٍ هُنَامَ ((مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)) ثُمَّ ذَكَرُوا نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۶۱۱۶- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا مسلمانوں میں قصور اس مسلمان کا ہے جس نے کوئی بات پوچھی وہ حرام نہ تھی لیکن اس کے پوچھنے کی وجہ سے حرام ہو گئی۔

۶۱۱۶- عَنْ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرِّمْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَحَرَّمَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ))

۶۱۱۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۱۷- عَنْ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

((أَعْظَمُ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرٍ لَمْ يُحَرِّمْ فَحَرَّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ

لہ ہو گا جو حدیث صحیح دیکھتے ہوئے اس کو نہ مانیں اور کسی مولوی یا مجتہد کے قول کی پیروی کریں وہ نص قرآنی سے موافق نہیں ہیں۔

(۶۱۱۳) نووی نے کہا بے ضرورت سوال کرنے سے آپ نے منع فرمایا کئی مصلحتوں سے۔ ایک تو یہ کہ سوال کی وجہ سے چیز حرام ہو جاتی ہے اور لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ بعض وقت جواب ایسا ملتا ہے جو پوچھنے والے کو ناگوار ہوتا۔ تیسرے یہ کہ بہت پوچھنے سے پیغمبر کو تکلیف ہوتی اور پیغمبر کو ایذا دینا حرام اور باعث ہلاکت ہے البتہ ضرورت کے وقت سوال درست ہے۔

أَجَلٌ مُّسْتَأْتِيَةٌ))

۶۱۱۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ وہ شخص جس نے کوئی بات پوچھی اور مویشی گائی کی۔

۶۱۱۸- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ ((رَجُلٌ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ وَنَقَرَ عَنْهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدًا .

۶۱۱۹- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کی کوئی بات سنی (جو بری تھی) آپ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا سامنے لائی گئی میرے جنت اور دوزخ تو میں نے آج کی سی بہتری اور آج کی سی برائی کبھی نہیں دیکھی (یعنی جنت میں بھلائی اور دوزخ میں برائی) اور جو تم جانتے ہو تے وہ جو میں جانتا ہوں البتہ کم ہستے اور بہت رویا کرتے۔ انس نے کہا آپ کے اصحاب پر اس دن سے زیادہ کوئی سخت دن نہیں گزرا انہوں نے اپنے سروں کو چھپالیا اور رونے کی آواز ان میں سے نکلنے لگی پھر حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور کہا راضی ہوئے ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمدؐ کے نبی ہونے سے۔ ایک شخص اٹھا اور کہنے لگا میرا باپ کون تھا؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ فلاں شخص تھا اس کا نام بتادیا۔ تب یہ آیت اتری اے ایمان والو! ایسی باتیں اگر وہ کھلیں تو تم کو بری لگیں۔

۶۱۱۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ فَخَطَبَ فَقَالَ ((عَرَضْتُ عَلَى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَغْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا)) قَالَ فَمَا أَتَى عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمٌ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ غَطُّوا رُءُوسَهُمْ وَلَهُمْ جَنِينَ قَالَ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا قَالَ فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ مَنْ أَبِي قَالَ ((أَبُوكَ فُلَانٌ)) فَتَرَكْتُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا تَسْأَلُونَ عَنْ أُمُورٍ إِنْ تُبَدَّ لَكُمْ تَسْأَلُوكُمْ.

۶۱۲۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرا باپ کون تھا؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ فلاں شخص تھا۔ تب یہ آیت اتری اے ایمان والو! ایسی چیزیں مت پوچھو جن کے کھلنے سے تم کو برا معلوم ہو۔

۶۱۲۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ ((أَبُوكَ فُلَانٌ)) وَتَرَكْتُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا تَسْأَلُونَ عَنْ أُمُورٍ إِنْ تُبَدَّ لَكُمْ تَسْأَلُوكُمْ تَعْلَمُ الْآيَةَ.

۶۱۲۱- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ آفتاب ڈھلے پر باہر آئے اور ظہر کی نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا بیان کیا اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے کئی باتیں بڑی بڑی ظاہر ہوں گی پھر فرمایا جو کوئی مجھ سے کچھ پوچھنا چاہے وہ

۶۱۲۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى لَهُمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنَّ قَلِيلًا مِنْ أُمُورٍ عَظِيمًا ((ثُمَّ قَالَ

مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَنِي عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْنِي عَنْهُ
فَوَاللَّهِ لَا تَسْأَلُونَنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ
مَا دُمْتُ فِي عَقَامِي هَذَا)) قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَكْثَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ
يَقُولَ ((سَلُونِي)) فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَذَافَةَ
فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((أَبُوكَ
حَذَافَةُ)) فَلَمَّا أَكْثَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَنْ
يَقُولَ ((سَلُونِي)) بَرَكَ عُمَرُ فَضَالَ رَحِيمًا بِاللَّهِ
رَبَّنَا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا قَالَ فَسَكَتَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ قَالَ عُمَرُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَوْلَى وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ
بِيَدِهِ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ إِنَّمَا فِي
عُرْضِ هَذَا الْخَائِطِ فَلَمْ أَرِ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ
وَالشَّرِّ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
حَذَافَةَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَذَافَةَ مَا سَمِعْتُ بِأَبِي قَطْرٍ
أَعَقَّ مِسْكَ أَلَمِيتَ أَنْ تَكُونَ أُمُّكَ قَدْ قَارَفَتْ
بَعْضَ مَا تُقَارِفُ نِسَاءُ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَفْضَحَهَا
عَلَى أَتْعَيْنَ النَّاسَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَذَافَةَ وَاللَّهِ
لَوْ أَنِّي بَعِيدٌ أَسُودَ لِلْحَقِّقَةِ

۶۱۲۲- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ
وَحَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ مَعَهُ غَيْرَ أَنْ شُعْبًا قَالَ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
حَذَافَةَ قَالَتْ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ

پوچھ لیوے قسم خدا کی جو بات تم مجھ سے پوچھو گے میں تم کو بتا دوں
گا جب تک اس جگہ میں ہوں۔ (نووی نے کہا آپ وحی سے بتلاتے
کیوں کہ غیب کا علم آپ کو نہیں تھا جب تک اللہ نہ بتلا دے)۔
انسؓ نے کہا یہ سن کر لوگوں نے بہت رونا شروع کیا اور آپؐ نے
فرمانا شروع کیا پوچھو مجھ سے۔ آخر عبد اللہ بن حذافہ کھڑا ہوا اور
کہنے لگا یا رسول اللہ! میرا باپ کون تھا؟ آپؐ نے فرمایا تیرا باپ
حذافہ تھا۔ جب آپؐ بہت فرمانے لگے پوچھو مجھ سے (شاید آپؐ کو
غصہ آگیا لوگوں کے بہت پوچھنے سے) تو حضرت عمرؓ بیٹھ کر بولے
راضی ہوئے ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین
ہونے سے اور حضرت محمدؐ کے رسول ہونے سے۔ جب حضرت عمرؓ
سے آپؐ نے یہ سنا تو چپ ہو رہے پھر آپؐ نے فرمایا آفت قریب
ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے ابھی لائی گئیں
میرے سامنے جنت اور دوزخ اس دیوار کے کونے میں تو میں نے
آج کی سی نہ بھلائی دیکھی نہ برائی دیکھی۔ ابن شہاب نے کہا مجھ
سے عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن حذافہ کی ماں نے
ان سے کہا میں نے کوئی بیٹا تجھ سے زیادہ نافرمان نہیں سنا کیا تو
بے ڈر ہے اس بات سے کہ تیری ماں نے بھی وہی گناہ کیا ہو جیسے
جاہلیت کی عورتیں کیا کرتی تھیں پھر تو اس کو رسوا کرے لوگوں کی
نگاہ میں۔ عبد اللہ نے کہا قسم خدا کی اگر میرا تاتا ایک جھٹی غلام سے
لگایا جاتا تو میں اسی سے لگ جاتا (گوزنا سے نسب ثابت نہیں ہوتا پر
شاید عبد اللہ کو یہ امر معلوم نہ ہو)۔

۶۱۲۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۲۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّاسَ سَأَلُوا نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَخْفَوْهُ بِالسَّأَلَةِ فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَصَعِدَ الْخَبِرَ فَقَالَ ((سَلُونِي لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّيْنْتُهُ لَكُمْ)) فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ الْقَوْمُ أَرْمَوْا وَرْهِيوْا أَنْ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ أَمْرِ فَذَا حَضَرَ قَالَ أَنَسٌ فَحَفَلْتُ أَتَيْتُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ نَافِئُ رَأْسِهِ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي فَأَنْشَأَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْجِدِ كَانَ يُلَاحِظِي مُبْدِعِي لَيْفِهِ أَيْهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ ((أَبُوكَ حَذَافَةُ)) ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا عَائِدًا بِاللَّهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَمْ أَرْ كَالْيَوْمِ قَطُّ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ إِنِّي صُورْتُ لِي الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَرَأَيْتُهُمَا ذَوْنِ هَذَا الْحَائِطِ))

۶۱۲۴- عَنْ أَنَسٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ.

۶۱۲۵- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أَكْثَرَ عَلَيْهِ غَضَبٌ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ ((سَلُونِي عَمَّ شِئْتُمْ)) فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ أَبِي قَالَ ((أَبُوكَ حَذَافَةُ)) فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ)) فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَتُوبُ إِلَيْكَ وَهِيَ رِوَايَةٌ أَبِي كُرَيْبٍ قَالَ مَنْ أَبِي يَا

۶۱۲۳- انس بن مالک سے روایت ہے لوگوں نے آپ سے پوچھنا شروع کیا یہاں تک کہ آپ کو تنگ کر دیا۔ ایک دن آپ باہر آئے اور منبر پر چڑھ گئے پھر فرمایا پوچھو مجھ سے جو بات تم مجھ سے پوچھو گے میں اس کو بیان کر دوں گا۔ جب لوگوں نے یہ سنا خاموش ہو رہے اور ڈرے کہیں کوئی بات آنے والی نہ ہو (یعنی اگر پوچھیں اور اللہ کا عذاب آنے والا ہو تو ہلاک ہو جاویں)۔ انس نے کہا میں نے دائیں بائیں دیکھنا شروع کیا تو ہر شخص اپنا سر کپڑے میں لپیٹے رو رہا ہے۔ آخر ایک شخص نے شروع کیا مسجد میں جس سے لوگ جھگڑتے تھے (اور اس کو دوسرے کا نطفہ کہتے تھے) اس کو پکارتے تھے اور کسی کا بیٹا کہہ کر اس کے باپ کے سوا اس نے عرض کیا اے نبی اللہ! کے میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر حضرت عمرؓ نے جرأت کی اور عرض کیا ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین پر اور محمدؐ کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے ہیں اللہ کی فتنوں کی برائی سے رسول اللہؐ نے فرمایا میں نے آج کی طرح برائی اور بھلائی کبھی نہیں دیکھی جنت اور دوزخ دونوں کی شکل میرے سامنے لائی گئی میں نے ان دونوں کو اس دیوار کے پاس دیکھا۔

۶۱۲۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۲۵- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے ایسی باتیں پوچھیں جو آپ کو بری لگیں۔ جب لوگوں نے بہت پوچھا تو آپ غصے ہوئے پھر فرمایا پوچھ لو مجھ سے جو تم چاہو۔ ایک شخص بولا میرے باپ کا کیا نام ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر ایک دوسرا شخص اٹھا اور کہنے لگا میرا باپ کون ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا تیرا باپ سالم ہے شعبہ کا مولیٰ۔ جب حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر غصہ دیکھا تو کہا یا رسول اللہ! ہم توبہ

رَسُولُ اللَّهِ قَالَ ((أَبُولَكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةٍ))
بَابُ وَجُوبِ امْتِثَالِ مَا قَالَهُ شَرْعًا
دُونَ مَا ذَكَرَهُ مِنْ مَعَاشِ الدُّنْيَا
عَلَى سَبِيلِ الرَّأْيِ

۶۱۲۶- عَنْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
مَرَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِقَوْمٍ عَلَى رُغُوسِ النَّخْلِ فَقَالَ ((مَا يَصْنَعُ
هَؤُلَاءِ)) فَقَالُوا يُلْقِحُونَهُ يَجْعَلُونَ الذُّكْرَ فِي
النَّثَى فَيُلْقِحُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا ((أَظُنُّ
يُعْنِي ذَلِكَ شَيْئًا)) قَالَ فَأَخْبِرُوا بِذَلِكَ فتركوه
فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِذَلِكَ فَقَالَ ((إِنْ
كَانَ يَنْفَعُهُمْ ذَلِكَ فَلْيَصْنَعُوهُ فَإِنِّي إِنَّمَا ظَنَنْتُ
ظَنًّا فَلَا تُؤَاخِذُونِي بِالظَّنِّ وَلَكِنْ إِذَا حَدَّثَكُمْ
عَنْ اللَّهِ شَيْئًا فَخُذُوا بِهِ فَإِنِّي لَنْ أَكْذِبَ عَلَى
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ))

۶۱۲۷- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَلِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَدِمَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَأْتِرُونَ النَّخْلَ
يَقُولُونَ يُلْقِحُونَ النَّخْلَ فَقَالَ ((مَا تَصْنَعُونَ))
قَالُوا كُنَّا نَصْنَعُهُ قَالَ ((لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانَتْ
خَيْرًا)) فَتَرَكَوهُ فَتَقَصَّتْ أَوْ فَتَقَصَّتْ قَالَ

کرتے ہیں اللہ کی طرف۔

باب: آپ جو شرع کا حکم دیں اس پر چلنا واجب ہے اور
جو بات دنیا کی معاش کی نسبت اپنی رائے سے فرماویں
اس پر چلنا واجب نہیں

۶۱۲۶- طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ گزرا کچھ لوگوں پر جو کھجور کے درختوں کے
پاس تھے۔ آپ نے فرمایا یہ لوگ کیا کرتے ہیں؟ لوگوں نے عرض
کیا پیوند لگاتے ہیں یعنی نر کو مادہ میں رکھتے ہیں وہ گاہبہ ہو جاتی
ہے۔ آپ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں اس میں کچھ فائدہ نہیں ہے۔
یہ خبر ان لوگوں کو ہوئی انہوں نے پیوند کرنا چھوڑ دیا۔ بعد اس کے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی آپ نے فرمایا اگر اس
میں ان کو فائدہ ہے تو وہ کریں۔ میں نے تو ایک خیال کیا تھا تو مت
مواخذہ کرو میرے خیال پر۔ لیکن جب میں اللہ کی طرف سے کوئی
حکم بیان کروں تو اس پر عمل کرو۔ اس لیے کہ میں اللہ پر جھوٹ
بولنے والا نہیں۔

۶۱۲۷- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ مدینہ میں تشریف لائے اور لوگ پیوند لگاتے تھے کھجور میں
یعنی گاہبہ کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا تم کیا کرتے ہو انہوں نے
کہا ہم ایسا کرتے چلے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تم یہ کام نہ کرو
تو شاید بہتر ہو گا۔ انہوں نے گاہبہ کرنا چھوڑ دیا کھجور گھٹ گئی۔

(۶۱۲۶) نوویؒ نے کہا علماء نے کہا ہے کہ آپ کی رائے جو اپنی طرف سے ہو معاش کے کاموں میں اور لوگوں کی طرح ہے اور اس
میں کوئی نقص نہیں۔ اس لیے کہ آپ کا اکثر وقت آخرت کی اصلاح اور اس کے فکر میں صرف ہوتا ہے پس آپ کو فرصت نہ ہوتی دنیا
کے کاموں میں زیادہ غور کرنے کی۔ اور مراد وہی رائے ہے جس میں آپ تصریح کر دیں کہ یہ صرف رائے سے میں نے کہا ہے اور اس
مقدمہ میں ہو جو دین کے احکام سے تعلق نہ رکھتا ہو اور باقی جتنے اوامر اور نواہی ہیں خواہ وہ دین سے متعلق ہوں یا دنیا سے ان سب کا اتباع
واجب ہے۔

فَذَكِّرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أُمِرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ وَإِذَا أُمِرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيٍ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ)) قَالَ عِكْرِمَةُ أَوْ نَحْوُهُ هَذَا قَالَ الْمَعْقِرِيُّ فَتَقَفْتُ وَلَمْ يَسْلُكْ.

۶۱۲۸- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَوْمٍ يُلْقِحُونَ فَقَالَ لَوْ ((لَمْ تَفْعَلُوا لَصَلَحَ)) قَالَ فَخَرَجَ سَيْصًا فَمَرَّ بِهِمْ فَقَالَ ((مَا لِنَخْلِكُمْ)) قَالُوا قُلْتَ كَذًا وَكَذًا قَالِ ((أَأَنْتُمْ أَغْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ))

بَابُ فَضْلِ النَّظَرِ إِلَيْهِ ﷺ وَتَمَنِّيهِ

۶۱۲۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ فِي يَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِي ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ)) قَالَ أَبُو إِسْحَقَ الْمَعْنَى فِيهِ عِنْدِي لَأَنْ يَرَانِي مِنْهُمْ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَهُوَ عِنْدِي مُقَدَّمٌ وَمُؤَخَّرٌ.

بَابُ فَضَائِلِ عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

۶۱۳۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْنِ مَرْيَمَ الْأَنْبِيَاءِ أَوْلَادُ عِلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ))

لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بیان کیا آپ نے فرمایا میں تو آدمی ہوں جب میں کوئی دین کی بات تم کو بتلاؤں تو اس پر چلو اور جب کوئی بات میں اپنی رائے سے کہوں تو آخر میں آدمی ہوں (اور آدمی کی رائے ٹھیک بھی پڑتی ہے اور غلط بھی ہوتی ہے)۔

۶۱۲۸- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں پر گزرے جو گاہیہ کر رہے تھے آپ نے فرمایا اگر نہ کرو تو بہتر ہوگا۔ (انہوں نے نہ کیا) آخر خراب کھجور نکلی۔ آپ ادھر سے گزرے اور لوگوں سے پوچھا تمہارے درختوں کو کیا ہوا؟ انہوں نے کہا آپ نے ایسا فرمایا تھا (کہ گاہیہ نہ کرو) ہم نے نہ کیا اس وجہ سے خراب کھجور نکلی۔ آپ نے فرمایا تم اپنے دنیا کے کاموں کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو۔

باب: آپ کے دیدار کی فضیلت

۶۱۲۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے ایک زمانہ ایسا آئے گا جب تم مجھ کو دیکھ نہ سکو گے اور میرا دیکھنا تم کو تمہارے بال بچوں اور مال سے زیادہ عزیز ہوگا (اس لیے میری صحبت غنیمت سمجھو زندگی کا اعتبار نہیں اور دین کی باتیں جلد سیکھ لو)۔

باب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان

۶۱۳۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سب سے زیادہ حضرت عیسیٰ کے قریب ہوں اور پیغمبر سب علاقائی بھائی کی طرح ہیں (کہ شریعت کے اصول ایک ہیں اور فروع میں اختلاف ہے) اور میرے اور ان کے بیچ

میں کوئی نبی نہیں ہوا۔

۶۱۳۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۳۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سب سے زیادہ نزدیک ہوں حضرت عیسیٰ سے دنیا اور آخرت دونوں جگہوں میں۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیسے؟ آپ نے فرمایا پیغمبر ایک باپ کے بیٹوں کی طرح ہیں (اور مائیں الگ الگ) دین ان کا ایک ہے اور میرے اور ان کے بیچ میں کوئی اور نبی نہیں ہے۔

۶۱۳۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بچہ ایسا نہیں جس کو شیطان کو نچانہ مارے وہ چلاتا ہے اس کے کوچنے سے مگر مریم کا بچہ اور اس کی ماں مریم (یعنی حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کہ ان) کو شیطان کو نچانہ دے سکا۔ پھر کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اگرچاہو تم یہ آیت پڑھو (مریم کی ماں اور عمران کی بی بی نے کہا) والی اعیذھا بک وذرہا من الشیطان الرجیم میں پناہ میں دیتی ہوں اس بچہ کو اور اس کی اولاد کو تیرے شیطان مردود سے۔

۶۱۳۴- ترجمہ وہی جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جس وقت بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اس کو چھوتا ہے وہ روتا ہے چلا کر اس کے چھونے سے۔

۶۱۳۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کو شیطان چھوتا ہے جس دن اس کی ماں اس کو جنتی ہے مگر مریم اور اس کے بیٹے کو شیطان نے نہیں چھوا۔

۶۱۳۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۶۱۳۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى الْأَنْبِيَاءِ أَبْنَاءَ عِلَاقٍ وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَ عِيسَى نَبِيٌّ))۔

۶۱۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الْأُولَى وَالْآخِرَةِ قَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ مِنْ عِلَاقٍ وَأُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ فَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ))۔

۶۱۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ إِلَّا نَحَسَهُ الشَّيْطَانُ فَيَسْتَهْلُ صَارِخًا مِنْ نَحَسَةِ الشَّيْطَانِ إِلَّا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ)) ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَفَرَعُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنِّي أَعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔

۶۱۳۴- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسَادِ وَقَالَ ((يَمَسُّهُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهْلُ صَارِخًا مِنْ مَسَةِ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ)) وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ ((مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ))۔

۶۱۳۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((كُلُّ بَنِي آدَمَ يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا))۔

۶۱۳۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

علیہ وسلم نے فرمایا بچہ پیدا ہوتے وقت جو چلاتا ہے یہ ایک کونچ
ہے شیطان کا۔

۷۱۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت عیسیٰ بن مریم نے ایک شخص کو دیکھا چوری کرتے ہوئے۔ آپ نے اس سے فرمایا تو نے چوری کی؟ وہ بولا ہرگز نہیں قسم اس کی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میں نے چوری نہیں کی۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا میں ایمان لایا اللہ پر اور میں نے جھٹلایا اپنے تئیں (یعنی مجھ سے غلطی ہوئی ہوگی جب تو قسم کھاتا ہے تو تو ہی سچا ہے)۔

باب: حضرت ابراہیمؑ کی بزرگی کا بیان

۸۶۱۳ - انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے خیر البریہ! یعنی بہترین خلق آپ نے فرمایا یہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

۶۱۳۹- ترجمہ وحیِ جواہرِ گزرا۔

۶۱۴ - ترجمہ وہی جو ادھر گزرا۔

۶۱۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تختہ کیا یسولے سے اور ان کی عمر اس وقت اسی برس کی تھی۔

۶۱۳۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

(۶۴۱) ☆ قدم کے معنی بسولہ ہیں اور بعضوں نے کہا قدم ایک قریب ہے وہاں غنہ کیا۔

(۶۱۳۱) ☆ اس حدیث کی شرح کتاب الایمان جلد اول میں گزر چکی ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((نَحْنُ أَحَقُّ بِالشُّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُخَيِّ الْمَوْتَى قَالَ أَوْ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قُلُوبِي وَيَرْحَمَ اللَّهُ لَوْطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السَّحْنِ طَوِيلَ لَيْلَتِ يُوسُفَ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ))

فرمایا ہم زیادہ حق رکھتے ہیں شک کرنے کا ابراہیم سے جب انہوں نے کہا اے پروردگار! مجھ کو دیکھا دے تو کیونکر جلاتا ہے مردوں کو۔ فرمایا پروردگار نے کیا تجھ کو یقین نہیں ہے؟ ابراہیم بولے کیوں نہیں مجھ کو یقین ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرے دل کو تشفی ہو جائے۔ (علم الیقین سے عین الیقین کا مرتبہ حاصل ہو جاوے)۔ اور رحم کرے اللہ تعالیٰ لوطؑ پر وہ پناہ چاہتے تھے مضبوط سخت کی اور جو میں قید خانے میں اتنی مدت رہتا جتنی مدت حضرت یوسفؑ رہے تو فوراً بلانے والے کے ساتھ چلا آتا۔

۶۱۳۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ

۶۱۴۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يَغْفِرُ اللَّهُ لِلَّوْطِ إِنَّهُ أَوَى إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ))

۶۱۳۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخشے اللہ تعالیٰ لوطؑ کو انہوں نے مضبوط سخت کی پناہ چاہی۔

۶۱۴۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ نَسِيَنَ فِي ذَاتِ اللَّهِ قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا وَوَاحِدَةٌ فِي شَأْنِ سَارَةَ فَإِنَّهُ قَدِمَ أَرْضَ حَبْرَ وَمَعَهُ سَارَةُ وَكَانَتْ أَحْسَنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهَا إِنَّ هَذَا الْجَبَّارَ إِنْ يَعْلَمَ أَنَّكَ

۶۱۳۵- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت ابراہیمؑ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا مگر تین بار۔ ان میں سے دو جھوٹ خدا کے لیے تھے۔ ایک تو ان کا یہ قول کہ میں بیمار ہوں اور دوسرا یہ قول کہ ان بتوں کو بڑے بت نے توڑا ہو گا۔ تیسرا جھوٹ حضرت سارہ کے باب میں تھا۔ اس کا قصہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے۔ ان کے ساتھ ان کی بی بی حضرت سارہ بھی تھیں وہ بڑی خوبصورت تھیں۔ انہوں نے

(۶۱۳۵) حضرت ابراہیمؑ کی قوم سارہ پرست تھی اور بت پرست تھی تو عید کے دن وہ حضرت ابراہیمؑ کو بھی اپنے ساتھ لے جانے لگے حضرت ابراہیمؑ نے انہی کے اعتقاد کے بموجب یہ حیلہ کیا کہ ستاروں کو دیکھ کر کہا میں بیمار ہوں یہ ظاہر ا جھوٹ تھا مگر درحقیقت تو یہ ہے اور جھوٹ نہیں ہے کیوں کہ بیماری سے دل کا رنج مراد ہے یا یہ مطلب ہے کہ بیمار ہونے والا ہوں اسی طرح دوسرا جھوٹ جب وہ لوگ شہر کے باہر چل دئے تو حضرت ابراہیمؑ نے سب بتوں کو توڑا اور ہتھوڑا بڑے بت کے کاندھے پر رکھ دیا وہ جب آئے اور پوچھا کہ بتوں کو کس نے توڑا حضرت ابراہیمؑ نے ان کو قائل کرنے کے لیے اور الزام دینے کے لیے یہ بات بتائی کہ بڑے بت نے توڑا یہ بھی کچھ جھوٹ نہ تھا کیونکہ آپ نے شرط لگائی ان کا کہنا اینصقون اور بعضوں نے کہا بل فعلہ پر وقف ہے یعنی کسی کرنے والے نے ایسا کیا بڑا بت موجود ہے اس سے پوچھو اگر وہ بات کرے یہ دونوں جھوٹ خدا کے لیے تھے حضرت ابراہیمؑ کو ان میں کوئی فائدہ نہ تھا۔ اللہ

اپنی بی بی سے کہا کہ یہ ظالم بادشاہ کو اگر معلوم ہو گا کہ تو میری بی بی ہے تو مجھ سے چھین لے گا۔ اس لیے اگر وہ پوچھے تو تو یہ کہنا کہ میں اس شخص کی بہن ہوں اور تو اسلام کے رشتہ سے میری بہن ہے (یہ بھی کچھ جھوٹ نہ تھا) اس لیے کہ ساری دنیا میں آج میرے اور تیرے سوا کوئی مسلمان نہیں۔ جب حضرت ابراہیمؑ اس ظالم کے ملک میں پہنچے تو اس کے کارندے اس کے پاس گئے اور بیان کیا کہ تیرے ملک میں ایک ایسی عورت آئی ہے جو سوا تیرے کسی کے لائق نہیں ہے۔ اس نے حضرت سارہ کو بلا بھیجا۔ وہ گئیں اور حضرت ابراہیمؑ نماز کے لیے کھڑے ہوئے (اللہ سے دعا کرنے لگے اس کے شر سے بچنے کے لیے)۔ جب حضرت سارہ اس ظالم کے پاس پہنچیں اس نے بے اختیار اپنا ہاتھ ان کی طرف دراز کیا لیکن فوراً اس کا ہاتھ سوکھ گیا۔ وہ بولا تو خدا سے دعا کر میرا ہاتھ کھل جاوے میں تجھے نہیں ستاؤں گا۔ انہوں نے دعا کی اس مردود نے پھر ہاتھ دراز کیا۔ پھر پہلے سے بڑھ کر سوکھ گیا۔ اس نے دعا کے لیے کہا۔ انہوں نے دعا کی پھر اس مردود نے دست درازی کی پھر دونوں بار سے بڑھ کر سوکھ گیا۔ تب وہ بولا تو خدا سے دعا کر میرا ہاتھ کھل جاوے میں قسم خدا کی اب تجھ کو نہ ستاؤں گا۔ حضرت سارہ نے پھر دعا کی اس کا ہاتھ کھل گیا۔ تب اس نے اس شخص کو بلایا جو حضرت سارہ کو لے کر آیا تھا اور اس سے بولا تو

امْرَأَتِي يُغْلِبُنِي عَلَيْكَ فَإِنْ سَأَلَكَ فَأَخْبِرِيهِ
أَنْكَ أُخْبِي فَإِنَّكَ أُخْبِي فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي لَا
أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ مُسْلِمًا غَيْرِي وَغَيْرِكَ فَلَمَّا
دَخَلَ أَرْضَهُ رَأَاهَا بَعْضُ أَهْلِ الْحِثَارِ أَتَاهُ
فَقَالَ لَهُ لَقَدْ قَدِمَ أَرْضَكَ امْرَأَةٌ لَا يَنْبَغِي لَهَا
أَنْ تَكُونَ إِلَّا لَكَ فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا فَأَتَتْ بِهَا
فَقَامَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا
دَخَلَتْ عَلَيْهِ لَمْ يَحْصُلْ أَنْ يَسْمَعَ يَدَهُ إِلَيْهَا
فَقَبِضَتْ يَدَهُ قَبْضَةً شَدِيدَةً فَقَالَ لَهَا ادْعِي
اللَّهَ أَنْ يُطْلِقَ يَدِي وَلَا أَضْرُكَ فَفَعَلَتْ فَعَادَ
فَقَبِضَتْ أَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَةِ الْأُولَى فَقَالَ لَهَا
مِثْلَ ذَلِكَ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقَبِضَتْ أَشَدَّ مِنَ
الْقَبْضَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فَقَالَ ادْعِي اللَّهَ أَنْ
يُطْلِقَ يَدِي فَلَكَ اللَّهُ أَنْ لَا أَضْرُكَ فَفَعَلَتْ
وَأُطْلِقَتْ يَدُهُ وَدَعَا الَّذِي جَاءَ بِهَا فَقَالَ لَهُ
إِنَّكَ إِنَّمَا أَتَيْتَنِي بِشَيْطَانٍ وَلَمْ تَأْتِنِي بِإِنْسَانٍ
فَأَخْرَجَهَا مِنْ أَرْضِي وَأَعْطَاهَا هَاجِرًا قَالَ
فَأَقْبَلَتْ تَعْتَبِي فَلَمَّا رَأَاهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ انْصَرَفَ فَقَالَ لَهَا مَهْمُ قَابِلَتِ خَيْرًا

ظہ عرب کے لوگوں کو بوجہ صفائی نسب کے بارش کی اولاد کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہ جانوروں کے ہیں اور ان کی زندگی آسمان کے پانی سے ہے۔ بعضوں نے کہا کہ یہ خطاب جاعل انصار کو ہے اور ان کا دوا ماء السماء کہلاتا تھا۔ خودی نے کہا انبیاء و رسالت کے امور میں کذب سے بالکل معصوم ہیں قلین ہو یا کثیر اور چھوٹے امور میں بھی کذب سے معصوم ہیں یعنی دنیاوی امور میں اور بعضوں کے نزدیک ان امور میں معصوم نہیں ہیں۔ قاضی عیاض نے کہا صحیح یہ ہے کہ رسالت کے امور میں کذب سے بالکل معصوم ہیں خواہ اور صفات سے معصوم ہوں یا نہ ہوں۔ اس لیے کہ کذب خلاف ہے منصب نبوت کے اور حضرت ابراہیمؑ کی بیویوں باتیں جھوٹ نہ تھیں اور وہ باتیں تو خدا ہی کے لیے تھیں اور تیسری بات بھی صحیح تھی کس لیے کہ مسلمان بی بی دینی بہن بھی ہے۔ سو اس کے ظلم کے روکنے کے لیے جان کے ذریعے ایسا جھوٹ درست ہے۔ فقہاء نے اتفاق کیا ہے کہ اگر کوئی ظالم کسی چھپے ہوئے آدمی کو قتل کرنا چاہے یا دوسرے کی امانت کو جبراً غصب کرنا چاہے تو اس کے بچانے کے لیے جھوٹ بولنا واجب ہے اور یہ کذب محمود ہے نہ کہ مذموم۔ اور سارہ کے لیے جو جھوٹ کہا وہ بھی خدا ہی کے واسطے کہا گیا کس لیے کہ اللہ

كَفَّ اللَّهُ يَدَ الْفَاجِرِ وَأَخَذَهُمْ خَادِمًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَلَكَ أَمُكُمُ يَا نَبِيَّ مَاءِ السَّمَاءِ.

میرے پاس شیطانی کو لے کر آیا یہ آدمی نہیں ہے اس کو میرے ملک سے باہر نکال دے اور ہاجرہ ایک نوٹھی اس کو حوالے کر۔ حضرت سارہ ہاجرہ کو لے کر لوٹ آئیں۔ جب حضرت ابراہیم نے پوچھا تو حضرت سارہ نے کہا سب خیریت رہی اللہ نے اس بدکار کا ہاتھ مجھ سے روک دیا اور ایک نوٹھی بھی دلوائی۔ ابو ہریرہ نے کہا پھر یہی نوٹھی یعنی ہاجرہ تمہاری ماں ہے اسے بارش کے بچو۔

باب: حضرت موسیٰ کی بزرگی کا بیان

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

۶۱۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ غُرَافَةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى سَوَاءِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ وَخَذَهُ فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آذَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَهَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ قَالَ فَجَمَعَ مُوسَى بِأَثَرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي حَجَرٌ ثَوْبِي حَجَرٌ حَتَّى نَظَرْتُ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى سَوَاءِ مُوسَى فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدَ حَتَّى نَظَرَ إِلَيْهِ قَالَ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنَّهُ بِالْحَجَرِ نَدَبُ سِتَّةِ أَوْ سَبْعَةِ ضَرْبٍ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْحَجَرِ.

۶۱۴۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل نگے نہایا کرتے تھے اور ایک دوسرے کی شرم گاہ کو دیکھا کرتے لیکن حضرت موسیٰ تنہائی میں نہاتے (نگے ہو کر)۔ لوگوں نے کہا قسم خدا کی موسیٰ ہمارے ساتھ اس واسطے نہیں نہاتے کہ ان کو قفق (خسیہ پھول جانا) کی بیماری ہے۔ ایک بار حضرت موسیٰ غسل کر رہے تھے انہوں نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیے تھے۔ وہ پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگا اور موسیٰ اس کے پیچھے دوڑے کہتے جاتے تھے او پتھر میرے کپڑے دے او پتھر میرے کپڑے دے یہاں تک کہ بنی اسرائیل کے لوگوں نے ان کی شرمگاہ کو دیکھ لیا اور کہا قسم خدا کی ان کو تو کوئی بیماری نہیں ہے۔ اس وقت وہ پتھر تھم گیا جب بنی اسرائیل کے لوگ خوب دیکھ چکے حضرت موسیٰ نے اپنے کپڑے لیے اور پتھر کو مارنا شروع کیا۔ ابو ہریرہ نے کہا قسم خدا کی اس پتھر پر نشان ہیں چھ یا سات حضرت موسیٰ کی مار کے۔

لہ ایک ظالم کی بدکاری سے باعصمت عورت کو بچانا خدا ہی کا کام ہے گو اس میں حضرت ابراہیم کا بھی فائدہ تھا اور اسی واسطے حدیث میں پہلے دو مہوٹوں کو خدا کے واسطے قرار دیا۔ اتنی

(۶۱۴۶) اس حدیث سے کئی فائدے نکلے ایک تو دو معجزے حضرت موسیٰ کے پتھر کا بھاگنا دوسرے مار کا نشان پڑنا۔ دوسرے غسل نگے درست ہونا تنہائی میں۔ تیسرے پیغمبروں کا عیب اور نقص سے پاک ہونا۔ چوتھے بزرگی حضرت موسیٰ کی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تہمت سے پاک کیا۔

۶۱۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلًا حَيًّا قَالَ فَكَانَ لَا يُرَى مُتَجَرِّدًا قَالَ فَقَالَ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِنَّهُ آذَرُ قَالَ فَاعْتَسَلَ عِنْدَ مُوَيْهِ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَانْطَلَقَ الْحَجَرُ يَسْعَى وَاتَّبَعَهُ بَعْصَاهُ يَضْرِبُهُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مَلَأٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّاهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا.

۶۱۴۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت موسیٰ کو بڑی شرم تھی، کبھی ان کو کسی نے ننگا نہیں دیکھا تھا۔ آخر بنی اسرائیل کہنے لگے ان کو فتق (بادخائے) کی بیماری ہے۔ ایک بار انہوں نے کسی پانی پر غسل کیا اور اپنا کپڑا پتھر پر رکھا، وہ چلا بھاگتا ہوا اور حضرت موسیٰ اپنا عصا لئے ہوئے اس کے پیچھے چلے اس کو مارتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اے پتھر میرا کپڑا دے یہاں تک کہ وہ پتھر بنی اسرائیل کے لوگ جہاں جمع تھے وہاں تھا اور یہ آیت اتری اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے ستایا موسیٰ کو (ان پر تہمت لگائی فتق کی) پھر اللہ تعالیٰ نے پاک کیا ان کو اس بات سے جو لوگوں نے کہی تھی اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والے تھے۔

۶۱۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَهُ فَقَفَا عَيْنُهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أُرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَنْ ثَوْرٍ فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ أَيُّ رَبِّ نَمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالآنَ فَسَأَلَ اللَّهُ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمِيَةً بِحَجَرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَلَوْ كُنْتُ نَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكُتَيْبِ الْأَخْمَرِ)).

۶۱۴۸- ابو ہریرہ سے روایت ہے موت کا فرشتہ (عزرائیل) حضرت موسیٰ کے پاس بھیجا گیا۔ جب وہ آیا تو حضرت موسیٰ نے ان کو ایک طمانچہ مارا اور اس کی آنکھ پھوڑ دی۔ وہ لوٹ کر پروردگار کے پاس گیا اور عرض کیا تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو موت کو نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ پھر درست کر دی اور فرمایا جا اور اس بندے سے کہہ تم اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھو اور جتنے بال تمہارے ہاتھ تلے آویں اتنے برس کی عمر تم کو ملے گی۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا اے پروردگار! پھر اسکے بعد کیا ہوگا؟ حکم ہوا پھر مرنا ہے۔ حضرت موسیٰ نے کہا تو پھر ابھی سہی۔ انھوں نے دعا کی یا اللہ! مجھے پاک زمین کے نزدیک کر دے (یعنی بیت المقدس) ایک پتھر کی مار برابر۔ رسول اللہ نے فرمایا اگر میں وہاں ہوتا تو تم کو حضرت

(۶۱۴۸) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقدس اور مبارک مقام میں دفن ہونا بہتر ہے خصوصاً صالحین کے مدفن میں۔ اور حضرت موسیٰ نے بیت المقدس میں دفن ہونے پر آرزو نہ کی اس خیال سے کہ قبر مشہور نہ ہو اور لوگ پرستش نہ کرنے لگیں۔ امام مازری نے کہا کہ بعض محدثوں نے اس حدیث کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ موسیٰ ملک الموت کی آنکھ کیونکر پھوڑ سکتے ہیں تو ان کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے یہ امر ممکن ہے اور جائز ہے کہ اس نے امتحان کے لیے ایسا کیا ہو۔ دوسرے یہ کہ آنکھ پھوڑنے سے مجازی معنی مراد ہوں یعنی دلیل لہ

۶۱۴۹- عَنْ هَمَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ أَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَّاهَا قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَكُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَّاهُ عَيْنِي قَالَ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَى عَبْدِي فَقُلْ الْحَيَاةُ تُرِيدُ فَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شُعْرَةٍ فَإِنَّكَ تَعِيشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوتُ قَالَ فَالآنَ مِنْ قَرِيبٍ رَبُّ أُمْتِي مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ زَمِيَّةٌ بِحَجَرٍ)) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَاللَّهِ لَوْ أَنِّي عِنْدَهُ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكُثَيْبِ الْأَخْمَرِ))

۶۱۵۰- عَنْ مَعْمَرٍ بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ.

۶۱۵۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَتِمُّمَا يَهُودِيٌّ يَعْزِضُ سِلْعَةً لَهُ أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا

موسیٰ کی قبر دکھا دیتا راستہ کی طرف سرخ دھار دار دریتی کے پاس۔
۶۱۴۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا موت کے فرشتے (حضرت عزرائیل) حضرت موسیٰ کے پاس آئے اور عرض کیا اے موسیٰ! اپنے پروردگار کے پاس چلو۔ حضرت موسیٰ نے ان کی آنکھ پر ایک طمانچہ مارا جس سے آنکھ پھوٹ گئی۔ وہ لوٹ کر اللہ تعالیٰ کے پاس گئے اور عرض کیا اے مالک تو نے مجھ کو ایسے بندے کے پاس بھیجا کہ مرنا نہیں چاہتا اس نے میری آنکھ پھوڑ دی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ پھر درست کر دی اور فرمایا پھر جا میرے بندے کے پاس اور کہہ اگر تو جینا چاہتا ہے تو اپنا ہاتھ ایک تیل کی پیٹھ پر رکھ اور جتنے بالوں کو تیرا ہاتھ ڈھانپ لے اتنے برس تو اور جی۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا اس کے بعد کیا ہوگا؟ فرمایا اس کے بعد پھر مرے گا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا تو ابھی مرنا بہتر ہے۔ اے مالک میرے! مجھ کو مقدس زمین سے ایک پتھر کی مار کے فاصلہ پر مار۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم خدا کی اگر میں وہاں ہوتا تو میں تم کو حضرت موسیٰ کی قبر بتا دیتا راہ کے ایک جانب پر لال لمبی ریتی کے پاس۔

۶۱۵۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۵۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی کچھ مال بیچ رہا تھا اس کو قیمت دی گئی تو وہ راضی نہ ہوا یا اس نے برا جانا تو بولا

اللہ میں مغلوب کرنا پر یہ تاویل ضعیف ہے۔ کس لیے کہ حدیث میں صاف موجود ہے کہ اللہ نے ان کی آنکھ درست کر دی۔ تیسرے یہ کہ موسیٰ کو بیماری میں دھوکا ہوا وہ اس کو موت کا فرشتہ نہ سمجھے کوئی اجنبی شخص سمجھے اور ایک طمانچہ مارا جس سے اس کی آنکھ پھوٹ گئی نہ یہ کہ آنکھ پھوڑنے کا انہوں نے قصد کیا۔ اور جب وہ دوسری بار آئے تو حضرت موسیٰ کو معلوم ہو گیا کہ یہ ملک الموت ہیں اور مرنے پر اور اپنے مالک سے ملنے پر راضی ہو گئے۔ یا اللہ! ہم کو بخش دے اور حضرت موسیٰ کو ہمارا سلام پہنچا دے ان کی روح مقدس کو۔

(۶۱۵۱) ☆ حالانکہ حضرت یونس پر اللہ تعالیٰ کا عتاب ہوا تھا اس پر بھی پیغمبری کی وہ شان ہے کہ اس کے مقابل کوئی عبادت نہیں ہو سکتی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ولایت کا درجہ نبوت سے کم ہے اور کوئی ولی بنی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔

كَرِهَهُ أَوْ لَمْ يَرْضَهُ شَكَ عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ لَا
وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ
قَالَ فَسَمِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَطَمَ وَجْهَهُ
قَالَ تَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
عَلَى الْبَشَرِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ أَظْهَرِنَا قَالَ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ
إِنَّ لِي ذِمَّةً وَعَهْدًا وَقَالَ فَلَا لَطَمَ وَجْهِي
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ
لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي
اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ وَأَنْتَ
بَيْنَ أَظْهَرِنَا قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى عُرِفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ
قَالَ ((لَا تَفْضَلُوا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُنْفَخُ
فِي الصُّورِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ
فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ
أُخْرَى فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ أَوْ فِي أَوَّلِ مَنْ
بُعِثَ فَإِذَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ آخِذًا بِالْعَرْشِ
فَلَا أَذْرِي أَحْسَبَ بِصَعْقَتِهِ يَوْمَ الطُّورِ أَوْ
بُعِثَ قَبْلِي وَلَا أَقُولُ إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ
يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَيْهِ السَّلَامُ))

نہیں قسم اس کی جس نے حضرت موسیٰ کو چنا آدمیوں میں سے۔
یہ لفظ ایک انصاری نے سنا اور اس کے منہ پر ایک طمانچہ مارا اور کہا
تو کہتا ہے موسیٰ کو آدمیوں میں سے چنا اور رسول اللہ ہم لوگوں
میں موجود ہیں۔ وہ یہودی رسول اللہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ
اے ابوالقاسم میں ذمی ہوں اور امان میں ہوں مجھ کو فلاں شخص
نے طمانچہ مارا۔ آپ نے اس شخص سے پوچھا تو نے اس شخص کو
کیوں طمانچہ مارا؟ وہ بولا یا رسول اللہ! یہ کہنے لگے قسم اس کی جس
نے برگزیدہ کیا اور چن لیا حضرت موسیٰ کو آدمیوں میں اور آپ
ہم لوگوں میں تشریف رکھتے ہیں (اور حضرت موسیٰ سے آپ کا
رتبہ زیادہ ہے اس لیے میں نے اس کو مارا) یہ سن کر آپ غصے
ہوئے یہاں تک کہ آپ کے چہرہ مبارک پر غصہ معلوم ہونے لگا
پھر فرمایا امت فضیلت دو ایک پیغمبر کو دوسرے پیغمبر پر (اس طرح
سے کہ دوسرے پیغمبر کی شان گھٹے) کیوں کہ قیامت کے دن
جب صور پھونکا جاوے گا تو جتنے لوگ ہیں آسمانوں اور زمین میں
سب بیہوش ہو جاویں گے مگر جن کو اللہ چاہے گا (وہ بیہوش نہ
ہوں گے)۔ پھر دوسری بار پھونکا جاوے گا تو سب سے پہلے میں
اٹھوں گا اور کیا دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش تھامے ہوئے
ہیں۔ اب معلوم نہیں کہ طور پہاڑ پر جو ان کو بیہوشی ہوئی تھی وہ
اس کا بدلہ ہے (اور اس بار وہ بیہوش نہ ہوں گے) یا مجھ سے پہلے
ہو شیار ہو جائیں گے۔ اور میں یوں نہیں کہتا کہ کوئی پیغمبر حضرت
یونس بن متی سے افضل ہے۔

۶۱۵۲- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ بِهَذَا

۶۱۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام پیغمبروں کا ذکر نہایت ادب اور حرمت کے ساتھ کرنا چاہیے اور کسی پیغمبر کے ساتھ بے ادبی کرنا
کفر ہے اور ایک پیغمبر کی فضیلت دوسرے کے ساتھ مقابلہ کر کے اس طرح نہ بیان کرنا چاہیے کہ اس کی توہین نکلے۔ ورنہ ثواب کے بدلے کافر
ہو جاوے گا۔ بعض جاہل شاعر ایسے شعر کہتے ہیں جن سے اور انبیاء کی توہین نکلتی ہے۔ تو بہ تو بہ ایسے شعر پڑھنا اور سننا دونوں حرام ہیں اگرچہ
ہمارے پیغمبر تمام پیغمبروں میں افضل ہیں پر آپ نے اپنی فضیلت بیان کرنے سے روک دیا اس خیال سے کہ جاہل فضیلت بیان کرتے کرتے
اور پیغمبروں کی شان میں بے ادبی نہ کر بیٹھیں یا اس وقت تک آپ کو معلوم نہ ہوا ہو گا کہ میں اور پیغمبروں سے افضل ہوں۔

الإِسْنَادِ سَوَاءً.

۶۱۵۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَرَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا ﷺ عَلَى الْعَالَمِينَ وَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْعَالَمِينَ قَالَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمَرَ الْمُسْلِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَذْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَافَقَ قَبْلِي أَمْ كَانَ مِمَّنْ اسْتَشَى اللَّهَ)).

۶۱۵۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ بِمَثَلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ.

۶۱۵۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ يَهُودِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((فَلَا أَذْرِي أَكَانَ مِمَّنْ صَعِقَ فَأَافَقَ قَبْلِي أَوْ اكْتَفَى بِصَعْقَةِ الطُّورِ)).

۶۱۵۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ)) وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبِي.

۶۱۵۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

۶۱۵۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مسلمان اور ایک یہودی نے گالی گلوچ کی۔ مسلمان نے کہا قسم اس کی جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چن لیا سارے جہان میں اور یہودی نے کہا قسم اس کی جس نے حضرت موسیٰ کو چن لیا سارے جہان میں۔ اس وقت مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا۔ وہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور سب حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا مجھے مت فضیلت دو حضرت موسیٰ پر کیونکہ لوگ بے ہوش ہو گئے اور سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا۔ میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کو تھامے ہوئے ہیں اب میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہوئے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے یا اللہ تعالیٰ نے ان کو ان لوگوں میں کر دیا جو بے ہوش نہ ہوں گے۔

۶۱۵۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۵۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۱۵۶- ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے فضیلت مت دو اور پیغمبروں پر۔

۶۱۵۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

(۶۱۵۷) ☆ حالانکہ آخرت دار العمل نہیں ہے مگر شاید انبیاء کو یہ موقع دیا جاتا ہو کہ وہ اس عالم میں بھی عبادت الہی میں مصروف رہیں

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَتَيْتُ وَفِي رِوَايَةِ هَذَا ((مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى لَيْلَةً أُسْرِي بِي)) عِنْدَ الْكَتِيبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ

۶۱۵۸- عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عَيْسَى مَرَرْتُ لَيْلَةً أُسْرِي بِي.

۶۱۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يَعْني اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ((لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ لِي)) وَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى لِعَبْدِي ((أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ))

۶۱۶۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى)) وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ. بَابُ مَنْ فَضَّلَ يُونُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۶۱۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ ((أَتَقَاهُمْ)) قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسَأُكَ قَالَ ((فَيُونُسُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالَوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسَأُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي خِيَارَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارَهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَّهُوا))

بَابُ فِي فَضَائِلِ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ ۶۱۶۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا جَسْرًا رَأَى فِيهِ مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَيْلَةً أُسْرِي بِي. عِنْدَ الْكَتِيبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عَيْسَى مَرَرْتُ لَيْلَةً أُسْرِي بِي.

۶۱۵۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۵۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے کسی بندے کو یوں نہ کہنا چاہیے کہ میں بہتر ہوں یونس بن متی سے۔

۶۱۶۰- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی بندہ کو یوں نہ کہنا چاہیے کہ میں بہتر ہوں یونس بن متی سے۔ متی حضرت یونس کے باپ کا نام تھا۔

باب: حضرت یوسفؑ کی بزرگی کا بیان ۶۱۶۱- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! لوگوں میں بزرگی کس کو ہے؟ آپؐ نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہے۔ انہوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے۔ آپؐ نے فرمایا تو سب میں بزرگ حضرت یوسفؑ ہیں اللہ کے نبی اور نبی کے بیٹے خلیل اللہ کے پوتے۔ انہوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے۔ آپؐ نے فرمایا تو تم عرب کے قبیلوں کو پوچھتے ہو بہتر وہ لوگ ہیں عرب کے اسلام کے زمانہ میں جو بہتر تھے جاہلیت کے زمانہ میں جب دین میں سمجھ حاصل کریں۔

باب: حضرت زکریاؑ کی فضیلت کا بیان ۶۱۶۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا میں نے اس حدیث سے یہ بھی لکھا کہ پیغمبر اس عالم میں زندہ ہیں گویا زندگی دنیا کی سی زندگی نہ ہو۔

(۶۱۶۲) ☆ معلوم ہوا کہ بڑھئی کا پیشہ عمدہ ہے اور افضل یہی ہے کہ انسان محنت کر کے کھائے۔ حضرت داؤد بھی محنت کر کے کھاتے تھے۔

قَالَ ((كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا))

فرمایا حضرت زکریا بڑھئی تھے۔

بَابُ فِي فَضَائِلِ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

باب : حضرت خضرؑ کی فضیلت

۶۱۶۳- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَيْسَ هُوَ مُوسَى صَاحِبُ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ سَمِعْتُ أَبِي بَنَ كَعْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((قَامَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فُسِّلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ قَالَ فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدِّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسَى أَيُّ رَبِّ كَيْفَ لِي بِهِ فَقِيلَ لَهُ احْمِلْ خُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَحِثْ تَفْقِدُ الْخُوتَ فَهُوَ ثُمَّ فَاَنْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ وَهُوَ يُوشِعُ بَنُ نُونٍ فَحَمَلَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ خُوتًا فِي مِكْتَلٍ وَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتَّى آتَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْخُوتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ قَالَ وَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنْهُ جَرِيَّةَ الْمَاءِ حَتَّى كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ فَكَانَ لِلْخُوتِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا وَنَسِيَ

۶۱۶۳- حضرت سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عباسؓ سے کہا کہ نوفؓ بکالی کہتا ہے حضرت موسیٰ جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے وہ اور ہیں اور جو موسیٰ خضرؑ کے ساتھ گئے تھے وہ اور ہیں۔ انہوں نے کہا جھوٹ بولتا ہے اللہ کا دشمن میں نے ابی بن کعبؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ فرماتے تھے حضرت موسیٰ بنی اسرائیل میں خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے ان سے پوچھا گیا کہ سب لوگوں میں زیادہ علم کس کو ہے؟ انہوں نے کہا مجھ کو ہے (یہ بات اللہ کو ناپسند ہوئی)۔ اللہ نے ان پر عتاب کیا اس وجہ سے کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ خدا خوب جانتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ میرا ایک بندہ ہے دو دریاؤں کے ملاپ پر وہ تجھ سے زیادہ عالم ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا اے پروردگار! میں اس سے کیونکر ملوں؟ حکم ہوا کہ ایک مچھلی رکھ ایک زنبیل میں جہاں وہ مچھلی گم ہو جاوے وہیں وہ بندہ ملے گا۔ یہ سن کر حضرت موسیٰ چلے اپنے ساتھی یوشع بن نون کو لے کر اور انہوں نے ایک مچھلی زنبیل میں رکھ لی۔ دونوں چلتے چلتے صحرہ (ایک مقام ہے) کے پاس پہنچے وہاں حضرت موسیٰ سو گئے اور ان کے ساتھی بھی سو گئے۔ مچھلی تڑپی یہاں تک کہ زنبیل سے نکل کر دریا میں جا پڑی اور اللہ تعالیٰ نے پانی کا بہنا اس پر سے روک دیا یہاں تک کہ پانی کھڑا ہو کر طاق کی طرح ہو گیا اور مچھلی کے لیے راستہ بن گیا خشک۔ حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھی

(۶۱۶۳) ☆ مراد اس بندے سے خضرؑ ہیں۔ جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ وہ زندہ ہیں۔ صوفیہ اور اہل صلاح اور معرفت کا اس پر اتفاق ہے اور وہ لوگ ان سے ملے ہیں اور سوال کیا ہے اور بعض محدثین نے ان کی حیات کا انکار کیا ہے اور اختلاف کیا ہے کہ وہ پیغمبر ہیں یا نہیں لیکن آدمی ہیں۔ اور بعضوں نے کہا فرشتے ہیں اور یہ باطل ہے۔ ثعلبی نے کہا خضر ایک پیغمبر ہیں عمروا لے لوگوں کی نگاہ سے چھپے ہوئے۔ لوگوں نے کہا وہ آخر زمانے میں مریں گے جب قرآن اٹھ جاوے گا اور وہ حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ میں تھے یا اس کے بعد۔ ان کی کنیت ابو العباس ہے اور ان کا نام علیہ

صَاحِبُ مُوسَى أَنْ يُخْبِرَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَ بِهِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوْتِنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْخُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ يَقْضِيَانِ آثَارَهُمَا حَتَّى آتِيَا الصَّخْرَةَ فَرَأَى رَجُلًا مُسَجًى عَلَيْهِ بَثُوبٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ أَنَّى بَارِضُكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عِلْمُكَ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ وَأَنَا عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عِلْمِيهِ لَا تَعْلَمُهُ قَالَ لَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ هَلْ أَتَيْتُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَإِنْ أَبْغَيْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوسَى يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَكَلَّمَاهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمَا فَعَرَفُوَا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلَى نُوحٍ مِنْ

کو تعجب ہوا۔ پھر دونوں چلے دن بھر اور رات بھر اور موسیٰ کے ساتھی مچھلی کا حال ان سے کہنا بھول گئے۔ جب صبح ہوئی تو موسیٰ نے اپنے ساتھی سے کہنا ناشتہ ہمارا لاؤ اس سفر سے تو ہم تھک گئے اور تھکے اسی وقت سے جب اس جگہ سے آگے بڑھے جہاں جانیکا حکم ہوا تھا۔ انہوں نے کہا تم کو معلوم نہیں جب ہم صخرہ پر اترے تھے تو مچھلی بھول گئے اور شیطان نے ہم کو بھلایا اس مچھلی نے تعجب ہے دریا میں راہ لی۔ حضرت موسیٰ نے کہا ہم تو اسی مقام کو ڈھونڈتے تھے۔ پھر دونوں اپنے پاؤں کے نشانوں پر لوٹے یہاں تک کہ صخرہ پر پہنچے۔ وہاں ایک شخص کو دیکھا کپڑا اوڑھے ہوئے حضرت موسیٰ نے ان کو سلام کیا انہوں نے کہا تمہارے ملک میں سلام کہاں ہے؟ حضرت موسیٰ نے کہا میں موسیٰ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ۔ حضرت موسیٰ نے کہا ہاں۔ حضرت خضر نے کہا تم کو خدا نے وہ علم دیا ہے جو میں نہیں جانتا اور مجھے وہ علم دیا ہے جو تم نہیں جانتے۔ حضرت موسیٰ نے کہا میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں اس لیے کہ مجھ کو سکھلاؤ وہ علم جو تم کو دیا گیا۔ حضرت خضر نے کہا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے اور تم سے کیونکر صبر ہو سکے گا اس بات پر جس کو تم نہیں جانتے۔ حضرت موسیٰ نے کہا خدا چاہے تو تم مجھ کو صابر پاؤ گے اور میں کسی بات میں تمہاری نافرمانی نہیں کرنے کا۔ حضرت خضر نے کہا اچھا اگر میرے ساتھ ہوتے ہو تو مجھ سے کوئی بات نہ پوچھنا جب تک کہ میں خود اس کا ذکر نہ کروں۔ حضرت موسیٰ نے کہا بہت اچھا۔ حضرت خضر اور حضرت موسیٰ دونوں سمندر کے کنارے چلے جاتے تھے ایک کشتی سامنے سے نکلی دونوں نے کشتی والوں

اللہ بلیا بن مکان ہے یا کلیان۔ وہب بن منبہ نے کہا ان کا نام ونسب یہ ہے بلیا بن مکان بن قانع بن عابر بن شامخ بن ارغند بن سام بن نوح اور ان کا باپ بادشاہوں میں سے تھا۔ اور خضر ان کا لقب اس لیے ہوا کہ وہ چٹیل زمین پر بیٹھے ان کے بیٹھے کی برکت کی وجہ سے وہ سر سبز ہو گئی۔ انتہا قال النووی۔

الْوَاكِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ
حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوَلٍ عَمَدَتِ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقَتْهَا
لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ
إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا
نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ثُمَّ خَرَجَا
مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ
إِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ
فَأَقْبَلَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ مُوسَى أَقْتَلْتَ نَفْسًا
زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ
أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهَذِهِ
أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى قَالَ إِنْ سَأَلْتِكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا
فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا
حَتَّى إِذَا أَتَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلُهَا فَأَبَوْا أَنْ
يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَ
فَأَقَامَهُ يَقُولُ مَا نِلَّ قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ هَكَذَا فَأَقَامَهُ
قَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يَضَيِّفُونَا وَلَمْ
يُطْعَمُونَا لَوْ شِئْتَ لَتَّخِذْتَ عَلَيْهِمْ أَجْرًا قَالَ هَذَا
فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ
عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْحَمُ اللَّهُ
مُوسَى لَوَدِدْتُ أَنَّهُ كَانَ صَبْرًا حَتَّى يُقْصَ عَلَيْنَا
مِنْ أَخْبَارِهِمَا قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ
الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُورٌ
حَتَّى وَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ

سے کہا ہم کو سوار کر لو بسا نہیںوں نے خضر کو پہچان لیا اور دونوں کو
بن کرایہ (اولی) چڑھالیا۔ حضرت خضر نے اس کشتی کا ایک تختہ
اکھاڑ ڈالا حضرت موسیٰ نے کہا ان لوگوں نے تو ہم کو بغیر کرایہ کے
چڑھایا اور تم نے ان کی کشتی کو توڑ ڈالا تاکہ کشتی والوں کو ڈوب دے یہ تم
نے بڑا بھاری کام کیا حضرت خضر نے کہا میں نہیں کہتا تھا تم میرے
ساتھ صبر نہ کر سکو گے حضرت موسیٰ نے کہا بھول چوک پر مت
پکڑو اور مجھ پر تنگی مت کرو پھر دونوں کشتی سے باہر نکلے اور سمندر
کے کنارے چلے جاتے تھے اتنے میں ایک لڑکا ملا جو لڑکوں کے
ساتھ کھیل رہا تھا حضرت خضر نے اس کا سر پکڑ کر اکھیڑ لیا اور مار
ڈالا حضرت موسیٰ نے کہا تم نے ایک بے گناہ کو ناحق مار ڈالا یہ تو
بہت برا کام کیا حضرت خضر نے کہا میں نہ کہتا تھا تم میرے ساتھ
صبر نہ کر سکو گے اور یہ کام پہلے کام سے بھی زیادہ سخت تھا حضرت
موسیٰ نے کہا اب میں تم سے کسی بات پر اعتراض کروں تو میرا
ساتھ چھوڑ دینا بے شک تمہارا عذر بجا ہے پھر دونوں چلے یہاں
تک کہ ایک گاؤں میں پہنچے گاؤں والوں سے کھانا مانگا انھوں نے
انکار کیا پھر ایک دیوار ملی جو گرنے کے قریب تھی جھک گئی تھی
حضرت خضر نے اپنے ہاتھ سے اس کو سیدھا کر دیا حضرت موسیٰ
نے کہا ان گاؤں والوں سے ہم نے کھانا مانگا انھوں نے انکار کیا اور کھانا
نہ کھلایا (ایسے لوگوں کا کام مفت کرنے کی کیا ضرورت تھی) اگر تم
چاہتے تو اس کی مزدوری لے سکتے تھے حضرت خضر نے کہا بس اب
جدائی ہے میرے اور تمہارے میں اب میں تم سے ان باتوں کا بھید
کہے دیتا ہوں جن پر تم سے صبر نہ ہو سکا رسول اللہ نے فرمایا رحم
کرے اللہ تعالیٰ موسیٰ پر مجھے آرزو رہی کہ وہ صبر کرتے اور اور

اس دیوار کے نیچے قیموں کا مال تھا غرض حضرت خضر نے سب کام بحکم الہی کئے نہ کہ اپنی رائے سے اور بحکم الہی خون بھی درست ہے۔

اگر خون بقوی بریزی رواست

اور حضرت کا اعتراض ظاہر شرع کے رو سے تھا اور وہ بھی درست ہے۔

فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنَ الْبَحْرِ ((قَالَ سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ وَكَانَ يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَكَانَ يَقْرَأُ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا

باتیں دیکھتے اور ہم کو سناتے اور آپؐ نے فرمایا کہ پہلی بات حضرت موسیٰؑ نے بھولے سے کی پھر ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھی اور اس نے سمندر میں چونچ ڈالی۔ حضرت خضرؑ نے کہا میں نے اور تم نے خدا کے علم میں سے اتنا ہی علم سیکھا ہے جتنا اس چڑیا نے سمندر میں سے پانی کم کیا ہے۔ سعید بن جبیرؒ نے کہا ابن عباسؓ پڑھتے تھے اس آیت کو کہ ان کشتی والوں کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر کشتی ثابت کو جبر سے چھین لیتا اور چھو کر اکافر تھا۔

۶۱۶۴- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِبْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى الَّذِي ذَهَبَ يَلْتَمِسُ الْعِلْمَ لَيْسَ بِمُوسَى ابْنِ إِسْرَائِيلَ قَالَ أَسَمِعْتَهُ يَا سَعِيدُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَذَبَ نَوْفٌ

۶۱۶۴- سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابن عباسؓ سے کہا گیانوف یہ کہتا ہے کہ جو موسیٰؑ حضرت خضرؑ سے علم سیکھنے گئے تھے وہ بنی اسرائیل کے موسیٰؑ نہ تھے۔ ابن عباسؓ نے کہا تم نے اس سے ایسا سنا ہے اے سعید! میں نے کہا ہاں۔ ابن عباسؓ نے کہا نوف جھوٹا ہے۔

۶۱۶۵- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّهُ يَنْمُو مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْمِهِ يُذَكِّرُهُمْ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأَيَّامِ اللَّهِ نَعْمَاؤُهُ وَبِلَاؤُهُ إِذْ قَالَ مَا أَغْلَمُ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا خَيْرًا وَأَغْلَمُ مِنِّي قَالَ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ إِنِّي أَغْلَمُ بِالْخَيْرِ مِنْهُ أَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ إِنَّ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا هُوَ أَغْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ فَدُلَّنِي عَلَيْهِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ تَزَوَّدْ حَوْتًا مَالِحًا فَإِنَّهُ حَيْثُ تَفْقَدُ الْحَوْتَ قَالَ فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَعُمِّيَ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ وَتَرَكَ فَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحَوْتُ فِي الْمَاءِ فَجَعَلَ لَا يَلْتَمِسُ عَلَيْهِ صَارَ مِثْلَ الْكُوَّةِ قَالَ فَقَالَ فَتَاهُ أَلَا الْحَقُّ نَبِيُّ اللَّهِ فَأَخْبَرَهُ قَالَ فَتَنَسَّى فَلَمَّا تَجَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ

۶۱۶۵- حدیث بیان کی ہم سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپؐ فرماتے تھے جب موسیٰؑ اپنی قوم میں نصیحت کر رہے تھے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور بلا سے کہ انہوں نے ایک ایک یہ کہا میں نہیں جانتا ساری دنیا میں کسی شخص کو جو مجھ سے بہتر ہو اور مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی میں جانتا ہوں اس شخص کو جو تم سے بہتر ہے اور تم سے زیادہ علم رکھنے والا ایک شخص ہے زمین میں۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا اے مالک میرے مجھ کو ملا دے اس شخص سے۔ حکم ہوا اچھا ایک مچھلی میں نمک لگا کر اپنا توشہ کرو جہاں وہ مچھلی گم ہو جاوے وہیں وہ شخص ملے گا۔ یہ سن کر حضرت موسیٰؑ اور ان کے ساتھی چلے یہاں تک کہ صحرہ پر پہنچے وہاں کوئی نہ ملا۔ حضرت موسیٰؑ آگے چلے گئے اور اپنے ساتھی کو چھوڑ گئے ایک ہی ایک مچھلی تڑپ پانی میں اور پانی نے ملنا اور جڑنا چھوڑ دیا بلکہ ایک طاق کی طرح اس مچھلی پر بن گیا۔ حضرت موسیٰؑ کے ساتھی نے کہا

سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يُصِبْهُمْ نَصَبٌ حَتَّى تَجَاوَزَا قَالَ فَتَذَكَّرَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْخُوتَ وَمَا أَنَسَانِي إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَأَرْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَأَرَاهُ مَكَانَ الْخُوتِ قَالَ هَٰذَا هُنَا وَصِفْ لِي قَالَ فَذَهَبَ يَلْتَمِسُ فَإِذَا هُوَ بِالْخَضِرِ مُسَجًى ثَوْبًا مُسْتَلْقِيًا عَلَى الْقَفَا أَوْ قَالَ عَلَى خَلَاوَةِ الْقَفَا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ قَالَ وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ وَمَنْ مُوسَى قَالَ مُوسَى بْنُ إِسْرَائِيلَ قَالَ مَجِيءٌ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جَنَّتْ لِي تُعَلِّمَنِي بِمَا عَلَّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا شَيْءٌ أَمَرْتُ بِهِ أَنْ أَفْعَلَهُ إِذَا رَأَيْتَهُ لَمْ تَصْبِرْ قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا قَالَ فَإِنْ أَتَيْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا قَالَ اتَّخَذِي عَلَيْهَا قَالَ لَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جَنَّتْ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا لَقِيَا غُلَمًا يَتَّبِعُونَ قَالَ فَانْطَلَقْ إِلَى أَحَدِهِمْ بِأَدْيِ الرَّأْيِ فَقَتَلَهُ فذَعَرَ عِنْدَهَا

میں اللہ کے نبی سے ملوں اور ان سے یہ حال کہوں پھر وہ (چلے اور حضرت موسیٰ سے مل گئے لیکن) یہ حال کہنا بھول گئے۔ جب آگے بڑھ گئے تو حضرت موسیٰ نے ان سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ اس سفر سے تو ہم تھک گئے۔ راوی نے کہا ان کو تھکن نہیں ہوئی جب تک وہ اس مقام سے آگے نہیں بڑھے پھر ان کے ساتھی نے یاد کیا اور کہا تم کو معلوم نہیں جب ہم صحرہ پر پہنچے تو وہاں میں مچھلی کو بھول گیا اور شیطان کے سوا کسی نے مجھ کو نہیں بھلایا اس مچھلی نے تعجب ہے اپنی راہ لی سمندر میں۔ حضرت موسیٰ نے کہا اسی کو تو ہم چاہتے تھے پھر اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے لوئے۔ ان کے ساتھی نے جہاں پر مچھلی نکل بھاگی تھی وہ جگہ بتادی۔ وہاں حضرت موسیٰ ڈھونڈنے لگے ناگاہ انہوں نے حضرت خضرؑ کو دیکھا ایک کپڑا اوڑھے ہوئے چت لیٹے ہوئے (یا سیدھے چت لیٹے ہوئے یعنی کسی کروٹ کی طرف جھکے نہ تھے)۔ حضرت موسیٰ نے کہا السلام علیکم انہوں نے اپنے منہ پر سے کپڑا اٹھایا اور کہا وعلیکم السلام تم کون ہو؟ حضرت موسیٰ نے کہا میں موسیٰ ہوں۔ انہوں نے کہا کون موسیٰ؟ حضرت موسیٰ نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰ۔ انہوں نے کہا تم کیوں آئے حضرت موسیٰ نے کہا اس لیے آیا کہ تم اپنے علم میں سے کچھ مجھ کو سکھلاؤ۔ انہوں نے کہا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے اور کیونکر صبر کرو گے اس بات پر جس کا تمہیں علم نہیں۔ پھر اگر تم صبر نہ کرو تو مجھ کو بتلاؤ میں کیا کروں؟ حضرت موسیٰ نے کہا جو خدا چاہے تو مجھ کو تم صابر پاؤ گے اور میں تمہارے خلاف کوئی کام نہیں کرنے کا۔ حضرت خضر نے کہا اچھا اگر تم میرے ساتھ ہوتے ہو تو کوئی بات مجھ سے مت پوچھنا جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں۔ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک کشتی میں سوار ہوئے حضرت خضر نے اس کا تختہ توڑ ڈالا تو توڑ ڈالنا چاہا۔ حضرت موسیٰ نے کہا تم نے کشتی کو توڑ ڈالا اس

مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ذُعْرَةً مُنْكَرَةً قَالَ أَقَلَّتْ
نَفْسًا زَاكِيَةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتُ شَيْئًا نُكَرًا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ
هَذَا الْمَكَانِ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى مُوسَى
لَوْلَا أَنَّهُ عَجَلُ لَرَأَى الْعَجَبَ وَلَكِنَّهُ أَخَذَتْهُ مِنْ
صَاحِبِهِ ذِمَامَةً قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا
فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا وَلَوْ
صَبَرَ لَرَأَى الْعَجَبَ قَالَ وَكَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا
مِنَ الْأَنْبِيَاءِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى
أَخِي كَذَا رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْنَا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا
أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ لَنَامًا فَطَافَا فِي الْمَجَالِسِ
فَاسْتَطَعَمَا أَهْلُهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّقُوهُمَا فَوَجَدَا
فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ فَاقَامَهُ قَالَ لَوْ
شِئْتُ لَأَتَّخَذْتُ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ
بَيْنِي وَبَيْنِكَ وَأَخَذَ بِثَوْبِهِ قَالَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ
مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ
لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ
فَإِذَا جَاءَ الَّذِي يُسَخِّرُهَا وَجَدَهَا مُنْحَرَقَةً
فَتَجَاوَزَهَا فَأَصْلَحُوهَا بِخَشَبَةٍ وَأَمَّا الْعُلَامُ
فَطُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ قَدْ عَطَفَا
عَلَيْهِ فَلَوْ أَنَّهُ أَذْرَكَ أَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا
فَارْدَنَا أَنْ يُبَدِّلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً
وَأَقْرَبَ رَحْمًا وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ
يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

لیے کہ کشتی والے ڈوب جاویں یہ تم نے بھاری کام کیا۔ حضرت
خضر نے کہا میں نہیں کہتا تھا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے۔
حضرت موسیٰ نے کہا بھول گیا مت مواخذہ کرو اور مت دشواری
کرو مجھ پر۔ پھر دونوں چلے ایک جگہ بچے کھیل رہے تھے حضرت
خضر نے بے سوچے اور بے کھٹکے ایک بچے کے پاس جا کر اس کو قتل
کیا۔ حضرت موسیٰ یہ دیکھ کر بہت گھبرا گئے اور فرمانے لگے تم نے
ایک بے گناہ کا ناحق خون کیا یہ بہت برا کام کیا۔ رسول اللہ نے
اس مقام پر فرمایا اللہ تعالیٰ رحم کرے موسیٰ پر اگر وہ جلدی نہ کرتے
تو بہت عجیب باتیں دیکھتے لیکن ان کو حضرت خضر سے شرم آگئی
اور انھوں نے کہا اب اگر میں کوئی بات تم سے پوچھوں تو میرا
ساتھ چھوڑ دینا بے شک تمہارا عذر واجب ہے اور جو موسیٰ صبر
کرتے تو اور عجیب باتیں دیکھتے اور آپ جب کسی پیغمبر کا ذکر
کرتے تو یوں فرماتے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو ہم اور ہمارے فلاں
بھائی پر خیر پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں میں پہنچے وہاں
کے لوگ بڑے بخیل تھے۔ یہ دونوں سب مجلسوں میں گھومے اور
کھانا مانگا کسی نے ضیافت نہ کی پھر انکو وہاں ایک دیوار ملی جو ٹوٹنے
کے قریب تھی حضرت خضر نے اس کو سیدھا کر دیا۔ حضرت
موسیٰ نے کہا اگر تم چاہتے تو اس کی مزدوری لیتے۔ خضر نے کہا بس
اب جدائی ہے مجھ میں اور تم میں اور حضرت موسیٰ کا کپڑا پکڑا او
ر کہا میں تم سے ان باتوں کا بھید کہے دیتا ہوں جن پر تم صبر نہ
کر سکتے لیکن کشتی تو وہ مسکینوں کی تھی جو سمندر میں مزدوری
کرتے تھے اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو کشتیوں کو جبراً پکڑ لیتا
تھا میں نے چاہا اس کشتی کو عیب دار کر دوں۔ جب بیگار پکڑنے والا
آیا تو اس کو عیب دار دیکھ کر چھوڑ دیا۔ وہ کشتی آگے بڑھ گئی اور کشتی
والوں نے ایک لکڑی لگا کر اس کو درست کر لیا۔ اور چھو کر اکافر بنایا
گیا تھا اس کے ماں باپ اس کو بہت چاہتے تھے اگر وہ بڑا ہوتا تو اپنے

ماں باپ کو بھی شرارت اور کفر میں پھنسا لیتا۔ اسلئے ہم نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ ان کو دوسرا چھو کر ابدل دیوے جو اس سے بہتر ہو اور اس سے زیادہ مہربان ہو۔ اور دیوار تو وہ دو قیموں کی تھی شہر میں اخیر تک۔

۶۱۶۶- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۶۱۶۷- ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے پڑھا قرآن میں لتخذت علیہ اجرا۔

۶۱۶۸- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے اور حر بن قیس نے جھگڑا کیا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی میں۔ ابن عباسؓ نے کہا وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے پھر وہاں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نکلے تو ابن عباسؓ نے ان کو بلایا اور کہا اے ابوالطفیل! ادھر آؤ میں اور یہ جھگڑ رہے ہیں موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی میں جن سے انہوں نے ملنا چاہا تو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کچھ سنا ہے؟ ابیؓ نے کہا میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ایک بار موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور پوچھنے لگا تم کسی شخص کو اپنے سے زیادہ عالم بھی جانتے ہو۔ موسیٰؑ نے کہا نہیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ ہمارا بندہ خضر تم سے زیادہ عالم ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو نشانی مقرر کیا اور حکم ہوا کہ جب تو مچھلی کو کھودے تو لوٹ اس بندے سے ملے گا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام چلے جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا بعد اس کے اپنے ساتھی سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ۔ وہ بولا تم کو معلوم نہیں جب ہم صحرہ پر پہنچے تو مچھلی بھول گئے اور شیطان نے مجھے اس کی یاد بھلا دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے۔ پھر دونوں اپنے قدموں پر لوٹے اور حضرت سے ملے۔ پھر جو

۶۱۶۶- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ نَحْوَ حَدِيثِهِ

۶۱۶۷- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ لَتَخِذْتَ عَلَيْهِ اجْرًا.

۶۱۶۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسٍ بْنِ حِصْنِ الْفَزَارِيِّ فِي صَاحِبِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْخَضِرُ فَمَرَّ بِهِمَا أَبِي بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ هَلُمَّ إِلَيْنَا فَإِنِّي قَدْ تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقْيِهِ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ شَأْنَهُ فَقَالَ أَبِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَأٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوسَى لَا فَأَوْحَى إِلَيَّ مُوسَى بَلْ عَبْدُنَا الْخَضِرُ قَالَ فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لُقْيِهِ فَجَعَلَ اللَّهُ لَهُ الْخُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا افْتَقَدْتَ الْخُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَسَارَ مُوسَى مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسِيرَ ثُمَّ قَالَ لِقَائِهِ إِنَّا غَدَاءُنَا فَقَالَ فَتَى مُوسَى حِينَ سَأَلَهُ الْغَدَاءَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْخُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أذْكُرَهُ فَقَالَ مُوسَى لِقَائِهِ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا

فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ) إِلَّا أَنَّ يُونُسَ قَالَ فَكَانَ يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ.

باب من فضائل أبي بكر الصديق رضي الله عنه (۱)

۶۱۶۹- عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ حَدَّثَهُ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رُءُوسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ أَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ ((يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِأَتَيْنِ اللَّهَ ثَالِثَهُمَا))

۶۱۶۹- ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے مشرکوں کے پاؤں دیکھے اپنے سروں پر اور ہم غار میں تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ان میں سے کوئی اپنے قدموں کی طرف دیکھے تو ہم کو دیکھ لے گا۔ آپ نے فرمایا اے ابو بکر! تو کیا سمجھتا ہے ان دونوں کو جن کے ساتھ تیسرا خدا بھی ہے۔

۶۱۷۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْعَجَبْرِ فَقَالَ عَبْدُ

۶۱۷۰- ابو سعیدؓ سے روایت ہے ایک دن رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے اور فرمایا اللہ کا ایک بندہ ہے جس کو اللہ نے اختیار دیا ہے چاہے

(۱) امام ابو عبد اللہ مازری نے کہا اختلاف کیا ہے لوگوں نے صحابہ کی فضیلت میں ایک دوسرے پر۔ بعضوں نے کہا ہم ان میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے اور جمہور علماء تفضیل کے قائل ہیں۔ پھر اختلاف کیا ہے انہوں نے۔ اہل سنت یہ کہتے ہیں افضل ان سب میں ابو بکر صدیقؓ تھے۔ اور خطابیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ تھے۔ اور راوندیہ کہتے ہیں کہ حضرت عباسؓ اور شیعہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ لیکن اہل سنت نے اتفاق کیا ہے اس پر کہ افضل صحابہ میں ابو بکر صدیقؓ ہیں پھر عمرؓ اور اکثر اہل سنت کے نزدیک پھر عثمانؓ پھر علیؓ اور بعض اہل سنت نے حضرت علیؓ کو حضرت عثمانؓ پر مقدم رکھا ہے اور صحیح مشہور عثمانؓ کی تقدیم ہے۔ ابو منصور بغدادی نے کہا بعد ان چاروں خلفاء کے باقی عشرہ مبشرہ ہیں پھر اہل بدر پھر اہل احد پھر بیعت الرضوان والے۔

قاضی عیاض نے کہا بعضوں کا یہ قول ہے کہ جو صحابہ آپؐ کی حیات میں گزر گئے وہ ان سے افضل ہیں جو آپ کے بعد زندہ رہے لیکن یہ قول مقبول نہیں ہے۔ اور یہ فضیلت قطعی ہے یا ظنی ظاہر اور باطن دونوں میں ہے یا صرف ظاہر میں ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔ اسی طرح اختلاف ہے کہ عائشہؓ اور خدیجہؓ میں کون افضل ہیں اور عائشہؓ اور فاطمہؓ میں۔ اور خلافت حضرت عثمانؓ کی صحیح ہے بالا جماع اور وہ مظلوم شہید ہوئے۔ ان کے قاتل فساق اور فجار اور اراذل تھے۔ اسی طرح حضرت علیؓ کی خلافت بالا جماع صحیح ہے اور اپنے وقت میں وہی خلیفہ تھے ان کے سوا کوئی خلیفہ نہ تھا۔ اور معاویہؓ صحابہؓ میں سے ہیں اور ان کی لڑائی شبہ پر مبنی تھی اور اجتہاد پر جس کو وہ صحیح جانتے تھے۔ اسی وجہ سے بعضے لڑے اور بعضے الگ رہے۔ بہر حال سب صحابہ عدول ہیں اور ان کی روایت اور شہادت مقبول ہے۔ (نووی مختصر)

(۶۱۶۹) ساتھ ہونے سے یہ مراد ہے کہ مدد اور حفاظت سے ساتھ ہے اور یہی مقصود ہے ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون سے۔ اور اس حدیث میں بیان ہے آپ کے توکل عظیم کا اور فضیلت ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے کہ انہوں نے ایسے وقت میں آپ کا ساتھ دیا اور گھربار مال اسباب سب چھوڑ دیا خاک پڑے ان کے منہ پر جو ایسے جاں نثار و وفادار ساتھی کی نسبت برے الفاظ نکالتے ہیں۔

(۶۱۷۰) نووی نے کہا غلت کہتے ہیں بالکل ایک کے خیال میں غرق ہو جانے کو اور غیر سے انقطاع کرنے کو یہ بات حضرت کو سوا خدا کے کسی سے نہ تھی البتہ محبت تھی خدیجہ اور عائشہ اور ابو بکر اور اسامہ اور زید اور فاطمہ کی رضی اللہ عنہم۔ قاضی عیاض نے کہا ایک حدیث ہے

دنیا کی دولت لیوے چاہے اللہ تعالیٰ کے پاس رہنا اختیار کرے۔ پھر اس نے اللہ تعالیٰ کے پاس رہنا اختیار کیا۔ یہ سن کر ابو بکر صدیق روئے (سمجھ گئے کہ آپ کی وفات قریب ہے) اور روئے پھر کہا ہمارے باپ دادا ہماری مائیں آپ پر سے قربان ہوں۔ پھر معلوم ہوا کہ اس بندے سے مراد خود رسول اللہ تھے اور ابو بکر ہم سب سے زیادہ علم رکھتے تھے۔ اور رسول اللہ نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر ابو بکر کا احسان ہے مال کا بھی اور صحبت کا اور جو میں کسی کو خلیل بناتا (سوا خدا کے) تو ابو بکر کو خلیل بناتا۔ اب غلت تو نہیں ہے لیکن اسلام کی اخوت (برادری) ہے مسجد میں کسی کی کھڑکی نہ رہے (سب بند کر دی جائیں) پر ابو بکر کے گھر کی کھڑکی قائم رکھو۔ ۶۱۷۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۷۲- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو اپنا جانی دوست بناتا (سوا خدا کے) تو ابو بکر صدیق کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے صحابی ہیں اور تمہارے صاحب کو اللہ نے خلیل بنایا ہے۔

۶۱۷۳- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میں کسی کو اپنی امت میں سے اپنا جانی دوست بناتا تو ابو بکر کو بناتا۔ ۶۱۷۴- ترجمہ وہی جو گزرا۔

خَيْرُهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤَيِّنَهُ زَهْرَةَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَأَخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَكَى أَبُو بَكْرٍ وَتَكَى فَقَالَ فَذَيْنَاكَ يَا أَبَانَا وَأُمَهَانَا قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمُنَا بِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمَنَ النَّاسِ عَلَيَّ فِي مَالِهِ وَصَحَّتِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ لَا تُقَيَّنُ فِي الْمَسْجِدِ خَوْعَةً إِلَّا خَوْعَةَ أَبِي بَكْرٍ.

۶۱۷۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ حَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ يَوْمًا بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ. ۶۱۷۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهَدَّادِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنَّهُ أَخِي وَصَاحِبِي وَقَدْ اتَّخَذَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا)).

۶۱۷۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي أَحَدًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ)).

۶۱۷۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا)).

ظہر میں ہے کہ جب حبیب اللہ ہوں تو اختلاف کیا ہے کہ محبت کا مرتبہ زیادہ ہے یا غلت کا بعضوں نے کہا دونوں ایک ہیں اور بعضوں نے کہا حبیب کا مرتبہ زیادہ ہے کہ یہ صفت ہمارے پیغمبر کی ہے اور بعضوں نے کہا غلت کا مرتبہ زیادہ ہے اور آپ کی غلت بھی اس حدیث سے ثابت ہے۔

۶۱۷۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهَدَّادِ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا وَلَكِنْ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ))

۶۱۷۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَا إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلٍّ مِنْ خَلِيٍّ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا إِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ))

۶۱۷۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنْ الرِّجَالِ قَالَ أَبُو هَارٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عَمْرُ فَعَدَّ رِجَالًا.

۶۱۷۸- عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلْتُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوْ اسْتَخْلَفَهُ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ لَهَا ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عَمْرُ ثُمَّ قِيلَ لَهَا مَنْ بَعْدَ عَمْرٍ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْحَرَّاحِ ثُمَّ انْتَهَتْ إِلَى هَذَا.

۶۱۷۹- ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلْتُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوْ اسْتَخْلَفَهُ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ لَهَا ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عَمْرُ ثُمَّ قِيلَ لَهَا مَنْ بَعْدَ عَمْرٍ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْحَرَّاحِ ثُمَّ انْتَهَتْ إِلَى هَذَا.

۶۱۸۰- ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلْتُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوْ اسْتَخْلَفَهُ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ لَهَا ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عَمْرُ ثُمَّ قِيلَ لَهَا مَنْ بَعْدَ عَمْرٍ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْحَرَّاحِ ثُمَّ انْتَهَتْ إِلَى هَذَا.

۶۱۸۱- ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلْتُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوْ اسْتَخْلَفَهُ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ لَهَا ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عَمْرُ ثُمَّ قِيلَ لَهَا مَنْ بَعْدَ عَمْرٍ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْحَرَّاحِ ثُمَّ انْتَهَتْ إِلَى هَذَا.

۶۱۸۲- ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلْتُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوْ اسْتَخْلَفَهُ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ لَهَا ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عَمْرُ ثُمَّ قِيلَ لَهَا مَنْ بَعْدَ عَمْرٍ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْحَرَّاحِ ثُمَّ انْتَهَتْ إِلَى هَذَا.

۶۱۸۳- ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلْتُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوْ اسْتَخْلَفَهُ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ لَهَا ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عَمْرُ ثُمَّ قِيلَ لَهَا مَنْ بَعْدَ عَمْرٍ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْحَرَّاحِ ثُمَّ انْتَهَتْ إِلَى هَذَا.

۶۱۸۴- ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلْتُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوْ اسْتَخْلَفَهُ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ لَهَا ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عَمْرُ ثُمَّ قِيلَ لَهَا مَنْ بَعْدَ عَمْرٍ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْحَرَّاحِ ثُمَّ انْتَهَتْ إِلَى هَذَا.

۶۱۸۵- ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلْتُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوْ اسْتَخْلَفَهُ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ لَهَا ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عَمْرُ ثُمَّ قِيلَ لَهَا مَنْ بَعْدَ عَمْرٍ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْحَرَّاحِ ثُمَّ انْتَهَتْ إِلَى هَذَا.

حضرت علیؓ نے ان کی تکذیب کی۔ نوویؒ نے کہا ابو بکرؓ کو کرتے۔ پھر پوچھا گیا ان کے بعد کس کو کرتے؟ انہوں نے کہا عمرؓ کو۔ پھر پوچھا گیا ان کے بعد کس کو کرتے؟ انہوں نے کہا ابو عبیدہ بن الجراحؓ کو۔ پھر خاموش ہو رہے ہیں۔

۶۱۷۹- جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا آپؐ نے فرمایا پھر آنا۔ وہ بولی یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں آؤں اور آپؐ کو نہ پاؤں (یعنی آپؐ کی وفات ہو جاوے)۔ آپؐ نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پاوے تو ابو بکرؓ کے پاس آنا۔

۶۱۸۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۸۱- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیماری میں فرمایا بلا تو اپنے باپ ابو بکرؓ کو اور اپنے بھائی کو تاکہ میں ایک کتاب لکھ دوں، میں ڈرتا ہوں کوئی آرزو کرنے والا آرزو نہ کرے (خلافت کی) اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ انکار کرتا ہے اور مسلمان بھی انکار کرتے ہیں سو ابو بکرؓ کے اور کسی کی خلافت ہے۔

۶۱۸۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج کے دن تم میں سے کون روزہ دار ہے؟ ابو بکرؓ نے کہا میں۔ پھر آپؐ نے فرمایا آج کے دن تم میں سے کون جنازے کے ساتھ گیا؟ ابو بکرؓ نے کہا میں۔ آپؐ نے فرمایا آج کے دن تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ ابو بکرؓ نے کہا میں نے۔ آپؐ نے فرمایا آج کے دن تم میں سے کس نے بیمار کی پرش کی یعنی عیادت کی؟ ابو بکرؓ نے کہا میں نے۔ آپؐ نے فرمایا جس میں یہ سب باتیں جمع ہوں وہ جنت میں جاوے گا۔

۶۱۷۹- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ فَلَمْ أَجِدْكَ قَالَ أَبِي كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ قَالَ ((فَإِنْ لَمْ تَجِدْنِي فَأَتِي أَبَا بَكْرٍ))

۶۱۸۰- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبَادِ بْنِ مُوسَى

۶۱۸۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ ((اذْهَبِي لِي أَبَا بَكْرٍ أَبَاكَ وَأَخَاكَ حَتَّى أَكْتُبَ كِتَابًا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّى مُتَمَنٍّ وَيَقُولُ قَائِلٌ أَنَا أَوْلَى وَيَأْتِي اللَّهَ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ))

۶۱۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَائِمًا)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ ((فَمَنْ بَعَثَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ ((فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مِسْكِينًا)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ ((عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا اجْتَمَعَنَ فِيَّ امْرَأَتِي إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ))

۶۱۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقْرَةً لَهُ قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا التَّفَتُّ إِلَيْهِ الْبَقْرَةَ فَقَالَتْ إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا وَلَكِنِّي إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ)) فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ نَعَجًا وَفَزَعًا أَبَقْرَةً تَكَلِّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بَيْنَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذَّنْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى اسْتَقْبَلَهَا مِنْهُ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذَّنْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي)) فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَإِنِّي أُوْمِنُ بِذَلِكَ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ))

۶۱۸۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص ایک بیل ہانک رہا تھا اس پر بوجھ لادے ہوئے۔ بیل نے اس کی طرف دیکھا اور کہنے لگا میں اس لیے نہیں پیدا ہوا میں تو کھیت کے واسطے پیدا ہوا ہوں۔ لوگوں نے کہا سبحان اللہ تعجب سے ڈر کر بیل بات کرتا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا میں تو اس بات کو سچ جانتا ہوں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی سچ جانتے ہیں۔ ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ نے فرمایا ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا اتنے میں ایک بھیڑیا لپکا اور ایک بکری لے گیا۔ چرواہے نے پیچھا کیا اور بکری کو اس سے چھڑا لیا۔ بھیڑیے نے اس کی طرف دیکھا اور کہا اس دن کون بکری کو بچا دے گا جس دن سوا میرے کوئی چرواہا نہ ہوگا (وہ قیامت کا دن ہے یا عید کا دن جس دن جاہلیت والے کھیل کود میں مصروف رہتے اور بھیڑیے بکریاں لے جاتے یا قیامت کے قریب آفت اور فتنہ کے دن جب لوگ مصیبت کے مارے اپنے مال کی فکر سے غافل ہو جاویں گے)۔ سبحان اللہ رسول اللہ نے فرمایا میں تو اس کو سچ جانتا ہوں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی سچ جانتے ہیں۔ (دوسری روایت میں ہے کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ وہاں موجود نہ تھے۔ اس حدیث سے ان کی بڑی فضیلت نکلی کہ آپ کو ان پر ایسا بھروسہ تھا کہ جو بات آپ مانتے ہیں وہ بھی ضرور مانیں گے۔

۶۱۸۴- ترجمہ وہی جو گزر اس میں بیل کا ذکر نہیں ہے۔

۶۱۸۴- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قِصَّةُ الشَّاةِ وَالذَّنْبِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْبَقْرَةِ.

۶۱۸۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَفِي حَدِيثِهِمَا ذِكْرُ الْبَقْرَةِ وَالشَّاةِ مَعًا وَقَالَا فِي حَدِيثِهِمَا ((فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا تَمَّ)).

۶۱۸۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

بَابُ مَنْ فَضَّائِلِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب: حضرت عمر کی بزرگی کا بیان

۶۱۸۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ وَضَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُثْنُونَ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ فَلَمْ يَرْعِنِي إِلَّا بِرَجُلٍ قَدْ أَخَذَ بِمَنْكِبِي مِنْ وَرَائِي فَالْتَفَتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ فَتَرَحَّمْ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِوَسْطِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَإِنَّمَا اللَّهُ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَذَلِكَ أَنِّي كُنْتُ أَكْثَرُ أَسْمَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((جَنَّتْ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ)) فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَوْ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا.

۶۱۸۷- ابن عباسؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے (جب انتقال کیا) اور تابوت میں رکھے گئے تو لوگ ان کے گرد ہو گئے دعا کرتے تھے اور تعریف کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے ان پر جنازہ کے اٹھائے جانے سے پہلے۔ میں بھی ان لوگوں میں تھا میں نہیں ڈرا مگر ایک شخص سے جس نے میرا مونڈھا تھا میرے پیچھے سے میں نے دیکھا تو وہ حضرت علیؓ تھے۔ انہوں نے کہا رحم کرے اللہ تعالیٰ حضرت عمرؓ پر پھر کہا (ان کی طرف خطاب کر کے) اے عمرؓ تم نے کوئی شخص ایسا نہ چھوڑا جس کے اعمال ایسے ہوں کہ ویسے اعمال پر مجھے اللہ سے ملنا پسند ہو تم سے زیادہ۔ قسم اللہ کی میں سمجھتا تھا کہ اللہ تم کو تمہارے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کرے گا (یعنی رسول اللہؐ اور ابو بکر صدیقؓ کے) اور اس کی وجہ یہ تھی کہ میں اکثر سنا کرتا تھا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے میں آیا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ آئے اور میں اندر گیا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ گئے اور میں نکلا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ نکلے۔ اس لیے مجھے امید تھی کہ اللہ تعالیٰ تم کو ان دونوں کے ساتھ کرے گا۔

۶۱۸۸- عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

۶۱۸۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرل۔

۶۱۸۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

۶۱۸۹- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

(۶۱۸۷) چھ نیکہ رسول اللہؐ ہر کام میں اور ہر بات میں ابو بکرؓ اور عمرؓ کو ساتھ رکھتے تو آخرت میں بھی اللہ نے ان کا ساتھ قائم رکھا اور تینوں صاحب ایک ہی جگہ دفن ہوئے۔

اس حدیث سے حضرت علیؓ کی محبت حضرت عمرؓ سے نکلی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت علیؓ حضرت عمرؓ کی خود آرزو کرتے تھے۔ اب ان بے ایمانوں کا منہ کالا ہو جو معاذ اللہ حضرت علیؓ اور حضرت عمرؓ میں خلاف بیان کرتے ہیں۔ تمام سیر اور تواریخ اور احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ سے کبھی کوئی جھگڑا نہیں ہوا بلکہ حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں تمام اموال رسول اللہؐ کے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے سپرد کر دیئے اور ہر ایک کام اور مشورے میں حضرت عمرؓ حضرت علیؓ کو شریک رکھتے تھے اور بہت سے مسائل میں حضرت علیؓ سے صلاح لیتے تھے یہاں تک کہ حضرت علیؓ نے اپنی صاحبزادی ام کلثومؓ کا نکاح حضرت عمرؓ سے کر دیا باوجودیکہ حضرت عمرؓ بوڑھے تھے۔

(۶۱۸۹) دین اور کرتے میں یہ مناسبت ہے کہ جیسے کہ تابدن کو چھپاتا ہے سردی گرمی سے بچاتا ہے ویسے دین روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہے اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت عمرؓ کا دین نہایت کامل اور حد سے زیادہ تھا۔ (تحفۃ الاخیار)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس حالت میں میں سو رہا تھا میں نے لوگوں کو دیکھا سامنے لائے جاتے ہیں اور وہ کرتے پہنے ہوئے ہیں۔ بعضوں کے کرتے چھاتی تک ہیں اور بعضوں کے اس کے نیچے پھر عمرؓ نکلے تو وہ اتنا نیچا کرتا پہنے ہوئے تھے جو زمین پر گھسٹا جاتا تھا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کی تعبیر کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا دین۔

۶۱۹۰- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں سو رہا تھا سوتے میں ایک پیالہ میرے سامنے لایا گیا جس میں دودھ تھا۔ میں نے اس میں سے پیا یہاں تک کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخنوں سے نکلنے لگی پھر جو بچا وہ میں نے عمر بن الخطابؓ کو دے دیا۔ لوگوں نے عرض کیا اس کی تعبیر کیا ہے یا رسول اللہ ﷺ! آپؐ نے فرمایا اس کی تعبیر علم ہے۔

۶۱۹۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۹۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس حالت میں میں سوتا تھا میں نے اپنے تئیں دیکھا ایک کنویں پر کہ اس پر ڈول پڑا ہے سو میں نے اس ڈول سے پانی کھینچا جتنا خدا نے چاہا پھر اس کو ابو قحافہ کے بیٹے یعنی صدیق اکبر نے لیا۔ اور ایک یادو ڈول نکالے ان کے کھینچنے میں ناتوانی تھی خدا ان کو بخشے

عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدْيَ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ ذُونِ ذَلِكَ وَمَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجْرُهُ)) قَالُوا مَاذَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((الدِّينَ))

۶۱۹۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتُ قَدْ حَا أَتَيْتُ بِهِ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرُّيَّ يَجْرِي فِي أَظْفَارِي ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضَلِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ)) قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((الْعِلْمَ))

۶۱۹۱- عَنْ صَالِحٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ

۶۱۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَتَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَتَزَعَ بِهَا ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ))

(۶۱۹۰) ☆ اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہے کہ جو کوئی دودھ پینا خواب میں دیکھے اس کو علم نصیب ہو گا اس واسطے کہ علم سبب ہے روح کی زندگی کا جیسے دودھ سبب ہے بدن کی زندگی کا خصوصاً حالت طفولیت میں اس حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت حضرت عمر فاروق کی ثابت ہوئی کہ وہ علم نبوت کے راز دار تھے اسی سبب سے ان کو خلافت اور ملک داری میں وہ لیاقت تھی جو اوروں کو نہ تھی اور ان کی کارروائی اور تدبیر سیاست رسول اللہ کی تدبیر اور سیاست کا نمونہ تھی انہی کی خلافت میں اسلام پھیلا اور مسلمانوں کو عزت اور عظمت اور حکومت اور شوکت حاصل ہوئی چار ہزار بڑے بڑے شہر فتح اور چار ہزار مسجدیں بنائی گئیں ان کا احسان قیامت تک ہر مسلمان کی گردن پر ہے اور جو مسلمان حق شناس ہے وہ قیامت تک ان کا شکر گزار ہے راضی ہو اللہ ان سے۔

(۶۱۹۲) ☆ علماء نے کہا اس خواب میں تمثیل ہے حضرت ابو بکر اور عمر کی خلافت کی اور ان کے حسن سیرت کی اور یہ سب رسول اللہ کی برکت تھی اور آپ کی صحبت کا اثر تھا تو پہلے آپ نے دین کو قائم کیا اور پورا کیا اور لوگ جوق در جوق اس میں آنے لگے پھر آپ کی وفات ہوئی اور ابو بکر صدیق خلیفہ ہوئے انہوں نے دو سال تک خلافت کی اور یہی مراد ہے ایک یادو ڈول سے اور یہ راوی کا شک ہے اور صحیح دو ڈول ہے

پھر وہ ڈول پل (یعنی بڑا ڈول ہو گیا اور اس کو عمر بن الخطابؓ نے لیا تو میں نے لوگوں میں ایسا سردار شہ زور (نہیں دیکھا جو عمرؓ کی طرح پانی کھینچتا ہو۔ انہوں نے اس کثرت سے پانی نکالا کہ لوگ اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے آرام کی جگہ لے گئے۔

۶۱۹۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۹۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۹۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے سوتے میں دیکھا میں اپنے حوض میں پانی کھینچ رہا ہوں اور لوگوں کو پلا رہا ہوں پھر ابو بکرؓ میرے پاس آئے انہوں نے ڈول میرے ہاتھ سے لے لیا مجھے آرام دینے کو اور دو ڈول نکالے ناتوانی کے ساتھ اللہ ان کو بخشے پھر خطاب کے بیٹے آئے انہوں نے ڈول ابو بکرؓ کے ہاتھ سے لے لیا تو میں نے ایسا زبردست کھینچتا کسی کا نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ (سیراب ہو کر) چلے گئے اور حوض بھر پور ہو کر بہنے لگا۔

۶۱۹۶- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا میں ایک کنویں پر صبح کے وقت پانی کھینچ رہا ہوں اتنے میں ابو بکرؓ آئے اور ایک یا دو ڈول نکالے وہ بھی ناتوانی کے ساتھ اور اللہ ان کو بخشے پھر عمرؓ آئے اور پانی کھینچنا شروع کیا۔ وہ ڈول بڑھ کر چرس ہو گیا تو میں نے ایسا زبردست کام کرنے والا نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے

ضَعْفٌ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرَبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطْنٍ))۔

۶۱۹۳- عَنْ صَالِحٍ بِإِسْنَادٍ يُؤْنَسُ نَحْوَ حَدِيثِهِ۔

۶۱۹۴- عَنْ صَالِحٍ قَالَ قَالَ الْأَعْرَجُ وَغَيْرُهُ إِنَّ

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ يَنْزِعُ)) بِنَحْوِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ۔

۶۱۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((بَيْنَا

أَنَا نَائِمٌ أُرِيتُ أَنِّي أَنْزَعُ عَلَى حَوْضِي أُسْقِي

النَّاسَ فَجَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي

يَبْرُوحَنِي فَنَزَعَ دَلْوَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ

يَغْفِرُ لَهُ فَجَاءَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ أَرَ

نَزْعَ رَجُلٍ قَطُّ أَقْوَى مِنْهُ حَتَّى تَوَلَّى النَّاسُ

وَالْحَوْضُ مَلَأًا يَتَفَجَّرُ))۔

۶۱۹۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ ((أُرِيتُ كَأَنِّي أَنْزَعُ بِدَلْوٍ بَكْرَةٍ

عَلَى قَلْبٍ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنْوَبًا أَوْ

ذَنْوَيْنِ فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيفًا وَاللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَاسْتَقَى فَاسْتَحَالَتْ غَرَبًا

فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَقْوِي قَرْيَةَ حَتَّى

لہ ہیں جیسے دوسری روایت میں ہے ان کی خلافت میں مرتد مارے گئے اور ان کی جڑ کٹی اور اسلام پھیلا پھر حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے اور اسلام خوب پھیلا۔ اور یہ جو فرمایا کہ ابو بکرؓ کے کھینچنے میں ناتوانی تھی اس سے ان کی قدر گھٹانا مقصود نہیں ہے نہ حضرت عمرؓ کا رتبہ ان سے بڑھانا بلکہ غرض بیان ہے مدت خلافت کا اور منافع خلافت کا اور وہ زیادہ ہے حضرت عمرؓ میں۔ اس حدیث میں یہ بھی دلیل ہے کہ ابو بکرؓ آپؐ کے نائب ہوں گے اور ان کے بعد عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (نووی مختصر)

اونٹوں کو پانی پلا کر آرام کی جگہ میں بٹھایا۔

۶۱۹۷- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

رَوَى النَّاسُ وَضَرَبُوا الْعَطَنَ))

۶۱۹۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

۶۱۹۸- جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنت

میں گیا اور وہاں ایک گھریا محل دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟
لوگوں نے کہا عمر بن خطابؓ کا۔ میں نے اندر جانا چاہا پھر تمہاری
غیرت کا مجھے خیال آیا۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ روئے اور عرض کیا
یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے جانے سے میں غیرت کرتا۔

۶۱۹۹- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۶۱۹۸- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا دَارًا أَوْ قَصْرًا
فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
فَارَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ)) فَبَكَى
عُمَرُ وَقَالَ أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ أَوْ عَلَيْكَ يُغَارُ.

۶۱۹۹- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرٍ.

۶۲۰۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا میں سو رہا تھا میں نے اپنے تئیں جنت میں دیکھا وہاں ایک
عورت وضو کر رہی تھی ایک محل کے کونے میں۔ میں نے پوچھا
یہ محل کس کا ہے؟ لوگ بولے عمر بن الخطابؓ کا۔ یہ سن کر مجھے عمر
کی غیرت کا خیال آیا اور میں پیٹھ موڑ کر پھرا۔ ابوہریرہؓ نے کہا عمر
نے جب یہ سنا تو روئے اور ہم سب مجلس میں تھے رسول اللہ کے
ساتھ پھر حضرت عمرؓ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں
یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔

۶۲۰۱- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۶۲۰۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ
رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ
قَصْرِ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَةَ عُمَرَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا))

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَكَى عُمَرُ وَنَحْنُ جَمِيعًا فِي
ذَلِكَ الْمَجْلِسِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ
عُمَرُ يَا أَبَايَ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَيْكَ أَغَارُ.

۶۲۰۱- عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا

الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

(۶۱۹۸) ہاں آپ کا تو گھریا ہے اور میں خود آپ کا ہوں اور بہشت بھی آپ ہی کا طفیل ہے۔ اس حدیث سے حضرت عمرؓ کی فضیلت ظاہر
ہے اور ان کا جنتی ہونا یقینی ہے۔

۱۔ اس سے مراد آپ کی تابعداری و اطاعت ہے۔

۶۲۰۲- عَنْ سَعْدِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمَنَّهُ وَيَسْتَكْثِرُنَّهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُضِيَ يَتَذَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنْ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ)) قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يَهْبَنَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ أَيَّ عَذَوَاتٍ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهْبِنِي وَلَا تَهْبَنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَغْلَظُ وَأَفْظُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقَيْكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًا إِلَّا سَلَكَ فَجًا غَيْرَ فَجِّكَ.

۶۲۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ قَدْ رَفَعْنَ أَصْوَاتَهُنَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ.

۶۲۰۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ ((يَقُولُ قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْأَمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ)) قَالَ

۶۲۰۲- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اور آپ کے پاس اس وقت قریش کی عورتیں بیٹھی تھیں آپ سے باتیں کر رہی تھیں اور بہت بکواس کر رہی تھیں ان کی آوازیں بلند تھیں جب حضرت عمر نے آواز دی تو اٹھ کر دوڑیں چھپنے کے لیے رسول اللہ نے حضرت عمر کو اجازت دی اور آپ ہنس رہے تھے حضرت عمر نے کہا اللہ آپ کو ہستا ہوا رکھے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا مجھے تعجب ہوا ان عورتوں سے جو میرے پاس بیٹھی تھیں تمہاری آواز سننے ہی پر دے میں بھاگیں حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سے ان کو زیادہ ڈرنا تھا پھر ان عورتوں سے کہا اپنی جان کی دشمنو تم مجھ سے ڈرتی ہو اور اللہ کے رسول سے نہیں ڈرتیں انھوں نے کہا ہاں تم سخت ہو اور غصیلے ہو بہ نسبت رسول اللہ کے رسول اللہ نے فرمایا قسم اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے شیطان جب تم کو ملتا ہے کسی راہ میں چلتا ہوا تو اس راہ کو جس میں تم چلتے ہو چھوڑ کر دوسری راہ میں جاتا ہے۔

۶۲۰۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۰۴- ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے اگلی امتوں میں ایسے لوگ ہوا کرتے تھے (جن کی رائے ٹھیک ہوتی گمان صحیح ہو تا یا فرشتے ان کو الہام کرتے) میری امت میں اگر ایسا کوئی ہو تو وہ عمر

(۶۲۰۲) کیونکہ شیطان حضرت عمر سے بہت کانپتا تھا اس حدیث پر بعض بے وقوفوں نے اعتراض کیا ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ شیطان بہ نسبت رسول اللہ کے حضرت عمر سے زیادہ ڈرے ان کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں یہ کہاں ہے کہ شیطان مجھ سے کم ڈرتا ہے اور جو ایسا بھی ہو تو کیا قیامت ہے کو تو ال سے جتنا چور ڈرتے ہیں بادشاہ سے اتنا نہیں ڈرتے اس سے کو تو ال کی فضیلت بادشاہ پر نہیں بڑھتی۔

ابن الخطاب ہوں گے۔

ابْنُ وَهْبٍ تَفْسِيرُ مُحَدَّثُونَ.

۶۲۰۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۰۵- عَنْ سَعْدِ بْنِ ابِرَاهِيمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۶۲۰۶- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے کہا میں

۶۲۰۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ

اپنے رب کے موافق ہوا تین باتوں میں ایک مقام ابراہیم میں نماز

رَبِّي فِي ثَلَاثٍ فِي مَقَامِ ابِرَاهِيمَ وَفِي الْحِجَابِ

پڑھنے میں (جب میں نے رائے دی کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ اس

وَفِي أُسَارَى بَدْرٍ.

کو مصلی بنائے ویسا ہی قرآن میں اترا واتخذوا من مقام ابراہیم

مصلی) دوسرے عورتوں کے پردے میں تیسرے بدر کے

قیدیوں میں۔

۶۲۰۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب عبد اللہ

۶۲۰۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

بن ابی ابن سلول نے وفات پائی (جو بڑا منافق تھا) تو اس کا بیٹا

لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ابْنُ سَلُولَ جَاءَهُ ابْنُهُ

عبد اللہ بن عبد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عرض کیا کہ آپ اپنا کرتہ میرے باپ کے کفن کے لیے دیجئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ فَبَيَّضَهُ أَنْ يُكْفَنَ

آپ نے دے دیا پھر اس نے کہا آپ اس پر نماز پڑھا دیں رسول

فِيهِ أَبَاهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اس پر نماز پڑھنے کے لیے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ کا کپڑا اٹھاما اور

فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ : فَقَالَ يَا

فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں

رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّيُ عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع کیا اس پر نماز پڑھنے سے رسول

تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اختیار دیا تو فرمایا تو ان کے لیے

سَلَّمَ ((إِنَّمَا خَيْرِي اللَّهُ فَقَالَ)) اسْتَغْفِرُ لَهُمْ

دعا کرے یا نہ کرے اگر ستر بار دعا کرے گا اللہ تعالیٰ ان کو نہیں

أَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً

بخشنے گا تو میں ستر بار سے زیادہ دعا کروں گا حضرت عمرؓ نے کہا وہ

((وَسَأَزِيدُ عَلَى سَبْعِينَ)) قَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ

منافق تھا آخر آپ نے اس پر نماز پڑھی تب یہ آیت اتری مت

فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نماز پڑھ کسی منافق پر جو مر جاوے اور مت کھڑا ہو اس کی قبر پر (تو

وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ

حضرت عمر کی رائے اللہ تعالیٰ نے پسند کی)۔

مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ.

۶۲۰۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۰۸- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي

مَعْنَى حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ

الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ.

بَابُ مَنْ فَضَّلَ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ

۶۲۰۹- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِي كَاشِفًا عَنْ فَحْدِيهِ أَوْ سَاقِيهِ فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَوَى ثِيَابِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا أَقُولُ ذَلِكَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشْ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشْ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتُ وَسَوَّيْتُ ثِيَابَكَ فَقَالَ ((أَلَا أَسْتَحِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ)).

۶۲۱۰- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَعُثْمَانَ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ لَابِسٌ مِرْطًا عَائِشَةُ فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ كَذَلِكَ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ عُثْمَانُ ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ ((اجْمَعِي عَلَيْكَ ثِيَابَكَ)).

باب: حضرت عثمانؓ کی بزرگی کا بیان

۶۲۰۹- ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں لیٹے ہوئے تھے رانیں یا پنڈلیاں کھولے ہوئے اتنے میں ابو بکرؓ نے اجازت مانگی آپ نے اجازت دی اسی حال میں باتیں کرتے رہے پھر حضرت عمرؓ نے اجازت چاہی ان کو بھی اجازت دی اسی حال میں باتیں کرتے رہے پھر حضرت عثمانؓ نے اجازت چاہی تو رسول اللہ بیٹھ گئے اور کپڑے برابر کئے پھر وہ آئے اور باتیں کیں جب وہ چلے گئے تو حضرت عائشہ نے کہا ابو بکر آئے آپ نے کچھ خیال نہ کیا پھر عمر آئے آپ نے کچھ خیال نہ کیا پھر حضرت عثمان آئے آپ بیٹھ گئے اور آپ نے کپڑے درست کئے آپ نے فرمایا کیا میں شرم نہ کروں اس شخص سے جس شخص سے فرشتے شرم کرتے ہیں۔

۶۲۱۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو بکر صدیقؓ نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ لیٹے ہوئے تھے اپنے بچھونے پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھے ہوئے آپ نے ابو بکر کو اجازت دی اسی حال میں وہ اپنا کام پورا کر کے چلے گئے پھر عمر آئے انھوں نے اجازت مانگی آپ نے اجازت دی۔ اسی حال میں وہ بھی اپنے کام سے فارغ ہو کر چلے گئے عثمان نے کہا پھر میں نے اجازت مانگی تو آپ بیٹھ گئے اور عائشہ سے فرمایا اپنے کپڑے اچھی طرح

(۶۲۰۹) ☆ تو آپ نے حضرت عثمان سے شرم کی کس لیے کہ عثمان مشہور تھے کثرت حیا کے ساتھ اس لیے آپ نے بھی ان سے ویسا ہی برتاؤ کیا۔

مصائب میں انس سے مرفوعاً مروی ہے کہ سب سے زیادہ میری امت میں گچی شرم کرنے والے عثمان ہیں اور ملانے ابن عمر سے روایت کیا کہ سب سے زیادہ شرم کرنے والے سب سے زیادہ عزت کرنے والے عثمان ہیں اس حدیث سے مالکیہ نے دلیل پکڑی ہے کہ ران ستر عورت نہیں نووی نے کہا یہ دلیل صحیح نہیں ہے کیونکہ حدیث میں راوی کو شک ہے رانیں کھلی تھیں یا پنڈلیاں اور صحیح یہ ہے کہ ران عورت ہے۔ (السرائح الوہاب)

پہن لے میں اپنے کام سے فارغ ہو کر چلا گیا بعد اس کے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ کیا سبب ہے آپ ابو بکر کے آنے سے نہ گھبرائے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا عثمان (رضی اللہ عنہ) حیا دار مرد ہے اور میں ڈرا اگر اسی حال میں ان کو اجازت دوں تو وہ اپنا کام نہ کر سکیں (شرم سے کچھ نہ کہیں اور چلے جاویں)۔

۶۲۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۱۲- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے کسی باغ میں تھے تکیہ لگائے ہوئے اور ایک لکڑی کو کچڑ میں کھونس رہے تھے اتنے میں ایک شخص نے دروازہ کھلویا آپ نے فرمایا کھول دے اس کو جنت کی خوشخبری دے میں جو کھولنے گیا تو ابو بکر تھے میں نے دروازہ کھولا اور ان کو جنت کی خوشخبری دی پھر دوسرے شخص نے دروازہ کھلویا آپ نے فرمایا کھول دے اور اس کو خوشخبری دے جنت کی میں گیا تو عمر تھے میں نے دروازہ کھول دیا اور ان کو جنت کی خوشخبری دی پھر تیسرے شخص نے دروازہ کھلویا آپ بیٹھ گئے آپ نے فرمایا کھول دے اور اس کو جنت کی خوشخبری دے اور اس پر ایک بلوی ہوگا میں گیا تو عثمان بن عفان تھے میں نے دروازہ کھولا اور ان کو جنت کی خوشخبری دی اور بلوی کا ذکر کیا انھوں نے کہا یا اللہ مجھ کو صبر دے اور تو ہی مددگار ہے۔

۶۲۱۳- ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے اور مجھ سے فرمایا تو دروازے پر پہرہ دے

فَقَضَيْتُ إِلَيْهِ حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي لَمْ أَرَكَ فَرَعْتَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَمَا فَرَعْتَ لِعُثْمَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ عُثْمَانُ رَجُلٌ حَيٌّ وَإِنِّي خَشِيتُ إِنْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى بَلِّكَ الْحَالِ أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ))

۶۲۱۱- عَنْ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۶۲۱۲- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَائِطٍ مِنَ حَائِطِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ مُتَكِيٌّ يَرْكُزُ بِعُودٍ مَعَهُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ إِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ ((افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) قَالَ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشِّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ ((افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) قَالَ فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشِّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) عَلَى بَلْوَى تَكُونُ قَالَ فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَفَتَحْتُ وَبَشِّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ وَقُلْتُ الَّذِي قَالَ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَبْرًا وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ.

۶۲۱۳- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي أَنْ أَحْفَظَ الْبَابَ

(۶۲۱۲) ☆ اس حدیث میں ایک بڑا معجزہ ہے کہ جیسے آپ نے پیشتر سے خبر دی ویسا ہی ہوا حضرت عثمان پر بڑا بلوی ہوا آخر انھوں نے صبر کیا اور شہید ہوئے۔

بِمَعْنَى حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ.

۶۲۱۴- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لِلزَّمَنِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمَ هَذَا قَالَ فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا خَرَجَ وَجْهَ هَاهُنَا قَالَ فَخَرَجْتُ عَلَى أثرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ حَتَّى دَخَلَ بَيْتَ أَرِيْسٍ قَالَ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَاجَتَهُ وَتَوَضَّأَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلَى بَيْتِ أَرِيْسٍ وَتَوَسَّطَ قُفُّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَذَلَّاهُمَا فِي الْبَيْتِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَأَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ قَالَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ((ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) قَالَ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ ادْخُلْ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُشِيرُكَ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَهُ فِي الْقَفِّ وَذَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبَيْتِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ الْحِجَابَ يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي فَقُلْتُ إِنْ يُرِذَ اللَّهُ بِفُلَانٍ يُرِيدُ أَحَاهُ خَيْرًا يَأْتِي بِهِ فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

پھر بیان کیا حدیث اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

۶۲۱۴- ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے انھوں نے وضو کیا اپنے گھر میں پھر نکلے اور کہنے لگے میں ملازمت کروں گا آج کے دن رسول اللہ ﷺ کی اور ساتھ رہوں گا آپ کے وہ مسجد میں آئے اور پوچھا آپ کہاں ہیں لوگوں نے کہا اس طرف گئے ہیں ابو موسیٰ بھی آپ کے قدموں کے نشان پر پوچھتے ہوئے اسی طرف چلے یہاں تک کہ پیر اریس پر پہنچے (پیر اریس ایک کنواں ہے مدینہ سے باہر) ابو موسیٰ نے کہا میں دروازے پر بیٹھ گیا اور اس کا دروازہ لکڑی کا تھا یہاں تک کہ آپ حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کیا تب میں آپ کے پاس گیا آپ کنویں پر بیٹھتے تھے اس کی مینڈھ پر پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکائے ہوئے میں نے سلام کیا پھر میں لوٹا اور دروازے پر بیٹھا میں نے کہا میں رسول اللہ کا بواب (وہ شخص جو دروازے پر رہتا ہے) آج بنوں گا اتنے میں ابو بکر صدیق آئے اور دروازہ ٹھونکا میں نے کہا کون ہے انھوں نے کہا ابو بکر میں نے کہا ٹھہرو پھر میں گیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکر آئے ہیں اور اجازت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا ان کو اجازت دے اور جنت کی خوشخبری دے میں آیا اور ابو بکر سے کہا اندر آؤ رسول اللہ تم کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں ابو بکر آئے اور آپ کے داہنی طرف بیٹھے کنویں کی مینڈھ پر اور اپنے پاؤں لٹکا دیے کنویں میں جس طرح رسول اللہ بیٹھے تھے اور پنڈلیاں کھول دیں میں لوٹا اور دروازے پر بیٹھا اور میں اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑ کر آیا تھا وہ مجھ سے ملنے والا تھا میں نے (اپنے دل میں) کہا اگر خدا کو اس کی بہتری منظور ہے تو اس کو بھی لاوے گا ایک ہی ایک ایک آدمی نے دروازہ ہلایا میں نے کہا کون ہے انھوں نے کہا عمر بن خطاب میں نے کہا ٹھہرو اور میں آیا رسول اللہ کے پاس اور سلام کیا اور عرض کیا عمر اجازت مانگتے ہیں آپ نے فرمایا ان کو اجازت

فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ هَذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ((اِذْنٌ لَهُ وَبَشْرَةٌ بِالْجَنَّةِ)) فَجِئْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ اِذْنٌ وَيَسْرُكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَذَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبُئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ اِنْ يُرِذُّ اللَّهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَعْنِي اَحَاهُ يَأْتِ بِهِ فَجَاءَ اِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ قَالَ وَجِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ((اِذْنٌ لَهُ وَبَشْرَةٌ بِالْجَنَّةِ)) مَعَ بَلَوَى تُصِيبُهُ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ ادْخُلْ وَيَسْرُكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلَوَى تُصِيبُكَ قَالَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مَلَأَ فَجَلَسَ وَجَاهَهُمْ مِنَ الشَّقِّ الْاُخَرِ قَالَ شَرِبْتُ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَأَوَّلَتْهَا قُبُورُهُمْ.

۶۲۱۵- عَنْ أَبِي مُوسَى عَزَّجْتُ اُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَلَّكَ فِي الْأَمْوَالِ فَتَبِعْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ دَخَلَ مَالًا فَجَلَسَ فِي الْقُفِّ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَذَلَّاهُمَا فِي الْبُئْرِ وَمَسَاقُ الْحَدِيثِ بِمَعْنَى حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ حَسَّانٍ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ سَعِيدِ فَأَوَّلَتْهَا قُبُورُهُمْ.

۶۲۱۶- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا إِلَى حَائِطٍ بِالْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ فَخَرَجْتُ فِي إِثَرِهِ وَاقْتَصَصْتُ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَتَأَوَّلْتُ ذَلِكَ

دے اور جنت کی خوش خبری دے میں عمر کے پاس آیا اور کہا اندر آؤ رسول اللہ نے تم کو جنت کی بشارت دی ہے وہ اندر آئے اور آپ کے بائیں طرف کنویں کی مینڈھ پر بیٹھے اور اپنے پاؤں کنویں میں لٹکا دیے میں لوٹا اور بیٹھا اور کہا اگر خدا کو فلانے کی یعنی میرے بھائی کی بھلائی منظور ہے تو وہ بھی آوے گا ایک آدمی آیا اور دروازہ ہلایا میں نے کہا کون ہے اس نے کہا عثمان بن عفان میں نے کہا ٹھہرو اور میں رسول اللہ کے پاس گیا اور بیان کیا اور آپ نے فرمایا ان کو اجازت دے اور جنت کی خوش خبری دے مگر اس کے ساتھ ایک آفت بھی ہے میں آیا اور میں نے کہا اندر آؤ اور رسول اللہ تم کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں پر ایک آفت کے ساتھ وہ آئے انھوں نے دیکھا مینڈھ پر جگہ نہیں رہی تو وہ ان کے سامنے دوسری طرف بیٹھے شریک نے کہا سعید بن مسیب نے کہا میں نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ ان کی قبریں بھی اسی طرح ہوں گی (ویسا ہی ہوا حضرت عثمان کو اس حجرہ میں جگہ نہ ملی وہ آپ کے سامنے بقیع میں دفن ہوئے۔

۶۲۱۵- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نکلا رسول اللہ ﷺ کو ڈھونڈنے کے لیے میں نے دیکھا آپ باغوں کی طرف گئے ہیں پھر میں نے آپ کو ایک باغ میں پایا آپ کنویں کی مینڈھ پر بیٹھے اور پنڈلیاں کھول دیں اور ان کو لٹکا دیا کنویں میں اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اور پر گزری اس میں سعید کا قول مذکور نہیں ہے۔

۶۲۱۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

فَبُورَهُمْ اجْتَمَعَتْ هَاهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ.

باب من فضائل علي بن أبي طالب

۶۲۱۷- سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي)) قَالَ سَعِيدٌ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُشَافِهَ بِهَا سَعْدًا فَلَقِيْتُ سَعْدًا فَحَدَّثَنِي بِمَا حَدَّثَنِي عَامِرٌ فَقَالَ أَنَا سَمِعْتُهُ فَقُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ فَوَضَعَ إصْبَعَهُ عَلَى أُذُنِي فَقَالَ نَعَمْ وَإِلَّا فَاسْتَكْنَا.

۶۲۱۸- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ خَلَفَ

باب: حضرت علیؑ کی بزرگی کا بیان

۶۲۱۷- سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علیؑ سے تم میرے پاس ایسے ہو جیسے حضرت ہارون تھے حضرت موسیٰؑ کے پاس مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے سعید نے کہا میں نے چاہا کہ یہ حدیث خود سعد سے سن لوں تو میں سعد سے ملا اور جو عامر نے بیان کی تھی وہ ان کو سنائی سعد نے کہا میں نے یہ حدیث سنی ہے میں نے کہا تم نے سنی ہے انھوں نے انگلیاں اپنے دونوں کانوں پر رکھیں اور کہا جو نہ سنی ہو تو میرے کان بہرے ہو جاویں۔

۶۲۱۸- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ خَلَفَ

(۶۲۱۷) ☆ اس حدیث میں بڑی فضیلت ہے حضرت علیؑ کی کہ آپ کی امت میں ان کو وہ مرتبہ ملا جو بنی اسرائیل میں ہارونؑ کو تھا مگر فرق اتنا ہے کہ ہارونؑ پیغمبر بھی تھے اور حضرت علیؑ پیغمبر نہ تھے کیونکہ رسول اللہ ﷺ خاتم الانبیاء تھے آپؑ کے بعد کوئی نیا پیغمبر دنیا میں نہیں آسکتا ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کے چچا زاد بھائی تھے حضرت علیؑ بھی آپؑ کے چچا زاد بھائی تھے اور یہ حدیث آپؑ نے اس وقت فرمائی جب آپؑ جو کہ کی لڑائی پر جانے لگے اور حضرت علیؑ کو مدینہ منورہ میں خلیفہ کر گئے انھوں نے کہا آپؑ مجھ کو عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں تب آپؑ نے یہ حدیث فرمائی کہ تم خوش نہیں کہ تمہارا حال ہارونؑ کا سا ہے جب حضرت موسیٰؑ طور کو تشریف لے گئے تھے تو ہارونؑ کو اپنا خلیفہ بنا گئے تھے اس حدیث سے یہ نہیں نکلا ہے کہ میری وفات کے بعد بھی تم ہی خلیفہ ہو گے کیونکہ ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کی حیات میں انتقال کر چکے تھے اور ان کے بعد خلیفہ نہیں ہوئے غرض یہ کہ وجہ تشبیہ صرف ایک بھی کافی ہوتی ہے اور یہاں دو وجہیں موجود تھیں ایک قرابت جیسے ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی دوسری خلافت اپنی قوم پر اب ساری باتوں میں ہارونؑ کی مثل ہونا ضروری نہیں مگر جب حدیث میں یہ مذکور ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تو معلوم ہوا کہ اور باتوں میں ہارونؑ کی مماثلت موجود ہے اور ہارونؑ کی ایک صفت یہ تھی کہ بعد حضرت موسیٰؑ کے سارے بنی اسرائیل سے افضل تھے اور اس لحاظ سے حضرت علیؑ کی فضیلت تمام صحابہ کرام پر نکلتی ہے لیکن اس صورت میں بھی شخصین کی خلافت میں کوئی قدح نہیں ہوتا اس لیے کہ خلافت مفضل کے باوجود فاضل کے درست ہے خاص کر اس صورت میں جب ابو بکر صدیقؓ کی خلافت کا متعدد احادیث میں اشارہ ہے اور اجماع کیا اس پر صحابہ کرام نے حتیٰ کہ حضرت علیؑ نے بھی چھ ماہ کے بعد بیعت کی سراج الوہاج میں ہے کہ استدلال شیعہ کا اس حدیث سے مردود ہے کیونکہ خلافت اپنے گھر والوں میں بحالت حیات خلافت امت کو وفات کے بعد مقتضی نہیں اور قیاس ٹوٹ جاتا ہے حضرت ہارونؑ کی موت سے حضرت موسیٰؑ کے سامنے اور ہارونؑ ایک امر خاص میں خلیفہ ہوئے تھے حضرت موسیٰؑ کی زندگی میں پھر ایسا ہی حضرت علیؑ کے لیے بھی سمجھنا چاہیے اور خلافت جزئیہ خصوصاً اپنے گھر والوں کی حفاظت کے لیے عزیز کو دینا بہتر ہے اس صورت میں حدیث حجت ہے شیعہ پر نہ کہ شیعہ کے لیے۔ انتہی مختصراً

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ فَقَالَ ((أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي))

۶۲۱۹- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ

۶۲۲۰- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا التَّرَابِ فَقَالَ أَمَا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ أَسْبَهُ لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةً مِنْهُمْ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ خَلَفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلِّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي)) وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ ((لَأَعْظِيَنَّ الرَّأْيَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ)) وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ((اذْعُوا لِي عَلِيًّا)) فَأَتَيْتُ بِهِ أَرْمَدًا فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَدَفَعَ الرَّأْيَةَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ

حضرت علی کو خلیفہ کیا (مدینہ میں) جب آپ غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ کو عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں آپ نے فرمایا تم خوش نہیں ہوتے اس بات سے کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون کا تھا موسیٰ کے پاس پر میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے۔

۶۲۱۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۲۰- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان نے سعد کو امیر کیا تو کہا تم کیوں برا نہیں کہتے ابو تراب کو سعد نے کہا میں تین باتوں کی وجہ سے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائیں حضرت علی کو برا نہیں کہوں گا اگر ان باتوں میں سے ایک بھی مجھ کو حاصل ہو تو وہ مجھے لال اونٹوں سے زیادہ پسند ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے جب آپ نے کسی لڑائی پر جاتے وقت ان کو مدینہ میں چھوڑا انھوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ دیا آپ نے فرمایا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسا ہارون کا تھا موسیٰ کے پاس پر اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور میں نے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے خیر کے دن کل میں ایسے شخص کو نشان دوں گا جو محبت رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول سے اور اللہ اور اس کا رسول بھی محبت رکھتا ہے اس سے یہ سن کر ہم انتظار کرتے رہے آپ نے فرمایا علی کو بلاؤ وہ آئے تو ان کی آنکھیں دکھتی تھیں آپ نے ان کی آنکھ میں تھوک دیا اور نشان ان کے حوالے کیا پھر اللہ تعالیٰ نے فتح دی ان کے ہاتھ پر اور

(۶۲۲۰) ☆ ابو تراب کنیت ہے حضرت مرتضیٰ علی کی اس روایت سے معاویہ کی نسبت ایک قباحت عائد ہوتی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ کی قرابت اور حضرت علی کی فضیلت کا مطلق خیال نہیں کیا نووی نے کہا اس میں ایک صحابی پر الزام آتا ہے اور اس کی تاویل ضروری ہے اس طرح سے کہ معاویہ نے سعد کو برا کہنے کا حکم نہیں دیا بلکہ برائہ کہنے کا سبب پوچھا گویا دریافت کیا کہ تم برا کہنے سے کیوں پرہیز کرتے ہو ان کے ڈر سے یا دلیل شرعی سے پرہیز کرتے ہو تو ٹھیک کرتے ہو اور جو اور کسی وجہ سے تو اس کا اور جواب ہے اور شاید سعد اس گروہ میں ہوں جو طلحہ

فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ ((اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي))

۶۲۲۱- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيِّ ((أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى))

۶۲۲۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ ((لَأُعْطِينَ هَذِهِ الرَّأْيَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ)) قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ قَالَ فَتَسَاوَرْتُ لَهَا رَجَاءً أَنْ أُدْعَى لَهَا قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا وَقَالَ امْشِ ((وَلَا تَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ)) قَالَ فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ فَصَرَخَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى مَاذَا أَقَاتِلُ النَّاسَ قَالَ ((قَاتِلْهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ))

۶۲۲۳- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ ((لَأُعْطِينَ هَذِهِ الرَّأْيَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ)) قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ

جب یہ آیت اتری بلاویں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو (یعنی آیت مہلبہ) تو آپ نے بلایا حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو پھر فرمایا اللہ یہ میرے اہل ہیں۔

۶۲۲۱- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علی سے تم خوش نہیں ہو اس بات سے کہ تمہارا اور چہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون کا موسیٰ کے پاس۔

۶۲۲۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیر کے دن البتہ میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو فتح دے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں پر حضرت عمرؓ نے کہا میں نے امارت کی آرزو کبھی نہیں کی مگر اسی دن پھر میں آپ کے سامنے آیا اس امید سے کہ آپ بلاویں مجھ کو اس کام کے لیے لیکن آپ نے حضرت علی کو بلایا اور وہ جھنڈا اٹکودیا اور فرمایا چلا جا اور ادھر ادھر مت دیکھ اللہ تعالیٰ تجھ کو فتح دے گا پھر انھوں نے چپکے سے کچھ عرض کیا بعد اس کے ٹھہرے اور کسی طرف نہیں دیکھا پھر چلا کر بولے یا رسول اللہ کس بات پر میں لوگوں سے لڑوں آپ نے فرمایا لڑان سے یہاں تک کہ وہ گواہی دیں اس بات کی کہ کوئی ہر حق معبود نہیں سوا خدا کے اور بے شک محمدؐ اللہ کے رسول ہیں جب وہ یہ گواہی دیں تو انھوں نے بچالیا تجھ سے اپنی جان اور مال کو مگر کسی حق کے بدلے اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔

۶۲۲۳- سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیر کے دن البتہ دوں گا میں اس نشان کو اس شخص کو جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ فتح دے گا وہ چاہتا ہے اللہ اور اس کے رسول کو اور اللہ تعالیٰ اور رسول اس کو چاہتے ہیں پھر رات بھر لوگ ذکر

اللہ حضرت علی کو برا کہتے ہوں۔ اور سعد نے برا نہ کہا اور اس سے انکار کیا ہو تو معاویہ نے اس کا سبب پوچھا اور شاید برا کہنے سے یہ مقصود ہو کہ تم ان کی خطائے اجتہادی کیوں نہیں بیان کرتے۔

يَذُكُّونَ لَيْلَتَهُمْ اَتَيْتُهُمْ يُعْطَاهَا قَالَ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ اَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ ((اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ)) فَقَالُوا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ فَارْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاْتَيْنِيْ بِهِ فَبَصَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتّٰى كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ ((اِنْفِذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَآ اَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ))

۶۲۲۴- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَيْبَرٍ وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ اَنَا اَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ عَلَيَّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللّٰهُ فِي صَبَاحِهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَّاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ اَوْ لِيَاخُذَنَّ بِالرَّايَةِ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهُ وَرَسُوْلَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ)) فَاِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوْهُ فَقَالُوا هَذَا عَلِيٌّ فَاَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

۶۲۲۵- عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَحُصَيْنٌ بْنُ سَبْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ اِلَى زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ فَلَمَّا جَلَسْنَا اِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ لَقَدْ لَقِيتُ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيْرًا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

کرتے رہے کہ دیکھیں یہ نشان آپ کس کو دیتے ہیں جب صبح ہوئی تو سب کے سب رسول اللہ کے پاس آئے اور ہر ایک کو یہ امید تھی کہ یہ نشان مجھ کو ملے گا آپ نے فرمایا علی بن ابی طالب کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی آنکھیں دکھتی ہیں پھر انکو بلا بھیجا آپ نے ان کی آنکھوں میں تھوکا اور ان کے لیے دعا کی۔ وہ بالکل اچھے ہو گئے گویا ان کو کچھ شکوہ نہ تھا پھر آپ نے ان کو جھنڈا دیا حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ان سے لڑوں گا یہاں تک کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) ہو جائیں آپ نے فرمایا آہستہ چلا جا یہاں تک کہ ان کے میدان میں اترے پھر ان کو بلا اسلام کی طرف اور ان سے کہہ جو اللہ کا حق ان پر واجب ہے قسم خدا کی اگر اللہ تعالیٰ تیری وجہ سے ایک شخص کو ہدایت کرے تو وہ بہتر ہے تیرے لیے سرخ اونٹوں سے۔

۶۲۲۴- سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت علی پیچھے رہ گئے خیبر کے دن ان کی آنکھیں دکھتی تھیں پھر انھوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر پیچھے رہوں (یہ کیسے ہو سکتا ہے) اور نکلے اور مل گئے آپ سے جب وہ رات ہوئی جس کی صبح کو فتح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں یہ جھنڈا اس کو دوں گا کل یا یہ جھنڈا کل وہ شخص لے گا جس کو اللہ اور رسول چاہتے ہیں یا وہ اللہ اور رسول کو چاہتا ہے اللہ اس کے ہاتھوں پر فتح دے گا پھر یکا یک ہم نے حضرت علی کو دیکھا کہ ہمیں امید نہ تھی کہ ان کو جھنڈا ملے گا لوگوں نے کہا یہ علی ہیں اور ان ہی کو رسول اللہ ﷺ نے جھنڈا دیا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے فتح دی ان کو۔

۶۲۲۵- یزید بن حیان سے روایت ہے میں اور حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم زید بن ارقم کے پاس گئے جب ہم ان کے پاس بیٹھے تو حصین نے کہا اے زید تم نے تو بڑی نیکی حاصل کی تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کی حدیث سنی آپ کے

وَسَمِعْتُ حَدِيثَهُ وَغَزَوْتُ مَعَهُ وَصَلَّيْتُ خَلْفَهُ
لَقَدْ لَقِيتُ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا حَدَّثَنَا يَا زَيْدُ مَا
سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَا ابْنَ أَخِي وَاللَّهِ لَقَدْ كَبُرَتْ سِنِّي وَقَدَّمَ
عَهْدِي وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ أَعْبِي مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا حَدَّثَكُمْ فَأَقْبِلُوا وَمَا لَنَا فَلَا
تُكَافِرُونِي ثُمَّ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فِينَا
عَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعَى حُمًا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ
فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعِظَ وَذَكَرَ ثُمَّ قَالَ أَمَا
بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ
يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأَجِيبُوا وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ
أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا
بِكِتَابِ اللَّهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ
اللَّهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أَذْكُرُكُمْ
اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي أَذْكُرُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي
أَذْكُرُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ
وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ يَا زَيْدُ أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ
قَالَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلَكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ
حُرِّمَ الصَّدَقَةُ بَعْدَهُ قَالَ وَمَنْ هُمْ قَالَ هُمْ آلُ
عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيلٍ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَبَّاسٍ قَالَ كُلُّ
هَؤُلَاءِ حُرِّمَ الصَّدَقَةُ قَالَ نَعَمْ

ساتھ جہاد کیا آپ کے پیچھے نماز پڑھی تم نے بہت ثواب کمایا ہمیں
کچھ حدیث بیان کرو جو تم نے سنی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے زید نے کہا اے بھتیجے میرے میری عمر بہت بڑی ہو گئی اور
مدت گزری اور بعض باتیں جن کو میں یاد رکھتا تھا رسول اللہ سے
بھول گیا تو میں جو بیان کروں اس کو قبول کرو اور جو میں نہ بیان
کروں اس کے لیے مجھ کو تکلیف نہ دو پھر زید نے کہا رسول اللہ
ایک دن خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے ہم لوگوں میں ایک پانی پر
جس کو خم کہتے تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں آپ نے اللہ کی حمد کی
اور اس کی تعریف بیان کی اور وعظ و نصیحت کی پھر فرمایا بعد اس
کے اے لوگو! میں آدمی ہوں قریب ہے کہ میرے پروردگار کا
بھیجا ہوا (موت کا فرشتہ) آوے اور میں قبول کروں میں تم میں دو
بڑی بڑی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں پہلے تو اللہ کی کتاب اس میں
ہدایت ہے اور نور ہے تو اللہ کی کتاب کو تھامے رہو اور اس کو
مضبوط پکڑے رہو غرض آپ نے رغبت دلائی اللہ کی کتاب کی
طرف پھر فرمایا دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں میں خدا کی یاد دلاتا
ہوں تم کو اپنے اہل بیت کے باب میں حصین نے کہا اہل بیت آپ
کے کون ہیں اے زید! کیا آپ کی یہ بیاں اہل بیت نہیں ہیں؟ زید نے
کہا یہ بیاں بھی اہل بیت میں داخل ہیں لیکن اہل بیت وہ ہیں جن پر
زکوٰۃ حرام ہے حصین نے کہا وہ کون لوگ ہیں؟ زید نے کہا وہ علی
اور عقیل اور جعفر اور عباس کی اولاد ہیں حصین نے کہا ان سب پر
صدقہ حرام ہے؟ زید نے کہا ہاں۔

۶۲۲۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۲۲۶- عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ

(۶۲۲۵) ☆ یہ حدیث حضرت نے ہجرت کے نویں سال جب حجۃ الوداع کر کے لوٹے فرمائی اس کے بعد آپ کا انتقال ہوا آپ نے آخری وصیت تمام عرب کی قوموں کے سامنے یہ کی کہ قرآن پر جسے رہنا اس سے ہدایت لینا اس پر عمل کرنا دوسرے میری اہل بیت کا خیال رکھنا ان سے محبت کرنا ان کو ایذا نہ دینا اس نصیحت پر سوا اہل سنت اور جماعت کے کوئی فرقہ قائم نہیں ہے خوارج نے اہل بیت کو چھوڑ دیا انکے دشمن ہو گئے روافض نے قرآن سے منہ موڑ لیا۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ.

۶۲۲۷- عَنْ أَبِي حَيَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ ((كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ مَنْ اسْتَمْسَكَ بِهِ وَأَخَذَ بِهِ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ)).

۶۲۲۸- عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ لَقَدْ رَأَيْتَ خَيْرًا لَقَدْ صَاحَبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي حَيَّانَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((أَلَا وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ حَبْلُ اللَّهِ مَنْ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى ضَلَالَةٍ)) وَفِيهِ فَقُلْنَا مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ نِسَاؤُهُ قَالَ لَا وَائِمُ اللَّهِ إِنَّ الْمَرْأَةَ تَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ ثُمَّ يُطَلَّقُهَا فَتَرْجِعُ إِلَى أَبِيهَا وَقَوْمِهَا أَهْلُ بَيْتِهِ أَصْلُهُ وَعَصَبَتُهُ الَّذِينَ حَرَّمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ.

۶۲۲۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ کی کتاب میں ہدایت ہے اور نور ہے جو اس کو پکڑے رہے گا وہ ہدایت پر رہے گا اور جو اس کو چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہو جائے گا۔

۶۲۲۸- یزید بن حیان سے روایت ہے انھوں نے کہا ہم زید بن ارقم کے پاس گئے اور ہم نے کہا تم نے بہت ثواب کمایا تم نے صحبت اٹھائی رسول اللہ ﷺ کی آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک تو اللہ کی کتاب وہ اللہ کی رسی ہے جو اس کی پیروی کرے گا ہدایت پر ہو گا اور جو اس کو چھوڑ دے گا گمراہ ہو جائے گا اس روایت میں یہ ہے کہ ہم نے کہا اہل بیت کون لوگ ہیں یہ بیاں آپ کی؟ زید نے کہا نہیں قسم خدا کی عورت ایک مدت تک مرد کے ساتھ رہتی ہے پھر وہ اس کو طلاق دیدیتا ہے تو اپنے باپ اور قوم کی طرف چلی جاتی ہے اہل بیت آپ کے دودھیال کے لوگ اور عصبہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے آپ کے بعد۔

(۶۲۲۸) نووی نے کہا ہمارے نزدیک وہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں ان دونوں پر صدقہ حرام ہے اور مالک کے نزدیک صرف بنی ہاشم ہیں اور بعضوں نے کہا بنو قحس اور بعضوں نے کہا قریش اس روایت میں جو بیویوں کو اہل بیت سے خارج کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کل قریش اہل بیت نہیں ہیں ورنہ آپ کی کئی بیویاں جیسے حضرت عائشہ اور حفصہ اور ام سلمہ اور سودہ اور ام حبیبہ قرشی تھیں اور ایک روایت میں زید نے ازواج مطہرات کو اہل بیت میں داخل کیا اور دوسری روایت میں خارج ان دونوں میں تطبیق اس طرح ہے کہ اہل بیت سے دو معنی مقصود ہیں ایک وہ اہل بیت جو گھر میں رہتے ہیں یعنی عیال جن کے اکرام اور احترام کا حکم ہے ان میں ازواج مطہرات بھی داخل ہیں اور قرآن میں آیت تطہیر جو وارد ہے وہ اہل بیت اسی معنی میں وارد ہے اور قرینہ اس کا یہ ہے کہ اس آیت کے اول اور آخر حضرت کی ازواج کا ذکر ہے اور انہی کی طرف خطاب ہے اور حضرت ابراہیم کی بی بی کی نسبت قرآن میں اہل بیت کا لفظ موجود ہے اور ایک معنی اہل بیت کا یہ ہے جن پر صدقہ حرام ہو اس میں بیویاں داخل نہیں ہیں بلکہ وہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں یا صرف بنی ہاشم (نووی مع زیادہ)۔

۶۲۲۹- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اسْتَعْمِلَ عَلِيُّ الْمَدِينَةَ رَجُلٌ مِنْ آلِ مَرْوَانَ قَالَ فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْتِمَ عَلِيًّا قَالَ فَأَبَى سَهْلٌ فَقَالَ لَهُ أَمَا إِذَا أَيْتَ فَقُلْ لَعَنَ اللَّهُ أَبَا التُّرَابِ فَقَالَ سَهْلٌ مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا فَقَالَ لَهُ أَعْبَرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ ((أَتَيْنَ ابْنَ عَمِّكَ)) فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقُلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ ((انْظُرْ أَتَيْنَ)) هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ ((قُمْ أَبَا التُّرَابِ قُمْ أَبَا التُّرَابِ))

۶۲۲۹- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک شخص مردان کی اولاد میں سے حاکم ہوا اس نے سہل کو بلایا اور حکم دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالی دینے کا سہل نے انکار کیا وہ شخص بولا اگر تو گالی دینے سے انکار کرتا ہے تو کہہ لعنت ہو اللہ کی ابو تراب پر سہل نے کہا حضرت علی کو کوئی نام ابو تراب سے زیادہ پسند نہ تھا اور وہ خوش ہوتے تھے اس نام کے ساتھ پکارنے سے وہ شخص بولا اس کا قصہ بیان کرو انکا نام ابو تراب کیوں ہوا؟ سہل نے کہا رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی کو گھر میں نہ پایا آپ نے پوچھا تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ وہ بولیں مجھ میں اور ان میں کچھ باتیں ہوئیں وہ غصے ہو کر چلے گئے اور یہاں نہیں سوئے رسول اللہ نے ایک آدمی سے فرمایا دیکھو حضرت علی کہاں ہیں وہ آیا اور بولا یا رسول اللہ علی مسجد میں سو رہے ہیں آپ علی کے پاس تشریف لے گئے وہ لیٹے ہوئے تھے اور چادر ان کے پہلو سے الگ ہو گئی تھی اور (ان کے بدن سے) مٹی لگ گئی تھی رسول اللہ ﷺ نے وہ مٹی پونچھنا شروع کی اور فرمانے لگے اٹھ اے ابو تراب، اٹھ اے ابو تراب۔

باب: سعد بن ابی وقاص کی فضیلت

بَابُ فِي فَضْلِ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَاصٍ

۶۲۳۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ وَسَمِعْنَا صَوْتَ السَّلَاحِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَحْرُسُكَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۲۳۰- ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ایک رات رسول اللہ ﷺ کی آنکھ کھل گئی اور نیند اچاٹ ہو گئی آپ نے فرمایا کاش میرے اصحاب میں سے کوئی نیک بخت رات بھر میری حفاظت کرے حضرت عائشہ نے کہا اتنے میں ہم کو ہتھیاروں کی آواز معلوم ہوئی رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کون ہے آواز آئی سعد بیٹا ابو وقاص کا یا رسول اللہ! میں حاضر ہوا ہوں آپ کے پاس پہرہ دینے کے لیے حضرت عائشہ نے کہا پھر رسول اللہ ﷺ سو گئے

(۶۲۲۹) نیز تور رسول اللہ نے علی کا نام ابو تراب رکھا اس وجہ سے ان کو یہ نام نہایت پسند تھا اس حدیث سے حضرت علی کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مسجد میں سونا جائز ہے اور جو شخص خفا ہو گیا ہو اس کو بلانا اور اس کے پاس جانا مستحب ہے۔

حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ

یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی۔

۶۲۳۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً فَقَالَ ((لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ)) قَالَتْ فَيُنَا نَحْنُ كَذَلِكَ سَمِعْنَا حَشْحَشَةَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا جَاءَ بِكَ)) قَالَ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجِئْتُ أُحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ نَامَ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى رُمِحَ فَقُلْنَا مَنْ هَذَا.

۶۲۳۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد سے پوچھا تم کیوں آئے وہ بولے مجھے ڈر ہوا رسول اللہ پر تو میں آیا آپ کی حفاظت کرنے کو۔ آپ نے ان کے لیے دعا کی پھر سو رہے۔

۶۲۳۲- عَنْ عَائِشَةَ أَرَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

۶۲۳۲- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۶۲۳۳- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوِيهِ لِأَحَدٍ غَيْرِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنَّهُ جَعَلَ يَقُولُ ((لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ إِزْمٌ فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي)).

۶۲۳۳- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لیے جمع نہیں کی (یعنی یوں نہیں فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں) مگر سعد بن مالک (یعنی سعد بن وقاص) کے لیے آپ نے احد کے دن ان سے فرمایا تیرا ماراے سعد! فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے۔

۶۲۳۴- عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۶۲۳۴- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۶۲۳۵- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَوِيهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

۶۲۳۵- سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے جمع کیا اپنے ماں باپ کو میرے لیے احد کے دن۔

۶۲۳۶- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۲۳۶- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۶۲۳۷- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ لَهُ أَبَوِيهِ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أُحْرِقَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِزْمٌ فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي)) قَالَ فَتَرَعْتُ لَهُ

۶۲۳۷- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن ان کے لیے جمع کیا اپنے ماں باپ کو سعد نے کہا ایک شخص تھا مشرکوں میں سے جس نے جلادیا تھا مسلمانوں کو (یعنی بہت مسلمانوں کو قتل کیا تھا) رسول اللہ نے فرمایا تیرا ماراے سعد فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے میں نے اس کے لیے

بِسْمِهِمْ لَيْسَ فِيهِ نَصْلٌ فَأَصَبْتُ جَنْبَهُ فَسَقَطَ
فَانْكَشَفَتْ عَوْرَتُهُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى نَوَاجِدِهِ.

۶۲۳۸- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ نَزَلَتْ فِيهِ آيَاتٌ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ
خَلَفْتُ أُمَّمَ سَعْدٍ أَنْ لَا تُكَلِّمَهُ أَبَدًا حَتَّى يَكْفُرَ
بِدِينِهِ وَلَا تَأْكُلَ وَلَا تَشْرَبَ قَالَتْ زَعَمْتُ أَنَّ
اللَّهَ وَصَّاكَ بِوَالِدَيْكَ وَأَنَا أُمُّكَ وَأَنَا أَمْرُكَ بِهَذَا
قَالَ مَكَثْتُ ثَلَاثًا حَتَّى غَشِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْجَهْدِ
فَقَامَ ابْنُ لَهَا يُقَالُ لَهُ عُمَارَةُ فَسَقَاهَا فَحَعَلَتْ
تَدْعُو عَلَى سَعْدٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ
هَذِهِ الْآيَةَ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ
جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي وَفِيهَا وَصَاحِبَهُمَا
فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا قَالَ وَأَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنِيمَةً عَظِيمَةً فِإِذَا فِيهَا
سَيْفٌ فَأَخَذَتْهُ فَأَتَيْتُ بِهِ الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَفِّلْنِي هَذَا السَّيْفَ فَأَنَا مَنْ قَدْ
عَلِمْتُ حَالَهُ فَقَالَ رُدُّهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ
فَانْطَلَقْتُ حَتَّى إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أُلْقِيَهُ فِي الْقَبْضِ
لَا مَتْنِي نَفْسِي فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ أُعْطِيهِ قَالَ
فَشَدُّ لِي صَوْتُهُ ((رُدُّهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ))
قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ
قَالَ وَمَرِضْتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِي فَقُلْتُ دَعْنِي أَقْسِمُ مَا لِي
حَيْثُ شِئْتُ قَالَ فَأَبَى قُلْتُ فَالْنِّصْفُ قَالَ فَأَبَى
قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ فَسَكَتَ فَكَانَ بَعْدُ الثُّلُثُ

ایک تیر نکالا جس میں پیکان نہ تھا وہ اس کی پسی میں لگا اور گرا
اور اس کی سر مگاہ اھل گئی رسول اللہ یہ دیکھ کر رنھے یہاں تک کہ
میں نے آپ کی کچلیوں کو دیکھا۔

۶۲۳۸- مصعب بن سعد سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے
باپ سے کہ ان کے باب میں قرآن کی کئی آیتیں اتریں ان کی ماں
نے قسم کھائی تھی کہ ان سے کبھی بات نہ کرے گی جب تک وہ اپنا
دین (یعنی اسلام کا دین) نہ چھوڑیں گے اور نہ کھاوے گی نہ پیوے
گی وہ کہنے لگی اللہ تعالیٰ نے تجھے حکم دیا ہے ماں باپ کی اطاعت
کرنے کا اور میں تیری ماں ہوں تجھ کو حکم کرتی ہوں اس بات کا پھر
تین دن تک یوں ہی رہی کچھ کھایا نہ پایا یہاں تک کہ اس کو غش
آگیا آخر ایک بیٹا اس کا جس کا نام عمارہ تھا کھڑا ہوا اور اس کو پانی پلایا
وہ بد دعا کرنے لگی سعد کے لیے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری
اور ہم نے حکم دیا آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا
لیکن وہ اگر زور ڈالیں تجھ پر کہ شریک کرے تو میرے ساتھ اس
چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو مت مان ان کی بات (یعنی شرک
مت کر) اور رہ ان کے ساتھ دنیا میں دستور کے موافق اور ایک
بار رسول اللہ کو بہت سا غنیمت کا مال ہاتھ آیا اس میں ایک تلوار
بھی تھی وہ میں نے لے لی اور رسول اللہ کے پاس لایا میں نے
عرض کیا یہ تلوار مجھ کو انعام دے دیجئے اور میرا حال آپ جانتے
ہی ہیں آپ نے فرمایا اس کو وہیں رکھ دے جہاں سے تو نے اٹھائی
ہے میں گیا اور میں نے قصد کیا کہ پھر اس کو گدام میں ڈال دوں
لیکن میرے دل نے مجھے ملامت کی اور میں پھر آپ کے پاس لوٹا
میں نے عرض کیا کہ یہ تلوار مجھ کو دے دیجئے آپ نے سختی سے
فرمایا رکھ دے اسی جگہ جہاں سے تو نے اٹھائی ہے تب اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت اتاری تجھ سے پوچھتے ہیں لوٹ کی چیزوں کو سعد نے
کہا میں بیمار ہوا تو میں نے رسول اللہ کو بلا بھیجا آپ تشریف لائے

حَازِرًا قَالَ وَأَتَيْتُ عَلَى نَفَرٍ مِنَ الْأَنْصَارِ
وَالْمُهَاجِرِينَ فَقَالُوا تَعَالَ نُطْعِمَكَ وَنَسْقِكَ
خَمْرًا وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ قَالَ فَأَتَيْتُهُمْ
فِي حَشٍّ وَالْحَشُّ الْبُسْتَانُ فَإِذَا رَأْسُ حِزْوٍ
مَشْوِيٌّ عِنْدَهُمْ وَزِقٌّ مِنْ خَمْرٍ قَالَ فَأَكَلْتُ
وَشَرِبْتُ مَعَهُمْ قَالَ فَذَكَرْتُ الْأَنْصَارَ
وَالْمُهَاجِرِينَ عِنْدَهُمْ فَقُلْتُ الْمُهَاجِرُونَ خَيْرٌ مِنْ
الْأَنْصَارِ قَالَ فَأَخَذَ رَجُلٌ أَحَدَ لَحْيِي الرَّأْسِ
فَضَرَبَنِي بِهِ فَجَرَحَ بَأَنفِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ فِيَّ يَغْنِي نَفْسَهُ شَأْنُ الْخَمْرِ إِنَّمَا الْخَمْرُ
وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ
الشَّيْطَانِ.

میں نے کہا مجھ کو اجازت دیجئے میں اپنے مال کو بانٹ دوں جس کو
چاہوں آپ نے نہ مانا میں نے کہا اچھا آدھا مال بانٹ دوں آپ
نے نہ مانا میں نے کہا اچھا تہائی مال بانٹ دوں آپ چپ ہو رہے
پھر یہی حکم ہوا کہ تہائی مال تک بانٹا درست ہے۔ سعد نے کہا
ایک بار میں انصار اور مہاجرین کے کچھ لوگوں کے پاس گیا
انہوں نے کہا آؤ ہم تم کو کھانا کھلائیں گے اور شراب پلائیں گے
اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی میں ان کے پاس گیا
ایک باغ میں وہاں ایک اونٹ کے سر کا گوشت بھونا گیا تھا
اور شراب کی ایک مشک رکھی تھی میں نے گوشت کھایا اور شراب
پی ان کے ساتھ وہاں مہاجرین اور انصار کا ذکر آیا میں نے کہا
مہاجرین انصار سے بہتر ہیں ایک شخص نے سری کا ایک ٹکڑا لیا اور
مجھے مارا میرے ناک میں زخم لگا میں نے رسول اللہ سے بیان کیا
تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری شراب اور جو اور تھان اور پانے
یہ سب نجاست ہیں شیطان کے کام ہیں۔

۶۲۳۹- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ
أُنْزِلَتْ فِي أَرْبَعِ آيَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى
حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ سِمَاكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ
قَالَ فَكَانُوا إِذَا أَرَادُوا أَنْ يُطْعِمُوهَا شَحَرُوا فَأَهَا
بَعْضًا ثُمَّ أَوْجَرُوهَا وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا فَضَرَبَ بِهِ
أَنْفَ سَعْدٍ فَفَزَرَهُ وَكَانَ أَنْفُ سَعْدٍ مَفْزُورًا.

۶۲۳۹- سعد نے کہا میرے باب میں چار آیتیں اتریں پھر بیان کیا
حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری شعبہ نے زیادہ کیا کہ سعد نے
کہا آخر لوگ جب میری ماں کو کھانا کھلانا چاہتے تو اس کا منہ ایک
لکڑی سے کھولتے پھر کھانا اس کے منہ میں ڈالتے اس روایت میں
یہ ہے کہ سعد کی ناک پر مارا اور ان کی ناک چر گئی پھر ان کی ناک
ہمیشہ چری رہی۔

۶۲۴۰- عَنْ سَعْدٍ فِيَّ وَلَا تَطْرُدُ الَّذِينَ يَدْعُونَ
رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ قَالَ نَزَلَتْ فِي سِتَّةِ أَنَا
وَأَبْنُ مَسْعُودٍ مِنْهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ قَالُوا لَهُ
تَدْنِي هَؤُلَاءِ.

۶۲۴۰- سعد سے روایت ہے یہ آیت مت دور کر ان لوگوں کو
جو پکارتے ہیں اپنے مالک کو صبح اور شام چھ آدمیوں کے باب میں
اتری ان میں میں تھا اور عبد اللہ بن مسعود بھی تھے مشرک کہتے
تھے آپ ان لوگوں کو اپنے نزدیک رکھتے ہیں۔

۶۲۴۱- عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ

۶۲۴۱- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم چھ آدمی رسول اللہ
ﷺ کے ساتھ تھے مشرکوں نے کہا آپ ان لوگوں کو اپنے پاس

لِلنَّبِيِّ ﷺ اطْرُدْ هَؤُلَاءِ لَّا يَحْتَرِثُونَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ أَنَا وَأَبْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِنْ هَذِلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أَسْمِيَهُمَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَتْ نَفْسُهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَئَا تَطْرُدُ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ.

۶۲۴۲- عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ لَمْ يَتَّقْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ بِلَاقِ الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا.

بَابُ مَنْ فَضَّائِلِ طَلْحَةَ وَ الزُّبَيْرِ

۶۲۴۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ نَدَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَأَتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَأَتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَأَتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيُّ وَحَوَارِيُّ الزُّبَيْرِ)).

۶۲۴۴- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي عُبَيْدَةَ

۶۲۴۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَعَ النِّسْوَةِ فِي أَطْلَمِ حَسَّانَ فَكَانَ يُطَاطِئُ لِي مَرَّةً فَأَنْظَرُ وَأُطَاطِئُ لَهُ مَرَّةً فَيَنْظُرُ فَكُنْتُ أَعْرِفُ أَبِي إِذَا مَرَّ عَلَى فَرَسِهِ فِي السَّلَاحِ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي فَقَالَ وَرَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمَّا وَاللَّهِ لَقَدْ جُمِعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ أَبَوِيَّ

سے ہانک دیجئے یہ جرات نہ کریں گے ہم پر ان لوگوں میں میں تھا ابن مسعود تھے اور ایک شخص ہذیل کا تھا اور بلال اور دو شخص اور تھے جن کا میں نام نہیں لیتا آپ کے دل میں جو اللہ نے چاہا وہ آیا آپ نے دل ہی دل میں باتیں کیں تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری مت ہنکا ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام اور چاہتے ہیں اس کی رضا مندی۔

۶۲۴۲- ابو عثمان سے روایت ہے ان دنوں میں جب رسول اللہ ﷺ لڑتے تھے (کافروں سے) بعضے دن کوئی آپ کے ساتھ نہ رہا سوا طلحہ اور سعد کے۔

باب: حضرت طلحہ اور حضرت زبیرؓ کی فضیلت

۶۲۴۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے خندق کے دن لوگوں کو جہاد کی ترغیب دی زبیر نے جواب دیا کہ حاضر اور مستعد ہوں پھر آپ نے بلایا تو زبیر ہی نے جواب دیا پھر آپ نے بلایا تو زبیر ہی نے جواب دیا آخر آپ نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک خاص مصاحب ہوتا ہے اور میرا خاص مصاحب زبیر ہے۔

۶۲۴۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۲۴۵- عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے میں اور عمرو بن ابی سلمہ خندق کے دن عورتوں کے ساتھ تھے حسان بن ثابت کے قلعہ میں تو کبھی وہ جھک جاتا میرے لیے میں دیکھتا اور کبھی میں جھک جاتا اس کے لیے وہ دیکھتا میں اپنے باپ کو پہچان لیتا جب وہ گھوڑے پر نکلتے ہتھیار باندھے ہوئے بنی قریظہ کی طرف پھر میں نے یہ ذکر کیا اپنے باپ سے انھوں نے کہا بیٹا تو نے مجھے دیکھا تھا میں نے کہا ہاں انھوں نے کہا قسم خدا کی اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے جمع کر دیا اپنے ماں باپ کو اور فرمایا خدا ہوں تجھ پر

ماں باپ میرے۔

۶۲۳۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

فَقَالَ ((فَذَاكَ أَبِي وَأُمِّي)) .

۶۲۴۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي الْأَطْعَمِ الَّذِي فِيهِ النَّسْوَةُ يَعْنِي نِسْوَةَ النَّبِيِّ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ مُسْهَرٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُرْوَةَ فِي الْحَدِيثِ وَلَكِنْ أَدْرَجَ الْقِصَّةَ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ .

۶۲۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى جِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اهَذَا فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ)) .

۶۲۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَلَى جَبَلٍ جِرَاءٍ فَتَحَرَّكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اسْكُنْ جِرَاءٍ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ)) وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ .

۶۲۴۹- عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ أَبَوَاكَ وَاللَّهِ مِنَ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ .

۶۲۳۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ حرا پہاڑ پر تھے اور آپ کے ساتھ ابو بکر اور عمر اور علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر تھے اس کا پتھر ہلا رسول اللہ نے فرمایا تھم جاے حرا تیرے اوپر کوئی نہیں ہے مگر نبی یا صدیق یا شہید (نبی حضرت تھے اور صدیق ابو بکر باقی سب شہید ہیں ظلم سے مارے گئے یہاں تک کہ طلحہ اور زبیر بھی)۔

۶۲۳۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۳۹- حضرت عائشہؓ نے عروہ بن زبیر سے کہا اللہ کی قسم تمہارے دونوں باپ (یعنی زبیر اور ابو بکر) ان لوگوں میں سے تھے جن کا ذکر اس آیت میں ہے الذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابہم القرع یعنی جن لوگوں نے اطاعت کی اللہ اور اس کے رسول کی زخمی ہونے پر بھی (ابو بکر عروہ کے باپ نہ تھے مانا تھے نانا کو بھی باپ کہتے ہیں)۔

۶۲۵۰- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ تَعْنِي أَبَا بَكْرٍ وَالزُّبَيْرُ

۶۲۵۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں دونوں باپ کا بیان ہے یعنی ابو بکر اور زبیر۔

۶۲۵۱- عُرْوَةُ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ كَانَتْ أَبَوَاكَ مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ.

۶۲۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ فَضَائِلِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ

باب: ابو عبیدہ بن جراح کی فضیلت

۶۲۵۲- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينًا أَيْتَهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ))

۶۲۵۲- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن الجراح ہیں (اگرچہ اور صحابہ بھی امین تھے پر ابو عبیدہ اوروں سے ممتاز تھے)۔

۶۲۵۳- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَهْلَ الْيَمَنِ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا يُعَلِّمُنَا السُّنَّةَ وَالْإِسْلَامَ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَقَالَ ((هَذَا أَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ))

۶۲۵۳- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ یمن کے لوگ حضرت کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ ایک ایسا آدمی بھیجئے جو ہم کو حدیث اور اسلام سکھاوے تو آپ نے ابو عبیدہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا یہ اس امت کا امانت دار ہے۔

۶۲۵۴- عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْعَثْ إِلَيْنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ ((لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقٌّ أَمِينٌ حَقٌّ أَمِينٌ)) قَالَ فَاسْتَشَرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ.

۶۲۵۴- حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نجران کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہمارے پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجئے آپ نے فرمایا میں تمہارے پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجتا ہوں وہ بے شک امانت دار ہے بے شک امانت دار ہے راوی نے کہا لوگ فتنہ ر ہے کہ کس کو بھیجتے ہیں آپ نے ابو عبیدہ بن الجراح کو بھیجا۔

۶۲۵۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

۶۲۵۵- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

بَابُ مَنْ فَضَائِلِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

باب: سیدنا حسن اور سیدنا حسین کی فضیلت

۶۲۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ

۶۲۵۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

(۶۲۵۶) ☆ یعنی سیدنا حسن سے جو کوئی محبت کرے اس سے بھی تو محبت کر سچان اللہ اہل بیت کی محبت ایسی عمدہ چیز ہے کہ اس وجہ سے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِحَسَنِ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ))

نے فرمایا حسنؑ کے لیے یا اللہ میں اس کو چاہتا ہوں یعنی اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی محبت رکھ اس سے اور محبت رکھ اس سے جو محبت رکھے اس سے۔

۶۲۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أُكَلِّمُهُ حَتَّى جَاءَ سُوقُ بَنِي قَيْنِقَاعَ ثُمَّ انْصَرَفَ حَتَّى أَتَى عِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ ((أَنْتُمْ لَكُمْ أَنْتُمْ لَكُمْ)) يَعْنِي حَسَنًا فَقُلْنَا أَنَّهُ إِنَّمَا تَحِبُّهُ أُمُّهُ لِأَنَّهُ تَغَسَّلَهُ وَتَلَبَّسَهُ سَبْحًا فَلَمْ يَلِثْ أَنْ جَاءَ يَسْعَى حَتَّى اعْتَقَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ))

۶۲۵۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا دن کو ایک وقت نہ آپ مجھ سے بات کرتے تھے نہ میں آپ سے بات کرتا تھا (یعنی خاموش چلے جاتے تھے) یہاں تک کہ بنی قینقاع کے بازار میں پہنچے پھر آپ لوٹے اور حضرت فاطمہؑ زہرا کے گھر پر آئے اور پوچھا بچہ ہے بچہ ہے یعنی سیدنا حسنؑ کو ہم سمجھے کہ ان کی ماں نے ان کو روک رکھا ہے نہلانے دھلانے اور خوشبو کا ہار پہنانے کے لیے لیکن تھوڑی ہی دیر میں وہ دوڑتے ہوئے آئے اور دونوں ایک دوسرے سے گلے ملے (یعنی رسول اللہ ﷺ اور سیدنا حسنؑ) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ اور محبت رکھ اس شخص سے جو اس سے محبت رکھے۔

۶۲۵۸- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَائِشَةَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ))

۶۲۵۸- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سیدنا حسنؑ کو رسول اللہ ﷺ کے کاندھے پر دیکھا اور آپ فرماتے تھے یا اللہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ۔

۶۲۵۹- عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاصِبًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَائِشَةَ وَهُوَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ))

۶۲۵۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزر۔

۶۲۶۰- عَنْ إِبْنِ أَبِي عَازِبَةَ قَالَ لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنَ بَغْلَتَهُ الشَّهَاءَ حَتَّى أُدْخِلْتُهُمْ حُجْرَةَ

۶۲۶۰- ایسا نے اپنے باپ (سلمہ بن الاکوع) سے سنا انھوں نے کہا میں نے اس سفید خچر کو کھینچا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حسنؑ اور سیدنا حسینؑ سوار تھے یہاں تک کہ ان کو

لے سے آدمی اللہ جل جلالہ کا محبوب بن جاتا ہے یا اللہ تو ہم کو قائم رکھ اہل بیت کی محبت پر اور ماراگی محبت پر اور حشر کر ان کی محبت پر ہر چند مومن کو سوا اللہ تعالیٰ کے کسی کی محبت نہ چاہیے پر اللہ کے رسول کی اور رسول اللہ کے اہل بیت کی اور صحابہ کرام کی محبت در حقیقت اللہ کی محبت ہے تو اللہ سے بالذات ہے اور اوروں سے بواسطہ۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا قُدَّامَهُ وَهَذَا خَلْفَهُ. لے گیا حجرہ نبوی تک ایک صاحبزادے آپ کے آگے تھے اور ایک پیچھے۔

بَابُ فَضَائِلِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۲۶۱- عَنْ عَائِشَةَ عَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مَرْحَلٌ مِنْ شَعْرِ أَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا.

۶۲۶۱- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ صبح کو نکلے اور آپ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے جس پر کجاووں کی صورتیں یا ہانڈیوں کی صورتیں بنی ہوئی تھیں کالے بالوں کی اتنے میں سیدنا حسن آئے آپ نے ان کو اس چادر کے اندر کر لیا پھر سیدنا حسین آئے ان کو بھی اندر کر لیا پھر فاطمہ زہرا آئیں ان کو بھی اندر کر لیا پھر حضرت علی آئے ان کو بھی اندر کر لیا بعد اس کے فرمایا انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اهل البیت ویطہرکم تطہیرا یعنی اللہ تعالیٰ جل جلالہ چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے ناپاکی کو اور پاک کرے تم کو اے گھر والو!

بَابُ مَنْ فَضَائِلِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَابْنِهِ أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

۶۲۶۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ ادْعُوهُمْ لِأَسْمَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ.

۶۲۶۲- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد کہا کرتے تھے (اس وجہ سے کہ آپ نے ان کو متبنی کیا تھا) یہاں تک کہ قرآن میں اتر ا پکارو ان کو ان کے باپوں کی طرف نسبت کر کے یہ اچھا ہے اللہ کے نزدیک۔

(۶۲۶۱) یہ آیت تطہیر ہے اس کے اول اور آخر ازواج مطہرات کا بیان ہے اور ان کی طرف خطاب ہے اس آیت کے بعد یہ ہے واذکون ما ینبی فی بیوتکم عطف کے ساتھ جو صریح ہے ازواج کے ساتھ خطاب کرنے میں اس صورت میں یہاں اہل بیت سے خاص ازواج مراد تھے پر آپ نے ان لوگوں کو بھی شریک کر لیا تاکہ پاکی میں وہ بھی شامل ہو جائیں اور یہ قول کہ آیت تطہیر لوگوں سے خاص ہے اور ازواج مطہرات اس میں داخل نہیں ہیں سیاق و سباق قرآنی سے بعید معلوم ہوتا ہے اور اس میں زیادہ گفتگو کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ یہ امر بہر حال ثابت ہے کہ سیدنا حسن اور سیدنا حسین اور علی اور فاطمہ زہرا آیت تطہیر میں داخل ہیں۔

۶۲۶۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِمِثْلِهِ

۶۲۶۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۶۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسَ فِي إِمْرَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((إِنْ تَطَعْنُوا فِي إِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطَعُونَ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَإِنَّمَا اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْبَاطِرَةِ وَإِنْ كَانَ لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسَ إِلَيَّ وَإِنْ هَذَا لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسَ إِلَيَّ بَعْدَهُ))

۶۲۶۴- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا سردار اسامہ بن زید کو کیا لوگوں نے اس کی سرداری پر طعن کیا (کہ ایک نوجوان شخص کو بڑے بڑے مہاجرین اور انصار کا آپ نے افسر کیا) تب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا اگر تم طعن کرتے ہو اسامہ کی سرداری میں تو البتہ تم طعن کر چکے ہو اس کے پاس کی سرداری میں اس سے پہلے اور قسم خدا کی اس کا باپ سرداری کے لائق تھا اور سب لوگوں میں وہ میرا زیادہ پیارا تھا اور اب اسامہ اس کے بعد سب لوگوں میں مجھے پیارا ہے۔

۶۲۶۵- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ((إِنْ تَطَعْنُوا فِي إِمَارَتِهِ يُرِيدُ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَإِنَّمَا اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لَهَا وَإِنَّمَا اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لَهَا لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّمَا اللَّهُ إِنْ هَذَا لَهَا لَخَلِيقٌ يُرِيدُ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَإِنَّمَا اللَّهُ إِنْ كَانَ لَأَحَبَّهُمْ إِلَيَّ مِنْ بَعْدِهِ فَأَوْصِيكُمْ بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ صَالِحِكُمْ))

۶۲۶۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے تو میں وصیت کرتا ہوں اسامہ کے ساتھ سلوک کرنے کی وہ تم میں نیک بخت لوگوں میں سے ہے۔

بَابُ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ

باب: عبد اللہ بن جعفرؓ بن ابی طالب کی فضیلت

۶۲۶۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ لِأَبْنِ الزُّبَيْرِ أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَنْتَ وَأَبْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلْنَا وَتَرَكَكَ.

۶۲۶۶- عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے عبد اللہ بن جعفر نے عبد اللہ بن زبیر سے کہا تم کو یاد ہے جب میں اور تم اور ابن عباسؓ رسول اللہ ﷺ سے ملے تھے تو آپ نے ہم کو سوار کر لیا اور تم کو چھوڑ دیا (اس لیے کہ سواری پر زیادہ جگہ نہ ہوگی)۔

(۶۲۶۳) ☆ پہلے آپ نے زید کو لشکر کا سردار کر کے بھیجا تھا وہ شام میں شہید ہوئے اس لیے حضرت نے دوبارہ لشکر کشی کی اور سرداری ان کے بیٹے کو دی تاکہ ان کو باپ کا رنج کم ہو دوسرے یہ کہ وہ بہ نسبت اوروں کے لڑائی میں زیادہ کوشش کریں گے۔
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرداری اور حکومت میں بڑا امر لیاقت ہے اگر لیاقت نہ ہو تو قدامت اور سن بیکار ہے۔

كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرُ مَرْيَمَ بِنْتِ
عِمْرَانَ وَآسِيَةَ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ وَإِنَّ فُضْلَ
عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفُضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ
الطَّعَامِ))

ہوئی سوا مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بیوی کے اور عائشہ
کی فضیلت اور عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت اور کھانوں
پر (نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ حضرت عائشہ
حضرت مریم اور آسیہ سے افضل ہیں کیونکہ احتمال ہے کہ مراد
فضیلت سے اس امت کی عورتوں پر ہووے)۔

۷۲۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
أَتَى جَبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ
خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْكَ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ
شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ
رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ وَمِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ
مِنْ قَصَبٍ لَّا صَحْبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ قَالَ أَبُو
بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ
وَلَمْ يَقُلْ فِي الْحَدِيثِ وَمِنِّي.

۷۲۷۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت جبرائیل
علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض
کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں آپ
کے پاس آتی ہیں ایک برتن لے کر اس میں سالن ہے یا کھانا ہے یا
شربت ہے پھر جب وہ آویں تو آپ ان کو سلام کہیے ان کے
پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے اور ان کو خوشخبری
دے دیجئے ایک گھر کی جنت میں جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے نہ اس
میں غل ہے نہ کوئی تکلیف ہے۔

۶۲۷۴- عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي أَوْفَى أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَشَرَ خَدِيجَةَ
بَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ
مِنْ قَصَبٍ لَّا صَحْبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ.

۶۲۷۴- اسماعیل نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا رسول اللہ
ﷺ نے حضرت خدیجہ کو خوشخبری دی ایک گھر کی جنت میں؟
انھوں نے کہا ہاں آپ نے ان کو خوشخبری دی ایک گھر کی جنت
میں جو خولدار موتی کا ہے نہ اس میں شور و غل ہے نہ تکلیف ہے۔

۶۲۷۵- عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۶۲۷۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۷۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَشَّرَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ خَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ.

۶۲۷۶- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے خوشخبری دی حضرت خدیجہ کو ایک گھر کی جنت میں۔

۶۲۷۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا
غُرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَلَقَدْ
هَلَكَتُ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِينَ لَمَّا
كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ
أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ فِي الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ
لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِيهَا إِلَى حَلَائِلِهَا.

۶۲۷۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے
کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا خدیجہ پر کیا وہ میرے نکاح
سے تین برس پہلے مر چکی تھیں اور یہ رشک میں اس وقت کرتی
جب آپ خدیجہ کا ذکر کرتے (اور ان کی تعریف کرتے) اور
پروردگار نے آپ کو حکم دیا تھا کہ خدیجہ کو خوشخبری دیں ایک مکان
کی جنت میں جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے اور آپ بکری ذبح کرتے

تھے پھر خدیجہ کی سہیلیوں کے پاس اس کا گوشت بھیجتے تھے۔

۶۲۷۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کی بیبیوں پر رشک نہیں کیا البتہ خدیجہ پر کیا اور میں نے ان کو نہیں پایا رسول اللہ ﷺ جب بکری ذبح کرتے تو فرماتے اس کا گوشت خدیجہ کے عزیزوں کو بھیجو۔ ایک دن میں نے آپ کو غصہ کیا اور کہا خدیجہ آپ نے فرمایا مجھے ان کی محبت خدائے تعالیٰ نے ڈال دی۔

۶۲۷۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا۔

۶۲۸۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے اتنا رشک آپ کی کسی بی بی پر نہیں کیا جتنا خدیجہ پر کیا کیونکہ آپ ان کا ذکر بہت کرتے اور میں نے تو خدیجہ کو کبھی دیکھا بھی نہ تھا۔

۶۲۸۱- حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ پر دوسرا نکاح نہیں کیا یہاں تک کہ وہ مر گئیں۔

۶۲۸۲- حضرت عائشہ سے روایت ہے ہالہ بنت خویلد حضرت خدیجہ کی بہن (آپ کی سالی) نے اجازت مانگی رسول اللہ کے پاس آنے کی آپکو خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد آیا آپ خوش ہوئے اور فرمایا یا اللہ ہالہ بیٹی خویلد کی مجھے رشک آیا میں نے کہا آپ کیا یاد کرتے ہیں قریش کی بڑھیوں میں سے ایک بڑھیا کے سرخ مسوڑھوں والی (یعنی انتہا کی بڑھیا جس کے ایک دانت بھی نہ رہا ہو نری سرخی ہی سرخی ہو دانت کی سفیدی بالکل نہ ہو) پتی پنڈلیوں والی وہ مر گئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بہتر عورت دی (جوان باکرہ جیسے میں ہوں)۔ قاضی نے کہا عورتوں کو ایسا رشک معاف ہے کیونکہ یہ ان کی طبعی ہے اور اسی واسطے آپ نے حضرت عائشہ کو ایسا کہنے سے منع نہ کیا اور میرے نزدیک اس کی وجہ یہ تھی کہ عائشہ کم سن تھیں اور شاید بالغ بھی نہ ہوئی ہوں اس وجہ سے آپ ان پر خفا نہ ہوئے۔

۶۲۷۸- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غَرَّتْ عَلَيَّ نِسَاءَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا عَلَيَّ خَدِيجَةَ وَابْنِي لَمْ أُذْرِكْهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ فَيَقُونُ ((أَرْسَلُوا بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ خَدِيجَةَ)) قَالَتْ فَأَغْضَبْتُهُ يَوْمًا فَقُلْتُ خَدِيجَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي قَدْ رُزِقْتُ حُبَّهَا))

۶۲۷۹- هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ إِلَى قِصَّةِ الشَّاةِ وَلَمْ يَذْكُرْ الزِّيَادَةَ بَعْدَهَا. ۶۲۸۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غَرَّتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَائِهِ مَا غَرَّتْ عَلَيَّ خَدِيجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِهِ إِيَّاهَا وَمَا رَأَيْتُهَا قَطُّ.

۶۲۸۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَنْزَوِجِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ خَدِيجَةَ حَتَّى مَاتَتْ.

۶۲۸۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنْتُ هَالَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانِ خَدِيجَةَ فَأَرْتَاخَ لِذَلِكَ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ هَالَةَ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ)) فَعَرَّتْ فَقُلْتُ وَمَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشُّدْقَيْنِ هَلَكْتُ فِي الدَّهْرِ فَأَبْدَلَكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا.

بَابُ فَضَائِلِ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ

باب: ام المؤمنین حضرت عائشہ کی فضیلت

۶۲۸۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أُرَيْتُكَ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ جَاءَنِي بِكَ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هَذِهِ أَمْرَأَتُكَ فَأَكْشِفُ عَنْ وَجْهِكَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَأَقُولُ إِنَّ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمَضِّهِ))

۶۲۸۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تجھے خواب میں دیکھا تین راتوں تک (نبوت سے پہلے یا نبوت کے بعد) ایک فرشتہ تجھ کو ایک سفید حریر کے ٹکڑے میں لایا اور مجھے کہنے لگا یہ آپ کی عورت ہے میں نے تیرا منہ کھولا تو وہ تو نکلی میں نے کہا اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو ایسا ہی ہوگا (یعنی یہ عورت مجھے ملے گی اگر کوئی اور تعبیر اس خواب کی نہ ہو)۔

۶۲۸۴- عَنْ هِشَامِ بْنِ هَازِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۶۲۸۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۸۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتُ عَلَيَّ غَضَبِي)) قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ قَالَ ((أَمَّا إِذَا كُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكَ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتُ غَضَبِي قُلْتُ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ)) قَالَتْ قُلْتُ أَجَلُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ.

۶۲۸۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا میں جان لیتا ہوں جب تو مجھ سے خوش ہوتی ہے اور جب ناخوش ہوتی ہے میں نے عرض کیا کیونکر آپ جان لیتے ہیں آپ نے فرمایا جب تو خوش ہوتی ہے تو کہتی ہے نہیں قسم محمد کے رب کی اور جب ناراض ہو جاتی ہے تو کہتی ہے نہیں قسم ہے ابراہیم کے رب کی میں نے عرض کیا بے شک قسم اللہ کی یا رسول اللہ میں آپ کا نام چھوڑ دیتی ہوں (جب آپ سے ناراض ہوتی ہوں)۔ یہ غصہ حضرت عائشہ کا اسی رشک کے باب سے ہے جو عورتوں کو معاف ہے اور وہ ظاہر میں ہوتا ہے دل میں حضرت عائشہ رسول سے کبھی ناراض نہ ہوتیں۔

۶۲۸۶- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

۶۲۸۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۸۷- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ وَكَانَتْ تَأْتِينِي

۶۲۸۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ گڑیوں سے کھیلتی تھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس انھوں نے کہا میری

(۶۲۸۷) ☆ قاضی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ گڑیوں سے کھیلنا درست ہے اور یہ مستثنیٰ ہیں تصویروں میں سے کیونکہ اس کھیل میں عورتوں کی تعلیم ہے خانہ داری کے امور کی اور علماء نے جائز رکھا ہے گڑیوں کی بیج اور شراہ کو اور امام مالک سے اس کی کراہت تھی

صَوَاحِبِي فَكُنْ يَنْقِمِينَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ
٦٢٨٨- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي
حَدِيثٍ جَرِيرٍ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فِي بَيْتِهِ
وَهُنَّ اللَّعَبُ.

٦٢٨٩- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّاسَ
كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا يَأْهَمُ يَوْمَ عَائِشَةَ يَتَغَوَّنَ
بِذَلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

٦٢٩٠- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ أُرْسِلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ
فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ مُصْطَرِعٌ مَعِيَ فِي
مِرْطَلِي فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
أَزْوَاجَكَ أُرْسِلَنِي إِلَيْكَ يَسْأَلُكَ الْعَدْلُ فِي ابْنَةِ
أَبِي قُحَافَةَ وَأَنَا سَاكِنَةٌ قَالَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((أَيُّ بَنِيهِ أَلَسْتَ تُحِبِّينَ مَا أَحَبُّ))
فَقَالَتْ بَلَى قَالَ ((فَأَجِبي هَذِهِ)) قَالَتْ
فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِينَ سَمِعَتْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فَارْجَعَتْ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ
فَأَخْبَرْتُهُنَّ بِالَّذِي قَالَتْ وَبِالَّذِي قَالَ لَهَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَ لَهَا مَا نَرَاكَ أَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ
فَارْجِعِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَوْنِي لَهُ إِنَّ
أَزْوَاجَكَ يَسْأَلُكَ الْعَدْلُ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ
فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاللَّهِ لَا أُكَلِّمُهُ فِيهَا أَبَدًا قَالَتْ

بھولیاں آتیں اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر غائب ہو جاتیں (شرم
سے اور ڈر سے) آپ ان کو میرے پاس بھیج دیتے۔
٦٢٨٨- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٢٨٩- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے لوگ میری
باری کا انتظار کیا کرتے جس دن میری باری ہوتی تھی بھیجتے تاکہ
آپ خوش ہوں۔

٦٢٩٠- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ کی بیبیوں نے فاطمہ زہرا آپ کی صاحبزادی کو آپ کے پاس
بھیجا انھوں نے اجازت مانگی آپ لیٹے ہوئے تھے میرے ساتھ
میری چادر میں آپ نے اجازت دی انھوں نے عرض کیا یا رسول
اللہ آپ کی بیبیوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے وہ چاہتی ہیں
آپ انصاف کریں ان کے ساتھ ابو قحافہ کی بیٹی میں (یعنی جتنی
محبت ان سے رکھتے ہیں اتنی ہی اوروں سے رکھیں یہ امر اختیاری
نہ تھا اور سب باتوں میں تو آپ انصاف کرتے تھے) اور میں
خاموش تھی آپ نے فرمایا اے بیٹی کیا تو وہ نہیں چاہتی جو میں
چاہوں وہ بولیں یا رسول اللہ میں تو وہی چاہتی ہوں جو آپ چاہیں
آپ نے فرمایا تو محبت رکھ عائشہ سے یہ سنتے ہی فاطمہ انھیں اور بیبیوں
کے پاس گئیں ان سے جا کر اپنا کہنا اور رسول اللہ کا فرمانا بیان کیا وہ
کہنے لگیں ہم سمجھتی ہیں تم کچھ ہمارے کام نہ آئیں اس لیے پھر جاؤ
رسول اللہ کے پاس اور کہو آپ کی بیبیاں انصاف چاہتی ہیں ابو قحافہ
کی بیٹی کے مقدمہ میں (ابو قحافہ حضرت ابو بکرؓ کے باپ تھے تو
حضرت عائشہ کے دادا ہوئے دادا کی طرف نسبت دے سکتے ہیں)

قرآن منقول ہے اور جمہور علماء کا قول یہی ہے کہ ان سے کھیلنا درست ہے اور ایک طائفہ کا یہ قول ہے کہ یہ حکم منسوخ ہے تصویروں کی حدیث
سے۔ (نودی)

عَائِشَةُ فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِيْنِي مِنْهُنَّ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ أَرِ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّينِ مِنْ زَيْنَبَ وَأَتَقَى لِلَّهِ وَأَصْدَقَ حَدِيثًا وَأَوْصَلَ لِلرَّجَمِ وَأَعْظَمَ صَدَقَةً وَأَشَدَّ انْتِدَالًا لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ وَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مَا عَدَا سُورَةَ مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةُ قَالَتْ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا عَلَى الْحَائَةِ الَّتِي دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا وَهُوَ بِهَا فَأَذِنَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أُرْسَلَنِي إِلَيْكَ يَسْأَلُكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ قَالَتْ ثُمَّ وَقَعْتُ بِي فَاسْتَطَالَتْ عَلَيَّ وَأَنَا أَرْقُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْقُبُ طَرَفَهُ هَلْ يَأْذُنُ لِي فِيهَا قَالَتْ فَلَمْ تَبْرَحْ زَيْنَبُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْرَهُ أَنْ أَتَصَبَّرَ قَالَتْ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَتَشَبَّهَا حَتَّى أَنْحَيْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَسَّمَ ((إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ))

حضرت فاطمہ نے کہا قسم خدا کی میں تو حضرت عائشہ کے مقدمہ میں اب کبھی رسول اللہ سے گفتگو نہ کروں گی حضرت عائشہ نے کہا آخر آپ کی بیبیوں نے ام المومنین زینب بنت جحش کو آپ کے پاس بھیجا اور میرے برابر کے مرتبہ میں آپ کے سامنے وہی تھیں اور میں نے کوئی عورت ان سے زیادہ دیندار اور خدا سے ڈرنے والی اور سچی بات کہنے والی اور نانا جوڑنے والی اور خیرات کرنے والی نہیں دیکھی اور نہ ان سے بڑھ کر کوئی عورت اپنے نفس پر زور ڈالتی تھی اللہ تعالیٰ کے کام میں اور صدقہ میں فقط ان میں ایک تیزی تھی (یعنی غصہ تھا۔ اس سے بھی وہ جلدی پھر جاتیں اور مل جاتیں اور نادام ہو جاتیں) انھوں نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اجازت دی اسی حال میں کہ آپ میری چادر میں تھے جس حال میں فاطمہ آئی تھیں انھوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی بیبیاں انصاف چاہتی ہیں ابو قحافہ کی بیٹی کے مقدمہ میں پھر یہ کہہ کر مجھ پر آئیں اور زبان درازی کی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کو دیکھ رہی تھی کہ آپ مجھے اجازت دیتے ہیں جواب دینے کی یا نہیں یہاں تک کہ مجھ کو معلوم ہو گیا کہ آپ جواب دینے سے برا نہیں مانیں گے تب تو میں بھی ان پر آئی اور تھوڑی ہی دیر میں ان کو بند کر دیا رسول اللہ بنے اور فرمایا یہ ابو بکر کی بیٹی ہے (کسی ایسے ویسے کی لڑکی نہیں ہے جو تم سے دب جائے)۔

۶۲۹۱- ترجمہ وہی جواب پر گزرے۔

۶۲۹۱- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ فِي الْمَعْنَى غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَتَشَبَّهَا أَنْ أَنْحَيْتُهَا عَلَيْهِ

۶۲۹۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَفْقَهُ (بیماری میں)

يَقُولُ اَيْنَ اَنَا الْيَوْمَ اَيْنَ اَنَا غَدًا اسْتَبْطَاءَ يَوْمٍ عَائِشَةُ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللَّهُ بَيْنَ سَخْرِي وَنَخْرِي.

اور فرماتے تھے کل میں کہاں ہوں گا کل میں کہاں ہو گا یہ خیال کر کے کہ ابھی میری باری میں دیر ہے پھر میری باری کے دن اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلا لیا میرے سینہ اور حلق میں (یعنی آپ کا سر مبارک میرے سینہ سے لگا ہوا تھا)۔

۶۲۹۳- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَى صَدْرِهَا وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ)).

۶۲۹۳- ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے وفات سے پہلے اور ٹیک لگائے ہوئے تھے میرے سینہ پر میں نے کان لگایا آپ فرماتے تھے یا اللہ بخش دے مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور ملا دے مجھ کو اپنے رفیقوں سے۔

۶۲۹۴- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۶۲۹۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۹۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا قَالَتْ فَظَنَنْتُهُ خَيْرَ حَبِيبٍ.

۶۲۹۵- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں سنا کرتی تھی کہ کوئی نبی نہیں مرے گا یہاں تک کہ اس کو اختیار دیا جائے گا دنیا میں رہنے اور آخرت میں جانے کا پھر میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ کی بیماری میں جس میں آپ نے وفات پائی اس وقت آواز آپ کی بھاری تھی آپ نے فرمایا ان لوگوں کے ساتھ کر جن پر تو نے احسان کیا نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بخت لوگوں میں سے اور اچھے رفیق ہیں یہ لوگ۔ اس وقت میں سمجھی ان کو اختیار ملا۔

۶۲۹۶- عَنْ سَعْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۶۲۹۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۹۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَاحِبٌ ((إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يُرَى مَقْعَدُهُ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ)) قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَسُهُ عَلَى فَجْدِي عُشِيِّي سَلَّيْتُ سَبَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَيَّ السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى))

۶۲۹۷- سعد سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے تندرستی کی حالت میں کوئی نبی نہیں مرا یہاں تک کہ اس نے اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ نہیں لیا اور اختیار نہیں ملا دنیا سے جانے کے لیے حضرت عائشہ نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت آگیا تو آپ کا سر میری ران پر تھا آپ ایک ساعت تک بیہوش رہے پھر ہوش میں آئے اور اپنی آنکھ چھت کی طرف لگائی اور فرمایا یا اللہ بلند رفیقوں کے ساتھ کر (یعنی پیغمبروں کے ساتھ جو اعلیٰ علیین

میں رہتے ہیں) حضرت عائشہؓ نے کہا اس وقت میں نے کہا اب آپ ہم کو اختیار کرنے والے نہیں اور مجھے یاد آئی وہ حدیث جو آپ نے فرمائی تھی تندرستی کی حالت میں کوئی نبی نہیں مرا یہاں تک کہ اس نے اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ نہ لیا ہو اور اس کو اختیار نہ ملا ہو حضرت عائشہؓ نے کہا یہ آخری کلمہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللھم الرفیق الاعلیٰ۔

۶۲۹۸- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب سفر کو جاتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر ایک بار قرعہ مجھ پر اور ام المومنین حفصہ پر آیا ہم دونوں آپ کے ساتھ نکلیں اور آپ جب رات کو سفر کرتے تو حضرت عائشہؓ کے ساتھ چلتے ان سے باتیں کرتے ہوئے حفصہ نے عائشہ سے کہا آج کی رات تم میرے اونٹ پر چڑھو اور میں تمہارے اونٹ پر چڑھتی ہوں تم دیکھو گی جو تم نہیں دیکھتی تھیں اور میں دیکھوں گی جو میں نہیں دیکھتی تھی حضرت عائشہؓ نے کہا اچھا اور وہ حفصہ کے اونٹ پر سوار ہوئیں اور رات کو رسول اللہ ﷺ آئے دیکھا تو اس پر حفصہ ہیں آپ نے سلام کیا اور انہی کے ساتھ بیٹھ کر چلے یہاں تک کہ منزل پر اترے اور حضرت عائشہؓ نے آپ کو نہ پایا (رات بھر) ان کو غیرت آئی جب اتریں تو وہ اپنے پاؤں اذخر (گھاس) میں ڈالتیں اور کہتیں یا اللہ مجھ پر مسلط کر ایک بچھو یا سانپ جو مجھ کو ڈس لیوے وہ تو تیرے رسول ہیں میں ان کو کچھ کہہ نہیں سکتی۔

۶۲۹۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عائشہ کی فضیلت اور عورتوں پر ایسی ہے جیسے شہید

قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِذَا لَا يَخْتَارُنَا قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَرَفْتُ الْحَدِيثَ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخِيرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرُ كَلِمَةٍ نَكَلَّمَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَوْلُهُ ((اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى))

۶۲۹۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتْ الْقُرْعَةُ عَلَى عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ جَمِيعًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ مَعَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ أَلَا تَرَكَيْنِ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَأَرْكَبُ بَعِيرَكَ فَتَنْظُرِينَ وَأَنْظُرُ قَالَتْ بَلَى فَرَكِبْتُ عَائِشَةَ عَلَى بَعِيرِ حَفْصَةَ وَرَكِبْتُ حَفْصَةَ عَلَى بَعِيرِ عَائِشَةَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيَّ حَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ ثُمَّ سَارَ مَعَهَا حَتَّى نَزَلُوا فَافْتَقَدْتُهُ عَائِشَةُ فَغَارَتْ فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ تَحْعُلُ رِجْلَهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَتَقُولُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي رَسُولُكَ وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا.

۶۲۹۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۶۲۹۸) یہ حضرت عائشہؓ نے رشک اور غیرت کی وجہ سے کہا اور وہ عورتوں کو معاف ہے جیسے اوپر گزر چکا مہلب نے کہا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ باری باری رہنا ہر ایک عورت کے پاس آپ پر واجب نہ تھا اور نہ حفصہ ایسا کام کیوں کرتیں اور یہ کچھ ضروری نہیں اس لیے کہ اگر باری آپ پر واجب بھی ہو جب بھی سفر میں چلتے وہ ہر عورت کے پاس جاسکتا ہے اسی طرح حضر میں بھی کچھ ضروری کام کے لیے اور بوسہ اور لمس کر سکتا ہے بشرطیکہ دیر نہ لگاوے۔ (نووی)

(ایک کھانا ہے روٹی اور گوشت سے ملا کر بنایا جاتا ہے) کی فضیلت باقی کھانوں پر۔

۶۳۰۰- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۶۳۰۱- حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان سے (یعنی عائشہ سے) جبرئیل تم کو سلام کہتے ہیں انھوں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

۶۳۰۲- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۶۳۰۳- ترجمہ وہی ہے جواب پر گزرا ہے۔

۶۳۰۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبرئیل ہیں تم کو سلام کہتے ہیں میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ حضرت عائشہ نے کہا آپ دیکھتے تھے جو میں نہیں دیکھتی تھی۔

باب: ام زرع کی حدیث کا بیان

۶۳۰۵- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے گیارہ عورتیں بیٹھیں اور ان میں سے ہر ایک نے یہ اقرار کیا اور عہد کیا کہ اپنے اپنے خاوندوں کی کوئی بات نہ چھپاویں گی۔

پہلی عورت نے کہا میرا خاوند گویا دبے اونٹ کا گوشت ہے جو ایک دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہونہ تو وہاں تک صاف راستہ ہے کہ کوئی چڑھ جاوے اور نہ وہ گوشت موٹا ہے کہ لایا جاوے۔

دوسری عورت نے کہا میں اپنے خاوند کی خبر نہیں پھیلا سکتی میں ذرتی ہوں اگر بیان کروں تو پورا بیان نہ کر سکوں گی

يَقُولُ ((فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ))۔

۶۳۰۰- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ۔

۶۳۰۱- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا ((إِنَّ جَبْرِيْلَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ)) قَالَتْ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ۔

۶۳۰۲- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا۔

۶۳۰۳- عَنْ زَكَرِيَّا بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ۔

۶۳۰۴- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا عَائِشُ هَذَا جَبْرِيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ)) قَالَتْ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى۔

باب ذکر حدیث ام زرع

۶۳۰۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَحْبَابِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْأُولَى زَوْجِي لَحْمٌ حَمَلٌ غَثٌ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ وَعَرٍ لَا سَهْلٌ فَيُرْتَقَى وَلَا سَمِينٌ فَيُسْقَلُ قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أَبْتُ خَبْرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرَهُ أَذْكُرْ عُجْرَهُ وَبُحْرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَقُ إِنْ أَنْطَقَ أَطْلُقُ وَإِنْ أَسْكُتَ أَغْلِقُ قَالَتِ الرَّابِعَةُ

اس قدر اس میں عیوب ہیں ظاہری بھی اور باطنی بھی (اور بعضوں نے یہ معنی کئے ہیں کہ میں ڈرتی ہوں اگر بیان کروں تو اس کو چھوڑ دوں گی یعنی وہ خفا ہو کر مجھ کو طلاق دے گا اور اس کو چھوڑنا پڑے گا)۔

تیسری عورت نے کہا میرا خاوند لمبا ہے (یعنی احمق) اگر میں اس کی برائی بیان کروں تو مجھ کو طلاق دے دے گا اور جو چپ رہوں تو اوپر رہوں گی (یعنی نہ نکاح کے مزے اٹھاؤں گی نہ بالکل محرم رہوں گی)۔

چوتھی نے کہا میرا خاوند تو ایسا ہے جیسے تہامہ (حجاز اور مکہ) کی رات نہ گرم ہے نہ سرد (یعنی معتدل المزاج ہے نہ ڈر ہے نہ رنج) (یہ اس کی تعریف کی یعنی اس کے عمدہ اخلاق ہیں اور نہ وہ میری صحبت سے ملول ہوتا ہے)

پانچویں عورت نے کہا میرا خاوند جب گھر میں آتا تو چیتا ہے (یعنی پڑ کر سو جاتا ہے اور کسی کو نہیں ستاتا) جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے اور جو مال اسباب گھر چھوڑ جاتا ہے اس کو نہیں پوچھتا۔ چھٹی عورت نے کہا میرا خاوند اگر کھاتا ہے تو سب تمام کر دیتا ہے اور پیتا ہے تو تلچھٹ تک نہیں چھوڑتا اور لیتا ہے تو بدن لپیٹ لیتا ہے اور مجھ پر اپنا ہاتھ نہیں ڈالتا کہ میرا دکھ اور درد پہچانے (یہ بھی ہجو ہے یعنی سوا کھانے پینے کے نیل کی طرح اور کوئی کام کا نہیں عورت کی خبر تک نہیں لیتا)۔

رُوحِي كَلِيلَ تَهَامَةَ لَا خَرٌّ وَلَا قَرٌّ وَلَا مَخَافَةٌ وَلَا سَامَةٌ قَالَتْ الْخَامِسَةُ رُوحِي إِنْ دَخَلَ فَهْدٌ وَإِنْ خَرَجَ أُسَيْدٌ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتْ السَّادِسَةُ رُوحِي إِنْ أَكَلَ لَفٌّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفٌ وَإِنْ اضْطَجَعَ التَّفُّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَيْتُ قَالَتْ السَّابِعَةُ رُوحِي غَيَابَاءُ أَوْ غَيَابَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ ذَا لَهْ ذَا شَحْكٌ أَوْ فَلَكَ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكَ قَالَتْ الثَّامِنَةُ رُوحِي الرِّيحُ رِيحُ زُرْنَبٍ وَالْمَسُّ مَسُّ أُرْنَبٍ قَالَتْ التَّاسِعَةُ رُوحِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النَّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِي قَالَتْ الْعَاشِرَةُ رُوحِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ إِذَا سَمِعْتَ صَوْتَ الْمِرْهَرِ أَتَقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ قَالَتْ الْحَادِيَةُ عَشْرَةَ رُوحِي أَبُو زَرْعٍ فَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَا مِنْ حُلِيِّ أُذُنِي وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَصْدِي وَتَجَحَّنِي فَجَحَّتْ إِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غَنِيمَةٍ بِسِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ وَذَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أَفْبَحُ

(۶۳۰۵) ☆ گیارہ عورتیں بیٹھیں اور ان سب نے یہ اقرار اور عہد کیا کہ اپنے اپنے خاوندوں کی کوئی بات نہ چھپادیں گی اور ہر ایک اپنے خاوند کا حال بیان کریں گی نووی نے کہا خطیب بغدادی نے اپنی کتاب مبہمات میں لکھا ہے کہ ان گیارہ عورتوں کے نام میں نہیں جانتا کسی نے لیے ہوں مگر ایک غریب طریق سے ان کے نام مجھ کو پہنچے ہیں پھر کہا دوسری عورت کا نام عمرو بنت عمرو تھا اور تیسری کا حنی بنت کعب جو تھی کا مہدو بنت ابی مزرعہ پانچویں کا کبشہ چھٹی کا ہند ساتویں کا حنی بنت عاتقہ آٹھویں کا بنت اوس بن عبد دسویں کا کبشہ بنت ارتم گیارہویں جس کا نام زرع بنت اکہل بن ساعدہ تھی۔ اور پہلی عورت کا نام مذکور نہیں بعض کتابوں میں ہے کہ وہ بنت ابی مہزومہ تھی اور بعضوں نے اس ترتیب میں اختلاف کیا ہے اور یہ عورتیں سب یمن کی تھیں۔

وَأَرْقُدُ فَأَنْصَبُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنِّحُ أُمُّ أَبِي زَرْعٍ
فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عَكُومُهَا رَدَاخٌ وَبَيْتُهَا فَسَاخٌ
أَبْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا أَبْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ
كَمَلٌ شَطْبَةٌ وَيُسْبَعُهُ ذِرَاعُ الْخَفْرَةِ بِنْتُ
أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا
وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلَّةٌ كِسَالِهَا وَغَيْظُ حَارِثِهَا
حَارِثَةُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا حَارِثَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا تَبْتُ
حَدِيثًا تَبِيثًا وَلَا تَنْفُتُ مِيرَتَنَا تَنْفِيثًا وَلَا نَمْلًا
يَبْتَنَا تَعْشِيثًا قَالَتْ حَرَجُ أَبُو زَرْعٍ
وَالْأَوْطَابُ تُمْحَضُ فَلَقِي امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ
لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ حَصْرِهَا
بِرُمَاتَيْنِ فَعَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَكَحْتُ بَعْدَهُ
رَحْلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَأَخَذَ حَطْبًا وَأَرَاخَ
عَلَيَّ نَعْمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ
زَوْجًا قَالَ كُلِّي أُمُّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكَ فَلَوْ
جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِي مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آيَةٍ
أَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُنْتُ لَكَ كَأَبِي
زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ))

ساتویں عورت نے کہا میرا خاوند نامرد ہے یا شری
نہایت احمق ہے کہ کلام نہیں کرنا جانتا سب جہاں بھر کے عیب
اس میں موجود ہیں ایسا ظالم ہے کہ تیرا سر پھوڑے یا ہاتھ توڑے یا
سر اور ہاتھ دونوں مروڑے۔

آٹھویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند بو میں زرب
ہے (زرب ایک خوشبودار گھاس ہے) اور چھونے میں نرم جیسے
خرگوش (یہ تعریف ہے یعنی اس کا ظاہر اور باطن دونوں اچھے ہیں)۔

نویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند اونچے محل والا لمبے
پرتلے والا (یعنی قد آور) بڑی راکھ والا (یعنی سخی ہے اس کا باورچی
خانہ ہمیشہ گرم رہتا ہے تو راکھ بہت نکلتی ہے) اس کا گھر نزدیک ہے
مجلس اور مسافر خانہ سے (یعنی سردار اور سخی ہے اس کا لنگر جاری ہے)۔

دسویں عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک
ہے مالک افضل ہے میری اس تعریف سے اس کے اونٹوں کے
بہت شتر خانے ہیں اور کتر چراگاہیں ہیں (یعنی ضیافت میں اس
کے یہاں اونٹ بہت ذبح ہوا کرتے ہیں اس سبب سے شتر خانوں
سے جنگل میں کم چرنے جاتے ہیں) جب کہ اونٹ باجے کی آواز
سنتے ہیں اپنے ذبح ہونے کا یقین کر لیتے ہیں (ضیافت میں راگ
اور باجے کا معمول تھا اس سبب سے باجے کی آواز سن کے اونٹوں
کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا تھا)۔

گیارہویں عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام
ابو زرع ہے سو واہ کیا خوب ابو زرع ہے اس نے زیور سے میرے
دونوں کان جھلائے اور چربی سے میرے دونوں بازو بھرے (یعنی
مجھ کو موٹا کیا اور مجھ کو بہت خوش کیا) سو میری جان بہت چمکن

پہلی عورت نے کہا میرا خاوند گویا دبلے اونٹ کا گوشت ہے جو ایک دشوار گزرا پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہونہ تو وہاں تک صاف
راستہ ہے کوئی چڑھ جاوے اور نہ وہ گوشت موٹا ہے کہ لایا جائے تکلیف اٹھا کر مطلب یہ ہے کہ میرے خاوند میں کوئی خوبی نہیں اور اس کے
ساتھ مزاج میں غربت بھی نہیں بلکہ غرور اور نخوت ہے اور بد خلق بھی ہے۔

میں رہی مجھ کو اس نے بھیڑ بکری والوں میں پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تھے سو اس نے مجھ کو گھوڑے اور اونٹ اور کھیت اور خرمن کا مالک کر دیا (یعنی میں نہایت ذلیل اور محتاج تھی اس نے مجھ کو باعزت اور مالدار کر دیا) میں اس کی بات کرتی ہوں وہ مجھ کو برا نہیں کہتا سوتی ہوں تو فخر کر دیتی ہوں (یعنی کچھ کام کرنا نہیں پڑتا) اور پتی ہوں تو سیراب ہو جاتی ہوں ماں ابو زرع کی سو کیا خوب ہے ماں ابو زرع کی اس کی بڑی بڑی گٹھڑیاں کشادہ اور کشادہ گھر۔ بیٹا ابو زرع کا سو کیا خوب ہے بیٹا ابو زرع کا اس کی خواب گاہ جیسے تلواریں کا میدان (یعنی نازنین بدن ہے) اس کو آسودہ کر دیتا ہے حلوان کا ہاتھ (یعنی کم خور ہے) بیٹی ابو زرع کی سو کیا خوب ہے بیٹی ابو زرع کی اپنے ماں باپ کی تابعدار اپنے لباس کے بھرنے والی (یعنی موٹی ہے) اور اپنے سوت کی رشک (یعنی اپنے خاوند کی پیاری ہے اس واسطے اس کی سوت اس سے جلتی ہے)۔ لونڈی ابو زرع کی کیا خوب ہے لونڈی ابو زرع کی ہماری بات مشہور نہیں کرتی ظاہر کر کے اور ہمارا کھانا نہیں لے جاتی اٹھا کر اور ہمارا گھر آلودہ نہیں رکھتی کوڑے سے۔ ابو زرع باہر نکلا جب کہ مشکوں میں دودھ مٹھا جاتا تھا (گھی نکالنے کے واسطے) سو وہ ملا ایک عورت سے جس کے ساتھ اس کے دولڑکے تھے جیسے دو چیتے اس کی گود میں دو اناروں سے کھیتے تھے سو ابو زرع نے مجھے طلاق دے دی اور اس عورت سے نکاح کیا پھر میں نے اس کے بعد ایک سردار مرد سے نکاح کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز اس نے مجھ کو چوپائے جانور بہت دیے اور اس نے مجھ کو ہر ایک مویشی سے جوڑا جوڑا دیا اور اس نے مجھ سے کہا کہ اے ام زرع اور کھلا اپنے لوگوں کو

پانچویں عورت نے کہا میرا خاوند جب گھر میں آتا ہے تو چیتا ہے اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے نو دی نے کہا یہ بھی تعریف ہے اور چیتے سے یہ غرض ہے کہ بہت سوتا ہے اور اپنے مال اور اسباب کے فکر سے غافل ہو جاتا ہے اور باہر شیر ہے یعنی شجاع اور بہادر ہے لڑائی میں ابن ابی اویس نے کہا چیتے سے یہ غرض ہے کہ گھر میں آتے ہی چیتے کی طرح مجھ پر گرتا ہے اور جماع بہت کرتا ہے اور صحیح پہلا معنی ہے۔

سواگر میں جمع کروں جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابو زرع کے چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ پہنچے (یعنی دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے احسان سے نہایت کم ہے) حضرت عائشہؓ نے کہا رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا میں تیرے لیے ایسا ہوں جیسے ابو زرع تھا ام زرع کے لیے (یعنی ویسی) تیری خاطر کرتا ہوں اور سب باتوں میں تشبیہ ضروری نہیں تو آپ نے طلاق نہیں دی حضرت عائشہؓ کو اور یہ غیبت میں داخل نہیں جو عورتوں نے اپنے خاوندوں کا ذکر کیا کیونکہ انھوں نے اپنے خاوندوں کا نام نہیں لیا اور جب تک نام لے کر کسی کی برائی نہ کرے وہ غیبت نہیں دوسرے یہ کہ یہ عورتیں مجہول ہیں یہ اگر غیبت بھی کرتی ہوں تو کیا بعید ہے اور اس وقت میں اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی برائی کرے ان لوگوں کے سامنے جو اس کے خاوند کو پہچانتے ہوں تو وہ غیبت ہو جائے گی گو نام نہ لیوے (نووی)۔

۶۳۰۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا کچھ لفظوں کا اختلاف ہے۔

۶۳۰۶- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَيَّانَاءُ طَبَاقَاءُ وَلَمْ يَشْكُ وَقَالَ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ وَقَالَ وَصَفَرُ رَدَائِهَا وَخَيْرُ نِسَائِهَا وَعَقْرُ جَارَتِهَا وَقَالَ وَلَا تَنْقُثُ مِيرَتَنَا تَقِيْنَا وَقَالَ وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ ذَابِحَةٍ زَوْجًا.

بَابُ مَنْ فَضَائِلِ فَاطِمَةَ

باب: حضرت فاطمہ زہراؓ کی فضیلت

۶۳۰۷- مسور بن مخرمہ سے روایت ہے انھوں نے سنا رسول اللہؐ سے منبر پر آپؐ فرماتے تھے کہ ہشام بن مغیرہ کے بیٹوں نے مجھ سے اجازت مانگی اپنی بیٹی کا نکاح کرنے کے لیے علی بن ابی طالب سے (یعنی ابو جہل کی بیٹی کا جس کے نکاح کے لیے حضرت علیؑ نے پیام دیا تھا) تو میں اجازت نہ دوں گا نہ دوں گا نہ دوں گا البتہ اس صورت میں اجازت دیتا ہوں کہ علی میری بیٹی کو طلاق دیں اور ان کی بیٹی سے نکاح کریں اس لیے کہ میری بیٹی ایک ٹکڑا ہے

۶۳۰۷- عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ ((إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يُنْكَحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنْ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنْ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنْ لَهُمْ إِلَّا أَنْ يُحِبَّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطْلَقَ ابْنَتِي وَيُنْكَحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي يَرِيبُنِي مَا رَأَيْتُهَا

وَيُؤْذِنِي مَا آذَاهَا))

میرا شک میں ڈالتا ہے مجھ کو جو اس کو شک میں ڈالتا ہے اور ایذا ہوتی ہے مجھ کو جس سے اس کو ایذا ہوتی ہے (اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ کو ایذا دینا ہر حال میں حرام ہے اگرچہ ایذا کا سبب امر مباح ہو دوسرا نکاح کرنا اگرچہ جائز تھا پر جب فاطمہ کو اس کی وجہ سے رنج ہوتا اور آپ کو ان کے رنج کی وجہ سے رنج ہوتا اس لیے آپ نے منع کر دیا جو کہ کمال شفقت کے علی اور فاطمہ پر دوسرے یہ کہ شاید حضرت فاطمہ کسی فتنہ میں پڑ جاتیں ر شک کی وجہ سے جو عورتوں کا طبعی امر ہے۔

۶۳۰۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۳۰۸- عَنْ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِنِي مَا آذَاهَا))

۶۳۰۹- سیدنا زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ جب مدینہ میں آئے یزید بن معاویہ کے پاس سے سیدنا حسین کی شہادت کے بعد تو ملے ان سے مسور بن مخرمہ اور پوچھا آپ کا کچھ کام ہو تو مجھ کو حکم فرمائیے سیدنا زین العابدین نے فرمایا کچھ نہیں مسور نے کہا آپ رسول اللہ ﷺ کی تلوار مجھ کو دے دیتے کیونکہ میں ڈرتا ہوں لوگ آپ سے زبردستی اس کو چھین نہ لیں قسم خدا کی اگر وہ تلوار آپ مجھ کو دے دیں گے تو کوئی اس کو نہ لے سکے گا جب تک میری جان میں جان ہے اور حضرت علی نے ابو جہل کی بیٹی کو پیام دیا حضرت فاطمہ کے ہوتے ہوئے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ خطبہ سناتے تھے لوگوں کو اس منبر پر اور ان دنوں میں بالغ ہو چکا تھا آپ نے فرمایا فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے اور مجھے ڈر ہے کہ ان کے دین پر کوئی آفت آوے پھر بیان کیا اپنے ایک داماد کا جو عبد شمس کی اولاد میں سے تھے (یعنی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا) اور تعریف کی ان کی رشتہ داری کی اور فرمایا انھوں نے جو بات مجھ سے

۶۳۰۹- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقَتَلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ لَا قَالَ لَهُ هَلْ أَنْتَ مُعْطِي سَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَإِنَّمَا اللَّهُ لَنْ يُعْطِيَنِيهِ لَا يُخَلِّصُ إِلَيْهِ أَبَدًا حَتَّى تَبْلُغَ نَفْسِي إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبَرِهِ هَذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ ((إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَإِنِّي أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا)) قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ صِبْغًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَتَتْهُ عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ ((حَدَّثَنِي

فَصَدَّقَنِي وَوَعَدَنِي فَأَوْفَى لِي وَإِنِّي لَسْتُ أَحَرَّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ مَكَانًا وَاحِدًا أَبَدًا))

۶۳۱۰- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ إِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهَذَا عَلِيٌّ نَاكِحًا ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ قَالَ الْمِسْوَرُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَتْهُ حِينَ تَشْهَدُ ثُمَّ قَالَ ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَحَدَّثَنِي فَصَدَّقَنِي وَإِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُضْغَةٌ مِنِّي وَإِنَّمَا أَكْرَهُ أَنْ يَفْتِنُوهَا وَإِنَّمَا وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَبَدًا)) قَالَ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْعِطْبَةَ

کہی وہ سچ کہی اور جو وعدہ کیا وہ پورا کیا اور میں کسی حلال کو حرام نہیں کرتا اور نہ حرام کو حلال کرتا ہوں لیکن قسم خدا کی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک جگہ جمع نہ ہوں گی۔

۶۳۱۰- مسور بن محرمہ سے روایت ہے حضرت علیؑ نے ابو جہل کی بیٹی کو پیام دیا اور ان کے نکاح میں حضرت فاطمہؑ تھیں رسول اللہؐ کی صاحبزادی جب فاطمہ نے یہ خبر سنی تو وہ رسول اللہؐ کے پاس آئیں اور عرض کیا آپ کے لوگ کہتے ہیں کہ آپ اپنی بیٹیوں کے لیے غصے نہیں ہوتے اور یہ علیؑ ہیں جو ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں مسور نے کہا رسول اللہؐ کھڑے ہوئے اور تشہد پڑھا پھر فرمایا میں نے اپنی لڑکی کا نکاح (زینب کا) ابو العاص بن ربیع سے کیا اس نے جو بات مجھ سے کہی سچ کہی اور فاطمہ محمد کی بیٹی میرے گوشت کا ٹکڑا ہے اور مجھے برا لگتا ہے کہ لوگ اس کے دین پر آفت لاویں (یعنی جب علیؑ دوسرا نکاح کریں گے تو شاید فاطمہ رشک کی وجہ سے کوئی بات اپنے خاوند کے خلاف کہہ بیٹھیں یا ان کی نافرمانی کریں اور گنہگار ہوں) اور قسم خدا کی رسول اللہؐ کی لڑکی اور عدو اللہؐ (اللہ کے دشمن) کی لڑکی دونوں ایک مرد کے پاس جمع نہ ہوں گی یہ سن کر حضرت علیؑ نے پیام چھوڑ دیا (یعنی ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ موقوف کیا)۔

۶۳۱۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرے۔

۶۳۱۱- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۶۳۱۲- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور کان میں ان سے بات کی وہ روئیں پھر کان میں کچھ ان سے فرمایا وہ ہنسیں میں نے ان سے پوچھا پہلے تم سے آپ نے کچھ فرمایا

۶۳۱۲- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فَسَارَّهَا فَبَكَتْ ثُمَّ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِفَاطِمَةَ مَا هَذَا الَّذِي سَارَّكَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ

(۶۳۱۲) سہان اللہ حضرت فاطمہ کو رسول اللہ سے ایسا عشق تھا کہ خاوند اور بچوں کی مفارقت سے کچھ رنج نہ ہوا لیکن آپ سے ملنے کی خوشی ہوئی۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ ثُمَّ سَارَكَ فَضَحِكَ قَالَتْ سَارَنِي فَأَخْبَرَنِي بِمَوْتِهِ فَكَبَّرَ ثُمَّ سَارَنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ مَنْ يَشْعُرُ مِنْ أَهْلِهِ فَضَحِكَ.

تو تم روئیں پھر کچھ فرمایا تو تم ہنسیں یہ کیا بات تھی انھوں نے کہا پہلے آپ نے فرمایا کہ میری موت قریب ہے میں روئی پھر فرمایا تو سب سے پہلے میرے اہل بیت میں سے میرا ساتھ دے گی تو میں ہنسی۔

۶۳۱۳- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَرْوِاجُ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهُ لَمْ يُعَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي مَا تُحْطِي مَشْيُهَا مِنْ مَشْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا فَلَمَّا رَأَاهَا رَحَّبَ بِهَا فَقَالَ ((مَرْحَبًا يَا بِنْتِي)) ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ سَارَّهَا فَكَبَّرَ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى حَزْعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَ فَقُلْتُ لَهَا حَصَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ بَسَائِهِ بِالسَّرَارِ ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَأَلْتُهَا مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ مَا كُنْتُ أَفْشِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِرَّهُ قَالَتْ فَلَمَّا تُوفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَا لِي عَلَيْكَ مِنْ الْحَقِّ لَمَّا حَدَّثْتَنِي مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ أَمَّا حِينَ سَارَنِي فِي الْمَرْءِ الْأَوَّلَى فَأَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ وَإِنَّهُ عَارِضُهُ الْآنَ

۶۳۱۳- ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی سب بیویاں آپ کے پاس تھیں (آپ کی بیماری میں) کوئی باقی نہ تھی جو نہ ہووے اتنے میں حضرت فاطمہ آئیں اسی طرح چلتی تھیں جس طرح رسول اللہ چلتے تھے آپ نے جب ان کو دیکھا تو مر جا کہا اور فرمایا مر جا میری بیٹی پھر ان کو اپنے داہنی طرف بٹھایا یا بائیں طرف اور ان کے کان میں چپکے سے کچھ فرمایا وہ بہت روئیں جب آپ نے ان کا یہ حال دیکھا تو دوبارہ ان کے کان میں کچھ فرمایا وہ ہنسیں میں نے ان سے کہا رسول اللہ نے خاص تم سے راز کی باتیں کیں پھر تم روئی ہو جب آپ کھڑے ہوئے تو میں نے ان سے پوچھا کیا فرمایا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھوں نے کہا کہ میں آپ کا راز فاش کرنے والی نہیں جب آپ کی وفات ہو گئی تو میں نے ان کو قسم دی اس حق کی جو میرا ان پر تھا اور کہا بیان کرو مجھ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے فرمایا تھا انھوں نے کہا اب البتہ میں بیان کر دوں گی پہلی مرتبہ آپ نے میرے کان میں یہ فرمایا کہ حضرت جبریل ہر سال میں ایک بار یا دو بار مجھ سے قرآن کا دور کرتے اس سال انھوں نے دو

(۶۳۱۳) اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ اس امت کی تمام عورتوں سے حضرت فاطمہ زہرا افضل ہیں بلکہ بعضوں نے اگلی بھی سب عورتوں سے افضل کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ حضرت فاطمہ حضرت کا جزو ہیں اس وجہ سے ان کے برابر کوئی عورت نہیں ہو سکتی اور جہور کا یہ قول ہے کہ حضرت مریم کے بعد سب سے افضل ہیں کیونکہ حضرت مریم کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واصطفك على نساء العالمين سبحان الله حضرت کے اہل بیت علیہم السلام کا کتنا بڑا درجہ ہے حضرت فاطمہ اس امت کی سب عورتوں کی سردار ہیں اور سیدنا حسن اور سیدنا حسین سب جوان جنتیوں کے سردار ہیں اور حضرت علی آپ کے بھائی ہیں دنیا اور آخرت میں راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے اور ہمارا احقر ان کے غلاموں میں کرے آمین یا رب العالمین۔

مَرْنِي ((وَأَنِّي لَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدْ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي فَإِنَّهُ نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكَ))
قَالَتْ فَبَكَتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتُ فَلَمَّا رَأَى
حَزَنِي سَارَنِي الثَّانِيَةَ فَقَالَ ((يَا فَاطِمَةُ أَمَا
تَرْضِي أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ
سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ)) قَالَتْ فَضَحِكْتُ
صَحْكِي الَّذِي رَأَيْتُ.

۶۳۱۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةً
فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((مَرْحَبًا بِابْنَتِي))
فَاجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ إِنَّهُ أَسْرَأَ
إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتُ فَاطِمَةُ ثُمَّ إِنَّهُ سَارَهَا
فَضَحِكْتُ أَيْضًا فَقُلْتُ لَهَا مَا يُبْكِيكِ فَقَالَتْ مَا
كُنْتُ لِأُفْشِي سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُكَ الْيَوْمَ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ
حُزْنٍ فَقُلْتُ لَهَا حِينَ بَكَتُ أَحْصَلْتُكَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثِهِ دُونَنَا ثُمَّ تَبْكِينَ
وَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِي سِرَّ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا قُبِضَ سَأَلْتُهَا فَقَالَتْ
إِنَّهُ كَانَ حَدَّثَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ
بِالْقُرْآنِ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارِضُهُ بِهِ فِي الْعَامِ
مَرْنِي ((وَلَا أَرَانِي إِلَّا قَدْ حَضَرَ أَجَلِي وَإِنَّكَ
أَوَّلُ أَهْلِي لِحُوقِ بِي وَنِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكَ))
فَبَكَتُ لِذَلِكَ ثُمَّ إِنَّهُ سَارَنِي فَقَالَ ((أَلَا
تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ

بار دور کیا اور میں خیال کرتا ہوں کہ میرا وقت قریب آگیا ہے
(دنیا سے جانے کا) تو اللہ سے ڈرتی رہ اور صبر کر میں تیرا بہت
اچھا پیش خیمہ ہوں یہ سن کر میں رونے لگی جیسے تم نے دیکھا تھا
جب آپ نے میرا رونادیکھا تو دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا
اے فاطمہ تو راضی نہیں ہے اس بات سے کہ مومنوں کی عورتوں
کی یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہووے یہ سن کر میں ہنسی جیسے
تم نے دیکھا۔

۶۳۱۴- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ کی سب بیبیاں جمع ہوئیں کوئی باقی نہ رہی پھر فاطمہ آئیں
بالکل رسول اللہ کی طرح ان کی چال تھی آپ نے فرمایا مرحبا
میری بیٹی اور ان کو داہنی یا بائیں طرف بٹھایا پھر ان کے کان میں
ایک بات فرمائی وہ رونے لگیں پھر ایک بات فرمائی تو وہ ہنسنے لگیں
میں نے کہا تم کیوں روتی ہو انھوں نے کہا میں آپ کا بھید کھولنے
والی نہیں ہوں میں نے کہا میں نے تو آج کی طرح کبھی خوشی نہیں
دیکھی جو رنج سے اتنی نزدیک ہو (یعنی رنج کے بعد ہی اس کے
متصل خوشی ہو) جب وہ روئیں تو میں نے کہا رسول اللہ نے تم
کو خاص کیا ہے اس بات سے اور ہم سے بیان نہ کی پھر تم روتی
ہو (حالانکہ تمہارا درجہ ایسا بڑھ گیا کہ بیبیوں سے زیادہ راز دار
ہو گئیں) اور میں نے پوچھا رسول اللہ نے کیا فرمایا انھوں نے یہی کہا
کہ میں رسول اللہ کا راز فاش کرنے والی نہیں جب آپ کی وفات
ہو گئی تو میں نے پوچھا انھوں نے کہا آپ نے فرمایا جبریل ہر سال
مجھ سے ایک بار قرآن شریف کا دور کرتے تھے اس سال دوبار دور
کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ میری موت قریب آن پہنچی ہے اور تو
سب سے پہلے مجھ سے ملے گی اور میں تیرا اچھا پیش خیمہ ہوں۔ یہ
سن کر میں روئی پھر آپ نے فرمایا کیا تو خوش نہیں ہوتی اس بات
سے کہ تو مومنوں کی عورتوں کی سردار ہووے یا اس امت کی

سَيِّدَةُ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ)) فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ.

بَابُ مَنْ فَضَائِلِ أُمِّ سَلَمَةَ

۶۳۱۵- عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ لَا تَكُونَنَّ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا فَإِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ وَبِهَا يَنْصَبُ رَأْيُهُ قَالَ وَأَنْبِئْتُ أَنَّ جَبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنِّي نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَا أُمَّ سَلَمَةَ ((مَنْ هَذَا)) أَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ هَذَا دُحْيَةُ قَالَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَيْمُ اللَّهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ يُخْبِرُ خَبَرَنَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عَثْمَانَ مَعْنُ سَمِعْتُ هَذَا قَالَ مِنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ.

بَابُ مَنْ فَضَائِلِ زَيْنَبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

۶۳۱۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَنَتْ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ

عورتوں کی سردار ہووے یہ سن کر میں ہنسی۔

باب: ام المومنین حضرت ام سلمہ کی فضیلت

۶۳۱۵- سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے مجھ سے اگر ہو سکے تو سب سے پہلے بازار میں مت جا اور نہ سب کے بعد وہاں سے نکل کیونکہ بازار معرکہ ہے شیطان کا اور وہیں اس کا جھنڈا کھڑا ہوتا ہے انھوں نے کہا حضرت جبرئیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کے پاس بی بی ام سلمہ تھیں حضرت جبرئیل باتیں کرنے لگے پھر کھڑے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا یہ کون شخص تھے انھوں نے کہا دھیہ کلبی تھے ام سلمہ نے کہا قسم خدا کی ہم تو ان کو دھیہ کلبی سمجھے یہاں تک کہ میں نے خطبہ سنا رسول اللہ ﷺ کا آپ ہماری خبر بیان کرتے تھے۔

باب: ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ

عنها کی فضیلت

۶۳۱۶- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے (اپنی بیبیوں سے) فرمایا کہ تم سب میں پہلے وہ مجھ سے

(۶۳۱۵) ☆ یعنی آپ نے بیان کیا کہ جبرئیل آج میرے پاس آئے تھے اس وقت معلوم ہوا کہ وہ شخص دھیہ کلبی نہ تھے بلکہ حضرت جبرائیل تھے اس حدیث سے حضرت بی بی ام سلمہ کی فضیلت نکلی کہ انھوں نے جبرئیل کو دیکھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی صورت بن سکتے ہیں اور اکثر جبرئیل دھیہ کلبی کی صورت پر آیا کرتے۔

(۶۳۱۶) ☆ تو بے ہاتھ سے حضرت کی مراد سخاوت تھی اور سخاوت حضرت زینبؓ میں سب سے زیادہ تھی انھوں نے ہی سب سے پہلے انتقال کیا یعنی ۲۰ھ میں حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں اور جو بے ہاتھ سے حقیقی معنی مراد ہوتے تو ام المومنین سودہؓ کے ہاتھ سب سے بے ہاتھ ہی سب سے پہلے مرتیں۔

اس حدیث میں آپ کے دو معجزے ہیں ایک تو یہ فرمانا کہ میں تم سے پہلے مردوں کا اور ایسا ہی ہو اور دوسرے حضرت زینبؓ کی خبر دینا کہ وہ اور بیبیوں سے پہلے مریں گی۔

اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ((اَمْرُکُمْ لِحَاقًا بِیْ اَطْوَلُکُمْ یَدًا)) قَالَتْ فَکُنْ یَطَاوِلُنَّ اَیُّہُنَّ اَطْوَلُ یَدًا قَالَتْ فَکَانَ اَطْوَلُنَا یَدًا زَیْبُ لِاَنَّہَا کَانَتْ تَعْمَلُ بِیَدِہَا وَتَصَدَّقُ

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ اُمِّ اَیْمَنِ رَضِیَ اللہ عَنْہَا (۱)

۶۳۱۷- عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہ عَنْہُ قَالَ اَنْطَلَقَ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِلَیْ اُمِّ اَیْمَنِ فَاَنْطَلَقَتْ مَعَهُ فَنَاقَلَتْہُ اِنَاءً فِیْہِ شَرَابٌ قَالَ فَلَا اَدْرِ اَصَادَفَتْہُ صَائِمًا اَوْ لَمْ یُرِدْہُ فَجَعَلَتْ تُصَحِّبُ عَلَیْہِ وَتَذَمَّرُ عَلَیْہِ.

۶۳۱۸- عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہ عَنْہُ قَالَ قَالَ اَبُو بَکْرٍ رَضِیَ اللہ عَنْہُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لِعُمَرَ اَنْطَلِقْ بِنَا اِلَیْ اُمِّ اَیْمَنِ نَزُوْرُہَا کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَزُوْرُہَا فَلَمَّا اَنْتَهِیْنَا اِلَیْہَا بَکَتْ فَقَالَ لَهَا مَا یُبْکِیْکِ مَا عِنْدَ اللہ خَیْرٌ لِرَسُوْلِہِ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَقَالَتْ مَا اُبْکِیْ اَنْ لَا اُکُوْنَ اَعْلَمُ اَنْ مَا عِنْدَ اللہ خَیْرٌ لِرَسُوْلِہِ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَلَکِنْ اُبْکِیْ اَنْ الْوَحْیَ قَدْ اَنْقَطَعَ مِنْ السَّمَاءِ فَهَیَّجَتْہُمَا عَلَی الْبُکَاءِ فَجَعَلَا یُبْکِیَانِ مَعَهَا.

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ اُمِّ سُلَیْمٍ اُمِّ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ وَبِلَالٍ رَضِیَ اللہ عَنْہُمَا

۶۳۱۹- عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہ عَنْہُ قَالَ کَانَ

ملے گی جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں تو سب یہاں اپنے اپنے ہاتھ ناپتیں تاکہ معلوم ہو کس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں حضرت عائشہؓ نے کہا ہم سب میں زینب کے ہاتھ زیادہ لمبے تھے وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرتیں اور صدقہ دیتیں۔

باب: ام ایمن کی فضیلت

۶۳۱۷- انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام ایمن کے پاس تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ گیا وہ ایک برتن میں شربت لائیں۔ میں نہیں جانتا آپ روزے سے تھے یا کیا آپ نے اس کو پھیر دیا وہ چلانے لگیں اور غصہ کرنے لگیں آپ پر۔

۶۳۱۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرؓ سے کہا ہمارے ساتھ چلو ام ایمن کی ملاقات کے لیے ہم اس سے ملیں گے جیسے رسول اللہؐ جایا کرتے تھے ان سے ملنے کے لیے جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں دونوں صاحبوں نے کہا تم کیوں روتی ہو اللہ جل جلالہ کے پاس جو سامان ہے اس کے رسول کے لیے وہ بہتر ہے رسول کے لیے ام ایمن نے کہا میں اس لیے نہیں روتی کہ یہ بات نہیں جانتی لیکن میں اس وجہ سے روتی ہوں کہ اب آسمان سے وحی کا آنا بند ہو گیا ام ایمن کے اس کہنے سے ابو بکر اور عمرؓ کو بھی رونا آیا وہ بھی ان کیساتھ رونے لگے۔

باب: انس کی ماں حضرت ام سلیم اور حضرت بلالؓ کی فضیلت

۶۳۱۹- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کسی

(۱) یہ حضرت کی کھلائی تھیں ان کا نام برکت تھا اور یہ والدہ ہیں اسامہ بن زید کی حضرت عثمانؓ کی خلافت میں مریں۔

(۶۳۱۷) کیونکہ وہ کھلائی تھیں آپ کی ایک حدیث میں ہے کہ ام ایمن میری دوسری ماں ہے پہلی ماں کے بعد۔

(۶۳۱۸) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صالحین کی زیارت کے لیے جانا مستحب ہے اور صالحین کی مفارقت پر رونا بھی درست ہے۔

(۶۳۱۹) نووی نے کہا ام سلیم اور ام حرام دونوں آپ کی خالہ تھیں رضاعی یا نسبی اور محرم تھیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم

عورت کے گھر میں نہیں جاتے تھے سوا اپنی بیویوں کے یا ام سلیم کے (جو انس کی ماں اور ابو طلحہ کی بی بی تھیں) آپ ام سلیم کے پاس جایا کرتے لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا مجھے اس پر بہت رحم آتا ہے اس کا بھائی میرے ساتھ مارا گیا۔

۶۳۲۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنت میں گیا وہاں میں نے آہٹ پائی (کسی کے چلنے کی آواز) میں نے پوچھا کون ہے لوگوں نے کہا غمیصاء بنت ملحان (ام سلیم کا نام غمیصاء یا رمیصاء تھا) انس بن مالک کی ماں۔

۶۳۲۱- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جنت دکھلائی گئی تو میں نے وہاں ابو طلحہ کی بی بی ام سلیم کو دیکھا پھر میں نے اپنے آگے چلنے کی آواز سنی دیکھا تو بلال ہیں۔

باب: ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی فضیلت

۶۳۲۲- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا جوام سلیم کے پیٹ سے تھا مر گیا انھوں نے اپنے گھر والوں سے کہا ابو طلحہ کو خبر نہ کرنا ان کے بیٹے کی جب تک میں خود نہ کہوں آخر ابو طلحہ آئے ام سلیم شام کا کھانا سامنے لائیں انھوں نے کھایا اور پیا پھر ام سلیم نے اچھی طرح بناؤ اور سنگھار کیا ان کے لیے یہاں تک کہ انھوں نے جماع کیا ان سے جب ام سلیم نے دیکھا کہ وہ سیر ہو گئے اور ان کے ساتھ صحبت بھی کر چکے اس وقت انھوں نے کہا اے ابو طلحہ اگر کچھ لوگ اپنی چیز کسی گھر والوں کو مانگے پردیویں پھر اپنی چیز مانگیں تو کیا گھر والے اس کو روک سکتے

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِ إِلَّا أُمُّ سَلِيمٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ ((إِنِّي أَرْحَمُهَا قَبْلَ أَخَوَاتِهَا مَعِيَ))

۶۳۲۰- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذِهِ الْغَمِيصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ))

۶۳۲۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَيْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ امْرَأَةً أَبِي طَلْحَةَ ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْفَةً فَأَمَامِي فَإِذَا بِلَالٌ

بَاب مِنْ فَضَائِلِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۶۳۲۲- عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَاتَ ابْنُ لِأَبِي طَلْحَةَ مِنْ أُمِّ سَلِيمٍ فَقَالَتْ لِأَهْلِهَا لَا تُحَدِّثُوا أَبَا طَلْحَةَ بِأَنَّهُ حَتَّى أَكُونَ أَنَا أَحَدُهُ قَالَ فَجَاءَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ عَشَاءً فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَقَالَ ثُمَّ تَصَنَعْتُ لَهُ أَحْسَنَ مَا كَانَ تَصْنَعُ قَبْلَ ذَلِكَ فَوَقَعَ بِهَا فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّهُ قَدْ شَبِعَ وَأَصَابَ مِنْهَا قَالَتْ يَا أَبَا طَلْحَةَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ قَوْمًا أَعَارُوا عَارِيَتَهُمْ أَهْلًا تَبَتْ فَطَلَبُوا عَارِيَتَهُمْ أَلَهُمْ أَنْ يَمْنَعُوهُمْ قَالَ لَا قَالَتْ فَاحْتَسِبْ ابْنَكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ

لہ عورت کے پاس جانا درست ہے۔

(۶۳۲۲) ☆ یہ حدیث کتاب الادب میں گزر چکی۔

تَرَكْتَنِي حَتَّى تَلَطَّخْتُ ثُمَّ أَخْبَرْتَنِي بِأَنِّي
فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بَارَكَ اللَّهُ لَكُمَا فِي غَابِرِ
لَيْلَتِكُمَا)) قَالَ فَحَمَلْتُ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهِيَ مَعَهُ
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
أَتَى الْمَدِينَةَ مِنْ سَفَرٍ لَا يَطْرُقُهَا طُرُقًا فَدَنُوا
مِنَ الْمَدِينَةِ فَضَرَبَهَا الْمَحَاضُ فَاحْتَبَسَ عَلَيْهَا
أَبُو طَلْحَةَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَقُولُ
أَبُو طَلْحَةَ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبُّ إِنَّهُ يُعْجِبُنِي أَنْ
أُخْرَجَ مَعَ رَسُولِكَ إِذَا خَرَجَ وَأُدْخِلَ مَعَهُ إِذَا
دَخَلَ وَقَدْ احْتَبَسْتُ بِمَا تَرَى قَالَ تَقُولُ أُمُّ
سَلِيمُ يَا أَبَا طَلْحَةَ مَا أَحَدٌ الَّذِي كُنْتُ أَحَدُ
الْمُطَلِّقَاتِ فَانْطَلَقْنَا قَالَ وَضَرَبَهَا الْمَحَاضُ حِينَ
قَدِمَا فَوَلَدْتُ غُلَامًا فَقَالَتْ لِي أُمِّي يَا أَنَسُ لَا
يُرْضِعُهُ أَحَدٌ حَتَّى تَغْدُو بِهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ فَلَمَّا أَصْبَحَ احْتَمَلْتُهُ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَصَادَفْتُهُ وَمَعَهُ مَيْسَمٌ فَلَمَّا
رَأَيْتَنِي قَالَ ((لَعَلَّ أُمَّ سَلِيمٍ وَلَدَتْ)) قُلْتُ نَعَمْ
فَوَضَعَ الْمَيْسَمَ قَالَ وَجِئْتُ بِهِ فَوَضَعْتُهُ فِي
حَجَرِهِ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعَجْوَةٍ مِنْ
عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلَاكَهَا فِي فِيهِ حَتَّى ذَابَتْ ثُمَّ
قَذَفَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَلْمِظُهَا قَالَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ انْظُرُوا إِلَى حُبِّ الْأَنْصَارِ
الَّتَمَرُ قَالَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ.

ہیں ابو طلحہ نے کہا نہیں روک سکتے ام سلیم نے کہا تو میں تم کو خبر
دیتی ہوں تمہارے بیٹے کے مرنے کی یہ سن کر ابو طلحہ غصے ہوئے
اور کہنے لگے تو نے مجھ کو خبر نہ کی یہاں تک کہ میں آلودہ ہوا (جنسی
ہوا) اب مجھ کو خبر کی وہ گئے اور رسول اللہ کے پاس جا کر آپ کو خبر
کی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو برکت دیوے تمہاری گزری ہوئی
رات میں ام سلیم حاملہ ہوئیں رسول اللہ سفر میں تھے ام سلیم بھی
آپ کے ساتھ تھیں اور آپ جب سفر سے مدینہ میں تشریف
لاتے تو رات کو مدینہ میں داخل نہ ہوتے جب لوگ مدینہ کے
قریب پہنچے تو ام سلیم کو دروزہ شروع ہوا ابو طلحہ ان کے پاس
ٹھہرے رہے اور رسول اللہ تشریف لے گئے ابو طلحہ کہتے تھے اے
پروردگار تو جانتا ہے کہ مجھے تیرے رسول کے ساتھ ٹکنا پسند ہے
جب وہ نکلے اور جانا پسند ہے جب وہ جاوے لیکن تو جانتا ہے میں
جس وجہ سے رک گیا ہوں ام سلیم نے کہا (اے ابو طلحہ اب
میرے ویسا درد نہیں ہے جیسے پہلے تھا تو چلو ہم چلے جب میاں
بی بی مدینہ میں آئے تو پھر ام سلیم کو دروزہ شروع ہوا اور وہ ایک
لڑکا جنس میری ماں نے کہا اے انس اس کو کوئی دودھ نہ پلاوے
جب تک تو صبح کو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ
لے جاوے جب صبح ہوئی تو میں نے بچے کو اٹھایا اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا میں نے دیکھا تو آپ کے ہاتھ
میں اونٹوں کے داغنے کا آلہ ہے آپ نے جب مجھ کو دیکھا تو فرمایا
شاید ام سلیم نے یہ لڑکا جنا میں نے کہا ہاں آپ نے وہ آلہ ہاتھ
مبارک سے رکھ دیا اور میں بچے کو لے کر آیا اور آپ کی گود میں
بٹھایا آپ نے عجوہ کھجور مدینہ کی منگوائی اور اپنے منہ میں چبائی
جب وہ گھل گئی تو بچے کے منہ میں ڈالی بچہ اس کو چوسنے لگا آپ
نے فرمایا دیکھو انصار کو کھجور سے کیسی محبت ہے پھر آپ نے اس
کے منہ پر ہاتھ پھیرا اور اس کا نام عبد اللہ رکھا۔

۶۳۲۳- عَنْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ مَاتَ أَبُو أَبِي طَلْحَةَ وَافْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ.

۶۳۲۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۳۲۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ ((يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْإِسْلَامِ مَنْفَعَةٌ فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشَفَ نَعْلِيكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ)) قَالَ بِلَالٌ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْإِسْلَامِ أَرْجَى عِنْدِي مَنْفَعَةٌ مِنْ أَنِّي لَا أَتَطَهَّرُ طَهُورًا تَامًا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطَّهُورِ مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي أَنْ أُصَلِّيَ

۶۳۲۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال سے صبح کی نماز پڑھ کر اے بلال بیان کر مجھ سے وہ عمل جو تو نے کیا ہے اسلام میں جس کے فائدے کی تجھے زیادہ امید ہے کیونکہ میں نے آج کی رات تیری جوتیوں کی آواز سنی اپنے سامنے جنت میں بلال نے کہا میں نے کوئی عمل اسلام میں جس کے نفع کی امید بہت ہے اس سے زیادہ نہیں کیا کہ میں جب پورا وضو کرتا ہوں کسی وقت میں رات یا دن کو تو اس وضو سے نماز پڑھتا ہوں جتنی اللہ عزوجل نے میری قسمت میں لکھی ہے۔

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأُمِّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

باب: عبد اللہ بن مسعود اور ان کی والدہ رضی اللہ عنہما کی فضیلت

۶۳۲۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قِيلَ لِي أَنْتَ مِنْهُمْ))

۶۳۲۵- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب یہ آیت اتری جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام بجالائے ان پر گناہ نہیں ہے اس کا جو کھا چکے آخر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ان لوگوں میں سے ہے (یعنی ایمان والوں اور نیک اعمال والوں میں سے)۔

۶۳۲۶- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنْ الْيَمَنِ فَكُنَّا حِينًا وَمَا نَرَى ابْنَ مَسْعُودٍ وَأُمَّهُ إِلَّا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَثَرَةِ دُخُولِهِمْ وَتَزَوُّمِهِمْ لَهُ.

۶۳۲۶- ابو موسیٰ سے روایت ہے میں اور میرا بھائی دونوں یمن سے آئے تو ایک زمانے تک ہم عبد اللہ بن مسعود اور ان کی ماں کو رسول اللہ کے اہل بیت میں سے سمجھتے تھے اس وجہ سے کہ وہ بہت جاتے آپ کے پاس اور ساتھ رہتے آپ کے۔

۶۳۲۷- عَنْ أَبِي مُوسَى يَقُولُ لَقَدْ قَدِمْتُ أَنَا

۶۳۲۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(۶۳۲۴) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے وضو کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت نکلتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ تحیۃ الوضو سنت ہے اور یہ نماز ہر وقت میں جائز ہے طلوع اور غروب اور دوپہر کے وقت بھی اور ہمارا مذہب یہی ہے۔

وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

۶۳۲۸- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُرَى أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ مِنَ أَهْلِ الْبَيْتِ أَوْ مَا ذَكَرَ مِنْ نَحْوِ هَذَا.

۶۳۲۹- عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ شَهِدْتُ أَبَا مُوسَى وَأَبَا مَسْعُودٍ حِينَ مَاتَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَتَرَاهُ تَرَكَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ فَقَالَ إِنْ قُلْتَ ذَلِكَ إِنْ كَانَ لِيُؤْذَنَ لَهُ إِذَا حُجِبْنَا وَبَشَّهْدُ إِذَا غِبْنَا.

۶۳۳۰- عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ كُنَّا فِي دَارِ أَبِي مُوسَى مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُمْ يَنْظُرُونَ فِي مُصْحَفٍ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ مَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ بَعْدَهُ أَعْلَمَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ هَذَا الْقَائِمِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَمَا لَيْنُ قُلْتَ ذَلِكَ لَقَدْ كَانَ يَشْهَدُ إِذَا غِبْنَا وَيُؤْذَنُ لَهُ إِذَا حُجِبْنَا.

۶۳۳۱- عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ حُذَيْفَةَ وَأَبِي مُوسَى وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ قُطَيْبَةَ أَنَّهُ وَأَكْثَرُ

۶۳۳۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ وَمَنْ يَغْلُلُ يَأْتِ بِمَا غُلٌّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَالَ عَلَى قِرَاءَةِ مَنْ نَأْمُرُونِي أَنْ أَقْرَأَ فَلَقَدْ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

۶۳۲۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں صرف عبد اللہ کا ذکر ہے۔

۶۳۲۹- ابوالاحوص سے روایت ہے جب ابن مسعود مر گئے تو میں ابو موسیٰ اور ابو مسعود کے پاس تھا ایک نے دوسرے سے کہا کیا تم سمجھتے ہو کہ عبد اللہ کے مثل اب کوئی ہے دوسرے نے کہا تم یہ کہتے ہو ان کا تو یہ حال تھا کہ ہم رو کے جاتے اور ان کو اجازت دی جاتی اور ہم غائب رہتے اور وہ حاضر رہتے۔

۶۳۳۰- ابوالاحوص سے روایت ہے کہ ہم ابو موسیٰ کے گھر میں تھے اور وہاں عبد اللہ بن مسعود کے کئی ساتھی تھے اور ایک قرآن مجید دیکھ رہے تھے اتنے میں عبد اللہ کھڑے ہوئے ابو مسعود نے کہا میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ نے اپنے بعد قرآن کا جاننے والا اس شخص سے زیادہ کوئی چھوڑا ہو جو کھڑا ہے ابو موسیٰ نے کہا اگر تم یہ کہتے ہو (تو صحیح ہے) ان کا یہ حال تھا کہ یہ حاضر رہتے جب ہم غائب ہوتے اور ان کو اجازت ملتی جب ہم رو کے جاتے۔

۶۳۳۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۳۳۲- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے انھوں نے (اپنے یاروں سے) کہا (اپنے اپنے قرآن چھپا رکھو) اور جو کوئی چھپا رکھے گا کوئی شے وہ لاوے گا اس کو قیامت کے دن پھر کہا تم مجھے کس

(۶۳۲۹) یعنی زندگی میں بھی کوئی ان کے برابر رسول اللہ کا مقرب نہ تھا تو مرنے کے بعد اب کون ان کا مثل ہو گا۔

(۶۳۳۲) عبد اللہ بن مسعود کے مصحف میں بعض مقاموں میں جمہور کے مخالف قراءت تھی ان کے یاروں کا مصحف بھی ان ہی کی طرح تھا لوگوں نے اس بات پر انکار کیا اور حکم کیا عبد اللہ کو جمہور کے موافق پڑھنے کا اور طلب کیا ان کے مصحف کو جلانے کے لیے لیکن انھوں نے اپنا مصحف نہیں دیا اور اپنے یاروں سے بھی کہہ دیا چھپاؤ لو کیونکہ جو چھپاؤ گے وہ اس آیت کے بموجب قیامت میں لاؤ گے تو تم قیامت لے

شخص کی قرأت کی طرح قرآن پڑھنے کا حکم کرتے ہو میں نے تو رسول اللہ کے سامنے ستر پر کئی سورتیں پڑھیں اور رسول اللہ کے اصحاب یہ جانتے ہیں کہ میں ان سب میں زیادہ جانتا ہوں اللہ کی کتاب کو اور اگر میں جانتا کہ کوئی مجھ سے زیادہ جانتا ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو تو میں چلا جاتا اس کے پاس شفیق نے کہا میں رسول اللہ کے اصحاب کے حلقوں میں بیٹھا میں نے کسی سے نہیں سنا جس نے عبد اللہ کی اس بات کو رد کیا ہو یا ان پر عیب کیا ہو۔

۶۳۳۳- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا قسم اس کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اللہ کی کتاب میں کوئی ایسی سورت نہیں ہے مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کہاں اتری اور کوئی آیت ایسی نہیں ہے مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کس باب میں اتری اور جو میں جانتا کسی کو کہ وہ اللہ کی کتاب مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور اس تک اونٹ پہنچ سکتے تو میں سوار ہو کر اس کے پاس جاتا (سبحان اللہ دین کے علم کا ایسا شوق تھا)۔

۶۳۳۴- مسروق سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن عمرو کے پاس جاتے اور ان سے باتیں کرتے ایک دن ہم نے عبد اللہ بن مسعود کا ذکر کیا انھوں نے کہا تم نے ایسے شخص کا ذکر کیا جس سے میں محبت رکھتا ہوں جب سے میں نے ایک حدیث سنی رسول اللہ سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے تم قرآن سیکھو چار آدمیوں سے ام عبد کے بیٹے سے (یعنی عبد اللہ بن مسعود سے) پہلے ان ہی کا نام لیا اور معاذ بن جبل سے اور ابی بن کعب سے اور سالم سے جو مولیٰ تھا ابو حذیفہ کا۔

۶۳۳۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً وَلَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنِّي أَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَلَوْ أَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا أَعْلَمُ مِنِّي لَرَحَلْتُ إِلَيْهِ قَالَ شَفِيقٌ فَحَلَسْتُ فِي حَلْقِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرُدُّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَلَا يَعْيبُهُ.

۶۳۳۳- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ سُورَةٌ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ حَيْثُ نَزَلَتْ وَمَا مِنْ آيَةٍ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيمَا أُنْزِلَتْ وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا هُوَ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللّٰهِ مِنِّي تَبَلَّغُهُ الْإِبِلُ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ.

۶۳۳۴- عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا نَأْتِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَتَتَحَدَّثُ إِلَيْهِ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عِنْدَهُ فَذَكَّرْنَا يَوْمًا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَقَدْ ذَكَّرْتُمْ رَجُلًا لَا أَرَاهُ أَحَبُّهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ قَيْدَا بِهِ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأَبِي بَنْ كَعْبٍ وَمَسَالِمِ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ)).

۶۳۳۵- عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَّرْنَا حَدِيثًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

اللہ میں قرآن لے کر آؤ گے اس سے زیادہ کون سا شرف ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ انسان اپنی فضیلت اور علم کا ذکر کر سکتا ہے بشرطیکہ فخر اور تکبر کی راہ سے نہ ہو اور بہت سے بزرگوں نے ایسا کیا ہے۔

مُسْعُودٌ فَقَالَ إِنَّ ذَاكَ الرَّحْلُ لَا أُرَآهُ أَحْيَاهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُهُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ مِنْ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ)) فَبَدَأَ بِهِ ((وَمِنْ أَبِي بَنٍ كَعْبٍ وَمِنْ سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي خَدِيفَةَ وَمِنْ مُعَاذِ بْنِ حَبَلٍ)) وَحَرَفَ لَهُ بِذِكْرِهِ وَهِيَ قَوْلُهُ يَقُولُهُ

۶۳۳۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۳۳۶- عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ جَرِيرٍ وَرِثَمٍ فِي رَوَيْهِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَدَّمَ مُعَاذًا قَبْلَ أَبِي رُمَيْي رَوَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ أَبِي قَبْلَ مُعَاذٍ

۶۳۳۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۳۳۷- عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِمْ وَاخْتَلَفَا عَنْ شُعْبَةَ فِي تَبْسِيطِ الْأَرْبَعَةِ

۶۳۳۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۳۳۸- عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ ذَكَرُوا ابْنَ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَحْلٌ لَا أُرَآهُ أَحْيَاهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((اسْتَقْرَءُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي خَدِيفَةَ وَأَبِي بَنٍ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ حَبَلٍ))

۶۳۳۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۳۳۹- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ بَدَأَ بِهِذَيْنِ لَا أُدْرِي بِأَيِّهِمَا بَدَأَ

باب: ابی بن کعب اور انصار کی ایک جماعت کی فضیلت

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي بَنٍ كَعْبٍ وَجَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ

۶۳۴۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے قرآن کو جمع کیا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چار شخصوں نے اور وہ چاروں

۶۳۴۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ

(۶۳۴۰) انس نووی نے کہا اس حدیث سے بعض محدثوں نے شبہ کیا ہے قرآن کے تواتر میں حالانکہ اس میں یہ نہیں کہ سوا ان چار کے اور لوگ شریک نہ تھے اور مازری نے چہرہ صحابیوں کو نقل کیا ہے کہ وہ حافظ قرآن تھے اور صحیح حدیث میں ہے کہ یمامہ کی لڑائی میں قرآن کے جمع کرنے والوں میں سے ستر آدمی شہید ہوئے اور یمامہ کی لڑائی آپ کی وفات کے قریب واقع ہوئی تو کیونکر گمان ہو سکتا ہے کہ یہ لڑ

مِنْ الْأَنْصَارِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو زَيْدٍ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لَأَنْسِيَنَّ مِنْ أَبِي زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ عُمُوْمِي.

انصار کی تھے معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور ابو زید نے قتادہ نے کہا میں نے انس سے پوچھا کہ ابو زید کون ہے انھوں نے کہا میرے چچاؤں میں تھے۔

۶۳۴۱- عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لَأَنْسِيَنَّ مِنْ مَالِكِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أُمَا زَيْدٍ.

۶۳۴۱- قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے کہا کس نے قرآن جمع کیا رسول اللہ کے زمانے میں انس نے کہا چار آدمیوں نے انصار میں سے ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ایک شخص نے انصار میں سے جس کو ابو زید کہتے تھے۔

۶۳۴۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَأُنْبِيَنَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ قَالَ اللَّهُ سَمَّيْنِي لَكَ قَالَ اللَّهُ سَمَّاكَ لِي)) قَالَ فَجَعَلَ أَبُوِّي يَتَكَبَّرُ.

۶۳۴۲- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب سے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ قرآن سناؤں تجھ کو ابی نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا آپ سے؟ آپ نے فرمایا ہاں تیرا نام لیا یہ سن کر ابی بن کعب رونے لگے (خوشی سے یا یہ سمجھ کر کہ اس نعمت اور عزت بخشی کا شکر مجھ سے نہ ہو سکے گا یا اپنا درجہ دیکھ کر اور خداوند کریم کی عظمت کا خیال کر کے)۔

۶۳۴۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَأُنْبِيَنَّ أَبُوِّي كَعْبٍ ((إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ)) لَمْ يَكُنْ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ وَسَمَّيْنِي قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَبَّرُ.

۶۳۴۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۳۴۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَأُنْبِيَنَّ أَبُوِّي بِمِثْلِهِ.

۶۳۴۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

بَابُ مَنْ فَضَّلَ سَعْدُ ابْنُ مُعَاذٍ

باب: سعد بن معاذ کی فضیلت

۶۳۴۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ

۶۳۴۵- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

لوگ شریک نہ ہوں اور خلفائے اربعہ کا ذکر اس روایت میں نہیں حالانکہ ان کا جمع نہ کرنا بعید ہے عقل سے باوجود یکہ وہ حریص تھے بہ نسبت اوروں کے عبادت پر اور خیر پر۔ اور جو مان لیں کہ جمع میں یہی چار آدمی شریک تھے جب بھی تواتر میں خلل نہیں پڑتا کس لیے کہ اجزاء قرآن کے ہزاروں کو یاد تھے اور اس وجہ سے مجموع قرآن بھی متواتر ہوا اور اس میں کسی مسلمان یا ملحد نے خلاف نہیں کیا اتنی۔

(۶۳۴۵) یعنی ان کے آنے کی خوشی سے اور شاید عرش میں تمیز اور ادراک ہو اس سے کوئی امر مانع نہیں ہے اکثر فلاسفہ نے تصدیق

۶۳۵۲- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَكْبَدَرَ ذُومَةَ الْجَنْدَلِ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُلَّةً فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ.

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي دُجَانَةَ سِمَاكَ بْنِ خَرِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

۶۳۵۳- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ سَيْفًا يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ ((مَنْ يَأْخُذْ مِنِّي هَذَا)) فَبَسَطُوا أَيْدِيَهُمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُولُ أَنَا أَنَا قَالَ ((فَمَنْ يَأْخُذُهُ بِحَقِّهِ)) قَالَ فَأَجَحَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ سِمَاكَ بْنُ خَرِشَةَ أَبُو دُجَانَةَ أَنَا آخُذُهُ بِحَقِّهِ قَالَ فَأَخَذَهُ فَقَلَقَ بِهِ هَامَ الْمُشْرِكِينَ.

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو ابْنِ حَزَامٍ وَالِدِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

۶۳۵۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ جِئْتُ بِأَبِي مُسَجًى وَقَدْ مُثِلَ بِهِ قَالَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعَ الثَّوْبَ فَتَنَهَانِي قَوْمِي ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعَ الثَّوْبَ فَتَنَهَانِي قَوْمِي فَرَفَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمَرَهُ بِهِ فَرَفَعَ فَسَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ أَوْ صَائِحَةٍ فَقَالَ ((مَنْ هَذِهِ)) فَقَالُوا بِنْتُ عَمْرِو أَوْ أُخْتُ عَمْرِو فَقَالَ ((وَلَمْ تَبْكِي فَمَا زَالَتْ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعَ))

۶۳۵۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَصِيبَ أَبِي

۶۳۵۲- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اکیدردومہ الجندل کے بادشاہ نے آپ کے پاس ایک جوڑا تحفہ بھیجا پھر بیان کیا اسی طرح اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ حریر سے منع کرتے تھے۔

باب: ابودجانہ سماک بن خرشہ کی فضیلت

۶۳۵۳- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک تلوار لی احد کے دن اور فرمایا یہ کون لیتا ہے مجھ سے؟ لوگوں نے ہاتھ پھیلائے ہر ایک کہتا تھا میں لوں گا میں لوں گا آپ نے فرمایا اس کا حق ادا کر کے کون لے گا؟ یہ سنتے ہی لوگ پیچھے ہٹے (کیونکہ احد کے دن کافروں کا غلبہ تھا) سماک بن خرشہ ابودجانہ نے کہا میں اس کا حق ادا کروں گا اور لوں گا پھر انھوں نے اس کو لے لیا اور مشرکوں کے سر اس تلوار سے چیرے۔

باب: جابر کے باپ عبداللہ رضی اللہ عنہما کی فضیلت

۶۳۵۴- حضرت جابرؓ سے روایت ہے جب احد کا دن ہوا تو میرا باپ لایا گیا اس پر کپڑا ڈھکا تھا اور ان کے ناک کان ہاتھ پاؤں کاٹے گئے تھے (یعنی کافروں نے ان کو شہید کر کے ان کے ساتھ مثلہ کیا تھا) میں نے کپڑا اٹھانا چاہا تو لوگوں نے مجھ کو منع کیا (اس خیال سے کہ بیٹا باپ کا یہ حال دیکھ کر رنج کرے گا) رسول اللہ نے اس کو اٹھا دیا آپ کے حکم سے اٹھایا گیا آپ نے ایک رونے والے یا چلانے والے کی آواز سنی تو پوچھا یہ کس کی آواز ہے؟ لوگوں نے عرض کیا عمرو کی بیٹی یا بہن ہے (یعنی شہید کی بہن یا پھوپھی ہے) آپ نے فرمایا کیوں روتی ہے؟ فرشتے اس پر برابر سایہ کئے رہے یہاں تک کہ وہ اٹھایا گیا۔

۶۳۵۵- جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے میرا باپ شہید ہوا احد

کے دن تو میں اس کے منہ پر سے کپڑا اٹھاتا اور روتا لوگ مجھے منع کرتے اور رسول اللہ ﷺ منع نہ کرتے اور فاطمہ عمرہ کی بیٹی (یعنی میری پھوپھی) وہ بھی اس پر رو رہی تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو رو یا نہ رو فرشتے اس پر اپنے پروں کا سایہ کئے ہوئے تھے یہاں تک کہ تم نے اس کو اٹھایا۔

۶۳۵۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میرا باپ احد کے دن لایا گیا اس کے ناک کان کئے ہوئے تھے تو رکھا گیا رسول اللہ ﷺ کے آگے۔

۶۳۵۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلَتْ أَكْشَفُ الثَّوْبِ عَنْ وَجْهِهِ وَائْتَكِي وَجَعَلُوا بَيْنِي وَرَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُمَا قَالَ وَجَعَلْتُ فَاطِمَةَ بِنْتُ عَمْرٍو ((تَبْكِيه فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَبْكِيه أَوْ لَا تَبْكِيه مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تَظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ))

۶۳۵۶- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّهُ مِنْ خُرَاجِ نِسْرِ فِي حَدِيثِهِ ذَكَرُ الْمَلَائِكَةِ وَتَبَاكِه تَبَاكِه

۶۳۵۷- عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَيَّءَ بَابِي يَوْمَ أُحُدٍ مُجَدِّعًا فَوَضَعَ بَيْنَ بَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

بَابُ مَنْ فَضَّلَ جَلِيبٌ

۶۳۵۸- عَنْ أَبِي بَرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي مَعْرَى لَهُ فَأَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ ((هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ)) قَالُوا نَعَمْ فَلَنَّا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ ((هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ)) قَالُوا نَعَمْ فَلَنَّا وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ ((هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ)) قَالُوا لَا قَالَ ((لَكِنِّي أَفْقَدُ جَلِيبًا فَاظْلُبُوهُ)) فَظُلِبَ فِي الْقَتْلِ فَوُجِدَ إِلَى حَنْبِ سَبْعَةٍ قَدْ قَتَلَهُمْ ثُمَّ قَتَلُوهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ ((قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوهُ هَذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ هَذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ)) قَالَ فَوَضَعَهُ عَلَى سَاعِدَيْهِ لَيْسَ لَهُ إِلَّا سَاعِدَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحُفِرَ لَهُ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَمَّ يَذْكُرُ غَسْلًا

باب: جلیب کی فضیلت

۶۳۵۸- ابو بزرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک جہاد میں تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مال دیا آپ نے اپنے لوگوں سے فرمایا تم میں سے کوئی گم تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں فلاں فلاں شخص گم ہیں پھر آپ نے پوچھا کوئی گم تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا البتہ فلاں فلاں فلاں شخص گم ہیں پھر آپ نے فرمایا کوئی گم تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا کوئی نہیں آپ نے فرمایا میں جلیب کو نہیں دیکھتا لوگوں نے ان کو مردوں میں ڈھونڈھا تو ان کی لاش سات لاشوں کے پاس پائی جن کو جلیب نے مارا تھا وہ سات کو مار کر مارے گئے رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے اور وہاں کھڑے ہوئے پھر فرمایا اس نے سات آدمیوں کو مارا بعد اس کے مارا گیا یہ میرا ہے میں اس کا ہوں (یعنی میں اور وہ ایک ہیں) پھر آپ نے اس کو اپنے دونوں ہاتھوں پر رکھا اور صرف آپ ہی نے اٹھایا بعد اس کے گڑھا کھدوایا اور قبر میں رکھ دیا اور غسل کا بیان نہیں کیا راوی نے۔

باب: ابو ذر کی فضیلت

باب من فضائل أبي ذر رضي الله عنه

۶۳۵۹- عن عبد الله بن الصامت رضي

الله عنه قال قال أبو ذر حرجنا من قومنا

غفار وكانوا يحلون الشهر الحرام فخرجت

أنا وأخي أنيس وأما فقرنا على حالنا

فأكرمت حالنا وأحسن إلينا فحسننا قومة

فقالوا إنك إذا خرجت عن أهيك خالف

بنيهم أنيس فحاة حالنا ففنا علينا الذي قبل

نه فقلت أما ما مضى من معروفك فقد

كدرته ولا جماع لك فيما بعد فقرنا

صرمتنا فاحتملنا عليها ونعطي حالنا قومة

فجعل يتيكي فانطلقنا حتى زرنا بحضرة

مكة فنام أنيس عن صرمت وعن مبتلها فأتانا

الكاهن فحير أنيس فأتانا أنيس بصرمتنا

ومبتلها معها قال وقد صلت بنا بن أخي

قبل أن ألقى رسول الله صلى الله عليه و

سلم ثلاث مئين قلت نعم قال بله قلت

فأين توجه قال أتوجه حيث يوجهني ربي

أصلي عشاء حتى إذا كان من آخر الليل

القيت كاني خفاء حتى تغلوبي الشمس

فقال أنيس إن لي حاجة بمكة فأكفني

فانطلق أنيس حتى أتى مكة فرائ علي ثم

جاء فقلت ما صنعت قال لقيت رجلاً بمكة

۶۳۵۹- عبد الله بن صامت سے روایت ہے ابو ذر نے کہا ہم اپنی

قوم غفار میں سے نکلے وہ حرام مہینے کو بھی حلال سمجھتے تھے تو میں

اور میرا بھائی انیس اور ہماری ماں تینوں نکلے اور ایک ماموں تھا ہمارا

اس کے پاس اترے اس نے ہماری خاطر کی اور ہمارے ساتھ نیکی

کی اس کی قوم نے ہم سے حسد کیا اور کہنے لگی (ہمارے ماموں سے)

جب تو اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے تو انیس تیری بی بی کے ساتھ زنا

کرتا ہے وہ ہمارے پاس آیا اور اس نے یہ بات مشہور کر دی

(حماقت سے) میں نے کہا تو نے جو ہمارے ساتھ احسان کیا وہ بھی

خراب ہو گیا اب ہم تیرے ساتھ نہیں رہ سکتے آخر ہم اپنے

اونٹوں کے پاس گئے اور اپنا اسباب لادا ہمارے ماموں نے اپنا کپڑا

اوڑھ کر رونا شروع کیا ہم چلے یہاں تک کہ مکہ کے سامنے اترے

انیس نے ایک شرط لگائی اتنے اونٹوں پر جو ہمارے ساتھ تھے اور

اتنے ہی اور پر پھر دونوں کاہن کے پاس گئے کاہن نے انیس کو کہا

کہ یہ بہتر ہے انیس ہمارے اونٹ لایا اور اتنے ہی اور اونٹ لایا ابو ذر

نے کہا اے بیٹے میرے بھائی کے میں نے رسول اللہ کی ملاقات

سے پہلے نماز پڑھی ہے تین برس پہلے میں نے کہا کس کے لیے

پڑھتے تھے ابو ذر نے کہا اللہ کے لیے میں نے کہا منہ کدھر کرتے

تھے انھوں نے کہا منہ اوہر کرتا تھا جدھر اللہ تعالیٰ میرا منہ کر دیتا

تھا میں عشاء کی نماز پڑھتا جب اخیر رات ہوتی تو کسبل کی طرح

پڑ جاتا تھا یہاں تک کہ آفتاب میرے اوپر آتا انیس نے کہا مجھے مکہ

میں کام ہے تم یہاں رہو میں جاتا ہوں وہ گیا اس نے دیر کی پھر آیا

میں نے کہا تو نے کیا کیا وہ بولا میں ایک شخص سے ملا مکہ میں جو

تیرے دین پر ہے اور وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھیجا ہے

(۶۳۵۹) انیس نے ایک شرط لگائی وہ شرط یہ تھی کہ دو آدمی دعویٰ کرتے ہر ایک یہ کہتا میں بہتر ہوں پھر جس کو کاہن کہہ دیوے کہ یہ

بہتر ہے وہ شرط کا مال لے لیتا ایسی ہی شرط انیس نے کسی سے کی اور مال یہ ٹھہرا کہ انیس کے پاس جو اونٹ ہیں وہ دے جاویں اور اتنے ہی اور۔

عَلَى دِينِكَ يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ قُلْتُ: فَمَا يَقُولُ النَّاسُ قَالَ يَقُولُونَ شَاعِرٌ كَاهِنٌ سَاجِرٌ وَكَانَ أَنَسُ أَحَدَ الشُّعْرَاءِ قَالَ أَنَسُ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكُهَنَةِ فَمَا هُرَ بِقَوْلِهِمْ وَلَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهُ عَلَى أَقْرَاءِ الشُّعْرِ فَمَا يَلْتَمِمْ عَلَى لِسَانِ أَحَدٍ بَعْدِي أَنَّهُ شِعْرٌ وَاللَّهُ إِنَّهُ لَصَادِقٌ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ قَالَ قُلْتُ فَكَفَيْنِي حَتَّى أَذْهَبَ فَأَنْظُرَ قَالَ فَأَتَيْتُ مَكَّةَ فَتَضَعَّفْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَقُلْتُ أَتَيْنَ هَذَا الَّذِي تَدْعُونَهُ الصَّابِيَّ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَقَالَ الصَّابِيُّ فَمَا لَ عَلَيَّ أَهْلُ الْوَادِي بِكُلِّ مَدْرَةٍ وَعَظُمَ حَتَّى عَزَزْتُ مَعْشِيًا عَلَيَّ قَالَ فَارْتَفَعْتُ حِينَ ارْتَفَعْتُ كَأَنِّي نُصَبُّ أَحْمَرَ قَالَ فَأَتَيْتُ زَمْزَمَ فَغَسَلْتُ عَنِي الدَّمَاءَ وَشَرِبْتُ مِنْ مَائِهَا وَلَقَدْ لَبِثْتُ يَا ابْنَ أَحَبِي ثَلَاثِينَ يَوْمًا وَبِئْسَ لَيْلَةٌ وَمَا كَانَ لِي طَعَامٌ إِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِئْتُ حَتَّى تَكَسَّرَتْ عُنْكَ بَطْنِي وَمَا وَجَدْتُ عَلَى كَبِدِي سُخْفَةً جُوعٍ قَالَ فَبَيْنَا أَهْلُ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ فَمَرَأَةٌ إِضْحِيَّانَ إِذْ ضُرِبَ عَلَى أَسْمِخَتِهِمْ فَمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَحَدٌ وَامْرَأَتَيْنِ مِنْهُمَا تَدْعُوَانِ إِسَافًا وَنَائِلَةً قَالَ فَأَتَانَا عَلَيٌّ فِي طَوَافِهِمَا فَقُلْتُ أَنْكِحَا أَحَدَهُمَا الْآخَرَى قَالَ فَمَا تَنَاهَتَا عَنْ قَوْلِهِمَا قَالَ فَأَتَانَا عَلَيٌّ فَقُلْتُ هُنَّ مِثْلُ الْحَشْبَةِ غَيْرَ أَنِّي لَا أَكْنِي فَأَنْطَلَقَتَا تَوَلَّوْنَا وَتَقُولَانِ لَوْ كَانَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ أَنْفَارِنَا قَالَ فَاسْتَقْبَلَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

میں نے کہا لوگ اسے کیا کہتے ہیں اس نے کہا لوگ اس کو شاعر کاہن جادوگر کہتے ہیں اور انہیں خود بھی شاعر تھا اس نے کہا میں نے کاہنوں کی بات سنی ہے لیکن جو کلام یہ شخص پڑھتا ہے وہ کاہنوں کا کلام نہیں ہے اور میں نے اس کا کلام شعر کے تمام بحروں پر رکھا تو وہ کسی کی زبان پر میرے بعد نہ جڑے گا شعر کی طرح قسم خدا کی وہ سچا ہے اور لوگ جھوٹے ہیں میں نے کہا تم یہاں رہو میں اس شخص کو جا کر دیکھتا ہوں پھر میں مکہ میں آیا میں نے ایک ناتواں شخص کو مکہ والوں میں سے چھانٹا (اس لیے کہ زبردست شخص شاید مجھے تکلیف پہنچا دے) اور اس سے پوچھا وہ شخص کہاں ہے جس کو تم صابی کہتے ہو (یعنی دین بدلنے والا عرب کے کفار معاذ اللہ حضرت کو صابی کہتے تھے) اس نے میری طرف اشارہ کیا اور کہا یہ صابی ہے (جب تو صابی کو پوچھتا ہے) یہ سن کر تمام وادی والے ڈھیلے ہڈیاں لے کر مجھ پر پلے یہاں تک کہ میں بے ہوش ہو کر گرا۔ جب میں ہوش میں آکر اٹھا تو کیا دیکھتا ہوں گویا میں لال بت ہوں (یعنی سر سے پیر تک خون سے لال ہوں) پھر میں زَمْزَم کے پاس آیا اور میں نے سب خون دھویا اور زَمْزَم کا پانی پیا تو اے بھتیجے میرے میں وہاں تیس راتیں یا تیس دن رہا اور کوئی کھانا میرے پاس نہ تھا سو زَمْزَم کے پانی کے (میں جب بھوک لگتی تو اسی کو پی لیتا) پھر میں موٹا ہو گیا یہاں تک کہ میرے پیٹ کی بنیں جھک گئیں (مٹاپے سے) اور میں نے اپنے کلیجہ میں بھوک کی ناتواںی نہیں پائی ایک بار مکہ والے چاندنی رات میں سو گئے اس وقت بیت اللہ کا طواف کوئی نہیں کرتا تھا صرف دو عورتیں اساف اور نائلہ کو پکار رہی تھیں (اساف اور نائلہ دو بت تھے مکہ میں اساف مرد تھا اور نائلہ عورت تھی کفار کا یہ اعتقاد تھا کہ ان دونوں نے وہاں زنا کیا تھا اس وجہ سے مسخ ہو کر بت ہو گئے تھے) وہ طواف کرتی کرتی میرے سامنے آئیں میں نے کہا ایک کا نکاح

دوسرے سے کر دو (یعنی اساف کا ناملہ سے) یہ سن کر بھی وہ اپنی بات سے باز نہ آئیں پھر میں نے صاف کہہ دیا ان کے قلاں میں لکڑی (یعنی یہ نقش اساف اور ناملہ کی پرستش کی وجہ ہے) اور مجھے کنایہ نہیں آتا (یعنی کنایہ اشارہ میں میں نے گالی نہیں دی کھلم کھلا گالی دی اساف اور ناملہ کو ان مردود عورتوں کو غصہ دلانے کے لیے جو خدا تعالیٰ کے گھر میں خدا کو چھوڑ کر اساف اور ناملہ کو پکارتی تھیں) یہ سن کر وہ دونوں عورتیں چلاتی اور کہتی ہوئی چلیں کاش اس وقت میں کوئی ہمارے لوگوں میں سے ہوتا (جو اس شخص کو بے ادبی کی سزا دیتا) راہ میں ان عورتوں کو رسول اللہ اور ابو بکر صدیق ملے اور وہ اتر رہے تھے پہاڑ سے انھوں نے ان عورتوں سے پوچھا کیا ہوا؟ وہ بولیں ایک صابی آیا ہے جو کعبہ کے پردوں میں چھپا ہے انھوں نے کہا وہ صابی کیا بولا وہ بولیں ایسی بات بولا جس سے منہ بھر جاتا ہے (یعنی اس کو زبان سے نکال نہیں سکتیں) اور رسول اللہ تشریف لائے یہاں تک کہ حجر اسود کو بوسہ دیا اور طواف کیا اپنے صاحب کے ساتھ پھر نماز پڑھی جب نماز پڑھ چکے تو ابو ذرؓ نے کہا میں نے ہی اول اسلام کی سنت ادا کی اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ پھر آپ نے پوچھا تو کون ہے؟ میں نے کہا غفار کا ایک شخص ہوں آپ نے ہاتھ جھکایا اور اپنی انگلیاں پیشانی پر رکھیں (جیسے کوئی ذکر کرتا ہے) میں نے اپنے دل میں کہا شاید آپ کو برا معلوم ہوا یہ کہنا کہ میں غفار میں سے ہوں میں لپکا آپ کا ہاتھ پکڑنے کو لیکن آپ کے صاحب نے (ابو بکرؓ نے) جو مجھ سے زیادہ آپ کا حال جانتا تھا مجھے روکا پھر آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا تو یہاں کب آیا میں نے عرض کیا میں یہاں تیس رات یادن سے ہوں آپ نے فرمایا تجھے کھانا کون کھلاتا ہے میں نے کہا کھانا وغیرہ کچھ نہیں سوا زمزم کے پانی کے۔ پھر میں موٹا ہو گیا یہاں تک کہ میرے پیٹ کے بٹ مڑ گئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا هَابِطَانِ قَالَ ((مَا لَكُمَا)) قَالَتَا الصَّابِيُّ بَيْنَ الْكُعْبَةِ وَأُسْتَارَهَا قَالَ ((مَا قَالَ لَكُمَا)) قَالَتَا إِنَّهُ قَالَ لَنَا كَلِمَةً تَمَلُّاُ الْقَمَمَ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ هُوَ وَصَاحِبُهُ ثُمَّ صَلَّى فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَكُنْتُ أَنَا أَوَّلُ مَنْ حَيَّاهُ بِحَيَّةِ الْإِسْلَامِ قَالَ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ)) ثُمَّ قَالَ ((مَنْ أَنْتَ)) قَالَ قُلْتُ مِنْ غِفَارٍ قَالَ فَأَهْوَى بِيَدِهِ فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي كَرِهَ أَنْ اتَّصِمْتُ إِلَى غِفَارٍ فَذَهَبْتُ أَخَذُ بِيَدِهِ فَقَدَعَنِي صَاحِبُهُ وَكَانَ أَعْلَمَ بِهِ مِنِّي ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ ((مَتَى كُنْتَ هَاهُنَا)) قَالَ قُلْتُ قَدْ كُنْتُ هَاهُنَا مُنْذُ ثَلَاثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ قَالَ ((فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُكَ)) قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِي طَعَامٌ إِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتَّى تَكَسَّرَتْ عُنُقُ بَطْنِي وَمَا أَجِدُ عَلَى كَبِدِي سُخْفَةً جُوعٍ قَالَ ((إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ إِنَّهَا طَعَامٌ طَعِمَ)) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَذَنُّ لِي فِي طَعَامِهِ اللَّيْلَةَ فَاَنْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا فَفَتَحَ أَبُو بَكْرٍ بَابًا فَجَعَلَ يَقْبِضُ لَنَا مِنْ زَيْبِ الطَّائِفِ وَكَانَ ذَلِكَ أَوَّلَ طَعَامٍ أَكَلْتُهُ بِهَا ثُمَّ غَبَرْتُ مَا غَبَرْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((إِنَّهُ قَدْ وَجَّهَتْ لِي
أَرْضُ دَانٍ بَعْلٍ لَا أَرَاهَا إِلَّا يَشْرَبُ فَهَلْ
أَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي قَوْمَكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ
يَنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَأْخُذَكَ فِيهِمْ)) فَأَنْبِئْتُ أُنَيْسًا
فَقَالَ مَا صَنَعْتُ قُلْتُ صَنَعْتُ أَنِّي قَدْ
أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ قَالَ مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكَ
فَأَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ وَأَنبِئْنَا أُنَيْسًا فَقَالَتْ
مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكُمَا فَأَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ
وَصَدَّقْتُ فَاحْتَمَلْنَا حَتَّى أَتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا
فَأَنبِئْنَا بِصَفْهِمُ وَكَانَ يُؤْمِنُهُمُ إِيْمَانُ بَنِي
رَحِصَةَ الْغِفَارِيِّ وَكَانَ سَيِّدُهُمْ وَقَالَ بِصَفْهِمُ
إِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِينَةَ أَسْلَمْنَا فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَسْلَمَ بِصَفْهِمُ الْبَاقِي
وَجَاءَتْ أُنَيْسُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِحْوَنَا
نُسَلِّمُ عَلَى الَّذِي أَسْلَمُوا عَلَيْهِ فَأَسْلَمُوا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((غِفَارُ
خَيْرُ اللَّهِ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالِمُهَا اللَّهُ))

اور میں اپنے کلیجہ میں بھوک کی ناتوانی نہیں پاتا آپ نے فرمایا
زمزم کا پانی برکت والا ہے اور وہ کھانا بھی ہے پیٹ بھر دیتا ہے
کھانے کی طرح ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ آج کی رات مجھے اجازت
دیجئے اس کو کھلانے کی پھر رسول اللہ چلے اور ابو بکر میں بھی ان
دونوں کے ساتھ چلا ابو بکر نے ایک دروازہ کھولا اور اس میں سے
طائف کے سوکھے انگور نکالنے لگے یہ پہلا کھانا تھا جو میں نے کھایا
مکہ میں پھر رہا میں جب تک رہا بعد اس کے رسول اللہ کے پاس آیا
آپ نے فرمایا مجھے دکھائی گئی ایک زمین کھجور والی میں سمجھتا ہوں
وہ کوئی زمین نہیں ہے سوا شرب کے (شرب مدینہ طیبہ کا نام تھا)
تو تو میری طرف سے اپنی قوم کو دین کی دعوت دے شاید اللہ تعالیٰ
ان کو نفع دیوے تیری وجہ سے اور تجھے ثواب دیوے میں انیس کے
پاس آیا اس نے پوچھا تو نے کیا کیا میں نے کہا میں اسلام لایا اور میں
نے تصدیق کی آپ کی نبوت کی وہ بولا تمہارے دین سے مجھے بھی
نفرت نہیں ہے میں بھی اسلام لایا اور میں نے بھی تصدیق کی پھر
ہم دونوں اپنی ماں کے پاس آئے وہ بولی مجھے بھی تم دونوں کے
دین سے نفرت نہیں ہے میں بھی اسلام لائی اور میں نے بھی
تصدیق کی پھر ہم نے اونٹوں پر اسباب لاد ایں یہاں تک کہ ہم اپنی
قوم غفار میں پہنچے آدمی قوم مسلمان ہو گئی اور ان کا امام ایمان بن
حصہ غفاری تھا وہ ان کا سردار بھی تھا اور آدمی قوم نے یہ کہا کہ
جب رسول اللہ مدینہ میں تشریف لائیں گے تو ہم مسلمان
ہوں گے پھر رسول اللہ مدینہ میں تشریف لائے اور آدمی قوم جو
باقی تھی وہ بھی مسلمان ہو گئی اور اسلم (ایک قوم ہے) کے لوگ
آئے انھوں نے کہا یا رسول اللہ ہم بھی اپنے بھائی غفاریوں کی
طرح مسلمان ہوتے ہیں وہ بھی مسلمان ہوئے تب رسول اللہ نے
فرمایا غفار کو اللہ نے بخش دیا اور اسلم کو اللہ نے بچا دیا (قتل اور قید

۶۳۶۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ اچھا جائیگن اہل مکہ سے بچا رہ وہ دشمن ہیں اس شخص کے اور منہ بناتے ہیں واسطے اس کے۔

۶۳۶۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ میں نے آپ کی نبوت سے دو برس پہلے نماز پڑھی اور یہ ہے کہ دونوں ایک کاہن کے پاس گئے انہیں نے اس کاہن کی تعریف شروع کی یہاں تک کہ اس پر غالب آیا اور ہم نے اس کے اونٹ بھی لے کر اپنے اونٹوں میں ملا لیے اور یہ ہے کہ نماز پڑھی آپ نے مقام ابراہیم کے پیچھے اور میں سب سے پہلے وہ شخص ہوں جس نے آپ کو مسلمان کا سلام کیا اور یہ ہے کہ میں نے کہا کہ میں چند روز سے یہاں ہوں اور ابو کہرنے کہا مجھے عزت دیجئے ان کی ضیافت سے آج کی رات۔

۶۳۶۲- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے جب ابوذرؓ کو رسول اللہؐ کی نبوت کی مکہ میں خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا اس واوی کو چا سوار ہو کر اور اس شخص کو دیکھ کر آجو کہتا ہے مجھ پر آسمان سے خبر آئی ہے ان کی بات سن پھر میرے پاس آ۔ وہ روانہ ہوا یہاں تک کہ مکہ میں آیا اور آپ کا کلام سنا پھر ابوذرؓ کے پاس لوٹ کر گیا اور بولا میں نے اس شخص کو دیکھا وہ حکم کرتا ہے اچھی خصلتوں کا اور ایک کلام سناتا ہے جو شعر نہیں ہے ابوذرؓ نے کہا اس سے مجھ کو

۶۳۶۰- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هُدَالٍ بِهِ الْإِسْنَادُ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ قُلْتُ مَا كُنْتُ حَتَّى أَذْهَبَ فَأَنْظُرَ قَالَ نَعَمْ وَكُنْتُ عَلَى حَدَرٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَإِنَّهُمْ قَدْ سَفَرُوا لَهُ وَتَحْتَهُمْ.

۶۳۶۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا أَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّيْتُ سَتَيْنِ قَبْلَ مَبْعَثِ نَبِيِّكَ ﷺ قَالَ قُلْتُ فَأَيْنَ كُنْتُ تَوَجَّهْتُ قَالَ حَيْثُ وَجَّهَنِي اللَّهُ وَاقْصِرِ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَتَأَوَّرَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْكُهَّانِ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ أَحْيَى أَنِّي سَأَلْتُ عَنْهُ حَتَّى غَلِبَهُ قَالَ فَأَحْذَرْنَا صِرْمَتَهُ فَصَلَّمْنَاهَا بَنِي صِرْمَتَنَا وَقَالَ أَيْضًا فِي حَدِيثِهِ فَإِنَّ فَخَاءَ النَّبِيِّ ﷺ فَطَافَ بِأَتَيْتٍ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ حَلَفَ الْمَقَامَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَإِنِّي لَأَوَّلُ النَّاسِ حَيَّاهُ بِحَقِّهِ الْإِسْلَامَ قَالَ قُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَنْ أَنْتَ)) وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا فَقَالَ ((مَنْذُكُمْ أَنْتَ)) هَاجَرْنَا قَالَ قُلْتُ ((مَنْذُكُمْ خَمْسَ)) عَشْرَةَ وَفِيهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتَجْفِينِي بِضِيَاغَةِ اللَّيْلَةِ.

۶۳۶۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ قَالَ لِأَخِيهِ ارْكَبْ إِلَيَّ هَذَا الْوَادِي فَأَعْلِمْنِي لِي عِلْمَ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُزْعَمُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ فَاسْمَعُ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ أَتِنِي فَأَنْطَلِقُ فَأَخْرُ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ

الْأَحْلَاقِ وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشَّعْرِ فَقَالَ مَا شَفِيتَنِي فِيمَا أَرَدْتُ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُهُ وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ حَتَّى أَذْرَكَهُ يَبْغِي اللَّيْلَ فَاضْطَجَعَ فَرَأَاهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ فَلَمَّا رَأَاهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ اخْتَمَلَ قَرْبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَظَلَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَمْسَى فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ مَا أَنَى لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ وَلَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّلَاثِ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ فَأَقَامَهُ عَلِيٌّ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ هَذَا الْبَلَدَ قَالَ إِنْ أُعْطِيتُنِي عَهْدًا وَمِثَاقًا لَتُرْشِدَنِي فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ فَإِنَّهُ حَقٌّ وَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي فَإِنِّي إِن رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ فَمَتَّ كَأَنِّي أَرِيقُ الْمَاءَ فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ مَدْخَلِي فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى يَأْتِيكَ أَمْرِي)) فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأُصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى

تسکین نہیں ہوئی پھر انھوں نے توشہ لیا اور ایک مشک لی پانی کی یہاں تک کہ مکہ میں آئے اور مسجد حرام میں داخل ہوئے وہاں رسول اللہ کو ڈھونڈا وہ آپ کو پہچانتے نہ تھے اور انھوں نے پوچھنا بھی مناسب نہ جانا یہاں تک کہ رات ہو گئی وہ لیٹ رہے حضرت علی نے ان کو دیکھا اور پہچانا کہ کوئی مسافر ہے پھر ان کے پیچھے گئے لیکن کسی نے دوسرے سے بات نہیں کی یہاں تک کہ صبح ہو گئی پھر وہ اپنا توشہ اور مشک مسجد میں اٹھالائے اور سارا دن وہاں رہے اور رسول اللہ کو شام تک نہ دیکھا پھر وہ اپنے سونے کی جگہ میں چلے آئے وہاں حضرت علی گزرے اور کہا ابھی وہ وقت نہیں آیا جو اس شخص کو اپنا ٹھکانا معلوم ہو پھر ان کو کھڑا کیا اور ان کے ساتھ گئے لیکن کسی نے دوسرے سے بات نہ کی یہاں تک کہ تیسرا دن ہوا اس دن بھی ایسا ہی کیا اور حضرت علی نے ان کو اپنے ساتھ کھڑا کیا پھر کہا تم مجھ سے کیوں نہیں کہتے جس لیے تم اس شہر میں آئے ہو ابوذر نے کہا اگر تم مجھ سے عہد اور اقرار کرتے ہو کہ میں راہ بتلاؤں گا تو میں کہتا ہوں انھوں نے اقرار کیا ابوذر نے سب حال بیان کیا حضرت علی نے کہا وہ شخص سچے ہیں اور وہ بے شک اللہ کے رسول ہیں اور تم صبح کو میرے ساتھ چلنا اور اگر میں کوئی خوف کی بات دیکھوں گا جس میں تمہاری جان کا ڈر ہو تو میں کھڑا ہو جاؤں گا جیسے کوئی پانی بہاتا ہے اور جو چلا جاؤں تو تم بھی میرے پیچھے پیچھے چلے آنا جہاں میں گھسوں تم بھی گھس آنا ابوذر نے ایسا ہی کیا ان کے پیچھے چلے یہاں تک کہ حضرت علی رسول اللہ کے پاس پہنچے اور ابوذر بھی ان کے ساتھ پہنچے پھر ابوذر نے آپ کی باتیں سنیں اور اسی جگہ مسلمان ہوئے رسول اللہ نے فرمایا اپنی قوم کے پاس جا اور ان کو دین کی خبر کر یہاں تک کہ میرا حکم تجھے پہنچے ابوذر نے کہا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تو یہ بات (یعنی دین کی دعوت) مکہ والوں کو پکار کر سنا دوں گا پھر ابوذر نکلے اور مسجد میں آئے اور چلا کر بولے اشہد ان لا

أَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتَارَ الْقَوْمَ فَضَرَبُوهُ حَتَّى أَضْجَعُوهُ فَأَتَى الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَالَ وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَأَنَّ طَرِيقَ تَحَارِكِكُمْ إِلَى الشَّامِ عَلَيْهِمْ فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ بِمِثْلِهَا وَتَارُوا إِلَيْهِ فَضَرَبُوهُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ الْعَبَّاسُ فَأَنْقَذَهُ.

بَابُ مَنْ فَضَّلَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

۶۳۶۳- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ أُسْلِمْتُ وَنَا رَأَيْنِي إِلَّا ضَحِكَ.

۶۳۶۴- عَنْ جَرِيرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْذُ أُسْلِمْتُ وَلَا رَأَيْنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِهِ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ ابْنِ إِدْرِيسَ وَلَقَدْ شَكَّوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَتَّبِعُ عَلَى الْخَيْلِ فَضْرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ ((اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا)).

۶۳۶۵- عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَّةِ وَالشَّامِيَّةِ)) فَفَرَّتْ إِلَيْهِ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ مِنْ أَحْمَسَ فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَنْبِئَتْهُ فَأَعْبَرَتْهُ قَالَ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ.

الہ الا اللہ و اشہدان محمد ا رسول اللہ اور لوگوں نے ان پر حملہ کیا اور ان کو مارتے مارتے لٹا دیا حضرت عباس وہاں آئے اور ابوذر پر جھکے اور لوگوں سے کہا خرابی ہو تمہاری تم نہیں جانتے یہ شخص غفار کا ہے اور تمہارا راستہ سوداگری کا شام کو غفار کے ملک پر سے ہے (تو وہ تمہاری تجارت بند کریں گے) پھر ابوذر کو ان لوگوں سے چھڑا لیا ابوذر نے دوسرے روز پھر ایسا ہی کیا اور لوگ دوڑے اور مارا اور حضرت عباس آڑے آئے اور ان کو چھڑا لیا۔

باب: جریر بن عبد اللہ کی فضیلت

۶۳۶۳- جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کبھی نہیں روکا اندر آنے سے جب سے میں مسلمان ہوا اور کبھی مجھے نہیں دیکھا مگر آپ ہنسے (یعنی خندہ روئی اور کشادہ پیشانی سے ملے)۔

۶۳۶۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ میں نے آپ سے شکایت کی میں گھوڑے پر نہیں جتا آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا یا اللہ جمادے اس کو راہ بتانے والا راہ پایا ہوا کر دے۔

۶۳۶۵- جریر سے روایت ہے جاہلیت کے زمانہ میں ایک بت خانہ تھا (یمن میں) جس کو ذوالخلصہ کہتے تھے اور کعبہ یمنی یا کعبہ شامی بھی اس کا نام تھا رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا اے جریر تو مجھے بے فکر کرتا ہے ذوالخلصہ اور کعبہ یمنی اور شامی کی طرف سے (یعنی اس کو تباہ اور برباد کر کہ لوگ شرک سے چھٹیں) میں ایک سو پچاس آدمی احمس قبیلے کے اپنے ساتھ لے کر گیا اور ذوالخلصہ کو توڑا اور جتنے لوگوں کو وہاں پایا قتل کیا پھر میں لوٹ کر آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے ہمارے لیے اور احمس کے قبیلے کے لیے دعا کی۔

۶۳۶۶- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْمِيِّ قَالَ قَالَ نَبِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا جَرِيرُ أَلَا تَوَيْحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ))
 سَبَّ نَحْنُكَ كَانَ يُدْعَى كَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ فَإِنْ
 فَصَرْتُ فِي حُمْسِينَ وَمِائَةً فَارِسٍ رَكْنَتْ لَنَا
 لَيْتَ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ
 ﷺ فَضَرَبَ يَدَهُ فِي صَدْرِي فَقَالَ ((اللَّهُمَّ
 نَبِّهْ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مُهْدِيًا)) قَالَ فَانْصَنَقَ
 فَحَرَفَهَا بِالنَّارِ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
 ﷺ رَحْمًا يُبَشِّرُهُ يُكْنَى أَبَا أَرْطَاةَ بَنًا فَأَتَى
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ مَا جِئْتُكَ حَتَّى
 تَرَكْنَاهَا كَأَنَّمَا جَمَلٌ أُحْرَبُ فَبَرَكْتَ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ عَلَى خَيْلٍ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا أَحْمَسُ مَرَاتٍ.

۶۳۶۷- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي
 حَدِيثِ مَرْوَانَ فَجَاءَ نَشِيرُ جَرِيرٍ أَبُو أَرْطَاةَ
 حُصَيْنُ بْنُ رَيْعَةَ يُبَشِّرُ النَّبِيَّ ﷺ.

باب مَنْ فَضَّلَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنَ عَبَّاسٍ

۶۳۶۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى
 الْخَلَاءَ فَوَضَعَتْ لَهُ وَضُوءًا فَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ
 وَضَعَ هَذَا فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ قَالُوا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ
 قُلْتُ نَبِيُّ عَبَّاسٍ قَالَ ((اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ))

باب فَقَّهَ فَضَائِلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

۶۳۶۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
 رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدَيَّ قِطْعَةً بِسْتَبْرِقٍ
 وَلَيْسَ مَكَانَ أُرِيدُ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ إِلَيْهِ قَالَ

۶۳۶۶- جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
 اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے جریر تو مجھ کو آرام نہیں دیتا
 ذوالخلصہ سے جو بت خانہ تھا شعم کا (ایک قبیلہ ہے) اس کو کعب
 یمنی بھی کہتے تھے جریر نے کہا میں ڈیڑھ سو سوار لے کر وہاں گیا
 اور میں گھوڑے پر نہیں جمتا تھا میں نے یہ رسول اللہ سے بیان کیا
 آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا اللہ اس کو جمادے
 اور اس کو راہ دکھانے والا راہ پایا ہوا کر دے پھر جریر گئے اور
 ذوالخلصہ کو انگار سے جلادیا۔ بعد اس کے ایک شخص جس کا نام
 ابوار طاة تھا خوشخبری کے لیے رسول اللہ کے پاس روانہ کیا وہ آپ
 کے پاس آیا اور کہنے لگا ہم ذوالخلصہ کو خارشتی اونٹ کی طرح پھوڑ
 کر آئے (خارشتی اونٹ پر کالا روغن ملتے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ
 بھی جل کر کالا ہو گیا تھا) رسول اللہ نے احس کے گھوڑوں اور
 مردوں کے لیے برکت کی دعا کی پانچ مرتبہ۔

۶۳۶۷- ترجمہ وہی جو گزر رہا۔

باب: عبد اللہ بن عباس کی فضیلت

۶۳۶۸- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ پانچ خانہ کی
 جگہ میں تشریف لے گئے میں نے آپ کیلئے وضو کا پانی رکھا جب
 آپ نکلے تو پوچھا یہ پانی کس نے رکھا ہے لوگوں نے کہا میں نے
 کہا ابن عباس نے آپ نے فرمایا اللہ اسکو سمجھدار کر دے دین میں۔

باب: عبد اللہ بن عمر کی فضیلت

۶۳۶۹- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے خواب میں دیکھا
 میرے ہاتھ میں استبرق کا ایک ٹکڑا ہے (استبرق ایک ریشمی کپڑا
 ہے) اور میں جنت کے جس مکان میں جانا چاہتا ہوں وہ ٹکڑا مجھے اڑا

فَقَصَصْتُهُ عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَصْتُهُ حَفْصَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَرَى عَبْدَ اللَّهِ رَجُلًا صَالِحًا))

۶۳۷۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَصَهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَمَنِّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا أَقْصَاهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًا عَزِيمًا وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَفَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبُشْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيْ الْبُشْرِ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ غَرَقْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ قَالَ فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ فَقَالَ لِي لَمْ تُرْعَ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((نِعَمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ)) قَالَ سَأَلْتُهُ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا

۶۳۷۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أُبَيْتُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَمْ يَكُنْ لِي أَهْلٌ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّمَا انْطَلَقَ بِي إِلَى بَيْتٍ فَذَكَرْتُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ

بَابُ مَنْ فَضَّلَ ابْنُ مَالِكٍ

۶۳۷۲- عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَادِمُكَ أَنَسٌ أَدْعُ اللَّهَ لَهُ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ

کروہاں لے جاتا ہے یہ خواب میں نے اپنی بہن ام المومنین حفصہ سے بیان کیا انھوں نے رسول اللہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا میں عبد اللہ کو سمجھتا ہوں نیک آدمی ہے۔

۶۳۷۰- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب کوئی خواب دیکھتا تو آپ سے بیان کرتا مجھے بھی آرزو تھی کوئی خواب دیکھوں اور آپ سے بیان کروں اور میں لڑکا تھا جو ان مجرد میں مسجد میں سویا کرتا تھا رسول اللہ کے زمانے میں میں نے خواب میں دیکھا جیسے دو فرشتوں نے مجھے پکڑا ہے اور جہنم کی طرف لے گئے دیکھا تو وہ بیچ در بیچ گہری ہے کنویں کی طرح اور اس پر دو لکڑیاں ہیں جیسے کنویں پر ہوتی ہیں اس میں کچھ لوگ ہیں جن کو میں نے پہچانا میں نے کہا شروع کیا اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے پھر اور ایک فرشتہ ملا اور وہ بولا تجھے کچھ خوف نہیں یہ خواب میں نے حضرت حفصہ سے بیان کیا انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا عبد اللہ اچھا آدمی ہے اگر رات کو تہجد پڑھا کرے۔ سالم نے کہا عبد اللہ اس کے بعد رات کو نہیں سوتے تھے مگر تھوڑی دیر (اور تہجد پڑھتے تھے)۔

۶۳۷۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرل۔

باب: انس بن مالک کی فضیلت

۶۳۷۲- ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ انس آپ کا خادم ہے اس کے لیے دعا فرمائیے آپ نے فرمایا اللہ بہت مال اور بہت اولاد دے اس کو اور جو تو

فِيمَا أُعْطِيَتْ ((

دیوے اس کو برکت دے اس میں۔

۶۳۷۳- عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ قَالَتْ أُمُّ سَلِيمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَادِمُكَ أَنَسٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۶۳۷۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۳۷۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ.

۶۳۷۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۳۷۵- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَأُمُّ حَرَامٍ خَالَتِي فَقَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ خُودِيْكَ إِذْ غُ اللَّهُ لَهُ قَالَ فَدَعَا لِي بِكُلِّ خَيْرٍ وَكَانَ فِي آخِرِ مَا دَعَا لِي بِهِ أَنْ قَالَ ((اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ)).

۶۳۷۵- انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں تشریف لائے اس وقت گھر میں کوئی نہ تھا سوا میرے اور میری ماں ام سلیم اور میری خالہ ام حرام کے میری ماں نے کہا یا رسول اللہ آپ کا چھوٹا خادم (انس) دعا کیجئے اس کے لیے آپ نے دعا کی ہر ایک بھلائی کے لیے اور آخر میں یہ دعا کی یا اللہ بہت کر اس کا مال اور بہت کر اس کی اولاد اور برکت دے اس میں۔

۶۳۷۶- عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَتْ بِي أُمِّي أُمُّ أَنَسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ أَزْرَتْنِي بِنَصْفِ عِمَارِهَا وَرَدَّتْنِي بِنَصْفِهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَنَسٌ ابْنِي أَتَيْتُكَ بِهِ يَخْدُمُكَ فَادْعُ اللَّهُ لَهُ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ)) قَالَ أَنَسٌ فَوَاللَّهِ إِنْ مَالِي لَكَثِيرٌ وَإِنْ وَلَدِي وَوَلَدُ وَلَدِي لَيَتَعَادُونَ عَلَى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ.

۶۳۷۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میری ماں مجھ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی اور اپنی سر بندھن (اوڑھنی یا دوپٹہ) پھاڑ کر اس میں سے آدمی کی ازار بنادی تھی اور آدمی کی چادر مجھ کو تو کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ یہ چھوٹا انس میرا بیٹا ہے آپ کی خدمت کرے گا آپ اس کے لیے دعا کیجئے آپ نے فرمایا اللہ بہت کر اس کا مال اور بہت کر اس کی اولاد۔ انسؓ نے کہا تو قسم خدا کی میرا مال بہت ہے اور میرے بیٹے اور پوتے سو سے زیادہ ہیں۔

۶۳۷۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَمِعْتُ أُمِّي أُمُّ سَلِيمٍ صَوْتَهُ فَقَالَتْ يَا أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسٌ فَدَعَا لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَأَيْتُ مِنْهَا اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَرْجُو الثَّلَاثَةَ فِي الْآخِرَةِ.

۶۳۷۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گزرے تو میری ماں ام سلیم نے آپ کی آواز سنی اور کہنے لگی میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ چھوٹا انس ہے آپ نے میرے لیے تین دعائیں کیں دو تو میں دنیا میں پاچکا اور ایک کی آخرت میں امید ہے۔

۶۳۷۸- عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى عَلِيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَلْعَبُ مَعَ الْعِلْمَانِ قَالَ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَبَعَثَنِي إِلَى حَاجَةٍ فَأَبْطَأْتُ عَلَى أُمِّي فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ مَا حَبَسَكَ قُلْتُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۶۳۷۸- انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا آپ نے ہم کو سلام کیا پھر مجھے کسی کام کے لیے بھیجا میں اپنی ماں کے پاس دیر سے گیا جب گیا تو میری ماں نے کہا تو نے کیوں دیر کی میں نے کہا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ قَالَتْ مَا حَاجَتُهُ قُلْتُ إِنَّهَا سِرٌّ قَالَتْ لَا تُحَدِّثَنَّ بِسِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَالَ أَنَسٌ وَاللَّهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهِ أَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ يَا ثَابِتُ

۶۳۷۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَسْرُّ إِلَيَّ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدُ وَلَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ.

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ

۶۳۸۰- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِحَيٍّ يَمْشِي إِنَّهُ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ.

۶۳۸۱- عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فِي نَاسٍ فِيهِمْ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ فِي وَجْهِهِ أَثَرٌ مِنْ خُشُوعٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ يَتَحَوَّزُ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ وَدَخَلْتُ فَتَحَدَّثَنَا فَلَمَّا اسْتَأْنَسَ قُلْتُ لَهُ إِنَّكَ لَمَّا دَخَلْتَ قَبْلُ قَالَ رَجُلٌ كَذًا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ رَأَيْتَنِي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ سَعَتُهَا وَعُشْبَتُهَا وَحُضْرَتُهَا وَوَسْطَ الرَّوْضَةِ عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي ارْقُ فَقُلْتُ لَهُ لَا أَسْتَطِيعُ

رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک کام کے لیے بھیجا تھا وہ بولی کیا کام تھا میں نے کہا وہ بھید ہے میری ماں بولی رسول اللہ ﷺ کا بھید کسی سے نہ کہنا انس نے کہا قسم خدا کی اگر وہ بھید میں کسی سے کہتا تو اسے ثابت تجھ سے کہتا۔

۶۳۷۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک راز کی بات مجھ سے کہی میں نے اس کو کسی سے بیان نہیں کیا یہاں تک کہ میری ماں ام سلیم نے پوچھا میں نے اس سے بھی بیان نہیں کیا۔

باب: عبد اللہ بن سلام کی فضیلت

۶۳۸۰- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی زندہ شخص کے لیے جو چلتا پھرتا ہو یہ نہیں سنا کہ وہ جنت میں ہے مگر عبد اللہ بن سلام کے لیے۔

۶۳۸۱- قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں مدینہ میں تھا کچھ لوگوں میں جن میں بعض صحابہ بھی تھے ایک شخص آیا اس کے چہرے پر خدا کے خوف کا اثر تھا بعض لوگ کہنے لگے یہ جنتی ہے یہ جنتی ہے اس نے دو رکعتیں پڑھیں پھر چلا میں بھی اس کے پیچھے گیا وہ اپنے مکان میں گیا میں بھی اس کے ساتھ اندر گیا اور باتیں کیں جب دل لگ گیا تو میں نے اس سے کہا تم جب مسجد میں آئے تھے تو ایک شخص ایسا ایسا بولا (یعنی تم جنتی ہو) اس نے کہا سبحان اللہ کسی کو نہیں چاہیے وہ بات کہنی جو نہیں جانتا اور میں تجھ سے بیان کرتا ہوں لوگ کیوں ایسا کہتے ہیں میں نے ایک خواب دیکھا تھا رسول اللہ کے زمانے میں وہ خواب میں نے آپ سے بیان کیا میں نے دیکھا کہ میں ایک باغ میں ہوں (جس کی وسعت اور پید اور اور سبزی کا حال اس نے بیان کیا) اس باغ کے بیچ میں ایک ستون ہے لوہے کا وہ نیچے تو زمین کے اندر ہے اور اوپر آسمان تک گیا ہے اس کی بلندی پر ایک حلقہ ہے مجھ سے کہا گیا اس

فَجَاءَنِي مُنْصَفًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَالْمُنْصَفُ
الْحَادِمُ فَقَالَ شَيْبَانِي مِنْ خَلْفِي وَصَفَ أَنَّهُ رَفَعَهُ
مِنْ خَلْفِهِ يَدِيهِ فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى
الْعُمُودِ فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيلَ لِي اسْتَمْسِكْ
فَلَقَدْ اسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى
النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((تِلْكَ الرُّوضَةُ الْإِسْلَامُ
وَذَلِكَ الْعُمُودُ عُمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ
عُرْوَةُ الْوُثْقَى وَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى
تَمُوتَ)) قَالَ وَالرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ.

۶۳۸۲- عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ كُنْتُ فِي حَلَقَةٍ
فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ فَمَرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
سَلَامٍ فَقَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُمْتُ
فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ قَالُوا كَذًا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ
مَا كَانَ يُبْغِي لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ
إِنَّمَا رَأَيْتُ كَأَنَّ عُمُودًا وَضِعَ فِي رَوْضَةٍ خَضِرَاءَ
فَنُصِبَ فِيهَا وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةٌ وَفِي أَسْفَلِهَا
مِنْصَفٌ وَالْمِنْصَفُ الرُّصِيفُ فَقِيلَ لِي ارْقُ فَرَقِيتُ
حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَمُوتُ عَبْدُ اللَّهِ
وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى))

۶۳۸۳- عَنْ خُرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا
فِي حَلَقَةٍ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ وَفِيهَا شَيْخٌ
حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ فَجَعَلَ
يُحَدِّثُهُمْ حَدِيثًا حَسَنًا قَالَ فَلَمَّا قَامَ قَالَ الْقَوْمُ مَنْ
سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ
إِلَى هَذَا قَالَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا تُبْعَثُهُ فَلَا أَعْلَمَنَّ مَكَانَ

پر چڑھ میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا پھر ایک خدمتگار آیا اس نے
میرے کپڑے پیچھے سے اٹھائے اور بیان کیا کہ اس نے اپنے ہاتھ
سے مجھے پیچھے سے اٹھایا میں چڑھ گیا یہاں تک کہ اس ستون کی
بلندی پر پہنچ گیا اور حلقہ کو میں نے تھام لیا مجھ سے کہا گیا اس کو
تھامے رہو پھر میں جاگا اور وہ حلقہ اس وقت تک میرے ہاتھ ہی
میں تھا یہ خواب میں نے رسول اللہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ
باغ اسلام ہے اور یہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ مضبوط
حلقہ ہے دین کا اور تو اسلام پر قائم رہے گا مرتے دم تک قیسی نے
کہا وہ شخص عبد اللہ بن سلام تھے۔

۶۳۸۲- قیس بن عباد رضی اللہ عنہ نے کہا میں ایک جماعت
میں تھا جس میں سعد بن مالک اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی
تھے اتنے میں عبد اللہ بن سلام نکلے لوگوں نے کہا یہ جنت والوں
میں سے ہے میں کھڑا ہوا اور میں نے ان سے کہا تمہارے باب میں
لوگ ایسا کیا کہتے ہیں انہوں نے کہا سبحان اللہ ان کو وہ بات نہ کہنی
چاہیے جس کو وہ نہیں جانتے میں نے خواب میں ایک ستون دیکھا
جو ایک بزرگ کے بچا بچ کر کھا گیا اس کے سر پر ایک حلقہ لگا تھا اور
اس کے نیچے ایک خدمت گار کھڑا تھا مجھ سے کہا گیا اس پر چڑھو
میں چڑھا یہاں تک کہ حلقہ کو تھام لیا پھر میں نے یہ خواب رسول
اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ نے فرمایا عبد اللہ مرے گا اسی مضبوط
حلقہ کو تھامے ہوئے (یعنی دین اسلام پر)۔

۶۳۸۳- خرشہ بن حر سے روایت ہے میں ایک حلقہ میں بیٹھا
مدینہ کی مسجد میں وہاں ایک بوڑھا تھا خوبصورت معلوم ہوا کہ وہ
عبد اللہ بن سلام ہیں وہ لوگوں سے اچھی اچھی باتیں کر رہے تھے
جب وہ کھڑے ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ جس کو بھلا لگے جنتی
کو دیکھنا وہ اس کو دیکھے میں نے (اپنے دل میں) کہا قسم خدا کی میں
ان کے ساتھ جاؤں گا اور ان کا گھر دیکھوں گا پھر میں ان کے پیچھے

بَيْنَهُ قَالَ فَتَبِعْتُهُ فَاَنْطَلَقَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ قَالَ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لِي فَقَالَ مَا حَاجَتُكَ يَا ابْنَ أُحَيٍّ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتُ الْقَوْمَ يَقُولُونَ لَكَ لَمَّا قُمْتَ مِنْ سِرَّةٍ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَيَّ هَذَا فَأَعَجِبَنِي أَنْ أَكُونَ مَعَكَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَسَاحَدْتُكَ بِمِمَّ قَالُوا ذَلِكَ إِنِّي بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ لِي قُمْ فَأَخَذَ بِيَدِي فَاَنْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِجَوَادٍ عَنْ شِمَالِي قَالَ فَأَخَذْتُ لِأَخَذَ فِيهَا فَقَالَ لِي لَا تَأْخُذْ فِيهَا فَإِنَّهَا طُرُقُ أَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ فَإِذَا جَوَادٌ مِنْهُجٌ عَلَى يَمِينِي فَقَالَ لِي خُذْ هَاهُنَا فَأَتَى بِي جَبَلًا فَقَالَ لِي اصْعَدْ قَالَ فَجَعَلْتُ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَصْعَدَ جَزَرْتُ عَلَى اسْتِئْثِي قَالَ حَتَّى فَعَلْتُ ذَلِكَ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ اَنْطَلَقَ بِي حَتَّى أَتَى بِي عَمُودًا رَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ وَأَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ فِي أَغْلَاهُ حَلْقَةً فَقَالَ لِي اصْعَدْ فَوْقَ هَذَا قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْعَدُ هَذَا وَرَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَزَجَلَ بِي قَالَ فَإِذَا أَنَا مُتَعَلِّقٌ بِالْحَلْقَةِ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ الْعَمُودَ فَحَرَ قَالَ وَبَقِيتُ مُتَعَلِّقًا بِالْحَلْقَةِ حَتَّى أَصْبَحْتُ قَالَ فَأَنَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَصَّصْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ ((أَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ أَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ وَأَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَمِينِكَ فَهِيَ طُرُقُ أَصْحَابِ الْيَمِينِ وَأَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَلَنْ تَنَالَهُ وَأَمَّا الْعَمُودُ فَهُوَ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا

ہوا وہ چلے یہاں تک کہ قریب ہوئے شہر سے باہر نکل جاویں پھر اپنے مکان میں گئے میں نے بھی اجازت چاہی اندر آنے کی انھوں نے اجازت دی پھر پوچھا اے بھتیجے میرے کیا کام ہے تیرا میں نے کہا لوگوں سے میں نے سنا جب تم کھڑے ہوئے وہ کہتے تھے جس کو خوش لگے کسی جنتی کا دیکھنا وہ ان کو دیکھے تو مجھے اچھا معلوم ہوا تمہارے ساتھ رہنا انھوں نے کہا اللہ تعالیٰ جانتا ہے جنت والوں کو اور میں تمھ سے وجہ بیان کرتا ہوں لوگوں کے یہ کہنے کی میں ایک بار سورا تھا خواب میں ایک شخص آیا اور اس نے کہا کھڑا ہو پھر اس نے میرا ہاتھ پکڑا میں اس کے ساتھ چلا مجھے بائیں طرف کچھ راہیں ملیں میں نے ان میں جانا چاہا وہ بولا ان میں مت جا یہ بائیں طرف والوں کی راہیں ہیں (یعنی کافروں کی) پھر داہنی طرف کی راہیں ملیں وہ شخص بولا ان راہوں میں جا پھر ایک پہاڑ ملا وہ شخص بولا اس پر چڑھ میں نے جو چڑھنا چاہا تو چوڑے کے بل گرا کئی بار میں نے قصد کیا چڑھنے کا لیکن ہر بار گرا پھر وہ مجھے لے چلا یہاں تک کہ ایک ستون ملا جس کی چوٹی آسمان میں تھی اور یہ زمین میں۔ اس کے اوپر ایک حلقہ لگا تھا مجھ سے کہا اس ستون کے اوپر چڑھ جا میں نے کہا میں اس پر کیوں کر چڑھوں اس کا سرا تو آسمان میں ہے آخر اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اچھال دیا میں جو دیکھتا ہوں تو اس حلقہ کو پکڑے ہوئے لٹک رہا ہوں پھر اس شخص نے ستون کو مارا وہ گر پڑا اور میں صبح تک اسی حلقہ میں لٹکا رہا (اس وجہ سے کہ اترنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہا) جب میں جاگا تو جناب رسول اللہ کے پاس آیا اور آپ سے یہ خواب بیان کیا آپ نے فرمایا جو راہیں تو نے بائیں طرف دیکھیں وہ بائیں طرف والوں کی راہیں ہیں اور جو راہیں داہنی طرف دیکھیں وہ داہنی طرف والوں کی راہیں ہیں اور پہاڑ وہ شہیدوں کا درجہ ہے تو وہاں تک نہ پہنچ سکے گا اور ستون اسلام کا ستون ہے اور حلقہ وہ اسلام کا حلقہ ہے

الْعُرْوَةُ فِيهِ عُرْوَةُ الْإِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُتَمَسِكًا بِهَا حَتَّى تَمُوتَ)).

بَابُ فَضَائِلِ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ

۶۳۸۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ الشَّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ التَفْتُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنْشِدْكَ اللَّهُ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَحَبُّ عَنِّي ((اللَّهُمَّ أَيْدُهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ)) قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ.

۶۳۸۵- عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَسَّانَ قَالَ... فِي حَلْقَةٍ فِيهِمْ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنْشِدْكَ اللَّهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۶۳۸۶- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهَدُ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْشِدْكَ اللَّهُ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((يَا حَسَّانُ أَحَبُّ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ أَيْدُهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ)).

۶۳۸۷- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ ((اهْجِهِمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجَبْرِيلُ مَعَكَ)).

۶۳۸۸- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

تو اسلام پر قائم رہے گا مرتے دم تک (اور جب خاتمہ اسلام پر ہو تو جنت کا یقین ہے اس وجہ سے لوگ مجھے جنتی کہتے ہیں)۔

باب: حسان بن ثابتؓ کی فضیلت

۶۳۸۳- (یہ شاعر تھے رسول اللہ ﷺ کے اور جواب دیتے تھے مشرکوں کا جو ہجو کرتے تھے آپ کی) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ حسان بن ثابتؓ پر گزرے وہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے معلوم ہوا کہ عمدہ اشعار جو اسلام کی تعریف اور کافروں کی برائی یا جہاد کی ترغیب میں ہوں مسجد میں پڑھنا درست ہے) حضرت عمرؓ نے ان کی طرف دیکھا حسان نے کہا میں تو مسجد میں اشعار پڑھتا تھا جب مسجد میں تم سے بہتر شخص موجود تھے پھر ابو ہریرہؓ کی طرف دیکھا اور کہا میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے میری طرف سے جواب دے اے حسان! یا اللہ مدد کر اس کی روح القدس سے ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے سنا ہے یا اللہ تو جانتا ہے۔

۶۳۸۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۳۸۶- ابو سلمہ بن عبدالرحمنؓ نے حسان بن ثابتؓ انصاری سے سنا وہ ابو ہریرہؓ کو گواہ کر رہے تھے میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے حسان! اللہ کے رسول کی طرف سے جواب دے یا اللہ مدد کر حسان کی روح القدس سے ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے سنا ہے۔

۶۳۸۷- براء بن عازبؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے حسان بن ثابتؓ سے کافروں کی ہجو کر اور جبریلؑ تیرے ساتھ ہیں۔

۶۳۸۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۳۸۹- عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ مِمَّنْ كَثُرَ عَلَى عَائِشَةَ فَسَيِّئَتْهُ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي دَعُهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِعُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۳۹۰- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۳۹۱- عَنْ مَسْرُوقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّهُ بِآيَاتِ لَهُ فَقَالَ:

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرَبِيَّةٍ

وَتَصْبِحُ غَرَّتِي مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ لَكِنَّكَ لَسْتَ كَذَلِكَ قَالَ مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْذِنِينَ لَهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَقَالَتْ فَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَى إِنَّهُ كَانَ يُنَافِعُ أَوْ يُهَاجِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۶۳۸۹- عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حسان بن ثابت نے بہت باتیں کیں حضرت عائشہؓ سے میں نے ان کو برا کہا حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا نے کہا جانے دے اے بھانجے میرے کیونکہ حسان جواب دیتا تھا (کافروں کو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے۔

۶۳۹۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۳۹۱- مسروق سے روایت ہے کہ میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا ان کے پاس حسان بن ثابت بیٹھے تھے ایک شعر سن رہے تھے اپنی غزل میں سے جو چند بیتوں کی انھوں نے کہی تھی وہ شعر یہ ہے۔

پاک ہیں اور عقل والی ان پہ کچھ تہمت نہیں

صبح کو اٹھتی ہیں بھوکے غافلوں کے گوشت سے

(یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں کیونکہ غیبت کرنا گویا اس کا گوشت کھانا ہے) حضرت عائشہؓ نے حسان سے کہا لیکن تو ایسا نہیں ہے (یعنی تو لوگوں کی غیبت کرتا ہے) مسروق نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا تم حسان کو اپنے پاس کیوں آنے دیتی ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی شان میں فرمایا والذی تولى كبره منهم له عذاب عظیم یعنی جس شخص نے ان میں سے بیڑا اٹھایا بڑی بات کا (یعنی حضرت عائشہؓ پر تہمت لگانے کا) اس کے واسطے بڑا عذاب ہے (حسان بن ثابت) ان لوگوں میں شریک تھے جنھوں نے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی تھی پھر آپ نے ان کو حد ماری حضرت عائشہؓ نے کہا اس سے زیادہ عذاب کیا ہوگا کہ وہ اندھا ہو گیا اور کہا کہ حسان جواب دہی کرتا تھا یا بھوکے کافروں کی رسول اللہ کی طرف سے۔

۶۳۹۲- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ قَالَتْ كَانَ

يَذُبُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ حَصَانُ رَزَانَ.

۶۳۹۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ

قَالَ حَسَّانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

أُذِنَ لِي فِي أَبِي سُفْيَانَ قَالَ كَيْفَ بَقَرَاتِي مِنْهُ

قَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَأَسْأَلَنَّ مِنْهُمْ كَمَا تَسَلُّ

الشَّعْرَةَ مِنَ الْحَمِيرِ فَقَالَ حَسَّانُ:

وَإِنَّ سَنَامَ الْمُحَدِّ مِنْ آلِ هَاشِمٍ

بَنُو بَنَاتٍ مَخْزُومٍ وَوَالِدُكَ الْعَبْدُ

قَصِيدَتُهُ هَذِهِ.

۶۳۹۴- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ

قَالَتْ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ وَلَمْ يَذْكُرْ

أَبَا سُفْيَانَ وَقَالَ بَدَلُ الْحَمِيرِ الْعَجِينِ

۶۳۹۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((اهْجُوا قُرَيْشًا فَإِنَّهُ أَشَدُّ

عَلَيْهَا مِنْ رَشَقٍ بِالنَّبْلِ)) فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ

فَقَالَ اهْجُوهُمْ فَهَجَاهُمْ فَلَمْ يُرَضِ فَأَرْسَلَ إِلَى

كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَى حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ

۶۳۹۳- حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حسان نے کہا یا رسول

اللہ اجازت دیجئے مجھے ابوسفیان کی جھوکہ کی (یہ ابوسفیان حارث

بن عبدالمطلب کے بیٹے تھے اور اسلام سے پہلے آپ کی جھوکہ کرتے

تھے اور یہ آپ کے چچا زاد بھائی تھے) آپ نے فرمایا وہ تو میرے

ناتے والا ہے حسان نے کہا قسم اس شخص کی جس نے آپ کو عزت

دی میں آپ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے بال خمیر

میں سے نکال لیا جاتا ہے پھر حسان نے یہ شعر کہا

وان سنام المحمد من آل هاشم بنو بنت مخزوم ووالدك العبد

۶۳۹۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ حسان نے

اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کے ہجو

کرنے کی اور ابوسفیان کا ذکر نہیں کیا۔

۶۳۹۵- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا جھوکہ قریش کی کیونکہ جھوکہ زیادہ ناگوار ہے

تیسروں کی بوچھاڑ سے پھر آپ نے ایک شخص کو بھیجا ابن رواحہ

کے پاس اور فرمایا جھوکہ قریش کی اس نے جھوکہ لیکن آپ کو پسند نہ

آئی پھر کعب بن مالک کے پاس بھیجا پھر حسان بن ثابت کے پاس

(۶۳۹۲) ☆ آپ کا یہ مطلب تھا کہ جب ابوسفیان میرا چچا زاد بھائی ہے اور تو اس کی جھوکہ کرے گا تو میری جھوکہ ہو جائے گی کیونکہ میرے

اور اس کے دادا ایک ہیں حسان نے کہا کہ میں آپ کو بچا کر اسی کی جھوکہ کروں گا حسان کا یہ شعر ایک قصیدہ کا ہے جو ابوسفیان کی جھوکہ میں حسان نے کہا

تھا اس کے بعد یہ شعر ہے۔

ومن ولدت ابناء زهرة منهم كرام ولم يقرب عجايزك المحمد

یعنی بزرگی اور شرافت ہاشم کی اولاد میں مخزوم کے بیٹوں کو ہے اور بنت مخزوم فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھیں جو

ماں تھیں حضرت عبد اللہ اور زبیر اور ابوطالب کی اور تیسرا باپ تو غلام تھا کیونکہ حارث کی ماں سمیہ بنت مویب تھی اور مویب غلام تھا بنی عبد

مناف کا اور ابوسفیان کی ماں بھی لونڈی تھی پھر کہتا ہے اور شریف وہ ہیں جو زہرہ کی بیٹی ہیں بنی ہاشم میں سے اور زہرہ سے مراد ہالہ بنت ذہب بن

عبد مناف ہے حمزہ اور صفیہ کی ماں اور تیسری بڑھیوں کے پاس شرافت بھلی بھی نہیں۔

فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ حَسَّانُ قَدْ آتَى لَكُمْ أَنْ تُرْسِلُوا إِلَى هَذَا الْأَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنبِهِ ثُمَّ أَدْلَعَ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يُحَرِّكُهُ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأُفَرِّقَنَّهُمْ بِلِسَانِي فَرَى الْأَدِيمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَعْجَلْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَغْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا وَإِنْ لِي بِهِمْ نَسَبًا حَتَّى يُلْخِصَ لَكَ نَسَبِي)) فَأَتَاهُ حَسَّانُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ لَخِصَ لِي نَسَبَكَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَسْأَلَنَّ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةَ مِنَ الْعَجِينِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانٍ ((إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ)) وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((هَجَاهُمْ حَسَّانُ لَشَقَى وَاشْتَغَى)) قَالَ حَسَّانُ:

هَجَوْتُ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ
وَعِنْدَ اللَّهِ فِي ذَلِكَ الْحَزَاءِ
هَجَوْتُ مُحَمَّدًا بَرًّا حَنِيفًا
رَسُولَ اللَّهِ شَيْعَتُهُ الْوَفَاءُ
فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَةَ وَعَرَضِي
لِعَرَضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وَفَاءُ
تَكَلْتُ بُنْتَنِي إِنْ لَمْ تَرَوْهَا
تُفِيءُ النَّقْعَ مِنْ كَنَفِي كَدَاءِ
يُبَارِينَ الْأَعْنَةَ مُصْعِدَاتِ
عَلَى أَكْثَافِهَا الْأَسْلُ الْظَمَاءِ
تَنْظُلُ حَيَادُنَا مُتَمَطِّرَاتِ

بھیجا جب حسان آپ کے پاس آئے تو انھوں نے کہا تم کو آگیا وہ وقت کہ تم نے بلا بھیجا اس شیر کو جو اپنی دم سے مارتا ہے (یعنی زبان سے لوگوں کو قتل کرتا ہے گویا میدان فصاحت اور شعر گوئی کے شیر ہیں) پھر اپنی زبان باہر نکالی اور اس کو ہلانے لگے اور عرض کیا قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں کافروں کو اس طرح پھاڑ ڈالوں گا جیسے چمڑے کو پھاڑ ڈالتے ہیں اپنی زبان سے رسول اللہ نے فرمایا اے حسان جلدی مت کر کیونکہ ابو بکر قریش کے نسب کو بخوبی جانتے ہیں اور میرا بھی نسب قریش ہی میں ہے تو وہ میرا نسب تجھے علیحدہ کر دیں گے پھر حسان ابو بکر کے پاس آئے بعد اس کے لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکر نے آپ کا نسب مجھ سے بیان کر دیا قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں آپ کو قریش میں سے ایسے نکال لوں گا جیسے ہال آٹے میں سے نکال لیا جاتا ہے حضرت عائشہ نے کہا میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے حسان سے روح القدس ہمیشہ تیری مدد کرتے رہیں گے جب تک تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جواب دیتا رہے گا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حسان نے قریش کی بھوکی تو تسکین دی مومنوں کے دلوں کو اور تباہ کر دیا کافروں کی عزتوں کو۔ حسان نے کہا (جن کا ترجمہ یہ ہے)۔

(۱) تو نے برائی کی محمد کی میں نے اس کا جواب دیا اور اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ دے گا۔ (۲) تو نے برائی کی محمد کی جو نیک ہیں پر ہیزگار ہیں اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں وفادار مٹی ان کی خصلت ہے۔ (۳) میرے ماں باپ اور میری آبرو محمد کی آبرو بچانے کے لیے قربان ہیں۔ (۴) میں اپنی جان کو کھوؤں اگر تم نہ دیکھو اس کو کہ اڑا دے گا غبار کو کدواں کے دونوں جانب سے (کدواں ایک گھاٹی ہے مکہ کے

تَلَطَّمُهُنَّ بِالْخُمْرِ النِّسَاءُ
فَإِنْ أَعْرَضْتُمْ عَنَّْا اعْتَمَرْنَا
وَكَانَ الْفَتْحُ وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ
وَالَّا فَاصْبِرُوا لِضِرَابِ يَوْمٍ
يُعِزُّ اللَّهُ فِيهِ مَنْ يَشَاءُ
وَقَالَ اللَّهُ قَدْ أَرْسَلْتُ عَبْدًا
يَقُولُ الْحَقَّ لَيْسَ بِهِ عَفَاءُ
وَقَالَ اللَّهُ قَدْ يَسَّرْتُ جُنْدًا
هُمْ الْأَنْصَارُ عَرَضْتُهَا لِلْقَاءِ
لَنَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ مَعَدٍّ
سَيَّابٍ أَوْ قِتَالٍ أَوْ هِجَاءٍ
فَمَنْ يَهْجُو رَسُولَ اللَّهِ مِنْكُمْ
وَيَمْدَحْهُ وَيَنْصُرْهُ سَوَاءٌ
وَجِبْرِيلُ رَسُولُ اللَّهِ فِينَا
وَرُوحُ الْقُدُسِ لَيْسَ لَهُ كِفَاءُ.

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ أَبِي هُرَيْرَةَ

۶۳۹۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي
إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا
فَأَسْمَعَنِي فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مَا أَكْرَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ فَتَأْتِي عَلَيَّ
فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَأَسْمَعَنِي فِيكَ مَا أَكْرَهُ فَادْعُ
اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((اللَّهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ)) فَخَرَجْتُ
مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دروازہ پر) (۵) ایسی اونٹنیاں جو باگوں پر زور کریں گی اپنی قوت اور
طاقت سے اوپر چڑھتی ہوئیں ان کے مونڈھوں پر وہ برچھے جو
باریک ہیں یا خون کی پیاسی ہیں۔ (۶) اور ہمارے گھوڑے دوڑتے
ہوئے آئیں گے ان کے منہ عورتیں پونچھتی ہیں اپنی سر بندھن
سے۔ (۷) اگر تم ہم سے نہ بولو تو ہم عمرہ کر لیں گے اور فتح
ہو جائے گی اور پردہ اٹھ جائے گا۔ (۸) نہیں تو صبر کرو اس دن کی
مار کے لیے جس دن اللہ تعالیٰ عزت دے گا جس کو چاہے گا۔ (۹)
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایک بندہ بھیجا جو سچ کہتا ہے اس کی
بات میں کچھ شبہ نہیں۔ (۱۰) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایک
لشکر تیار کیا وہ انصار کا لشکر ہے جن کا کھیل کافروں سے مقابلہ کرنا
ہے۔ (۱۱) ہم تو ہر روز ایک نہ ایک تیاری میں ہیں گالی گلوچ ہے
کافروں سے یا لڑائی ہے یا ہجو ہے کافروں کی۔ (۱۲) جو کوئی تم میں
ہجو کرے اللہ کے رسول کی اور ان کی تعریف کرے یا مدد کرے وہ
سب برابر ہیں۔ (۱۳) جبریل اللہ کے رسول ہم میں ہیں اور روح
القدس جن کا کوئی مثل نہیں۔

باب: ابو ہریرہ کی فضیلت

۶۳۹۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا
میں اپنی ماں کو بلاتا تھا اسلام کی طرف وہ مشرک تھی ایک دن میں
نے اس سے مسلمان ہونے کے لیے کہا اس نے رسول اللہ ﷺ
کے حق میں وہ بات سنائی جو مجھ کو ناگوار گزری میں جناب رسول
اللہ ﷺ کے پاس آیا رہتا ہوا اور عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم میں اپنی ماں کو اسلام کی طرف بلاتا تھا وہ نہ مانتی تھی آج اس
نے آپ کے حق میں وہ بات مجھ کو سنائی جو مجھے ناگوار ہے تو آپ
اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت کرے رسول اللہ
نے فرمایا یا اللہ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت کر میں خوش ہو کر نکلا
حضرت کی دعا سے جب گھر پر آیا اور دروازے پر پہنچا تو وہ بند تھا

فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ إِلَى الْبَابِ فَإِذَا هُوَ مُحَافٌ
فَسَمِعْتُ أُمِّي عَشْفَ قَدَمِي فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا
أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ قَالَ
فَاغْتَسَلْتُ وَلَبِسْتُ دِرْعَهَا وَعَجَلْتُ عَنْ
حِمَارِهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فَأَتَيْتُهُ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَبْشِرْ قَدْ اسْتَجَابَ اللَّهُ دَعْوَتَكَ وَهَدَى أُمَّ
أَبِي هُرَيْرَةَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَتْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ خَيْرًا
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُحِبِّبَنِي أَنَا
وَأُمِّي إِلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ وَيُحِبِّبَهُمَ إِلَيْنَا قَالَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ حَبِّبْ عَبْدَكَ
هَذَا يَعْني أَبَا هُرَيْرَةَ وَأُمَّهُ إِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ
وَحَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ)) فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ
يَسْمَعُ بِي وَلَا يَرَانِي إِلَّا أَحَبَّنِي

۶۳۹۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ كُنْتُ
رَجُلًا مِسْكِينًا أَحَدُكُمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى
مِلءِ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ
بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى
أَمْوَالِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ يَسْطُرْ
ثَوْبَهُ فَلَنْ يَنْسِيَ شَيْئًا سَمِعَهُ)) مِنْي فَبَسَطْتُ
ثَوْبِي حَتَّى قَضَى حَدِيثَهُ ثُمَّ ضَمَمْتُهُ إِلَيَّ فَمَا
نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

میری ماں نے میرے پاؤں کی آواز سنی غرض میری ماں نے
غسل کیا اور اپنا کرتا پہنا اور جلدی سے اوڑھنی اوڑھ لی پھر دروازہ
کھولا اور بولی اے ابو ہریرہ! میں گواہی دیتی ہوں کہ کوئی برحق
معبود نہیں ہے سوا خدا کے اور میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت
محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ ابو ہریرہ نے کہا میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتا ہوا آیا خوشی سے
اور عرض کیا یا رسول اللہ خوش ہو جائیے اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا
قبول کی اور ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت کی آپ نے اللہ کی تعریف
اور اس کی صفت کی اور بہتر بات کہی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
اللہ عزوجل سے دعا کیجئے کہ میری اور میری ماں کی محبت
مسلمانوں کے دلوں میں ڈال دے اور ان کی محبت ہمارے دلوں
میں ڈال دے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اپنے
بندوں کی یعنی ابو ہریرہ اور ان کی ماں کی محبت اپنے مومن بندوں
کے دلوں میں ڈال دے اور مومنوں کی محبت ان کے دلوں میں ڈال
دے پھر کوئی مومن ایسا نہیں پیدا ہوا جس نے میرے کو سنا ہو یا
دیکھا ہو مگر محبت رکھی اس نے مجھ سے۔

۶۳۹۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تم سمجھتے ہو کہ
ابو ہریرہ رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں بہت بیان کرتے ہیں اور اللہ
حساب لینے والا ہے (اگر میں جھوٹ بولتا ہوں یا تم میرے اوپر غلط
گمان کرتے ہو) میں ایک مسکین شخص تھا رسول اللہ کی خدمت
میں پیٹ بھرے پر کیا کرتا تھا اور مہاجروں کو بازاروں میں معاملہ
کرنے سے فرصت نہ تھی اور انصار اپنے مالوں کی حفاظت اور
خدمت میں مصروف رہتے تھے، تو رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اپنا
کپڑا بچھاوے وہ جو مجھ سے سنے گا نہ بھولے گا میں نے اپنا کپڑا بچھا دیا
یہاں تک کہ آپ حدیث بیان کر چکے پھر میں نے اس کپڑے کو
اپنے سینے سے لگالیا اور کوئی بات نہ بھولا جو آپ سے سنی تھی۔

۶۳۹۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۳۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ مَالِكًا انْتَهَى حَدِيثُهُ عِنْدَ انْقِضَاءِ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ الرَّوَايَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((مَنْ يَسْطُ ثَوْبُهُ إِلَى آخِرِهِ))

۶۳۹۹- عروہ بن الزبیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا کیا تعجب نہیں کرتے تم ابو ہریرہؓ پر آئے اور میرے حجرے کے ایک طرف بیٹھ کر حدیث بیان کرنے لگے رسول اللہ ﷺ سے میں سن رہی تھی لیکن میں تسبیح پڑھتی تھی اور وہ میرے فارغ ہونے سے پہلے چل دیے اگر میں ان کو پاتی تو ان کا رد کرتی کیونکہ رسول اللہ ﷺ اس طرح سے جلدی جلدی باتیں نہیں کرتے تھے جیسے تم کرتے ہو۔ ابو ہریرہؓ نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ نے بہت حدیثیں بیان کیں اور اللہ تعالیٰ جانچنے والا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار ابو ہریرہؓ کی طرح حدیثیں بیان نہیں کرتے اور میں تم سے اس کا سبب بیان کرتا ہوں میرے بھائی انصاری جو تھے وہ اپنی زمین کی خدمت میں مشغول رہتے اور جو مہاجرین تھے وہ بازار کے معاملوں میں اور میں اپنا پیٹ بھر کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتا تو میں حاضر رہتا اور وہ غائب ہوتے اور میں یاد رکھتا وہ بھول جاتے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک دن کون تم میں سے اپنا کپڑا بچھاتا ہے اور میری حدیث سنتا ہے پھر اس کو اپنے سینے سے لگا دے تو جو بات سنے گا وہ نہ بھولے گا میں نے اپنی چادر بچھادی یہاں تک کہ آپ حدیث سے فارغ ہوئے پھر میں نے اس چادر کو سینے سے لگالیا اس دن سے میں کسی بات کو جو آپ نے بیان کی نہیں بھولا اور اگر یہ دو آیتیں نہ ہوتیں جو قرآن مجید میں اتری ہیں تو میں کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کرتا ان آیتوں کا ترجمہ یہ ہے جو لوگ چھپاتے ہیں جو ہم نے اتاریں نشانیاں اور ہدایت کی باتیں ان پر لعنت ہے آخر تک۔

۶۳۹۹- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُو هُرَيْرَةَ جَاءَ فَحَلَسَ إِلَى حَنْبٍ حُحْرَتِي يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يُسْمِعُنِي ذَلِكَ وَكُنْتُ أَسْبَحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ أَذْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرَدِكُمْ

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيْبِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ أَكْثَرَ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ وَيَقُولُونَ مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يَتَحَدَّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ وَسَأَخْبِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ إِنَّ إِخْوَانِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَرْضِيهِمْ وَإِنَّ إِخْوَانِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكُنْتُ أَلْزِمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى مِلٍّ بَطْنِي فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا وَلَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا ((أَتَيْكُمْ يَسْطُ ثَوْبُهُ فَيَأْخُذُ مِنْ حَدِيثِي هَذَا ثُمَّ يَجْمَعُهُ إِلَى صَدْرِهِ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْسَ شَيْئًا سَمِعَهُ)) فَسَطَطْتُ بُرْدَةً عَلَيَّ حَتَّى فَرَغَ مِنْ حَدِيثِهِ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي فَمَا نَسِيتُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ وَلَوْ أَنَّ آيَاتِنَا أَنْزَلْنَاهُمَا اللَّهُ فِي كِتَابِهِ مَا حَدَّثْتُ شَيْئًا أَبَدًا إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى إِلَى آخِرِ الْآيَاتِينَ

۶۴۰۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

إِنَّكُمْ تَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

بَابُ مَنْ فَضَّلَ حَاطِبُ ابْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ وَ أَهْلُ بَدْرٍ

باب: حاطب بن ابی بلتعہ اور اہل بدر رضی اللہ عنہ کی فضیلت

۶۴۰۱- عبید اللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ غشی

تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے انھوں نے کہا میں نے سنا حضرت

علیؑ سے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور زبیر

اور مقداد کو بھیجا اور فرمایا شفتالو کے باغ میں جاؤ وہاں ایک عورت

شتر سوار ہے اس کے پاس ایک خط ہے وہ اس سے لے کر آؤ ہم چلے

گھوڑے دوڑاتے ہوئے ناگاہ وہ عورت ہم کو ملی ہم نے اس سے کہا

خط نکال وہ بولی میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہم نے کہا خط نکال یا

اپنے کپڑے اتار پھر میں نے وہ خط اس کے جوڑے سے نکالا اور

رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آیا اس میں لکھا تھا حاطب بن ابی

بلتعہ کی طرف سے مکہ کے بعض مشرکین کے نام رسول اللہ کی

بعض باتوں کا ذکر تھا (ایک روایت میں ہے کہ حاطب نے اس میں

رسول اللہ ﷺ کی تیاری اور فوج کی آمادگی اور مکہ کی روانگی سے

کافروں کو مطلع کر دیا) آپ نے فرمایا اے حاطب تو نے یہ کیا کیا وہ

بولا آپ جلدی نہ فرمائیے یا رسول اللہ (یعنی فوراً بولا مجھے سزا نہ

دیجئے میرا حال سن لیجئے) میں ایک شخص تھا قریش سے ملا ہوا یعنی

ان کا حلیف تھا اور قریش میں سے نہ تھا اور آپ کے ساتھ

مہاجرین جو ہیں ان کے رشتہ دار قریش میں بہت ہیں جن کی وجہ

۶۴۰۱- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ وَهُوَ

كَاتِبُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَهُوَ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ فَقَالَ اسْتُوا رَوْطَةَ

عَاحٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخَلُّوهُ مِنْهَا

فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بَنَاهِيلًا فَإِذَا نَحْنُ بِالْعَوَاةِ فَقُلْنَا

أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِيَ كِتَابٌ فَقُلْنَا

لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الشَّيْبَ فَأَخْرَجَتْهُ

مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ

إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ

بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَا

حَاطِبُ مَا هَذَا قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ

اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ امْرَأًا مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ قَالَ

سُفْيَانُ كَانَ خَلِيفًا لَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا

أَكَانَ مِمَّنْ كَانَ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ

(۶۴۰۱) نووی نے کہا اس حدیث میں بڑا معجزہ ہے آپ کا اور یہ نکلا کہ جاسوس کو پکڑنا اور اس کا پردہ کھولنا درست ہے اور جاسوس کافر نہیں ہوتا مگر ایسی جاسوسی جو مسلمانوں کے خلاف میں ہو سخت کبیرہ گناہ ہے اور بعض بالکیہ کے نزدیک اس کا قتل بھی جائز ہے اگرچہ توبہ کر لے اور شافعی کے نزدیک اس کو سزا دیں قتل نہ کریں اور اہل بدر کے گناہ معاف ہونے سے یہ مطلب ہے کہ آخرت میں مواخذہ نہ ہوگا مگر دنیا میں ان سے مواخذہ ہوا اور مسلح کو حد پڑنی وہ بدری نہ تھا اچھی ملخصاً

قَرَابَاتٍ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَلَمْ أَفْعَلْهُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكَفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((صَدَقَ)) فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبُ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ ((إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اْعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ)) فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ وَزُهَيْرٍ ذِكْرُ الْآيَةِ وَجَعَلَهَا إِسْحَاقُ فِي رَوَاتِهِ مِنْ تِلَاوَةِ سُفْيَانَ.

۶۴۰۲- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبَا مَرْثَدَةَ الْغَنَوِيَّ وَالزُّبَيْرَ بْنِ الْعَرَامِ وَكُلَّنَا فَارِسٌ فَقَالَ ((انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبٍ إِلَى الْمُشْرِكِينَ)) فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ.

۶۴۰۳- عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِيَدْخُلَنَّ حَاطِبُ النَّارَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحَدِيثِيَّةَ)).

سے ان کے گھریلو کارکن ہو جاتا ہے تو میں نے یہ چاہا کہ میرا نام تو قریش سے ہے نہیں میں بھی کوئی کام ان کا ایسا کر دوں جس سے میرے ناتے والوں کا بچاؤ ہو جائے اور میں نے یہ کام اس وجہ سے نہیں کیا کہ میں کافر ہو گیا ہوں یا مرتد ہو گیا ہوں نہ کفر سے خوش ہو کر مسلمان ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاطب نے سچ کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ چھوڑیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس منافق کی گردن ماروں آپ نے فرمایا یہ تو بدر کی لڑائی میں شریک تھا اور تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو جہان کا اور فرمایا تم جو اعمال چاہو کرو (بشرطیکہ کفر تک نہ پہنچیں) میں نے تم کو بخش دیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اے ایمان والو! میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست مت بناؤ۔

۶۴۰۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزر۔

۶۴۰۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حاطب کا ایک غلام ان کی شکایت کرتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ حاطب ضرور دوزخ میں جائے گا آپ نے فرمایا تو جھوٹا ہے حاطب دوزخ میں نہ جاوے گا وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک تھا۔

باب: شجرہ رضوان کے تلے رسول اللہ سے بیعت کرنے والوں کی فضیلت

۶۴۰۴- ام مبشر سے روایت ہے اس نے سار رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے ام المومنین حفصہ کے پاس اگر اللہ چاہے تو اصحاب شجرہ میں سے کوئی جہنم میں نہ جاوے گا یعنی جن لوگوں نے بیعت کی اس درخت کے تلے انھوں نے کہا کیوں نہ جاویں گے یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ان کو جھڑکا انھوں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے و ان منکم الا واردھا یعنی کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے جو جہنم پر نہ جاوے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کے بعد یہ ثم ننحی الذین ونذر الظالمین فیہا جثیا یعنی پھر ہم نجات دیں گے پرہیزگاروں کو اور چھوڑ دیں گے ظالموں کو ان کے گھٹنوں کے بل اس میں۔

باب: ابو موسیٰ اور ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کی فضیلت

۶۴۰۵- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا آپ ہجرانہ میں اترے تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں آپ کے ساتھ بلال تھے اتنے میں ایک گنوار آپ کے پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے آپ نے فرمایا خوش ہو جاوہ بولا آپ بہت فرماتے ہیں خوش ہو جا پھر آپ متوجہ ہوئے ابو موسیٰ اور بلال کی طرف غصہ کی شکل پر اور فرمایا اس نے رد کیا خوشخبری کو تم قبول کرو دونوں نے کہا ہم نے قبول کیا پھر آپ نے ایک پیالہ پانی کا منگوایا اور دونوں ہاتھ اور منہ دھوئے اور اس میں تھوکا پھر

بَاب مِنْ فَضَائِلِ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَهْلِ بَيْعَةِ الرُّضْوَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

۶۴۰۴- عَنْ أُمِّ مَيْشَرٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ حَفْصَةَ ((لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا)) قَالَتْ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَنْتَ هَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ)) ثُمَّ تَنَحَّى الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًا

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ أَبِي مُوسَى وَابْنِ عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ

۶۴۰۵- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَا تُنَجِّزُ لِي يَا مُحَمَّدٌ مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَشِّرْ فَقَالَ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ أَكْثَرَتْ عَلَيَّ مِنْ ((أَبَشِرْ)) فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضَبَانِ فَقَالَ ((إِنَّ هَذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرَى فَأَقْبِلَا أَتَمَّا)) فَقَالَ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

(۶۴۰۴) ☆ مطلب یہ ہے کہ اچھے اور برے سب پہل صراط پر سے گزریں گے اور وہ پہل جہنم پر ہے پھر اچھے لوگ پار اتر جائیں گے اور برے اس پر سے گھٹنوں کے بل جہنم میں کریں گے۔

بَقْدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجَّهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ ((اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلَى وَجْهِكُمَا وَتُحَوِّرْكُمَا وَأَبْشِرَا)) فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَقَعَلَا مَا أَمَرَهُمَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَذَاتَهُمَا أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السُّرِّ أَفْضِلًا لِأُمُّكُمَا مِمَّا فِي إِبَائِكُمَا فَأَفْضَلًا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةٌ.

۶۴۰۶- عَنْ أَبِي عَامِرٍ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى حَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصَّمَّةِ فَقَتَلَ دُرَيْدًا وَهَزَمَ اللَّهُ أَصْحَابَهُ فَقَالَ أَبُو مُوسَى وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ قَالَ فَرُمِي أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي جُشَمٍ بِسَهْمٍ فَأَثَبَتْهُ فِي رُكْبَتِهِ فَأَنْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا عَمَّ مَنْ رَمَاكَ فَأَشَارَ أَبُو عَامِرٍ إِلَى أَبِي مُوسَى فَقَالَ إِنَّ ذَاكَ قَاتِلِي تَرَاهُ ذَلِكَ الَّذِي رَمَانِي قَالَ أَبُو مُوسَى فَقَصَدْتُ لَهُ فَأَعْتَمَدْتُه فَلَحِقْتُهُ فَلَمَّا رَأَانِي وَلَّى عَنِّي ذَاهِبًا فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ أَلَا تَسْتَحْيِي أَلَسْتُ عَرَبِيًّا أَلَا تَتُبْتُ فَكَفَّ فَالتَّقَيْتُ أَنَا وَهُوَ فَأَخْتَلَفْنَا أَنَا وَهُوَ ضَرْبَتَيْنِ فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى أَبِي عَامِرٍ فَقُلْتُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ قَتَلَ صَاحِبِكَ قَالَ فَانْزِعْ هَذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَحْيٍ انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ يَقُولُ لَكَ أَبُو عَامِرٍ اسْتَغْفِرُ لِي قَالَ وَاسْتَغْفِرْ لِي أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ وَمَكَتْ يَسِيرًا ثُمَّ إِنَّهُ مَاتَ فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

دونوں سے کہا اس پانی کو پی لو اور اپنے منہ اور پہنے پر ڈالو اور خوش ہو جاؤ ان دونوں نے پیالہ لے کر ایسا ہی کیا ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو پردے کی آڑ سے آواز دی اپنی ماں کے لیے بھی کچھ بچا ہوا پانی لاؤ انھوں نے ان کو بھی کچھ بچا ہوا پانی دیا۔

۶۴۰۶- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ حنین کی لڑائی سے فارغ ہوئے تو ابو عامر کو لشکر دے کر اوطاس پر بھیجا ان کا مقابلہ کیا درید بن الصمہ نے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو قتل کیا اور اس کے لوگوں کو شکست دی ابو موسیٰ نے کہا مجھ کو بھی رسول اللہ نے ابو عامر کے ساتھ بھیجا تھا پھر ابو عامر کو تیر لگا گئے میں وہ تیر بنی جشم کے ایک شخص نے مارا تھا ان کے گھنے میں جم گیا میں ان کے پاس گیا اور پوچھا اے چچا یہ تیر تم کو کس نے مارا ابو عامر نے مجھ کو بتلایا کہ اس شخص نے مجھ کو قتل کیا اسی شخص نے مجھ کو تیر مارا ابو موسیٰ نے کہا میں نے اس شخص کا پیچھا کیا اور اس سے جا کر ملا اس نے جب مجھے دیکھا تو پیٹھ موڑ کر بھاگا میں اس کے پیچھے گیا اور میں نے کہنا شروع کیا اے بے حیا کیا تو عرب نہیں ہے تو ٹھہر تا نہیں پہن کر وہ ٹھہر گیا پھر میرا اس کا مقابلہ ہوا اس نے بھی وار کیا میں نے بھی وار کیا آخر میں نے اس کو تلوار سے مار ڈالا پھر لوٹ کر ابو عامر کے پاس آیا اور میں نے کہا اللہ نے تمہارے قاتل کو مارا ابو عامر نے کہا اب یہ تیر نکال لے میں نے اس کو نکالا تو تیر کی جگہ سے پانی نکلا (خون نہ نکلا شاید وہ تیر زہر آلود تھا) ابو عامر نے کہا اے بھتیجے میرے تو رسول اللہ کے پاس جا اور میری طرف سے سلام کہہ اور یہ کہہ کہ ابو عامر کی بخشش کی دعا کیجئے ابو موسیٰ نے کہا ابو عامر نے مجھ کو لوگوں کا سردار کر دیا اور تھوڑی دیر وہ زندہ رہے پھر مر گئے جب میں لوٹ کر رسول اللہ

کے پاس آیا تو آپ کے پاس گیا آپ ایک کو ٹھڑی میں تھے بان کے ایک پتنگ پر جس پر فرش تھا (صحیح روایت یہ ہے کہ فرش نہ تھا اور ما کا لفظ رہ گیا ہے) اور بان کا نشان آپ کی پیٹھ اور پسلیوں پر بن گیا تھا میں نے یہ خبر بیان کی اور ابو عامر کا حال بھی بیان کیا اور میں نے کہا ابو عامر نے آپ سے یہ درخواست کی تھی کہ میرے لیے دعا کیجئے پھر رسول اللہ نے پانی منگوا یا اور وضو کیا پھر دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا یا اللہ بخش دے عبید ابو عامر کو (عبید بن سلیم ان کا نام تھا) یہاں تک کہ میں نے آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی پھر فرمایا یا اللہ ابو عامر کو قیامت کے دن بہت لوگوں کا سردار کریں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لیے دعا فرمائیے بخشش کی آپ نے فرمایا بخش دے یا اللہ عبد اللہ بن قیل کے (یہ نام ہے ابو موسیٰ کا) گناہ کو اور قیامت کے دن اس کو عزت کے مکان میں لے جا ابو بردہ نے کہا ایک دعا ابو عامر کے لیے کی اور ایک ابو موسیٰ کے لیے۔

باب: اشعری لوگوں کی فضیلت

۶۴۰۷- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اشعریوں کی آواز قرآن پڑھنے سے پہچان لیتا ہوں جب وہ رات کو آتے ہیں اور رات کو ان کی آواز سے ان کا ٹھکانا بھی پہچان لیتا ہوں اگرچہ دن کو ان کا ٹھکانا نہ دیکھا ہو جب وہ دن کو اترے ہوں اور انہی لوگوں میں سے ایک شخص حکیم ہے کہ جب کافروں کے سواروں سے یا دشمنوں سے ملتا ہے تو ان سے کہتا ہے کہ ہمارے لوگ تم سے کہتے ہیں ذرا ہم کو فرصت دویا تھوڑا انتظار کرو یعنی ہم بھی تیار ہیں لڑنے کو آتے ہیں (تو اپنے تئیں دانائی اور حکمت سے بچا لیتا ہے کیونکہ دشمن یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اکیلا نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ اور لوگ ہیں)۔

۶۴۰۸- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اللہ علیہ وسلم دَخَلَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي بَيْتٍ عَلَى سَرِيرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ وَقَدْ أَثَرُ رِمَالِ السَّرِيرِ بَطْنُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَنِيئِهِ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرَ أَبِي عَامِرٍ وَقُلْتُ لَهُ قَالَ قُلْ لَهُ يَسْتَغْفِرُ لِي فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبِيدِ أَبِي عَامِرٍ)) حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلِقْتَ)) أَوْ مِنْ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاسْتَغْفِرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخِلًا كَرِيمًا)) قَالَ أَبُو بُرْدَةَ إِحْدَاهُمَا لِأَبِي عَامِرٍ وَالْأُخْرَى لِأَبِي مُوسَى.

بَابُ مَنْ فَضَّائِلِ الْأَشْعَرِيِّينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ ۶۴۰۷- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنِّي لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفَقَةِ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرِ مَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ أَوْ قَالَ الْعَلَوُ قَالَ لَهُمْ إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكُمْ أَنْ تَنْظُرُوهُمْ)).

۶۴۰۸- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

اشعری لوگ جب لڑائی میں محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینہ میں ان کے جو رو بچوں کا کھانا کم ہو جاتا ہے تو جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے اس کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے ہیں پھر آپس میں برابر بانٹ لیتے ہیں یہ لوگ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں (یعنی میں ان سے راضی ہوں اور ایسے اتفاق کو پسند کرتا ہوں)۔

باب: ابوسفیانؓ کی فضیلت

۶۴۰۹- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ مسلمان ابوسفیان کی طرف دھیان نہیں کرتے تھے نہ اس کے ساتھ بیٹھتے تھے (کیونکہ ابوسفیان کئی مرتبہ آنحضرتؐ سے لڑا تھا اور مسلمانوں کا سخت دشمن تھا) ایک بار وہ رسول اللہؐ سے بولا اے نبی اللہ کے تین باتیں مجھے عطا فرمائیے آپ نے فرمایا اچھا ابوسفیان بولا میرے پاس وہ عورت ہے کہ تمام عربوں میں حسین اور خوبصورت ہے ام حبیبہ میری بیٹی میں اس کا نکاح آپ سے کر دیتا ہوں آپ نے فرمایا اچھا، دوسری یہ کہ میرے بیٹے معاویہ کو آپ اپنا منشی بنائیے آپ نے فرمایا اچھا، تیسرے مجھ کو حکم دیجئے کافروں سے لڑوں (جیسے اسلام سے پہلے) مسلمانوں سے لڑتا تھا آپ نے فرمایا اچھا ابوزمیل نے کہا اگر وہ ان باتوں کا سوال آپ سے نہ کرتا تو آپ نہ دیتے اس لئے کہ ابوسفیان جس بات کا سوال آپ سے کرتا آپ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ الْأَشْعَرِيُّ إِذَا أُرْمِلُوا فِي الْغَزْوِ أَوْ قُلْ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عَنْدهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسُّوِّيَّةِ فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ))

بَابُ مَنْ فَضَّلَ أَبِي سُفْيَانَ صَخْرَ ابْنِ حَرْبٍ

۶۴۰۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ لَا يَنْظُرُونَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ وَلَا يُقَاعِدُونَهُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ثَلَاثُ أُعْطِيَنِي قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ عِنْدِي أَحْسَنُ الْعَرَبِ وَأَحْمَلُهُ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ أَرْوَحُكَهَا قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ وَمُعَاوِيَةُ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ وَتُؤَمِّرُنِي حَتَّى أَقَاتِلَ الْكُفَّارَ كَمَا كُنْتُ أَقَاتِلُ الْمُسْلِمِينَ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ أَبُو زَمِيلٍ وَلَوْلَا أَنَّهُ طَلَبَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُعْطَاهُ ذَلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا قَالَ ((نَعَمْ))

(۶۴۰۹) ☆ یہ آپ کا حسن خلق تھا اور مصلحت بھی تھی کیونکہ ابوسفیان کافروں کا سردار تھا اس کی تالیف قلب بھی ضروری تھی ہر چند ابوسفیان کا اسلام پہلے پہل جان کے ڈر سے تھا مگر بعد کو شاید پختہ ہو گیا ہو گا اور جب آدمی اسلام لایا تو اس کے قصور کفر کے وقت کے سب معاف ہو جاتے ہیں اور آپ نے وحشی قاتل حمزہؓ کا اسلام قبول کیا اس پر بھی ابوسفیان کا خاندان خاندان نبویؐ کا ہمیشہ دشمن رہا ابوسفیان عمر بھر حضرت سے لڑتا رہا اور صد ہا مسلمانوں کو اس نے شہید کیا اور اس کے بیٹے معاویہ بن ابی سفیان نے جناب امیر المومنین خلیفہ برحق علی مرتضیٰ شیر خدا کا مقابلہ کیا اور جنگ صفین میں ہزاروں مسلمانوں کا خون کیا ان کے بیٹے یزید نے تو ستم ہی ڈھایا سیدنا حسنؑ کو زہر دلوایا اور سیدنا حسینؑ کو ایسے ظلم سے شہید کرایا جس کے حال لکھنے سے قلم کا پتہ ہے پھر یزید کے بعد بھی سارے خلفائے بنو امیہ سوا عمر بن عبدالعزیز کے خاندان نبوی کے دشمن رہے اور ہمیشہ درپے ایذا اور تصدیع رہے اور دنیا ئی دنی کے واسطے اپنی آخرت کو تباہ کرتے رہے لا حول ولا قوۃ۔

نووی نے کہا اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ ابوسفیان فتح مکہ کے دن ۸ھ میں اسلام لایا اور ام حبیبہ سے آپ نے ۶ھ یا ۷ھ میں نکاح فرمایا مدینہ میں یا حبشہ میں اور یہ نکاح عثمان نے کیا یا خالد بن سعید نے یا نجاشی بادشاہ حبش نے ابن حزم نے کہا مسلم کی روایت میں لڑ

ہاں فرماتے اور قبول کرتے۔

باب: جعفر بن ابی طالب اور اسماء بنت عمیس اور ان کی کشتی والوں کی فضیلت

بَاب مِنْ فَضَائِلِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
وَأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ وَأَهْلِ سَفِينَتِهِمْ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

۶۴۱۰- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے یمن میں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلے تو ہم بھی آپ کی طرف نکلے ہجرت کر کے میں تھا اور دو میرے چھوٹے بھائی تھے ایک کا نام ابو بردہ تھا اور دوسرے کا نام ابو رہم اور چند آدمی ترین یا باون آدمی ہماری قوم کے تھے تو ہم ایک کشتی میں سوار ہوئے وہ کشتی حبش کی طرف چلی گئی جہاں کا بادشاہ نجاشی تھا وہاں ہم کو جعفر بن ابی طالب اور ان کے ساتھی ملے جعفر نے کہا کہ رسول اللہ نے ہم کو یہاں بھیجا ہے اور فرمایا ہے یہاں ٹھہرو تو تم بھی ہمارے ساتھ ٹھہرو ابو موسیٰ نے کہا ہم انہیں کے ساتھ ٹھہرے رہے یہاں تک کہ ہم سب لوگ مل کر مدینہ کو آئے اس وقت رسول اللہ نے خیبر فتح کیا تھا تو ہمارا حصہ لگایا وہاں کی لوٹ میں سے اور جو شخص خیبر کی لڑائی سے غائب تھا اس کو حصہ نہ ملا سوا ہماری کشتی والوں کے جو جعفر اور ان کے اصحاب کے ساتھ تھے آپ نے ان کا حصہ لگایا بعض لوگ کہنے لگے ہم سے ہم تم سے پہلے ہجرت کر چکے تھے۔

۶۴۱۰- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَلَّغْنَا مَخْرَجَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخْوَانِي لِي أَنَا أَصْغَرُهُمَا أَحَدُهُمَا أَبُو بَرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رَهْمٍ إِذَا قَالَ بَضْعًا وَإِذَا قَالَ ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ أَوْ اثْنِينَ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي قَالَ فَرَكِينَا سَفِينَةً فَأَلْقَيْنَا سَفِينَتَنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَأَصْحَابُهُ عِنْدَهُ فَقَالَ جَعْفَرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَنَا هَاهُنَا وَأَمَرَنَا بِالْإِقَامَةِ فَأَقِيمُوا مَعَنَا فَأَقِمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا قَالَ فَوَافَقَنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَأَسْنَمَ لَنَا أَوْ قَالَ أَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابٍ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا لِأَصْحَابِ سَفِينَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ قَالَ فَكَانَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا يَغْنِي لِأَهْلِ السَّفِينَةِ نَحْنُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهَجْرَةِ.

۶۴۱۱- پھر اسماء بنت عمیس جو ہمارے ساتھ آئی تھیں ام المومنین

۶۴۱۱- قَالَ فَدَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ

اللہ وہم ہے راوی کا کیونکہ اس پر اتفاق ہے کہ آپ نے ام حبیبہ سے فتح مکہ سے پہلے نکاح کیا جب ان کے باپ کافر تھے ابن حزم نے یہ بھی کہا کہ یہ روایت موضوع ہے اور اس کا بنانے والا عکرمہ بن عمار ہے اور شیخ ابن صلاح نے ابن حزم کا رد کیا اور کہا یہ دلیری ہے ابن حزم کی اور عکرمہ بن عمار کو کسی نے وضع کی تہمت نہیں کی بلکہ دکیج اور یحییٰ بن معین نے اس کو ثقہ کہا ہے اور وہ مستجاب الدعوۃ تھا اور ابوسفیان کا مطلب اس سے تجدید عقد ہو گا یا وہ یہ سمجھتا ہو گا کہ بیٹی کا نکاح بغیر باپ کی مرضی کے ناجائز ہے اس لیے آپ نے صرف اچھا فرمایا نہ تجدید عقد کیا نہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا کہ تجدید عقد ضروری ہے اتنی مختصر۔

وہی مِمَّنْ قَدِمْ مَعَنَا عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ وَأَسْمَاءَ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ مَنْ هَذِهِ قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هَذِهِ فَقَالَتْ أَسْمَاءُ نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَتَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلِمَةً كَذَبْتَ يَا عُمَرُ كَلَّا وَاللَّهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَيَعْطِي جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارٍ أَوْ فِي أَرْضٍ الْبُعْدَاءِ الْبُغَضَاءِ فِي الْحَبَشَةِ وَذَلِكَ فِي اللَّهِ وَفِي رَسُولِهِ وَإِيمِ اللَّهِ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتَّى أَذْكَرَ مَا قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذِي وَنُخَافُ وَنَسْأَلُكَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَسْأَلُهُ وَوَاللَّهِ لَا أَكْذِبُ وَلَا أَزِيغُ وَلَا أَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ بِأَحَقُّ بِي مِنْكُمْ وَلَهُ وَلِأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلُ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ)) قَالَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ يَأْتُونِي أَرْسَالًا يَسْأَلُونِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ أَفْرَحُ وَلَا أُعْظِمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَقَالَتْ أَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَإِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ هَذَا

حفصہ کی ملاقات کو انھوں نے بھی ہجرت کی تھی نجاشی بادشاہ حبش کی طرف اور ساتھیوں میں حضرت عمر حفصہ کے پاس گئے وہاں اسماء موجود تھیں حضرت عمر نے جب اسماء کو دیکھا تو پوچھا یہ کون ہے؟ وہ بولیں اسماء بنت عمیس حضرت عمر نے کہا حبش والی دریا والی یہی عورت ہے اسماء نے کہا ہاں۔ حضرت عمر نے کہا ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی تو ہم زیادہ حق رکھتے ہیں رسول اللہ کی طرف تم سے یہ سن کر اسماء غصے ہوئیں اور بولیں اے عمر تم نے یہ غلط کہا ہر گز نہیں قسم خدا کی تم رسول اللہ کے ساتھ تھے تمہارے بھوکے کو کھانا دیتے اور تمہارے جاہل کو نصیحت کرتے آپ اور ہم ایک دور دراز دشمن ملک میں تھے (یعنی کافروں کے ملک میں کیونکہ سوانجاشی کے وہاں کوئی مسلمان نہ تھا اور وہ بھی اپنی قوم سے چھپ کر مسلمان ہوا تھا) صرف خدا کے لیے اور اس کے رسول کے لیے اور قسم خدا کی میں نہ کھانا کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی جب تک جو تم نے کہا ہے اس کا ذکر رسول اللہ سے نہ کروں گی اور ہم کو حبش میں ایذا ہوتی تھی ڈر بھی تھا میں اس کا ذکر آپ سے کروں گی۔ اور آپ سے پوچھوں گی قسم خدا کی میں جھوٹ نہ بولوں گی نہ بے راہ چلوں گی نہ زیادہ کہوں گی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اسماء نے عرض کیا اے نبی اللہ تعالیٰ کے عمر نے ایسا کیا کہا آپ نے فرمایا وہ زیادہ حق نہیں رکھتے تم سے بلکہ ان کی اور ان کے ساتھیوں کی ایک ہجرت ہے (مکہ سے مدینہ کو) اور تمہاری سب کشتی والوں کی دو ہجرتیں ہیں (ایک مکہ سے حبش کو دوسری حبش سے مدینہ طیبہ کو) اسماء نے کہا میں نے ابو موسیٰ اور کشتی والوں کو دیکھا وہ گروہ گروہ میرے پاس آتے اور اس حدیث کو سنتے اور دنیا میں کوئی چیز ان کو اتنی خوشی کی نہ تھی نہ اتنی بڑی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانے سے زیادہ ابو بردہ نے کہا اسماء نے کہا میں نے ابو موسیٰ کو دیکھا وہ مجھ سے

الْحَدِيثُ مِنْهُ.

دوہراتے تھے اس حدیث کو (خوشی کے لیے)۔

بَابُ مَنْ فَضَّائِلِ سَلْمَانَ وَ بِلَالٍ وَ

باب : حضرت سلمان فارسی اور بلال اور صہیب کی

صہیب

فضیلت

۶۴۱۲- عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ أَتَى عَلَى سَلْمَانَ وَصَهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِي تَفْرِ فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا أَخَذْتُ سَيْوْفُ اللَّهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللَّهِ مَا أَخَذَهَا قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتَقُولُونَ هَذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ ((يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ)) فَأَتَاهُمُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ يَا إِخْوَانَاهُ أَغْضَبْتُكُمْ قَالُوا لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَحْيَى.

۶۴۱۲- عائذ بن عمرو سے روایت ہے ابوسفیان سلمان اور صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کے پاس آیا اور بھی چند لوگ بیٹھے تھے انھوں نے کہا اللہ کی تلواریں خدا کے دشمن کی گردن پر اپنے موقع پر نہ پہنچیں (یعنی یہ خدا کا دشمن نہ مارا گیا) ابو بکر نے کہا تم قریش کے بوڑھے اور سردار کے حق میں ایسا کہتے ہو (ابو بکر نے مصلحت سے ایسا کہا کہ کہیں ابوسفیان ناراض ہو کر اسلام بھی قبول نہ کرے) اور رسول اللہ کے پاس آئے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اے ابو بکر تم نے شاید ناراض کیا ان لوگوں کو (یعنی سلمان اور صہیب اور بلال) اگر تم نے ان کو ناراض کیا تو اپنے پروردگار کو ناراض کیا یہ سن کر ابو بکر ان لوگوں کے پاس آئے اور کہنے لگے اے بھائیو! میں نے تم کو ناراض کیا وہ بولے نہیں اللہ تم کو بخشے اے ہمارے بھائی۔

بَابُ مَنْ فَضَّائِلِ الْأَنْصَارِ

باب : انصار کی فضیلت

۶۴۱۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِينَا نَزَلَتْ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَرِثُهُمَا بَنُو سَلِمْةَ وَبَنُو حَارِثَةَ وَمَا نَجِبُ أَنَّهُمَا لَمْ تَنْزِلْ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاللَّهُ وَرِثُهُمَا.

۶۴۱۳- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جب دو گروہوں نے تم میں سے قصد کیا ہمت ہار دینے کا اور اللہ مالک ہے ان دونوں کا ہم لوگوں کے باب میں اتری بنی سلمہ اور بنی حارثہ میں اور ہم نہیں چاہتے کہ یہ آیت نہ اتری کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ مالک ہے ان دونوں کا۔

(۶۴۱۲) نووی نے کہا یہ اس وقت کا ذکر ہے جب ابوسفیان کافر تھا اور صلح کر کے مسلمانوں میں آیا تھا اور اس میں فضیلت ہے سلمان اور ان کے ساتھیوں کی اور حکم ہے ضعفاء اور اہل دین کی خاطر داری اور دل رکھنے کا۔

(۶۴۱۳) نووی اس جملہ سے ایسی خوشی ہے کہ پچھلے لفظ کے اترنے سے کوئی رنج نہ رہا بنو سلمہ خزر ج میں سے اور بنو حارثہ اس میں سے تھے اور یہ دونوں قبیلے انصار ہیں جس وقت آپ احد کے لیے نکلے تو عبد اللہ بن ابی منافق تہائی آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر راہ سے پھر گیا اور ان دونوں قبیلوں نے بھی اس کا ساتھ دینا چاہا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو بچالیا۔

۶۴۱۴- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِلْأَنْبَاءِ الْأَنْصَارِ وَأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ))

۶۴۱۴- زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ بخش دے انصار کو اور انصار کے بیٹوں کو اور پوتوں کو۔

۶۴۱۵- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۶۴۱۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۴۱۶- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَغْفَرَ لِلْأَنْصَارِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ ((وَلِذَرَارِيِّ الْأَنْصَارِ وَلِمَوَالِي الْأَنْصَارِ)) لَا أَشْكُ فِيهِ

۶۴۱۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی انصار کی بخشش کے لیے اور انصار کی اولاد اور غلاموں کے لیے۔

۶۴۱۷- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صَيِّئًا وَنِسَاءً مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَمِلًا فَقَالَ ((اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ)) يَغْنِي الْأَنْصَارَ

۶۴۱۷- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے بچوں اور عورتوں کو شادی سے آتے دیکھا تو آپ سامنے کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! تم سب لوگوں سے زیادہ میرے کو محبوب ہو اے لوگو تم سب لوگوں سے زیادہ میرے کو محبوب ہو یعنی انصار کو فرمایا۔

۶۴۱۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ جَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَلَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ))

۶۴۱۸- انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت رسول اللہ کے پاس آئی آپ نے اس سے تنہائی کی (شاید وہ محرم ہوگی جیسے ام سلیم یا ام حرام تھیں یا تنہائی سے یہ مراد ہے کہ اس نے لوگوں سے علیحدہ کوئی بات آپ سے پوچھی) اور فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہو تین بار یہ فرمایا۔

۶۴۱۹- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۶۴۱۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۴۲۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ الْأَنْصَارَ كَرَّشِي وَعَيْبَتِي وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقْلُونَ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ))

۶۴۲۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انصار میری اختریاں اور میری گھنریاں ہیں (کپڑا رکھنے کی یعنی میرے خاص معتمد اور اعتباری لوگ ہیں) اور لوگ بڑھتے جائیں گے اور انصار گھٹتے جائیں گے تو قبول کرو ان کے نیک کو اور معاف کرو ان کے برے کو۔

۶۴۲۱- عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو

۶۴۲۱- ابواسیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انصار کے سب گھروں میں بنی نجار کا گھر بہتر ہے (جنہوں نے حضرت

النَّجَارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ
الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ
خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ قَدْ
فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ.

۶۴۲۲- عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۶۴۲۳- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ
أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَ سَعْدٍ.

۶۴۲۴- عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ خَطِيبًا عِنْدَ ابْنِ عُتْبَةَ فَقَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ
بَنِي النَّجَارِ وَدَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ وَدَارُ بَنِي
الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَدَارُ بَنِي سَاعِدَةَ)) وَاللَّهُ
لَوْ كُنْتُ مُؤَيَّرًا بِهَا أَحَدًا لَأَثَرْتُ بِهَا عَشِيرَتِي.

۶۴۲۵- عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ يَشْهَدُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو
النَّجَارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ
الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ
خَيْرٌ)) قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَتَاهُمْ أَنَا عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَوْ كُنْتُ كَاذِبًا لَبَدَأْتُ بِقَوْمِي
بَنِي سَاعِدَةَ وَبَلَغَ ذَلِكَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَوَجَدَ فِي
نَفْسِهِ وَقَالَ خُلِفْنَا فَكُنَّا آخِرَ الْأَرْبَعِ أَسْرَجُوا لِي
جِمَارِي آتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَكَلَّمَهُ ابْنُ أُخِيهِ
سَهْلٌ فَقَالَ أَتَذْهَبُ لِتَرُدَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْلَمُ أَوْ لَيْسَ حَسْبُكَ أَنْ تَكُونَ
رَابِعَ أَرْبَعٍ فَرَجَعَ وَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ وَأَمَرَ

کو اپنے گھروں میں اتارا اور سب سے پہلے آپ کی رفاقت کی) پھر
بنی عبد الاشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ کا اور
انصار کے ہر ایک گھر میں بہتری ہے سعد بن عبادہ نے کہا رسول
اللہ نے ہم پر فضیلت دی اور وہ (کیونکہ سعد بنی ساعدہ میں سے
تھے) لوگوں نے کہا تم کو فضیلت دی بہتوں پر۔

۶۴۲۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۴۲۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۴۲۴- ابواسید سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انصار
کے سب گھروں میں بنی نجار کا گھر بہتر ہے اور بنی عبد الاشہل کا
اور بنی حارث بن خزرج کا اور بنی ساعدہ کا قسم خدا کی اگر میں
انصار پر کسی کو اختیار کروں تو اپنے کنبے والوں کو اختیار کروں
(اور کوئی ان سے بہتر نہیں ہے)۔

۶۴۲۵- ابواسید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر گھر انصار میں بنی نجار کا ہے پھر
بنی عبد اشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ کا اور انصار
کے ہر ایک گھر میں بہتری ہے ابو سلمہ نے کہا ابواسید نے کہا کیا
میں تہمت کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اگر میں جھوٹا
ہوتا تو پہلے اپنی قوم بنی ساعدہ کا نام لیتا یہ خبر سعد بن عبادہ کو پہنچی
ان کو رنج ہوا اور کہنے لگے ہم چاروں کے اخیر میں ہوئے میرے
گدھے پر زین کو میں رسول اللہ کے پاس جاؤں گا سہل کے بھتیجے
نے ان سے کہا تم جاتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک
بات رد کرنے کو حالانکہ آپ خوب جانتے ہیں کیا تم کو یہ کافی
نہیں کہ چار میں سے چوتھے تم ہو یہ سن کر سعد لوٹے اور فرمایا اللہ
اور اس کا رسول خوب جانتا ہے اور حکم دیا گدھے کی زین کھول

بِحِمَارِهِ فَحُلَّ عَنْهُ.

ڈالنے کا۔

۶۴۲۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرے۔

۶۴۲۶- عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((خَيْرُ الْأَنْصَارِ أَوْ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ فِي ذِكْرِ الدُّوَرِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ))

۶۴۲۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ عَظِيمٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ((أَحَدْتُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ)) قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((ثُمَّ بَنُو النَّجَّارِ)) قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ)) قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ)) قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((ثُمَّ فِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ)) فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مُغَضَّبًا فَقَالَ أَنَحْنُ آخِرُ الْأَرْبَعِ حِينَ سَمَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَارَهُمْ فَأَرَادَ كَلَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ مِنْ قَوْمِهِ اجْلِسْ أَلَا تَرْضَى أَنْ سَمَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَارَكُمْ فِي الْأَرْبَعِ الدُّوَرِ الَّتِي سَمَى فَمَنْ تَرَكَ فَلَمْ يُسَمَّ أَكْثَرُ مِمَّنْ سَمَى فَانْتَهَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۶۴۲۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کی ایک بڑی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا میں تم کو انصار کا بہتر گھر بتلاؤں لوگوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا بنو عبد الاشہل۔ لوگوں نے کہا پھر کون سا گھر؟ آپ نے فرمایا بنی حارث بن خزرج۔ لوگوں نے کہا پھر کون؟ آپ نے فرمایا بنی ساعدہ۔ لوگوں نے کہا پھر کون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ نے فرمایا انصار کے ہر ایک گھر میں بہتری ہے یہ سن کر سعد بن عبادہ غصہ سے کھڑے ہوئے اور کہا کیا ہم چاروں کے اخیر میں ہیں جب انھوں نے آپ کا فرمانا سنا تو چاہا آپ کی بات پر اعتراض کرنا ان کی قوم کے لوگوں نے کہا بیٹھ تو اس بات سے راضی نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرا گھر ان چاروں میں رکھا جن کو بیان کیا اور جن گھروں کو بیان نہ کیا وہ بہت سے ہیں تو سعد بن عبادہ چپ ہو رہے۔

۶۴۲۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جریر بن عبد اللہ بکلی کے ساتھ نکلا سفر میں وہ میری خدمت کرتے تھے میں نے کہا تم میری خدمت مت کرو کیونکہ تم بڑے ہو۔ انھوں نے کہا میں نے انصار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ کام کرتے دیکھا کہ میں نے قسم کھائی کہ جب کسی انصار کے ساتھ

۶۴۲۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَرَجْتُ مَعَ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَحْلِيِّ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَخْدُمُنِي فَقُلْتُ لَهُ لَا تَفْعَلْ فَقَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا آلَيْتُ أَنْ لَا أَصْحَبَ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا خَدَمْتُهُ زَادَ ابْنُ

ہوں گا تو اس کی خدمت کروں گا اور جریر انس سے بڑے تھے۔

باب: غفار، اسلم، جہینہ، الشجع، مزینہ، تمیم، دوس اور طی

رضی اللہ عنہم کی فضیلت

۶۳۲۹- ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غفار کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اور اسلم کو بچا لیا۔

۶۳۳۰- آپ نے فرمایا اسلم کو خدا سلامت رکھے اور غفار کو خدا بخشے۔

۶۳۳۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۳۳۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۳۳۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلم کو خدا نے سلامت رکھا اور غفار کو خدا تعالیٰ نے بخشا یہ میں نہیں کہتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

۶۳۳۴- خفاف بن ایماء غفاریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز میں دعا کی یا اللہ لعنت کر بنی لحيان کو اور عل کو اور ذکوان کو اور عصبہ کو جنہوں نے نافرمانی کی اللہ کی اور اس کے رسول کی اور بخش دیا اللہ نے غفار کو اور اسلم کو بچا دیا۔

۶۳۳۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غفار کو خدا بخشے اور اسلم کو سلامت رکھے اور عصبہ نے نافرمانی کی اللہ اور اس کے رسول کی۔

۶۳۳۶- وہی ہے اس میں یہ ہے کہ منبر پر آپ نے یہ فرمایا۔

الْمُنَى وَابْنُ بَشَارٍ فِي حَدِيثِهِمَا وَكَانَ جَرِيرٌ أَكْبَرَ مِنْ أَنَسٍ وَقَالَ ابْنُ بَشَارٍ أَسَنُ مِنْ أَنَسٍ.

بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِغِفَارٍ وَأَسْلَمَ

۶۴۲۹- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ)).

۶۴۳۰- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنْتَ قَوْمُكَ فَقُلْ إِنَّ)) رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا)).

۶۴۳۱- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۴۳۲- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((أَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا)).

۶۴۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا أَمَا إِنِّي لَمْ أَقْلَهَا وَلَكِنْ قَالَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ)).

۶۴۳۴- عَنْ خُفَّافِ بْنِ إِيمَاءَ الْغِفَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ((صَلَاةِ اللَّحْمِ الْغَنُ بَنِي لِحْيَانَ وَرِغْلًا وَذِكْوَانَ وَعَصِيَّةَ عَصَوَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ)).

۶۴۳۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ وَعَصِيَّةَ عَصَتْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ)).

۶۴۳۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

وَفِي حَدِيثٍ صَالِحٍ وَأَسَمَاءُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ عَلَى الْحَنْبَرِ.

۶۴۳۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مِثْلَ حَدِيثِ هَؤُلَاءِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ.

۶۴۳۸- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارُ وَأَشْجَعُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ مَوَالِيٌّ دُونَ النَّاسِ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوَالَهُمْ)).

۶۴۳۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ وَأَشْجَعُ مَوَالِيٌّ لَيْسَ لَهُمْ مَوَالِيٌّ دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ)).

۶۴۴۰- عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي الْحَدِيثِ قَالَ سَعْدٌ فِي بَعْضِ هَذَا فِيمَا أَعْلَمُ

۶۴۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ أَسَدٍ وَغَطَفَانِ))

۶۴۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَغِفَارُ وَأَسْلَمُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ قَالَ جُهَيْنَةَ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَطَيْئٍ وَغَطَفَانِ))

۶۴۳۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۶۴۳۸- ترجمہ ابوالیوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انصار اور مزینہ اور جہینہ اور غفار اور اشجع اور جو عبد اللہ کی اولاد ہے میرے دوست ہیں سوا اور لوگوں اور خدا اور خدا کا رسول ان کا دوست اور حمایتی ہے۔

۶۴۳۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور مزینہ اور جہینہ اور اسلم اور غفار اور اشجع دوست ہیں اور ان کا حمایتی کوئی نہیں سوا اللہ اور اس کے رسول کے۔

۶۴۴۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۴۴۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام اور غفار اور مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور اسد اور غطفان سے۔

۶۴۴۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے غفار اور اسلام اور مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن اسد اور طئی اور غطفان سے۔

(۶۴۳۸) ☆ یہ چھ نام عرب کی قوموں کے ہیں یہ سچے مومن اور محبت رسول تھے عبد اللہ کی اولاد سے بنو عبد العزی مراد ہیں جو شاخ ہیں غطفان کی آپ نے ان کا نام بنی عبد اللہ رکھا عرب ان کو محولہ کہنے لگے کیونکہ ان کے باپ کا نام بدل گیا۔ (نووی)

۶۴۴۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۴۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَأَسْلَمُ وَغِفَارُ وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ أَوْ شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ)) قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ ((يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَغُطَفَانَ وَهَوَازِنَ وَتَمِيمٍ))۔

۶۴۴۴- ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ سے بیعت کی حاجیوں کے لٹیروں نے اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ کے لوگوں نے آپ نے فرمایا اگر اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان سے بہتر ہوں تو یہ لوگ (یعنی بنی تمیم وغیرہ) ٹوٹے میں رہے اور نامراد ہوئے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ (یعنی اسلم اور غفار وغیرہ) بہتر ہیں ان سے (یعنی بنی تمیم وغیرہ سے)۔

۶۴۴۴- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَأَحْسِبُ جُهَيْنَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِي شَكَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَأَحْسِبُ جُهَيْنَةَ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغُطَفَانَ أَخَابُوا وَخَسِرُوا)) فَقَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَأَخَيْرُ مِنْهُمْ)) وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِي شَكَكَ۔

۶۴۴۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۴۴۵- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ الضَّبِّيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ وَقَالَ ((وَجُهَيْنَةَ وَلَمْ يَقُلْ أَحْسِبُ))۔

۶۴۴۶- ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام اور غفار اور مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور بنی اسد اور غطفان سے جو حلیف ہیں ایک دوسرے کے۔

۶۴۴۶- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفِينَ بَنِي أَسَدٍ وَغُطَفَانَ))۔

۶۴۴۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۴۴۷- عَنْ أَبِي بَشِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۶۴۴۸- ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو اگر جہینہ اور اسلم اور غفار بہتر ہوں بنی تمیم سے اور بنی عبد اللہ بن غطفان سے اور عامر بن

۶۴۴۸- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُطَفَانَ))۔

صعصعہ سے اور بلند آواز سے فرمایا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس صورت میں بنی تمیم وغیرہ ٹوٹے میں رہے اور نقصان پایا آپ نے فرمایا وہ بہتر ہیں ان سے۔

۶۳۴۹- عدی بن حاتم سے روایت ہے میں حضرت عمرؓ کے پاس آیا انھوں نے کہا سب سے پہلے صدقہ جس نے چکا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے منہ کو (یعنی خوش کر دیا ان کو) طئی کا صدقہ تھا (طی ایک قبیلہ ہے) میں اس کو لے کر آیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔

۶۳۵۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طفیل اور ان کے ساتھی آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ دوس نے کفر اختیار کیا اور انکار کیا مسلمان ہونے سے تو بد دعا کیجئے دوس کے لیے کہا گیا تباہ ہوئے دوس کے لوگ آپ نے فرمایا یا اللہ ہدایت کر دوس کو اور ان کو میرے پاس لے کر آ۔

۶۳۵۱- ابو زرہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہؓ نے کہا میں ہمیشہ محبت رکھتا ہوں بنی تمیم سے تین باتوں کی وجہ سے جو میں نے سنیں رسول اللہ سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے وہ سب سے زیادہ سخت ہیں میری امت میں دجال پر اور ان کے صدقے آئے تو آپ نے فرمایا یہ ہماری قوم کے صدقے ہیں اور ایک عورت ان میں کی قیدی حضرت عائشہؓ کے پاس تھی آپ نے فرمایا اس کو آزاد کر دے یہ حضرت اسمعیلؓ کی اولاد میں سے ہے۔

۶۳۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۳۵۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ بنی تمیم

وَعَامِرِ بْنِ صَفْصَعَةَ)) وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ ((فَإِنَّهُمْ خَيْرٌ)) وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي كُرَيْبٍ ((أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُرَيْثَةُ وَأَسْلَمٌ وَغِفَارٌ))

۶۴۴۹- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي إِنَّ أَوَّلَ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُجُوهَ أَصْحَابِهِ صَدَقَةُ طَيٍّ جِئْتُ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۴۵۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ الطُّفَيْلُ وَأَصْحَابُهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ دَوْسًا قَدْ كَفَرَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا فَقِيلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأَنْتَ بِهِمْ))

۶۴۵۱- عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا أَزَالُ أَحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مِنْ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَالِ)) قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا قَالَ وَكَانَتْ سَبِيَّةً مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَعْتَقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ))

۶۴۵۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا أَزَالُ أَحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا فِيهِمْ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۶۴۵۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلَاثُ حِصَالٍ

سَمِعْتُهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَنِي تَمِيمَ لَأُزَالُ أَحِبُّهُمْ بَعْدُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِهَذَا الْمَعْنَى غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((هُمْ أَشَدُّ النَّاسِ قِتَالًا فِي الْمَلْحَمِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ الدُّجَالَ.

کے لوگ معرکوں میں سب لوگوں سے زیادہ لڑنے والے ہیں اور دجال کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ خِيَارِ النَّاسِ

باب: بہتر لوگ کون ہیں

٦٤٥٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَّهُوا وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هَذَا الْأَمْرِ أَكْرَهُهُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ فِيهِ وَتَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بَوَجْهِ وَهَؤُلَاءِ بَوَجْهِ))

٦٣٥٣- ابوہریرہ سے روایت ہے (بعض کان سونے کی ہے بعض لوہے کی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہیں کسی کا خاندان عمدہ ہے اصل اچھی ہے کوئی برا ہے) تو بہتر آدمیوں میں اسلام کی حالت میں بھی وہی ہیں جو جاہلیت کی حالت میں بہتر تھے جب دین میں سمجھدار ہو جائیں اور تم بہتر اس کو پاؤ گے اسلام میں جو بہت نفرت رکھتا ہوگا اسلام سے مسلمان ہونے سے پہلے (یعنی جو کفر میں مضبوط تھا وہ اسلام لانے کے بعد اسلام میں بھی ایسا ہی مضبوط ہوا جیسے حضرت عمر اور خالد بن ولید وغیرہ یا مرادیہ ہے کہ جو خلافت سے نفرت رکھے اسی کی خلافت عمدہ ہوگی) اور تم سب سے برا اس کو پاؤ گے جو دورویہ ہوا نکلے پاس ایک منہ لے کر آوے اور ان کے پاس دوسرا منہ لے کر جاوے۔

٦٣٥٥- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٤٥٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ)) بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ وَالْأَعْرَجِ ((تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هَذَا الشَّانِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً حَتَّى يَقَعَ فِيهِ))

باب: قریش کی عورتوں کی فضیلت

بَابُ مَنْ فَضَائِلِ نِسَاءِ قُرَيْشٍ

٦٣٥٦- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

٦٤٥٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

(٦٣٥٣) ☆ یعنی رکابی مذہب اور خوشامد باز ایسا شخص کسی کام کا نہیں کوئی اس پر بھروسہ نہیں کر سکتا۔

(٦٣٥٦) ☆ یہ حضرت نے اس وقت فرمایا جب ام ہانی سے آپ نے نکاح کا ارادہ کیا انھوں نے کہا کہ میرے بچے چھوٹے چھوٹے ہیں میں نہیں چاہتی کہ آپ کے بستر پر وہ روئیں اور چلائیں اور میں بوڑھی بھی ہو گئی ہوں۔ اونٹ پر چڑھنے والی عورتوں سے عرب کی عورتیں مراد ہیں معلوم ہوا کہ عورت میں بھی بڑی دو صفتیں عمدہ ہیں ایک اولاد پر مہربان ہونا دوسرے خاوند کے مال کی محافظت کرنا۔

نے فرمایا بہتر ان عورتوں میں جو اونٹ پر سوار ہوں نیک بخت عورتیں ہیں قریش کی سب سے زیادہ مہربان بچہ پر جب وہ چھوٹا ہو اور بڑی نگہبان اپنے خاوند کے مال کی۔

۶۳۵۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۳۵۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ حضرت مریم بنت عمران کبھی اونٹ پر نہیں چڑھیں۔

۶۳۵۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ہانی ابوطالب کی بیٹی سے (حضرت علی کی بہن سے) نکاح کا پیام دیا انھوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں بوڑھی ہو گئی ہوں اور میرے بچے بھی ہیں تب آپ نے یہ حدیث فرمائی کہ بہتر عورتیں اخیر تک۔

۶۳۶۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۳۶۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

باب: رسول اللہ ﷺ کا اصحاب میں ایک دوسرے کو بھائی بنادینے کا بیان

۶۳۶۲- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے بھائی چارہ کر دیا ابو عبیدہ بن الجراح اور ابو طلحہ میں۔

خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ قَالَ أَخَذَهُمَا صَالِحٌ نِسَاءً قُرَيْشٍ وَ قَالَ الْآخَرُ نِسَاءً قُرَيْشٍ أَخْنَاهُ عَلَى نَيْمٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ.

۶۴۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُتْلَعُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ يُتْلَعُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((أَرْعَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَلَمْ يَقُلْ نَيْمٍ)).

۶۴۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ أَخْنَاهُ عَلَى طِفْلِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ)) قَالَ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى ابْنِ ذَلِكَ وَلَمْ تَرْكَبْ مَرِيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطُّ.

۶۴۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ أُمَّ هَانِئِ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ كَبُرْتُ وَلِي عِيَالٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((أَخْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ)).

۶۴۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءٍ قُرَيْشٍ أَخْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ)).

۶۴۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ هَذَا سَوَاءً.

بَابُ مُوَآخَاةِ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

۶۴۶۲- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَى يَنَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَبَيْنَ أَبِي طَلْحَةَ.

۶۳۶۳- عاصم احول سے روایت ہے انس بن مالک سے پوچھا گیا تم نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام میں حلف نہیں ہے انس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خود حلف کرائی قریش اور انصار میں اپنے گھر میں۔

۶۳۶۴- انس سے روایت ہے رسول اللہ نے خلف کرائی قریش اور انصار میں میرے گھر میں جو مدینہ میں تھا۔

۶۳۶۵- جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کفر کے زمانے کی قسم کا اسلام میں کچھ اعتبار نہیں اور جو قسم جاہلیت کے زمانے میں نیک بات کے لیے کی ہو وہ اسلام سے اور مضبوط ہو گئی۔

باب: رسول اللہ ﷺ کی ذات سے صحابہ کو امن تھا

اور صحابہ کی ذات سے امت کو امن تھا

۶۳۶۶- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے مغرب کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی پھر ہم نے کہا اگر ہم آپ کے ساتھ بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشاء آپ کے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہوگا پھر ہم بیٹھے رہے اور آپ باہر تشریف لائے آپ نے فرمایا تم یہیں بیٹھے رہے ہم نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ہم نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر ہم نے کہا اگر ہم بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشاء کی نماز بھی آپ کے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہوگا آپ نے فرمایا تم نے اچھا کیا اور ٹھیک کیا پھر آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور اکثر آپ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے پھر فرمایا تارے بچاؤ ہیں آسمان کے جب تارے مٹ جائیں گے تو آسمان پر

۶۴۶۳- عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ قِيلَ لِأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ بَلَّغْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ)) فَقَالَ أَنْسٌ قَدْ حَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِهِ.

۶۴۶۴- عَنْ أَنْسٍ قَالَ حَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِهِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ.

۶۴۶۵- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَأَيَّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً)).

بَابُ بَيَانِ أَنَّ بَقَاءَ النَّبِيِّ ﷺ أَمَانٌ

لِأَصْحَابِهِ وَبَقَاءَ أَصْحَابِهِ أَمَانٌ لِلْأُمَّةِ

۶۴۶۶- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قُلْنَا لَوْ جَلَسْنَا حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ قَالَ فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ ((مَا زِلْتُمْ هَاهُنَا)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ قُلْنَا نَحْلِسُ حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَكَ الْعِشَاءَ قَالَ ((أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ)) قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ النُّجُومُ أَمْنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتْ ((النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوَعَّدُ وَأَنَا أَمْنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبَتْ أَتَى

(۶۳۶۳) پہلے حلف اس طرح ہوتی کہ ایک دوسرے کا بھائی بن جاتا قسم کھا کر پھر وہ اس کا وارث ہوتا یہ طریقہ قرآن سے منسوخ ہو گیا قرآن میں اتراکہ وارث ناسے والے ہی ہوں گے پر وہ حلف جو ایک دوسرے کی مدد اور محبت اور دین کی تقویت کے لیے ہو اب تک باقی ہے منسوخ نہیں ہوئی۔ (نووی)

(۶۳۶۶) نووی نے کہا اصحاب کے جانے سے بدعتیں پیدا ہو گئیں دین میں نئی باتیں نکلیں گی فتنے ہوں گے شیطان کا سینگ نمودار ہوگا انصار کی کاغذ مدینہ اور مکہ کی بے حرمتی ہوگی یہ سب باتیں واقع ہوئیں اور یہ حدیث معجزہ ہے آپ کا۔

أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي
فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ ((.

بھی جس بات کا وعدہ ہے وہ آجائے گی (یعنی قیامت آجائے گی
اور آسمان بھی پھٹ کر خراب ہو جائے گا) اور میں بچاؤ ہوں اپنے
اصحاب کا جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر بھی وہ وقت
آجائے گا جس کا وعدہ ہے (یعنی فتنہ اور فساد اور لڑائیاں) اور میرے
اصحاب بچاؤ ہیں میری امت کے جب اصحاب چلے جائیں گے تو
میری امت پر وہ وقت آجائے گا جس کا وعدہ ہے۔

باب: صحابہ تابعین اور تبع تابعین رحمہم اللہ علیہم کی
فضیلت

بَابُ فَضْلِ الصَّحَابَةِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ
الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

٦٤٦٧- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ قَالَ ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِتْنَامُ
مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ فَيْكُم مِّنْ رَّأَى رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ
فَيَفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِتْنَامُ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ
فَيْكُم مِّنْ رَّأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِتْنَامُ مِنَ
النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ هَلْ فَيْكُم مِّنْ رَّأَى مَنْ
صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَفْتَحُ لَهُمْ)).

٦٣٦٤- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
لوگوں پر ایک زمانہ آوے گا کہ جہاد کریں گے آدمیوں کے جھنڈ تو
ان سے پوچھیں گے کہ کوئی تم میں وہ شخص ہے جس نے رسول اللہ
کو دیکھا ہو تو لوگ کہیں گے کہ ہاں تو فتح ہو جاوے گی ان کی پھر
جہاد کریں گے لوگوں کے گروہ تو ان سے پوچھیں گے کہ کوئی ہے
تم میں سے جس نے دیکھا ہو رسول اللہ کے صحابی کو یعنی تابعین
میں سے کوئی ہے لوگ کہیں گے ہاں پھر ان کی فتح ہو جاوے گی پھر
جہاد کریں گے آدمیوں کے لشکر تو ان سے پوچھا جاوے گا کہ کوئی
ہے تم میں ایسا جس نے صحابی کے صاحب کو دیکھا ہو یعنی تبع
تابعین میں سے لوگ کہیں گے ہاں تو ان کی فتح ہو جائے گی۔

٦٣٦٨- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٤٦٨- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمْ
الْبُعْثُ فَيَقُولُونَ انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ فَيْكُم أَحَدًا
مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيَفْتَحُ
لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبُعْثُ الثَّانِي فَيَقُولُونَ هَلْ فَيْهِمْ
مَنْ رَّأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَيَفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ

يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيَقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ رَأَى مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَكُونُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيَقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا رَأَى مَنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ)).

۶۴۶۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ يَلُونِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتُهُ لَمْ يَذْكُرْ هَذَا الْقَرْنُ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ)).

۶۴۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ ((قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَبْدُرُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَتَبْدُرُ يَمِينُهُ شَهَادَتُهُ)) قَالَ إِبْرَاهِيمُ كَانُوا يَنْهَوْنَنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ عَنِ الْعَهْدِ وَالشَّهَادَاتِ.

۶۴۷۱- عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِ أَبِي الْأَحْوَصِ

۶۴۶۹- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہتر میری امت میں میرے زمانہ کے متصل لوگ ہیں (یعنی صحابہ) پھر جو ان سے نزدیک ہیں (یعنی تابعین) پھر جو ان سے نزدیک ہیں (یعنی تبع تابعین) پھر ان تینوں کے بعد وہ لوگ آویں گے جن کی گواہی قسم سے پہلے ہوگی اور قسم گواہی سے پہلے۔

۶۴۷۰- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا کون سے لوگ بہتر ہیں آپ نے فرمایا میرے قرن کے پھر جو ان سے نزدیک ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں پھر وہ لوگ آویں گے جن کی قسم گواہی سے پہلے جلدی کرے گی اور گواہی قسم سے پہلے جلدی کرے گی ابراہیم نے کہا ہم بچے تھے اس وقت لوگ ہم کو منع کرتے تھے گواہی اور قسم ساتھ کرنے کے۔

۶۴۷۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

(۶۴۶۹) نووی نے کہا صحیح قول جس پر جمہور علماء ہیں یہ ہے کہ جس مسلمان نے رسول اللہ کو دیکھا اگرچہ ایک ساعت بھی وہ صحابی ہے اور حدیث میں تفصیلی سے مجموع قرن کی تفصیلی دوسرے مجموع قرن پر مراد ہے نہ فردا فردا ہر ایک کی دوسرے پر اس صورت میں صحابی کی فضیلت انبیاء پر نہ نکلے گی نہ عورتوں کی فضیلت حضرت مریم اور آسیہ پر قاضی نے کہا قرن سے کیا مراد ہے اس میں اختلاف ہے مغیرہ نے کہا آپ کا قرن آپ کے اصحاب ہیں ان کے بعد کا قرن ان کے بیٹے ان کے بعد کا قرن ان کے بیٹے اور شہر نے کہا آپ کا قرن جب تک ہے جب تک کوئی آپ کا دیکھنے والا باقی رہا پھر دوسرا قرن جب تک ہے کہ صحابی کا کوئی دیکھنے والا باقی رہا پھر تیسرا قرن جب تک ہے کہ تابعی کا کوئی دیکھنے والا باقی رہا اور قرن بعضوں کے نزدیک ساٹھ برس کا ہوتا ہے اور بعضوں کے نزدیک سو برس کا غرض پہلا قرن یعنی صحابہ کا ایک سو برس تک رہا سب سے اخیر صحابی ابوالطفیل ہیں جن کا ۱۲۰ھ میں انتقال ہوا اور تابعی کا زمانہ ایک سو ستر میں آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک رہا اس کے بعد فرمایا وہ لوگ ہو گئے جو گواہی کے ساتھ قسم بھی کھاویں گے بعض مالکیہ نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ جو شہادت کے ساتھ حلف کرے اس کی شہادت مردود ہے اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ وہ جمع کرے گا حلف اور شہادت کو تو کبھی حلف پہلے کرے گا کبھی شہادت۔ (نووی مع زیادة)

وَحَرِيرٍ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا
سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٦٤٧٢- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
(خَيْرُ النَّاسِ قُرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ
يَلُونَهُمْ فَلَا أُدْرِي) فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ
(ثُمَّ يَتَخَلَّفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ
أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتُهُ)

٦٤٧٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((خَيْرُ أُمَّتِي الْقُرْنُ الَّذِينَ بُعِثَتْ فِيهِمْ ثُمَّ
الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَذْكَرَ الثَّلَاثِ أَمْ لَا
قَالَ ثُمَّ يَخْلَفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ يَشْهَدُونَ
قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدُوا))

٦٤٧٤- عَنْ أَبِي بَشِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ
أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَا أُدْرِي
مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً.

٦٤٧٥- عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنْ خَيْرَكُمْ قُرْنِي ثُمَّ
الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ
يَلُونَهُمْ)) قَالَ عِمْرَانُ فَلَا أُدْرِي أَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

٦٣٤٢- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہتر لوگ میرے قرن کے ہیں پھر جو ان
سے نزدیک ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں میں نہیں جانتا آپ نے
تیسری بار میں یا چوتھی بار میں فرمایا پھر وہ لوگ نالائق پیدا ہونگے
جن کی گواہی قسم سے پہلے ہو اور قسم گواہی سے پہلے۔

٦٣٤٣- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
بہتر میری امت میں وہ قرن ہے جس میں میں بھیجا گیا پھر وہ قرن
ہے جو اس کے بعد ہے معلوم نہیں تیسرے کا بھی آپ نے ذکر کیا
یا نہیں پھر فرمایا وہ لوگ پیدا ہوں گے جو فریبی اور مٹاپے پر مریں
گے گواہی دیں گے گواہی چاہے جانے سے پہلے۔

٦٣٤٤- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٣٤٥- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ پھر وہ
لوگ پیدا ہوں گے جو بن گواہ کئے گواہی دیں گے چور ہوں گے
امانت داری نہ کریں گے نذر کریں گے لیکن پوری نہ کریں گے ان
میں مٹاپا پھیلے گا۔

(٦٣٤٣) ۱۱ نووی نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ اکثر مومن ہوں گے اور برائی اس کی ہے جو مومن ہونا پسند کرے نہ کہ اس کی جو خلق مومن
ہو اور غرض یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ کھائے پئے تاکہ مومن ہو یا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ فریب کریں گے اور دعویٰ کریں گے ان اوصاف کا
جو ان میں نہ ہوں گی یا مال بہت اکٹھا کریں گے اور یہ حدیث بظاہر مخالف ہے اس حدیث کے جس میں فرمایا کہ بہتر گواہ وہ ہے جو پوچھنے سے پہلے
گواہی دے دیوے۔ اور وجہ تطبیق یہ ہے کہ برائی کی حدیث اس شہادت کے باب میں ہے جو صاحب حق کو معلوم ہو مگر صاحب حق کی
درخواست سے پہلے دی جاوے اور تعریف کی حدیث اس شہادت کے باب میں ہے جس کا علم صاحب حق کو نہ ہو اور اس کا حق ڈوبا جاتا ہو پھر
اس سے بیان کی جاوے اس کا حق بچانے کے لیے اسی طرح وہ شہادت جو حقوق اللہ کے لیے ہو مگر جس صورت میں کہ گواہی حد کی ہو اور چھپانا
بہتر معلوم ہو۔ (انجلی مختصر)

عَلَيْهِ بَعْدَ قَرْنِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ((ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُؤْفَوْنَ وَيُظْهَرُ فِيهِمُ السَّمَنُ))

۶۴۷۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۴۷۶- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ قَالَ لَا أَدْرِي أَذْكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً وَفِي حَدِيثِ شَبَابَةَ قَالَ سَمِعْتُ زُهْدَمَ بْنَ مُضَرَّبٍ وَجَاعَنِي فِي حَاجَةٍ عَلَى فَرَسٍ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى وَشَبَابَةَ ((يَنْذِرُونَ وَلَا يُؤْفَوْنَ)) وَفِي حَدِيثِ بَهْزٍ ((يُؤْفَوْنَ)) كَمَا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ.

۶۴۷۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ قسم کھائیں گے بن قسم دلائے۔

۶۴۷۷- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ ((خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثَتْ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)) زَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ وَاللَّهِ أَعْلَمُ أَذْكَرَ الثَّلَاثِ أَمْ لَا بِمِثْلِ حَدِيثِ زُهْدَمٍ عَنْ عِمْرَانَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ ((وَيَخْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ))

۶۴۷۸- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ایک شخص

۶۴۷۸- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ

(۶۴۷۸) ان ہی تینوں قرونوں کو قرون ثلاثہ کہتے ہیں پس جو فعل یا قول دین میں ان زمانوں میں نہ تھا وہ بدعت ہے کیونکہ ان کے بعد پھر گواہی اور فساد کا زمانہ ہے بعد کے لوگوں کا ایسا اعتبار نہیں کہ ان کا قول یا فعل بغیر دلیل شرعی کے قابل اعتبار ہو اور فضیلت سے مراد وہی فضیلت مجموعی ہے اوپر مجموع کے پس یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک تابعی تبع تابعی بعد کے سب لوگوں سے افضل ہو تبع تابعین کے بعد بھی امت محمدی میں ایسے بڑے بڑے عالم اور ولی گزرے ہیں جن کو تبع تابعین پر فضیلت ہے اور حدیث سے یہ بھی غرض نہیں ہے کہ ان قرونوں کے بعد سب لوگ برے ہو گئے اس لیے کہ ہر ایک قرن میں امت محمدی اچھے لوگوں سے خالی نہ ہوگی دوسری حدیث میں ہے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر قائم رہے گا اور وہ گروہ اہل حدیث اور قرآن کا ہے اللہ تعالیٰ رحمت کرے ان پر اور ہم کو دنیا آخرت میں اسی گروہ میں شامل رکھے۔ (آمین)

عَلَيْهِ أَهْلُ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ ((الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيهِ ثُمَّ الثَّانِي ثُمَّ الثَّالِثُ))

بَابُ قَوْلِهِ عَلَيْهِ لَا تَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مِّنْفُوسَةٍ الْيَوْمَ

٦٤٧٩- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ ((أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ فَإِنَّ عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ)) قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تِلْكَ فِيمَا يَتَحَدَّثُونَ مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَإِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يَنْحَرِمَ ذَلِكَ الْقَرْنُ

٦٤٨٠- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ مَعْمُورٍ كَمَثَلِ حَدِيثِهِ

٦٤٨١- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِشَهْرٍ ((تَسْأَلُونِي عَنِ السَّاعَةِ وَإِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَأُقْسِمُ بِاللَّهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ

نے رسول اللہ سے پوچھا کون لوگ بہتر ہیں آپ نے فرمایا وہ قرن جس میں میں ہوں پھر دوسرا پھر تیسرا۔

باب: صدی کے اخیر تک کسی کے نہ

رہنے کا بیان

٦٤٧٩- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات عشاء کی نماز پڑھی ہمارے ساتھ اپنی آخر عمر میں جب سلام پھیرا تو کھڑے ہوئے اور فرمایا تم نے اپنی اس رات کو دیکھا اب سے سو برس کے آخر پر زمین والوں میں سے کوئی نہ رہے گا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ لوگوں نے اس حدیث میں غلطی کی جو بیان کرتے ہیں سو برس کا بلکہ آپ نے یہ فرمایا کہ آج جو لوگ موجود ہیں ان میں سے کوئی نہ رہے گا یعنی یہ قرن تمام ہو جاوے گا۔

٦٤٨٠- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٤٨١- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ وفات سے ایک مہینہ آگے فرماتے تھے تم مجھ سے قیامت کو پوچھتے ہو قیامت کا علم تو خدا کو ہے اور میں قسم کھاتا ہوں اللہ کی کوئی جان نہیں (یعنی آدمیوں میں) جس پر

(٦٤٧٩) اور یہ مطلب نہیں کہ سو برس کے بعد کوئی نہ رہے گا اور قیامت آجائے گی یہ حدیث صحیح نکلے اور ایسا ہی ہوا کہ رسول اللہ کے صحابہ میں سے اس تاریخ سے سو برس کے بعد کوئی نہ رہا سب سے آخری صحابی جو ابوالطفیل تھے وہ بھی بقول صحیح ۱۱۰ھ میں گزر گئے۔ نووی نے کہا ہمارا زمین والوں سے آدمی ہیں نہ کہ فرشتے وہ تو رہیں گے اور اس حدیث سے بعضوں نے استدلال کیا ہے خطر کی موت پر لیکن جمہور یہ کہتے ہیں کہ وہ زندہ ہیں اور وہ دریا والوں میں ہیں نہ کہ زمین والوں میں یا خطر اس میں سے مستثنیٰ ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ ہندوستان میں کئی سو برس کے بعد جو بار بار تن نے صحابی ہونے کا دعویٰ کیا وہ محض غلط اور جھوٹ تھا البتہ جنوں میں آنحضرت کے دیکھنے والے باقی ہو گئے برادر معظم مولوی حاجی بدیع الزمان صاحب مرحوم نے ایک حدیث شاہ سکندر سے روایت کی ہے انھوں نے رسول اللہ سے سنی اور شاہ ولی اللہ صاحب سے بھی ویسا ہی منقول ہے۔ واللہ اعلم

مِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوسَةٍ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ))۔ سو برس تمام ہوں (آج کی تاریخ سے اور وہ زندہ رہے)۔

۶۴۸۲- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ۔

۶۴۸۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوسَةٍ الْيَوْمَ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ صَاحِبِ السَّقَايَةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذَلِكَ وَفَسَّرَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ نَقْصُ الْعُمُرِ۔

۶۴۸۳- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات سے ایک مہینہ آگے یا کچھ ایسا ہی فرمایا جو جان آج کے دن ہے اس پر سو برس نہ گزریں گے کہ وہ مر جائے گی عبدالرحمن نے اس کی تفسیر یہ کی کہ عمر گھٹ گئی (ورنہ اگلے لوگ سو برس سے زیادہ بھی جیتے تھے)۔

۶۴۸۴- عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَهُ۔

۶۴۸۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ تَبُوكَ سَأَلُوهُ عَنْ السَّاعَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَّنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ))۔

۶۴۸۵- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک سے لوٹے تو آپ سے پوچھا قیامت کو آپ نے فرمایا سو برس گزرنے پر اس وقت کا کوئی شخص زندہ نہ رہے گا۔

۶۴۸۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا مِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوسَةٍ تَبْلُغُ مِائَةَ سَنَةٍ)) فَقَالَ سَالِمٌ تَذَاكُرُنَا ذَلِكَ عِنْدَهُ إِنَّمَا هِيَ كُلُّ نَفْسٍ مَخْلُوقَةٍ يَوْمَئِذٍ۔

۶۴۸۶- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص سو برس تک نہ جئے گا سالم نے کہا ہم نے اس کا ذکر کیا جابر کے سامنے مراد وہ شخص ہے جو اس دن پیدا ہو چکا تھا (جب آپ نے یہ حدیث بیان کی)۔

بَابُ تَحْرِيمِ سَبِّ الصَّحَابَةِ (۱)

۶۴۸۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۶۴۸۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

(۶۴۸۵) ☆ پھر اس وقت جتنے لوگ ہیں ان کی قیامت سو برس کے اندر آ جاوے گی کیونکہ موت بھی میت کے حق میں قیامت ہے گو قیامت کبریٰ نہیں اور قیامت کبریٰ کب آوے گی اس کا علم سوا خدا کے کسی کو نہیں ہے۔

(۱) ☆ نووی نے کہا صحابہ کو برا کہنا سخت حرام ہے گو وہ صحابہ ہوں جو لڑائی میں ایک دوسرے کے مقابلہ میں شریک تھے اس لیے کہ وہ مجتہد تھے اس لڑائی کے بارے میں اور مجتہد کی خطا معاف ہے اور صحابہ کو برا کہنا گناہ کبیرہ ہے ہمارا اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ جو ایسا کرے اس کو مزا دی جائے پر قتل نہ کیا جاوے اور بعض مالکیہ کے نزدیک قتل کیا جائے۔ (انتہی مختصراً)

نے فرمایا مت برا کہو میرے اصحاب کو مت برا کہو میرے اصحاب کو قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی تم میں احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے (خدا تعالیٰ کی راہ میں) تو ان کے مد (سیر بھر) یا آدھے مد کے برابر نہیں ہو سکتا۔

۶۳۸۸- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خالد بن ولید اور عبدالرحمن بن عوف میں کچھ جھگڑا ہوا تو خالد نے ان کو برا کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت برا کہو میرے اصحاب میں سے کسی کو اس لیے کہ اگر کوئی تم میں سے احد پہاڑ کے برابر سونا صرف کرے تو ان کے مد یا آدھے مد کے برابر نہیں ہو سکتا۔

۶۳۸۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: اولیس قرنی کی فضیلت

۶۳۹۰- اسیر بن جابر سے روایت ہے کوفہ کے لوگ حضرت عمرؓ کے پاس آئے ان میں ایک شخص تھا جو اولیس سے ٹھٹھا کیا کرتا (کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ اولیاء اللہ میں سے ہیں اور اولیس اپنا حال چھپاتے تھے نووی نے کہا عارفوں کا یہی طریقہ ہے) حضرت عمرؓ نے کہا یہاں قرن کا بھی کوئی آدمی ہے وہ شخص آیات حضرت عمرؓ نے کہا رسول اللہ نے فرمایا تمہارے پاس ایک شخص آئے گا یمن سے اس کا نام اولیس ہے اور وہ یمن میں کسی کو نہ چھوڑے گا (اپنے عزیزوں میں سے) سوا اپنی ماں کے اس کو (برص کی) سفیدی ہو گئی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَتَقَّقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ))

۶۴۸۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ شَيْءٌ فَسَبَّهَ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَتَقَّقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ.

۶۴۸۹- عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ وَوَكَيْعٍ ذِكْرُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ.

باب مِنْ فَضَائِلِ أُوَيْسِ الْقُرْنِيِّ

۶۴۹۰- عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَفَدُّوا إِلَى عُمَرَ وَفِيهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِأُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنَ الْقُرْنِيِّينَ فَجَاءَ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ قَالَ ((إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيَكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ لَا يَدْعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمٍّ لَهُ قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا اللَّهَ فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدَّنَارِ أَوْ الدَّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ

(۶۳۸۸ - ۶۳۸۷) ☆ کیونکہ انھوں نے ایسے وقت پر صرف کیا جب نہایت ضرورت تھی اور دین کی جڑ ان کی تائید سے قائم ہوئی ان کا

احسان قیامت تک ہر مسلمان پر ہے حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی دلی یا بزرگ یا پیر ادنیٰ صحابی کے مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا۔

(۶۳۹۰) ☆ ان کا نام اولیس بن عامر ہے یا اولیس بن ماکویا اولیس بن عمرو کنیت ان کی ابو عمرو تھی صفین کی جنگ میں مارے گئے اور قرنی منسوب ہے قرن کی طرف بنی قرن ایک شاخ ہے مراد کی اور یہ حضرت کے زمانہ مبارک میں موجود تھے اور اسلام لائے تھے پر آپ کی صحبت سے مشرف نہیں ہوئے اس لیے تابعین میں ان کا شمار ہے اور ان کا درجہ تمام تابعین سے افضل ہے۔

لَكُمْ

تھی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ نے دور کردی وہ سفیدی اس کے بدن سے مگر ایک دینار یا درم برابر باقی ہے جو کوئی تم میں سے اس کو ملے تو اپنے لیے دعا کر اے اس سے۔

۶۴۹۱- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے بہتر تابعین میں سے ایک شخص ہے جس کو اولیس کہتے ہیں اس کی ایک ماں ہے اور اس کو ایک سفیدی تھی تم اس سے کہنا کہ تمہارے لیے دعا کرے۔

۶۴۹۲- اسیر بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے پاس جب یمن سے مدد کے لوگ آتے (یعنی وہ لوگ جو ہر ملک سے اسلام کے لشکر کی مدد کے لیے آتے ہیں جہاد کرنے کے لیے) تو وہ ان سے پوچھتے تم میں اولیس بن عامر بھی کوئی شخص ہے یہاں تک کہ حضرت عمر خود اولیس کے پاس آئے اور پوچھا کہ تمہارا نام اولیس بن عامر ہے؟ انھوں نے کہا ہاں حضرت عمر نے کہا تم مراد قبیلہ سے ہو انھوں نے کہا ہاں پوچھا قرن میں سے ہو انھوں نے کہا ہاں پوچھا تم کو برص تھا وہ اچھا ہو گیا مگر درم برابر باقی ہے؟ انھوں نے کہا ہاں پوچھا تمہاری ماں ہے انھوں نے کہا ہاں تب حضرت عمر نے کہا میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے تمہارے پاس اولیس بن عامر آوے گا یمن والوں کی کمک فوج کے ساتھ وہ مراد قبیلہ کا ہے جو شاخ ہے قرن کی اس کو برص تھا وہ اچھا ہو گیا مگر درم برابر باقی ہے اس کی ایک ماں ہے اس کا یہ حال ہے کہ اگر خدا کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو خدا اس کو سچا کرے پھر اگر مجھ سے ہو سکے دعا کرنا اس سے تو دعا کر اپنے لیے تو دعا کرو میرے لیے اولیس نے حضرت عمر کے لیے دعا کی بخشش کی حضرت عمر نے ان سے پوچھا تم کہاں جانا چاہتے ہو انھوں نے کہا کوفہ میں حضرت عمر نے کہا میں ایک خط تم کو لکھ دوں کوفہ کے حاکم کے نام انھوں نے کہا مجھے خاکساروں میں رہنا اچھا معلوم ہوتا ہے جب

۶۴۹۱- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ))

۶۴۹۲- عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ أَمْدَادُ أَهْلِ الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ أَفِيكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ حَتَّى أَتَى عَلَى أُوَيْسٍ فَقَالَ أَنْتَ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرْنٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَأْتَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرْنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَةِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ)) فَاسْتَغْفِرُ لِي فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَتَيْنَ تَرِيدُ قَالَ الْكُوفَةَ قَالَ أَلَا أَكْتُبُ لَكَ إِلَى عَامِلِهَا قَالَ أَكُونُ فِي غَيْرَاءِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ أُوَيْسٍ قَالَ تَرَكْتُهُ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيلَ الْمَتَاعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((يَا بَنِي عَلِيَّكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرْنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ قَبْرًا مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دَرَاهِمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَهُ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ)) فَأَتَى أُوَيْسًا فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ أَنْتَ أَخَذْتَ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ أَنْتَ أَخَذْتَ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ لَقِيتَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَقَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ أُسَيْرٌ وَكَسَوْتُهُ بُرْدَةً فَكَانَ كَلِمًا رَأَاهُ إِنْسَانٌ قَالَ مِنْ أَتَى لِأُوَيْسٍ هَذِهِ الْبُرْدَةُ.

دوسرا سال آیا تو ایک شخص نے کوفہ کے رئیسوں میں سے حج کیا وہ حضرت عمرؓ سے ملا حضرت عمرؓ نے اس سے اولیس کا حال پوچھا وہ بولا میں نے اولیس کو اس حال میں چھوڑا کہ ان کے گھر میں اسباب کم تھا اور وہ تنگ تھے (خرچ سے) حضرت عمرؓ نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے اولیس بن عامر تمہارے پاس آوے گا یمن والوں کے امدادی لشکر کے ساتھ وہ مراد میں سے ہے پھر قرن میں سے اس کو برص تھا وہ اچھا ہو گیا صرف درم برابر باقی ہے اس کی ایک ماں ہے جس کے ساتھ وہ نیکی کرتا ہے اگر اللہ پر قسم کھائے تو اللہ اس کو سچا کرے پھر اگر تجھ سے ہو سکے کہ وہ دعا کرے تیرے لیے تو دعا کر اس سے وہ شخص یہ سن کر اولیس کے پاس آیا اور کہنے لگا میرے لیے دعا کرو اولیس نے کہا تو ابھی نیک سفر کر کے آرہا ہے (یعنی حج سے) میرے لیے دعا کر۔ پھر وہ شخص بولا میرے لیے دعا کرو۔ اولیس نے یہی جواب دیا پھر پوچھا تو حضرت عمرؓ سے ملا وہ شخص بولا ہاں ملا اولیس نے اس کے لیے دعا کی اس وقت لوگ اولیس کا درجہ سمجھے وہ وہاں سے سیدھے چلے اسیر نے کہا ان کا لباس ایک چادر تھا جب کوئی آدمی ان کو دیکھتا تو کہتا اولیس کے پاس یہ چادر کہاں سے آئی۔

باب : مصر والوں کا بیان

۶۴۹۳- ابوذرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم فتح کرو گے ایک ملک کو جہاں قیراط کا رواج ہوگا (قیراط ایک ٹکڑا ہے درم اور دینار کا اور مصر میں اس کا رواج بہت تھا) وہاں کے لوگوں سے بھلائی کرنا کیونکہ ان کا حق ہے تم پر اور ان کا نانا بھی ہے تم سے (اس لیے کہ حضرت ہاجرہ اسماعیلؑ کی ماں مصر کی تھیں اور وہ ماں ہیں عرب کی) جب تم دو شخصوں کو وہاں دیکھو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے ہوئے تو وہاں سے بھاگو پھر ابوذرؓ نے دیکھا کہ ربیعہ اور عبدالرحمن بن شرییل ایک اینٹ کی جگہ پر لڑ رہے ہیں تو ابوذرؓ

بَابُ وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَهْلِ مِصْرَ
۶۴۹۳- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ أَرْضًا يُذَكَّرُ فِيهَا الْقِرَاطُ فَاسْتَوْصُوا بِأَهْلِهَا خَيْرًا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا فَإِذَا رَأَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَفْتَلَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا)) قَالَ فَمَرُّ بَرَبِيعَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنِي شَرْحِبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ يَتَنَازَعَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ فَخَرَجَ مِنْهَا.

وہاں سے نکل گئے۔

۶۴۹۴- وہی مضمون ہے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ان سے دامادی کا بھی رشتہ ہے (وہ رشتہ یہ تھا کہ حضرت ابراہیم رسول اللہ کے صاحب زادہ کی ماں ماریہ مصر کی تھیں)۔

۶۴۹۴- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمَّى فِيهَا الْقِرَاطُ فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَأَحْسِنُوا إِلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا أَوْ قَالَ ذِمَّةً وَصَهْرًا فَإِذَا رَأَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيهَا فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ فَأَخْرِجْ مِنْهَا)) قَالَ فَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ فَأَخْرَجْتُ مِنْهَا.

باب: عمان والوں کی فضیلت

باب فضل اهل عمان

۶۴۹۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو بھیجا عرب کے کسی قبیلہ کی طرف ان لوگوں نے اس کو برا کہا اور مارا وہ آپ کے پاس آیا اور یہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا اگر تو عمان والوں کے پاس جاتا تو وہ تجھے برا نہ کہتے نہ مارتے (کیونکہ وہاں کے لوگ اچھے ہیں)۔

۶۴۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا إِلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فُسِّوهُ وَضَرَبُوهُ فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ أَنَّ أَهْلَ عُمَانَ أَتَيْتَ مَا سَبُّوكَ وَلَا ضَرَبُوكَ)).

باب: ثقیف کے جھوٹے اور ہلا کو کا بیان

باب ذکر کذاب ثقیف ومبیرھا (۱)

۶۴۹۶- ابو نوفل سے روایت ہے کہ میں نے عبد اللہ بن زبیر کو مدینہ کی گھاٹی پر دیکھا (یعنی مکہ کا وہ ناکہ جو مدینہ کی راہ ہے) قریش

۶۴۹۶- عَنْ أَبِي نُوفَلٍ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى عَقَبَةِ الْمَدِينَةِ قَالَ فَجَعَلْتُ قُرَيْشٌ

(۶۴۹۵) ☆ عمان ایک شہر ہے بحرین میں۔

(۱) ☆ ثقیف ایک قبیلہ ہے مشہور عرب میں آپ نے فرمایا تھا کہ اس میں ایک کذاب پیدا ہو گا یعنی جھوٹا وہ مختار بن ابی عبید ثقفی تھا جس نے نبوت تک کا دعویٰ کیا اور معلوم نہیں کیا کیا جھوٹ بنائے پہلے پہل اس مختار نے اچھے کام کئے اور ابن زیاد بد نہاد اور شراب سدا اور قاتلین سیدنا حسینؑ سے عوض لیا آخر میں خراب ہو گیا آخر مصعب بن زبیر کے مقابلہ میں مارا گیا۔ دوسرا ہلا کو یعنی لوگوں کو مارنے والا وہ حجاج بن یوسف ثقفی تھا اس مردود نے وہ ظلم کیا کہ معاذ اللہ ہزاروں کو ناحق قتل کیا مکہ معظمہ کی بے حرمتی کی ابن زبیر کو شہید کیا۔

(۶۴۹۶) ☆ میں تو تم کو منع کرتا تھا اس سے یعنی خلافت اور حکومت اختیار کرنے سے اور جھگڑے کرنے سے لیکن تم نے نہ مانا اور اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ مارے گئے سراج الوہاب میں ہے کہ اس حدیث سے سماع ہوتی اور ان کا شعور ثابت ہوتا ہے ورنہ یہ خطاب بیکار ہو گا۔

میں جہاں تک جانتا ہوں تم روزہ رکھنے والے اور رات کو عبادت کرنے والے اور ناکہ کو جوڑنے والے تھے۔ نو دی نے کہا عبد اللہ بن عمر نے عبد اللہ بن الزبیر کی تعریف بیان کی اور حجاج کے ظلم سے خوف نہیں کیا اس میں عبد اللہ بن عمر کی بھی منقبت نکلی اور ظلم

نَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ حَتَّى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا
حُبَيْبِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا حُبَيْبِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
أَبَا حُبَيْبٍ أَمَّا وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنُهَاكَ عَنْ هَذَا
أَمَّا وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنُهَاكَ عَنْ هَذَا أَمَّا وَاللَّهِ
لَقَدْ كُنْتُ أَنُهَاكَ عَنْ هَذَا أَمَّا وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ
مَا عَلِمْتُ صَوَامًا قَوَامًا وَصَوْلًا لِلرَّحِمِ أَمَّا
وَاللَّهِ لَأُمَّةٌ أَنْتَ أَشْرُهَا لَأُمَّةٌ حَيْرٌ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحِجَابَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللَّهِ
وَقَوْلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأَنْزَلَ عَنْ جَذْعِهِ فَأُلْقِيَ
فِي قُبُورِ الْيَهُودِ ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَى أُمِّهِ أَسْمَاءَ
بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ فَأَبَتْ أَنْ تَأْتِيَهُ فَأَعَادَ عَلَيْهَا
الرَّسُولَ لَتَأْتِيَنِي أَوْ لَتَأْبَعَنَّ إِلَيْكَ مَنْ يَسْحَبُكَ
بِقُرُونِكَ قَالَ فَأَبَتْ وَقَالَتْ وَاللَّهِ لَا آتِيكَ
حَتَّى تَبْعَثَ إِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِي بِقُرُونِي قَالَ
فَقَالَ أُرُونِي سِنِّي فَأَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ
يَتَوَذَّفُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ رَأَيْتَنِي
صَنَعْتُ بَعْدُ اللَّهُ قَالَتُ رَأَيْتُكَ أَفْسَدْتَ عَلَيْهِ
دُنْيَاهُ وَأَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ بَلَّغْنِي أَنَّكَ تَقُولُ
لَهُ يَا ابْنَ ذَاتِ النَّطَاقَيْنِ أَنَا وَاللَّهُ ذَاتُ
النَّطَاقَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكُنْتُ أَرْفَعُ بِهِ طَعَامَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ
أَبِي بَكْرٍ مِنَ الدُّوَابِّ وَأَمَّا الْآخَرُ فَنِطَاقُ

کے لوگ ان پر سے گزرتے تھے اور اور لوگ بھی (ان کو حجاج
مردود نے سولی دے کر اسی پر رہنے دیا تھا) یہاں تک کہ عبد اللہ
بن عمر بھی ان پر سے نکلے وہاں کھڑے ہوئے اور السلام علیکم
یا خبیب (ابو خبیب کنیت ہے عبد اللہ بن زبیر کی خبیب ان کے بڑے
بیٹے تھے اور ابو بکر اور ابو بکر بھی ان کی کنیت تھی) السلام علیک ابا
خبیب السلام علیک ابا خبیب (اس سے معلوم ہوا کہ میت کو تین بار
سلام کرنا مستحب ہے) قسم خدا کی میں تو تم کو منع کرتا تھا اس سے
قسم خدا کی میں تو تم کو منع کرتا تھا اس سے قسم خدا کی میں تو تم کو
منع کرتا تھا اس سے (یعنی خلافت اور حکومت اختیار کرنے سے)
قسم خدا کی میں جہاں تک جانتا ہوں تم روزہ رکھنے والے اور ات کو
عبادت کرنے والے اور نالتے کو جوڑنے والے تھے قسم خدا کی وہ
گروہ جس کے برے تم ہو وہ عمدہ گروہ ہے (یہ انھوں نے برعکس
کہا بطریق طنز کے یعنی برا گروہ ہے اور ایک روایت میں صاف ہے
کہ وہ برا گروہ ہے یہ خبر عبد اللہ بن عمر کی حجاج کو پہنچی اس نے انکو
سولی پر سے اتروالیا اور یہود کے مقبرہ میں پھنکوا دیا اور مردود یہ نہ
سمجھا کہ اس سے کیا ہوتا ہے انسان کہیں بھی گرے پر اس کے
اعمال اچھے ہونا ضروری ہے) پھر حجاج نے ان کی ماں اسماء بنت ابی
بکر کو بلا بھیجا انھوں نے حجاج کے پاس آنے سے انکار کیا حجاج نے
پھر بھلا بھیجا اور کہا تم آتی ہو تو آؤ ورنہ میں ایسے شخص کو بھیجوں گا
جو تمہارا چوٹا پکڑ کر لاوے (خدا سمجھے اس مردود سے جس نے
ابو بکر کی بیٹی اور حضرت عائشہ کی بہن سے ایسی بے ادبی کی)
انھوں نے جب بھی آنے سے انکار کیا اور کہا قسم خدا کی میں
تیرے پاس نہ آؤں گی جب تک تو میرے پاس اس کو نہ بھیجے جو

لہ غرض عبد اللہ بن عمر کی یہ تھی کہ حجاج نے جو برائیاں عبد اللہ بن زبیر کی مشہور کی ہیں وہ غلط ہیں اور لوگوں پر ان کی فضیلت ظاہر کی اور اہل
حق کا مذہب یہی ہے کہ عبد اللہ بن زبیر مظلوم تھے اور حجاج اور اس کے رفقاء ظالم اور باغی تھے اور اس سے یہ بھی نکلا کہ بعض اہل تاریخ جو کہتے
ہیں کہ عبد اللہ بن زبیر بخیل تھے یہ غلط ہے کتاب الاجواد میں ان کو بخلی لکھا ہے۔

الْمَرْأَةُ الَّتِي لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ أَمَّا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا ((أَنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَابًا وَفَبِيرًا فَأَمَّا)) الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ وَأَمَّا الْفَبِيرُ فَلَا إِحْوَائَكَ إِلَّا بِأَيَّاهُ قَالَ فَقَامَ عَنْهَا وَلَمْ يُرَاجِعْهَا.

میرے بال کھینچتا ہوا مجھ کو لاوے آخر حجاج نے کہا میری جوتیاں لاؤ اور جوتیاں پہن کر اکڑتا ہوا چلا یہاں تک کہ اسماء کے پاس پہنچا اور کہنے لگا تم نے دیکھا قسم خدا کی میں نے کیا کیا اللہ تعالیٰ کے دشمن سے (یہ حجاج نے اپنے اعتقاد کے موافق عبد اللہ بن زبیر کو کہا اور نہ وہ مردود خود خدا کا دشمن تھا) اسماء نے کہا میں نے دیکھا تو نے عبد اللہ بن زبیر کی دنیا بگاڑ دی اور اس نے تیری آخرت بگاڑی میں نے سنا ہے تو عبد اللہ بن زبیر کو کہتا تھا دو کمر بند والی کا بیٹا بیشک قسم خدا کی میں دو کمر بند والی ہوں ایک کمر بند میں تو میں رسول اللہ اور ابو بکر کا کھانا اٹھاتی تھی کہ جانور اس کو نہ کھالیں اور ایک کمر بند وہ تھا جو عورت کو درکار ہے (اسماء نے اپنے کمر بند کو پھاڑ کر اس کے دو ٹکڑے کر لیے تھے ایک سے تو کمر بند باندھتی تھیں اور دوسرے کا دسترخوان بنایا تھا رسول اللہ اور ابو بکر کے لیے تو یہ فضیلت تھی اسماء کی جس کو حجاج مردود عیب سمجھتا تھا اور عبد اللہ بن زبیر کو ذلیل کرنے کے لیے ان کو دو کمر بند والی کا بیٹا کہتا تھا) تو خبردار رہ رسول اللہ نے ہم سے بیان کیا تھا کہ ثقیف میں ایک جھوٹا پیدا ہو گا اور ایک ہلا کو تو جھوٹے کو تو ہم نے دیکھ لیا اور ہلا کو میں نہیں سمجھتی سو اتیرے کسی کو یہ سن کر حجاج کھڑا ہوا اور اسماء کو کچھ جواب نہ دیا۔

باب: فارس والوں کی فضیلت

بَابُ فَضْلِ فَارِسَ

۶۴۹۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ فَارِسٍ أَوْ قَالَ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ حَتَّى يَتَأَوَّلَهُ))

۶۴۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

۶۴۹۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر دین ثریا پر ہوتا (ثریا پر دین کو کہتے ہیں یعنی وہ چھوٹے چھوٹے تارے جو سمجھے کی طرح معلوم ہوتے ہیں وہ زمین سے نہایت دور ہیں ان کے بعد کا اندازہ براہین ہندسہ سے بھی نہیں ہو سکتا) تو یہی فارس کا ایک آدمی اسے لے جاتا یا لے لیتا۔

۶۴۹۸- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے

(۶۴۹۸) ☆ سراج الوہاج میں ہے کہ بعض حنفیہ نے اس حدیث سے اپنے امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوئی کی فضیلت پر استدلال کیا ہے اور یہ استدلال ضعیف ہے کس لیے کہ حدیث میں اہل فارس کی فضیلت مذکور ہے یعنی سلمان کی قوم کی اور امام صاحب کی اصل کا بل بل

ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں سورہ جمعہ اتری جب آپ نے یہ آیت پڑھی واخرین منهم لما يلحقوا بهم یعنی پاک ہے وہ خدا جس نے پیغمبر بھیجا عرب کی طرف اور اوروں کی طرف جو ابھی عرب سے نہیں ملے ایک شخص نے پوچھا یہ لوگ کون ہیں جو عرب کے سوا ہیں یا رسول اللہ آپ نے اس کو جواب نہ دیا یہاں تک کہ اس نے ایک بار یادو بار یا تین بار پوچھا اس وقت ہم لوگوں میں سلمان فارسی بھی بیٹھے ہوئے تھے آپ نے اپنا ہاتھ ان پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو بھی ان کی قوم میں سے کچھ لوگ اس تک پہنچ جاتے۔

باب: آدمیوں کی مثال اونٹوں کے ساتھ

۶۴۹۹- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم آدمیوں کو ایسا پاتے ہو جیسے اونٹ کہ سوا اونٹوں میں ایک بھی چالاک عمدہ سواری کے قابل نہیں ملتا (اسی طرح عمدہ مہذب عاقل نیک، نیک بخت خوش اخلاق یا صالح پرہیز گار یا موحد دیندار سوا آدمیوں میں ایک آدمی بھی نظر نہیں آتا)۔

كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَأَ وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ رَجُلٌ مِنْ هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ ((لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلَاءِ))

باب قولہ ﷺ الناس کابل مائۃ لا تجد فیہا راحلۃ

۶۴۹۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَجِدُونَ النَّاسَ كَابِلٍ مِائَةِ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيهَا رَاحِلَةً))



اللہ سے ہے اور کابل بلاد فارس میں نہیں ہے علاوہ اس کے حدیث میں رجال کا لفظ مذکور ہے جو صیغہ جمع ہے البتہ اس حدیث میں فضیلت ہے ائمہ حدیث کی۔ جیسے بخاری اور مسلم وغیرہ ہمارے ہمہما اللہ کیونکہ اکثر ائمہ حدیث اہل عجم سے ہیں اور انھوں نے تکلیف اٹھائی ایک ایک حدیث کے حاصل کرنے میں مہینوں کی راہ کا سفر کرنے کی تو گویا دین کو انھوں نے ثریا سے لیا جو زمین سے نہایت دور ہے اور فقہاء اور اہل الرائے میں سے کسی نے سنت کے حاصل کرنے کے لیے اتنی مشقت نہیں اٹھائی پس اس حدیث کا مصداق اگر خدا چاہے ائمہ حدیث ہیں اور جماعت سنت سلف اور خلف راضی ہو اللہ ان سے انجلی۔

کِتَابُ الْبِرِّ وَالصَّلَةِ وَالْأَدَبِ

نیکی اور سلوک اور ادب کے مسائل

۶۵۰۰- ابوہریرہؓ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ سب لوگوں میں کس کا زیادہ حق ہے مجھ پر سلوک کرنے کے لیے؟ آپ نے فرمایا تیری ماں کا وہ بولا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں کا وہ بولا پھر کون؟ فرمایا تیری ماں کا وہ بولا پھر کون؟ فرمایا تیرے باپ کا (آپ نے ماں کو مقدم کیا کس لیے کہ ماں بچے کے ساتھ بہت محنت کرتی ہے حمل نو مہینے پھر جننا پھر دودھ پلانا پھر پالنا بیماری دکھ میں خبر لینا۔ حارث محاسبی نے کہا اجماع کیا ہے علماء نے کہ ماں مقدم ہے باپ پر نیک سلوک کرنے میں اور بعضوں نے دونوں کو برابر کہا ہے اور صواب ماں کی تقدیم ہے۔)

۶۵۰۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي قَالَ ((أُمُّكَ)) قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ((ثُمَّ أُمُّكَ)) قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أَبُوكَ وَفِي حَدِيثٍ قُتَيْبَةَ مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي وَلَمْ يَذْكُرْ النَّاسَ.

۶۵۰۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا کون زیادہ حق دار ہے نیک سلوک کرنے کا؟ آپ نے فرمایا ماں پھر ماں پھر باپ پھر جو قریب ہو قریب ہو۔

۶۵۰۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ قَالَ ((أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أَبُوكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ)).

۶۵۰۲- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے وہ شخص بولا اچھا آپ کے باپ کی قسم آپ کو خبر پہنچے گی (نووی نے کہا باپ کی قسم سے قسم کھانا مقصود نہیں ہے بلکہ یہ ایک کلمہ ہے جو عادتاً زبان پر جاری ہوتا ہے)۔

۶۵۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ فَقَالَ ((نَعَمْ وَأَبُوكَ لَتُبَّانٍ)).

(۶۵۰۰) ☆ نووی نے کہا سلوک کرنے میں مائے داروں کی ترتیب یہ ہے پہلے ماں پھر باپ پھر اولاد پھر دادا نانا دادی مائی پھر بھائی بہن پھر اور محرم جیسے چچا پھوپھی ماموں خالہ اور نزدیک مقدم ہے بعید پر اور حقیقی مقدم ہے علاقائی اور اخیانی پر پھر وہ مائے والا جو محرم نہیں جیسے چچا کا بیٹا بیٹی ماموں کی اولاد پھر نکاحی رشتہ والے پھر غلام پھر مسائے۔ اتمی

۶۵۰۳- عَنْ ابْنِ شُبْرُمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثٍ وَهَيْبٍ مَنْ أَمَرُ وَفِي حَدِيثٍ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ أَيُّ النَّاسِ أَحَقُّ مِنِّي بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثٍ خَرِيرٍ

۶۵۰۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۵۰۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ ((أَحْيٍ وَالِدَاكَ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ))

۶۵۰۴- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور اجازت چاہی آپ سے جہاد پر جانے کی آپ نے فرمایا تیرے ماں باپ زندہ ہیں وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو ان ہی میں جہاد کر۔

۶۵۰۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِمٌ أَبُو الْعَبَّاسِ اسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخٍ الْمَكِّيُّ

۶۵۰۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۵۰۶- عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْجُعْفِيِّ عَنْ زَائِدَةَ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ جَمِيعًا عَنْ حَبِيبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۶۵۰۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۵۰۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَتَبِيعُكَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَالْجِهَادِ أَتَبِيعِي الْأَجَرَ مِنْ اللَّهِ قَالَ فَهَلْ مِنْكَ أَحَدٌ حَيٌّ قَالَ نَعَمْ بَلْ كِلَاهُمَا قَالَ ((فَتَبِيعِي الْأَجَرَ مِنْ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَارْجِعِي إِلَى وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنِ صُحْبَتَهُمَا))

۶۵۰۷- عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا میں آپ سے بیعت کرتا ہوں ہجرت اور جہاد پر اللہ سے اس کا ثواب چاہتا ہوں آپ نے فرمایا تیرے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے وہ بولا دونوں زندہ ہیں آپ نے فرمایا تو اللہ سے ثواب چاہتا ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو لوٹ جا اپنے ماں باپ کے پاس اور نیک سلوک کر ان سے۔

باب تقدیم بر الوالدین علی التطوع بالصلاة وغيرها

باب: نفل نماز پر والدین کی اطاعت

مقدم ہے

۶۵۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ

(۶۵۰۳) ☆ آپ نے فرمایا تو انہی میں جہاد کر یعنی انہی کی خدمت کر نوویؒ نے کہا اس حدیث سے والدین کی خدمت کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ جہاد پر مقدم ہے علماء نے کہا یہ اس حالت میں ہے جب والدین مسلمان ہوں اور جو کافر ہوں تو جہاد کے لیے ان سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے اسی طرح جس حالت میں کافر سامنے آجائیں اس وقت بھی اجازت ضروری نہیں ہے۔

قَالَ كَانَ جُرَيْجٌ يَتَعَبَّدُ فِي صَوْمَعَةٍ فَجَاءَتْ أُمُّهُ
قَالَ حَمِيدٌ فَوَصَفَ لَنَا أَبُو رَافِعٍ صِفَةً أَبِي هُرَيْرَةَ
لِصِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُّهُ
حِينَ دَعَتْهُ كَيْفَ جَعَلَتْ كَفَّهَا فَوْقَ حَاجِبِهَا
ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا إِلَيْهِ تَدْعُوهُ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ
أَنَا أُمُّكَ كَلِّمْنِي فَصَادَفْتُهُ يُصَلِّي فَقَالَ اللَّهُمَّ
أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَخْتَارَ صَلَاتَهُ فَرَجَعْتُ ثُمَّ عَادْتُ
فِي الثَّانِيَةِ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ أَنَا أُمُّكَ فَكَلِّمْنِي
قَالَ اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَخْتَارَ صَلَاتَهُ فَقَالَتْ
اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا جُرَيْجٌ وَهُوَ ابْنِي وَإِنِّي كَلَّمْتُهُ
فَأَبَى أَنْ يُكَلِّمَنِي اللَّهُمَّ فَلَا تُمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ
الْمُؤْمِسَاتِ قَالَ وَلَوْ دَعْتُ عَلَيْهِ أَنْ يُفْتَنَ لَفُتِنَ
قَالَ وَكَانَ رَاعِي ضَاآنَ يَأْوِي إِلَى دَيْرِهِ قَالَ
فَخَرَجَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْقَرْيَةِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا الرَّاعِي
فَحَمَلَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقِيلَ لَهَا مَا هَذَا قَالَتْ
مِنْ صَاحِبِ هَذَا الدَّيْرِ قَالَ فَجَاءُوا بِفُؤُوسِهِمْ
وَمَسَاحِيهِمْ فَنَادَوْهُ فَصَادَفُوهُ يُصَلِّي فَلَمْ يُكَلِّمَهُمْ
قَالَ فَأَعْدُوا يَهْدِمُونَ دَيْرَهُ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ نَزَلَ
إِلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُ سَلْ هَذِهِ قَالَ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ مَسَحَ
رَأْسَ الصَّبِيِّ فَقَالَ مَنْ أَبُوكَ قَالَ أَبِي رَاعِي
الضَّآنَ فَلَمَّا سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْهُ قَالُوا نَبِيِّ مَا
هَذَا مِنْ دَيْرِكَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ قَالَ لَا وَلَكِنْ
أَعِيدُوهُ تُرَابًا كَمَا كَانَ ثُمَّ عَلَاهُ.

بنی اسرائیل میں) عبادت کر رہا تھا عبادت خانہ میں اتنے میں اس
کی ماں آئی حمید نے کہا ابو رافع نے بیان کیا ابو ہریرہ نے جیسے بیان
کیا جیسے رسول اللہ نے بیان کیا کہ اس کی ماں نے اپنا ہاتھ ابرو پر
رکھا اور سر اٹھایا جرتج کو پکارنے کو تو بولی اے جرتج میں تیری ماں
ہوں مجھ سے بات کر جرتج اس وقت نماز میں تھا وہ بولا (اپنے دل
میں) یا اللہ میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں پھر وہ اپنی
نماز میں رہا اس کی ماں لوٹ گئی دوسرے دن پھر آئی اور بولی اے
جرتج میں تیری ماں ہوں مجھ سے بات کر وہ کہنے لگا اے رب
میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز پڑھے گئے وہ
بولی یا اللہ یہ جرتج ہے اور میرا بیٹا ہے میں نے اس سے بات کی لیکن
اس نے بات کرنے سے انکار کیا۔ یا اللہ مت مارو اس کو جب تک
بدکار عورتوں کو نہ دیکھ لیوے آپ نے فرمایا کہ اگر وہ دعا کرتی
جرتج کسی فتنہ میں پڑے البتہ پڑ جاتا (پر اس نے صرف اسی قدر دعا
کی کہ بدکار عورتوں کو دیکھے) ایک چرواہا تھا بھیڑوں کا جو جرتج
کے عبادت خانہ کے پاس ٹھہرا کرتا تھا تو گاؤں سے ایک عورت
باہر نکلی وہ چرواہا اس پر چڑھ بیٹھا اس کو پیٹ رہ گیا ایک لڑکا جنا
لوگوں نے اس سے پوچھا یہ لڑکا کہاں سے لائی وہ بولی اس عبادت
خانہ میں جو رہتا ہے اس کا لڑکا ہے یہ سن کر (بستی کے لوگ) اپنی
کدالیں اور پھاوڑے لے کر آئے اور جرتج کو آواز دی وہ نماز میں تھا
اس نے بات نہ کی لوگ اس کا عبادت خانہ گرانے لگے جب اس نے
یہ دیکھا تو اترالوگوں نے اس سے کہا اس عورت سے پوچھ کیا کہتی
ہے جرتج ہنس اور اس نے لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور پوچھا تیرا
باپ کون ہے وہ بولا میرا باپ بھیڑوں کا چرواہا ہے جب لوگوں نے
بچہ سے یہ بات سنی تو کہنے لگے جتنا عبادت خانہ ہم نے تیرا گرایا ہے
وہ سونے اور چاندی سے بنادیتے ہیں جرتج نے کہا نہیں مٹی ہی
سے درست کر دو جیسا پہلے تھا پھر چڑھ گیا اس کے اوپر۔

۶۵۰۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيهَا فَاتَتَهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَأَنْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَأَنْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ لَا تُمِتَّهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى وَجْهِهِ الْمُؤْمِسَاتِ فَتَذَاكُرَ بَنُو إِسْرَائِيلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتْ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ يُعْمَلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتُمْ لَأَفْتِنَهُ لَكُمْ قَالَ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا فَأَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ فَأَمَكَّتَهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَاتَوَّهُ فَاسْتَنْزَلُوهُ وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا زَنَيْتَ بِهَذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيِّ فُجَاءُوا بِهِ فَقَالَ دَعُونِي حَتَّى أَصَلِّيَ فَصَلَّى فَلَمَّا أَنْصَرَفَ أَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِي بَطْنِهِ وَقَالَ يَا غُلَامُ مَنْ أَبُوكَ قَالَ فَلَانُ الرَّاعِي قَالَ فَأَقْبَلُوا عَلَى جُرَيْجٍ يُقْبَلُونَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ وَقَالُوا نَبِيٌّ لَكَ صَوْمَعَتِكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا أَعِيدُوهَا

۶۵۰۹- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی لڑکا جھولے میں (یعنی چھپنے میں) نہیں بولا مگر تین لڑکے ایک تو عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام، دوسرے جرتج کا ساتھی اور جرتج کا قصہ یہ ہے کہ وہ ایک عابد شخص تھا سو اس نے ایک عبادت خانہ بنایا اسی میں رہتا تھا اس کی ماں آئی وہ نماز پڑھ رہا تھا ماں نے پکارا اور جرتج وہ بولا اے رب میرے ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز ہی میں رہا اس کی ماں پھر گئی پھر جب دوسرا دن ہوا پھر آئی اور پکارا اور جرتج وہ بولا یا اللہ میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز ہی میں رہا اس کی ماں بولی یا اللہ اس کو مت مار یوجب تک چھناں عورتوں کا منہ نہ دیکھے پھر بنی اسرائیل نے جرتج کا اور اس کی عبادت کا چرچا شروع کیا اور بنی اسرائیل میں ایک بدکار عورت تھی جس کی خوبصورتی سے مثال دیتے تھے وہ بولی اگر تم کہو تو میں جرتج کو بلا میں ڈال دوں پھر وہ عورت جرتج کے سامنے گئی لیکن جرتج نے اس طرف خیال بھی نہ کیا آخر وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو جرتج کے عبادت خانہ کے پاس ٹھہرا کرتا تھا اور اجازت دی اس کو اپنے سے صحبت کرنے کی اس نے صحبت کی وہ پیٹ سے ہوئی جب بچہ جنتا تو بولی کہ یہ بچہ جرتج کا ہے لوگ یہ سن کر جرتج کے پاس آئے اور اس سے کہا اتر اور اس کا عبادت خانہ گرا دیا اور اس کو مارنے لگے وہ بولا کیا ہوا تم کو انھوں نے کہا تو نے زنا کیا اس بدکار عورت سے وہ ایک بچہ بھی جنتی ہے تجھ سے جرتج نے کہا وہ بچہ کہاں ہے؟ لوگ اس کو لائے جرتج نے کہا ذرا مجھ کو چھوڑو میں نماز پڑھ لوں پھر نماز پڑھی اور آیا اس بچہ کے پاس اور اس کے پیٹ کو ایک ٹھونس دیا اور بولا اے بچے تیرا باپ کون ہے وہ بولا فلا نا چرواہا ہے یہ سن کر لوگ دوڑے جرتج کی طرف اور اس کو چومنے چاٹنے لگے اور کہنے لگے تیرا عبادت خانہ ہم سونے سے بنا دیتے ہیں وہ بولا نہیں مٹی سے پھر بنادو جیسا تھا لوگوں نے بنادیا۔ تیسرا

مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوا) وَيُنَا صَبِيٌّ
يَرْضَعُ مِنْ أُمِّهِ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى ذَابَّةٍ
فَارْهَقَ وَشَارِقَ حَسَنَةً فَقَالَتْ أُمُّهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ
ابْنِي مِثْلَ هَذَا فَتَرَكَ النَّدَى وَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ
فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى نَدْيِهِ
فَجَعَلَ يَرْضَعُ قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِي ارْتِضَاعَهُ
بِإِصْبَعِهِ السَّبَابَةِ فِي فَمِهِ فَجَعَلَ يَمْصُهَا قَالَ
وَمَرُّوا بِحَارِبَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَيْنَبُ
سَرَقَتْ وَهِيَ تَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ
فَقَالَتْ أُمُّهُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهَا فَتَرَكَ
الرِّضَاعَ وَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا
فَهُنَاكَ تَرَأَجَعَا الْحَدِيثَ فَقَالَتْ حَلَقَى مَرَّ رَجُلٌ
حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهُ فَقُلْتُ
اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَمَرُّوا بِهِذِهِ الْأَمَةِ وَهُمْ
يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَيْنَبُ سَرَقَتْ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ
لَا تَجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهَا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا
قَالَ إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا
تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَإِنَّ هَذِهِ يَقُولُونَ لَهَا زَيْنَبُ وَلَمْ
تَزِنْ وَسَرَقَتْ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي
مِثْلَهَا.

ایک بچہ تھا جو اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا اتنے میں ایک سوار نکلا عمدہ
جانور پر ستھری پوشاک والا اس کی ماں نے کہا یا اللہ میرے بیٹے کو
ایسا کرنا بچے نے یہ سن کر چھاتی چھوڑ دی اور اس سوار کی طرف
دیکھا اور کہا یا اللہ مجھ کو ایسا نہ کرنا پھر چھاتی میں جھکا اور دودھ پینے لگا
ابو ہریرہؓ نے کہا گویا میں حضرت کو دیکھ رہا ہوں اور حضرت اس بچے
کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر کہ کلمہ کی انگلی اپنے
منہ میں ڈال کر چوستے تھے حضرت نے فرمایا پھر لوگ ایک
لوٹھی کو لے کر نکلے جس کو مارتے جاتے تھے اور کہتے تھے تو نے
زنا کر لیا اور چوری کی وہ کہتی تھی اللہ مجھے کفایت کرتا ہے اور وہی
میرا وکیل ہے بچے کی ماں بولی یا اللہ میرے بچہ کو اس لوٹھی کی
طرح نہ کرنا یہ سن کر بچے نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اس لوٹھی
کی طرف دیکھا اور کہنے لگا یا اللہ مجھ کو اس لوٹھی کی طرح کرنا
اس وقت ماں اور بیٹے میں گفتگو ہوئی ماں نے کہا او سر منڈے جب
ایک شخص اچھی صورت کا نکلا اور میں نے کہا یا اللہ میرے بیٹے کو
ایسا کرنا تو تو نے کہا یا اللہ مجھ کو ایسا نہ کرنا اور یہ لوٹھی کو لوگ
مارتے جاتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں تو نے زنا کیا چوری کی تو میں
نے کہا یا اللہ میرے بچہ کو اس کی طرح نہ کرنا تو کہتا ہے یا اللہ مجھ کو
اس کی طرح کرنا (یہ کیا بات ہے) بچہ بولا وہ سوار ایک ظالم شخص
تھا میں نے دعا کی یا اللہ مجھ کو اس کی طرح نہ کرنا اور اس لوٹھی پر
لوگ تہمت کرتے ہیں کہتے ہیں تو نے زنا کیا چوری کی حالانکہ نہ
اس نے زنا کیا ہے نہ چوری کی ہے تو میں نے کہا یا اللہ مجھ کو اس کے
مثل کرنا۔

(۶۵۰۹) ☆ نووی نے کہا جرج کی حدیث سے کئی فائدے نکلے ایک تو والدین کے ساتھ نیکی کرنے کی فضیلت، دوسرے ماں کے حق کی
تاکید، تیسرے یہ کہ ماں جب بلاوے تو جواب دینا چاہیے، چوتھے یہ کہ جب دو امر جمع ہوں تو ضروری کو پہلے کرنا چاہیے، پانچویں یہ کہ
مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کے لیے راہ نکال دیتا ہے اور دعا کے وقت نماز پڑھنا اور نماز سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے اور وضو ہم
سے پہلی امتوں میں بھی تھا اور کرامات اولیاء حق ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا۔ اجماعی مختصر

٦٥١٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ)) قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ)) .

٦٥١١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ))
قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((مَنْ أَذْرَكَ وَالِدَيْهِ
عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ
الْجَنَّةَ)).

٦٥١٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((رَغِمَ أَنْفُهُ)) ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

بَابُ فَضْلِ صِلَةِ أَصْدِقَاءِ الْأَبِ

والأم

٦٥١٣- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ
الْأَعْرَابِ لَقِيَهُ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ
وَجَمَلَهُ عَلَى حِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهُ وَأَعْطَاهُ عِمَامَةً
كَانَتْ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ ابْنُ دِينَارٍ فَقُلْنَا لَهُ
أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنَّهُمْ الْأَعْرَابُ وَإِنَّهُمْ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيرِ
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ أَبَا هَذَا كَانَ وَدًّا لِعُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
(إِنَّ أَبْرَّ الْبَرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ أَهْلَ وَدِّ أَبِيهِ).

٦٥١٤- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((أَتَرُ الْبِرَّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ وَدَّ أَبِيهِ))

۶۵۱۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خاک آلودہ ہونا اس کی پھر خاک آلودہ ہونا اس کی پھر خاک آلودہ ہونا اس کی جو اپنے ماں باپ کو بوڑھا پاوے دونوں کو یا ایک کو ان میں سے پھر جنت میں نہ جائے (ان کی خدمت گزاری کر کے)۔

۶۵۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

۶۵۱۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

باب: ماں باپ کے دوستوں کے ساتھ سلوک کرنے

کی فضیلت

۶۵۱۳- عبد اللہ بن عمر کو ایک گنوار ملا مکہ کی راہ میں عبد اللہ نے اس کو سلام کیا اور جس گدھے پر خود سوار ہوتے تھے اس پر سوار کیا اور اپنے سر کا عمامہ اس کو دیا عبد اللہ بن دینار نے کہا خدا تم سے نیکی کرے گنوار تھوڑے میں خوش ہو جاتے ہیں (اس کو اس قدر دینا کیا ضروری تھا) عبد اللہ بن عمر نے کہا اس کا باپ دوست تھا عمر بن خطاب (میرے باپ) کا اور میں نے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے بڑی نیکی یہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ سلوک کرے۔

۶۵۱۴۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بڑی نیکی یہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ احسان کرے۔

۶۵۱۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ كَانَ لَهُ حِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ إِذَا مَلَ رُكُوبَ الرَّاحِلَةِ وَعِمَامَةٌ يَشُدُّ بِهَا رَأْسَهُ فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلَى ذَلِكَ الْحِمَارِ إِذْ مَرَّ بِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَسْتَ ابْنُ فُلَانٍ بِنِ فُلَانٍ قَالَ بَلَى فَأَعْطَاهُ الْحِمَارَ وَقَالَ ارْكَبْ هَذَا وَالْعِمَامَةَ قَالَ اشْدُدْ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ أَعْطَيْتَ هَذَا الْأَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنِّ مِنْ أَجْرِ الْبِرِّ صَلَةَ الرَّجُلِ أَهْلَ وَدَّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُؤْتِيَ)) وَإِنْ أَبَاهُ كَانَ صَدِيقًا لِعُمَرَ.

بَابُ تَفْسِيرِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ

۶۵۱۶- عَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ ((الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطْلُعَ عَلَيْهِ النَّاسُ))

۶۵۱۷- عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ أَقَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ سَنَةً مَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْهَجْرَةِ إِلَّا الْمَسْأَلَةُ كَانَ أَحَدُنَا إِذَا هَاجَرَ لَمْ يَسْأَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ

۶۵۱۵- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ جب مکہ کو جاتے تو ایک گدھا رکھتے اپنے ساتھ تفریح کے لیے اس پر چڑھتے جب اونٹ کی سواری سے تھک جاتے اور ایک عمامہ رکھتے جو سر میں باندھتے ایک دن وہ گدھے پر جا رہے تھے اتنے میں ایک گنوار نکلا عبداللہ نے کہا تو فلاں کا بیٹا ہے فلاں کا پوتا وہ بولا ہاں عبداللہ نے اس کو گدھا دے دیا اور کہا اس پر چڑھ اور عمامہ بھی دے دیا اور کہا اپنے سر پر باندھ عبداللہ کے بعض ساتھی بولے تم نے اپنی تفریح کا گدھا دے دیا اور عمامہ بھی دیدیا جو اپنے سر پر باندھتے تھے اللہ تم کو بخشے انھوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی سلوک کرے اپنے باپ کے دوستوں سے باپ کے مر جانے کے بعد اور اس گنوار کا باپ حضرت عمرؓ کا دوست تھا۔

باب: بھلائی اور برائی کے معنی

۶۵۱۶- نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے پوچھا بھلائی اور برائی کو آپ نے فرمایا بھلائی حسن خلق کو کہتے ہیں (یعنی خوش مزاجی سے ملنا لوگوں کی دل داری اور دلجوئی کرنا حتی المقدور دنیاوی امور میں کسی کو ناراض نہ کرنا) اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں چھپے اور تجھ کو برا لگے کہ لوگ اس سے مطلع ہوں۔

۶۵۱۷- نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہؐ کے پاس رہا مدینہ میں ایک سال تک (اس طرح جیسے کوئی آپ کی ملاقات کے لیے دوسرے ملک سے آتا اور اپنے ملک میں پھر جانے کا ارادہ رکھتا ہے) اور میں نے ہجرت نہ کی (یعنی اپنے ملک میں جانے کا ارادہ موقوف نہ کیا) مگر اس وجہ سے کہ جب کوئی ہم میں سے ہجرت کر لیتا تو رسول اللہؐ سے کچھ نہ پوچھتا (برخلاف مسافروں کے

وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطْلُعَ عَلَيْهِ النَّاسُ)).

ان کو پوچھنے کی اجازت تھی) میں نے پوچھا آپ سے بھلائی اور برائی کو آپ نے فرمایا بھلائی اور نیکی حسن خلق ہے اور گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹکے اور لوگوں کو اس کی خبر ہونا برا لگے تجھ کو۔

باب: نانا توڑنا حرام ہے

بَابُ صَلَاةِ الرَّحْمِ وَتَحْرِيمِ قَطِيعَتِهَا

۶۵۱۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرَّغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكَ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكَ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَذَلِكَ لَكَ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اقْرَءُوا إِنَّ شِئْتُمْ)) فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقْطَعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا.

۶۵۱۸- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ خدائے تعالیٰ نے خلق کو بنایا پھر جب ان کے بنانے سے فراغت پائی تو نانا کھڑا ہوا اور بولا یہ مقام اس کا ہے (یعنی بزبان حال یا کوئی فرشتہ اس کی طرف سے بولا اور یہ تاویل ہے اور ظاہری معنی ٹھیک ہے کہ خود نانا بولا اور کوئی مانع نہیں ہے نانتے کی زبان ہونے سے اس عالم میں) جو نانا توڑنے سے پناہ چاہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں تو اس بات سے خوش نہیں کہ میں اس سے ملوں جو تجھ کو ملاوے اور اس سے کاٹوں جو تجھ کو کاٹے نانا بولا میں راضی ہوں اس سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس تجھ کو یہ درجہ حاصل ہوا پھر رسول اللہ نے فرمایا اگر تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑھو خدائے تعالیٰ منافقوں سے فرماتا ہے اگر تم کو حکومت ہو جاوے تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ اور ناتوں کو توڑو یہ لوگ وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ان کو بہرا کر دیا (حق بات کے سننے سے) اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا کیا غور نہیں کرتے قرآن میں کیا انکے دلوں پر قفل پڑے ہیں آخر تک۔

۶۵۱۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ)).

۶۵۱۹- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نانا عرش سے لٹکا ہوا ہے کہتا ہے جو مجھ کو ملاوے اللہ اس کو اپنے سے ملاوے گا اور جو مجھ کو کاٹے اللہ اس کو اپنے سے کاٹے گا۔

۶۵۲۰- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ)) قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي

۶۵۲۰- جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں جاوے گا جنت میں وہ جو نانتے کو توڑے گا۔

قَاطِعٌ رَحِمٍ.

۶۵۲۱- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ رَحِمٍ)).

۶۵۲۲- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ.

۶۵۲۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُسَاطَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ أَوْ يُنْسَأَ فِي آثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)).

۶۵۲۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَاطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي آثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)).

۶۵۲۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ ((لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمْ أَلْمَلُ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ)).

(۶۵۲۰) ☆ یعنی جو نانا توڑنا حلال سمجھے گا وہ تو کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور جو حلال نہ سمجھے گا وہ پہلی بار میں نہ جاوے گا بلکہ رد کا جاوے گا تھوڑی مدت تک نانا توڑنے کے عذاب میں۔ (نووی)

(۶۵۲۳) ☆ یعنی نانا توڑنے کے ساتھ سلوک کرے یہاں یہ اشکال ہے کہ عمر تو پہلے ہی سے معین کی جاتی ہے پھر وہ بڑھے گی کیسے اس کا جواب یہ ہے کہ عمر بڑھنے سے یہ غرض ہے کہ اس کی عبادت میں برکت ہوگی اور اس کی عمر ضائع نہ ہوگی یا عمر معلق مراد ہے کہ اگر نانا جوڑے تو اتنی عمر ہے ورنہ اتنی ہے یا یہ مراد ہے کہ مرنے کے بعد بھی اس کا ذکر خیر قائم رہے گا تو گویا عمر بڑھ گئی۔ (نووی مختصراً)

(۶۵۲۵) ☆ جلتی راکھ ڈالتا ہے یعنی ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے یا شرمندگی اور ذلت کو جلتی راکھ سے تعبیر کیا اس حدیث سے صلہ رحمی کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ فرشتے صلہ رحمی کرنے والے کی مدد میں رہتے ہیں۔

بَابُ تَحْرِيمِ التَّحَاسُدِ وَالتَّبَاغُضِ وَالتَّدَابُرِ

۶۵۲۶- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابُرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ))

۶۵۲۷- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ

۶۵۲۸- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ ((وَلَا تَقَاطَعُوا))

۶۵۲۹- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا رِوَايَةُ يَزِيدَ عَنْهُ فَكَرِوَايَةُ سُفْيَانَ عَنْ الزُّهْرِيِّ يَذْكُرُ الْخِصَالَ الْأَرْبَعَةَ جَمِيعًا وَأَمَّا حَدِيثُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ ((وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابُرُوا))

۶۵۳۰- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ ((لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا))

۶۵۳۱- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ ((كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ))

بَابُ تَحْرِيمِ الْهَجْرِ فَوْقَ ثَلَاثٍ بِلَا عَذْرِ شَرْعِيٍّ

۶۵۳۲- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

باب: حسد اور بغض اور دشمنی کا حرام ہونا

۶۵۲۶- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مت بغض رکھو ایک دوسرے سے مت حسد کرو ایک دوسرے سے مت دشمنی کرو ایک دوسرے سے اور رہو اللہ کے بندو! بھائیوں کی طرح اور نہیں حلال کسی مسلمان کو کہ چھوڑ دیوے اپنے بھائی کی ملاقات تین دن سے زیادہ۔

۶۵۲۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۵۲۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مت کاٹونا تے کو یادوستی اور محبت کو۔

۶۵۲۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۵۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

۶۵۳۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اتنا زیادہ ہے کہ رہو بھائیوں کی طرح جیسے تم کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا (قرآن میں)۔

باب: بغیر عذر شرعی کے تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے خفا رہنا حرام ہے

۶۵۳۲- ابویوب انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو درست نہیں اپنے بھائی مسلمان

(۶۵۲۶) ☆ حسد کہتے ہیں دوسرے کی نعمت کے زوال چاہنے کو یہ سخت حرام ہے اور بڑی بلا ہے حاسد کبھی خوش نہیں رہتا اور حسد کی بیماری اس کو کھالتی ہے۔

(۶۵۳۲) ☆ حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ تین رات تک چھوڑ دینا درست ہے کیونکہ اکثر غصہ وغیرہ سے آدمی مجبور ہو جاتا ہے پس تین دن تک چھوڑ دینا معاف ہوا اس سے زیادہ درست نہیں اور بعضوں نے کہا تین دن تک بھی چھوڑنا درست نہیں اور جب سلام و دعا لے

کا چھوڑ دینا تین راتوں سے زیادہ اس طرح پر کہ دونوں ملیں یہ ادھر منہ پھیر لے وہ ادھر منہ پھیر لے بہتر ان دونوں میں وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔

۶۵۳۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرل۔

۶۵۳۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال مومن کو چھوڑ دینا اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ۔

۶۵۳۵- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا تین دن کے بعد چھوڑنا نہیں ہے۔

باب: بدگمانی اور ٹوہ لگانا اور رشک کرنا اور لاڑیا پن حرام ہے

۶۵۳۶- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا بچو تم بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی بڑا جھوٹ ہے اور مت کان لگاؤ کسی کی باتوں پر اور مت ٹوہ لگاؤ اور مت رشک کرو (دنیا میں لیکن دین میں درست ہے) اور مت حسد کرو اور مت بغض رکھو اور مت دشمنی کرو اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی۔

۶۵۳۷- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا مت چھوڑو ایک دوسرے کو اور مت دشمنی کرو اور مت کان لگاؤ کسی کا راز سننے کو اور مت بچو ایک دوسرے کی بیچ پر اور ہو جاؤ اللہ کے بندو بھائی بھائی۔

((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُغْرِضُ هَذَا وَيُغْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ))

۶۵۳۳- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ مَالِكٍ وَمِثْلِ حَدِيثِهِ إِلَّا قَوْلَهُ ((فَيُغْرِضُ هَذَا وَيُغْرِضُ هَذَا)) فَإِنَّهُمْ جَمِيعًا قَالُوا فِي حَدِيثِهِمْ غَيْرَ مَالِكٍ ((فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا))

۶۵۳۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ))

۶۵۳۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ))

بَابُ تَحْرِيمِ الظَّنِّ وَالتَّجَسُّسِ وَالتَّنَافُسِ وَالتَّاجُشِ وَنَحْوِهَا

۶۵۳۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا))

۶۵۳۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَهْجَرُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا يَبِغْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا))

لے ہونے لگے تو چھوڑنا جاتا رہا بشرطیکہ اس کو ایذا نہ دے اسی طرح اگر اس کو خط لکھے یا پیغام بھیجے تب بھی چھوڑنے کا گناہ جاتا رہے گا۔ (نووی مختصر)

۶۵۳۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَسُّسُوا وَلَا تَحَسُّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا))

۶۵۳۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت حسد کرو اور مت بغض کرو اور مت ٹوہ لگاؤ اور مت کان لگاؤ کسی کا بھید سننے کو اور مت لاثریا پن کرو اور ہو جاؤ اللہ کے بند و بھائی بھائی۔

۶۵۳۹- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ((لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَكُونُوا إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ))

۶۵۳۹- پیغمبر خدا نے فرمایا قطع نہ کرو اور دشمنی اور بغض نہ کرو اور حسد نہ کرو اور جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے اسکے بندے بن جاؤ۔

۶۵۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا))

۶۵۴۰- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت بغض رکھو اور مت دشمنی رکھو اور مت رشک کرو ایک دوسرے سے اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی۔

بَابُ تَحْرِيمِ ظُلْمِ الْمُسْلِمِ وَخَذْلِهِ

۶۵۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوَى هَاهُنَا)) وَبُشِيرٌ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ((بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِزُّهُ))

مت کاٹوناتے یا دوستی کو مت دشمنی کرو مت بغض رکھو مت حسد کرو ہو جاؤ اللہ کے بند و بھائی بھائی۔

باب: مسلمان پر ظلم کرنا یا اس کو ذلیل کرنا حرام ہے
۶۵۴۱- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت حسد کرو مت لاثریا پن کرو مت بغض رکھو مت دشمنی کرو کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو ذلیل کرے نہ اس کو حقیر جانے تقویٰ اور پرہیزگاری یہاں ہے اور اشارہ کیا آپ نے اپنے سینے کی طرف تین بار (یعنی ظاہر میں عمدہ اعمال کرنے سے آدمی متقی نہیں ہوتا جب تک سینہ اس کا صاف نہ ہو) کافی ہے آدمی کو یہ برائی کہ اپنے بھائی مسلمان کو حقیر سمجھے مسلمان کی سب چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اس کا خون مال عزت اور آبرو۔

۶۵۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ دَاوُدَ وَزَادَ وَنَقَصَ

۶۵۴۲- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ تمہارے جسموں کو اور نہ تمہاری صورتوں کو دیکھے گا بلکہ تمہارے

دلوں کو دیکھے گا اور اشارہ کیا آپ نے اپنی انگلیوں سے اپنے سینہ کی طرف۔

وَمِمَّا زَادَ فِيهِ ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَادِكُمْ وَلَا إِلَى صُورِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ)) وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ إِلَى صَدْرِهِ.

۶۵۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ)).

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الشَّحْنَاءِ وَالتَّهَاجُرِ

۶۵۴۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((تَفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيَقَالُ أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا)).

۶۵۴۵- عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ بِإِسْنَادٍ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الدَّرَاوَرْدِيِّ ((إِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ)) مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّادَةَ وَ قَالَ قُتَيْبَةُ ((إِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ)).

۶۵۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَرَّةً قَالَ ((تُغْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمٍ خَمِيسٍ وَاِثْنَيْنِ فَيُغْفَرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِئٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا امْرَأً كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيَقَالُ ارْكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا ارْكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا)).

۶۵۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((تُغْرَضُ أَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ

۶۵۴۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھنے کا لیکن تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھے گا۔

باب: کینہ رکھنے کی ممانعت

۶۵۴۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں پیر اور جمعرات کے دن پھر ایک بندہ کی مغفرت ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کرتا مگر وہ شخص جو کینہ رکھتا ہے اپنے بھائی سے اس کی مغفرت نہیں ہوتی اور حکم ہوتا ہے ان دونوں کو دیکھتے رہو جب تک مل جاویں ان دونوں کو دیکھتے رہو جب تک مل جاویں (جب مل جاویں ان کی مغفرت ہو)۔

۶۵۴۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس روایت میں یہ ہے کہ ان دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی جنہوں نے ترک ملاقات کیا ہو۔

۶۵۴۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ ان دونوں کو رہنے دو اور یہ ہے کہ پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔

۶۵۴۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں ہر جمعہ میں دو بار پیر

مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُّؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ شَحَاءٌ فَيَقَالُ اَتْرَكُوْا اَوْ اَرْكُوْا هَذَيْنِ حَتّٰى يَفِيْنَا))

اور جمعرات کو پھر مغفرت ہوتی ہے ہر مسلمان بندہ کی مگر اس بندہ کی جس کو کینہ ہو اپنے بھائی سے تو کہا جاتا ہے چھوڑ دو یا ٹھہرائے رہو ان دونوں کو یہاں تک کہ مل جاویں۔

باب: اللہ تعالیٰ کے واسطے محبت کی فضیلت

۶۵۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ اللَّهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي الْيَوْمَ اُظْلِمُ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّي))

۶۵۴۸- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو میری بزرگی اور اطاعت کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے آج کے دن میں ان کو اپنے سایہ میں رکھوں گا اور آج کے دن کوئی سایہ نہیں ہے سوا میرے سایہ کے۔

۶۵۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرْصَدَ اللَّهُ لَهُ عَلَى مَذْرَجِهِ مَلَكًا فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ اَيْنَ تُرِيدُ قَالَ أُرِيدُ أَخًا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحَبَّتْهُ فِيهِ))

۶۵۴۹- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص اپنے بھائی کی ملاقات کو ایک دوسرے گاؤں کی طرف گیا اللہ تعالیٰ نے اس کی راہ میں ایک فرشتہ کو کھڑا کر دیا جب وہ وہاں پہنچا تو اس فرشتے نے پوچھا کہاں جاتا ہے وہ بولا اس گاؤں میں میرا بھائی ہے میں اس کو دیکھنے کو جاتا ہوں فرشتے نے کہا اس کا تیرے اوپر کوئی احسان ہے جس کو سنبھالنے کے لیے تو اس کے پاس جاتا ہے وہ بولا نہیں کوئی احسان اس کا مجھ پر نہیں ہے صرف اللہ کے لیے میں اس کو چاہتا ہوں فرشتہ بولا تو میں اللہ تعالیٰ کا اپنی ہوں اور اللہ تجھ کو چاہتا ہے جیسے تو اس کی راہ میں اپنے بھائی کو چاہتا ہے۔

۶۵۵۰- عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۶۵۵۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: بیمار پر سی کا ثواب

۶۵۵۱- ثَوْبَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَابِدُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ))

۶۵۵۱- ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیمار کا پوچھنے والا اس کے مکان پر جا کر جنت کے باغ میں ہے جب تک وہ لوٹے۔

باب: فضل عیادۃ المریض

۶۵۵۱- عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثٍ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَابِدُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ))

(۶۵۴۸) ☆ سوا میرے سایہ کے یعنی میری پناہ کے یا میری نعمت کے یا میرے عرش کے سایہ کے اللہ جل جلالہ کے لیے محبت وہ ہے جو اس کی تعمیل حکم اور اس کی رضامندی کے لیے ہو جیسے محبت رکھنا دینداروں سے عالموں سے پرہیزگاروں سے۔

۶۵۵۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرل۔

۶۵۵۲- عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجَعَ)) .

۶۵۵۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرل۔

۶۵۵۳- عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجَعَ

۶۵۵۴- وہی مضمون ہے۔

۶۵۵۴- عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ)) قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ ((جَنَاهَا)) .

۶۵۵۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرل۔

۶۵۵۵- عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۶۵۵۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا قیامت کے دن اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تو نے میری خبر نہ لی وہ کہے گا اے پروردگار میں تیری کیونکر خبر لیتا تو تو مالک ہے سارے جہاں کا پروردگار فرمائے گا تجھ کو معلوم نہیں میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا تو نے اس کی خبر نہ لی اگر تو اس کی خبر لیتا تو مجھ کو پاتا اس کے نزدیک اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھ کو کھانا نہ دیا وہ کہے گا اے رب میں تجھ کو کیسے کھلاتا تو تو مالک ہے سارے جہاں کا پروردگار فرمائے گا کیا تو نہیں جانتا میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے اس کو نہ کھلایا اگر تو اس کو کھلاتا تو اس کا ثواب میرے پاس پاتا اے بیٹے آدم کے میں نے تجھ سے پانی مانگا تو نے مجھ کو پانی نہ پلایا۔ بندہ بولے گا میں تجھے کیونکر پلاتا تو مالک ہے سارے جہاں کا پروردگار فرماوے گا میرے فلاں بندہ نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اس کو نہیں پلایا اگر پلاتا تو اس کا بدلہ میرے پاس پاتا۔

۶۵۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرَضْتُ فَلَمْ تَعُدَّنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُودُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فَلَانًا مَرَضَ فَلَمْ تَعُدَّهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطَعْمُوكَ فَلَمْ تَطْعِمْنِي قَالَ يَا رَبِّ وَكَيْفَ أَطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطَعْمَكَ عَبْدِي فَلَانٌ فَلَمْ تَطْعِمْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَنِي ذَلِكَ عِنْدِي يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فَلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَنِي ذَلِكَ عِنْدِي)) .

بَابُ ثَوَابِ الْمُؤْمِنِ فِيمَا يُصِيبُهُ مِنْ

مَرَضٍ أَوْ حُزْنٍ

۶۵۵۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَفِي رَوَايَةِ عُثْمَانَ مَكَانَ الْوَجَعِ وَجَعًا.

۶۵۵۸- عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ حَرِيرٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ.

۶۵۵۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسِسْتُ يَدَيْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعَكًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَجَلُ إِنِّي أُوَعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُم)) قَالَ فَقُلْتُ ذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجَلُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقُهَا)) وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ فَمَسِسْتُ يَدَيْ.

۶۵۶۰- عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ حَرِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ ((نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ)).

۶۵۶۱- عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ دَخَلَ شَبَابٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ بِمِنَى وَهُمْ يَضْحَكُونَ فَقَالَتْ مَا يُضْحِكُكُمْ قَالُوا فَلَانٌ عَرٌّ عَلَى طَنْبٍ فُسْطَاطٍ فَكَادَتْ عُنْقُهُ أَوْ عَيْنُهُ أَنْ تَذْهَبَ فَقَالَتْ لَا تَضْحَكُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَمُحِيتَ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ))

باب: مومن کو کوئی بیماری یا تکلیف پہنچے تو

اس کا ثواب

۶۵۵۷- ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کسی پر میں نے بیماری کی سختی نہیں دیکھی۔

۶۵۵۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۵۵۹- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ کو بخار آیا تھا میں نے ہاتھ لگایا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو سخت بخار آتا ہے آپ نے فرمایا ہاں مجھ کو اتنا بخار آتا ہے جتنا تم میں سے دو کو آوے میں نے کہا آپ کو دو واجر ہیں آپ نے فرمایا ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا کوئی ایسا مسلمان نہیں جس کو تکلیف پہنچی بیماری کی یا اور کچھ مگر اللہ تعالیٰ اس کے گناہ گرا دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے۔

۶۵۶۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۵۶۱- اسود سے روایت ہے قریش کے چند جوان لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے وہ منیٰ میں تھیں وہ لوگ ہنس رہے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیوں ہنستے ہو انہوں نے کہا فلاں شخص خیمہ کی طناب پر گرا اس کی گردن یا آنکھ جاتے جاتے پچی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا مت ہنسو اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو اگر ایک کانٹا لگے یا اس سے زیادہ کوئی دکھ پہنچے تو اس کے لیے ایک درجہ بڑھے گا اور ایک گناہ اس کا مٹ جاوے گا۔

۶۵۶۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ))

۶۵۶۳- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا قَصَّ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطِيئَتِهِ))

۶۵۶۴- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۶۵۶۵- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ مُصِيبَةٍ يُصَابُ بِهَا الْمُسْلِمُ إِلَّا كُفِّرَ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا))

۶۵۶۶- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُصِيبَةٍ حَتَّى الشَّوْكَةِ إِلَّا قَصَّ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ أَوْ كُفِّرَ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ)) لَا يَدْرِي يَزِيدُ أَيْتُهُمَا قَالَ عُرْوَةُ

۶۵۶۷- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ حَتَّى الشَّوْكَةِ تُصِيبُهُ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً أَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ))

۶۵۶۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَا سَقَمٍ وَلَا حَزَنٍ حَتَّى الِهِمُّ يَهْمُهُ إِلَّا كُفِّرَ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ))

۶۵۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُحْزَرْ بِهِ بَلَغَتْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَبْلَغًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۶۵۶۲- اس حدیث کا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔ اس میں اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ایک درجہ بڑے گایا ایک گناہ ختم ہوگا۔

۶۵۶۳- ایک کانٹا یا اس سے زیادہ کچھ صدمہ ہو تو اللہ اس کی وجہ سے ایک گناہ کاٹ دے گا۔

۶۵۶۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۶۵۶۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۶۵۶۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۶۵۶۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۵۶۸- ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کو جب کوئی تکلیف یا ایذا ہو یا بیماری ہو یا رنج ہو یہاں تک کہ فکر جو اس کو ہوتی ہے تو اس کے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

۶۵۶۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری جو کوئی برائی کرے گا اس کو اس کا بدلہ ملے گا تو مسلمانوں پر بہت سخت گزرا کہ ہر گناہ کے بدلے ضرور عذاب ہو گا رسول اللہ ﷺ

((قَارِبُوا وَسَدِّدُوا فِي كُلِّ مَا يُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ كَفَّارَةً حَتَّى النُّكْبَةِ يُنْكَبَهَا أَوْ الشُّوْكَةَ يُشَاكَبَهَا)) قَالَ مُسْلِمٌ هُوَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيِّصٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ.

۶۵۷۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ أَوْ أُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ ((مَا لَكَ يَا أُمُّ السَّائِبِ أَوْ يَا أُمُّ الْمُسَيَّبِ تَزْفَرِينَ)) قَالَتْ الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا فَقَالَ ((لَا تَسْبِي الْحُمَّى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يَذْهِبُ الْكَبِيرُ حَبَثَ الْحَدِيدِ)).

۶۵۷۱- عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ السُّودَاءُ آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنِّي أَصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ لِي قَالَ ((إِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ وَلَكَ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيكَ)) قَالَتْ أَصْبِرُ قَالَتْ فَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا.

بَابُ تَحْرِيمِ الظُّلْمِ

۶۵۷۲- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا رَوَى عَنْ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ ((قَالَ يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا

نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور ٹھیک راستے کو ڈھونڈو اور مسلمان کو ہر ایک مصیبت کفارہ ہے یہاں تک کہ ٹھوکر اور کانٹا بھی (تو بہت سے گناہوں کا بدلہ دنیا ہی میں ہو جائے گا اور امید ہے کہ آخرت میں مواخذہ نہ ہو)۔

۶۵۷۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام السائب یا ام المسیب کے پاس گئے تو پوچھا اے ام السائب یا ام المسیب تو کانپ رہی ہے کیا ہوا تجھ کو؟ وہ بولی بخار ہے خدا اس کو برکت نہ دے آپ نے فرمایا مت برا کہہ بخار کو کیونکہ وہ دور کر دیتا ہے آدمیوں کے گناہوں کو جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے۔

۶۵۷۱- عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے مجھ سے ابن عباس نے کہا کیا میں تجھ کو ایک جنتی عورت دکھلاؤں میں نے کہا دکھلاؤ انھوں نے کہا یہ کالی عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور بولی مجھے مرگی کا عارضہ ہے اس حالت میں میرا بدن کھل کھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے میرے لیے آپ نے فرمایا اگر تو صبر کرتی ہے تو تیرے لیے جنت ہے اور جو تو کہے تو میں دعا کرتا ہوں خدا تجھ کو تندرست کر دے گا وہ بولی میں صبر کرتی ہوں پھر بولی میرا بدن کھل جاتا ہے تو خدا تعالیٰ سے دعا کیجئے میرا بدن نہ کھلے آپ نے دعا کی اس عورت کے لیے (چنانچہ اس کا بدن اس حالت میں ہر گز نہ کھلتا تھا معلوم ہوا کہ بیماری اور مصیبت میں صبر کرنے کا بدلہ بہشت ہے)۔

باب: ظلم کرنا حرام ہے

۶۵۷۲- ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے سنا فرمایا اس نے اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا اور تم پر بھی حرام کیا تو تم ظلم کرو آپس میں ایک دوسرے پر اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں راہ بتلاؤں تو مجھ سے راہ مانگو میں تم کو راہ بتلاؤں گا اے

مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي
كُلُّكُمْ جَانِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي
أَطْعِمَكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ
فَاسْتَكْسُونِي أَكْسِكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ
تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ
جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ
لَنْ تَبْلُغُوا ضَرْيَ فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي
فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ
وَإِنْسَكُمْ وَجَنَّتُمْ كَانُوا عَلَى اتَّقَى قَلْبِ رَجُلٍ
وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا
عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ
وَجَنَّتُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا
نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ
أَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجَنَّتُمْ قَامُوا فِي
صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ
مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا
يَنْقُصُ الْمَخِيطُ إِذَا أُذْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي
إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أَحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أَوْفِيكُمْ
بِهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ
غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ ((قَالَ سَعِيدٌ
كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا

میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں کھلاؤں تو مجھ سے
کھانا مانگو میں تم کو کھلاؤں گا اے بندو میرے تم سب ننگے ہو مگر
جس کو میں پہناؤں تو کپڑا مانگو مجھ سے میں پہناؤں گا تم کو اے بندو
میرے تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں سب گناہوں کو بخشتا
ہوں تو بخشش چاہو مجھ سے میں بخشوں گا تم کو اے بندو میرے تم
میرا نقصان نہیں کر سکتے اور نہ مجھ کو فائدہ پہنچا سکتے ہو اگر تمہارے
اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات سب ایسے ہو جاویں جیسے تم میں کا
بڑا پرہیزگار شخص تو میری سلطنت میں کچھ افزائش نہ ہوگی اور اگر تم
میں کے اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات اور سب ایسے ہو جاویں
جیسے زمین میں کا بڑا بدکار شخص تو میری سلطنت میں سے کچھ کم نہ
ہوگا اے بندو میرے اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور آدمی اور
جنات سب ایک میدان میں کھڑے ہوں پھر مجھ سے مانگنا شروع
کریں اور میں ہر ایک کو جتنا مانگے سودوں تب بھی میرے پاس جو
کچھ ہے وہ کم نہ ہوگا مگر اتنا جیسے دریا میں سوئی ڈبو کر نکال لو (تو دریا کا
جتنا پانی کم ہو جاتا ہے اتنا بھی میرا خزانہ کم نہ ہوگا اس لیے کہ دریا کتنا
ہی بڑا ہو آخر محدود ہے اور میرا خزانہ بے انتہا ہے پر یہ صرف مثال
ہے) اے بندو میرے یہ تو تمہارے ہی اعمال ہیں جن کو تمہارے
لیے شمار کرتا رہتا ہوں پھر تم کو ان اعمال کا پورا بدلہ دوں گا سو جو
شخص بہتر بدلہ پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے کہ اس کی کمائی
بیکار نہ گئی اور جو برا بدلہ پاوے تو اپنے ہی تئیں برا سمجھے (کہ اس
نے جیسا کیا ویسا پایا) سعید نے کہا کہ ابو اور لیس فولانی جب یہ

(۶۵۷۲) ☆ قرآن میں آیت انکر سی اور احادیث میں یہ حدیث خداوند عالی جاہ بے پرواہ کی عظمت اور دبدبہ کے بیان میں بے مثل ہے اس
حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ خدا کی بادشاہی بندوں کی سی بادشاہی نہیں بلکہ خداوند کریم محض بے پرواہ ہے اور اس کو کسی سے رتی برابر بھی ڈر
اور خوف نہیں ہے کوئی کیسا ہی مقبول بندہ ہو اور کیسا ہی عزت اور درجہ والا ہو مگر اس کی درگاہ میں سوا گڑ گڑانے کے اور عاجزی کرنے کے کچھ
نہیں کر سکتا سب بندے اس کے غلام ہیں وہ شہنشاہ بے پرواہ ہے دنیا میں بھی وہی کھلاتا پلاتا ہے اور آخرت میں بھی وہی چاہے تو بیڑا پار ہو اس
کے سوانہ کوئی مالک ہے نہ کوئی مددگار اس کی سلطنت اور بے پرواہی اس درجہ پر ہے کہ اگر تمام جہاں پیغمبروں کی طرح متقی ہو جاوے

الْحَدِيثِ جَنَّا عَلَى رُكْبَتِهِ. حدیث بیان کرتے تو اپنے گھٹنوں کے بل گر پڑتے۔

۶۵۷۳- عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِهَذَا - ۶۵۷۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ مَرَّوَانَ أَتَمَّهُمَا حَدِيثًا.

۶۵۷۴- قَالَ أَبُو إِسْحَقَ حَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ - ۶۵۷۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَا بَشَرٍ وَمُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهَرٍ فَذَكَّرُوا الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ.

۶۵۷۵- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - ۶۵۷۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

ﷺ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ((إِنِّي حَرَمْتُ عَلَى نَفْسِي الظُّلْمَ وَعَلَى عِبَادِي فَلَا تَظَالَمُوا)) وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَحَدِيثُ أَبِي إِدْرِيسَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ أَتَمُّ مِنْ هَذَا

۶۵۷۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - ۶۵۷۶- جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ)) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچو تم ظلم سے کیونکہ تاریکیاں ہیں قیامت کے دن (ظالم کو راہ نہ ملے گی قیامت کے دن بوجہ تاریکی اور اندھیرے کے) اور بچو تم بخیلی سے کیونکہ بخیلی نے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ کیا۔ بخیلی کی وجہ سے (مال کی طمع ہوئی) انھوں نے خون کئے اور حرام کو حلال کیا۔

۶۵۷۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - ۶۵۷۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

ﷺ تو اس کی حکومت کی کچھ رونق نہ بڑھے گی اور جو تمام جہاں فرعون اور ہامان کی طرح بدکار ہو جاوے تو اس کی سلطنت میں کچھ نقصان نہ ہوگا یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ اچھے بندے خدا کی درگاہ میں سفارش کریں گے مراد اس سفارش سے وہی سفارش ہے جو غلام بادشاہ کی مرضی پا کر اس کی اجازت اور حکم سے کسی گنہگار کی سفارش کرتا ہے نہ کہ وہ سفارش جو دنیا کے بادشاہوں کے پاس زور ڈال کر کی جاتی ہے یا جس میں بادشاہ کو لحاظ ہوتا ہے کہ اگر میں یہ سفارش قبول نہ کروں گا تو میرے کاموں میں خلل آ جاوے گا معاذ اللہ خدا تعالیٰ پر کسی کا زور نہیں چلتا اس کے حکم میں کسی کی مجال نہیں ہے کہ چوں و چرا کرے کسی کی مخالفت یا خفگی کی اس کو رتی برابر بھی پرواہ نہیں تمام جہاں کے خلیفہ اور ملائکہ اور اولیاء اللہ اگر بفرض محال خدا کے خلاف ہو جاویں تو ایک رتی برابر اس کی سلطنت میں کچھ فتور نہیں کر سکتے وہ ایک دم میں ان سب کو فنا کر کے خاک میں ملا سکتا ہے۔

ﷺ ((إِنَّ الظُّلْمَ ظَلَمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))۔

ﷺ نے فرمایا ظلم سے تاریکیاں ہوں گی قیامت کے دن۔

۶۵۷۸- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۶۵۷۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان بھائی ہے مسلمان کا نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو تباہی میں ڈالے جو شخص اپنے بھائی کے کام میں رہے گا اللہ تعالیٰ اس کے کام میں رہے گا اور جو شخص کسی مسلمان پر سے کوئی مصیبت دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر سے قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کرے گا اور جو شخص مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

۶۵۷۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَتَذَرُونَ مَا الْمُفْلِسُ)) قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ ((إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أَخَذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطَرَحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ))۔

۶۵۷۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جانتے ہو مفلس کون ہے لوگوں نے عرض کیا مفلس ہم میں وہ ہے جس کے پاس روپیہ اور اسباب نہ ہو آپ نے فرمایا مفلس میری امت میں قیامت کے دن وہ ہو گا جو نماز لاوے گا اور روزہ اور زکوٰۃ لیکن اس نے دنیا میں ایک کو گالی دی ہو گی دوسرے کو بدکاری کی تہمت لگائی ہو گی تیسرے کا مال کھالیا ہو گا چوتھے کا خون کیا ہو گا پانچویں کو مارا ہو گا پھر ان لوگوں کو (یعنی جن کو اس نے دنیا میں ستایا) اس کی نیکیاں مل جاویں گی اور جو اس کی نیکیاں اس کے گناہ ادا ہونے سے پہلے ختم ہو جاویں گی تو ان لوگوں کی برائیاں اس پر ڈالی جائیں گی آخر وہ جہنم میں ڈال دیا جاوے گا۔

۶۵۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَتُؤَذَّنَ الْحُقُوقُ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ))۔

۶۵۸۰- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم حقداروں کے حق ادا کرو گے قیامت کے دن یہاں تک کہ بے سینگ والی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جاوے گا (گو جانوروں کو عذاب و ثواب نہیں پر قصاص ضرور ہو گا)۔

۶۵۸۱- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْلِي لِلظَّالِمِ إِذَا أَخَذَهُ لَمْ

۶۵۸۱- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ مہلت دیتا ہے ظالم کو (اس کی باگ ڈھیلی کرتے ہیں تاکہ خوب شرارت کر لے اور عذاب کا مستحق ہو جاوے) پھر جب

يُفْلِتُهُ) ثُمَّ قَرَأَ وَكَذَلِكَ أَخَذَ رَبُّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخَذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ.

بَابُ نَصْرِ الظَّالِمِ أَوْ مَظْلُومٍ

۶۵۸۲- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اقْتَتَلَ غُلَامَانِ غُلَامٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَغُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَنَادَى الْمُهَاجِرُ أَوْ الْمُهَاجِرُونَ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ وَنَادَى الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَا هَذَا دَعَايَ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ)) قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَنْ غُلَامَيْنِ اقْتَتَلَا فَكَسَعَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ قَالَ ((فَلَا بَأْسَ وَلْيَنْصُرِ الرَّجُلُ أَخَاهُ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا إِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْتَهَ فَإِنَّهُ لَهُ نَصْرٌ وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَلْيَنْصُرْهُ)).

۶۵۸۳- جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا بَالُ دَعَايَ الْجَاهِلِيَّةِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ ((دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتَهَى)) فَسَمِعَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَقَالَ قَدْ فَعَلُوهَا وَاللَّهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى

پکڑتا ہے اس کو تو نہیں چھوڑتا بعد اس کے آپ نے یہ آیت پڑھی اسی طرح تیرا رب پکڑتا ہے جب پکڑتا ہے بستیوں کو یعنی ان بستیوں کو جو ظلم کرتی ہیں بے شک اس کی پکڑ دکھ والی ہے سخت۔ باب: اپنے بھائی کی مدد ظالم ہو یا مظلوم ہر حال میں کرنے سے کیا مراد ہے

۶۵۸۲- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو لڑکے لڑے ایک مہاجرین میں سے تھا ایک انصار میں سے مہاجر نے اپنے مہاجروں کو پکارا اور انصاری نے انصار کو رسول اللہ ﷺ باہر نکلے اور فرمایا یہ تو جاہلیت کا سا پکارنا ہے (کہ ہر ایک اپنی قوم میں سے مدد لیتا ہے اور دوسری قوم سے لڑتا ہے اسلام میں سب مسلمان ایک ہیں) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (کچھ بڑا مقدمہ نہیں) دو لڑکے لڑے ایک نے دوسرے کی سرین پر مارا آپ نے فرمایا تو کچھ ڈر نہیں (میں تو سمجھا تھا کوئی بڑا فساد ہے) چاہیے کہ آدمی اپنے بھائی کی مدد کرے وہ ظالم ہو یا مظلوم اگر ظالم ہے تو اس کی مدد یہ ہے کہ اس کو ظلم سے روکے اور اگر مظلوم ہے تو اس کی مدد کرے اور ظالم کے پنجے سے چھڑا دے۔

۶۵۸۳- جابرؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جہاد میں تو ایک مہاجر نے ایک انصار کی سرین پر مارا (ہاتھ سے یا تلوار سے) انصاری نے آواز دی اے انصار دوڑو اور مہاجر نے آواز دی اے مہاجرین دوڑو رسول اللہ نے فرمایا یہ تو جاہل کا سا پکارنا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر مارا آپ نے فرمایا چھوڑو اس بات کو یہ گندی بات ہے یہ خبر عبد اللہ بن ابی کو پہنچی (جو منافق تھا) وہ بولا مہاجرین نے ایسا کیا قسم خدا کی اگر ہم مدینہ کو لوٹیں گے تو ہم میں کا عزت والا شخص ذلیل شخص کو وہاں سے نکال دے گا (معاذ اللہ اس منافق نے اپنے تئیں عزت والا قرار دیا اور جناب رسول اللہ کو

الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ قَالَ عُمَرُ
دَعْنِي أَضْرِبُ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ ((دَعَهُ لَا
يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ))

ذیل کہا) حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ مجھے اس منافق کی گردن
مارنے دیجئے آپ نے فرمایا جانے دے اے عمر لوگ یہ نہ کہیں
محمدؐ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں (گو وہ مردود اسی قابل تھا پر
آپ نے مصلحت سے اس کو سزا نہ دی)۔

۶۵۸۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَسَعَ
رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَتَى
النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ الْقَوْدَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ
((دَعَوْهَا فَإِنَّهَا مُتَبَتَّةٌ)) قَالَ ابْنُ مَتَّوْرٍ فِي
رَوَاتِهِ عَمَرُو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا.

۶۵۸۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ انصاری رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا مجھ کو قصاص
دلوایئے۔

بَابُ تَرَاحُمِ الْمُؤْمِنِينَ وَتَعَاظِفِهِمْ
وَتَعَاظِدِهِمْ

باب: مومنوں کا آپس میں اتحاد اور ایک دوسرے کا
مددگار ہونا

۶۵۸۵- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ
لِلْمُؤْمِنِ كَالْبَيْتَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا.

۶۵۸۵- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
مومن مومن کے لیے ایسا ہے جیسے عمارت میں ایک اینٹ
دوسری اینٹ کو تھامے رہتی ہے اسی طرح ہر ایک مومن کو لازم
ہے کہ دوسرے مومن کا مددگار رہے۔

۶۵۸۶- عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
((مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادُّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ
وَتَعَاظِفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ
تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى))

۶۵۸۶- نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
مومنوں کی مثال ان کی دوستی اور اتحاد اور شفقت میں ایسی ہے
جیسے ایک بدن کی (یعنی سب مومن مل کر ایک قالب کی طرح
ہیں) بدن میں سے جب کوئی عضو درد کرتا ہے تو سارا بدن اس
میں شریک ہو جاتا ہے نیند نہیں آتی بخار آ جاتا ہے (اسی طرح
ایک مومن پر آفت آوے خصوصاً وہ آفت جو کافروں کی طرف
سے پہنچے تو سب مومنوں کو بے چین ہونا چاہیے اور اس کا علاج
کرنا چاہیے)۔

(۶۵۸۵) ہر ایک مومن کو لازم ہے کہ دوسرے مومن کا مددگار رہے گو وہ مومن کتنا ہی دور ہو اور دوسرے ملک میں رہتا ہو مگر جہاں
تک ہو سکے اس کی مدد کرنی چاہیے خصوصاً اس حالت میں جب کافراں کو ستاویں تو ایک مومن کے لیے تمام دنیا کے مومنوں کو لڑنا چاہیے۔

۶۵۸۷- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
بَنَحْوِهِ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۵۸۸- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنْ اشْتَكَى
رَأْسَهُ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمَى وَالسَّهْرِ))۔

۶۵۸۹- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((الْمُسْلِمُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنْ اشْتَكَى
عَيْنُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ وَإِنْ اشْتَكَى رَأْسَهُ اشْتَكَى
كُلُّهُ))۔

۶۵۹۰- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔ ترجمہ اوپر گزر چکا ہے۔

باب: گالی دینے کی ممانعت

۶۵۹۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا کہ دو شخص جب گالی گلوچ کریں تو دونوں کا گناہ
اسی پر ہوگا جو ابتدا کرے گا جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔

باب: عفو اور عاجزی کی فضیلت

۶۵۹۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دینے سے کوئی مال نہیں گھٹا
اور جو بندہ معاف کر دیتا ہے اللہ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور جو بندہ
اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرتا
ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ السَّبَابِ

۶۵۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الْمُسْتَبَانِ مَا قَالَا
فَعَلَى الْبَادِي مَا لَمْ يَغْتَدِ الْمَظْلُومُ))۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْعَفْوِ وَالتَّوَاضُّعِ

۶۵۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَا
نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا
بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَّعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ
اللَّهُ))۔

(۶۵۹۱) ہم دونوں کا گناہ اسی سر ہوگا جو ابتدا کرے جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے یعنی ابتداء کرنے والے کو اس سے زیادہ سخت نہ سناوے اگر
اتنا ہی جواب دیوے تو جائز ہے بغض قرآنی ولمن انتصر بعد ظلمه فاوثق ما عليهم من سبيل اور والذين اذا اصابهم البغي هم
ينتصرون لیکن افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور معاف کر دیوے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور مسلمانوں کو ناحق گالی دینا حرام ہے اور جس کو گالی دی
جائے وہ اتنا ہی جواب دے سکتا ہے بشرطیکہ کذب یا قذف یا اس کے بزرگوں کو گالی نہ ہو تو مباح یہی ہے کہ ظالم یا احمق یا جفاکار کہے اور جب جواب
دے دیا تو اس کا حق جاتا رہا اور ابتدا کرنے والے پر ابتداء کا گناہ رہا اور بعضوں کے نزدیک اس کا بھی گناہ جاتا رہا۔ (نودی)

بَابُ تَحْرِيمِ الْغَيْبَةِ

باب: غیبت حرام ہے

۶۵۹۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَتَذَرُونَ مَا الْغَيْبَةُ)) قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ((ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ)) قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ ((إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَابَتْهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتْهُ))

۶۵۹۳- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا ذکر کرے اس طرح پر کہ (اگر وہ سامنے ہو) اس کو ناگوار ہو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر ہمارے بھائی میں وہ عیب موجود ہو آپ نے فرمایا جب ہی تو غیبت ہوئی نہیں تو بہتان اور افترا ہے۔

بَابُ مَنْ سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا الْح

باب: اللہ نے جس کی دنیا میں پردہ پوشی کی آخرت میں بھی کرے گا

۶۵۹۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَسْتُرُ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۶۵۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَسْتُرُ عَبْدًا عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۶۵۹۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی شخص دنیا میں کسی بندہ کا عیب چھپا دے گا اللہ تعالیٰ اس کا عیب چھپا دے گا۔

۶۵۹۵- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

(۶۵۹۳) ☆ نووی نے کہا غیبت غرض شرعی سے درست ہے اور وہ چھ سبب سے ہوتی ہے ایک تو ظلم تو مظلوم کو ظالم کی غیبت کرنا بادشاہ یا قاضی کے سامنے درست ہے یعنی یہ بیان کرنا کہ فلاں نے مجھ پر یہ ظلم کیا دوسرے کسی گناہ اور خلاف شرع کام کو مینے کے لیے دوسرے سے فریاد کرنا اور جس کو قدرت ہے اس سے کہنا کہ فلاں شخص ایسا کام کرتا ہے اس کو باز رکھو اس سے۔ تیسرے فتویٰ لینے کے لیے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ نام نہ لیوے یا فرضی نام بیان کرے پر نام بیان کرنا بھی درست ہے کیونکہ ہندہ نے اپنے خاوند ابو سفیان کا نام لے کر رسول اللہ سے مسئلہ پوچھا تھا کہ وہ بخیل ہے چوتھے مسلمانوں کو بچانے کے لیے شر سے جیسے حدیث کے راویوں اور گواہوں کی جرح اور مصنفین کی اور یہ جائز ہے بالا جماع بلکہ واجب ہے حفظ شریعت کے لیے اسی طرح نکاح کے مشورے میں عیب بیان کرنا یا کوئی شخص کوئی چیز عیب دار مول لے رہا ہے یا چور غلام یا زانی غلام خرید رہا ہو تو مشتری کی خیر خواہی کے لئے نہ کہ دوسرے کی ایذا و فساد کی نیت سے اس کا عیب بیان کر دینا اور اسی میں داخل ہے کسی عہدہ دار اور صاحب حکومت کا عیب بیان کرنا حاکم اعلیٰ کے سامنے تاکہ دھوکہ نہ کھاوے پانچویں یہ کہ وہ شخص علانیہ فسق کرتا ہو جیسے علانیہ شراب پیتا ہو یا بدعت کرتا ہو لوگوں سے جرمانہ لیتا ہو ظلم کرتا ہو تو جو بات علانیہ کرتا ہو اس کو بیان کر دینا نہ کہ اور باتوں کو چھپنے یہ کہ وہ مشہور ہو گیا ہو کسی لقب سے مثلاً اعمش اعرج ازرق قصیر اعلیٰ قطع وغیرہ سے تو بغرض تعریف اس کا لقب بیان کرنا درست ہے نہ کہ بغرض توہین اور جو اور طرح سے تعریف کرے تو بہتر ہے۔ (نووی)

بَابُ مُدَارَاةٍ مَنْ يُتَّقَى

فُحْشُهُ

باب: جس کی برائی کا ڈر ہو اس کی ظاہر میں
خاطر داری کرنا

۶۵۹۶- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ایک شخص نے اجازت مانگی رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی آپ نے فرمایا اجازت دو اس کو برا شخص ہے اپنے کنبہ میں جب وہ اندر آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے باتیں کیں نرمی سے حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے تو اس کو ایسا فرمایا تھا پھر اس سے باتیں کیں نرمی سے آپ نے فرمایا اے عائشہؓ برا شخص اللہ کے نزدیک قیامت میں وہ ہوگا جس کو لوگ رخصت کریں یا چھوڑ دیں اس کی بدگمانی کی وجہ سے۔

۶۵۹۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۵۹۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((ائْذِنُوا لَهُ فَلَبَسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بَشَرٌ رَجُلٌ الْعَشِيرَةِ)) فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ أَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ لَهُ الَّذِي قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ ((يَا عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَدَّعَهُ أَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ))

۶۵۹۷- عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((بَشَرٌ أَخُو الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِيرَةِ))

باب: نرمی کی فضیلت

۶۵۹۸- جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نرمی سے محروم ہے وہ بھلائی سے محروم ہے۔

۶۵۹۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ فَضْلِ الرَّفْقِ

۶۵۹۸- عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُحْرِمَ الرَّفْقَ يُحْرِمَ الْخَيْرَ

۶۵۹۹- عَنْ جَرِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ يُحْرِمَ الرَّفْقَ يُحْرِمَ الْخَيْرَ))

۶۶۰۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۶۰۰- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ حَرَّمَ الرَّفْقَ حَرَّمَ الْخَيْرَ أَوْ مَنْ يُحْرِمَ الرَّفْقَ يُحْرِمَ الْخَيْرَ))

(۶۵۹۶) نووی نے کہا یہ شخص عینیہ بن حصن تھا اس وقت تک مسلمان نہ ہوا تھا اگرچہ اسلام کا دعویٰ کرتا تھا آپ نے اس کا حال بیان کر دیا تاکہ اور مسلمانوں کو دھوکا نہ ہو اور ایسا ہی ہوا کہ یہ شخص آپ کے بعد مرتد ہو گیا اور قید ہو کر حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس آیا اور آپ نے اس سے نرمی کی تالیف قلب کے لئے اس سے یہ نکلا کہ جس کی برائی سے ڈر ہو تو ظاہر میں اس کی مدارت منع نہیں اور فاسق معطن کی غیبت درست ہے اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے اس کی تعریف کی صرف نرمی کی جو مقتضائے مصلحت تھی۔ (نووی)

۶۶۰۱- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ)) .

۶۶۰۲- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ)) .

۶۶۰۳- عَنْ الْمِقْدَامِ بْنِ شَرِيحٍ بْنِ هَانِئٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ رَكِبْتُ عَائِشَةَ بَعِيرًا فَكَانَتْ فِيهِ صُعُوبَةٌ فَجَعَلْتُ تُرَدِّدُهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ .

بَابُ النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الدَّوَابِّ وَغَيْرِهَا
۶۶۰۴- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ يَسْمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ وَامْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ فَضَجَرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ)) قَالَ عِمْرَانُ فَكَأَنِّي أَرَاهَا الْآنَ تَمْشِي فِي النَّاسِ مَا يَعْزِضُ لَهَا أَحَدٌ .

۶۶۰۵- عَنْ أَيُّوبَ يَأْسَنَادُ إِسْمَاعِيلَ نَحْوَ حَدِيثِهِ إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ قَالَ عِمْرَانُ فَكَأَنِّي أَنْظَرُ إِلَيْهَا نَاقَةً وَرِقَاءً وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ فَقَالَ ((خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَأَعْرِضُوا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ)) .

۶۶۰۶- عَنْ أَبِي بَرَزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ يَسْمَا جَارِيَةً عَلَى نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ إِذْ

۶۶۰۱- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا نرمی (خوش خلقی) پسند کرتا ہے اور خود بھی نرم ہے اور دیتا ہے نرمی پر جو نہیں دیتا سختی پر اور نہ کسی چیز پر۔

۶۶۰۲- ام المؤمنین جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب کسی میں نرمی ہو تو اس کی زینت ہو جاتی ہے اور جب نرمی نکل جاوے تو عیب ہو جاتا ہے۔

۶۶۰۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک اونٹ پر چڑھیں وہ منہ زور تھا اس کو پھرانے لگیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تجھ کو نرمی کرنی چاہیے۔

باب: جانوروں اور ان کے علاوہ کو لعنت نہ کرنے کا بیان
۶۶۰۴- عمران بن حصینؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے اور ایک انصاری عورت ایک اونٹنی پر سوار تھی وہ تڑپتی عورت نے اس پر لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے سنا اور فرمایا اس اونٹنی پر جو کچھ ہے وہ اتار لو اور اس کو چھوڑ دو کیونکہ وہ ملعون ہے عمران نے کہا میں اس اونٹنی کو گو اس وقت دیکھ رہا ہوں وہ پھرتی تھی لوگوں میں کوئی اس سے تعرض نہ کرتا۔

۶۶۰۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ عمران نے کہا میں اس اونٹنی کو دیکھ رہا ہوں وہ خالی رنگ کی اونٹنی تھی آپ نے فرمایا جو کچھ اس پر ہے اتار لو اور اس کو ننگا کر دو کیونکہ وہ ملعون ہے۔

۶۶۰۶- ابو ہریرہ سلمیؓ سے روایت ہے کہ ایک بار ایک چھوکری اونٹنی پر سوار تھی اس پر لوگوں کا اسباب بھی تھا یکایک اس نے

بَصُرْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَضَاقِقُ بِهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَتْ حَلَّ اللَّهُمَّ أَلْعَنَهَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تُصَاحِبُنَا نَاقَةً عَلَيْهَا لَعْنَةٌ))۔

رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور راستہ میں پہاڑ کی راہ تنگ تھی وہ چھو کر بولی حل (یہ آواز ہے اونٹ کے ہانکنے کی) یا اللہ لعنت کر اس پر تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے جس پر لعنت ہے۔

۶۶۰۷- عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الْمُعْتَمِرِ ((لَا أَيْمُ اللَّهُ لَا تُصَاحِبُنَا رَاحِلَةً عَلَيْهَا لَعْنَةٌ مِنْ اللَّهِ)) أَوْ كَمَا قَالَ۔

۶۶۰۷- ترجمہ وہی ہے جو گزر اس میں یہ ہے کہ قسم خدا کی ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے جس پر لعنت ہے اللہ کی طرف سے۔

۶۶۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَنْبَغِي لِصَدِيقٍ أَنْ يَكُونَ لَعْنًا))۔

۶۶۰۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدیق کو لعنت کرنے والا نہ ہونا چاہیے۔

۶۶۰۹- عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ۔

۶۶۰۹- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۶۶۱۰- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بَعَثَ إِلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ بِأَنْحَادٍ مِنْ عِنْدِهِ فَلَمَّا أَنْ كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَامَ عَبْدُ الْمَلِكِ مِنَ اللَّيْلِ فَدَعَا عَادِمَةً فَكَأَنَّهُ أَطْطَأَ عَلَيْهِ فَلَعَنَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَتْ لَهُ أُمُّ الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُكَ اللَّيْلَةَ لَعَنْتَ عَادِمَكَ حِينَ دَعَوْتُهُ فَقَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ۔

۶۶۱۰- زید بن اسلم سے روایت ہے عبد الملک بن مروان نے ام الدرداء کے پاس گھر کی آرائش کا سامان اپنے پاس سے بھیجا ایک رات کو عبد الملک اٹھا اور اس نے اپنے خادم کو بلایا خادم نے آنے میں دیر کی عبد الملک نے اس پر لعنت کی جب صبح ہوئی تو ام الدرداء نے عبد الملک سے کہا کہ میں نے سنارات کو تو نے اپنے خادم پر بلائے وقت لعنت کی اور میں نے سنا ابو الدرداء سے وہ کہتے تھے

(۶۶۰۷) ☆ یہ آپ نے فرمایا زجر کے واسطے تاکہ لوگ لعنت کرنے کی عادت چھوڑ دیں معلوم ہوا کہ جانور پر بھی لعنت کرنا درست نہیں۔ (تحفۃ الاخیار)

(۶۶۰۸) ☆ ابو بکرؓ نے ایک بار اپنے غلام پر لعنت کی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی صدیق اس ولی کامل کو کہتے ہیں جس کے دل میں ایسا نور ہو کہ بے طلب دلیل اور بدوں معجزہ دیکھے ایمان لاوے جیسے مشہور ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کچھ حضرت سے معجزہ نہ چاہا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی صرف اپنے دل کے نور سے حضرت کو پیغمبر جان کر ایمان لائے بعد پیغمبری کے رتبہ کے ولایت کے درجوں میں صدیقی کے برابر کوئی نہیں۔ (تحفۃ الاخیار)

(۶۶۱۰) ☆ جو لوگ لعنت کرتے ہیں وہ قیامت کے دن کسی کی شفاعت نہ کریں گے نہ گواہ ہونگے اس واسطے کہ لعنت کے معنی دور کرنا اللہ کی رحمت سے اور یہ بدو عامو منین کے اخلاق سے بعید ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے جانی دوست ہیں پھر جس نے اپنے بھائی مسلمان پر لعنت کی تو گویا انتہائی دشمنی کی اس سے اور اسی واسطے صحیح حدیث میں ہے کہ مومن پر لعنت کرنا گویا اس کو قتل کرنا ہے پس ایسا شخص جو مومنوں سے ایسی عداوت رکھے قیامت کے دن ان کا شفیع اور شہید کیونکر ہو سکتا ہے۔

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَكُونُ
اللَّعَانُونَ شَفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۶۶۱۱- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ
بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ خُفْصِ بْنِ مِيسَرَةَ.

۶۶۱۲- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ اللَّعَّائِينَ لَا
يَكُونُونَ شُهَدَاءَ وَلَا شَفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۶۶۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْغِ
عَلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ ((إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا
وَأِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً))

بَاب مَنْ لَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَوْ سَبَّهُ أَوْ دَعَا عَلَيْهِ وَلَيْسَ هُوَ
أَهْلًا لِذَلِكَ كَانَ لَهُ زَكَاةٌ وَأَجْرًا وَرَحْمَةٌ

۶۶۱۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَجُلَانِ فَكَلَّمَاهُ بَشْيْءٍ لَا أَذْرِي مَا هُوَ فَأَغْضَبَاهُ
فَلَعَنَهُمَا وَسَبَّهُمَا فَلَمَّا خَرَجَا قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَنْ أَصَابَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا مَا أَصَابَهُ هَذَانِ
قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَتْ قُلْتُ لَعَنَهُمَا وَسَبَبْتَهُمَا قَالَ
((أَوْ مَا عَلِمْتَ مَا شَارَطْتُ عَلَيْهِ رَبِّي قُلْتُ
اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُسْلِمِينَ لَعَنْتُهُ أَوْ

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو لوگ لعنت کرتے ہیں وہ قیامت کے
دن کسی کی شفاعت نہ کریں گے نہ گواہ ہوں گے۔

۶۶۱۱- ترجمہ وہی جو گزرل۔

۶۶۱۲- ترجمہ وہی جو گزرا ہے۔

۶۶۱۳- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ
ﷺ بدو عاصیجے مشرکوں پر آپ نے فرمایا میں اس لیے نہیں بھیجا
گیا کہ لعنت کروں لوگوں پر بلکہ میں بھیجا گیا رحمت کا سبب بن کر
(تو میرے آنے سے خدا کی رحمت لوگوں کو زیادہ ہوگی نہ کہ لعنت
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما ارسلناك الا رحمة للعالمين)۔

باب: جس پر آپ نے لعنت کی اور وہ
لعنت کے لائق نہ تھا تو اس پر رحمت
ہوگی

۶۶۱۴- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ دو شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے معلوم نہیں آپ سے
کیا باتیں کیں آپ کو غصہ آیا آپ نے ان دونوں پر لعنت کی اور
برا کہا ان کو جب وہ باہر نکلے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان
دونوں کو کچھ فائدہ نہ ہوگا آپ نے فرمایا کیوں میں نے عرض کیا
اس وجہ سے کہ آپ نے ان پر لعنت کی اور ان کو برا کہا۔ آپ نے
فرمایا تجھے معلوم نہیں میں نے جو شرط کی ہے اپنے پروردگار سے۔
میں نے عرض کیا ہے اے مالک میرے میں آدمی ہوں تو جس

(۶۶۱۳) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خواص اور لوازم بشری ہیں وہ آپ میں بھی موجود تھے جیسے غصہ وغیرہ پر آپ غصہ میں سوا حق
کے اور کچھ نہ فرماتے اور یہ آپ کی کمال شفقت ہے اپنی امت پر کہ لعنت کو بھی ان کے حق میں برکت کر دیا۔

سَبَّيْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكَاةً وَأَجْرًا)).

مسلمان پر میں لعنت کروں یا اس کو برا کہوں اس کو پاک کر اور ثواب دے۔

۶۶۱۵- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَ قَالَ فِي حَدِيثِ عَيْسَى فَخَلَّوْا بِهِ فَسَبَّيْتُهُمَا وَلَعْنَهُمَا وَأَخْرَجَهُمَا.

۶۶۱۵- ترجمہ وہی ہے جو گزر اس میں یہ ہے کہ انھوں نے تنہائی کی آپ کے ساتھ آپ نے ان کو برا کہا اور ان پر لعنت کی اور ان کو نکال دیا۔

۶۶۱۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَّيْتُهُ أَوْ لَعْنْتُهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً)).

۶۶۱۶- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ میں آدمی ہوں تو جس مسلمان کو میں برا کہوں یا لعنت کروں یا ماروں تو اس کو پاک کر دے اور اس پر رحمت کر۔

۶۶۱۷- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّ فِيهِ ((زَكَاةً وَأَجْرًا)).

۶۶۱۷- جابر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

۶۶۱۸- وَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَعَلَ وَرَحْمَةً فِي حَدِيثِ جَابِرٍ.

۶۶۱۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۶۱۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَتُخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَذَيْتُهُ شَتَمْتُهُ لَعْنْتُهُ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَزَكَاةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۶۶۱۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ میں تجھ سے عہد لیتا ہوں جس کا تو خلاف نہ کرے گا میں آدمی ہوں تو جس مومن کو ایذا دوں، گالی دوں یا لعنت کروں یا ماروں تو اس کے لیے رحمت کر اور پاکی اور نزدیکی اپنے ساتھ قیامت کے دن۔

۶۶۲۰- عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ((أَوْ جَلَدْتُهُ)) قَالَ أَبُو الزِّنَادِ وَهِيَ لُغَةٌ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا هِيَ ((جَلَدْتُهُ)).

۶۶۲۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۶۲۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ.

۶۶۲۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۶۲۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ

۶۶۲۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(۶۶۱۶) ☆ یہ مسلمان سے خاص ہے مگر کافر اور منافق کا یہ حکم نہیں ہے ان کے لیے آپ کی لعنت رحمت نہیں ہے اور لعنت یا گالی مسلمان پر بسبب ظاہر حال کے ہے کیونکہ دل کا حال اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے یا عادتاً ہے جیسے کہتے ہیں ”تربت بيمينك يا حلفي“ یا ”لا كبرت منك“ یا ”يا لا اشبع الله بطنه“ جیسا معاویہ کی حدیث میں ہے کیونکہ ان کلمات سے ہتھیابہ دعا منظور نہیں ہوتی۔ (نووی مختصر)

اللَّهُ عَلَيْهِ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنَّمَا مُحَمَّدٌ بَشَرٌ يَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ وَإِنِّي قَدْ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ آذَيْتُهُ أَوْ سَبَّيْتُهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ كَفَّارَةً وَقُرْبَةً تَقْرِبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) .

۶۶۲۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ فَأَيُّمَا عَبْدٍ مُؤْمِنٍ سَبَّيْتُهُ فَاجْعَلْ ذَلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) .

۶۶۲۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَّيْتُهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْ ذَلِكَ كَفَّارَةً لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) .

۶۶۲۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنِّي اشْتَرَطْتُ عَلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَيُّ عَبْدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَّيْتُهُ أَوْ شَتَمْتُهُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ لَهُ زَكَاةً وَأَجْرًا .

۶۶۲۶- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ .

۶۶۲۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ عِنْدَ أُمِّ سُلَيْمٍ يَتِيمَةٌ وَهِيَ أُمُّ أَنَسٍ فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْيَتِيمَةَ فَقَالَ أَنْتِ هِيَ لَقَدْ كَبُرَتْ لَا كَبِرَ سِنُّكَ فَرَجَعْتَ الْيَتِيمَةَ إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تَبْكِي فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مَا لَكَ يَا بَنِيَّةُ قَالَتْ الْحَارِيَّةُ دَعَا عَلِيٌّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا يَكْبِرَ سِنِّي فَالآنَ لَا يَكْبِرُ سِنِّي أَبَدًا أَوْ قَالَتْ قَرْنِي فَخَرَجَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مُسْتَعْجِلَةً تَلَوْتُ خِمَارَهَا حَتَّى لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۶۶۲۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے یا اللہ جس مسلمان بندہ کو میں برا کہوں تو اس کو نزدیکی دے اپنی قیامت کے دن۔

۶۶۲۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یا اللہ میں نے تجھ سے عہد لیا ہے تو اس کا خلاف مجھ سے نہ کرے گا جس مومن کو میں برا کہوں یا ماروں تو تو اس کو کفارہ کر دے اس کے گناہوں کا قیامت کے دن۔

۶۶۲۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۶۲۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۶۲۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلیم کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی جس کو ام انس کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لڑکی کو دیکھا تو فرمایا تو ہے وہ لڑکی تو بڑی ہو گئی خدا کرے تیری عمر بڑی نہ ہو وہ لڑکی یہ سن کر ام سلیم کے پاس گئی روتی ہوئی ام سلیم نے کہا بیٹی تجھے کیا ہوا وہ بولی مجھ پر دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میری عمر بڑی نہ ہو اب میں کبھی بڑی نہ ہو نگئی یا یوں فرمایا تیری ہجولی بڑی نہ ہو یہ سن کر ام سلیم جلدی سے نکلیں اپنی اوڑھنی اوڑھتی ہوئیں

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملیں آپ نے فرمایا کیا ہے ام سلیم وہ بولیں اے نبی اللہ کے آپ نے بددعا کی میری یتیم لڑکی کو۔ آپ نے پوچھا کیا بددعا؟ ام سلیم بولیں وہ کہتی ہے آپ نے فرمایا اس کی یا اس کی ہجولی کی عمر دراز نہ ہو یہ سن کر آپ ہنسے اور فرمایا اے ام سلیم تو نہیں جانتی میں نے شرط کی ہے اپنے پروردگار سے میری شرط یہ ہے کہ میں نے عرض کیا اے پروردگار میں ایک آدمی ہوں خوش ہوتا ہوں جیسے آدمی خوش ہوتا ہے اور غصے ہوتا ہوں جیسے آدمی غصے ہوتا ہے تو جس کسی پر میں بددعا کروں اپنی امت میں سے ایسی بددعا جس کے وہ لائق نہیں تو اس کے لیے پاکی کرنا اور طہارت اور قربت اپنی قیامت کے دن۔

ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا لَكَ يَا أُمِّ سَلِيمٍ)) فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَدْعُوْتُ عَلَى يَتِيمَتِي قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا أُمِّ سَلِيمٍ قَالَتْ زَعَمْتُ أَنَّكَ دَعَوْتَ أَنْ لَا يَكْبُرَ سِنُهَا وَلَا يَكْبُرَ قَرْنُهَا قَالَ فَصَحَبَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ ((يَا أُمِّ سَلِيمٍ أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ شَرْطِي عَلَى رَبِّي أَنِّي اشْتَرَطْتُ عَلَى رَبِّي فَقُلْتُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَرْضَى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ وَأَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ فَأَيُّمَا أَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ أُمَّتِي بِدَعْوَةٍ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ طَهُورًا وَزَكَاةً وَقُرْبَةً يَقْرَبُهُ بِهَا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَ قَالَ أَبُو مَعْنٍ يُتِمَّةٌ بِالتَّصْغِيرِ فِي الْمَوَاضِعِ الثَّلَاثَةِ مِنَ الْحَدِيثِ.

۶۶۲۸- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے میں ایک دروازہ کے پیچھے چھپ گیا آپ نے ہاتھ سے مجھے تھپکا (پیار سے) اور فرمایا جا معاویہ کو بلا لا۔ میں گیا پھر لوٹ کر آیا اور میں نے کہا وہ کھانا کھاتے ہیں آپ نے پھر فرمایا جا اور معاویہ کو بلا لا میں پھر لوٹ کر آیا اور کہا وہ کھانا کھاتے ہیں آپ نے فرمایا خدا اس کا پیٹ نہ بھرے۔

۶۶۲۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ قَالَ فَجَاءَ فَحَطَّأَنِي حَطَّاءَةً وَقَالَ ((اذْهَبْ وَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ)) قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي اذْهَبْ فَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ ((لَا أَشْبِعُ اللَّهُ بَطْنَهُ)) قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قُلْتُ لِأُمِّيَّةَ مَا حَطَّأَنِي قَالَ فَقَدَنِي قَفْلَةٌ.

۶۶۲۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ

(۶۶۲۸) ☆ یہ آپ نے عادتاً فرمایا جیسے اوپر گزر چکا یا حقیقت میں عقوبت کے لیے کیونکہ انہوں نے آنے میں دیر کی اور چاہیے یہ تھا کہ کھانا چھوڑ کر آتے کیونکہ قرآن مجید میں صاف موجود ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ اور امام مسلم نے یہ خیال کیا کہ معاویہ بددعا کے لائق نہ تھے اسی واسطے یہ حدیث اس باب میں لائے اور بعضوں نے اس کو مناقب معاویہ میں ذکر کیا ہے کیونکہ فی الحقیقت یہ ان کے لیے دعا ہوئی بموجب آپ کے فرمانے کے کہ میں جس کے لیے بددعا کروں تو اس کو قربت اور اجر کر اس کے لیے امام نسائی نے خوارج کے ہاتھ سے اسی حدیث پر مار کھائی جب انہوں نے منبر پر کہا کہ معاویہ کی فضیلت میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی سوا اس حدیث کے لَا أَشْبِعُ اللَّهُ بَطْنَهُ۔

الصَّيَّانَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاخْتَبَأَتْ مِنْهُ
فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

باب: دو منہ والے کی مذمت

۶۶۳۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے برا لوگوں میں تم اس کو پاتے ہو جو دو منہ رکھتا ہے ان لوگوں کے پاس ایک منہ لے کر آتا ہے اور ان لوگوں کے پاس دوسرا منہ لے کر جاتا ہے۔

بَابُ ذِمِّ ذِي الْوَجْهَيْنِ وَتَحْرِيمِ فِعْلِهِ
۶۶۳۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ مِنْ شَرِّ
النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهِ
وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهِ))

۶۶۳۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۶۳۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ
الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهِ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهِ))

۶۶۳۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۶۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((تَجِدُونَا مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ
الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهِ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهِ))

باب: جھوٹ حرام ہے لیکن کس جا پر

درست ہے اس کا بیان

بَابُ تَحْرِيمِ الْكَذِبِ وَبَيَانِ

مَا يُبَاحُ مِنْهُ

۶۶۳۳- حمید بن عبد الرحمن نے اپنی ماں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط سے سنا جو مہاجرات اول میں سے تھیں جنہوں نے بیعت

۶۶۳۳- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ
أَنَّ أُمَّهُ أُمَّ كَلْثُومَ بِنْتَ عَقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ

(۶۶۳۰) ☆ اس حدیث کی شرح اوپر گزری مراد وہ شخص ہے جو منافق ہو جہاں جاوے وہیں کی سی بات کہے ہر ایک طرف ملتا ہے شرعاً اور اخلاقاً یہ صفت نہایت مذموم ہے اور انسانیت کا مقصدی راست بازی اور دیانت داری ہے یہ صفت اس کے بالکل برخلاف ہے اس زمانہ میں بعض بیوقوف دنیا دار اس صفت کو ہنر اور چالاکی سمجھتے ہیں حالانکہ اگر غور کریں تو سراسر حماقت اور بیوقوفی ہے کس لیے کہ خوشامدی آدمی کا جب حال معلوم ہو جاتا ہے تو وہ ذلیل ہو جاتا ہے اور اس کا اعتبار بالکل نہیں رہتا اور کوئی فریق اس کا بھروسہ نہیں کرتا ہر فریق یہ کہتا ہے کہ وہ تو ہر جگہ اور رکابی مذہب ہے اس کا کیا اعتبار ہے۔ آخر وہی مثل صادق آتی ہے دھوبی کا گدھانہ گھر کا نہ گھاٹ کا جو اخلاق پیغمبروں اور اگلے حکیموں نے مدتوں غور کر کے بڑے تجربہ کے بعد قائم کئے ہیں وہی عمدہ ہیں اور انہی پر چلنے میں عزت اور بہتری ہے ان دنیا دار بیوقوفوں کی بات پر چلنا سراسر نادانی ہے فقط۔

(۶۶۳۳) ☆ قاضی نے کہا ان صورتوں میں بالاتفاق جھوٹ بولنا جائز ہے اور ان کے سوا بھی بعضوں نے مطلقاً مصلحت کے لیے جائز رکھا ہے

وَكَاثَتْ مِنْ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى اللَّائِي بَايَعْنَ النَّبِيَّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ ((لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا وَيَنْمِي خَيْرًا)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ أَسْمَعْ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ كَذِبٌ إِلَّا فِي ثَلَاثِ الْحَرْبِ وَالْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَحَدِيثِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا.

۶۶۳۴- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَقَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ بِمِثْلِ مَا جَعَلَهُ يُونُسُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ شِهَابٍ.

۶۶۳۵- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَنَمَى خَيْرًا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

کی تھی رسول اللہ سے انھوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے جھوٹا وہ نہیں ہے جو لوگوں میں صلح کرائے اور بہتر بات کہے یا لگاوے ابن شہاب نے کہا میں نے نہیں سنا کسی جھوٹ میں رخصت دی گئی ہو مگر تین مقاموں میں ایک تو لڑائی میں دوسرے لوگوں میں صلح کرانے کو تیسرے خاوند کو بی بی سے اور بی بی کو خاوند سے۔

۶۶۳۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۶۳۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ النَّمِيمَةِ

باب: چغل خوری حرام ہے

۶۶۳۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((أُنَبِّئُكُمْ مَا الْغَضَةُ هِيَ النَّمِيمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ وَإِنْ)) مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ

۶۶۳۶- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو میں تم کو بتلاتا ہوں کہ بہتان فتنہ کیا چیز ہے وہ چغلی ہے جو لوگوں میں عداوت ڈالے اور آپ نے فرمایا کہ آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ خدا کے نزدیک

لے ہے اور یہ کہا ہے کذب مذموم وہ ہے جس سے ضرر ہو اور دلیل ان کی قول ہے حضرت ابراہیم کابل فعلہ کبیر ہم اور انی سقیم انھا اختی اور منادی یوسف کا قول انکم لسا رقون اور انھوں نے کہا اس میں کسی کا خلاف نہیں ہے اور اگر کوئی ظالم کسی شخص کو قتل کرنا چاہے اور وہ چھپا ہو ایک شخص کے پاس تو چھپانے والے کو جھوٹ بولنا واجب ہے کہ وہ نہیں جانتا وہ شخص کہاں ہے اور بعض علماء نے کہا ان میں سے ہیں طبری کہ جھوٹ بولنا مطلقاً کسی حال میں درست نہیں اور یہ جھوٹ جو مذکور ہوئے بطریق تور یہ ہیں اور تعریف نہ کذب صریح اور اصلاح کے لیے جھوٹ یہ ہے کہ ہر فریق کی طرف سے دوسرے فریق کو عمدہ باتیں پہنچاوے اسی طرح لڑائی میں مثلاً یوں کہے تمہارا سردار مر گیا اور مراد سردار سے کوئی اگلے زمانہ کا سردار رکھے اور زوج زوجہ کا وہ جھوٹ درست ہے جو ازدیاد محبت کے واسطے کیا جائے نہ کہ مکرو فریب جس سے کسی کی حق تلفی ہو وہ حرام ہے بالا جماع۔ (نووی)

(۶۶۳۶) ☆ یعنی سچوں اور جھوٹوں کی فہرست میں اس کا نام داخل کیا جاتا ہے یا لوگوں کے دلوں پر اس کا اثر ہوتا ہے۔

يَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ صَدِيقًا وَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ كَذَابًا.

سچا لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ خدا کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔

بَابُ قُبْحِ الْكُذِبِ وَحُسْنِ الصَّدَقِ وَفَضْلِهِ

باب: جھوٹ بولنا برا ہے اور سچ بولنا اچھا ہے سچائی کی فضیلت جھوٹ کی مذمت

٦٦٣٧- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ الصَّدَقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ صَدِيقًا وَإِنَّ الْكُذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ كَذَابًا)).

٦٦٣٧- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سچ نیکی کی طرف راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کو لے جاتی ہے اور آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ خدا کے نزدیک سچا لکھ لیا جاتا ہے اور جھوٹ برائی کی طرف راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کو لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ خدا کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔

٦٦٣٨- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٦٣٨- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ الصَّدَقَ بَرٌّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الصَّدَقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صَدِيقًا وَإِنَّ الْكُذِبَ فَجُورٌ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الْكُذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ كَذَابًا قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رَوَايَتِهِ)) عَنْ النَّبِيِّ ﷺ.

٦٦٣٩- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ تم سچ کو لازم جانو اور جھوٹ سے بچو۔

٦٦٣٩- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَلَيْكُمْ بِالصَّدَقِ فَإِنَّ الصَّدَقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصَّدَقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صَدِيقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا)).

۶۶۴۰- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ عَيْسَى ((وَيَتَحَرَّى الصَّدَقَ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهَرٍ حَتَّى يَكْتَبَهُ اللَّهُ))

۶۶۴۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ابن مسہر کی روایت میں ہے کہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو لکھ لیتا ہے۔

باب: غصے کا بیان

۶۶۴۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا تَعْدُونَ الرُّقُوبَ فِيكُمْ)) قَالَ قُلْنَا الَّذِي لَا يُؤَلِّدُ لَهُ قَالَ ((لَيْسَ ذَلِكَ بِالرُّقُوبِ وَلَكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا)) قَالَ ((فَمَا تَعْدُونَ الصُّرْعَةَ فِيكُمْ)) قَالَ قُلْنَا الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرَّجُلُ قَالَ ((لَيْسَ بِذَلِكَ وَلَكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ))

۶۶۴۱- عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نگوڑا ناٹھا (بے اولاد) تم کس کو سمجھتے ہو لوگوں نے عرض کیا اس کو جس کے اولاد نہیں ہوتی (یعنی جیتی نہیں) آپ نے فرمایا وہ نگوڑا ناٹھا نہیں ہے (اس کی اولاد تو آخرت میں اس کی مدد کرنے کو موجود ہے) نگوڑا ناٹھا حقیقت میں وہ شخص ہے جس نے اپنی اولاد میں سے اپنے آگے کچھ نہ بھیجا (یعنی جس کے روبرو کوئی اس کا لڑکا نہ مرے) آپ نے فرمایا پھر پہلوان تم اپنے درمیان کس کو شمار کرتے ہو ہم نے کہا پہلوان وہ ہے جس کو مرد نہ پچھاڑ سکیں آپ نے فرمایا وہ کچھ نہیں پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے تئیں سنبھال لے (یعنی زبان سے کوئی بات مصلحت کے خلاف نہ کہے)۔

۶۶۴۲- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ

۶۶۴۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۶۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

۶۶۴۳- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

(۶۶۴۰) ہذا نووی نے کہا ہمارے شہروں میں جو بخاری مسلم کے نسخے موجود ہیں ان میں یہ حدیث اسی قدر ہے اور ایسا ہی نقل کیا اس کو قاضی اور حمیدی نے لیکن ابو مسعود مشقی نے اتنی زیادتی نقل کی ہے کہ بشر الروایا روايا الكذب وان الكذب لا يصلح منه جد ولا هزل ولا يعد الرجل صبيه ثم يحلفه یعنی برے نقل کرنے والے وہ ہیں جو جھوٹ نقل کرتے ہیں اور جھوٹ جائز نہیں کسی طرح دل لگی سے یا بے دل لگی سے اور آدمی اپنے لڑکے سے وعدہ نہ کرے (جھوٹا) پھر اس پر قسم کھاوے۔

(۶۶۴۱) یعنی ہر چند ظاہر میں بے اولاد اور پہلوان اسی کو کہتے ہیں جو تم نے کہا لیکن خدا کے نزدیک حقیقت میں بے اولاد اور پہلوان وہ ہے جو حضرت نے فرمایا اس واسطے کہ اولاد سے یہ غرض ہے کہ مصیبت کے وقت کام آوے تو اگر کسی کا لڑکا مر گیا اور اس نے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت میں اس کے کام آوے گا اور اگر چھوٹا لڑکا تھا تو وہ خدا سے اپنے ماں باپ کی شفاعت بھی کرے گا تو بہر صورت اولاد کام آئی اور جس کا لڑکا نہیں مر اس کو یہ فائدہ حاصل نہیں تو گویا وہ بے اولاد ٹھہرے اگرچہ ظاہر میں اولاد ہوئی تو اس کے کس کام کی۔ اسی طرح پہلوان حقیقت میں وہی ہے جو غصے کو اپنے اوپر بیجا غالب نہ ہونے دے اگرچہ ظاہر میں کمزور ہو اس قسم کے پہلوان بہت کم نکلیں گے اور ویسے پہلوان جو ڈیڑھ سیر کھانے والے ہیں ہزاروں میں۔

پہلوان وہ نہیں ہے جو کشتی میں غالب آئے پہلوان وہ ہے جو اپنے
اوپر اختیار رکھے غصہ کے وقت (یعنی زبان اس کے قابو میں ہے)۔

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ الشَّدِيدُ
بِالصَّرْعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ
الْغَضَبِ))۔

۶۶۴۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۶۴۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصَّرْعَةِ))
قَالُوا فَالشَّدِيدُ أَيُّهُ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
((الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ))۔

۶۶۴۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۶۴۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔
۶۶۴۶- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَتَفَخَّخُ
أَوْ دَاجُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي لَأَعْرِفُ
كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ أَعْوُذُ
بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)) فَقَالَ الرَّجُلُ
وَهَلْ تَرَى بِي مِنْ جُنُونٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ فَقَالَ
وَهَلْ تَرَى وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّجُلُ۔

۶۶۴۶- سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دو
شخصوں نے گالی گلوچ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
ایک کی آنکھیں لال ہو گئیں اور گلے کی رگیں پھول گئیں آپ
نے فرمایا مجھ کو ایک کلمہ معلوم ہے اگر یہ اس کو کہے تو اس کا غصہ
جاتا رہے وہ کلمہ یہ ہے اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وہ
شخص یہ سن کر بولا کیا آپ سمجھتے ہیں میں دیوانہ ہوں (حقیقت
میں دیوانہ تھا جب تو نیک بات نہ سنی۔ نووی نے کہا شاید وہ
منافق ہو گا یا بیوقوف سخت گنوار ہو گا وہ یہی سمجھتا کہ اَعُوذُ بِاللّٰهِ
صرف جنون ہی کا علاج ہے)۔

۶۶۴۷- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ
رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا يَغْضَبُ
وَيَحْمَرُّ وَجْهَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((إِنِّي
لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ أَعْوُذُ بِاللَّهِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)) فَقَامَ إِلَى الرَّجُلِ رَجُلٌ
مِمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَتَدْرِي مَا قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنِفًا قَالَ ((إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ
قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ أَعْوُذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ))
الرَّجِيمِ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ أَمْجُنُونَا تَرَانِي۔

۶۶۴۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ایک شخص
نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سن کر جا کر اس شخص سے بیان کیا (جو
غصے ہوا تھا) وہ بولا کیا تو مجھ کو مجنون سمجھتا ہوں۔

۶۶۴۸- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۶۴۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

بَابُ خَلْقِ الْإِنْسَانِ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ

باب: انسان اس طرح سے پیدا ہوا کہ اختیار نہیں رکھ سکتا

۶۶۴۹- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَمَّا صَوَّرَ اللَّهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتْرُكَهُ فَجَعَلَ إِبْلِيسَ يُطِيفُ بِهِ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَأَاهُ أَجُوفَ عَرَفَ أَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ)).

۶۶۴۹- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب پتلا بنا پا خدا نے آدم کا بہشت میں تو اس کو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اس کا پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اس کے گرد گھومنا اور اس کی طرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اس کو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ اس طرح پیدا کیا گیا ہے جو تھم نہ سکے گا (یعنی شہوت اور غضب میں اپنے تئیں سنبھال نہ سکے گا یا دوسو سوں سے اپنے تئیں بچانہ سکے گا۔) (نووی)

۶۶۵۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۶۵۰- عَنْ حَمَّادٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْوَجْهِ

باب: منہ پر مارنے کی ممانعت

۶۶۵۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُجْتَنِبِ الْوَجْهَ.

۶۶۵۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ سے بچا رہے۔

۶۶۵۲- عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ)).

۶۶۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۶۵۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ)).

۶۶۵۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

۶۶۵۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلَا يُلْطِمَنَّ الْوَجْهَ)).

۶۶۵۴- ترجمہ جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو منہ پر طمانچہ نہ مارے۔

۶۶۵۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۶۶۵۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

(۶۶۵۱) ☆ اس کے منہ سے بچا رہے یعنی منہ پر نہ مارے اس لئے کہ منہ کی مار سے بعض وقت عقل میں فتور آ جاتا ہے اور کبھی عیب ہو جاتا ہے جو ہر وقت نمایاں رہتا ہے اسی طرح بچہ یا بی بی یا غلام لونڈی کو مارتے وقت منہ پر نہ مارتا چاہیے۔ (نووی)

(۶۶۵۵) ☆ نووی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اس کا حکم کتاب الایمان میں وضاحت سے بیان ہو چکا ہے اور بعض علماء ایسی حدیث کی تاویل نہیں کرتے اور کہتے ہیں ہم ان پر ایمان لاتے ہیں کہ وہ حق ہیں اور ان کا ظاہری معنی مراد نہیں ہے بلکہ ایسے لفظ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ حَتَّابٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ)) .
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ سے بچا رہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو اپنی صورت پر بنایا ہے۔

لے معنی مراد ہیں جو لائق ہے خدا کی صفت ہونے کے اور یہ بھی مذہب ہے جمہور سلف کا اور اسی میں احتیاط ہے اور سلامتی ہے اور بعض ان کی تاویل کرتے ہیں جیسی لائق ہے اللہ تعالیٰ کی تزیین کے کیونکہ اس کے مثل کوئی شے نہیں ہے مازری نے کہا یہ حدیث ان الفاظ سے ثابت ہے اور بعضوں نے یوں روایت کیا ہے اللہ تعالیٰ نے آدم کو رحمان کی صورت پر بنایا اور یہ لفظ اہل حدیث کے نزدیک ثابت نہیں ہے اور شاید یہ غلطی نقل بالمعنی سے پیدا ہوئی مازری نے کہا ابن قتیبہ نے اس حدیث میں غلطی کی اور اس کو ظاہر پر چلایا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ایک صورت ہے لیکن اور صورتوں کی طرح نہیں اور یہ قول ظاہر الفساد ہے اس واسطے کہ صورت سے ترکیب لازم آتی ہے اور ہر مرکب حادث ہے اور اللہ عزوجل حادث نہیں ہے تو صورت دار بھی نہیں ہوگا اور یہ قول ان کا مجسمہ کی طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم ہے نہ اور اجسام کی طرح انھوں نے دیکھا کہ اہل سنت کہتے ہیں اللہ تعالیٰ شے ہے نہ اور اشیاء کی طرح تو بڑھا دیا اور کہنے لگے وہ جسم ہے نہ اور اجسام کی طرح حالانکہ شے اور جسم میں بڑا فرق ہے شے حدوث کو مقتضی نہیں ہے اور جسم و صورت ترکیب کو مقتضی ہیں اور ترکیب سے حدوث لازم آتا ہے اور تعجب ہے ابن قتیبہ سے کہ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کی صورت ہے نہ اور صورتوں کی طرح حالانکہ ظاہر حدیث کا انکی رائے پر یہ مضمون ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو اپنی صورت پر بنایا تو دونوں صورتیں نظیر ہوئیں ایک دوسرے کی پھر یہ کہنا کہ اس کی صورت اور صورتوں کی طرح نہیں تھی تناقض ہے اور ان سے کہا جائے گا کہ صورت ہے نہ اور صورتوں کی طرح اس سے کیا مراد ہے اگر یہ غرض ہے کہ وہ مرکب نہیں ہے تو صورت نہ ہوئی حقیقت اس صورت میں یہ لفظ ظاہر پر نہ رہا اور تاویل ہو گئی اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس کی تاویل میں بعض کہتے ہیں ضمیر صورت میں اس شخص کی طرف پھرتی ہے جس کو مار پڑی تو مطلب صاف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اس شخص کی صورت پر بنایا تھا اور بعضوں نے آدم کی طرف پھیری ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم کو بنایا اس کی صورت پر یعنی آدم کی صورت پر اور یہ تاویل ضعیف ہے اور بعضوں نے کہا ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف پھرتی ہے اور اضافت تشریف اور اختصاص کے لیے جیسے کہتے ہیں ہاتھ اللہ تعالیٰ کا اور کعبہ کو بیت اللہ کہتے ہیں واللہ اعلم بالصواب۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے جیسے اور احادیث صفات اور اس کے ظاہری معنی پر ہمارا ایمان ہے اور ہم تاویل نہیں کرتے سلف کا یہی مذہب ہے اور امام نووی نے جو ظاہر معنی کی نفی سلف سے نقل کی اس سے ظاہر متعارف کی نفی منظور ہے جو مخلوقات سے خاص ہے نہ کہ ظاہر معنی لغوی ورنہ یہ نقل غلط ہے اور انتہاء فی الاستواء میں ہم نے ائمہ سلف کے بہت قول نقل کئے ہیں جو کہتے ہیں احادیث صفات ظاہر پر محمول ہیں اور مازری کا اعتراض ابن قتیبہ پر غلط ہے اس لئے کہ وہ صورت جو پروردگار کی ہے ایسی ہی ہے جیسے پروردگار خود یا اس کا سمع یا بصر یا ہاتھ یا قدم جیسے ان اشیاء سے ترکیب لازم نہیں آتی دیے صورت سے بھی لازم نہیں آتی اور جسم کا اطلاق خداوند تعالیٰ پر احادیث میں نہیں آیا پس ہم کیونکر اپنے دل سے اطلاق کریں گے اور ہم جسم کی نفی بھی نہیں کرتے اس لیے کہ جو صفت پروردگار کے لیے نہیں آئی اس کا اثبات اور اس کی نفی دونوں بے دلیل ہیں اور جسم کی نفی اگر اس وجہ سے ہے کہ اس سے حدوث یا ترکیب لازم آتی ہے تو اور صفات سے بھی جیسے اترنا چڑھنا بات کرنا آنا جانا ہنسنا سننا دیکھنا ان صفات سے بھی لازم آتی ہے حالانکہ ان صفات کے ثبوت پر اہل سنت کا اجماع ہے اب یہ اعتراض مازری کا کہ جب صورت اللہ تعالیٰ کی لاکا لصور ہوئی تو آدم اس کی صورت پر کیونکر ہو گئے نا سمجھی سے ہے کس لیے کہ یہ تشبیہ صرف اطلاق لفظ میں ہے نہ کہ مراد اور حقیقت میں جیسے کوئی کہے اللہ بھی سنتا ہے آدمی بھی سنتا ہے اللہ کا بھی ہاتھ ہے آدمی کا بھی ہاتھ ہے اور یہ تشبیہ در حقیقت تشبیہ نہیں ہے بلکہ صرف اشتراک لفظ ہے حدیث میں مجاز اس کو کاف تشبیہ سے تعبیر کیا ورنہ یہ حدیث لیس کمثلہ شنی لے

۶۶۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ))

۶۶۵۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ سے بچا رہے (یعنی منہ پر نہ مارے)۔

باب: جو شخص لوگوں کو ناحق ستاوے
بغیر حق

۶۶۵۷- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمٍ بْنِ حِزَامٍ قَالَ مَرَّ بِالشَّامِ عَلَى أَنَسٍ وَقَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ وَصَبَّ عَلَى رُءُوسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هَذَا قِيلَ يُعَذِّبُونَ فِي الْخَرَاجِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ فِي الدُّنْيَا))

۶۶۵۷- ہشام بن حکیم بن حزام بن حزام کے ملک میں کچھ لوگوں پر گزرے وہ دھوپ میں کھڑے کئے گئے تھے اور ان کے سروں پر تیل ڈالا گیا تھا انھوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا سرکاری محصول دینے کے لیے ان کو سزا دی جاتی ہے انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ عذاب کرے گا ان لوگوں کو جو دنیا میں لوگوں کو عذاب کرتے ہیں (یعنی ناحق تو اس میں وہ عذاب داخل نہیں ہے جو خدا یا قصاص یا تعزیر اہو)۔

۶۶۵۸- عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَّ هِشَامُ بْنُ حَكِيمٍ بْنِ حِزَامٍ عَلَى أَنَسٍ مِنَ الْأَنْبَاطِ بِالشَّامِ قَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ فَقَالَ مَا شَأْنُهُمْ قَالُوا حُبِسُوا فِي الْحِزْيَةِ فَقَالَ هِشَامٌ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا.

۶۶۵۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ وہ عجم کے کاشکار تھے اور تیل ڈالنے کا ذکر نہیں ہے۔

۶۶۵۹- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ وَأَمِيرُهُمْ يَوْمَئِذٍ عُمَيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَلَى فِلَسْطِينَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَحَدَّثَهُ فَأَمَرَ بِهِمْ فَخُلُّوا.

۶۶۵۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ان دنوں حاکم وہاں کا عمیر بن سعد تھا جو والی تھا فلسطین کا (فلسطین کہتے ہیں بیت المقدس اور اس کے اطراف کے شہروں کو) ہشام بن حکیم اس کے پاس گئے اور یہ حدیث بیان کی اس نے حکم دیا وہ لوگ چھوڑ دیے گئے۔

ظہ کے مخالف ہو جاوے گی امام شوکانی نے اس حدیث میں علی صورت کی ضمیر آدم کی طرف پھیری ہے اور ایک قول یہ بھی لکھا ہے کہ صورت سے صفت مراد ہے پر یہ تاویل کچھ نہیں ہے اس لیے کہ ایسی تاویلات سے حدیث کا مضمون خراب ہوتا ہے اور وجہ پر نہ مارنے کی کوئی وجہ نہیں نکلتی سراج الوہاب میں علامہ ابو الطیب نے فرمایا کہ رائج طریقہ سلف یہ ہے یعنی جاری کرنا ان احادیث کا اپنے ظاہری معنوں پر بغیر تاویل اور تعطیل اور تکلیف اور تمثیل کے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ واللہ اعلم

۶۶۶۰- ترجمہ وہی ہے اس میں یہ ہے کہ ہشام بن حکیم نے ایک شخص کو دیکھا جو حص کا حاکم تھا وہ کاشتکاروں کو دھوپ میں عذاب دے رہا تھا جزیہ دینے کے لیے۔

۶۶۶۰- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ وَجَدَ رَجُلًا وَهُوَ عَلَى حِمَصٍ يُشْمِسُ نَاسًا مِنَ النَّبْطِ فِي أَدَاءِ الْحَزِيَّةِ فَقَالَ مَا هَذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا))

باب : مجمع میں ہتھیار لے جاوے تو اس کی احتیاط رکھے

بَابُ أَمْرِ مَنْ مَرَّ بِسِلَاحٍ فِي مَسْجِدٍ أَوْ سُوقٍ أَوْ غَيْرِهِمَا مِنَ الْمَوَاضِعِ الْجَامِعَةِ لِلنَّاسِ أَنْ يُمَسِّكَ بِنِصَالِهَا

۶۶۶۱- جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص تیر لے کر مسجد میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی پیکانوں کو پکڑ لے۔

۶۶۶۱- عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بِسِهَامٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا))

۶۶۶۲- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ایک شخص مسجد میں تیر لے کر آیا ان کی پیکانیں کھولے ہوئے آپ نے فرمایا ان کی پیکانیں تھام لے تاکہ کسی مسلمان کو چرہ نہ لگے۔

۶۶۶۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِأَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ قَدْ أَبْدَى نُصُولَهَا فَأَمَرَ أَنْ يَأْخُذَ بِنُصُولِهَا كَيْ لَا يَخْشِشَ مُسْلِمًا

۶۶۶۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک شخص کو تیر بانٹا تھا مسجد میں کہ تیر لے کر جب نکلے تو ان کی پیکان تھام لیا کرے۔

۶۶۶۳- عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا إِلَّا وَهُوَ آخِذٌ بِنُصُولِهَا وَقَالَ ابْنُ رُمَيْحٍ كَانَ يَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ

۶۶۶۴- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے مسجد یا بازار میں گزرے اور ہاتھ میں تیر ہوں تو چاہیے کہ ان کے گانے اپنے ہاتھ میں پکڑ لیوے پھر گانے پکڑ لیوے پھر گانے پکڑ لیوے (تین بار فرمایا تاکید کے لیے) ابو موسیٰ نے کہا قسم خدا کی ہم نہیں مرے یہاں تک کہ ہم

۶۶۶۴- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَجْلِسٍ أَوْ سُوقٍ وَبِيَدِهِ نَبْلٌ فَلْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا)) ثُمَّ لْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا قَالَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى وَاللَّهِ مَا مُتْنَا حَتَّى سَدَّ نَافَا

(۶۶۶۱) ☆ ان کی پیکانوں کو پکڑ لے تاکہ کسی کو صدمہ نہ پہنچے نوہی نے کہا جس سے ضرر کا احتمال ہو اس کا یہی حکم ہے ہمارے زمانہ میں ہندوؤں یا تفنگچے مجمع میں بھر کر نہ لے جانا چاہیے۔

بَعْضُنَا فِي وَجْهِ بَعْضٍ.

نے تیر کو لگایا ایک دوسرے کے منہ پر (یعنی آپس میں لڑے۔
اور رسول اللہ کے ارشاد کے خلاف کیا)۔

۶۶۶۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۶۶۵- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوْقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا بِكَفِّهِ أَنْ يَصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بِشَيْءٍ أَوْ قَالَ لِيَقْبِضَ عَلَى نِصَالِهَا))

باب: کسی مسلمان کو ہتھیار سے ڈرانے کی ممانعت
۶۶۶۶- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو
کوئی اپنے بھائی کو لوہے سے ڈراوے (یعنی ہتھیار سے) اس پر
فرشتے لعنت کرتے ہیں جب تک اس سے باز نہ آوے اگرچہ وہ اس
کا سگا بھائی ہو (اور اس کا مارنا منظور نہ ہو لیکن صرف ڈرانے میں اتنا
بڑا گناہ ہے۔ معاذ اللہ)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِالسَّلَاحِ إِلَى مُسْلِمٍ
۶۶۶۶- عَنْ هُرَيْرَةَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى يَدْعَهُ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ))

۶۶۶۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۶۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.
۶۶۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ بِالسَّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ))

۶۶۶۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو نہ دھمکاوے ہتھیار سے معلوم نہیں شیطان اس کے ہاتھ کو ڈمگادے (اور ہاتھ چل جاوے) پھر جہنم کے گڑھے میں جاوے۔

بَابُ فَضْلِ إِزَالَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ

باب: راہ میں سے موذی چیز ہٹانے کا ثواب
۶۶۶۹- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ایک شخص راہ میں جا رہا تھا اس نے راہ پر ایک شاخ دیکھی کانٹوں کی تو اس کو سر کا دیا اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کو قبول کیا اور اس کو بخش دیا (نووی نے کہا مسلمانوں کو ہر ایک طرح کا فائدہ دینے میں یہی ثواب ہے)۔

۶۶۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنًا شَوْكًا عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخْرَعَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغُفِرَ لَهُ))

۶۶۷۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا ایک شخص نے راہ میں کانٹوں کی ڈالی دیکھی تو کہا قسم خدا کی میں

۶۶۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنٍ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ

طَرِيقٍ فَقَالَ وَاللَّهِ لَأُنَحِّينَ هَذَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ
لَا يُؤْذِيهِمْ فَأَدْخِلَ الْجَنَّةَ))

۶۶۷۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
((لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ
قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَأَنَّهُ تُؤْذِي النَّاسَ))

۶۶۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ ((إِنَّ شَجَرَةً كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ
فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا فَدَخَلَ الْجَنَّةَ))

۶۶۷۳- عَنْ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلَّمَنِي شَيْئًا أَنْتَفِعَ بِهِ قَالَ
((اعْزِلِ الْأَذَى عَنِ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ))

۶۶۷۴- عَنْ بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَذْرِي لَعَسَى أَنْ تَمْضِيَ
وَأَبْقَى بَعْدَكَ فَزَوِّدْنِي شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْعَلْ كَذَا أَفْعَلْ كَذَا أَبُو بَكْرٍ
نَسِيَهُ وَأَمَرَ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ.

بَابُ تَحْرِيمِ تَعْذِيبِ الْهَرَّةِ وَنَحْوِهَا مِنْ
الْحَيَوَانِ الَّذِي لَا يُؤْذِي

۶۶۷۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((عَذِّبْتُ امْرَأَةً فِي هَرَّةٍ
سَجَنَتِهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلْتُ فِيهَا الدَّارَ لَا هِيَ
أَطْعَمَتُهَا وَسَقَتُهَا إِذْ هِيَ حَبَسْتُهَا وَلَا هِيَ
تَرَكَتُهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ))

۶۶۷۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ جُوَيْرِيَةَ

۶۶۷۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

اس کو ہٹادوں گا مسلمانوں کے آنے جانے کی راہ سے تاکہ ان کو
تکلیف نہ ہو اللہ تعالیٰ نے اس کو جنت میں داخل کیا۔

۶۶۷۱- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
میں نے جنت میں ایک شخص کو مزے اڑاتے دیکھا جس نے ایک درخت
کو راہ میں سے کاٹ دیا تھا جس سے تکلیف ہوتی تھی لوگوں کو۔

۶۶۷۲- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا ایک شخص آیا اور وہ
درخت کاٹ ڈالا وہ جنت میں گیا۔

۶۶۷۳- ابو بزرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے میں نے
عرض کیا اے نبی اللہ کے مجھ کو کوئی بات ایسی بتلائیے جس سے
فائدہ اٹھاؤں آپ نے فرمایا مسلمانوں کی راہ سے کوڑا ہٹا دے۔

۶۶۷۴- ابو بزرہؓ سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ
میں نہیں جانتا شاید آپ کی وفات ہو جائے اور میں آپ کے بعد
زندہ رہوں تو کوئی بات ایسی بتلائیے جس سے اللہ تعالیٰ مجھ کو نفع
دیوے آپ نے فرمایا ایسا کر ایسا کر راوی بھول گیا اور حکم کیا ایذا
دینے والی چیز کو راہ سے ہٹانے کا۔

باب: جو جانور ستا تانہ ہو اس کو تکلیف دینا حرام ہے
جیسے بلی کو

۶۶۷۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا ایک عورت کو عذاب ہوا ایک بلی کے لیے جس کو
اس نے قید کیا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئی پھر وہ عورت جہنم میں گئی۔
اس عورت نے اس بلی کو نہ کھانا دیا نہ پانی قید میں اور نہ چھوڑا کہ
زمین کے کیڑوں کو کھاتی۔

۶۶۷۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۶۷۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ اس بلی کو

((عَذِبَتْ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ أَوْتَقَتْهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَدْعُهَا تَأْكُلْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ))

باندھ دیا تھا۔

۶۶۷۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۶۶۷۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

((دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ مِنْ جَرَاءِ هِرَّةٍ لَهَا أَوْ هِرَّةٍ

رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا

تُرْمَرُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَ هَزْلًا))

۶۶۸۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْعِزُّ إِزَارَةٌ وَالْكَبْرِيَاءُ رِدَاؤُهُ

فَمَنْ يُنَازِعُنِي عَذْبُهُ))

۶۶۸۱- عَنْ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

حَدَّثَ ((أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ

لِفُلَانٍ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلَّى

عَلَيَّ أَنْ لَا أَعْفِرَ لِفُلَانٍ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ

وَأَحْبَبْتُ عَمَلَكَ)) أَوْ كَمَا قَالَ.

۶۶۸۲- عَنْ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

حَدَّثَ ((أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ

لِفُلَانٍ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلَّى

عَلَيَّ أَنْ لَا أَعْفِرَ لِفُلَانٍ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ

وَأَحْبَبْتُ عَمَلَكَ)) أَوْ كَمَا قَالَ.

۶۶۸۳- عَنْ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

حَدَّثَ ((أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ

لِفُلَانٍ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلَّى

عَلَيَّ أَنْ لَا أَعْفِرَ لِفُلَانٍ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ

وَأَحْبَبْتُ عَمَلَكَ)) أَوْ كَمَا قَالَ.

۶۶۸۴- عَنْ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

حَدَّثَ ((أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ

لِفُلَانٍ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلَّى

عَلَيَّ أَنْ لَا أَعْفِرَ لِفُلَانٍ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ

باب: غرور کرنا حرام ہے

۶۶۸۰- ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا عزت پروردگار کی ازار ہے اور بزرگی اس کی چادر

ہے (یعنی یہ دونوں اسکی صفتیں ہیں) پھر پروردگار فرماتا ہے جو

کوئی یہ دونوں صفتیں اختیار کرے میں اس کو عذاب دوں گا۔

باب: اللہ کی رحمت سے کسی کو ناامید کرنا

حرام ہے

۶۶۸۱- جناب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا ایک شخص بولا قسم اللہ کی اللہ تعالیٰ فلاں کو نہیں بخشے گا اللہ

تعالیٰ نے فرمایا کون ہے وہ جو قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہ بخشوں

گا میں نے اس کو بخش دیا اور اس کے (جس نے قسم کھائی تھی)

اعمال لغو کر دیے۔ (بیکار)۔

(۶۶۸۰) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے غرور پر سخت وعید نکلی اور یہ ثابت ہوا کہ غرور حرام ہے اور یہ صفت خاص پروردگار کی ہے۔

سراور ارسد کبریا و منی کہ ملکش قدیم ست و ذاتش غنی

(۶۶۸۱) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے اہل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو بے توبہ کے بھی گناہ معاف ہو سکتے ہیں

اور معتزلہ نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ کبار سے اعمال صالحہ حبط ہو جاتے ہیں اور اہل سنت کا یہ مذہب ہے کہ اعمال صرف کفر سے حبط

ہوتے ہیں اور اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اس کی نیکیاں برائیوں کے سامنے گر گئیں یا اس نے اور کوئی کام ایسا کیا ہو گا جس سے وہ کافر

ہو گیا ہو گا یا یہ حکم اگلی امتوں کے لیے تھا اتنی

باب: ناتوانوں اور گنہگاروں کی فضیلت

۶۶۸۲- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہت لوگ پریشان بال غبار آلودہ دروازوں پر سے دھکیلے ہوئے ایسے ہیں کہ اگر خدا کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھیں تو خدا ان کی قسم کو سچا کر دیوے۔

باب: یہ کہنا منع ہے کہ لوگ تباہ ہوئے

۶۶۸۳- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی یہ کہے لوگ ہلاک ہوئے (حقارت سے اپنے تئیں عمدہ جان کر اور جو افسوس یا رنج سے دین کی خرابی پر کہے تو منع نہیں ہے) تو وہ خود سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔
۶۶۸۳- ترجمہ دینی جو گزر

باب: ہمسائے کا حق

۶۶۸۵- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمیشہ جبرئیلؑ مجھ کو نصیحت کرتے رہے ہمسائے کے ساتھ سلوک کرنے کی یہاں تک کہ میں سمجھا کہ وہ ہمسایہ کو وارث بنا دیں گے۔

۶۶۸۶- ترجمہ دینی جو گزر

۶۶۸۷- ابن عمرؓ سے بھی ایسی روایت ہے۔

بَابُ فَضْلِ الضُّعَفَاءِ وَالْخَامِلِينَ

۶۶۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((رُبُّ أَشْعَثَ مَنْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِلْأَبْرَةِ))

بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَوْلِ هَلْكَ النَّاسُ

۶۶۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلْكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلُكُهُمْ)) قَالَ أَبُو إِسْحَقَ لَا أَذْرِي أَهْلُكُهُمْ بِالنَّصْبِ أَوْ أَهْلُكُهُمْ بِالرَّفْعِ.
۶۶۸۴- عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالْجَارِ

۶۶۸۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لِيُورَثَنِي))

۶۶۸۶- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۶۶۸۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ

(۶۶۸۲) یعنی بعض ہنگام خدا ظاہر کے تو ایسے ذلیل اور برے ہیں کہ کوئی دروہہ پر نہ کھڑا ہونے دے اور ہاتھ کے ایسے صاف ہیں کہ خدا جل جلالہ کو ان کی خاطر داری منظور رہتی ہے اس حدیث سے دو فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ کسی مسلمان بد ظاہر کو چھین نہ جانے خاکسداں جہاں را بھدات مگر توجہ دہنی کہ دریں گرد سوارے باشد

مگر یہ بھی نہ چاہیے کہ خلاف شرع فقیروں کو دلی اور قطب حرام کی طرف اعتقاد کرے اس واسطے کہ حضرت نے اس حدیث میں بعض پریشان موخاکساروں کو مقبول فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ شراب خور یا ہک یا بھگ پینے والے ڈاڑھی منڈے بھی ایسے ہوتے ہیں دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے ساتھ خاکسداں کی اور گنہگاری حق تعالیٰ کو پسند ہے۔ (تخلیۃ الاخیار)

(۶۶۸۵) یعنی یہاں تک ہمسائے کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کی کہ میں سمجھا کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسائے کا وارث ہو جاوے گا اس حدیث میں حق مسائگی کی نہایت تاکید ہے۔

اللہ ﷺ ((مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورَثُهُ))

۶۶۸۸- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر جب تو گوشت پکاوے تو شوربا، رکھ اور خیال رکھ اپنے ہمسایوں کا۔

۶۶۸۸- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ))

۶۶۸۹- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے دوست نے مجھ کو وصیت کی کہ جب گوشت پکاوے تو شوربا، رکھ اور اپنے ہمسایہ کے گھر والوں کو دیکھ ان کو اس میں سے (جانی دوست سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں)۔

۶۶۸۹- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِي ((إِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَأَكْثِرْ مَاءَهُ ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتِ مَنْ جِيرَانِكَ فَأَصْبِهِمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ))

باب: ملاقات کے وقت کشادہ پیشانی سے ملنا

بَابِ اسْتِحْبَابِ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللَّقَاءِ

۶۶۹۰- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا احسان اور نیکی کو کم مت سمجھ (یعنی ثواب سے خالی نہیں) اور بھی ایک احسان ہے کہ اپنے بھائی سے ملے کشادہ پیشانی کے ساتھ

۶۶۹۰- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلِقٍ))

باب: اچھے کام میں سفارش کرنا مستحب ہے

بَابِ اسْتِحْبَابِ الشَّفَاعَةِ فِيمَا لَيْسَ بِحَرَامٍ

۶۶۹۱- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی حاجت لے کر آتا ہے تو آپ اپنے ساتھیوں سے فرماتے سفارش کرو تم کو ثواب ہو گا اور اللہ تعالیٰ تو اپنے پیغمبر کی زبان پر وہی حکم کرے گا جو چاہتا ہے۔

۶۶۹۱- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَى جُلَسَائِهِ فَقَالَ ((اشْفَعُوا فَلْتَوْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا أَحَبَّ))

باب: نیک صحبت کا حکم

بَابِ اسْتِحْبَابِ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِينَ

۶۶۹۲- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نیک مصاحب اور بد مصاحب کی مثال ایسی ہے جیسے مشا

۶۶۹۲- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ

(۶۶۹۱) ☆ یعنی میں تو وہی کروں گا جو حق ہے لیکن تم اپنا ثواب نہ ضائع کرو سفارش کرو نووی نے کہا شفاعت یعنی سفارش بادشاہ اور حاکم اور شخص کے پاس درست ہے اگرچہ ظلم روکنے کے لیے یا سزا کو معاف کرنے کے لیے یا کسی کو کچھ دلوانے کے لیے ہو لیکن حدود میں سفارش حرام ہے اسی طرح ناحق کرنے کے لیے۔

(۶۶۹۲) ☆ یعنی عطار کے پاس جو کوئی بیٹھے تو فائدہ سے خالی نہیں اگر عطر نہ خریدے تو خوشبو ہی سہی یہی مثال نیک شخص کی ہے کہ عالم درویش یا حکیم کی صحبت میں کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوتا ہے اور بھٹی پھونکنے والا بد شخص کی طرح ہے بد کی صحبت میں نقصان ضرور ہے

السَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكَبِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُخَذِّبَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكَبِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً))

بَابُ فَضْلِ الْإِحْسَانِ إِلَى الْبَنَاتِ

۶۶۹۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَاءَنِي امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَأَلَتْنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَأَخَذَتْهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْنَتَاهَا فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنِي حَدِيثَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ ابْتَلَى مِنْ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ))

۶۶۹۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَنِي مِسْكِينَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَأَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلَيَّ فِيهَا تَمْرَةً لِنَآكُلَهَا فَاسْتَطَعْتُهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتْ التَّمْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَأَعْجَبَنِي شَأْنُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنْ

بیچنے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی مشک والا یا تو تجھے یونہی دے گا (تجھ کے طور پر سونگھنے کے لیے) یا تو اس سے خریدے گا یا تو اس سے اچھی خوشبو پائے گا اور بھٹی پھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلادے گا یا بری بو تجھ کو سونگھنی پڑے گی۔

باب: بیٹیوں کے پالنے کی فضیلت

۶۶۹۳- ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک عورت آئی اس کی دو بیٹیاں اس کے ساتھ تھیں اس نے مجھ سے سوال کیا میرے پاس کچھ نہ تھا ایک کھجور تھی وہی میں نے اس کو دے دی اس نے وہ کھجور لے کر دو ٹکڑے کئے اور ایک ایک ٹکڑا دونوں بیٹیوں کو دیا اور آپ کچھ نہ کھایا پھر اٹھی اور چلی بعد اس کے رسول اللہ تشریف لائے میں نے اس عورت کا حال آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا جو بتلا ہو بیٹیوں میں (یعنی اس کی بیٹیاں ہوں) پھر وہ ان کے ساتھ نیکی کرے (ان کو پالے دین کی تعلیم کرے نیک شخص سے نکاح کر دے) تو وہ قیامت کے دن اس کی آڑ ہوں گی جہنم سے۔

۶۶۹۴- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک فقیرنی میرے پاس آئی اپنی دونوں بیٹیوں کو لیے ہوئے میں نے اس کو تین کھجوریں دیں اس نے ہر ایک بیٹی کو ایک ایک کھجور دی اور تیسری کھجور کھانے کے لیے منہ سے لگائی اتنے میں اس کی بیٹیوں نے (وہ کھجور بھی مانگی کھانے کو) اس نے اس کھجور کے جس کو خود کھانا چاہتی تھی دو ٹکڑے کئے مجھے یہ حال دیکھ کر تعجب ہوا میں نے جو اس نے کیا تھا رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس سبب سے اس کے لیے جنت واجب کر دی یا

لے ہوتا ہے اگر بدی نہ سیکھے جب بھی اس کا اثر ضرور ہوتا ہے اور ادا کرنے درجہ یہ ہے کہ نیکی اور عبادت کی لذت کم ہو جاتی ہے نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مشک پاک ہے اور اس پر اجماع ہے علماء کا لیکن شیعہ سے اس کی نجاست منقول ہے اور ان کا قول باطل ہے حدیث سے اور اجماع سے اور ہمیشہ مسلمان مشک لگاتے ہوئے آئے اور بیچتے ہوئے۔ انہی مختصراً

النار))۔

۶۶۹۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ عَالَ جَارِيتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ)) وَضَمَّ أَصَابِعَهُ.

اس کو جہنم سے آزاد کر دیا۔

۶۶۹۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دو لڑکیوں کو پالے ان کے جوان ہونے تک قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح سے آویں گے اور آپ نے اپنی انگلیوں کو ملایا (یعنی میرا اس کا ساتھ ہوگا قیامت کے دن مسلمان کو چاہیے کہ اگر خود اس کی لڑکیاں ہوں تو خیر ورنہ دو یتیم لڑکیوں کو پالے اور جوان ہونے پر ان کا نکاح کر دیوے تاکہ حضرت کا ساتھ اس کو نصیب ہو)۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ يَمُوتُ لَهُ وَلَدٌ فَيُحْتَسِبُهُ

۶۶۹۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ)).

باب: جس شخص کا بچہ مرے اور وہ صبر کرے

۶۶۹۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مسلمان کے تین بچے مر جاویں اس کو جہنم کی آگ نہ لگے گی مگر قسم اتارنے کے لیے (یعنی اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو دوزخ پر سے نہ گزرے اس وجہ سے اس کا بھی گزر دوزخ پر سے ہوگا پر اور کسی طرح عذاب نہ ہوگا)۔

۶۶۹۷- عَنْ الزُّهْرِيِّ يَأْسَنَادُ مَالِكٍ وَبِمَعْنَى حَدِيثِهِ إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ ((فَلْيَجِ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ)).

۶۶۹۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں سے فرمایا تم میں سے جس کے تین لڑکے مر جاویں اور وہ خدا کی رضامندی کے واسطے صبر کرے تو جنت میں جاوے گی ایک عورت بولی یا رسول اللہ ﷺ اگر دو بچے مر میں آپ نے فرمایا دو ہی سہی۔

۶۶۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ ((لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتُحْتَسِبُهُ إِلَّا دَخَلَتْ الْجَنَّةَ)) فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ أَوْ اثْنَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((أَوْ اثْنَيْنِ)).

۶۶۹۹- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ساری باتیں آپ کی مردی سنا کرتے ہیں تو ہمارے لیے بھی ایک دن مقرر کیجئے جس دن ہم آپ کے پاس آیا کریں اور آپ ہم کو وہ باتیں

۶۶۹۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ تَعْلَمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ قَالَ

((اجْتَمِعْنَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا)) فَاجْتَمِعْنَ فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ ((مَا مِنْكُمْ مِنْ امْرَأَةٍ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً إِلَّا كَانُوا لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ)) فَقَالَتْ امْرَأَةٌ وَأَنْثَيْنِ وَأَنْثَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنْثَيْنِ وَأَنْثَيْنِ وَأَنْثَيْنِ.

۶۷۰۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ((ثَلَاثَةٌ لَمْ يَتْلَعُوا الْحِنْثَ)).

۶۷۰۱- عَنْ أَبِي حَسَّانٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّهُ قَدْ مَاتَ لِي ابْنَانِ فَمَا أَنْتَ مُخَذِّئِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحَدِيثٍ تُطِيبُ بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ قَالَ نَعَمْ ((صِبَاغُهُمْ دَعَامِصُ الْجَنَّةِ يَتَلَقَّى أَحَدُهُمْ أَبَاهُ أَوْ قَالَ أَبَوَيْهِ فَيَأْخُذُ بِرُؤُوسِهِ أَوْ قَالَ بِيَدَيْهِ كَمَا آخُذُ أَنَا بِصَفِيَّةَ ثَوْبِكَ هَذَا فَلَا يَتَنَاهَى أَوْ قَالَ فَلَا يَنْتَهِي حَتَّى يَدْخُلَهُ اللَّهُ وَأَبَاهُ الْجَنَّةَ)) وَفِي رِوَايَةٍ سَوِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو السَّيْلِ.

۶۷۰۲- عَنْ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تُطِيبُ بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ نَعَمْ.

۶۷۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَنْتِ امْرَأَةُ النَّبِيِّ ﷺ بِصَبِيٍّ لَهَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ لَهُ فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً قَالَ ((دَفَنْتِ ثَلَاثَةً)) قَالَتْ نَعَمْ قَالَ ((لَقَدْ احْتَضَرْتَ بِحِطَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ)) قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ وَ قَالَ الْبَاقُونَ عَنْ طَلْقٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْجَدَّ.

سکھا دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائیں آپ نے فرمایا اچھا فلاں دن تم جمع ہونا وہ جمع ہوئیں رسول اللہ ان کے پاس تشریف لائے پھر فرمایا تم میں سے جس عورت نے اپنے آگے تین بچے بھیجے (یعنی تین بچے اس کے مر گئے) تو وہ اس کی آڑ ہو جائیں گے جہنم سے ایک عورت بولی اور دو بچے دو بچے دو بچے آپ نے فرمایا اور دو بچے دو بچے دو بچے (یعنی ان کا بھی یہی حکم ہے)۔

۶۷۰۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ تین بچے سیانے نہ ہوئے ہوں۔

۶۷۰۱- ابو حسان سے روایت ہے میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا میرے دو بیٹے مر گئے تو تم مجھ سے حدیث نہیں بیان کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جس سے ہمارا دل خوش ہوا انھوں نے کہا اچھا چھوٹے بچے تو جنت کے کیڑے ہیں (یعنی جنت سے جدا نہ ہوں گے جیسے پانی کا کیڑا پانی سے جدا نہیں ہوتا) وہ اپنے باپوں سے ملیں گے یا ماں باپ سے اور ان کا کپڑا پکڑیں گے یا ہاتھ جیسے میں اس وقت تیرے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہوں پھر نہ چھوڑیں گے یہاں تک کہ اللہ ان کو اور ان کے باپوں کو جنت میں داخل کرے گا۔

۶۷۰۲- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۷۰۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت ایک بچے لے کر آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا اے نبی اللہ کے دعا کیجئے اس کے لیے (عمر دراز ہونے کی) کیونکہ میں تین بچوں کو گاڑ چکی ہوں آپ نے فرمایا تو نے ایک مضبوط آڑ کر لی جہنم سے۔

۶۷۰۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بَائِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَشْتَكِي وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْهِ قَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً قَالَ ((لَقَدْ اخْطَرْتَ بِحِطَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ)) قَالَ زُهَيْرٌ عَنْ طَلْقٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكُتَيْبَةَ.

بَاب إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا حَبَّهِ

إِلَى عِبَادِهِ

۶۷۰۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ أَحَبَّ اللَّهُ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَقَالَ إِنِّي أَحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ قَالَ فَيَحِبُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيَحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ قَالَ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَيَقُولُ إِنِّي أَبْغَضُ فُلَانًا فَأَبْغِضْهُ قَالَ فَيَبْغِضُهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضُوهُ قَالَ فَيَبْغِضُونَهُ ثُمَّ تَوْضَعُ لَهُ الْبُغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ))

۶۷۰۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے اس بیٹے کے لیے دعا فرمائیے وہ بیمار ہے اور میں ڈرتی ہوں کہیں مر نہ جاوے میں تین بچوں کو گاڑ چکی ہوں آپ نے فرمایا تو نے تو ایک مضبوط روک کر لی جہنم کی۔

باب : جب خداوند کریم کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو آسمان کے فرشتے بھی اس سے محبت کرتے ہیں

۶۷۰۵- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں محبت کرتا ہوں فلاں بندے سے تو بھی اس سے محبت کر پھر جبریل محبت کرتے ہیں اس سے اور آسمان میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے فلاں سے تم بھی محبت کرو اس سے پھر آسمان والے فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں بعد اس کے زمین والوں کے دلوں میں وہ مقبول ہو جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ دشمنی رکھتا ہے کسی بندے سے تو جبریل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں فلاں کا دشمن ہوں تو بھی اس کا دشمن ہو پھر وہ بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں پھر منادی کر دیتے ہیں آسمان والوں میں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے دشمنی رکھتا ہے تم بھی اس سے دشمنی رکھو وہ بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں بعد اس کے زمین والوں کے دلوں میں اس کی دشمنی جم جاتی ہے (یعنی زمین میں بھی جو اللہ کے نیک بندے یا فرشتے ہیں وہ اس کے دشمن رہتے ہیں سچ ہے ۔

از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت۔)

۶۷۰۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا

۶۷۰۶- عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْبُغْضِ.

۶۷۰۷- عَنْ أَبِي أَبِي صَالِحٍ قَالَ كُنَّا بِعَرَفَةَ فَمَرَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَقَامَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لِأَبِي يَا أَبَتِ إِنِّي أَرَى اللَّهَ يُحِبُّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ لِمَا لَهُ مِنَ الْحُبِّ فِي قُلُوبِ النَّاسِ فَقَالَ بِأَبِيكَ أَنْتَ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سُهَيْلٍ.

بَابُ الْأَرْوَاحِ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ

۶۷۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ))

۶۷۰۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِحَدِيثٍ يَرْفَعُهُ قَالَ ((النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَّهُوا وَالْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ))

بَابُ الْمَرْءِ مَعَ مَنْ أَحَبَّ

۶۷۱۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۶۷۰۷- ابو صالح سے روایت ہے ہم عرفات میں تھے تو عمر بن عبدالعزیز جو حاجیوں کے سردار تھے نکلے لوگ کھڑے ہو گئے ان کے دیکھنے کو میں نے اپنے باپ سے کہا اے بابا میں سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے عمر بن عبدالعزیز کو۔ باپ نے پوچھا کیوں؟ میں نے کہا اس واسطے کہ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت پڑ گئی ہے انھوں نے کہا قسم ہے تیرے باپ (کے پیدا کرنے والے) کی میں نے ابو ہریرہ سے سنا ہے وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ کی پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

باب: روحوں کے جھنڈ جھنڈ ہیں

۶۷۰۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا روحوں کے جھنڈ جھنڈ ہیں پھر جنھوں نے ان میں سے ایک دوسرے کی پہچان کی تھی وہ دنیا میں بھی دوست ہوتی ہے اور جو وہاں الگ تھیں یہاں بھی الگ رہتی ہیں۔

۶۷۰۹- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں کی بھی مثال ایسی ہے جیسے کانوں کی سونے اور چاندی کی جاہلیت کے زمانے میں جو لوگ بہتر تھے اسلام کے زمانے میں بھی وہی بہتر ہیں (یعنی جو اس وقت میں شریف اور نیک ذات اور خوش خلق تھے یا شجاع اور بہادر تھے وہ اسلام میں بھی ایسے ہیں جب سمجھدار ہوں اور روحوں کے جھنڈ جھنڈ الگ ہیں پھر جن روحوں کو ایک دوسرے سے وہاں پہچان تھی دنیا میں بھی ان میں الفت ہوئی اور جو وہاں غیر تھیں وہ یہاں بھی غیر رہیں۔

باب: آدمی اسی کے ساتھ ہو گا جس سے دوستی رکھے

۶۷۱۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار

(۶۷۰۸) پہچان سے یہ غرض ہے کہ ایک صفات کی تھیں یا سعادت اور شقاوت میں موافق تھیں غرض یہ کہ اچھی رو میں دنیا میں بھی آپس میں دوست ہوتی ہیں اور بری بروں کی۔

اَنْ اَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا اَعْدَدْتَ لَهَا)) قَالَ حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ قَالَ ((اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ))

نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا قیامت کب ہے؟ آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا سامان کیا ہے؟ وہ بولا اللہ اور اس کے رسول کی محبت آپ نے فرمایا تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے (گو اور اعمال کم ہوں)۔

۶۷۱۱- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ ((وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا)) فَلَمْ يَذْكُرْ كَبِيرًا قَالَ وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ ((اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ))

۶۷۱۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ اس گنوار نے بہت سامان بیان نہ کیا اور کہا لیکن میں محبت رکھتا ہوں اللہ اور اس کے رسول سے۔

۶۷۱۲- عَنْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرٍ أَحْمَدُ عَلَيْهِ نَفْسِي.

۶۷۱۲- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ اس گنوار نے کہا میں نے تو قیامت کے لیے کوئی بڑا سامان نہیں کیا ہے جس پر اپنی تعریف کروں۔

۶۷۱۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رِوَايَةٍ عَنْ أَحَدِ شَخْصٍ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ ((وَمَا اَعْدَدْتَ لِلْسَّاعَةِ)) قَالَ حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ قَالَ ((فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ)) قَالَ أَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحًا أَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ)) قَالَ أَنَسٌ فَأَنَا أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَرْجُو أَنَّ أَكُونَ مَعَهُمْ وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِأَعْمَالِهِمْ.

۶۷۱۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب ہے آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا تیار کیا ہے وہ بولا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت کو آپ نے فرمایا تو تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے انس نے کہا ہم اسلام کے بعد کسی چیز سے اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا اس حدیث کے سننے سے ہوئے انس نے کہا میں تو محبت رکھتا ہوں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور ابو بکر اور عمرؓ سے اور مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میں ان کے ساتھ ہوں گا گو میں نے ان کے سے اعمال نہیں کئے۔

۶۷۱۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَنَسٍ فَأَنَا أُحِبُّ وَمَا بَعْدَهُ.

۶۷۱۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۷۱۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ يَتِمُّ أَمَّا

۶۷۱۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اور

(۶۷۱۴) ☆ نووی نے کہا اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی فضیلت یہ ہے کہ ان دونوں کے حکم پر چلے اور جس سے منع کیا ہے اس سے باز رہے اور شرع پر قائم رہے اور محبت میں صالحین کی یہ ضروری نہیں کہ ان کے برابر اعمال کرے ورنہ وہ تو ان کے مثل ہو جائے گا۔ بیت

احب الصالحين ولست منهم لعل الله يرزقون صلاحاً

وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَارِجِينَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِينَا رَجُلًا عِنْدَ سِدَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا أَعَدَدْتُ لَهَا)) قَالَ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَعَدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ ((فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحَبَّتَ)).

۶۷۱۶- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِخَوَرِهِ.

۶۷۱۷- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

۶۷۱۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحَبُّ قَوْمًا وَلَمَّا يُلْحَقْ بِهِمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ)).

۶۷۱۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۶۷۲۰- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ.

بَابُ الشَّاءِ عَلَى الصَّالِحِ لَا تَضُرُّهُ

۶۷۲۱- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ.

۶۷۲۲- عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ بِإِسْنَادِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرِ عَبْدِ الصَّمَدِ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ كَمَا قَالَ حَمَّادٌ.

رسول اللہ ﷺ دونوں مسجد سے نکل رہے تھے اتنے میں ایک شخص ہم کو ملا مسجد کے سائبان کے پاس اور بولا یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب ہوگی آپ نے فرمایا تو نے کیا سامان تیار کیا ہے قیامت کے لیے یہ سن کر وہ شخص دب گیا پھر بولا یا رسول اللہ میں نے تو کچھ بہت نماز اور روزہ اور صدقہ تیار نہیں کیا البتہ میں محبت رکھتا ہوں اللہ سے اور اس کے رسول سے آپ نے فرمایا تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے۔

۶۷۱۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۷۱۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۷۱۸- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے پاس ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے باب میں جو محبت رکھے ایک قوم سے اور اس قوم کے سے عمل نہ کرے آپ نے فرمایا آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرے۔

۶۷۱۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۷۲۰- ابو موسیٰ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

باب: نیک آدمی کی تعریف دنیا میں اس کو خوشی ہے

۶۷۲۱- ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ سے کہا گیا آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے باب میں جو اچھے اعمال کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ بالفعل خوشخبری ہے مومن کو (یعنی آخرت میں جو ثواب اور اجر ہے وہ تو الگ ہے یہ دنیا ہی میں خوشی ہے اس کے لیے کہ لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں)۔

۶۷۲۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

کِتَابُ الْقَدْرِ

تقدیر کے مسائل

۶۷۲۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ ((إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ عِلَاقَةٌ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ مُضْغَةٌ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ وَيُؤَمَّرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ يَكْتُبُ رِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَأَوَّلُ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلٍ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلٍ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنْ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلٍ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلٍ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا))

۶۷۲۳- عبد اللہ سے روایت ہے حدیث بیان کی ہم سے رسول اللہ ﷺ نے اور آپ سچے ہیں سچے ہوئے بے شک تم میں سے ہر ایک آدمی کا نطفہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن میں لہو کی پھٹکی ہو جاتا ہے پھر چالیس دن میں گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پھر خدا تعالیٰ اس کی طرف فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور چار باتوں کا اس کو حکم ہوتا ہے کہ اس کی روزی لکھتا ہے (یعنی محتاج ہو گا یا مالدار) اور اس کی عمر لکھتا ہے (کہ کتنا جئے گا) اور اس کے عمل لکھتا ہے (کہ کیا کیا کرے گا) اور یہ لکھتا ہے کہ نیک بخت (بہشتی) ہو گا یا بد بخت (دوزخی) ہو گا سو میں قسم کھاتا ہوں اس کی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ بے شک تم لوگوں میں سے کوئی بہشتیوں کے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور بہشت میں ہاتھ بھر کا فرق رہ جاتا ہے (یعنی بہت قریب ہو جاتا ہے) پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہو جاتا ہے سو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر دوزخ میں جاتا ہے اور مقرر کوئی آدمی عمر بھر دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ دوزخ میں اور اس میں سوائے ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہیں رہتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہوتا ہے سو بہشتیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر بہشت میں جاتا ہے۔

(۶۷۲۳) اس حدیث میں انسان کی ابتداء انتہاء اور تقدیر کا بیان ہے عوام لوگ اس کا مطلب خصوصاً تقدیر کا بھید نہیں سمجھ سکتے اس کے سمجھنے کو بہت علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن اتنا جا لینا چاہیے کہ جب خاتمے پر مدار ٹھہراتو کوئی اپنی عبادت اور بندگی پر گھمنڈ نہ کرے اس واسطے کہ خاتمے کا حال کیا معلوم ہے کہ کیا ہو گا اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی نہ جاننا چاہیے شاید کہ مرتے وقت اس کا خاتمہ بخیر ہو بعض نادان کہتے ہیں کہ جب خاتمے پر بات رہی تو جوانی میں عیش کرنی چاہیے ضعیفی میں توبہ کر لیں گے سو یہ شیطان نے ان کو دھوکا دیا ہے اس واسطے کہ اللہ

۶۷۲۴- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۶۷۲۴- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فِي حَدِيثٍ وَكَيْفَ ((إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً)) وَ قَالَ فِي حَدِيثٍ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ ((أَرْبَعِينَ لَيْلَةً أَرْبَعِينَ يَوْمًا)) وَأَمَّا فِي حَدِيثِ حَرِيرٍ وَعَيْسَى ((أَرْبَعِينَ يَوْمًا))۔

۶۷۲۵- عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ ((يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ بِأَرْبَعِينَ أَوْ خَمْسَةَ وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَيُكْتَبَانِ فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ أَذْكَرٌ أَوْ أَثْنَى فَيُكْتَبَانِ وَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَآثَرُهُ وَأَجَلُهُ وَرِزْقُهُ ثُمَّ تُطَوَّى الْعُصْفُ فَلَا يُزَادُ فِيهَا وَلَا يُنْقَصُ))۔

۶۷۲۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَالسَّعِيدُ مَنْ وَعِظَ بغيرِهِ فَأَنَّى رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُقَالُ لَهُ حُذَيْفَةُ بْنُ أَسِيدٍ الْغِفَارِيُّ فَحَدَّثَهُ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ وَكَيْفَ يَشَقِي رَجُلٌ بغيرِ عَمَلٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ أَتَتَعَبُ مِنْ ذَلِكَ فَأَنَّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَأَرْبَعُونَ لَيْلَةً بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجَلَدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ أَذْكَرٌ أَمْ أَثْنَى فَيُقْضَى رَبُّكَ مَا شَاءَ

۶۷۲۵- حذیفہ بن اسید سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتہ نطفے کے پاس جاتا ہے جب وہ بچہ دانی میں جم جاتا ہے چالیس یا پینتالیس دن کے بعد اور کہتا ہے اے رب اس کو بد بخت لکھوں یا نیک بخت پھر جو پروردگار کہتا ہے ویسا ہی لکھتا ہے پھر کہتا ہے مرد لکھوں یا عورت پھر جو پروردگار فرماتا ہے ویسا لکھتا ہے اور اس کا عمل اور عمر اور روزی لکھتا ہے پھر کتاب لپیٹ دی جاتی ہے نہ اس سے کوئی چیز بڑھتی ہے نہ گھٹتی۔

۶۷۲۶- عبد اللہ بن مسعود کہتے تھے بد بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ سے بد بخت ہے اور نیک بخت وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت پاوے عامر بن واثلہ عبد اللہ بن مسعود سے یہ سن کر رسول اللہ کے ایک صحابی کے پاس آئے جن کو حذیفہ بن اسید غفاری کہتے تھے اور ان سے یہ حدیث بیان کی کہا بغیر عمل کے آدمی کیسے بد بخت ہو گا حذیفہ بولے تو اس سے تعجب کرتا ہے میں نے سنا رسول اللہ سے فرماتے تھے جب نطفے پر بیالیس راتیں گزر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اس کے پاس وہ اس کی صورت بناتا ہے اور اس کے کان آنکھ اور کھال اور گوشت اور ہڈی بناتا ہے پھر عرض کرتا ہے اے پروردگار یہ مرد ہو یا عورت پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم دیتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے پھر عرض

ضعیفی تک جینے کا کہاں سے یقین ہو شاید جوانی میں موت آ جاوے بلکہ ہر دم موت سر پر کھڑی ہے عاقل آدمی اگر غور کرے تو اس کو کسی وقت خدا سے غافل ہونا لازم نہیں اس واسطے کہ "ہمیں نفس واپس بود" الہی اپنے کرم سے ہم کو نفس اور شیطان کے جال سے نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین۔ (تحفۃ الاخیار)

وَيَكْتُبُ الْمَلِكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ أَجَلُهُ فَيَقُولُ
رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلِكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ
رِزْقُهُ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلِكُ ثُمَّ
يَخْرُجُ الْمَلِكُ بِالصَّحِيفَةِ فِي يَدِهِ فَلَا يَزِيدُ
عَلَى مَا أَمَرَ وَلَا يَنْقُصُ)).

۶۷۲۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ وَسَاقُ
الْحَدِيثِ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ.

۶۷۲۸- عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ حَدِيقَةَ بْنِ أُسَيْدِ
الْغِفَارِيِّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِأَذْنِيَّ
هَاتَيْنِ يَقُولُ ((إِنَّ النُّطْفَةَ تَقَعُ فِي الرَّحِمِ
أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ يَتَصَوَّرُ عَلَيْهَا الْمَلِكُ)) قَالَ
زُهَيْرٌ حَسِبْتُهُ قَالَ الَّذِي يَخْلُقُهَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ
أَذْكَرٌ أَوْ أُنْثَى فَيَجْعَلُهُ اللَّهُ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَى ثُمَّ
يَقُولُ يَا رَبِّ أَسَوِيٌّ أَوْ غَيْرُ سَوِيٍّ فَيَجْعَلُهُ اللَّهُ
سَوِيًّا أَوْ غَيْرُ سَوِيٍّ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ مَا رِزْقُهُ مَا
أَجَلُهُ مَا خَلْقُهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ اللَّهُ شَقِيًّا أَوْ سَعِيدًا.

۶۷۲۹- عَنْ حَدِيقَةَ بْنِ أُسَيْدِ الْغِفَارِيِّ
صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((أَنْ مَلَكًا مُوَكَّلًا بِالرَّحِمِ إِذَا
أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا يَأْذِنُ اللَّهُ لِبِضْعٍ
وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

۶۷۳۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَرَفَعَ الْحَدِيثَ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ
وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ نُطْفَةٍ أَيُّ
رَبِّ عِلْقَةٍ أَيُّ رَبِّ مُضْغَةٍ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ
يَقْضِيَ خَلْقًا قَالَ قَالَ الْمَلِكُ أَيُّ رَبِّ ذَكَرٌ أَوْ

کرتا ہے اے پروردگار اس کی عمر کیا ہے پھر جو پروردگار چاہتا ہے
وہ حکم کرتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے پھر عرض کرتا ہے اے
پروردگار اس کی روزی کیا ہے پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم
کرتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے پھر وہ فرشتہ اپنے ہاتھ میں یہ کتاب
باہر لے کر نکلتا ہے اور اس سے کوئی نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے۔

۶۷۲۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۷۲۸- ابوسریحہ حدیفہ بن اسید غفاری سے روایت ہے میں
نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اپنے ان دونوں کانوں سے آپ
فرماتے تھے نطفہ ماں کے پیٹ میں چالیس راتوں تک یوں ہی رہتا
ہے پھر فرشتہ اس پر اترتا ہے یعنی وہ فرشتہ جو اس کو پتلا بناتا ہے وہ
کہتا ہے اے پروردگار یہ مرد ہو گا یا عورت پھر اللہ تعالیٰ اس کو مرد
کرتا ہے اے پروردگار یہ پورا ہو یا ناقص پھر اللہ تعالیٰ اس کو پورا
کرتا ہے یا ناقص پھر کہتا ہے اے پروردگار اس کی روزی کیا ہے اس
کی عمر کیا ہے اس کے اخلاق کیسے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اس کو بد بخت
کرتا ہے یا نیک بخت۔

۶۷۲۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ ایک فرشتہ جو
مؤکل ہے رحم پر جب اللہ تعالیٰ کچھ پیدا کرنا چاہتا ہے چالیس پر کئی
راتوں کے بعد پھر بیان کیا وہی جو گزرا۔

۶۷۳۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ کو مقرر کیا ہے وہ کہتا
ہے اے رب ابھی نطفہ ہے اے رب اب لہو کی پشکی ہے اے
رب اب گوشت کی بوٹی ہے پھر جب اللہ تعالیٰ کچھ پیدا کرنا چاہتا
ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے یہ مرد ہے یا عورت نیک ہے یا بد اس

أَنْتَى شَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْأَجَلُ
فَيُكْتَبُ كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ))
کی روزی کیا ہے اس کی عمر کیا ہے پھر جو حکم ہوتا ہے ویسا ہی لکھ لیا جاتا ہے اپنی ماں کے پیٹ میں۔

۶۷۳۱- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي
جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَكَسَّ فَجَعَلَ
يُنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ
مَا مِنْ نَفْسٍ مَنفُوسَةٍ إِلَّا وَقَدْ كَتَبَ اللَّهُ
مَكَانَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَإِلَّا وَقَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةٌ
أَوْ سَعِيدَةٌ)) قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا
نَمُكِّثُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدْعُ الْعَمَلَ فَقَالَ ((مَنْ
كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلٍ
أَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ
فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلٍ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَقَالَ اْعْمَلُوا
فَكُلٌّ مَيَسَّرٌ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيَيَسِّرُونَ لِعَمَلٍ
أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيَيَسِّرُونَ
لِعَمَلٍ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ)) ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أُعْطِيَ

۶۷۳۱- حضرت علیؑ سے روایت ہے ہم بقیع میں تھے (بقیع مدینہ منورہ کا قبرستان ہے) ایک جنازہ کے ساتھ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے آپ بیٹھے ہم آپ کے گرد بیٹھے آپ کے پاس ایک چھڑی تھی آپ سر جھکا کر بیٹھے اور چھڑی سے زمین پر لکیریں کرنے لگے پھر آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے کوئی جان ایسی نہیں ہے جس کا اللہ نے ٹھکانا نہ لکھ دیا ہو جنت میں یا دوزخ میں اور یہ نہ لکھ دیا ہو کہ وہ نیک بخت ہے یا بد بخت ہے ایک شخص بولایا رسول اللہ پھر ہم اپنے لکھے پر کیوں بھروسہ نہ کریں اور عمل کو چھوڑ دیں (یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا بے فائدہ ہے جو قسمت میں ہے وہ ضرور ہوگا) آپ نے فرمایا جو نیک بختوں میں سے وہ نیکوں کا کام شتابی کرے گا اور جو بد بختوں میں سے وہ بدوں کا کام جلدی کرے گا اور فرمایا عمل کرو ہر ایک کو آسانی دی گئی ہے لیکن نیکوں کو آسان کیا جائے گا نیکوں کے اعمال کرنا اور بدوں کو آسان کیا جائے گا بدوں کے اعمال کرنا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی

(۶۷۳۱) ☆ اصحاب یہ سمجھتے تھے کہ تقدیر کے روبرو عمل بے فائدہ چیز ہے حضرت نے فرمایا تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہیں اس واسطے کہ خدا نے عالم میں چیزوں کو پیدا کیا اور ہر ایک کو دوسرے سے ربط دیا اور موافق اپنی حکمت کے بعض چیز کو بعض چیز کا سبب ٹھہرایا جیسے آنکھ سبب ہے بینائی کا اور کان سبب ہے شنوائی کا اور زہر سبب ہے موت کا اسی طرح نیک عمل سبب ہے بہشت کا اور بد عمل سبب ہے دوزخ کا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہیں اسی طرح رزق مقدر ہے اور کسب کرنا اس کا سبب ہے اور کوئی اس کو مخالف تقدیر کے نہیں جانتا۔ غرض کہ ان احادیث کی رو سے اہل سنت کا عقیدہ ثابت ہوتا ہے کہ تقدیر حق ہے اور اس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس میں بحث اور گفتگو کرنا حرام ہے کہ آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا مجید سمجھ نہیں سکتی اکثر بہک جاتی ہے۔ کسی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا تقدیر کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ اندھیری رات میں سمندر میں مت گھس یعنی تقدیر کا مجید دریافت کرنا آدمی کا مقدر نہیں اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ تقدیر کے بھروسے پر کوشش اور محنت کا چھوڑ دینا دین اسلام کے برخلاف ہے کیونکہ آپ نے صحابہ کو کوشش اور عمل کرنے کا حکم فرمایا دین اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ اسباب کے حاصل کرنے میں جہاں تک ممکن ہو اور جائز ہو کوشش کرے اور باوجود اس کوشش کے اپنی تدبیر پر غور نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر بھروسہ رکھے ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ دین اسلام کی تعلیم میں خوشی ہی خوشی ہے دیکھو اسی مسئلہ قدر میں مخالف فرقوں کو جب وہ ناکام ہوتے ہیں کتنا ملال ہوتا ہے اور اپنے اسباب کے خراب ہو جانے پر کیسا رنج کرتے ہیں پر مومنوں کو کچھ رنج نہیں وہ تلے

وَأَتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا
مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ
لِلْعُسْرَى.

سو جس نے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین (یعنی اسلام کو سچا جانا)
سو اس پر ہم آسان کر دیں گے نیکی کرنا اور جو بخیل ہو اور بے
پرواہ بنا اور نیک دین کو اس نے جھوٹا جانا تو اس پر ہم آسان کر دیں
گے کفر کی سخت راہ۔

۶۷۳۲- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ
وَقَالَ فَأَخَذَ عُودًا وَلَمْ يَقُلْ مِخْصَرَةً وَقَالَ ابْنُ
أَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ ثُمَّ قَرَأَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۷۳۳- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا وَفِي يَدِهِ عُودٌ
يَنْكُتُ بِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ ((مَا مِنْكُمْ مِنْ
نَفْسٍ إِلَّا وَقَدْ عَلِمَ مَنْزِلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ))
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلِمَ نَعْمَلُ أَفَلَا تَنْكِحُ قَالَ

۶۷۳۳- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک دین بیٹھے تھے آپ کے ہاتھ میں ایک
لکڑی تھی جس سے زمین پر لکیریں کر رہے تھے آپ نے اپنا سر
اٹھایا پھر فرمایا تم میں سے کوئی جان ایسی نہیں ہے جس کا ٹھکانا
معلوم نہ ہو گیا ہو (یعنی اللہ تعالیٰ کے علم میں) کہ جنت میں ہے یا

لہ جانتے ہیں کہ صرف کوشش سے کامیابی نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی ضروری ہے اور جو لوگ تقدیر کو نہیں مانتے ہم ان سے یوں
بحث کرتے ہیں بھلا اگر تقدیر نہ ہو تو ہر سبب پر مسبب ہو جانا چاہیے حالانکہ کسی سبب کا دنیا میں یہ حال نہیں کہ ہمیشہ مسبب اس کے بعد ہوا کرے
زہر کھاتے ہیں پر نہیں مرتے ہیضہ ہوتا ہے پر نہیں مرتے تعفن ہوتا ہے پر ہیضہ نہیں ہوتا پانی خراب ہوتا ہے پر دبا نہیں ہوتی پانی اور ہوا
دونوں اچھے ہوتے ہیں پر ہیضہ ہو جاتا ہے کوئی دوا کسی اثر کا ہمیشہ سبب نہیں مثلاً کونین سے ہمیشہ بخار نہیں جاتا کافور سے ہمیشہ دبا کو فائدہ نہیں
ہوتا بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ جو سبب عوام کی نظر میں بہت یقینی ہیں وہ بھی ہمیشہ مسبب کو مستلزم نہیں مثلاً انگارے ہمیشہ نہیں جلاتے جیسے ایک قسم
کار و غن لگا لیتے ہیں یا بھیگی لکڑی جلا لیں تو نہیں جلاتے۔ وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہاں ایک مانع موجود ہے ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ سو اس مانع
کے اور بھی سینکڑوں موانع نکلتے آتے ہیں پھر اکیلی نار جلانے کی سبب کیونکر ٹھہری اور موانع اس قدر غیر محصور ہیں کہ ان کا منضبط کرنا اسی
طرح تسلسل اسباب پر علم کا محیط ہونا دشوار ہے اور جو صرف سبب سے کام چلے تو چاہیے کہ کوئی مسبب بالفعل موجود نہ ہو اس لیے کہ اس کا ہونا
موقوف ہے اس کے سبب کے ہونے پر پھر اس کا ہونا اس کے سبب کے ہونے پر پس ایک ذرا اسی بات کا ہونا موقوف ہے اسباب اور امور غیر
متناہیہ کے ہونے پر اور امور غیر متناہیہ زمان غیر متناہی میں کیونکر پائے جاسکتے ہیں اب اگر زمانہ ازل میں غیر متناہی ہے تو ہر ایک مسبب واجب
بالغیر ہے اور اس کا سبب بھی واجب بالغیر ہو گا کیونکہ وہ مسبب ہے دوسرے سبب کا اور اسباب غیر متناہی ہیں اس لیے کہ زمانہ غیر متناہی فرض کیا
ہے پس واجب بالغیر پایا گیا بدوں واجب بالذات کے اور یہ محال ہے کہ ما بالغیر یا ما بالعرض بدوں ما بالذات کے پایا جاوے اور جب ما بالذات کو مانا
تو تسلسل اسباب جاتا رہا اور مسبب میں ما بالذات کی تاثیر سے کوئی مانع نہ رہا اور سارے اسباب کی تاثیر اسی ما بالذات کی مرضی کے تابع رہے اور
یہی عین ایمان ہے۔

جہنم میں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم عمل کیوں کریں
بھروسہ نہ کر لیں آپ نے فرمایا نہیں عمل کرو ہر ایک کو آسان کیا
گیا ہے وہ جس کے لیے پیدا کیا گیا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی
فاما من اعطی واتقی۔ (جس کا ترجمہ اوپر مذکور ہوا)

۶۷۳۴- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۶۷۳۵- جابرؓ سے روایت ہے سراقہ بن مالک بن جعشم رسول اللہ
ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا دین بیان کیجئے گویا
ہم اب پیدا ہوئے ہم جو عمل کرتے ہیں تو اس مقصد کے لیے
کرتے ہیں جس کو لکھ کر قلم سوکھ گئی اور تقدیر جاری ہو گئی یا اس
مقصد کے لیے جو آگے ہونے والا (اور پہلے سے اس کی نسبت کچھ
قرار نہیں پایا) آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس مقصد کے لیے عمل
کرو جس کو لکھ کر قلم سوکھ گئی اور تقدیر جاری ہو چکی سراقہ نے کہا
پھر عمل سے کیا فائدہ ہے زہیر نے کہا ابو الزہیر نے کچھ بات کہی
جس کو میں نہیں سمجھ سکا میں نے پوچھا (لوگوں سے کیا کہا)
انہوں نے کہا عمل کرو ہر ایک شخص کے لیے آسان کیا گیا۔

۶۷۳۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ہر ایک کام
کرنے والے کے لیے اس کا کام آسان کیا گیا ہے۔

۶۷۳۷- عمران بن حصینؓ سے روایت ہے لوگوں نے عرض کیا یا
رسول اللہ جنت والوں کا اور دوزخ والوں کا علم ہو گیا ہے (خداوند
تعالیٰ کو) آپ نے فرمایا ہاں لوگوں نے کہا پھر عمل کرنے والے
عمل کیوں کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہر شخص کیلئے وہی کام آسان کیا
گیا ہے جس کیلئے پیدا ہوا (اب اگر اس کے ہاتھ سے اچھے کام
ہو رہے ہیں تو امید ہوتی ہے کہ اس کی تقدیر میں جنتی ہونا لکھا گیا

((لَا اَعْمَلُوا فِکُلٌ مُّیْسَرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهُ)) ثُمَّ
قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اُعْطِيَ وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی اِلٰی
قَوْلِهِ فَسَنُیَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰی۔

۶۷۳۴- عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ أَنَّهُمَا سَمِعَا

سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ
السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ۔

۶۷۳۵- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ

سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ جُعْشَمٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
يَبْنَ لَنَا دِينَنَا كَأَنَّا خُلِقْنَا الْآنَ فِيمَا الْعَمَلُ الْيَوْمَ

أَفِيمَا جَفَّتْ بِهِ الْأَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ أَمْ
فِيمَا نَسْتَقْبِلُ قَالَ ((لَا بَلْ فِيمَا جَفَّتْ بِهِ

الْأَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ)) قَالَ فَفِيمَا الْعَمَلُ
قَالَ زُهَيْرٌ ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُو الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ لَمْ أَفْهَمُهُ

فَسَأَلْتُ مَا قَالَ فَقَالَ ((اَعْمَلُوا فِکُلٌ
مُّیْسَرٌ))۔

۶۷۳۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

بِهَذَا الْمَعْنَى وَفِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُلُّ عَامِلٍ مُّیْسَرٌ لِّعَمَلِهِ))۔

۶۷۳۷- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْلِمَ أَهْلُ الْحَنَةِ مَنْ
أَهْلُ النَّارِ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ قِيلَ فَفِيمَا يَعْمَلُ

الْعَامِلُونَ قَالَ ((كُلُّ مُیْسَرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهُ))۔

ہے اور جو برے کام ہو رہے ہیں تو خیال ہوتا ہے کہ اس کی تقدیر میں جہنمی ہونا لکھا گیا ہے ہم کو تقدیر کا علم نہیں۔ حاصل یہ ہے کہ ہمارے اعمال کب تقدیر سے خارج ہیں وہ بھی بہ تقدیر الہی ہیں اور عذاب و ثواب اس اختیار پر ہے جو بعالم اسباب ہم کو دیا گیا ہے اور چونکہ تقدیر تک ہمارا علم نہیں پہنچتا اس لیے ہم سارے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں اور اس کی جزا اور سزا پانے کے مستحق ہیں۔

۶۷۳۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزر

۶۷۳۸- عَنْ يَزِيدَ الرُّشَكِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

۶۷۳۹- ابوالاسود دہلی سے روایت ہے مجھ سے عمران حصین نے کہا تو کیا سمجھتا ہے آج جس کیلئے لوگ عمل کر رہے ہیں اور محنت اور مشقت اٹھا رہے ہیں آیا وہ بات فیصلہ پا چکی اور گزر گئی اگلی تقدیر کی رو سے یا آگے ہونے والی ہے رسول اللہ کی حدیث سے اور حجت سے میں نے کہا وہ بات فیصلہ پا چکی اور گزر گئی عمران نے کہا تو پھر ظلم لازم آیا (اس لیے کہ خدائے تعالیٰ نے جب کسی کی تقدیر میں جہنمی ہونا لکھ دیا تو پھر وہ اس کے خلاف کیونکر عمل کر سکتا ہے) یہ سن کر میں بہت گھبرایا اور میں نے کہا ظلم نہیں ہے اس وجہ سے کہ ہر ایک چیز اللہ کی بنائی ہوئی ہے اور اسی کی ملک ہے اس سے کوئی پوچھ نہیں سکتا اور لوگوں سے البتہ پوچھ سکتے ہیں عمران نے کہا خدا تجھ پر رحم کرے میں نے یہ اس لیے پوچھا کہ تیری عقل کو آزماؤں دو شخص مزینہ کے رسول اللہ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں آج جس کے لیے لوگ عمل کر رہے ہیں اور محنت اٹھا رہے ہیں آیا اس کا فیصلہ ہو چکا اور تقدیر میں وہ بات گزر چکی یا آئندہ ہونے والا ہے اس حکم کی رو سے جس کو پیغمبر لے کر آئے اور ان پر حجت ثابت ہو چکی آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس بات کا فیصلہ ہو چکا اور اس کی تصدیق

۶۷۳۹- عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّيْلِيِّ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْذَحُونَ فِيهِ أَشْيَاءَ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ مَا سَبَقَ أَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ مِمَّا أَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَبَيَّتَ الْحُجَّةَ عَلَيْهِمْ فَقُلْتُ بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ قَالَ فَقَالَ أَفَلَا يَكُونُ ظُلْمًا قَالَ فَفَزَعْتُ مِنْ ذَلِكَ فَزَعًا شَدِيدًا وَقُلْتُ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَ اللَّهُ وَمَلَكَ يَدِهِ فَلَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ فَقَالَ لِي يَرْحَمُكَ اللَّهُ إِنِّي لَمْ أَرِدْ بِمَا سَأَلْتُكَ إِلَّا لِأَحْزَرَ عَقْلَكَ إِنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ أَتَيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْذَحُونَ فِيهِ أَشْيَاءَ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ مِنْ قَدَرٍ قَدْ سَبَقَ أَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ مِمَّا أَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَبَيَّتَ الْحُجَّةَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ ((لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي

كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ) وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا
فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا .

۶۷۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ يَعْمَلُ أَهْلَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ يَعْمَلُ أَهْلَ النَّارِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ))

۶۷۴۱- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))

بَابُ حِجَاجِ آدَمَ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
۶۷۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اِخْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُونَا خَبِئَتَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهِ أَتْلُوْنِي عَلَى أَمْرِ قَدَرَهُ اللَّهُ

اللہ کی کتاب سے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا قسم ہے جان کی اور قسم ہے اس کی جس نے بنایا اس کو پھر بتادی اس کو برائی اور بھلائی۔
۶۷۴۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی مدت تک اچھے کام کیا کرتا ہے (یعنی جنتیوں کے کام) پھر اس کا خاتمہ دوزخیوں کے کام پر ہوتا ہے اور آدمی مدت تک جہنمیوں کے کام کیا کرتا ہے پھر اس کا خاتمہ جنتیوں کے کام پر ہوتا ہے۔

۶۷۴۱- سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی لوگوں کی نظر میں جنتیوں کے کام کرتا ہے اور وہ جہنمی ہوتا ہے اور آدمی لوگوں کی نظر میں جہنمیوں کے کام کرتا ہے اور وہ جنتی ہوتا ہے۔

باب: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کا مباحثہ
۶۷۴۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت آدم اور حضرت موسیٰ میں بحث ہوئی حضرت موسیٰ نے کہا اے آدم تم ہمارے باپ ہو تم نے ہم کو محروم کیا اور جنت سے نکالا (درخت کھا کر) حضرت آدم نے کہا تم موسیٰ ہو تم کو اللہ نے اپنے کلام سے خاص کیا اور تورات

(۶۷۴۲) اللہ تعالیٰ نے تورات شریف کو اپنے ہاتھ سے لکھا اس مقام پر الحمد للہ یہ مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ ہیں اور دونوں داہنے ہیں اور ہاتھ اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے ابو حنیفہؒ نے فقہ اکبر میں کہا کہ ہاتھ کی تاویل نعمت اور قدرت سے نہ کریں گے کیونکہ یہ قدر یہ اور معتزلہ کا قول ہے امام نووی نے جو کہا کہ اس کا ظاہر مراد نہیں ہے تو ظاہر سے ظاہر متعارف مقصود ہے یعنی جسمانی ہاتھ جیسا ہمارا ہاتھ ہے یہ بے شک مراد نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفت کسی مخلوق کی ذات اور صفت کے مشابہ نہیں ہو سکتی اور یہ مطلب نہیں کہ ظاہر معنی لغوی مراد نہیں ہے اس لیے کہ اگر ظاہر معنی لغوی مراد نہ ہو تو تاویل کرنے والوں میں اور اہل حدیث میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا اور بہت ائمہ حدیث نے تصریح کر دی ہے کہ تمام صفات الٰہی اپنے ظاہر پر محمول ہیں تو یہ کاترجمہ ہاتھ سے اور وجہ کاترجمہ منہ سے اور عین کاترجمہ آنکھ سے اور قدم کا پاؤں سے کر سکتے ہیں اور نہیں اختلاف کیا اس میں مگر اس جاہل نے جو معاند ہے اور غور نہیں کرتا سلف کے اقوال میں اور ہم نے اس مسئلہ کو مفصل کتاب الانتهاء فی الاستواء میں بیان کیا ہے۔ قاضی عیاض نے کہا کہ یہ مباحثہ اپنے ظاہر پر محمول ہے

عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً)) فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى)) وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ وَابْنِ عَبَّادَةَ قَالَ أَحَدُهُمَا خَطُّ وَ قَالَ الْآخَرُ كَتَبَ لَكَ التَّوْرَةَ بِيَدِهِ.

۶۷۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَغَوَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ عِلْمَ كُلِّ شَيْءٍ وَاصْطَفَاهُ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَلَوْنِي عَلَى أَمْرِ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ)).

۶۷۴۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى قَالَ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتُهُ وَأَسْكَنَكَ فِي جَنَّتِهِ ثُمَّ أَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيئَتِكَ إِلَى الْأَرْضِ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى)) الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ

تمہارے واسطے اپنے ہاتھ سے لکھی تم مجھ کو طعنہ دیتے ہو اس کام پر جو اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں میری پیدائش سے چالیس برس پہلے لکھ دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو آدم بحث میں غالب آئے موسیٰ پر۔

۶۷۴۳- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بحث کی آدم اور موسیٰ نے تو آدم موسیٰ پر غالب ہوئے موسیٰ نے کہا تم وہی آدم ہو جنہوں نے گمراہ کیا لوگوں کو اور جنت سے ان کو نکالا آدم نے کہا تم وہی موسیٰ ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے ہر بات کا علم دیا اور ان کو برگزیدہ کیا لوگوں پر اپنا پیغمبر کر کے موسیٰ نے کہا ہاں آدم نے کہا تو پھر مجھ کو ملامت کرتے ہو اس کام پر جو میرے پیدا ہونے سے پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا گیا۔

۶۷۴۴- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدم اور موسیٰ نے بحث کی اپنے پروردگار کے پاس تو آدم علیہ السلام غالب ہوئے موسیٰ علیہ السلام پر موسیٰ نے کہا تم وہی آدم ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنی روح تم میں پھونکی اور تم کو سجدہ کرایا فرشتوں سے (یعنی سلامی کا سجدہ نہ کہ عبادت کا اور سلامی کا سجدہ اس وقت جائز تھا۔ ہمارے دین میں سوا خدا کے دوسرے کو سجدہ کرنا حرام ہو گیا) اور تم کو اپنی جنت میں رہنے کو

تھے اور شاید یہ دونوں پیغمبر ایک جگہ جمع ہوئے ہوں اور حدیث معراج میں جناب رسول اللہ ﷺ کی ملاقات پیغمبروں سے ثابت ہے آسمان میں اور بیت المقدس میں تو یہ امر بعید نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ رکھا ہو جیسے شہداء کے باب میں آیا ہے اور احتمال ہے کہ یہ مباحثہ حضرت موسیٰؑ کی زندگی میں ہوا ہو اور انھوں نے خدا سے دعا کی ہو کہ ان کو حضرت آدمؑ سے ملا دیں اور یہ جو حضرت آدمؑ نے کہا کہ چالیس برس پہلے میری پیدائش سے میری قسمت میں لکھا گیا تو یہ تو رات شریف میں لکھا ہے کیونکہ تو رات حضرت آدمؑ کی پیدائش سے چالیس برس پہلے اللہ نے اپنے مقدس ہاتھ سے لکھی اور تقدیر کا لکھنا مراد نہیں ہے اس لیے کہ تقدیر جو حکم الہی میں تھی وہ تو ازلی ہے۔ (نودی)

۶۷۴۴- (نودی) نے کہا کہ اگر کوئی ہم میں سے گناہ کرے پھر یہی جواب دے جو حضرت آدمؑ نے دیا تو کیا اس سے ملامت اور عقوبت جاتی ہے گی جواب یہ ہے کہ نہیں جاوے گی کیونکہ وہ دنیا میں ہے جو ذار التکلیف ہے اور آدمؑ تو مر چکے تھے اور ان کا گناہ اللہ تعالیٰ نے بخش دیا تھا اس وجہ سے ان پر ملامت نہ رہی۔

بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ وَأَعْطَاكَ الْأَلْوَاخَ فِيهَا بَيِّنَاتٌ
كُلُّ شَيْءٍ وَقَرَّبَكَ نَحِيًّا فَبِكُمْ وَجَدْتَ اللَّهَ
كَتَبَ التَّوْرَةَ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ قَالَ ((مُوسَى
بَارَبَعِينَ عَامًا قَالَ آدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا))
وَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَى ((قَالَ نَعَمْ قَالَ
أَفَتُلْمَوْنِي عَلَى أَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ
أَنْ أَعْمَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بَارَبَعِينَ سَنَةً قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ
آدَمُ مُوسَى))

جگہ دی پھر تم نے اپنی خطا کی وجہ سے لوگوں کو زمین پر اتارا آدم
نے کہا تم وہ موسیٰ ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا اپنا پیغمبر کر کے
اور کلام کر کے اور تم کو اللہ تعالیٰ نے تورات شریف کی تختیاں
دیں جن میں ہر بات کا بیان ہے اور تم کو اپنے نزدیک کیا سرگوشی
کے لیے اور تم کیا سمجھتے ہو اللہ تعالیٰ نے تورات کو میرے پیدا
ہونے سے کتنی مدت پہلے لکھا حضرت موسیٰ نے کہا چالیس برس
پہلے آدم نے کہا تم نے تورات میں نہیں پڑھا کہ آدم نے اپنے
رب کے فرمانے کے خلاف کیا اور بھٹک گیا حضرت موسیٰ نے کہا
کیوں نہیں میں نے پڑھا ہے حضرت آدم نے کہا پھر تم مجھ کو
ملامت کرتے ہو اس کام کے کرنے پر جو میری تقدیر میں اللہ نے
میرے پیدا ہونے سے چالیس برس پہلے لکھ دیا رسول اللہ نے
فرمایا تو آدم غالب آئے موسیٰ پر۔

۶۷۴۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى
أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجْتَكَ خَطِيئَتِكَ مِنَ الْجَنَّةِ
فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ
بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ ثُمَّ تَلَوْنِي عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ
عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى))

۶۷۴۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا آدم اور موسیٰ نے تقریر کی موسیٰ نے کہا تم وہی آدم ہو
جو گناہ کی وجہ سے جنت سے نکلے آدم نے کہا تم وہی موسیٰ ہو جن
کو اللہ تعالیٰ نے چننا رسالت اور کلام سے پھر تم مجھ کو ملامت کرتے
ہو اس کام پر جو میری تقدیر میں لکھا گیا میری پیدائش سے پہلے تو
حضرت آدم غالب ہوئے موسیٰ پر۔

۶۷۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ.

۶۷۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

۶۷۴۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((كَتَبَ اللَّهُ

۶۷۴۸- عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے میں نے سنا
رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کی

(۶۷۴۸) نووی نے کہا یہ تقدیر کی کتابت کا زمانہ ہے نہ کہ اصل تقدیر کا وہ تو ازلی ہے اس کی کوئی ابتداء نہیں اس حدیث سے یہ نکلا کہ خداوند
تعالیٰ کا عرش آسمان اور زمین کے وجود سے پہلے تھا اور وہ عرش پانی پر تھا اب معلوم نہیں کہ پانی سے پہلے کس چیز پر تھا اس کی خبر ہم کو اللہ

مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ((

۶۷۴۹- عَنْ أَبِي هَانِيٍّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ.

بَابُ تَصْرِيفِ اللَّهِ تَعَالَى الْقُلُوبَ كَيْفَ شَاءَ

۶۷۵۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ إصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصْرِفُهُ حَيْثُ يَشَاءُ))

ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ مُصْرِفِ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ))

بَابُ كُلِّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ

۶۷۵۱- عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ قَالَ أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُونَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزِ وَالْكَيْسِ أَوْ الْكَيْسِ وَالْعَجْزِ))

بَابُ كُلِّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ

۶۷۵۱- عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ قَالَ أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُونَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزِ وَالْكَيْسِ أَوْ الْكَيْسِ وَالْعَجْزِ))

بَابُ كُلِّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ

۶۷۵۱- عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ قَالَ أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُونَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزِ وَالْكَيْسِ أَوْ الْكَيْسِ وَالْعَجْزِ))

بَابُ كُلِّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ

۶۷۵۱- عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ قَالَ أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُونَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزِ وَالْكَيْسِ أَوْ الْكَيْسِ وَالْعَجْزِ))

بَابُ كُلِّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ

۶۷۵۱- عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ قَالَ أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُونَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزِ وَالْكَيْسِ أَوْ الْكَيْسِ وَالْعَجْزِ))

بَابُ كُلِّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ

۶۷۵۱- عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ قَالَ أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُونَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزِ وَالْكَيْسِ أَوْ الْكَيْسِ وَالْعَجْزِ))

بَابُ كُلِّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ

۶۷۵۱- عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ قَالَ أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُونَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزِ وَالْكَيْسِ أَوْ الْكَيْسِ وَالْعَجْزِ))

بَابُ كُلِّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ

۶۷۵۱- عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ قَالَ أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُونَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزِ وَالْكَيْسِ أَوْ الْكَيْسِ وَالْعَجْزِ))

بَابُ كُلِّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ

۶۷۵۱- عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ قَالَ أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُونَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزِ وَالْكَيْسِ أَوْ الْكَيْسِ وَالْعَجْزِ))

تقدیر کو لکھا آسمان اور زمین کے بنانے سے پچاس ہزار برس پہلے اس وقت پروردگار کا عرش پانی پر تھا۔

۶۷۴۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں پانی پر عرش ہونے کا بیان نہیں ہے۔

باب: دل اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں

۶۷۵۰- عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے آدمیوں کے دل پروردگار کی دو انگلیوں کے بیچ میں ہیں جیسے ایک دل ہوتا ہے پروردگار ان کو پھراتا ہے جس طرح چاہتا ہے پھر آپ نے فرمایا اللہ دلوں کے پھرانے والے ہمارے دلوں کو پھرا دے اپنی اطاعت پر۔

باب: ہر ایک چیز تقدیر سے ہے

۶۷۵۱- طاؤس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے کئی صحابیوں کو پایادہ کہتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے اور میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجزی اور دانائی بھی (یعنی بعض آدمی ہوشیار اور عقلمند ہوتے ہیں بعض بیوقوف کامل یہ بھی تقدیر سے ہے)۔

باب: ہر ایک چیز تقدیر سے ہے

۶۷۵۱- طاؤس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے کئی صحابیوں کو پایادہ کہتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے اور میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجزی اور دانائی بھی (یعنی بعض آدمی ہوشیار اور عقلمند ہوتے ہیں بعض بیوقوف کامل یہ بھی تقدیر سے ہے)۔

باب: ہر ایک چیز تقدیر سے ہے

۶۷۵۱- طاؤس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے کئی صحابیوں کو پایادہ کہتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے اور میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجزی اور دانائی بھی (یعنی بعض آدمی ہوشیار اور عقلمند ہوتے ہیں بعض بیوقوف کامل یہ بھی تقدیر سے ہے)۔

باب: ہر ایک چیز تقدیر سے ہے

۶۷۵۱- طاؤس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے کئی صحابیوں کو پایادہ کہتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے اور میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجزی اور دانائی بھی (یعنی بعض آدمی ہوشیار اور عقلمند ہوتے ہیں بعض بیوقوف کامل یہ بھی تقدیر سے ہے)۔

باب: ہر ایک چیز تقدیر سے ہے

۶۷۵۱- طاؤس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے کئی صحابیوں کو پایادہ کہتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے اور میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجزی اور دانائی بھی (یعنی بعض آدمی ہوشیار اور عقلمند ہوتے ہیں بعض بیوقوف کامل یہ بھی تقدیر سے ہے)۔

باب: ہر ایک چیز تقدیر سے ہے

۶۷۵۱- طاؤس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے کئی صحابیوں کو پایادہ کہتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے اور میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجزی اور دانائی بھی (یعنی بعض آدمی ہوشیار اور عقلمند ہوتے ہیں بعض بیوقوف کامل یہ بھی تقدیر سے ہے)۔

باب: ہر ایک چیز تقدیر سے ہے

۶۷۵۱- طاؤس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے کئی صحابیوں کو پایادہ کہتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے اور میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجزی اور دانائی بھی (یعنی بعض آدمی ہوشیار اور عقلمند ہوتے ہیں بعض بیوقوف کامل یہ بھی تقدیر سے ہے)۔

باب: ہر ایک چیز تقدیر سے ہے

۶۷۵۱- طاؤس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے کئی صحابیوں کو پایادہ کہتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے اور میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجزی اور دانائی بھی (یعنی بعض آدمی ہوشیار اور عقلمند ہوتے ہیں بعض بیوقوف کامل یہ بھی تقدیر سے ہے)۔

باب: ہر ایک چیز تقدیر سے ہے

۶۷۵۱- طاؤس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے کئی صحابیوں کو پایادہ کہتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے اور میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجزی اور دانائی بھی (یعنی بعض آدمی ہوشیار اور عقلمند ہوتے ہیں بعض بیوقوف کامل یہ بھی تقدیر سے ہے)۔

باب: ہر ایک چیز تقدیر سے ہے

۶۷۵۱- طاؤس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے کئی صحابیوں کو پایادہ کہتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے اور میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجزی اور دانائی بھی (یعنی بعض آدمی ہوشیار اور عقلمند ہوتے ہیں بعض بیوقوف کامل یہ بھی تقدیر سے ہے)۔

للہ اور اس کے رسول نے نہیں دی۔

(۶۷۵۰) یعنی انسان کا دل بھی اس کے قابو میں نہیں وہ بھی خداوند کریم کے ہاتھ میں ہے وہ چاہتا ہے تو ہدایت کی راہ پر لگادیتا ہے اور چاہتا ہے تو گمراہی کی طرف پھیر دیتا ہے غرض یہ ہے کہ دل کا خیال بھی خداوند کی طرف سے ہے عمل کا تو کیا ذکر ہے اللہ قرآن میں فرماتا ہے تم کسی کام کو چاہ بھی نہیں سکتے جب تک خداوند تعالیٰ نہ چاہے یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اوپر کئی بار بیان ہو چکا کہ سلف کا مذہب ان آیات اور احادیث میں یہ ہے کہ وہ اپنے ظاہری معنی پر محمول ہیں اور ان کی کیفیت کا علم خدا کو ہے بے شک خدا کی انگلیاں ہیں جیسے اس کے ہاتھ ہیں پر نہ ہاتھ کی حقیقت ہم کو معلوم ہے نہ انگلیوں کی اور وہ پاک ہے مخلوقات کی مشابہت سے اور جنہوں نے تاویل کی ہے وہ کہتے ہیں انگلیوں سے مراد یہاں قدرت ہے اور اختیار ہے اور ان لوگوں نے یہ نہ سمجھا کہ قدرت کا تشبیہ اور جمع کیونکر ہو گا قرآن میں صاف صیغہ تشبیہ موجود ہے دونوں ہاتھ اس کے کھلے ہیں اور حدیث میں اصابع کا لفظ جو جمع ہے اصبع کی موجود ہے۔

۶۷۵۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ.

۶۷۵۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قریش کے مشرک جھگڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تقدیر میں تو یہ آیت اتری جس دن گھیٹے جاویں گے اوندھے منہ جہنم میں اور کہا جائے گا چکھو جہنم کا لگنا ہم نے پیدا کیا ہر چیز کو تقدیر کے ساتھ (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس آیت میں قدر سے یہی تقدیر مراد ہے اور بعضوں نے اس کے معنی یہ کئے ہیں کہ ہم نے ہر چیز کو اس کے اندازے پر پیدا کیا یعنی جتنا مناسب تھا)۔

بَابُ قَدَرِ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزَّوْنَا وَغَيْرِهِ ۶۷۵۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِنْ اللَّهُ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزَّوْنَا أَذْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَرَزْنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظْرُ وَزَيْنَا اللِّسَانَ النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمْنَى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ)) قَالَ عَبْدُ فِي رِوَايَةِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ.

باب: انسان کی تقدیر میں زنا کا حصہ لکھا جانا

۶۷۵۳- ابن عباسؓ سے روایت ہے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ بچتے ہیں بڑے بڑے گناہوں سے اور لکم میں گرفتار ہو جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ بڑی بخشش والا ہے میں سمجھتا ہوں لکم کے معنی وہ ہیں جو ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر ایک آدمی کے لیے زنا میں سے اس کا حصہ لکھ دیا ہے جو ضرور ہونے والا ہے تو زنا آنکھوں کا دیکھنا ہے (اجنبی عورت کو شہوت سے) اور زنا زبان کا باتیں کرنا ہے (اجنبی عورت سے شہوت کے ساتھ) اور زنا نفس کا خواہش کرنا ہے اور فرج ان کو سچا کرتی ہے یا جھوٹا۔

۶۷۵۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزَّوْنَا مُدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظْرُ وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا السَّمْعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرَّجُلُ زِنَاهَا الْخَطَا وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ)).

۶۷۵۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انسان کی تقدیر میں اس کا حصہ زنا کا لکھ دیا گیا ہے جس کو وہ خواہ مخواہ کرے گا تو آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا سننا ہے زبان کا زنا بات کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا پکڑنا اور چھونا ہے اور پاؤں کا زنا جانا ہے (فاحشہ کی طرف) اور دل کا زنا خواہش اور تمنا ہے اور شرم گاہ ان باتوں کو سچ کرتی ہے یا جھوٹ۔

(۶۷۵۳) ☆ یعنی اگر فرج حرام فرج میں داخل کی تو یہ زنا میں بھی ثابت ہو گئیں اور جو جماع نہ کیا صرف یہی باتیں ہوئیں تو وہ بھی زنا نہیں ہیں بلکہ مجاز ہیں اور یہ باتیں لکم میں داخل ہیں جن سے انسان بہت کم بچ سکتا ہے اور اگر بڑے گناہوں سے بچے تو اللہ تعالیٰ اس لکم کو بخش دے گا اور بعضوں نے کہا لکم سے گناہ کا عزم مراد ہے یعنی دل میں گناہ کا خیال آوے لیکن خدا سے ڈر کر نہ کرے تو یہ خیال معاف ہو جائے گا۔ واللہ اعلم۔

بَابُ مَعْنَى كُلِّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

وَحُكْمُ مَوْتِ أَطْفَالِ الْكُفَّارِ وَأَطْفَالِ الْمُسْلِمِينَ

۶۷۵۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيَمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بِبَهِيمَةٍ جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ)) ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَأُوا إِنَّ شِئْتُمْ فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ الْآيَةَ.

باب: بچوں کا بیان کہ وہ جنتی ہیں یا دوزخی اور

فطرت کا بیان

۶۷۵۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر ایک بچہ پیدا ہوتا ہے فطرت پر (یعنی اس عہد پر جو روحوں سے لیا گیا تھا یا اس سعادت اور شقاوت پر جو خاتمہ میں ہونے والی ہے یا اسلام پر یا اسلام کی قابلیت پر) پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بناتے ہیں اور نصرانی بناتے ہیں اور مجوسی بناتے ہیں جیسے جانور چار پاؤں والا وہ ہمیشہ سالم جانور جتنا ہے کسی کو تم دیکھتے ہو کان کٹا ہوا پیدا ہوا پھر ابوہریرہ کہتے تھے تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑھو فطرة الله التي فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله یعنی اللہ کی پیدائش جس پر بنایا لوگوں کو اللہ کی پیدائش نہیں بدلتی۔

۶۷۵۶- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۶۷۵۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بِبَهِيمَةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ جَمْعَاءَ)).

۶۷۵۷- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔

۶۷۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ)) ثُمَّ يَقُولُ اقْرَأُوا فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ.

۶۷۵۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر ایک بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بناتے ہیں نصرانی بناتے ہیں مشرک بناتے ہیں ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگر وہ بچہ اس سے پہلے مر جائے آپ نے فرمایا خدا جانے وہ کیا کام کرتا۔

۶۷۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُشْرِكَانِهِ)) فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ.

(۶۷۵۸) ☆ آپ نے فرمایا خدا جانے وہ کیا کام کرتا تو اللہ تعالیٰ کی مرضی چاہے اسے جنت میں لے جائے چاہے جہنم میں بچوں کے باب میں جو بلوغت سے پہلے مر جاویں علماء کا اختلاف ہے نوویؒ نے کہا مسلمانوں کے بچے تو اجماعاً جنتی ہیں اور مشرکوں کے بچوں میں تین مذہب ہیں اکثر کا یہ قول ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ جہنم میں جائیں گے اور بعضوں نے توقف کیا ہے اور صحیح جس پر متفقین ہیں یہ ہے کہ وہ جنتی ہیں۔

۶۷۵۹- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ إِلَّا وَهُوَ عَلَى الْمِلَّةِ)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ((إِلَّا عَلَى هَذِهِ الْمِلَّةِ حَتَّى يُبَيِّنَ عَنْهُ لِسَانُهُ)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ((لَيْسَ مِنْ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ إِلَّا عَلَى هَذِهِ الْفِطْرَةِ حَتَّى يُعَبِّرَ عَنْهُ لِسَانُهُ))

۶۷۶۰- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ يُوَلَّدُ يُوَلَّدُ عَلَى هَذِهِ الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يَهُودَانِهِ وَيَنْصَرَانِهِ كَمَا تَنْتَجُونَ الْبَابِلَ فَهَلْ تَجِدُونَ فِيهَا جَذَعَاءَ حَتَّى تَكُونُوا أَنْتُمْ تَجَذَعُونَهَا)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ صَغِيرًا قَالَ ((اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ))

۶۷۶۱- ترجمہ وہی ہے اتنا زیادہ ہے کہ اگر اس کے ماں باپ مسلمان ہوئے تو بچہ مسلمان رہتا ہے اور ہر ایک بچے کو جب اس کی ماں جنتی ہے تو شیطان اس کی کوکھوں میں ٹھونسا دیتا ہے مگر حضرت مریم اور ان کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کو شیطان ٹھونسانہ دے سکا۔

۶۷۶۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا مشرکوں کے بچوں کا حال آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے وہ بڑے ہو کر کیا عمل کرتے۔

۶۷۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((كُلُّ إِنْسَانٍ تَلِدُهُ أُمُّهُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَأَبَوَاهُ يَهُودَانِهِ وَيَنْصَرَانِهِ وَيَمَجَّسَانِهِ فَإِنْ كَانَ مُسْلِمِينَ فَمُسْلِمٌ كُلُّ إِنْسَانٍ تَلِدُهُ أُمُّهُ يَلْكُزُهُ الشَّيْطَانُ فِي حِضْنِهِ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا))

۶۷۶۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ ((اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ))

لہٰذا ہیں اور اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ اس میں جہنم میں جانے کا ذکر نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ جوان ہوتے تو اللہ کو معلوم ہے کیا عمل کرتے لیکن وہ جوان نہیں ہوئے تو جنتی ہیں اور خضر نے جس لڑکے کو مارا اس کے ماں باپ تو مسلمان تھے اور حدیث میں جو اس کو کافر کہا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ بڑا ہوتا تو کافر اور ماں باپ کو بھی کافر کر دیتا۔

۶۷۶۳- عَنْ الزُّهْرِيِّ يَسْنَادُ يُونسَ وَابْنِ أَبِي ذُئْبٍ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَمَعْقِلٍ سُئِلَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ

۶۷۶۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرے۔

۶۷۶۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ مَنْ يَمُوتُ مِنْهُمْ صَغِيرًا فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ.

۶۷۶۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرے۔

۶۷۶۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ ((اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ إِذْ خَلَقَهُمْ)).

۶۷۶۵- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۶۷۶۶- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْغُلَامَ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طَبَعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبْوَيْهِ طُعْيَانًا وَكُفْرًا)).

۶۷۶۶- ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ لڑکا جس کو حضرت خضر نے قتل کیا کافر پیدا ہوا تھا (یعنی بڑا ہو کر کافر ہو جاتا) اور اگر جیتا تو اپنے ماں باپ کو شرارت اور کفر میں پھنسا دیتا۔

۶۷۶۷- عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ تُوَفِّي صَبِيٌّ فَقُلْتُ طُوبَى لَهُ عُصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَوْ لَا تَذَرِينَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهَذِهِ أَهْلًا وَلِهَذِهِ أَهْلًا)).

۶۷۶۷- ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ایک بچہ مر گیا میں نے کہا خوشی ہو اس کو وہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہو گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا اور جہنم کو اور ہر ایک کے لیے علیحدہ علیحدہ لوگ بنائے۔

۶۷۶۸- عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دُعِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ طُوبَى لِهَذَا عُصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ قَالَ ((أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي

۶۷۶۸- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک بچے کے جنازہ پر بلائے گئے جو انصار میں سے تھا میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ خوشی ہو اس کو یہ تو جنت کی چڑیوں میں ایک چڑیا ہو گا نہ اس نے برائی کی نہ برائی کی عمر تک پہنچا آپ نے فرمایا اور کچھ کہتی ہے اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے جنت کے لیے لوگوں کو بنایا ان کو جنت کے لیے بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشت

(۶۷۶۶) ☆ یہاں یہ اشکال ہے کہ جب اس کی تقدیر میں خداوند تعالیٰ نے یہ لکھ دیا تھا کہ وہ چھٹھن میں مارا جاوے گا تو بڑا ہو کر کافر کیونکر ہوتا اور اس کا جواب یہ ہے کہ تقدیر میں یہ بھی لکھا ہو گا کہ اگر یہ نہ مارا جاوے گا تو کافر ہو جاوے گا۔

أَصْدَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْدَابِ آبَائِهِمْ))۔
میں تھے اور جہنم کے لیے لوگوں کو بنایا ان کو جہنم کے لیے بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے۔

۶۷۶۹- عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بِإِسْنَادٍ وَكَيْعٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ۔
۶۷۶۹- ترجمہ وہی جو گزرا۔

بَابُ الْأَجَلِ وَالرِّزْقِ لَا تَزِيدُ وَلَا تَنْقُصُ عَنْ الْقَدَرِ
باب: عمر اور روزی اور رزق تقدیر سے زیادہ نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی

۶۷۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ ((اللَّهُمَّ أَمْتَعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَابِي أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ سَأَلْتَ اللَّهَ لِأَجَالِ مَضْرُوبَةٍ وَأَيَّامِ مَعْدُودَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَنْ يُعْجَلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ أَوْ يُؤَخَّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ وَلَوْ كُنْتَ سَأَلْتَ اللَّهَ أَنْ يُعِيدَكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا وَأَفْضَلَ)) قَالَ وَذُكِرَتْ عِنْدَهُ الْقِرْدَةُ قَالَ مِسْعَرٌ وَأَرَاهُ قَالَ وَالْخَنَازِيرُ مِنْ مَسْخٍ فَقَالَ ((إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ لِمَسْخٍ نَسْلًا وَلَا عَقَبًا وَقَدْ كَانَتْ الْقِرْدَةُ وَالْخَنَازِيرُ قَبْلَ ذَلِكَ))۔
عبداللہ سے روایت ہے ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا اللہ مجھ کو فائدہ اٹھانے دے میرے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میرے باپ ابوسفیانؓ اور میرے بھائی معاویہ سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ سے وہ چیزیں مانگیں جن کی میعادیں مقرر ہو چکیں اور دن معین ہو گئے اور روزیاں بٹ گئیں کسی چیز کو اللہ اس وقت سے پیشتر نہیں کرنے کا اور نہ اس کے وقت سے دیر میں کرے گا اگر اللہ سے یہ مانگتی کہ تجھ کو دوزخ کے عذاب سے بچا دے یا قبر کے عذاب سے تو بہتر ہوتا یا افضل ہوتا اور آپ کے سامنے ذکر آیا بندروں کا اور سوروں کا کہ وہ آدمی ہیں جو مسخ ہو گئے تھے آپ نے فرمایا جو لوگ بندر اور سور ہو گئے تھے ان کی نسل یا اولاد نہیں ہوئی اور بندر اور سور تو ان سے پہلے بھی موجود تھے۔

۶۷۷۱- عَنْ مِسْعَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ ابْنِ بَشِيرٍ وَوَكَيْعٍ جَمِيعًا ((مِنْ))
۶۷۷۱- ترجمہ وہی جو گزرا۔

(۶۷۷۰) ☆ یعنی عمر اور روزی تو مقرر ہے گھٹ بڑھ نہیں سکتی اس کے لیے دعا کرنا فضول ہے دعا اپنی مغفرت اور بخشش کے لیے کرنا بہتر ہے اگرچہ مغفرت اور بخشش بھی تقدیر میں لکھی گئی ہے لیکن اس کی دعا کرنا عبادت میں داخل ہے اور طول عمر کی دعا کرنا عبادت نہیں ہے اور یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ ناما ملانے سے عمر بڑھتی ہے اس کی تاویل اوپر گزر چکی اور شاید وہ عمر بڑھتی ہو جو لوح محفوظ میں لکھی گئی اللہ اس کو گھٹا اور بڑھا دیتا ہو لیکن جو علم الہی میں ہے وہ گھٹ بڑھ نہیں سکتی یہ جو فرمایا کہ بندر اور سور وہ لوگ یا ان کی اولاد میں نہیں ہیں جو مسخ ہوئے تھے مراد ان سے بنی اسرائیل کے لوگ ہیں جن پر عذاب ہوا تھا پر وہ سب تین روز میں ہلاک ہو گئے تھے ان کی نسل نہیں چلی اب جو بندر اور سور موجود ہیں یہ حیوان ہیں جن کی نسل بنی اسرائیل سے پہلے دنیا میں چلی آتی ہے۔ (نودی مختصراً)

عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ))

۶۷۷۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ قَالَ أُمُّ حَبِيبَةَ اللَّهُمَّ مَتَّعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّكَ سَأَلْتَ اللَّهَ لِأَجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَأَثَارٍ مُوْطُوءَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَا يُعْجَلُ شَيْئًا مِنْهَا قَبْلَ حِلِّهِ وَلَا يُؤَخَّرُ مِنْهَا شَيْئًا بَعْدَ حِلِّهِ وَلَوْ سَأَلْتَ اللَّهَ أَنْ يُعَاقِبَكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ لَكَانَ خَيْرًا لَكَ)) قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْقِرْدَةُ وَالْخَنَازِيرُ هِيَ مِمَّا مُسِخَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا أَوْ يُعَذِّبْ قَوْمًا فَيَجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَإِنَّ الْقِرْدَةَ وَالْخَنَازِيرَ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ))

۶۷۷۳- عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَأَثَارٍ مَبْلُوغَةٍ قَالَ ابْنُ مَعْبُدٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ قَبْلَ حِلِّهِ أَيْ نَزُولِهِ.

بَابُ الْإِيمَانِ بِالْقَدْرِ

۶۷۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلِّ خَيْرٍ اخِرْصُ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِزْ بِاللَّهِ وَلَا تَعْجِزْ وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَتْ كَذَا وَكَذَا وَلَكِنْ قُلْ قَدَرُ اللَّهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ))

۶۷۷۲- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ام المومنین ام حبیبہ نے کہا یا اللہ تو مجھ کو فائدہ اٹھانے دے میرے خاوند رسول اللہ سے اور میرے باپ ابوسفیان سے اور میرے بھائی معاویہ سے رسول اللہ نے ان سے فرمایا تو نے اللہ سے ان باتوں کے لیے کہا جن کی میعادیں مقرر ہیں اور قدم تک جو چلیں لکھے ہوئے ہیں اور روزیاں عثی ہوئی ہیں ان میں سے کسی چیز کو اللہ اس کے وقت سے پہلے یا وقت کے بعد دیر سے کرنے والا نہیں اگر تو اللہ سے یہ مانگتی کہ تجھ کو بجاوے جہنم کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے تو بہتر ہو تا ایک شخص بولا یا رسول اللہ بندہ اور سوراں لوگوں میں سے ہیں جو مسخ ہوئے تھے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس قوم کو ہلاک کیا یا عذاب دیا ان کی نسل نہیں چلائی اور بندہ اور سوراں لوگوں سے پہلے موجود تھے۔

۶۷۷۳- ترجمہ وہی جو گزرا۔

باب: تقدیر پر بھروسہ رکھنے کا حکم

۶۷۷۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زبردست مسلمان (زبردست سے مراد وہ ہے جس کا ایمان قوی ہو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہو آخرت کے کاموں میں ہمت والا ہو) اللہ کے نزدیک بہتر اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے ناتواں مسلمان سے اور ہر ایک طرح کا مسلمان بہتر ہے حرص کر ان کاموں کی جو تجھ کو مفید ہیں (یعنی آخرت میں کام دیں گے) اور مدد مانگ اللہ سے اور ہمت مت ہار اور جو تجھ پر کوئی مصیبت آوے تو یوں مت کہہ اگر میں ایسا کرتا یا کرتا تو یہ مصیبت کا ہے

کو آتی لیکن یوں کہہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں ایسا ہی تھا جو اس نے چاہا کیا اگر مگر کرنا شیطان کے لیے راہ کھولنا ہے (یعنی جو اس اعتقاد سے کہے کہ اسباب کی تاثیر مستقل ہے اور اگر یہ سبب نہ ہوتا تو مصیبت نہ آتی تو وہ اسلام سے نکل گیا اس لیے کہ ہر ایک کام اللہ کی مشیت کے بغیر نہیں ہوتا اور جو اللہ تعالیٰ کی مشیت پر اعتقاد رکھتا ہے اور جانتا ہے کہ اسباب کی تاثیر بھی اس کے حکم سے ہے اس کو اگر مگر کہنا جائز نہیں اور اس کی مثال یہ ہے کہ مومن کہتا ہے بارش اچھی ہوئی اب کے غلہ بہت ہو گا اور کافر بھی کہتا ہے پر مومن کا کہنا اور اعتقاد سے ہے اور کافر کا کہنا اور اعتقاد سے اور جو اعتقاد کافر کا ہے اس اعتقاد سے یہ کلمہ کہنا درست نہیں اور مومن کے اعتقاد سے درست ہے۔)



عَنْهُمَا قَالَ هَجَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ أَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَرِّفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ ((إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ))

سورے رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا آپ نے دو شخصوں کی آواز سنی جو ایک آیت میں جھگڑ رہے تھے آپ باہر نکلے اور آپ کے چہرے پر غصہ معلوم ہوتا تھا۔ آپ نے فرمایا تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے اللہ کی کتاب میں جھگڑا کرنے سے (جو نفسانیت اور فساد کی نیت سے ہو یا لوگوں کو بہکانے کے لیے لیکن مطلب کی تحقیق کے لیے اور دین کے احکام نکالنے کے لیے درست ہے) (نودی)۔

۶۷۷۷- عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَحْلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا اتَّخَفْتُمْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَقُومُوا))

۶۷۷۷- جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پڑھو قرآن کو جب تک تمہارے دل زبان سے موافقت کریں اور جب تمہارے دل اور زبان میں اختلاف پڑے تو اٹھ کھڑے ہو۔

۶۷۷۸- عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا اتَّخَفْتُمْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا))

۶۷۷۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۷۷۹- عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ قَالَ لَنَا جُنْدَبٌ وَنَحْنُ غُلَمَاءُ بِالْكُوفَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اقْرَءُوا الْقُرْآنَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا))

۶۷۷۹- ابو عمران نے کہا جندب رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا اور ہم بچے تھے کوفہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گزرا۔

بَاب فِي الْآلِدِ الْخَصِمِ

باب: بڑا جھگڑالو کون؟

۶۷۸۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الْآلِدُ الْخَصِمُ))

۶۷۸۰- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب مردوں میں برا اللہ کے نزدیک وہ مرد ہے جو بڑا لڑاکا جھگڑالو ہو۔

(۶۷۷۷) یعنی قرآن اس وقت تک پڑھو جب تک دل لگے مزا آوے اور جب دل نہ لگے تو خالی زبان سے رٹنا بے لطف ہے بلکہ خوف ہے غلط پڑھ جانے کا۔

(۶۷۸۰) نا حق لوگوں سے لڑے اور فساد نکالے دین میں ہویا دنیا میں لیکن حق بات دین کی ظاہر کرنا اور حضرت کی سنت پر عمل کرنا جھگڑا نہیں ہے بلکہ ثواب ہے اور جو شخص حضرت کی سنت پر عمل کرنے والے سے جھگڑے وہ خود ملعون اور مردود ہے۔

بَابِ اتِّبَاعِ سُنَنِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى

باب: یہود و نصاریٰ کے طریقوں پر چلنے کا بیان

۶۷۸۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرٍ ضَبَّ لَاتَّبَعْتُمُوهُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى قَالَ فَمَنْ))

۶۷۸۱- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ تم چلو گے اگلی امتوں کی راہوں پر (یعنی گناہوں میں اور دین کی مخالفت میں نہ یہ کہ کفر اختیار کرو گے) بالشت برابر بالشت کے اور ہاتھ برابر ہاتھ کے یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں گھسیں تم بھی ان کے ساتھ گھسو گے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگلی امتوں سے مراد یہود اور نصاریٰ ہیں آپ نے فرمایا اور کون ہیں؟

۶۷۸۲- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۶۷۸۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ.

۶۷۸۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۷۸۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

۶۷۸۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَلَكَ الْمُتَطَّعُونَ قَالَهَا ثَلَاثًا))

۶۷۸۴- عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تباہ ہوئے ہال کی کھال نکالنے والے (یعنی بے فائدہ موشگافی کرنے والے حد سے زیادہ بڑھنے والے تعصب کرنے والے) تین بار یہ فرمایا۔

(۶۷۸۱) نووی نے کہا یہ حدیث معجزہ ہے آپ کا جیسا آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔

مترجم کہتا ہے ہمارے زمانے میں تو یہ حدیث ایسی پوری ہوئی جس میں کسی کو شک نہ رہے ہند کے مسلمانوں نے خصوصاً حیدر آباد اور علی گڑھ وغیرہ کے مسلمانوں نے ہر بات میں نصاریٰ کی مشابہت شروع کر دی کیا کھانے میں کیا پینے میں کیا پہننے میں یہاں تک کہ بعض مسلمانوں کو دیکھ کر دھوکا ہوتا ہے کہ یہ نصرانی تو نہیں ہے افسوس اس پر ہے کہ اس بے دینی اور بے ہمتی کے ساتھ عقل سلیم سے کام بھی لینا چھوڑ دیا اگر نصاریٰ کی مشابہت ایسی ہی پسند ہے تو عمدہ باتوں میں ان کی تقلید کرتے ان کا سا اتفاق ان کی سی اولوالعزمی ان کا سا علم حاصل کرتے یہ تو سب بالائے طاق رکھا صرف لباس اور وضع اور اکل و شراب میں جو ایک آسان امر ہے ان کی مشابہت کرتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ اپنی قوم کی وضع اپنی قوم کا لباس خود ایک قومی عزت ہے جس کو بلا وجہ چھوڑنا انتہاء درجہ کی بے حیائی اور بے غیرتی ہے عقل مندی کا تو یہ کام تھا کہ نصاریٰ کی طرح وہ علم حاصل کرتے جس سے ان کی دنیاوی قوت اور شوکت درست ہوتی اور دین کی عظمت روز بروز بڑھتی مسجدیں آباد ہوتیں مدر سے بنائے جاتے قومی اتفاق کو ترقی ہوتی جس پر تمام دنیاوی اور دینی بھلائیوں کا مدار ہے اور جو کوئی نیا لباس اختیار کرتے تو اپنی رائے سے تمام فائدوں پر نظر کر کے ایک نیا لباس ایجاد کرتے نہ یہ کہ بے وقوفوں کی طرح اندھا دھند نصاریٰ کی تقلید کرتے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی آنکھیں کھولے وہ جدھر جا رہے ہیں یہ راہ ترقی اور فلاح و بہبود کی نہیں ہے ترقی ان کی جس زمانے میں ہوئی تھی اس کی تاریخ حدیث کی کتابوں میں صاف طرح سے موجود ہے پس لازم ہے کہ حدیث پر عمل کریں اور صحابہ رسول اللہ کی روش اختیار کریں۔

بَاب رَفْعِ الْعِلْمِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

۶۷۸۵- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ وَيَشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزُّنَا)) .

۶۷۸۶- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعَهُ مِنْهُ ((إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُو الزُّنَا وَيَشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ وَتَبْقَى النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قِيمٌ وَاحِدٌ)) .

۶۷۸۷- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَشَرٍ وَعَبْدَةَ لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ .

۶۷۸۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَبَاطًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزَلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرَجُ وَالْهَرَجُ الْقَتْلُ)) .

باب: آخر زمانہ میں علم کی کمی ہونا

۶۷۸۵- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں ہے کہ علم اٹھ جاوے گا (یعنی دین کا علم لوگ کم حاصل کریں گے دنیا میں غرق ہو جاویں گے) اور جہالت قائم ہو جائے گی یا پھیل جاوے گی اور شراب پی جائے گی اور زنا ظاہر کھلم کھلا ہوگا۔

۶۷۸۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کیا میں تم سے ایک حدیث بیان نہ کروں جس کو میں نے سنا رسول اللہ سے اور میرے بعد کوئی شخص ایسا تم سے یہ حدیث بیان نہ کرے گا جس نے اس کو سنا ہو رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھ جاوے گا اور جہالت پھیل جاوے گی اور زنا کھلم کھلا ہوگا اور شراب پی جاوے گی اور مرد کم ہو جاویں گے یہاں تک کہ پچاس عورتوں کے لیے ایک مرد ہو گا جو ان کی خبر گیری کرے گا (یعنی لڑائیوں میں مرد بہت مارے جائیں گے) اور عورتیں رہ جاویں گی۔

۶۷۸۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۷۸۸- عبد اللہ بن مسعود اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت سے پہلے کچھ دن ایسے ہوں گے جن میں علم اٹھ جاوے گا اور جہالت اترے گی اور کشت و خون بہت ہوگا۔

(۶۷۸۵) اس زمانہ میں یہ سب باتیں موجود ہیں دین کے علم کا تو یہ حال ہے کہ اکثر لوگ اپنی اولاد کو دینی تعلیم نہیں دیتے عقائد ضروری تک نہیں سکھاتے حدیث و تفسیر پڑھانے کا تو کیا ذکر ہے اور اب کا یہ حال ہے کہ معاذ اللہ کوئی امیر غریب ایسا کم ہے جو نشے کا استعمال نہ کرتا ہو امیروں اور نوابوں کا یہ حال ہے کہ بلا مبالغہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ سو میں نانوے شرابی ہیں زنا کا یہ حال ہے کہ علانیہ فسق و فجور کا بازار گرم ہے۔ فواحش سے شرم نہیں نہ کوئی عیب ہے لاحول ولا قوۃ باللہ اب اپنے رسول کے نائب کو جلدی بھیج کہ وہ تیرے دین کو پھر زندہ کرے۔

۶۷۸۹- عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ

۶۷۸۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَأَبْنِ نُمَيْرٍ.

۶۷۹۰- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۶۷۹۱- عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ إِنِّي لَجَالِسٌ مَعَ

عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ أَبُو

مُوسَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۶۷۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

((يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَقْبُضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتْنُ

وَيُلْقَى الشُّجُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ)) قَالُوا وَمَا

الْهَرْجُ قَالَ ((الْقَتْلُ)).

۶۷۹۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ ((يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَقْبُضُ الْعِلْمُ)) ثُمَّ

ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۶۷۹۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

((يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ)) ثُمَّ ذَكَرَ

مِثْلَ حَدِيثِهِمَا.

۶۷۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كُلُّهُمْ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ

ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا وَيُلْقَى الشُّجُّ.

۶۷۹۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ

۶۷۹۶- عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ

۶۷۹۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۷۹۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۷۹۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہو جاوے گا زمانہ اور اٹھالیا جاوے

گا علم (یعنی زمانہ قیامت کے قریب ہو جاوے گا) اور عالم میں فساد

پھیلیں گے اور دلوں میں بخیلی ڈالی جاوے گی (لوگ زکوٰۃ اور

خیرات نہ دیں گے) اور ہرج بہت ہو گا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ

ہرج کیا ہے آپ نے فرمایا کشت و خون۔

۶۷۹۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۷۹۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۷۹۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں بخیلی کا ذکر نہیں ہے۔

۶۷۹۶- عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ

(۶۷۹۲) یعنی علم کا اٹھنا یہ نہیں کہ عالموں کے دلوں سے سلب ہو جاوے گا بلکہ عالم مر جاویں گے اور جاہل رہ جاویں گے اسلام میں اس سے زیادہ مصیبت کوئی نہیں ہے کہ دیندار عالم کا انتقال ہووے اس حدیث میں یہ بھی بیان ہے کہ قیامت کے قریب اکثر سردار جاہل ہو گئے سو یہ وہی وقت ہے کہ بادشاہ اور نواب اور امیر وہی ہوتے ہیں جو انتہا کے جاہل اور قرآن و حدیث سے ناواقف ہوتے ہیں ہندوستان میں تو قریب

فرماتے تھے اللہ تعالیٰ اس طرح پر علم نہ اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے چھین لیوے لیکن اس طرح اٹھاوے گا کہ عالموں کو اٹھالے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہ رہے گا تو لوگ اپنے سردار جاہلوں کو بنا لیں گے وہ بن جانے فتویٰ دیں گے اور خود گمراہ ہوں گے اوروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

۶۷۹۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ راوی حدیث نے کہا میں نے ایک سال بعد دوبارہ عبد اللہ سے اس حدیث کو پوچھا تو انہوں نے بلکہ اسی طرح بیان کیا۔

۶۷۹۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۷۹۹- عروہ بن الزبیرؓ سے روایت ہے مجھ سے حضرت عائشہؓ نے کہا اے بھانجے میرے مجھے خبر ہوئی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو ہمارے اوپر گزریں گے حج کے لیے تم ان سے ملو اور علم کی باتیں پوچھو کیونکہ انہوں نے رسول اللہؐ سے بہت علم کی باتیں حاصل کی ہیں عروہ نے کہا میں ان سے ملا اور بہت سی باتیں پوچھیں جو انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کیں عروہ نے کہا ان باتوں میں یہ بھی

يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا))

۶۷۹۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ فَسَأَلْتُهُ فَرَدَّ عَلَيْنَا الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ

۶۷۹۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

۶۷۹۹- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي بَلِّغْنِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو مَارَ بِنَا إِلَى الْحَجِّ فَالْقَهُ فَسَأَلْتُهُ فَإِنَّهُ قَدْ حَمَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِلْمًا كَثِيرًا قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ أَشْيَاءَ يَذْكُرُهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

تہ ایک اندھیر ہے کہ عالم کے ہوتے ہوئے اس کی قدر و منزلت نہیں کرتے اور جاہلوں کو اپنا امام اور مفتی اور قاضی بناتے ہیں لا حول ولا قوۃ اکثر مسجدوں میں دیکھا گیا کہ عالم اور مولوی موجود ہیں لیکن جاہلوں کو آگے کرتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں حدیث کی رو سے یہ سب گمراہ ہیں خدا تعالیٰ ان کو ہدایت کرے ہندوستان میں اس وقت امیروں اور نوابوں میں کوئی ایک عالم نہیں ہے سوا جناب سید علامہ مولانا نواب سید محمد صدیق حسن خان بہادر کے اللہ تعالیٰ ان کی عمر و اقبال میں برکت دیوے ان کی ذات سے ہندوستان میں علم حدیث پھیل رہا ہے صحاح ستہ کا ترجمہ بھی انہی کی سعی و کوشش اور تائید سے ہو رہا ہے اور صد ہا کتابیں حدیث اور تفسیر کی تالیف فرما کر شائقین کو اللہ تقسیم کر رہے ہیں ہند کے مسلمانوں کو اس نعمت عظمیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیے اور ان کی خیر خواہی اور مدد پر ہر وقت مستعد رہنا چاہیے اور ان کے لیے دعائے خیر کرنا چاہیے آمین یا رب العالمین۔

۱۔ آپ دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور جنت میں جگہ فراخ کرے۔ آمین

وَسَلَّمَ قَالَ عُرْوَةُ فَكَانَ فِيمَا ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنْ اللَّهُ لَا يَنْتَزِعُ الْعِلْمَ مِنَ النَّاسِ انْتِزَاعًا وَلَكِنْ يَقْبُضُ الْعُلَمَاءَ فَيَرْفَعُ الْعِلْمَ مَعَهُمْ وَيَبْقَى فِي النَّاسِ رُءُوسًا جُهَالًا يُفْتَنُونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيَضِلُّونَ))
وَيَضِلُّونَ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا حَدَّثْتُ عَائِشَةَ بِذَلِكَ أَعْظَمَتْ ذَلِكَ وَأَنْكَرَتْهُ قَالَتْ أَحَدَّثَكَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا قَالَ عُرْوَةُ حَتَّى إِذَا كَانَ قَابِلٌ قَالَتْ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَمْرٍو قَدْ قَدِمَ فَالْقَهُ ثُمَّ فَاتِحَتْهُ حَتَّى تَسْأَلَهُ عَنْ الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرَهُ لَكَ فِي الْعِلْمِ قَالَ فَلَقِيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَذَكَرَهُ لِي نَحْوَ مَا حَدَّثَنِي بِهِ فِي مَرَّتِهِ الْأُولَى قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا أَخْبَرْتُهَا بِذَلِكَ قَالَتْ مَا أَحْسَبُهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ أَرَاهُ لَمْ يَزِدْ فِيهِ شَيْئًا وَلَمْ يَنْقُصْ.

ایک حدیث تھی کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ علم لوگوں سے ایک ہی دفعہ نہیں چھین لے گا لیکن عالموں کو اٹھالے گا ان کے ساتھ علم بھی اٹھ جاوے گا اور لوگوں کے سردار جاہل رہ جاویں گے جو بغیر علم کے فتویٰ دینے گئے پھر گمراہ ہونگے اور گمراہ کریں گے عروہ نے کہا جب میں نے یہ حدیث حضرت عائشہ سے بیان کی انہوں نے اسکو بڑا سمجھا اور اس حدیث کا انکار کیا (اس خیال سے کہ کہیں عبد اللہ بن عمرو کو شبہ نہ ہوا ہو یا انہوں نے حکمت کی کتابوں میں یہ مضمون پڑھا ہو اور غلطی سے اس کو حدیث قرار دیا ہو) اور کہا کہ عبد اللہ بن عمرو نے تجھ سے یہ بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ سے یہ حدیث سنی ہے عروہ نے کہا جب دوسرا سال آیا تو حضرت عائشہ نے مجھ سے کہا جا عبد اللہ بن عمرو سے مل پھر ان سے بات چیت کر یہاں تک کہ پوچھ ان سے وہ حدیث جو علم کے باب میں انہوں نے تجھ سے بیان کی تھی عروہ نے کہا میں پھر عبد اللہ سے ملا اور ان سے یہ حدیث پوچھی انہوں نے اسی طرح بیان کیا جیسے پہلی بار مجھ سے بیان کیا تھا عروہ نے کہا جب میں نے حضرت عائشہ سے یہ بیان کیا تو انہوں نے کہا میں عبد اللہ بن عمرو کو سچا جانتی ہوں اور انہوں نے اس حدیث میں نہ زیادتی کی نہ کمی کی (حضرت عائشہ نے پہلی بار جو انکار کیا وہ اس وجہ سے نہ تھا کہ عبد اللہ بن عمرو کو جھوٹا سمجھا بلکہ اس خیال سے کہ شاید ان کو شبہ نہ ہو گیا ہو جب دوبارہ بھی انہوں نے حدیث کو اسی طرح بیان کیا تو وہ خیال جاتا رہا)۔

بَابُ مَنْ سَنَّ سُنَّةَ حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً

باب: جو شخص اچھی بات جاری کرے یا بری بات جاری کرے
۶۸۰۰- جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ کچھ گنوار لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے وہ کھل پہنے ہوئے تھے آپ نے ان کا برا حال

۶۸۰۰- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

(۶۸۰۰) ☆ خلاصہ و مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جس چیز کی شرع میں خوبی ثابت ہے اس کو جو کوئی رواج دے گا تو اس کو نہایت ثواب ہے جیسے خیرات کرنے کی خوبی حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور اس مرد انصاری سے وہ جاری ہوئی اور یہ مطلب اس کا نہیں کہ لڑ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ الصُّوفُ فَرَأَى
سُوءَ حَالِهِمْ قَدْ أَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَحَثَّ النَّاسَ
عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَبْطَثُوا عَنْهُ حَتَّى رُمِيَ ذَلِكَ فِي
وَجْهِهِ قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّةٍ
مِنْ وَرَقٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ ثُمَّ تَتَابَعُوا حَتَّى عُرِفَ
السُّرُورُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً
فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ
بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ
فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ
عَلَيْهِ مِثْلُ وَزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ
أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ))

دیکھا اور ان کی محتاجی دریافت کی تو لوگوں کو رغبت دلائی صدقہ دینے
کی لوگوں نے صدقہ دینے میں دیر کی یہاں تک کہ اس بات کا رنج
آپ کے چہرے پر معلوم ہوا پھر ایک انصاری شخص ایک تھیلی
روپیوں کی لے کر آیا پھر دوسرا آیا یہاں تک کہ تار بندھ گیا (صدقہ
اور خیرات کا) آپ کے چہرے پر خوشی معلوم ہونے لگی پھر آپ نے
فرمایا جو شخص اسلام میں اچھی بات نکالے (یعنی عمدہ بات کو جاری
کرے جو شریعت کی رو سے ثواب ہے) پھر لوگ اس کے بعد اس پر
عمل کریں تو اس کو اتنا ثواب ہوگا جتنا سب عمل کرنے والوں کو ہوگا
اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی اور جو اسلام میں
بری بات نکالے (مثلاً بدعت یا گناہ کی بات) اور لوگ اس کے بعد اس
پر عمل کریں تو تمام عمل کرنے والوں کے برابر گناہ اس پر لکھا جاوے
گا اور عمل کرنے والوں کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا۔

۶۸۰۱- عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَثَّ
عَلَى الصَّدَقَةِ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ.

۶۸۰۱- جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت نے خطبہ پڑھا
اور لوگوں کو ترغیب دی صدقہ دینے کی پھر بیان کیا اسی طرح جیسے
اوپر گزرا۔

۶۸۰۲- عَنْ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((لَا يَسُنُّ عَبْدٌ سُنَّةً صَالِحَةً يُعْمَلُ
بِهَا بَعْدَهُ)) ثُمَّ ذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ.

۶۸۰۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

۶۸۰۳- عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

۶۸۰۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۸۰۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ ((مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ
أَجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْئًا
وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ
مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا.))

۶۸۰۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
نے فرمایا جو شخص ہدایت کی طرف بلاوے اس کو ہدایت پر
چلنے والوں کا بھی ثواب ملے گا اور چلنے والوں کا ثواب کچھ کم نہ
ہوگا اور جو شخص گمراہی کی طرف بلاوے اس کو گناہ پر چلنے
والوں کا بھی گناہ ہوگا اور چلنے والوں کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا۔

ظہ جس کام کی اصل شرع سے ثابت نہ ہو اس کو لوگ اپنے دل میں اچھا سمجھ کر رواج دیویں اور اس حدیث کو بدعت کی خوبی کے لیے دلیل
پکڑیں (تحفۃ الاخیار) نووی نے کہا جو شخص نیک کام جاری کرے خواہ یہ کام اس سے پہلے دوسرے نے کیا ہو جیسے تعلیم علم یا عبادت یا ادب اس کا
یہی حکم ہے خواہ لوگ اس کی زندگی میں اس پر عمل کریں یا اس کے مرنے کے بعد ہر طرح اس کو ثواب پہنچے گا۔

کِتَابُ الذِّكْرِ وَالِدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ

ذکر الہی اور توبہ اور استغفار کے مسائل

باب: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی فضیلت

۶۸۰۵- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے خیال کے پاس ہوں (یعنی اس کے گمان اور اٹکل کے ساتھ نووی نے کہا یعنی بخشش سے اور قبول سے اسکے ساتھ ہوں) اور میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں (رحمت اور توفیق اور ہدایت اور حفاظت سے) جب وہ مجھ کو یاد کرتا ہے اگر وہ مجھ کو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر مجمع میں مجھ کو یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس مجمع میں یاد کرتا ہوں جو اس کے مجمع سے بہتر ہے (یعنی فرشتوں کے مجمع میں) اور جب بندہ ایک بالشت میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ مجھ سے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک باغ (دونوں ہاتھ کے پھیلاؤ کے برابر) اس سے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا آتا

بَابُ الْحَثِّ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى

۶۸۰۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي إِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأَ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأَ هُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي بِمَشْيِ آتَيْتُهُ هَرَوَلَةً))

(۶۸۰۵) نووی نے کہا اس حدیث سے معزز نے دلیل پکڑی ہے کہ فرشتے پیغمبروں سے افضل ہیں اور ہمارے اصحاب کا مذہب یہ ہے کہ پیغمبر فرشتوں سے افضل ہیں اور اس حدیث سے فضیلت ملائکہ کی انبیاء پر نہیں نکلتی بلکہ عوام مومنین پر کیونکہ اکثر ذکر کرنے والوں میں پیغمبر موجود نہیں رہتے۔

جب بندہ ایک بالشت میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں الخ نووی نے کہا یہ احادیث صفات میں سے ہے اور محال ہے یہاں ظاہری معنی (یعنی متعارف اور مشہور ظاہری معنی جو مخلوق میں سمجھا جاتا ہے) اور مطلب اس کا یہ ہے کہ جو میرے نزدیک ہوتا ہے عبادت سے میں اس کے نزدیک ہوتا ہوں رحمت اور توفیق اور اعانت سے پھر اگر وہ زیادہ نزدیک ہوتا ہے تو میں اور رحمت کا دریا اس پر بہا دیتا ہوں غرض یہ کہ عبادت سے زیادہ اس کا اجر دیتا ہوں اتنی نووی نے کہا اللہ کے ساتھ ہونے سے جو قرآن میں آیا ہے (وہو معکم اینما کنتم) علم اور احاطہ سے ساتھ ہونا مراد ہے۔

۶۸۰۶- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بِأَعَا))۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں ہاتھ اور باغ کا ذکر نہیں ہے۔

۶۸۰۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللَّهَ قَالَ إِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرِ تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ وَإِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبَاحٍ وَإِذَا تَلَقَّانِي بِبَاحٍ أَتَيْتُهُ بِأَسْرَعٍ))۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جل جلالہ و عز شانہ ارشاد فرماتا ہے جب کوئی بندہ میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں ایک باغ بڑھتا ہوں اور جب وہ ایک باغ بڑھتا ہے تو میں اور جلدی آتا ہوں اس کی طرف۔

۶۸۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى حَبَلٍ يُقَالُ لَهُ حُمْدَانٌ فَقَالَ ((سِيرُوا هَذَا حُمْدَانٌ سَبَقَ الْمُفْرَدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفْرَدُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ))۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مکہ کی راہ میں جا رہے تھے آپ ایک پہاڑ پر گزرے جس کو حمدان (بضم جیم و سکون میم) کہتے تھے آپ نے فرمایا چلو یہ حمدان ہے آگے بڑھ گئے مفرد۔ لوگوں نے عرض کیا مفرد کون ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جو مرد اللہ کی یاد بہت کرتے ہیں اور جو عورتیں اللہ کی یاد بہت کرتی ہیں۔

باب: اللہ تعالیٰ کے ناموں کا بیان

۶۸۰۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لِلَّهِ تِسْعَةٌ وَتَسْعُونَ اسْمًا مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَإِنَّ اللَّهَ وَتَرُّ يُحِبُّ الْوَتَرَ)) وَفِي رِوَايَةٍ آخَرٍ ((أَبِي عُمَرَ مَنْ أَحْصَاهَا))۔ باب فی اَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى

(۶۸۰۹) ☆ امام ابوالقاسم قشیری نے کہا اس میں دلیل ہے کہ اسم عین مسکمی ہے اس واسطے کہ اگر غیر ہوتا تو وہ غیر کے اسماء ہوتے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ خُطَابِی نے کہا سب میں مشہور اللہ ہے کیونکہ اور سب اسماء اللہ کی طرف نسبت دیے جاتے ہیں اور مروی ہے کہ اسم اعظم اللہ ہے ابوالقاسم طبری نے کہا سب اسم اللہ کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں یوں کہتے ہیں کہ رُؤف اور کریم اللہ کے نام ہیں اور یہ نہیں کہتے کہ رُؤف یا کریم کا نام اللہ ہے اور اتفاق کیا ہے علماء نے کہ اس حدیث میں اسمائے الہی کا حصر نہیں بلکہ ان کے سوا اور بھی نام ہیں اور مقصود یہ ہے کہ ان ننانوے ناموں کو جو کوئی یاد کر لے گا وہ جنت میں جاوے گا اور ابن عربی مالکی نے کہا کہ اللہ کے ہزار نام ہیں اور تعین ان اسماء کی مختلف فیہ ہے اور بعضوں نے کہا مخفی ہے جیسے شب قدر اور اسم اعظم اور یاد کرنے سے مراد حفظ کرنا ہے اور بعضوں نے کہا عا کرنا ان ناموں سے اور بعضوں نے کہا ایمان لانا اور اطاعت کرنا اور عمل کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے طاق کو اور اسی وجہ سے اکثر عبادتیں طاق ہیں جیسے پانچ لفظ

۶۸۱۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) وَزَادَ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((إِنَّهُ وَتَرَّ يُحِبُّ الْوِثْرَ))

بَابُ الْعَزْمِ بِالْدُّعَاءِ وَلَا يَقُلْ إِنْ شِئْتُ

۶۸۱۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعَزِّمْ فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُلْ اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ))

باب: یوں دعا کرنا منع ہے کہ اگر تو چاہے تو بخش مجھ کو
۶۸۱۱- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو قطعی طور سے دعا کرے یعنی یوں کہے یا اللہ بخش دے مجھ کو اور یوں نہ کہے اگر تو چاہے بخش دے مجھ کو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں (تو وہ جو کام کرتا ہے اپنی خوشی اور مرضی ہی سے کرتا ہے پس بندے کو یہ شرط لگانے کی کیا ضرورت ہے اس میں ایک طرح کی بے پروائی نکلتی ہے غلام کو چاہیے کہ اپنے آقا سے گڑگڑا کر مانگے۔

۶۸۱۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ وَلَكِنْ لِيَعَزِّمْ الْمَسْأَلَةَ وَلْيَعْظُمِ الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَتَعَاطَمُهُ شَيْءٌ أَعْطَاهُ

۶۸۱۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو یوں نہ کہے یا اللہ بخش دے مجھ کو اگر چاہے تو بلکہ مطلب حاصل ہونے کا یقین رکھ کر مانگے اس لیے کہ اللہ کے نزدیک کوئی بات بڑی نہیں جس کو وہ دیوے۔

۱۰ نمازیں تین بار طہارت سات بار طواف سات بار سعی ایام تشریق بھی تین ہیں سات بار رومی زکوٰۃ کا نصاب پانچ و سق یا پانچ اوقیہ یا پانچ اونٹ (نووی مختصر) حصن حصین میں یہ تانوں نام یوں مذکور ہیں

هو الله الذي لا اله الا هو الرحمن الرحيم الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر الخالق البارئ المصور الغفار القهار الوهاب الرزاق الفتاح العليم القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل السميع البصير الحكم العدل اللطيف الخبير الحليم العظيم الغفور الشكور العلي الكبير الحفيظ المقيت الحسيب الجليل الكريم الرقيب المجيب الواسع الحكيم الودود المجيد الباعث الشهيد الحق الوكيل القوي المتين الولي الحميد المحصي المبدئ المعيد المحي المميت الحي القيوم الواجد الماجد الواحد الصمد القادر المقدر المقدم المؤخر الاول الاخر الظاهر الباطن الوالي المتعالي البر التواب المنتقم العفو الرؤف مالك الملك ذو الجلال والاكرام المقسط الجامع الغني المغني المانع الضار النافع النور الهادي البديع الباقي الوارث الرشيد الصبور

۶۸۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمَ فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّ اللَّهَ صَانِعُ مَا شَاءَ لَا مُكْرَهَ لَهُ))

بَابُ كَرَاهَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ

۶۸۱۴- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِيُضْرَ نَزْلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنَّيًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ أَخِينِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي))

۶۸۱۵- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((مِنْ ضُرِّ أَصَابِهِ))

۶۸۱۶- عَنْ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ وَأَنَسٍ يَوْمَئِذٍ حَيٌّ قَالَ أَنَسٌ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ))

۶۸۱۷- عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَجَابٍ وَقَدْ اِكْتَوَى سَبْعَ كَيَاتٍ فِي بَطْنِهِ فَقَالَ لَوْ مَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ

۶۸۱۸- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۶۸۱۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَتَمَنَّي أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ

۶۸۱۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے یا اللہ مجھ کو بخش دے اگر تو چاہے یا اللہ مجھ پر رحم کر اگر تو چاہے بلکہ صاف طور سے بلا شرط مانگے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اس پر زور ڈالنے والا نہیں۔

باب: موت کی آرزو کرنا منع ہے

۶۸۱۴- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے کسی آفت کی وجہ سے جو اس پر آوے اگر ایسی ہی خواہش ہو تو یوں کہے یا اللہ جلا مجھ کو جب تک جینا میرے لیے بہتر ہو اور مار مجھ کو جب مرنا میرے لیے بہتر ہو۔

۶۸۱۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۸۱۶- نصر بن انس سے روایت ہے انسؓ ان دنوں زندہ تھے کہ انسؓ کہتے تھے اگر رسول اللہ ﷺ نے موت کی آرزو سے منع نہ کیا ہوتا تو میں مرنے کی آرزو کرتا۔

۶۸۱۷- قیس بن ابی حازم سے روایت ہے ہم عجاب بن الارث کے پاس گئے انھوں نے سات داغ لگائے تھے (کسی بیماری کی وجہ سے) اپنے پیٹ میں تو کہا کہ اگر رسول اللہ نے ہم کو منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی آرزو کرنے سے تو میں موت کے لیے دعا کرتا۔

۶۸۱۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۸۱۹- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے اور نہ موت آنے سے پہلے موت کی دعا کرے کیونکہ جو کوئی تم میں سے مر جاتا ہے اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے اور مومن کو

(۶۸۱۶) چلا نوویؒ نے کہا اگر دین کی آفت ہو یا فتنہ میں پڑنے کا ڈر ہو تو موت کی آرزو کرنا جائز ہے اور ایسا سلف کے بعض علما کو گویا ہے دین کی خرابی کے ڈر سے لیکن افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور قضائے الہی سے راضی رہے۔

إِنَّهُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهُ إِلَّا خَيْرًا))

عمر زیادہ ہونے سے بھلائی زیادہ ہوتی ہے (کیونکہ وہ زیادہ نیکیاں کرتا ہے)۔

بَابُ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ

۶۸۲۰- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ))

۶۸۲۱- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۶۸۲۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَكْرَاهِيَةَ الْمَوْتِ فَكُنَّا نَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَ لَيْسَ كَذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ فَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ))

۶۸۲۳- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۶۸۲۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَالْمَوْتَ قَبْلَ لِقَاءِ اللَّهِ))

۶۸۲۵- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهِ.

باب: جو شخص اللہ سے ملنے کی آرزو رکھتا ہے

۶۸۲۰- عبد اللہ بن صامتؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔

۶۸۲۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۸۲۲- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ موت کو تو ہم میں سے سب ناپسند کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا میرا یہ مطلب نہیں بلکہ مومن جب (اس کا آخر وقت آجاتا ہے) خوشخبری دیا جاتا ہے اللہ کی رحمت اور رضامندی کی اور جنت کی تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہے (اور بیماری اور دنیا کے مکروہات سے جلد خلاصی پاتا) اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور کافر جب (آخر وقت آتا ہے) اس کو خبر دی جاتی ہے اللہ کے عذاب اور غصہ کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند نہیں کرتا اللہ عز و جل بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔

۶۸۲۳- مذکورہ بالا حدیث ابو قتادہؓ سے بھی مروی ہے۔

۶۸۲۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اتنا زیادہ ہے کہ موت پہلے ہوتی ہے پھر اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوتی ہے۔

۶۸۲۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۸۲۶- عَنْ شَرِيحِ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ)) قَالَ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا إِنْ كَانَ كَذَلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا فَقَالَتْ إِنْ الْهَالِكُ مَنْ هَلَكَ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ)) وَلَيْسَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ بِكَرِهَةِ الْمَوْتِ فَقَالَتْ قَدْ قَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَيْسَ بِالَّذِي تَذْهَبُ إِلَيْهِ وَلَكِنْ إِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ رَحْضُ رَحْضِ الصَّدْرِ وَأَقْسَمُ الْجِلْدُ وَتَشَجَّتِ الْأَصَابِعُ فَعِنْدَ ذَلِكَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ.

۶۸۲۷- عَنْ مُطَرَفٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عُبَيْدٍ.

۶۸۲۸- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ))

بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ وَالِدُّعَاءِ وَالتَّقَرُّبِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى

۶۸۲۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۸۲۶- شَرِيحِ بْنِ هَانِيٍّ سے روایت ہے ابو ہریرہؓ نے روایت کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو کوئی اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے میں یہ حدیث ابو ہریرہؓ سے سن کر حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور کہا اے ام المؤمنین ابو ہریرہؓ نے ہم سے وہ حدیث بیان کی رسول اللہؐ سے اگر وہ حدیث ٹھیک ہو تو ہم سب تباہ ہو گئے انھوں نے کہا رسول اللہؐ کے فرمانے سے جو ہلاک ہو وہی حقیقت میں ہلاک ہوا کہہ تو وہ کیا ہے میں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا اور ہم میں سے تو کوئی ایسا نہیں ہے جو مرنے کو برا نہ سمجھے حضرت عائشہؓ نے کہا بے شک رسول اللہؐ نے فرمایا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے جو تو سمجھتا ہے بلکہ جب آنکھیں پھر جاویں اور دم رک جاوے سینہ میں اور روئیں بدن پر کھڑی ہو جاویں اور انگلیاں ٹیڑھی ہو جاویں (یعنی نزع کی حالت میں) اس وقت جو اللہ سے ملنا پسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا ناپسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔

۶۸۲۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۸۲۸- ابو موسیٰؓ نے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

باب: اللہ تعالیٰ کی یاد اور قرب کی فضیلت

۶۸۲۹- ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے پاس

ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں علم اور سمع اور مدد اور توفیق اور اجابت سے) جب وہ مجھے بلاوے۔

۶۸۳۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کوئی بندہ ایک بالشت برابر میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ مجھ سے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک باغ یا بوع (دونوں ہاتھوں کی پھیلائی) کے برابر اس سے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا جاتا ہوں۔

۶۸۳۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۸۳۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندوں کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اگر وہ مجھ کو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ کو جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس جماعت سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں اور جو وہ میرے نزدیک ایک بالشت ہوتا ہے اخیر تک۔

۶۸۳۳- ابو ذرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص نیکی کرے میں اس کی دس نیکیاں لکھتا ہوں یا زیادہ اور جو برائی کرے اس کی ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے یا معاف کر دیتا ہوں اور جو شخص مجھ سے ایک بالشت نزدیک ہوتا

((إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي))۔

۶۸۳۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِي مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا أَوْ بُوعًا وَإِذَا أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً))۔

۶۸۳۱- عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((إِذَا أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً))۔

۶۸۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأَ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُ وَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً))۔

۶۸۳۳- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَأَزِيدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاؤُهُ))۔

(۶۸۳۰) ☆ یہ حدیث مع شرح اوپر گزر چکی۔

(۶۸۳۳) ☆ سبحان اللہ مالک عزوجل کی کیا عنایت اور پرورش ہے اور کیسی رحمت ہے اپنے غلاموں پر اے میرے مالک میرے مولیٰ میرے آقا میرے سید میرے پاس اتنے گناہ ہیں جو زمین سے بھی شاید زیادہ ہوں اور کوئی عبادت ایسی نہیں ہے جو تیری درگاہ میں پیش کرنے کے لائق ہو پھر میں کیا کروں میرا بھروسہ تو تیری اس حدیث پر ہے میں تیرا شریک کسی کو نہیں کرتا ہوں اور شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں

ہے میں اس سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جو مجھ سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہے میں اس سے ایک باغ نزدیک ہوتا ہوں اور جو میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے میں اس کے پاس دوڑتا جاتا ہوں اور جو مجھ سے ملے زمین بھر گناہوں کے ساتھ لیکن شرک نہ کرتا ہو تو میں اتنی ہی بخشش کے ساتھ اس سے ملونگا۔

۶۸۳۳۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

سَيِّئَةٌ مِّثْلَهَا أَوْ أَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً وَمَنْ لَقِيَ بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقِيتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً ((

۶۸۳۴۔ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَهُ ((عَشْرُ أَفْثَالِهَا أَوْ أَزِيدُ))

بَابُ كَرَاهَةِ الدُّعَاءِ بِتَعْجِيلِ

الْعُقُوبَةِ فِي الدُّنْيَا

بَابُ دُنْيَا میں عذاب ہو جانے کی دعا

کرنا مکروہ ہے

۶۸۳۵۔ انسؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے ایک مسلمان کی عیادت کی جو بیماری سے چوزے کی طرح ہو گیا (یعنی بہت ضعیف اور ناتواں ہو گیا تھا) آپؐ نے اس سے فرمایا تو کچھ دعا کیا کرتا تھا یا خدا تعالیٰ سے کچھ سوال کیا کرتا تھا وہ بولا ہاں میں یہ کہا کرتا تھا یا اللہ جو کچھ تو مجھ کو آخرت میں عذاب کرنے والا ہے وہ دنیا ہی میں کر لے رسول اللہؐ نے فرمایا سبحان اللہ تجھے اتنی طاقت کہاں ہے کہ خدا کا عذاب اٹھا سکے (دنیا میں) تو نے یہ کیوں نہیں کہا یا اللہ مجھ کو دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور مجھ کو بچالے جہنم کے عذاب سے پھر آپؐ نے اس کے لیے دعا کی اللہ

۶۸۳۵۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ خَفَتْ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَلْ كُنْتَ تَدْعُو بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ إِنِّيَاهُ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَقُولُ اللَّهُمَّ مَا كُنْتُ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجَّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ لَا تُطِيقُهُ أَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا قُلْتَ اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

تو میرے خداوند جب میں تیرا غلام ہوں اور تیری غلامی کو اپنی عزت سمجھتا ہوں پھر میں کسی اور غلام کو تیرے برابر کیسے کر سکتا ہوں جہاں میں سب تیرے غلام ہیں تو ہی اکیلا مالک اور آقا ہے میں اپنے آقا کو چھوڑ کر غلاموں سے کیوں مانگوں غلاموں کی کیوں عبادت کروں عبادت کے لائق غلام کیسے ہو سکتا ہے عبادت کے لائق تو مالک اور آقا ہوتا ہے اور مالک اور آقا کوئی نہیں سوا تیرے۔

(۶۸۳۵) یہ بندہ کی نادانی ہے کہ مالک سے ایسا سوال کرے کہ آخرت کے بدلے دنیا میں عذاب کر دیوے بندہ کی بساط کیا وہ مالک کے عذاب کو کیونکر برداشت کر سکتا ہے اے میرے مالک تو جانتا ہے کہ میں کیسا ضعیف اور ناتواں ہوں میرا دل کیسا کمزور ہے میں ذرا سی بیماری اور ردھ درد کا بھی تحمل نہیں کر سکتا تو اپنے فضل و کرم سے اور تو اپنی بادشاہت کے صدقہ سے اپنے اس غلام کو آزاد کر دے دنیا اور آخرت کی تکلیف سے اے میرے بادشاہ میں تیرے صدقے مجھ کو بچالے دنیا اور آخرت دونوں کے صدقہ سے اور مجھ کو اپنی پناہ میں کر لے ہر ایک دکھ درد اور بیماری اور عذاب سے تیری پناہ نہایت مضبوط ہے اے میرے مالک تیرے اس غلام کو سوا تیرے اور کسی کی پناہ نہ کام آتی ہے نہ اس غلام کو سوا تیری پناہ کے اور کسی غلام کی پناہ درکار ہے۔

قَالَ قَدَعَا اللَّهَ لَهُ فَشَفَاهُ ((

عزو جل سے اللہ تعالیٰ نے اس کو اچھا کر دیا۔

۶۸۳۶- عَنْ حُمَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ ((وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ الزِّيَادَةَ.

۶۸۳۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۸۳۷- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يَعُودُهُ وَقَدْ صَارَ كَالْفَرْخِ بِمَعْنَى حَدِيثِ حُمَيْدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَدَعَا اللَّهَ لَهُ فَشَفَاهُ.

۶۸۳۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس میں یہ ذکر نہیں کہ آپ نے دعا کی اور وہ صحت یاب ہو گیا۔

۶۸۳۸- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

۶۸۳۸- مذکورہ بالا حدیث حضرت انسؓ سے بھی مروی ہے۔

بَابُ فَضْلِ مَجَالِسِ الذِّكْرِ

باب: ذکر الہی جس مجلس میں ہو اس کی فضیلت

۶۸۳۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فَضُلًا يَتَّبِعُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنَحَتِهِمْ حَتَّى يَمْلَأُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَيَسْأَلُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُولُونَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيَهْتَلُونَكَ وَيُحَمِّدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْأَلُونِي قَالُوا يَسْأَلُونَكَ جَنَّتِكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي

۶۸۳۹- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو سیر کرتے پھرتے ہیں جن کو اور کچھ کام نہیں وہ ذکر الہی کی مجلسوں کو ڈھونڈتے ہیں پھر جب کسی مجلس کو پاتے ہیں جس میں ذکر الہی ہوتا ہے وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور ایک کو ایک چھالیتے ہیں یہاں تک کہ ان کے پروں سے زمین سے لے کر آسمان تک جگہ بھر جاتی ہے جب لوگ ان مجلسوں سے جدا ہو جاتے ہیں تو وہ فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں اور آسمان پر جاتے ہیں پروردگار جل و علا ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے تم کہاں سے آئے وہ عرض کرتے ہیں ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے زمین میں ہو کر وہ تیری پاکی بول رہے ہیں اور تیری بڑائی کر رہے ہیں اور لا الہ الا اللہ کہہ رہے ہیں اور تیری تعریف کر رہے ہیں (یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھ رہے ہیں اور تجھ سے

(۶۸۳۹) جب اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ ذات الہی ہمارے اوپر ہے آسمانوں کے اوپر عرش پر تمام اہل اسلام کا اس پر اتفاق ہے بجز چند جہمیوں اور پچھلے کٹھ ملاؤں کے جو منطق اور کلام پڑھ کر اس اجماع سے نکل گئے۔

نیز اس حدیث سے ذکر الہی کی فضیلت اور ذاکرین کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت نکلی ذکر دو طرح سے ہے ایک زبان سے دوسرے دل سے اور اختلاف ہے کہ کونسا افضل ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ آہستہ زبان سے ذکر کرنا دل لگا کر سب سے افضل ہے اور ذکر قلبی کو بھی ملائکہ لکھتے ہیں اور اس کی کوئی نشانی ہے جس سے ملائکہ اس کو پہچان لیتے ہیں۔ (نووی مختصراً)

قَالُوا لَا أَيْ رَبُّ قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي
قَالُوا وَيَسْتَجِيرُونَكَ قَالَ وَمِمَّ يَسْتَجِيرُونَنِي
قَالُوا مِنْ نَارِكَ يَا رَبُّ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا نَارِي
قَالُوا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا
وَيَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ
فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا وَأَجْرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا
قَالَ فَيَقُولُونَ رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَاءٌ إِنَّمَا
مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُولُ وَلَهُ غَفَرْتُ هُمْ
الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ))

کچھ مانگتے ہیں پروردگار فرماتا ہے مجھ سے کیا مانگتے ہیں فرشتے
عرض کرتے ہیں تجھ سے جنت مانگتے ہیں پروردگار فرماتا ہے کیا
انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں
انہوں نے تو نہیں دیکھا اے مالک ہمارے پروردگار فرماتا ہے پھر
اگر وہ میری جنت کو دیکھتے تو کیا حال ہوتا ان کا فرشتے عرض
کرتے ہیں وہ تیری پناہ مانگتے ہیں پروردگار فرماتا ہے کس چیز سے
پناہ مانگتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں تیری آگ سے اے مالک
ہمارے پروردگار فرماتا ہے کیا انہوں نے آگ کو دیکھا ہے فرشتے
کہتے ہیں نہیں پروردگار فرماتا ہے پھر اگر وہ میری آگ کو دیکھتے تو
ان کا حال کیا ہوتا فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تیری بخشش چاہتے
ہیں پروردگار فرماتا ہے (صدقے اس کے کرم اور فضل و عنایت
کے) میں نے ان کو بخش دیا اور جو وہ مانگتے ہیں وہ دیا اور جس سے
پناہ مانگتے ہیں اس سے پناہ دی پھر فرشتے عرض کرتے ہیں اے
مالک ہمارے ان لوگوں میں ایک فلاں بندہ بھی تھا جو گنہگار ہے وہ
ادھر سے نکلا تو ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا پروردگار فرماتا ہے میں
نے اس کو بھی بخش دیا وہ لوگ ایسے ہیں جن کا ساتھی بد نصیب
نہیں ہوتا۔

باب: آپ اکثر کون سی دعا کرتے

۶۸۳۰- عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے قتادہ نے انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کو کسی دعا زیادہ مانگتے
انس نے کہا آپ اکثر یہ دعا مانگتے اللھم اتنا فی الدنیا حسنة
وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار اور انس بھی جب دعا کرنا
چاہتے تو یہی دعا کرتے اور جب دوسری کوئی دعا کرتے تو اس میں
بھی یہ دعا ملا لیتے۔

بَابُ أَكْثَرِ دُعَائِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۶۸۴۰- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ
سَأَلَ قَتَادَةَ أَنَسًا أَيُّ دَعْوَةٍ كَانَ يَدْعُو بِهَا النَّبِيُّ
ﷺ أَكْثَرَ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا يَقُولُ
((اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) قَالَ وَكَانَ أَنَسٌ إِذَا
أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ

(۶۸۳۰) یہ دعا مختصر اور جامع ہے دنیا اور آخرت سے دونوں کی خوبی کا سوال اس میں موجود ہے اس وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بہت پڑھتے۔

بِدُعَاءِ دَعَا بَهَا فِيهِ.

بھی یہ دعا ملا لیتے۔

۶۸۴۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)).

۶۸۴۱- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اکثر آپ کی یہ دعا تھی ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار اے مالک ہمارے ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو بچالے آگ کے عذاب سے۔

بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ

۶۸۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةِ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عِزَّةٌ عَشْرُ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيتَ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمِصِّي وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ خُطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)).

باب لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور دعا کی فضیلت ۶۸۴۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدیر ایک دن میں سو بار تو اس کو اتنا ثواب ہوگا جیسے دس بردے (غلام) آزاد کئے اور سو نیکیاں اس کی لکھی جاویں گی اور سو برائیاں اس کی میٹ دی جاویں گی اور شیطان سے اس کو بچاؤ رہے گا دن بھر شام تک اور کوئی شخص اس دن اس سے بہتر عمل نہ لاوے گا مگر جو اس سے زیادہ عمل کرے (یعنی یہی تسبیح سو سے زیادہ پڑھے یا اور اعمال خیر زیادہ کرے) اور جو شخص سبحان اللہ و بحمدہ دن میں سو بار کہے اس کے گناہ میٹ دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

۶۸۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمِصِّي سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ)).

۶۸۴۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح کو اور شام کو سبحان اللہ و بحمدہ سو بار کہے قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عمل لے کر نہ آوے گا مگر جو اتنا ہی یا اس سے زیادہ کہے۔

۶۸۴۴- عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مِرَارٍ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ مِنْ

۶۸۴۴- عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدیر دس مرتبہ کہے اس کو اتنا ثواب ہوگا جیسے چار شخصوں کو حضرت اسماعیلؑ کی اولاد

سے آزاد کرایا۔

وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ.

۶۸۳۵- عمرو بن ميمون رضي الله عنه سے یہ حدیث ابن ابی لیلیٰ نے سنی انھوں نے ابوالیوب انصاری رضي الله عنه سے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۶۸۴۵- عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتُهُ قَالَ مِنْ أَبِي لَيْلَى قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتُهُ قَالَ مِنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۶۸۳۶- ابوہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں اور (قیامت کے دن) میزان میں بھاری ہوں گے اور پروردگار کو بہت پسند ہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

۶۸۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ)).

۶۸۳۷- ابوہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کہوں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو یہ مجھ کو زیادہ پسند ہے ان تمام چیزوں سے جن پر آفتاب نکلتا ہے۔

۶۸۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ)).

۶۸۳۸- سعد رضي الله عنه سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے کوئی کلام بتائیے جس کو میں کہا کروں آپ نے فرمایا یہ کہا کر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا و سبحان اللہ رب العالمین لا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم وہ گنوار بولا ان کلموں میں تو میرے مالک کی تعریف ہے میرے لیے بتائیں آپ نے فرمایا کہ اللھم اغفر لی وارحمنی واهدنی وارزقنی موی نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا کہ عافنی کا مجھ کو خیال آتا ہے پر یاد نہیں۔

۶۸۴۸- عَنْ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عَلِّمْنِي كَلَامًا أَقُولُهُ قَالَ ((قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ قَالَ فَهَؤُلَاءِ لِرَبِّي فَمَا لِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي)) قَالَ مُوسَى أَمَا عَافِنِي فَأَنَا أَتَوَهُمْ وَمَا أَذْرِي وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ قَوْلَ مُوسَى.

۶۸۳۹- ابو مالک اشجعی سے روایت ہے انھوں نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ جو کوئی مسلمان ہوتا اس کو یہ سکھاتے اللھم اغفر لی وارحمنی واهدنی وارزقنی۔

۶۸۴۹- عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُ مَنْ أَسْلَمَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي)).

۶۸۵۰- وہی ہے اس میں یہ ہے کہ جو کوئی مسلمان ہو تا رسول

۶۸۵۰- عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كَانَ

الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي))

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نماز سکھاتے پھر ان کلموں کے ساتھ دعا کرنے کا حکم کرتے اللھم اغفر لی وارحمنی واهدنی وعافنی وارزقنی۔

۶۸۵۱- عَنْ أَبِي مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقُولُ حِينَ أَسْأَلُ رَبِّي قَالَ قُلْ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي وَتَجْمَعُ أَصَابِعُهُ إِلَّا الْإِبْهَامَ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ))

۶۸۵۱- ابومالک اشجعی سے روایت ہے انھوں نے سار رسول اللہ ﷺ سے آپ کے پاس ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ ﷺ میں کیا کہوں جب اپنے رب سے مانگوں آپ نے فرمایا کہہ اللھم اغفر لی وارحمنی واهدنی وعافنی وارزقنی۔ اور آپ ان کلموں کو فرماتے وقت ایک ایک انگلی بند کرتے جاتے تھے تو سب بند کر لیں صرف انگوٹھا رہ گیا آپ نے فرمایا یہ کلمے دنیا اور آخرت دونوں کے قاعدے تیرے لیے اکٹھا کر دیں گے۔

۶۸۵۲- عَنْ سَعْدِ بْنِ كُنَّانٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((أَبْعِجْزُ أَحَدَكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيَكْتُبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يُحِطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ))

۶۸۵۲- سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی عاجز ہے ہزار نیکیاں ہر روز کرنے سے ایک شخص نے آپ کے پاس بیٹھنے والوں میں سے پوچھا کیونکر ہم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کرے گا آپ نے فرمایا سو بار سبحان اللہ کہے تو ہزار نیکیاں اس کے لیے لکھی جائیں گی اور ہزار گناہ اس کے مٹانے جائیں گے۔

بَابُ فَضْلِ الْجَمَاعِ عَلَى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَعَلَى الذِّكْرِ

باب: قرآن کی تلاوت اور ذکر کے لیے جمع ہونے کی فضیلت

۶۸۵۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُورِبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُورِبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ))

۶۸۵۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مومن پر سے کوئی سختی دنیا کی دور کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر آخرت کی سختیوں میں سے ایک سختی دور کرے گا اور جو شخص مفلس کو مہلت دیوے (یعنی اس پر تقاضا اور سختی نہ کرے اپنے قرض کے لیے) اللہ تعالیٰ اس پر آسانی کرے گا دنیا اور

(۶۸۵۳) یعنی پیغمبروں اور بزرگوں کی اولاد ہونا کچھ مفید نہیں بلکہ عمل عمدہ کرنا چاہیے نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسجد میں قرآن پڑھنے کے لیے جمع ہونا افضل ہے ہمارا اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور مالک نے اس کو مکروہ کہا ہے اور بعض مالکیہ نے امام مالک کے قول کی تاویل کی ہے۔

وَمَنْ سَرَّ مُسْلِمًا سَرَّهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ))

آخرت میں اور جو شخص کسی مسلمان کا عیب ڈھانکے گا دنیا میں تو اللہ تعالیٰ اس کا عیب ڈھانکے گا دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں رہے گا جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہے گا اور جو شخص راہ چلے علم حاصل کرنے کے لیے (یعنی علم دین خالص خدا کے لیے) اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ کھل کر دے گا اور جو لوگ جمع ہوں کسی اللہ کے گھر میں اللہ کی کتاب پڑھیں اور ایک دوسرے کو پڑھاویں تو ان پر خدا کی رحمت اترے گی اور رحمت ان کو ڈھانپ لے گی اور فرشتے ان کو گھیر لیں گے اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر کرے گا اپنے پاس رہنے والوں میں (یعنی فرشتوں میں) اور جس کا عمل کوتاہی کرے تو اس کا خاندان (نسب) کچھ کام نہ آوے گا۔

(نسب) کچھ کام نہ آوے گا۔
۶۸۵۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۸۵۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَحَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَثَلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ أَبِي أَسَامَةَ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ التَّسْبِيحِ عَلَى الْمُعْصِرِ.

۶۸۵۵- ابو مسلم سے روایت ہے انھوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں ابو ہریرہؓ اور ابو سعید خدریؓ پر ان دونوں نے گواہی دی رسول اللہؐ پر آپ نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھ کر ذکر کریں اللہ تعالیٰ کا تو ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور سیکندہ (اطمینان اور دل کی خوشی) ان پر اترتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں میں ان کا ذکر کرتا ہے۔

۶۸۵۵- عَنْ الْأَعْرَابِيِّ أَبِي مُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ)).

۶۸۵۶- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۶۸۵۶- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۶۸۵۷- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے معاویہؓ نے مسجد میں

۶۸۵۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

قرآن مجید کہتا ہے کہ امام مالک کو شاید یہ حدیث نہیں پہنچی یا ان کا مطلب یہ ہو گا کہ پکار کر قرآن پڑھنا اس طرح سے کہ نمازیوں کو تکلیف ہو مکر وہ ہے اور مسجد کا حکم ہے اگر مدرسہ یا باط میں لوگ جمع ہوں قرآن پڑھنے کے لیے۔

(۶۸۵۷) ☆ زہے قسمت ان لوگوں کی مالک نے ان کی یاد کی اور ان کی خوبی بیان کی غلام کے لیے اس سے زیادہ کوئی نعمت ہو گی کہ مالک اس سے خوش ہو اور اس کی ثناء اور صفت بیان کرے یا اللہ اپنے فضل اور کرم سے ہماری بھی مغفرت کر گو ہم بڑے گنہگار ہیں پر برے ہیں یا بھلے لہ

عَنْهُ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلَقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ قَالَ اللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا أَجْلَسْنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْخَلِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلُّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلَقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنُحَمِّدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ اللَّهُ ((مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا أَجْلَسْنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْخَلِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ))

ایک حلقہ دیکھا (لوگوں کا) پوچھا تم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہو وہ بولے ہم بیٹھے ہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کو معاویہ نے کہا تم اس لیے بیٹھے ہو یا اور بھی کچھ کام کے لیے وہ بولے نہیں قسم خدا کی صرف خدا کی یاد کے لیے بیٹھے ہیں معاویہ نے کہا میں نے تم کو اس لیے قسم نہیں دی کہ تم کو جھوٹا سمجھا اور میرا جو رتبہ تھا رسول اللہ کے پاس اس رتبہ کے لوگوں میں کوئی مجھ سے کم حدیث روایت کرنے والا نہیں (یعنی میں سب لوگوں سے کم حدیث روایت کرتا ہوں) ایک بار رسول اللہ اپنے اصحاب کے حلقہ پر نکلے اور پوچھا تم کیوں بیٹھے ہو وہ بولے ہم بیٹھے ہیں اللہ جل و علا کا ذکر کرتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں اور شکر کرتے ہیں کہ اس نے ہم کو اسلام کی راہ بتلائی اور ہمارے اوپر احسان کیا آپ نے فرمایا قسم اللہ کی تم اس لیے بیٹھے ہو یا اور کسی کام کے لیے وہ بولے قسم اللہ کی ہم تو صرف اسی واسطے بیٹھے ہیں آپ نے فرمایا میں نے تم کو اس لیے قسم نہیں دی کہ تم کو جھوٹا سمجھا بلکہ میرے پاس حضرت جبریل آئے اور بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی فضیلت بیان کر رہا ہے فرشتوں کے سامنے۔

اللہ تیرے بندے اور غلام ہیں سوا تیرے نہ کسی کی عبادت کرتے ہیں نہ کسی سے مراد مانگتے ہیں نہ کسی کو مصیبت کے وقت پکارتے ہیں نہ کسی کو ہر جگہ اور ہر وقت حاضر اور ناظر جانتے ہیں تو ہی روزی دینے والا ہے اور تو ہی اولاد دینے والا اور تو ہی بیماری سے تندرست کر نیوالا اور تو ہی درد اور مصیبت کو دور کرنے والا ہماری نماز اور روزہ اور صدقہ اور خیرات اور دعا اور سب عبادتیں تیرے ہی لیے اور تجھی سے ہیں سوا تیرے نہ ہم کسی سے دعا کرتے ہیں نہ اٹھتے بیٹھتے سوا تیرے اور کسی کا نام لیتے ہیں پس رحم کر اے مالک اور اے آقا اور اے شاہنشاہ اور اے رب اور اے مولیٰ اپنے قصور وار غلاموں پر تیرے اچھے غلاموں کے پاس تو اچھے عمل بھی ہیں اور ہمارے پاس تو ایک عمل بھی ایسا نہیں جس کو ہم تیری درگاہ عالیہ میں پیش کریں ہم خالی ہاتھ ہیں بیچارے گناہوں کے مارے قصوروں میں دبے ہوئے خطاؤں سے لدے ہوئے ہمارا بیڑا پار کرنے والا کون ہے سوا تیرے اور ہمارا ہاتھ پکڑنے والا اور ہمارا سنبھالنے والا کون ہے سوا تیرے تو ہی اگر ہماری بیچارگی پر رحم کرے تو ہمارا ٹھکانا لگے ورنہ ہم نے جو کام کئے ہیں تو ان کو خوب جانتا ہے ہم جانتے ہیں کہ وہ کام نہایت برے ہیں اور ہم کو سوا شرمندگی اور عاجزی اور اقرار کے اور کیا جواب ہے اے مالک ہمارے ہم سر اسر تقصیر وار ہیں اور ہمارے پاس کچھ پونجی نہیں ہے پھر ایسے محتاج بے سامان ننگے غلاموں کا ٹھکانا کہاں ہے اور کون ان کو پوچھتا ہے سوا تیرے تو ہی رحم کرنے والا ہے تو ہی مالک ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِسْتِغْفَارِ وَالِاسْتِكَثَارِ مِنْهُ

۶۸۵۸- عَنْ الْأَعْرَبِ الْمُزَنِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ))

باب: خدا سے مغفرت مانگنے کی فضیلت

۶۸۵۸- اگر مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے دل پر پردہ ہو جاتا ہے (یعنی خدا سے کبھی غافل ہو جاتا ہوں) اور میں خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہوں۔

بَابُ التَّوْبَةِ

۶۸۵۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنِّي أَتُوبُ فِي الْيَوْمِ إِلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ))

باب: توبہ کا بیان

۶۸۵۹- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو توبہ کرو اللہ کی طرف کیونکہ میں توبہ کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ہر دن میں سو بار۔

۶۸۶۰- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ

۶۸۶۰- ترجمہ وہی ہے جو گزر رہا۔

۶۸۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ))

۶۸۶۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص توبہ کرے پہلے اس سے کہ آفتاب پچھتم سے نکلے تو اللہ اس کو معاف کرے گا۔ (بعد آفتاب کے پچھتم سے نکلنے کے توبہ قبول نہ ہوگی اسی طرح جاں کنی یعنی نزع کے وقت توبہ قبول نہ ہوگی نہ اس کی وصیت نافذ ہوگی)۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ

۶۸۶۲- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ

باب: آہستہ سے ذکر کرنا افضل ہے

۶۸۶۲- ابو موسیٰ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک سفر میں لوگ پکار کر تکبیر کہنے لگے آپ نے فرمایا اے

(۶۸۵۸) نووی نے کہا آپ کی شان یہ تھی کہ ہر لفظ خدا کی یاد میں رہیں اور اس میں کبھی غفلت ہو جاتی تو آپ اس کو گناہ سمجھتے اور اس سے استغفار کرتے اور بعضوں نے کہا کہ آپ امت کی فکر میں مصروف ہو جاتے یا جہاد کی فکر اور سامان میں یاد دشمن کے ملانے کی تدبیروں میں اگرچہ یہ بھی بڑی عبادتیں ہیں پر آپ کے بلند مرتبہ میں یہ نزول ہے آپ استغفار کرتے اور اسی واسطے کہا گیا ہے حسنات الابرار سیئات المقربين اور بعضوں نے کہا ہے اس پردہ سے سیکھنے مراد ہے اور استغفار اظہار عبودیت کے لیے ہے محاسبی نے کہا انبیاء اور ملائکہ کا خوف عظمت الہی سے ہے اگرچہ وہ عذاب سے بے خوف ہیں انھی مختصراً

(۶۸۵۹) نووی نے کہا آپ کے استغفار کی وجہ گزر چکی اور وہی توبہ کی وجہ ہے ہم لوگوں کو توبہ کی زیادہ احتیاج ہے ہمارے اصحاب نے کہا کہ توبہ کی تین شرطیں ہیں ایک توبہ کہ گناہ سے باز آوے دوسرے اس پر تادم ہو تیسرے عہد کرے کہ بار دیگر نہ کرے گا اور جو گناہ حق العباد ہو تو ایک شرط اور ہے وہ یہ کہ اس بندے کو وہ حق ادا کرے یا اس سے معاف کرالیں۔ انھی

فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَيُّهَا النَّاسُ ارْتَبِعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَيْسَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ قَالَ وَأَنَا خَلَقُهُ وَأَنَا أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَثَرٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ))

لوگو! نرمی کرو اپنی جانو پر (یعنی آہستہ سے ذکر کرو) کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے ہو تم پکارتے ہو اس کو جو (ہر جگہ سے) سنتا ہے نزدیک ہے اور تمہارے ساتھ ہے (یعنی علم اور احاطہ سے نووی) ابو موسیٰ نے کہا میں آپ کے پیچھے تھا اور میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہہ رہا تھا آپ نے فرمایا اے عبد اللہ بن قیس میں تجھ کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتلاؤں میں نے عرض کیا بتلائیے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ (یہ کلمہ تفویض کا ہے اور اس میں اقرار ہے کہ اور کسی کو نہ طاقت ہے نہ قدرت اس وجہ سے خدائے تعالیٰ کو بہت پسند ہے)۔

۶۸۶۳- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۶۸۶۳- عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۶۸۶۴- ابو موسیٰ سے روایت ہے وہ لوگوں کے ساتھ تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور چڑھ رہے تھے ایک گھاٹی پر ایک شخص جب کسی ٹیکرے پر چڑھتا تو آواز سے پکارتا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بہرے کو یا غائب کو نہیں پکارتے ہو پھر آپ نے فرمایا اے ابو موسیٰ یا اے عبد اللہ بن قیس میں تجھ کو ایک کلمہ بتلاؤں جو جنت کا خزانہ ہے میں نے عرض کیا وہ کونسا کلمہ ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

۶۸۶۴- عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُمْ يَصْعَدُونَ فِي ثَنِيَّةٍ قَالَ فَجَعَلَ رَجُلٌ كُلَّمَا عَلَا ثَنِيَّةً نَادَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّكُمْ لَا تُنَادُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا)) قَالَ فَقَالَ ((يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَثَرِ الْجَنَّةِ)) قُلْتُ مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ))

۶۸۶۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۸۶۵- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ يَتَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۶۸۶۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ جس کو تم پکارتے ہو وہ تم سے زیادہ قریب ہے تمہارے اونٹ کی گردن سے۔

۶۸۶۶- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَاصِمٍ.

(۶۸۶۳) ☆ نووی نے کہا یہ مجاز ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور مراد یہ ہے کہ وہ سنتا ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ اس قسم کی آیات اور احادیث جن میں خداوند تعالیٰ کی معیت اور قرب کا ذکر ہے باتفاق سلف اور خلف معیوب اور قرب علمی پر محمول ہیں پھر وہ جہمیبوں کی دلیل کیونکر ہو سکتی ہے جو معاذ اللہ خداوند کریم کو ہر جگہ ذات سے سمجھتے ہیں اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ خداوند کریم کی ذات مقدس بالائے عرش ہے اور اس کا علم اور سمع اور بصر ہر چیز سے متعلق ہے وہ ہر جگہ حاضر ہے بحضور علمی اور ناظر ہے۔

۶۸۶۷- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ ((وَالَّذِي تَدْعُونَهُ أَقْرَبُ إِلَيَّ أَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَةٍ أَحَدِكُمْ)) وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)) .

۶۸۶۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جس کو تم پکارتا ہو وہ تم سے زیادہ قریب ہے تمہارے اونٹ کی گردن ہے۔

۶۸۶۸- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)) .

۶۸۶۸- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کیا میں تجھ کو بتاؤں ایک کلمہ جنت کے خزانوں میں سے یا ایک خزانہ جنت کے خزانوں میں سے میں نے عرض کیا بتلائیے آپ نے فرمایا کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

باب: دعاؤں اور اعوذ باللہ کا بیان

۶۸۶۹- عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ ((قُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَبِيرًا وَقَالَ قُتَيْبَةُ كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ)) .

۶۸۶۹- ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے ایک دعا سکھائیے جس کو میں پڑھا کروں اپنی نماز میں آپ نے فرمایا یہ کہا کر یا اللہ میں نے اپنے نفس پر بڑا ظلم کیا ہے یا بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا سوا تیرے تو بخش دے مجھے اپنے پاس کی بخشش سے اور رحم کر مجھ پر تو بخشنے والا مہربان ہے۔

۶۸۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِّيقَ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي وَفِي بَيْتِي ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((ظُلْمًا كَثِيرًا)) .

۶۸۷۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ جس کو میں پڑھا کروں اپنی نماز میں اور اپنے گھر میں۔

باب التَّعَوُّذِ مِنَ شَرِّ الْفِتَنِ وَغَيْرِهَا

۶۸۷۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوا بِهَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ

۶۸۷۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے اللھم انی اعوذ بک آخر تک

(۶۸۷۱) یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری امیری کے فتنہ سے اور فقیری کے فتنہ سے امیری کا فتنہ یہ ہے کہ مال و دولت میں مشغول ہو کر خدائے تعالیٰ کو بھول جاوے مال کا حق ادا نہ کرے اور فقیری کا فتنہ یہ ہے کہ تنگ ہو کر ناشکری کرنے لگے۔

((اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلَجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْتَمِ وَالْمَغْرَمِ))

۶۸۷۲- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۸۷۳- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ))

۶۸۷۴- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنْ يَزِيدَ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ قَوْلُهُ ((وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ))

یعنی یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے فتنہ سے اور عذاب سے جہنم کے اور قبر کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور امیری کے فتنہ سے اور فقری کے فتنہ کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری دجال مسیح کے فتنہ کے شر سے یا اللہ میرے گناہوں کو دھو دے برف اور اولے کے پانی سے اور پاک کر دے میرا دل گناہوں سے جیسے تو نے پاک کر دیا سفید کپڑے کو میل کچیل سے اور دور کر دے گناہوں کو مجھ سے جیسے تو نے دور کیا مشرق کو مغرب سے (پورب کو پچھتم سے) یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور بڑھاپے اور گناہ اور قرض داری سے۔

۶۸۷۲- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۸۷۳- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی اور نامردی اور بڑھاپے (اس بڑھاپے سے جس میں عقل و ہوش جاتا رہے اور عبادت نہ ہو سکے) اور بخلی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیرے قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

۶۸۷۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس میں زندگی اور موت کے فتنے کا ذکر نہیں ہے۔

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور بڑھاپے اور گناہ اور قرض داری سے کیونکہ آدمی قرض داری میں جھوٹا وعدہ کرتا ہے اور کبھی ادا کرنے سے پہلے مر جاتا ہے اور کبھی قرض خواہ کو دھوکا دیتا ہے نووی نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلا کہ دعا کرنا اور پناہ مانگنا مستحب ہے اور یہی صحیح ہے اور ایک طاکنہ زہاد کا یہ قول ہے کہ دعا کرنا افضل ہے اور قضائے الہی پر راضی رہنا بہتر ہے۔

مترجم کہتا ہے یہ قول غلط ہے خود قرآن شریف میں ہے ادعونی استجب لکم اور صداہدیشیں دعا کے باب میں وارد ہیں اور تمام پیغمبروں نے دعا کی ہے بلکہ بہت حدیثوں سے نکلتا ہے کہ دعا قضا کو پھیر دیتی ہے اور اس طاکنہ زہاد نے اس پر غور نہ کیا کہ خدا کی قضا سے راضی رہنا دعا کے مانع نہیں ہے اس لیے کہ رضا کے یہ معنی ہیں کہ جو خداوند کریم کرے اس پر شکوہ اور شکایت نہ کرے اور کوئی لفظ خلاف ادب نہ نکالے اور دعا مقتضائے عبودیت ہے اور دعا سے بندہ اور مولیٰ میں تعلق زیادہ ہوتا ہے اور مولیٰ اپنے غلام کے گزر گزارنے سے بہت خوش ہوتا ہے بلکہ مجھے ڈر ہے کہ دعا نہ کرنے میں مولیٰ ناراض نہ ہو جائے اس لیے کہ دعا نہ کرنا اور کچھ نہ مانگنا استکبار اور غرور کی نشانی ہے اور دعا عام ہے کہ دل سے ہو یا زبان سے کیونکہ مالک دل کی باتیں بھی خوب جانتا ہے۔

۶۸۷۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ تَعَوَّذَ مِنْ أَشْيَاءَ ذَكَرَهَا وَالْبُخْلِ.

۶۸۷۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۸۷۶- عَنْ أَنَسِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو بِهِؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَأَرَذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ))

۶۸۷۶- ترجمہ وہی جو گزرا۔

باب فِي التَّعَوُّذِ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَغَيْرِهِ

باب: پرکی قضا اور بد بختی سے پناہ

مانگنے کا بیان

۶۸۷۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَمِنْ دَرْكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شِمَاتِ الْأَعْدَاءِ وَمِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ. قَالَ عَمْرُو فِي حَدِيثِهِ قَالَ سُبَّانُ أَشْكُ أَنِّي زِدْتُ وَاحِدَةً مِنْهَا

۶۸۷۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برکی قضا سے پناہ مانگتے تھے اور بد بختی میں پڑنے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے اور بلا کی بختی سے۔

۶۸۷۸- عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمِ السُّلَمِيَّةِ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ نَزَلَ مَنَزِلًا ثُمَّ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنَزِلِهِ ذَلِكَ))

۶۸۷۸- خولہ بنت حکیم سلمیہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص کسی منزل میں اترے پھر کہے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے پورے کلموں کی برائی سے اس کے جو اللہ نے پیدا کیا تو اس کو کوئی چیز نقصان نہ پہنچاویگی یہاں تک کہ وہ کوچ کرے اس منزل سے۔

۶۸۷۹- عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمِ السُّلَمِيَّةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا نَزَلَ أَحَدُكُمْ مَنَزِلًا فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْهُ))

۶۸۷۹- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۶۸۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغْتَنِي الْبَارِحَةَ قَالَ

۶۸۸۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور بولا یا رسول اللہ مجھے بڑی تکلیف پہنچی اس بچھو سے جس نے کل رات کو مجھے کاٹا آپ نے فرمایا اگر تو شام

۶۸۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغْتَنِي الْبَارِحَةَ قَالَ

۶۸۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغْتَنِي الْبَارِحَةَ قَالَ

۶۸۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغْتَنِي الْبَارِحَةَ قَالَ

۶۸۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغْتَنِي الْبَارِحَةَ قَالَ

۶۸۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغْتَنِي الْبَارِحَةَ قَالَ

۶۸۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغْتَنِي الْبَارِحَةَ قَالَ

۶۸۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغْتَنِي الْبَارِحَةَ قَالَ

۶۸۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغْتَنِي الْبَارِحَةَ قَالَ

۶۸۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغْتَنِي الْبَارِحَةَ قَالَ

۶۸۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغْتَنِي الْبَارِحَةَ قَالَ

۶۸۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغْتَنِي الْبَارِحَةَ قَالَ

۶۸۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغْتَنِي الْبَارِحَةَ قَالَ

۶۸۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغْتَنِي الْبَارِحَةَ قَالَ

((أَمَّا لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرْكْ))۔
 کو یہ کہہ لیتا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو تجھے ضرر نہ کرتا (نہ کاٹا تو تکلیف نہ ہوتی)۔

۶۸۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَدَغْتَنِي عَقْرَبٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ۔
 ۶۸۸۱- ترجمہ وہی جو گزرا۔

باب: سوتے وقت کی دعا

۶۸۸۲- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَنَاتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أُرْسِلْتَ وَاجْعَلْهُنَّ مِنْ آخِرِ كَلَامِكَ فَإِنَّ مَتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مَتَّ وَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ)) قَالَ فَرَدَّدَتْهُنَّ لِأَسْتَذْكِرَهُنَّ فَقُلْتُ آمَنْتُ بِرَسُولِكَ الَّذِي أُرْسِلْتَ قَالَ قُلِ آمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِي أُرْسِلْتَ۔
 ۶۸۸۲- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو سونے کو جاوے تو وضو کر جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پھر دائیں کروٹ پر لیٹ اور کہہ اللھم انی آخر تک یعنی یا اللہ میں نے اپنا منہ رکھ دیا تیرے لیے اور اپنا کام سونپ دیا تجھ کو اور تجھ پر بھروسہ کیا تیرے ثواب کی خواہش سے تیرے عذاب سے ڈر کر سوا تیرے کوئی ٹھکانا اور پناہ نہیں تجھ سے ایمان لایا میں تیری کتاب پر جو تو نے اتاری اور تیرے نبی پر جس کو تو نے بھیجا اور اخیر بات یہی دعا ہو پھر اگر تو مر جاوے اس رات کو تو مرے گا اسلام پر (اور خاتمہ بخیر ہوگا) براء نے کہا کہ میں نے ان کلموں کو دوبارہ پڑھا یاد کرنے کے لیے تو بنییک کے بدلے برسولک کہا آپ نے فرمایا بنییک کہہ۔

۶۸۸۳- وہی جو گزرا۔

۶۸۸۳- ترجمہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم کیا کہ رات کو سوتے وقت یہ کہہ کر اللھم اسلمت آخر تک۔
 ۶۸۸۴- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ أَنْ يَقُولَ ((اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ

(۶۸۸۲) کیونکہ ذکر اور دعا میں وہی لفظ کہنا چاہیے جو وارد ہے اور شاید یہ دعا آپ کو وحی سے معلوم ہوئی ہو اس لیے آپ نے لفظ بدلنا جائز نہ رکھا بعضوں نے اس روایت سے یہ دلیل کی ہے کہ حدیث کی روایت بالمعنی درست نہیں جو درست کہتے ہیں وہ یہ جواب دیئے ہیں کہ رسول اللہ کے معنی اور ہیں تو یہ نقل بالمعنی کہاں ہے۔ (نودی مختصراً)

وَجْهِهِ إِلَيْكَ وَالْجَنَاتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ
أَمْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا
مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي
أَنْزَلْتَ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مَاتَ
مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ بَشَّارٍ فِي
حَدِيثِهِ مِنَ اللَّيْلِ.

۶۸۸۵- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ لِرَجُلٍ يَا فُلَانُ إِذَا أُوْتِيتَ إِلَى فِرَاشِكَ
بِمِثْلِ حَدِيثِ عُمَرُو بْنِ مُرَّةٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَبَيْنِكَ
الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مَاتَ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى
الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا)).

۶۸۸۶- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُولُ أَمَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِمِثْلِهِ
وَلَمْ يَذْكُرْ ((وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا)).

۶۸۸۷- عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ
قَالَ ((اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ
أَمُوتُ)) وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ ((الْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ)).

۶۸۸۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا
إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ ((اللَّهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي
وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا إِنْ أَحْيَيْتَهَا
فَاخْضُطَّهَا وَإِنْ أَمَتَهَا فَاعْفِرْ لَهَا اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ)) فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَسْمِعْتَ هَذَا
مِنْ عُمَرَ فَقَالَ مِنْ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ

۶۸۸۵- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا اے فلاں جب تو
اپنے بچھونے پر جاوے تو یہ دعا پڑھ جو اوپر گزری اس میں یہ ہے
کہ اگر تو مر جاوے گا مرے گا اسلام پر اور صبح کو اٹھے گا تو بہتری
پرائے گا۔

۶۸۸۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۸۸۷- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب
لیٹے تو فرماتے اللھم باسمک آخر تک یعنی یا اللہ تیرے نام کے
ساتھ جیتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور جب
جاگتے تو فرماتے الحمد لله الذی آخر تک یعنی شکر اس خدا کا
جس نے ہم کو جلا یا مار کر (سلا کر کیونکہ سونا بھی ایک طرح کی
موت ہے) اور اسی کی طرف مر کے اٹھنا ہے۔

۶۸۸۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو سوتے
وقت یہ کہا پڑھنے کو اللھم خلقت نفسی آخر تک یعنی یا اللہ تو
نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی مارے گا اور تیرے لیے ہے جینا
اور مرنا اگر تو جلا دے اس کو تو اپنی حفاظت میں رکھ اور جو مارے تو
بخش دے اس کو یا اللہ میں تندرستی چاہتا ہوں تجھ سے ایک شخص
ان سے بولا تم نے یہ دعا عمر رضی اللہ عنہ سے سنی انھوں نے کہا

عَنْ أَنَسٍ نَافِعٍ فِي رِوَايَةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ.

ان سے سنی جو عمر سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

۶۸۸۹- عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ كَانَ أَبُو صَالِحٍ يَأْمُرُنَا إِذَا أَرَادَ أَحَدُنَا أَنْ يَنَامَ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى شِقْوِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى وَمُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ افْضِ عَنَّا الدِّينَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ)) وَكَانَ يَرَوِي ذَلِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۸۸۹- سہیل سے روایت ہے ابو صالح جب ہم میں سے کوئی سونے لگتا تو کہتے داہنی کروٹ پر سو اور یہ دعا پڑھ اللھم رب السموات آخر تک یعنی اے اللہ مالک آسمانوں کے اور مالک زمین کے اور مالک بڑے عرش کے اور مالک ہمارے اور مالک ہر چیز کے چیرنے والے دانے اور گٹھلی کے (درخت اگانے کے لیے) اور اتارنے والے تورات اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہوں میں تیری ہر چیز کے شر سے جس کی پیشانی تو تھامے ہے (یعنی تیرے اختیار میں ہے) تو سب سے پہلے ہے تیرے پہلے کوئی شے نہیں تو سب کے بعد ہے تیرے بعد کوئی شے نہیں (یعنی ازلی اور ابدی ہے) تو ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی شے نہیں تو باطن ہے (یعنی لوگوں کی نظر سے چھپا ہوا) تجھ سے ورے کوئی شے نہیں (یعنی تجھ سے زیادہ چھپی ہوئی) ادا کر دے قرض ہمارا اور امیر کر دے ہم کو محتاجی دور کر کے ابو صالح اس دعا کو ابو ہریرہ سے روایت کرتے تھے اور ابو ہریرہ رسول اللہ سے۔

۶۸۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا إِذَا أَخَذْنَا مَضْجَعَنَا أَنْ نَقُولَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَقَالَ ((مِنْ شَرِّ كُلِّ ذَايَةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا)) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدٌ

۶۸۹۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہی جو اوپر گزری اس میں یہ ہے کہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری ہر جانور کے شر سے جس کی پیشانی تو تھامے ہوئے ہے۔

(۶۸۸۹) ہذا نووی نے کہا اس حدیث میں عز شانہ کے لیے آخر کا لفظ آیا ہے امام ابو بکر باقلانی نے کہا آخر کے معنی باقی اپنی صفات سے ساتھ علم و قدرت وغیرہ کے جیسے ازل میں فنا اور بعد مخلوقات کے مرنے اور ان علوم اور حواس کے مٹنے اور ان کے اجسام کے جدا ہو جانے کے پروردگار اسی حالت میں رہے گا اور معتزلہ نے اس سے یہ دلیل کی ہے کہ جسم بالکل فنا ہو جائے گا اور اہل حق کا مذہب یہ ہے کہ جسم بالکل فنا نہ ہو گا بلکہ وہ جدا جدا ہو جاوے گا اور یہاں مراد ان کی صفات کا فنا ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ معتزلہ کا قول دلیل عقلی کی رو سے بھی مردود ہے کیونکہ حکمت جدید اور قدیم دونوں کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہے کہ جو اہر فنا نہیں ہو سکتے اس صورت میں فنا سے وہی الخلال اور بطلان ترکیب اور انعدام صفات مراد ہے جو اہل حق کا مذہب ہے۔

بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ.

۶۸۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَنْتَ فَاطِمَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا ((قُولِي لِلَّهِمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ)).

۶۸۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَأْخُذْ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ فَلْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ وَلْيَسْمِ اللَّهَ فَإِنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا خَلْفَهُ بَعْدَهُ عَلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَضْطَجِعَ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ وَلْيَقُلْ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبِّي بَكَ وَضَعْتُ جَنِيَّ وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكَتَ نَفْسِي فَاعْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ)).

۶۸۹۳- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((ثُمَّ لِيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنِيَّ فَإِنْ أَحْيَيْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا)).

۶۸۹۴- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِي)).

بَابُ فِي الْأَذْعِيَةِ

۶۸۹۵- عَنْ فَرُوةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو

۶۸۹۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہراء رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں ایک خدمت گار مانگنے کو آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھ لیا کر اللھم رب السموات السبع آخر تک جیسے اوپر گزری۔

۶۸۹۲- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بچھونے پر جاوے تو اپنے تہبند کا ٹکڑا پکڑے اور اس سے اپنا بچھونا جھاڑے اور بسم اللہ کہے اس لیے کہ وہ نہیں جانتا اس کے بعد اس کے بچھونے پر کوئی چیز آئی پھر جب لیٹنے لگے تو داہنی کروٹ پر لیٹے اور کہے سُبْحَانَكَ رَبِّ بَكَ وَضَعْتُ جَنِيَّ وَبِكَ أَرْفَعُهُ ان امسکت نفسی فاغفر لھا وان ارسلتها فاحفظھا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین یعنی پاک ہے تو اے میرے پروردگار تیرا نام لے کر میں کروٹ زمین پر رکھتا ہوں اور تیرے نام سے اٹھاؤں گا اگر تو میری جان روک لیوے تو اس کو بخش دے اور جو چھوڑ دیوے (پھر بدن میں آنے کے لیے) تو اس کی حفاظت کر جیسی تو حفاظت کرتا ہے اپنے نیک بندوں کی۔

۶۸۹۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۸۹۴- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب اپنے بچھونے پر جاتے تو فرماتے شکر ہے اس خدا کا جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور کافی ہوا ہمارے لیے اور ٹھکانا دیا ہم کو کتنے لوگ ایسے ہیں جن کے لیے نہ کوئی کافی ہے نہ کوئی ٹھکانا ہے۔

بَابُ دَعَاؤِلِ الْكَابِيَانِ

۶۸۹۵- فروہ بن نوفل اشجعی سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کیا دعا کرتے تھے اللہ سے انھوں

بِإِلَهِ اللَّهِ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ))۔

۶۸۹۶- عَنْ قُرَّةَ بِنِ نُوْفَلٍ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ))۔

۶۸۹۷- عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ((وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ))۔

۶۸۹۸- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ))۔

۶۸۹۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ لَكَ اسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي أَنْتَ الْخَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْجَنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ))۔

۶۹۰۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ وَأَسْحَرَ يَقُولُ ((سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبِنَا وَأَفْضَلِ عَلَيْنَا عَائِذَا بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ))۔

۶۹۰۱- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

(۶۹۰۱) نووی نے کہا یہ دعا آپ نے تواضع کی راہ سے کی اور کمال کے فوت کو آپ نے گناہ قرار دیا امر اودہ سہو ہے جو آپ سے ہوا یا جو امر نبوت سے پہلے واقع ہوئے ہر حال میں آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخشے ہوئے ہیں اور یہ دعا تواضع کی راہ سے ہے کیونکہ دعا عبادت ہے تختہ الاخیار میں ہے کہ حضرت ﷺ گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کے واسطے یا ترک اولی کے خیال سے ایسی دعائیں کرتے تھے جتنا چاہتے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جَدِّي وَهَزْلِي وَخَطِيئِي وَعَمْدِي وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ))

۶۹۰۲- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۹۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلْ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِّي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلْ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّي مِنْ كُلِّ شَرٍّ))

۶۹۰۴- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتَّقَى وَالْعِفَافَ وَالْغِنَى))

۶۹۰۵- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ الْمُثَنَّى قَالَ فِي رِوَايَتِهِ وَالْعِفَّةَ.

۶۹۰۶- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ لَمَّا أَقُولُ لَكُمْ إِلَّا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ كَانَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ

کرتے اللہم اغفر لی آخر تک یعنی یا اللہ بخش دے میری چوک اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھ سے اپنے حال میں ہوئی اور بخش دے اس چیز کو جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے یا اللہ بخش دے میرے ارادہ کے گناہ اور میری ہنسی کے گناہ کو اور میری بھول چوک اور قصد کو اور یہ سب میری طرف سے ہے اے مالک میرے بخش دے میرے اگلے اور پچھلے اور چھپے گناہوں کو اور جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو آگے کرنے والا ہے اور تو پیچھے کر نیوالا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

۶۹۰۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۹۰۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے اللہم اصلح آخر تک یعنی یا اللہ میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہے اور سنوار دے میری دنیا کو جس میں میری روزی اور زندگی ہے اور سنوار دے میری آخر تک جس میں میری بازگشت ہے اور کر دے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری میں زیادتی کا سبب اور کر دے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب (یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہے)۔

۶۹۰۴- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں ہدایت اور پرہیزگاری اور حرام سے پاکدامنی اور دل کی تو نگری۔

۶۹۰۵- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۶۹۰۶- زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا میں تم سے وہی کہوں گا جو آپ فرماتے تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیزی عاجزی اور سستی اور نامردی اور بخیلی اور بڑھاپے سے اور قبر کے

قریب زیادہ اتنا خوف زیادہ مثل مشہور ہے نزدیکانِ رابیش بود حیرانی یہی معنی ہیں بندگی کے کہ بندہ اپنے مالک کے روبرو لرزتا کانپتا ہے اور اپنے قصور کا خلو ہوا ہو یا نہ ہوا ہوا قرار کیا کرے۔

وَالْجُنِّ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ
آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكَّاهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا
أَنْتَ وَلِيِّهَا وَمَوْلَاهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ
عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا
تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا))

۶۹۰۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُمْسَى قَالَ
((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ)) قَالَ الْحَسَنُ
فَحَدَّثَنِي الزُّبَيْدُ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي هَذَا
((لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَأَعُوذُ
بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اللَّهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ اللَّهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ
فِي الْقَبْرِ))

۶۹۰۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ
إِذَا أُمْسَى قَالَ ((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
قَالَ أَرَأَاهُ قَالَ فِيهِمْ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي
هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ
عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ)) وَإِذَا أَصْبَحَ
قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ

عذاب سے یا اللہ میرے نفس کو تقویٰ دے اور پاک کر دے اس کو
تو اس کا بہتر پاک کرنے والا ہے تو اس کا آقا اور مولیٰ ہے یا اللہ میں
پناہ مانگتا ہوں تیری اس علم سے جو فائدہ نہ دے اور اس دل سے جو
تیرے سامنے نہ کھلے اور اس جی سے جو آسودہ نہ ہو اور اس دعا سے
جو قبول نہ ہو۔

۶۹۰۷- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب
شام ہوتی تو فرماتے ہم نے شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی شکر
ہے خدا کا کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے جو اکیلا ہے اس کا کوئی
شریک نہیں اسی کی سلطنت ہے اسی کو تعریف لائق ہے اور وہ
ہر چیز پر قادر ہے اے پروردگار! میں تجھ سے اس رات کی بہتری
مانگتا ہوں اور اس رات کے بعد کی اور پناہ اس رات کی برائی سے
اور اس کے بعد کی برائی سے اے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں
سستی اور بڑھاپے کی برائی سے اے پروردگار میں تجھ سے پناہ مانگتا
ہوں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور جب صبح
ہوتی تو یہی دعا کرتے لیکن یوں فرماتے صبح کی ہم نے اور صبح کی خدا
کے مالک نے اخیر تک اور بجائے رات کے دن فرماتے

۶۹۰۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۹۰۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمْسَى قَالَ ((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ)) قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُثَيْبٍ اللَّهُ وَزَادَنِي فِيهِ زَيْدٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

۶۹۱۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَعَزُّ جُنْدُهُ وَنَصَرُ عَبْدُهُ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ)).

۶۹۱۱- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسَلِّدْنِي وَادْكُرْ بِالْهُدَى هِدَايَتَكَ الطَّرِيقَ وَالسَّدَادَ سَدَادَ

۶۹۱۰- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے وہ اکیلا ہے اس نے عزت دی اپنے لشکر کو اور مدد کی اپنے بندہ کی اور مغلوب کیا کافروں کی جماعتوں کو اس نے اکیلے اس کے بعد کوئی شے نہیں ہے۔

۶۹۱۱- علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ سے کہہ یا اللہ ہدایت کر مجھ کو اور سیدھا کر دے مجھ کو اور فرمایا کہ اس دعا مانگتے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی کا

(۶۹۱۱) ☆ یعنی جیسے کہیں جانا منظور ہوتا ہے تو سیدھے اسی طرف چلتے ہیں دائیں بائیں نہیں جھکتے اسی طرح خدا سے ہدایت مانگتے وقت رولہ راست کا دھیان چاہیے کہ منزل مقصود کو پہنچ جاوے شرع پر چلا جاوے خلافت اور بدعت کی طرف میل نہ کرے اور راستی مانگنے کے وقت تیر کی راستی کا دھیان کرے یعنی جیسے تیر نشانے پر پہنچتا ہے دائیں بائیں نہیں جھکتا اسی طرح اپنے علم اور عمل میں راستی کا خیال چاہیے کہ باطل داخل ہونے نہ پاوے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہے کہ دل کی غفلت دور ہو حاصل دل کا حضور ہو۔ (تحفۃ الاخیار)

مترجم کہتا ہے کہ اس وقت میں رولہ راست پر رہنا بڑی مشکل ہے مگر اسی کرنے والے اور رولہ راست سے بہکانے والے بہت پھیل گئے ہیں پر خداوند تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس زمانہ میں حدیث شریف کی کتابوں کا ترجمہ کر لیا اب مسلمان کو چاہیے کہ موضح القرآن اور ترجمہ حدیث کو دیکھیں اور اس پر عمل کریں اگر قرآن اور صحیح بخاری پر قائم رہیں تو راہ راست سے کبھی نہ بھٹکیں گے۔

دھیان کیا کر۔

۶۹۱۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

السُّهُمُ))۔

۶۹۱۲- عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُثَيْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالسُّدَادَ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ

بَابُ التَّسْبِيحِ أَوَّلَ النَّهَارِ وَعِنْدَ النَّوْمِ

۶۹۱۳- عَنْ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ خَالِيسَةٌ فَقَالَ ((مَا زِلْتُ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكَ عَلَيْهَا)) قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وَزَنْتُ بِمَا قُلْتُ مِنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنْتُهُنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ))

باب: دن کے اول وقت اور سوتے وقت تسبیح کہنا

۶۹۱۳- ام المؤمنین جویریہ سے روایت ہے رسول اللہ صبح سویرے ان کے پاس سے نکلے جب آپ نے صبح کی نماز پڑھی وہ اپنی نماز کی جگہ میں تھیں پھر آپ چاشت کے وقت لوٹے دیکھا تو وہ وہیں بیٹھی ہیں آپ نے فرمایا تم اسی حال میں رہیں جب سے میں نے تم کو چھوڑا جویریہ نے کہا ہاں آپ نے فرمایا میں نے تمہارے بعد چار کلمے کہے تین بار اگر وہ تولے جاویں ان کلموں کے ساتھ جو تو نے آج اب تک کہے ہیں البتہ وہی بھاری پڑیں گے وہ کلمے یہ ہیں سبحان اللہ وبحمده عدد خلقه ورضی نفسه وزنه عرشه ومداد کلمۃ یعنی میں خدا کی پاکی بولتا ہوں خوبیوں کے ساتھ اس کی مخلوقات کے شمار کے برابر اور اس کی رضامندی اور خوشی کے برابر اور اس کے عرش کے تول کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر (یعنی بے انتہا اس لیے کہ خدا کے کلموں کی کوئی حد نہیں سارا سمندر اگر سیاہی ہو وہ ختم ہو جاوے اور خدا کے کلمے تمام نہ ہوں)

۶۹۱۴- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۶۹۱۴- عَنْ جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ مَرَّ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْغَدَاةِ أَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ))

۶۹۱۵- حضرت علیؑ سے روایت ہے حضرت فاطمہؑ بیمار ہو گئیں یا

۶۹۱۵- عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ اشْتَكَتْ مَا تَلَقَى

(۶۹۱۵) سبحان اللہ حضرت فاطمہ زہراؑ کا مرتبہ اللہ جل جلالہ کے پاس کتنا بلند ہو گا انھوں نے دنیا میں کوئی راحت نہیں اٹھائی تھی

مِنْ الرَّحَى فِي يَدِهَا وَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيًّا فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ وَلَقِيَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ إِلَيْهَا فَجَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عَلَى مَكَانِكُمَا)) فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بُرْدَ قَدَمِهِ عَلَى صَدْرِي ثُمَّ قَالَ ((أَلَا أَعْلَمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَنْ تُكَبِّرَا اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ))

انھوں نے شکایت کی اس تکلیف کی جو ان کو ہوتی تھی چکی پیسنے میں اور رسول اللہ کے پاس قیدی آئے وہ گئیں تو آپ کو نہ پایا حضرت عائشہ سے ملیں ان سے یہ حال بیان کیا جب رسول اللہ تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے آپ سے بیان کیا حضرت فاطمہ کے آنے کا حال یہ سن کر رسول اللہ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اپنے بچھونے پر جا چکے تھے ہم نے چاہا کھڑے ہوں آپ نے فرمایا اپنی جگہ پر رہو پھر آپ ہمارے بیچ میں بیٹھ گئے (یعنی میاں بی بی کے بیچ میں) یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر پائی آپ نے فرمایا میں تم دونوں کو وہ نہ بتاؤں جو بہتر ہے اس سے جو مانگا تم نے (یعنی خادم سے) جب تم دونوں لیٹو تو تکبیر کہو چونتیس بار اور سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار یہ تمہارے لیے بہتر ہے ایک خادم سے۔

۶۹۱۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۹۱۶- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ مُعَاذٍ ((أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا مِنَ اللَّيْلِ))

۶۹۱۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت علی نے کہا میں نے اس وظیفہ کو کبھی نہیں چھوڑا لوگوں نے کہا صفین کی رات میں بھی (جو بڑی پریشانی کی رات تھی صبح کو معاویہ سے جنگ تھی) انھوں نے کہا صفین کی رات میں بھی میں نے یہ وظیفہ مانعہ نہیں کیا۔

۶۹۱۷- عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ عَلِيٌّ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قِيلَ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صَفِينٍ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صَفِينٍ وَفِي حَدِيثِ عَطَاءٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قُلْتُ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صَفِينٍ

۶۹۱۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں ایک خادم مانگنے کو اور شکایت کی کہ مجھ کو بہت کام کرنا پڑتا ہے آپ نے فرمایا میرے پاس تو خادم نہیں ہے البتہ میں تجھ کو وہ چیز بتاتا ہوں جو خادم سے

۶۹۱۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا وَشَكَتُ الْعَمَلَ فَقَالَ مَا أَلْفَيْتِيهِ عِنْدَنَا قَالَ ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِينَ ثَلَاثًا

اللہ ہمیشہ مشقت اور تکلیف سے زندگی بسر کی اور جب حضرت علی کی فراغت اور دولت کا زمانہ آیا اس سے پیشتر وہ دنیا سے گزر گئیں اور اپنے پدر بزرگوار سے مل گئیں یا اللہ بخشدے ہم کو حضرت فاطمہ زہرا کی اطاعت کے طفیل سے اور ہمارا خاتمہ بخیر کر۔ آمین۔

بہتر ہے ۳۳ بار تسبیح کہہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر جب تو سونے لگے۔

۶۹۱۹- ترجمہ وہی جو گزرا۔

باب: مرغ چلاتے وقت دعا مانگنا

۶۹۲۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ مرغ فرشتے کو دیکھتا ہے۔

باب: سختی کی دعا

۶۹۲۱- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سختی (اور مشکل) کے وقت دعا پڑھتے لا الہ الا اللہ اخیر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے جو بڑی عظمت والا بردبار ہے کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے جو بڑے عرش کا مالک ہے کوئی سچا معبود نہیں سوا خدا کے جو مالک ہے آسمان کا اور مالک ہے زمین کا اور مالک ہے عرش کا جو عزت والا ہے۔

۶۹۲۲- وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۹۲۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کلموں کو سختی کے وقت کہتے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اس میں رب السموات والارض ہے۔

۶۹۲۴- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

وَتَلَاثِينَ وَتَحْمَدِينَ ثَلَاثًا وَتَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ أَرْبَعًا وَتَلَاثِينَ حِينَ تَأْخُذِينَ مَضْجَعَكَ ((

۶۹۱۹- عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ عِنْدَ صِيَاحِ الدِّيَكِ ۶۹۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا))

بَابُ دُعَاءِ الْكَرْبِ

۶۹۲۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ))

۶۹۲۲- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَحَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ

۶۹۲۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهِنَّ وَيَقُولُهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ))

۶۹۲۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

(۶۹۲۰) تو فرشتے کے سامنے دعا کا حکم کیا اس امید سے کہ فرشتہ بھی دعا میں شریک ہو گا اور اس سے یہ نکلا کہ صالحین کے حضور میں دعا مستحب ہے۔ (نووی)

آلہ وسلم کو جب کوئی بڑا کام پیش آتا تو یہی دعا پڑھتے اس میں اتنا زیادہ ہے لا الہ الا اللہ رب العرش الکرم۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ قَالَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ وَزَادَ مَعَهُنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ.

باب : سبحان اللہ و بحمدہ کی فضیلت

۶۹۲۵- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کونسا کلام افضل ہے آپ نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نے چنانچہ اپنے فرشتوں کے لیے یا بندوں کے لیے سبحان اللہ و بحمدہ۔
۶۹۲۶- اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا میں تجھ کو نہ بتلاؤں وہ کلام جو بہت پسند ہے اللہ کو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بتلائیے مجھ کو وہ کلام جو اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے آپ نے فرمایا بہت پسند اللہ تعالیٰ کو یہ کلام ہے سبحان اللہ و بحمدہ۔

بَابُ فَضْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ
۶۹۲۵- عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سئل أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ قَالَ ((مَا اصْطَفَى اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ))
۶۹۲۶- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ فَقَالَ ((إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ))

باب : پیٹھ پیچھے دعا کرنے کی فضیلت

۶۹۲۷- ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو اپنے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے اس کے دعا کرے مگر فرشتہ کہتا ہے اور تجھ کو بھی یہی ملے گا (کیونکہ پیٹھ پیچھے دعا کرنا اخلاص کی دلیل ہے اور اخلاص کا ثواب بے حد ہے)۔

بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ
۶۹۲۷- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلِ.

۶۹۲۸- اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا جو کوئی دعا کرے اپنے بھائی کے لیے اس کی پیٹھ پیچھے تو موکل فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے ایسی ہی دعا تجھ کو بھی ملے گی۔

۶۹۲۸- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ دَعَا لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلِ))

۶۹۲۹- صفوان بن عبد اللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کے نکاح میں ام الدرداء رضی اللہ عنہا تھیں انھوں نے کہا میں شام کو آیا تو ابوالدرداء کے مکان کو گیا وہ نہیں ملے لیکن ام درداء ملیں انھوں نے مجھ سے کہا تم اس سال حج کا ارادہ رکھتے ہو میں نے کہا ہاں ام درداء نے کہا تو میرے لیے دعا کرنا کس لیے کہ

۶۹۲۹- عَنْ صَفْوَانَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ وَكَانَتْ تَحْتَهُ أُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَأَتَيْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ فِي مَنْزِلِهِ فَلَمْ أَجِدْهُ وَوَجَدْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ أَتُرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ ((دَعْوَةُ الْمَرْءِ

رسول اللہ فرماتے تھے مسلمان کی دعا اپنے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے قبول ہوتی ہے اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ کہتا ہے آمین اور تم کو بھی یہی ملے گا۔

۶۹۳۰- پھر میں بازار کو نکلا تو ابوالدرداء سے ملا انھوں نے بھی رسول اللہ سے ایسا ہی روایت کیا۔
۶۹۳۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

باب: کھانے یا پینے کے بعد خدا کا شکر کرنا مستحب ہے
۶۹۳۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ راضی ہوتا ہے بندہ سے جب وہ کھانا کھا کر اس کا شکر کرے یا پی کر اس کا شکر کرے (یعنی صبح یا شام یا کسی اور وقت کے کھانے کے بعد)۔

۶۹۳۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

باب: جلدی نہ کرے تو دعا قبول ہوتی ہے

۶۹۳۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے یوں نہ کہے میں نے دعا کی اور میری دعا قبول نہ ہوئی یا قبول نہ ہوگی۔

۶۹۳۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرے یوں نہ کہے میں نے دعا کی اپنے پروردگار سے وہ قبول نہیں ہوئی۔

۶۹۳۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمیشہ بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ یا نانا

الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَبِّهِ
مَلَكَ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ
الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلِ ((

۶۹۳۰- قَالَ فَخَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ فَلَقِيتُ أَبَا
الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِي مِثْلَ ذَلِكَ يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.
۶۹۳۱- عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ.

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْحَمْدِ بَعْدَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ
۶۹۳۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ اللَّهُ لَيَرْضَى
عَنْ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ
يَشْرِبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا))

۶۹۳۳- عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ يُسْتَجَابُ لِلدَّاعِي مَا لَمْ
يَعْجَلْ فَيَقُولْ دَعْوَتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي
۶۹۳۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
((يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولْ قَدْ
دَعَوْتُ فَلَا أَوْ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي))

۶۹۳۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا
لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولْ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّي فَلَمْ يُسْتَجَبْ
لِي))

۶۹۳۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لَا يَزَالُ

يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمَ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ ((قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْتِعْجَالُ قَالَ)) يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرِ يَسْتَجِبْ لِي فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذَلِكَ وَيَدْعُ الدُّعَاءَ))

توڑنے کی دعائے کرے اور جلدی نہ کرے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ جلدی کے کیا معنی آپ نے فرمایا یوں کہے میں نے دعا کی میں نہیں سمجھتا کہ وہ قبول ہو پھر ناامید ہو جائے اور دعا چھوڑ دے (یہ مالک کو ناگوار ہوتا ہے پھر وہ قبول نہیں کرتا بندے کو چاہیے کہ اپنے مالک سے ہمیشہ فضل و کرم کی امید رکھے اگر دنیا میں دعائے قبول ہوگی تو آخرت میں اس کا صلہ ملے گا)۔

باب: جنتیوں اور دوزخیوں کا بیان

بَابُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

۶۹۳۷- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا عَامَّةٌ مَن دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَإِذَا أَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ إِلَّا أَصْحَابَ النَّارِ فَقَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةٌ مَن دَخَلَهَا النِّسَاءُ))

۶۹۳۷- اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا وہاں جو دیکھا تو اکثر وہ لوگ اس کے اندر ہیں جو (دنیا میں) مسکین ہیں اور امیر مالدار لوگ روکے گئے ہیں (یعنی جو جنتی ہیں وہ بھی روکے گئے ہیں حساب و کتاب کے لیے) اور جو دوزخی ہیں ان کو تو دوزخ میں لے جانے کا حکم ہو چکا اور میں نے دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو وہاں عورتیں زیادہ تھیں۔

۶۹۳۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ ((أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَأَطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ))

۶۹۳۸- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھانکا تو وہاں کے لوگ اکثر وہ تھے جو فقیر ہیں (دنیا میں) اور میں نے دوزخ کو جھانکا تو وہاں اکثر عورتیں تھیں۔

۶۹۳۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۹۴۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۹۳۹- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۶۹۴۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَطْلَعَ فِي النَّارِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَيُّوبَ

۶۹۴۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

۶۹۴۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

۶۹۴۲- ابوالتیاح سے روایت ہے مطرف بن عبد اللہ کی دو عورتیں تھیں وہ ایک عورت کے پاس سے آئے اور دوسری بولی تو فلاں عورت کے پاس سے آتا ہے مطرف نے کہا کہ میں عمران

۶۹۴۲- عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ كَانَ لِمُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ امْرَأَتَانِ فَجَاءَ مِنْ عِنْدِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ الْأُخْرَى جِئْتُ مِنْ عِنْدِ فُلَانَةٍ فَقَالَ جِئْتُ مِنْ

عَنْ عَبْدِ عَمْرٍاءَ بْنِ حُصَيْنٍ فَقَدْتُنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ أَقْلَ سَاكِنِي الْجَنَّةِ النِّسَاءُ)) .

بن حصین کے پاس سے آیا انھوں نے حدیث بیان کی ہم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے رہنے والوں میں عورتیں بہت کم ہیں۔

۶۹۴۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ)) .

۶۹۴۳- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی دعا یہ تھی اللھم انی اعوذ بک اخیر تک یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری عافیت اور صحت دی ہوئی پلٹ جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور سب تیرے غضب والے کاموں سے۔

۶۹۴۴- عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ بِمَعْنَى حَدِيثٍ مُعَاذٍ .

۶۹۴۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۹۴۵- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةٌ هِيَ أَضَرُّ عَلَى الرَّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ)) .

۶۹۴۵- اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا میں نے اپنے بعد مردوں کو نقصان پہنچانے والا عورتوں سے زیادہ کوئی فتنہ نہیں چھوڑا (یہ اکثر خلاف شرع کام کراتی ہیں اور جو مرد زن مرید ہوتے ہیں ان کو مجبور کر دیتی ہیں)۔

۶۹۴۶- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بْنِ حَارِثَةَ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ فِتْنَةٌ أَضَرُّ عَلَى الرَّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ)) .

۶۹۴۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۹۴۷- عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ .

۶۹۴۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۹۴۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الدُّنْيَا خُلُوةٌ خَصْرَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ فَاتَّقُوا اللَّهَ)) .

۶۹۴۸- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا (ظاہر میں) شیریں اور سبز ہے (جیسے تازہ میوہ) اللہ تعالیٰ تم کو حاکم کرنے والا ہے دنیا میں پھر دیکھے گا تم کیسے عمل

(۶۸۳۸) اللہ تعالیٰ تم کو حاکم کرنے والا ہے دنیا میں پھر دیکھے گا تم کیسے عمل کرتے ہو ایسا ہی ہوا کہ مسلمانوں کی حکومت مشرق سے مغرب تک پھیل گئی پھر ان کے برے اعمال کی وجہ سے اس کو تنزل ہوا اور اللہ تعالیٰ عزوجل نے دوسری قوم کو حکومت دی اب مسلمان جا بجا خوار اور ذلیل اور غیر قوم کے محکوم ہیں اس سے دین اسلام کی تصدیق ہوتی ہے کہ جیسا منجر صادقؑ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مسلمانوں کا دین حق اور سچ ہے جب تک وہ اپنے دین پر قائم تھے ان کی حکومت اور عزت روز بروز بڑھتی جاتی تھی اور جب سے انھوں نے

الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النَّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةٍ بَيْنِي
إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النَّسَاءِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ
بَشَّارٍ لَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ))

کرتے ہو تو بچو دنیا سے (یعنی ایسی دنیا سے جو خدا تعالیٰ سے غافل
کر دیوے) اور بچو عورتوں سے اس لیے کہ اول فتنہ بنی اسرائیل کا
عورتوں سے شروع ہوا۔

بَابُ قِصَّةِ أَصْحَابِ الْغَارِ

باب: غار والوں کا قصہ

۶۹۴۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ ((يَنْمُو ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَثَّلُونَ أَحَدَهُمُ
الْمَطَرُ فَأَوْرَأُوا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ فَأَنْحَطَتْ
عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَنْطَبَقَتْ
عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالًا
عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلَّهِ فَأَدْعُوا اللَّهَ تَعَالَى
بِهَا لَعَلَّ اللَّهَ يَفْرُجُهَا عَنْكُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ
اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ
وَأَمْرَاتِي وَلِي صَبِيَّةٌ صَغَارٌ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا
أَرَحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ
فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ بَنِي وَأَنَّهُ نَأَى بِي ذَاتَ يَوْمٍ
الشَّجَرُ فَلَمْ آتِ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا
قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجَنَّتْ
بِالْجَلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ
أَوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِي
الصَّبِيَّةَ قَبْلَهُمَا وَالصَّبِيَّةُ يَتَضَاعَوْنَ عِنْدَ
قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ ذَائِبِي وَدَائِبُهُمْ حَتَّى
طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ

۶۹۴۹- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا تین آدمی
جار ہے تھے اتنے میں مینہ آیا وہ پہاڑ میں ایک غار تھا اس میں گھس گئے
پہاڑ پر سے ایک پتھر گر اور غار کے منہ پر آگیا اور منہ بند ہو گیا ایک
نے دوسروں سے کہا اپنے اپنے نیک اعمال کا خیال کرو جو خدا کے لیے
کئے ہوں اور دعا مانگو ان اعمال کے وسیلہ سے شاید اللہ تعالیٰ اس پتھر
کو کھول دے تمہارے لیے تو ایک نے ان میں سے کہا میرے ماں باپ
بوڑھے ضعیف تھے اور میری جو رو اور میرے چھوٹے چھوٹے لڑکے
تھے کہ میں ان کے واسطے بھیڑ بکریاں چرایا کرتا تھا پھر جب میں شام
کے قریب چراتا تھا تو ان کا دودھ دوہتا تھا سو اول اپنے ماں باپ سے
شروع کرتا تھا تو ان کو اپنے لڑکوں سے پہلے پلاتا تھا اور البتہ ایک دن
مجھ کو درخت نے دور ڈالا (یعنی چارہ بہت دور ملا) سو میں گھرنے آیا
یہاں تک کہ مجھ کو شام ہو گئی تو میں نے ماں باپ کو سوتا پایا پھر میں
نے دودھ دوہا جس طرح دوہا کرتا تھا تو میں دودھ لایا اور ماں باپ کے
سر کے پاس کھڑا ہوا مجھ کو برا لگا کہ میں ان کو نیند سے جگاؤں اور برا لگا
کہ ان سے پہلے لڑکوں کو پلاؤں اور لڑکے بھوک کے مارے شور
کرتے تھے میرے دونوں پیروں کے پاس سو اسی طرح برابر میرا اور
ان کا حال رہا صبح تک (یعنی میں ان کی انتظار میں دودھ لیے رات بھر
کھڑا رہا) اور لڑکے روتے چلاتے رہے نہ میں نے پیانہ لڑکوں کو پلایا سو
الہی اگر تو جانتا ہے کہ ایسی محنت اور مشقت تیری رضا مندی کے واسطے

لہ نے دین چھوڑ دیا باپ دادا کی رسموں کے پابند ہو گئے کافروں کا چال چلن اختیار کیا ساری حکومت اور عزت خاک میں مل گئی۔

(۶۸۳۹) ☆ اس حدیث میں بہت کام کے فائدے ہیں اول یہ کہ سخت مصیبت میں اور نہایت بلا میں جس کی کوئی تدبیر نہ ہو سکے تو اپنے
خالص اعمال کو خلاصی کا وسیلہ کرے حق تعالیٰ اس کو نجات دے گا دوسرے یہ کہ ماں باپ کا حق اپنی جان اور جو رو لڑکوں کے حق پر لے

ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً
نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللَّهُ مِنْهَا فُرْجَةً
فَرَأَوْا مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الْآخِرُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ
كَانَتْ لِي ابْنَةٌ عَمَّ أَحْبَبْتُهَا كَأَشَدُّ مَا يُحِبُّ
الرُّجَالُ النِّسَاءَ وَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ
حَتَّى آتَيْتُهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَتَبِعْتُ حَتَّى جَمَعْتُ
مِائَةَ دِينَارٍ فَجِئْتُهَا بِهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ
رَجُلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْتَحِ
الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ عَنْهَا فَإِنْ كُنْتُ
تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ
لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً فَفَرَجَ لَهُمْ وَقَالَ الْآخِرُ اللَّهُمَّ
إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقٍ أَرَزُّ فَلَمَّا
قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أُعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ
عَلَيْهِ فَرَقَهُ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى
جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرِعَاءَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ
اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَظْلِمْنِي حَقِّي قُلْتُ أَذْهَبُ إِلَى
تِلْكَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخَذَهَا فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ
وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ
خُذْ ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرِعَاءَهَا فَأَخَذَهُ فَذَهَبَ بِهِ
فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ
وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللَّهُ مَا
بَقِيَ))

میں نے کی تھی تو اس پتھر سے ایک روزن کھول دے جس میں سے
ہم آسمان کو دیکھیں تو خدا نے اس میں ایک روزن کھول دیا اور انھوں
نے اس میں سے آسمان کو دیکھا۔ دوسرے نے کہا الہی ماجرا یہ ہے کہ
میرے چچا کی ایک بیٹی تھی جس سے میں محبت کرتا تھا جیسے مرد
عورت سے کرتے ہیں (یعنی میں اس کا کمال عاشق تھا) سو اس کی
طرف مائل ہو کر میں نے اس کی ذات کو چاہا (یعنی حرام کاری کا ارادہ
کیا) اس نے نہ مانا اور کہا جب تک سوا شرفیاں نہ دے گا میں راضی نہ
ہو گی میں نے کوشش کی اور سوا شرفیاں کما کر اس کے پاس لایا جب
میں نے اس کی ٹانگیں اٹھائیں (یعنی جماع کے ارادہ سے) اس نے کہا
اے خدا کے بندے ڈر خدا سے اور مت توڑ مہر کو مگر حق سے (یعنی
بغیر نکاح کے بکارت مت زائل کر) تو میں اٹھ کھڑا ہوا اس کے اوپر
سے الہی تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضا مندی کے لیے کیا تو
ایک روزن اور کھول دے ہمارے لیے خدا تعالیٰ نے اور روزن کھول دیا
(یعنی وہ روزن بڑا ہو گیا) تیسرے نے کہا الہی میں نے ایک شخص سے
مزدوری لی ایک فرق (وہ برتن جس میں سولہ رطل اناج آتا ہے)
چاول پر جب وہ اپنا کام کر چکا اس نے کہا میرا حق دے میں نے فرق بھر
چاول اس کے سامنے رکھے اس نے نہ لیے میں ان چاولوں کو بوتارہا
(اس میں برکت ہوئی) یہاں تک کہ میں نے اس مال سے گائے بیل
اور ان کے چرانے والے غلام اکٹھے کئے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا
اور کہنے لگا اللہ سے ڈر اور میرا حق مت مار میں نے کہا جا اور گائے بیل
اور ان کے چرانے والے سب تولے لے وہ بولا خدا جبار سے ڈر اور مجھ
سے ٹھنھا مت کر میں نے کہا میں ٹھٹھا نہیں کرتا وہ گائے بیل اور
چرانے والوں کو تولے لے اس نے ان کو لے لیا پھر اگر تو جانتا ہے کہ

تو مقدم ہے اور بڑی نیکیوں میں داخل ہے تیسرے یہ کہ قادر ہو کر گناہ سے بچنا اور صرف خدا کے خوف سے شہوت کو دبانے اور خواہش نفسانی
کو مٹانا بڑے کمال کی بات ہے اور خدا کو نہایت پسند ہے جو تھے یہ کہ حق والوں کا حق ادا کرنا رضائے الہی کا عمدہ وسیلہ ہے پانچویں یہ کہ جو مالک کے
بدول اجازت اس کا اناج بودے تو اس کے حاصلات کا مالک مالک ہی ہے۔ (تختہ الاخیار)

یہ کام میں نے تیری رضامندی کے لیے کیا تو جتنا باقی ہے روزن وہ بھی کھول دے حق تعالیٰ نے اس کو بھی کھول دیا اور وہ لوگ اس غار سے باہر نکلے۔

۶۹۵۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۹۵۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي ضَمْرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ وَزَادُوا فِي حَدِيثِهِمْ ((وَخَرَجُوا يَمْشُونَ)) وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ يَتَمَاشُونَ إِلَّا عَبْدَ اللَّهِ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ وَخَرَجُوا وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْدَهَا شَيْئًا.

۶۹۵۱- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے تم سے پہلے تین کنبہ والے چلے یہاں تک کہ ان کو رات ہو گئی ایک غار میں پھر بیان کیا سارا قصہ جیسے اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ایک شخص بولایا اللہ میرے ماں باپ بوڑھے ضعیف تھے میں ان سے پہلے رات کو کسی کو دودھ نہ پلاتا نہ گھر والوں کو نہ غلاموں کو اور یہ ہے کہ اس عورت نے میرا کہنا نہ مانا یہاں تک کہ ایک سال قحط میں گرفتار ہوئی اور میرے پاس آئی میں نے اس کو ایک سو بیس دینار دیے اور یہ ہے کہ میں نے اس مزدور کی اجرت کو بویا یہاں تک کہ بہت سے مال اس سے حاصل ہوئے اور وہ گڑ بڑ کرنے لگے آخر میں یہ ہے کہ پھر وہ نکلے غار میں سے چلتے ہوئے۔

۶۹۵۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((انْطَلَقَ ثَلَاثَةٌ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى آوَاهُمُ الْمَيِّتُ إِلَى غَارٍ)) وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثُ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ((اللَّهُمَّ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ لَا أُغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا وَقَالَ فَاِمْتَنَعْتُ مِنِّي حَتَّى أَلَمْتُ بِهَا سَنَةً مِنَ السَّيْنِ فَجَاءَنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ وَقَالَ فَثَمَرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَارْتَعَجْتُ وَقَالَ فَخَرَجُوا مِنَ الْغَارِ يَمْشُونَ))



کِتَابُ التَّوْبَةِ (۱)

توبہ کے مسائل

۶۹۵۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ ((اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِي وَاللَّهُ لَلَّهِ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشِي أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أَهْرُولُ))

۶۹۵۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں (علم سے) جہاں وہ مجھ کو یاد کرے اور البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسے تم میں سے کوئی خالی زمین میں اپنا گم شدہ جانور پاوے اور جو شخص میری طرف ایک بالشت نزدیک ہو میں اس کی طرف ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ نزدیک ہو تو میں ایک باغ (دونوں ہاتھوں کا پھیلاؤ) نزدیک ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کی طرف آتا ہوں (اس حدیث کی شرح اور پر گزر چکی)۔

۶۹۵۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لِلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ أَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ إِذَا وَجَدَهَا))

۶۹۵۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ تم میں سے جب کوئی توبہ کرے تو اس سے زیادہ خوش ہے جتنا کوئی تم میں سے اپنا گم ہوا جانور پانے سے خوش ہوتا ہے۔

۶۹۵۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ

۶۹۵۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۹۵۵- عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ أَغُوْدُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِيثَيْنِ حَدِيثًا عَنْ نَفْسِهِ وَحَدِيثًا عَنْ رَسُولِ

۶۹۵۵- حارث بن سويد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں عبد اللہ کے پاس گیا ان کے پوچھنے کو وہ بیمار تھے انھوں نے مجھ سے دو حدیثیں بیان کیں ایک اپنی طرف سے اور ایک رسول اللہ صلی

(۱) نووی نے کہا کتاب الایمان میں گزرا ہے کہ توبہ کے تین رکن ہیں ایک گناہ سے باز آنا دوسرے کئے پر شرمندہ ہونا تیسرے قصد کرنا کہ اب نہ کروں گا اور جو گناہ حق العباد ہو تو ایک رکن اور ہے کہ اس حق سے چھٹنا اور توبہ تمام گناہوں سے واجب ہے فی الغور خواہ گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ اور ایک گناہ سے توبہ صحیح ہے اگرچہ دوسرے گناہوں پر اصرار کرتا ہو اور توبہ کے بعد اگر پھر گناہ کرے تو دوسرا گناہ لکھا جاوے گا توبہ باطل نہ ہوگی۔ (نووی مختصراً)

اللّٰهُ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لِلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ فِي اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ فَطَلَبَهَا حَتَّى اَدْرَكَهُ الْعَطَشُ ثُمَّ قَالَ اَرْجِعْ اِلَى مَكَانِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَاَنَامَ حَتَّى اَمُوتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَاحِلَتُهُ وَعَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هَذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ))

اللہ علیہ وسلم سے انھوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ مومن کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی شخص ایک پٹ پر میدان میں (جہاں نہ سایہ ہو نہ پانی) جو ہلاک کرنے والا ہو سو جاوے اور اس کے ساتھ اس کا اونٹ ہو جس پر اس کا کھانا اور پانی ہو جب وہ جاگے تو اپنا اونٹ نہ پاوے پھر اس کو ڈھونڈے یہاں تک کہ پیاسا ہو جاوے پھر کہے میں لوٹ جاؤں جہاں تھا اور سوتے سوتے مر جاؤں پھر اپنا سر اپنے بازو پر رکھے مرنے کے لیے پھر جو جاگے تو اپنا اونٹ اپنے پاس پاوے اس پر اس کا توشہ کھانا بھی اور پانی بھی تو اللہ تعالیٰ کو مومن بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتی ہے جتنی اس شخص کو اپنے اونٹ اور توشہ ملنے سے ہوتی ہے۔

۶۹۵۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۹۵۶- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((مِنْ رَجُلٍ بِدَاوِيَّةٍ مِنَ الْأَرْضِ))

۶۹۵۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۹۵۷- عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ حَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لِلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ)) بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ

۶۹۵۸- سماک سے روایت ہے نعمان بن بشیرؓ نے خطبہ پڑھا تو کہا البتہ اللہ کو اپنے بندہ کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتی ہے جس کا توشہ اور توشہ دان ایک اونٹ پر ہو پھر وہ چلے اور ایک ایسے میدان میں پہنچے جہاں کھانا اور پانی نہ ہو اور دو پہر کا وقت ہو جائے وہ اترے اور ایک درخت کے تلے سو جاوے اس کی آنکھ لگ جاوے اور اونٹ چل دیوے جب جاگے اور ایک اونچان پر چڑھے تو اونٹ نہ پاوے پھر دوسری اونچان پر چڑھے کچھ نہ دیکھے پھر تیسری اونچان پر چڑھے کچھ نہ دیکھے پھر لوٹ کر اپنی اسی جگہ

۶۹۵۸- عَنْ سِمَاكٍ قَالَ خَطَبَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ فَقَالَ ((لِلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ حَمَلَ زَادَهُ وَمَزَادَهُ عَلَى بَعِيرٍ ثُمَّ سَارَ حَتَّى كَانَ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَأَدْرَكَهُ الْقَابِلَةُ فَنَزَلَ فَقَالَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَبَتْهُ عَيْنُهُ وَانْسَلَّ بَعِيرُهُ فَاسْتَيْقَظَ فَسَعَى شَرْفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ سَعَى شَرْفًا ثَانِيًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ سَعَى شَرْفًا ثَالِثًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَأَقْبَلَ حَتَّى أَتَى مَكَانَهُ))

الَّذِي قَالَ فِيهِ فَيَنْمَا هُوَ قَاعِدٌ إِذْ جَاءَهُ بَعِيرُهُ يَمْشِي حَتَّى وَضَعَ خِطَامَهُ فِي يَدِهِ فَلَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ مِنْ هَذَا حِينَ وَجَدَ بَعِيرَهُ عَلَى حَالِهِ ((قَالَ سِمَاكٌ فَرَعَمَ الشَّعْبِيُّ أَنَّ النُّعْمَانَ رَفَعَ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا أَنَا فَلَمْ أَسْمَعَهُ.

۶۹۵۹- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَيْفَ تَقُولُونَ بِفَرَحِ رَجُلٍ انْفَلَتَ مِنْهُ رَاحِلَتُهُ تَجُرُّ زِمَامَهَا بِأَرْضٍ قَفَرٍ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ وَعَلَيْهَا لَهُ طَعَامٌ وَشَرَابٌ فَطَلَبَهَا حَتَّى شَقَّ عَلَيْهِ ثُمَّ مَرَّتْ بِجَذَلٍ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ زِمَامَهَا فَوَجَدَهَا مُتَعَلِّقَةً بِهِ)) قُلْنَا شَدِيدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَمَّا وَاللَّهِ لَللَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهِ)) قَالَ جَعْفَرُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبَادٍ عَنْ أَبِيهِ

۶۹۶۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ عَمُّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لِلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يُتَوَّبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامٌ وَشَرَابُهُ فَأَيَسَ مِنْهَا فَأَتَى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا قَدْ أَيْسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا هُوَ بِهَا قَائِمَةٌ عِنْدَهُ فَاخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اللَّهُمَّ أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ))

میں آوے جہاں سویا تھا اور وہ بیٹھا ہوا تھے میں اس کا اونٹ چلتا ہوا آوے یہاں تک کہ اپنی ٹکیل اس کے ہاتھ میں دے دے البتہ اللہ تعالیٰ کو بندہ کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جب وہ اپنا اونٹ اسی طرح سے پاتا ہے سماک نے کہا شعبی نے کہا نعمان نے یہ حدیث مرفوع کی رسول اللہ ﷺ تک لیکن میں نے تو نعمان سے مرفوع کرتے نہیں سنا۔

۶۹۵۹- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم کیا کہتے ہو اس شخص کو کتنی خوشی ہوگی جس کا اونٹ بھاگ جاوے اپنی ٹکیل کھینچتا ہوا ایسے پٹ پر میدان میں جہاں نہ کھانا ہو نہ پانی اور اس کا کھانا اور پانی سب اسی اونٹ پر ہو پھر وہ اس کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک جاوے آخر وہ اونٹ ایک درخت کی جڑ پر گزرے اور اس کی ٹکیل اس جڑ سے اٹک جاوے پھر وہ شخص اس اونٹ کو اس درخت سے اٹکا ہوا پاوے ہم لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس شخص کو بہت خوشی ہوگی آپ نے فرمایا خبردار ہو جاؤ قسم اللہ کی اللہ کو اپنے بندہ کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے۔

۶۹۶۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندہ کی توبہ سے جب وہ توبہ کرتا ہے تم میں سے اس شخص سے جو اپنے اونٹ پر سوار ہو ایک صاف بے آب و دانہ جنگل میں پھر وہ اونٹ نکل بھاگے اسی پر اس کا کھانا اور پانی ہو آخر وہ اس سے ناامید ہو کر ایک درخت کے تلے آکر لیٹ رہے اس کے سایہ میں اور اونٹ سے بالکل ناامید ہو گیا ہو وہ اسی حال میں ہو کہ یکا یک اونٹ اس کے سامنے آکر کھڑا ہو جائے اور وہ اس کی ٹکیل تھام لیوے پھر خوشی کے مارے بھول کر غلطی سے کہنے لگے یا اللہ تو میرا بندہ ہے میں تیرا رب ہوں خوشی کے سبب سے ایسی غلطی کرے (یعنی

یوں کہنا تھا یا اللہ تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں پر خوشی سے زبان میں التائل جاوے۔

۶۹۶۱- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندہ کی توبہ سے بہ نسبت اس شخص کے تم میں سے جو جاگتے ہی اپنا اونٹ دیکھے جو گم ہو گیا ہو ایک خشک جنگل میں۔

۶۹۶۲- ترجمہ وہی جو گزرا۔

باب : مغفرت مانگنے کی فضیلت

۶۹۶۳- ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے جب ان کی وفات قریب ہوئی تو انھوں نے کہا میں نے ایک حدیث کو جو رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنی تھی تم سے چھپایا تھا (مصلحت سے کہ لوگ اس پر تکیہ نہ کریں اور گناہ سے بے ڈرنہ ہو جاویں) میں نے سنا جناب محمد ﷺ سے آپ فرماتے تھے اگر تم گناہ نہ کرو البتہ اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا کرے جو گناہ کریں (پھر بخشش مانگیں) اللہ تعالیٰ ان کو بخشے۔

۶۹۶۴- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۶۹۶۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو البتہ اللہ تعالیٰ تم کو فنا کر دیوے اور ایسے لوگوں کو پیدا کرے جو گناہ کریں پھر اس سے بخشش مانگیں اور اللہ تعالیٰ بخشے ان کو (سبحان اللہ مالک کے سامنے قصور کا اقرار کرنا اور معذرت کرنا اور توبہ کرنا اور معافی چاہنا کیسی عمدہ بات ہے اور مالک کو کیسے پسند ہے کسی بزرگ نے کہا کہ وہ گناہ مبارک ہے جس کے بعد عذر ہو اور وہ عبادت منحوس ہے جس سے غرور پیدا ہو)۔

۶۹۶۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لِلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ إِذَا اسْتَقِظَ عَلَى بَعِيرِهِ قَدْ أَضَلَّهُ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ))

۶۹۶۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

باب فضيلة الاستغفار

۶۹۶۳- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ كُنْتُ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَوْ لَا أَنَّكُمْ تُذْنِبُونَ لَخَلَقَ اللَّهُ خَلْقًا يُذْنِبُونَ يَغْفِرُ لَهُمْ))

۶۹۶۴- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَسْطَرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((لَوْ أَنَّكُمْ لَمْ تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا اللَّهُ لَكُمْ لَجَاءَ اللَّهُ بِقَوْمٍ لَهُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا لَهُمْ))

۶۹۶۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَعْفَرِ الْحَزْرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللَّهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ))

بَابُ فَضْلِ دَوَامِ الذِّكْرِ وَ لَجْوَزِ تَرْكِ

ذَالِكَ

۶۹۶۶- عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ قُلْتُ نَافِقٌ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا تَقُولُ قَالَ قُلْتُ تَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى كَأَنَّا رَأَيْ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضُّيَعَاتِ فَنَسِينَا كَثِيرًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَوَاللَّهِ إِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هَذَا فَاِنْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَافِقٌ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى كَأَنَّا رَأَيْ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضُّيَعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لَوْ تَدَوَّمُونَ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحْتُكُمْ الْمَلَائِكَةَ عَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلَكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

۶۹۶۷- عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ

باب: ہمیشہ ذکر کرنے کی فضیلت اور اس کا ترک جائز ہونے کا بیان

۶۹۶۶- حنظلہ اسیدی سے روایت ہے وہ محرموں میں سے تھے رسول اللہ کے انھوں نے کہا ابو بکرؓ مجھ سے ملے اور پوچھا کیسا ہے تو اے حنظلہ میں نے کہا حنظلہ تو منافق ہو گیا (یعنی بے ایمان) ابو بکرؓ نے کہا سبحان اللہ تو کیا کہتا ہے میں نے کہا ہم رسول اللہ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہم کو یاد دلاتے ہیں دوزخ اور جنت کی گویا دونوں ہماری آنکھ کے سامنے ہیں پھر جب ہم آپ کے پاس سے نکل جاتے ہیں تو بیبیوں اور اولاد اور کاروبار میں مصروف ہو جاتے ہیں تو بہت بھول جاتے ہیں ابو بکرؓ نے کہا قسم خدا کی ہمارا بھی یہی حال ہے پھر میں اور ابو بکرؓ دونوں چلے یہاں تک کہ رسول اللہ کے پاس پہنچے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حنظلہ منافق ہو گیا آپ نے فرمایا تیرا کیا مطلب ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہم کو یاد دلاتے ہیں دوزخ اور جنت کی گویا دونوں ہماری آنکھ کے سامنے ہیں پھر جب ہم آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو بیبیوں اور بچوں اور کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بہت باتیں بھول جاتے ہیں آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم سدا بنے رہو اسی حال پر جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الہی میں رہو البتہ فرشتے تم سے مصافحہ کریں تمہارے بستروں پر اور تمہاری راہوں میں لیکن اے حنظلہ ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور ایک ساعت یاد پروردگار تین بار یہ فرمایا۔

۶۹۶۷- حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم جناب رسول اللہ

(۶۹۶۶) ☆ تو آپ کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ یہ نفاق نہیں ہے بلکہ دنیا داری کا لازمہ ہے اگر ہر دم حضوری میں رہے تو دنیا کے سارے کاروبار معطل ہو جاویں گے پس غفلت بھی حکمت ہے۔ بیت۔

غفلت یہاں اگر نبودے از عمدے پھر نبودے

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے نصیحت کی اور دوزخ کا ذکر کیا پھر میں گھر میں آیا اور بچوں سے ہنسا اور بی بی سے کھیلا پھر میں نکلا تو ابو بکر ملے میں نے ان سے بیان کیا انھوں نے کہا میں نے بھی ایسا ہی کیا پھر ہم دونوں رسول اللہ سے ملے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حظلہ تو منافق ہو گیا آپ نے فرمایا کیا کہتا ہے میں نے سارا حال بیان کیا ابو بکر نے کہا میں نے بھی حظلہ کی طرح کیا آپ نے فرمایا اے حظلہ ایک ساعت یاد کی ہے اور ایک ساعت غفلت کی اگر تمہارے دل اسی طرح رہیں جیسے وعظ کے وقت ہوتے ہیں تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں یہاں تک کہ راہوں میں تم کو سلام کریں۔

۶۹۶۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

فَوَعِظْنَا فَذَكَرَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ فَصَاحَكْتُ الصَّبِيَّانَ وَلَاعَبْتُ الْمَرْأَةَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا تَذَكُرُ فَلَقِينَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَافِقٌ حِظْلَةٌ فَقَالَ مَهْ فَحَدَّثْتُهُ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا فَعَلَ فَقَالَ ((يَا حِظْلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً وَلَوْ كَانَتْ تَكُونُ قُلُوبُكُمْ كَمَا تَكُونُ عِنْدَ الذَّكَرِ لَصَافَحْتَكُمْ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُسَلَّمَ عَلَيْكُمْ فِي الطَّرِيقِ))

۶۹۶۸- عَنْ حِظْلَةَ التَّمِيمِيِّ الْأَسَدِيِّ الْكَاتِبِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرْنَا الْحِجْنَ وَالنَّارَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا.

بَابُ سِعَةِ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى

۶۹۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي))

۶۹۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي))

۶۹۷۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ عَلَى نَفْسِهِ فَهُوَ مَوْضُوعٌ عِنْدَهُ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي))

باب: اللہ تعالیٰ کی رحمت غصہ سے زیادہ ہے

۶۹۶۹- ابو ہریرہ سے روایت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو بنایا تو اپنی کتاب میں لکھا اور وہ کتاب اس کے پاس ہے عرش کے اوپر کہ میری رحمت غضب پر غالب ہوگی۔

۶۹۷۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری رحمت میرے غصہ سے آگے بڑھ گئی ہے (یعنی رحمت زیادہ ہے)۔

۶۹۷۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ مخلوقات کو بنا چکا تو اپنی کتاب میں لکھا اپنے اوپر وہ کتاب اس کے پاس رکھی ہوئی ہے کہ میری رحمت غالب ہوگی میرے غصہ پر۔

(۶۹۶۹) اس حدیث سے جموں کا مذہب باطل ہوتا ہے اور اہل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

۶۹۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ تَتَرَاخَمُ الْخَلَائِقُ حَتَّى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ))

۶۹۷۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کئے ہیں تو ننانوے حصے تو اپنے پاس رکھے اور زمین میں ایک حصہ اتارا اسی حصہ سے خلقت ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ جانور اپنا کھراٹھا لیتا ہے کہ بچے کو نہ لگ جائے۔

۶۹۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((خَلَقَ اللَّهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ وَخَبَأَ عِنْدَهُ مِائَةَ إِلَّا وَاحِدَةً))

۶۹۷۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کیں تو ایک ان میں سے اپنی مخلوقات کو دی اور ایک کم سوا اپنے پاس چھپا رکھیں۔

۶۹۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فِيهَا يَتَعَاطَفُونَ بِهَا يَتَرَاحَمُونَ وَبِهَا تَغْطِفُ الْوُحْشُ عَلَى وَلَدِهَا وَأَخَرَهُ اللَّهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۶۹۷۴- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک رحمت اتاری جنوں اور آدمیوں اور جانوروں اور کیڑوں میں۔ اسی ایک رحمت کی وجہ سے آپس میں ایک دوسرے پر دیا کرتے ہیں اور رحم کرتے ہیں اور اسی رحمت کی وجہ سے جانور وحشی اپنے بچے سے محبت کرتا ہے اور ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ نے اٹھا رکھیں جو اپنے بندوں پر کرے گا قیامت کے دن۔

۶۹۷۵- عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ بِهَا يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ بَيْنَهُمْ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ))

۶۹۷۵- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں تو ایک رحمت کی وجہ سے خلق اللہ آپس میں رحم کرتے ہیں اور باقی رحمتیں قیامت کے لیے ہیں۔

۶۹۷۶- عَنْ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۶۹۷۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۹۷۷- عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِائَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ طَبَاقٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجَعَلَ مِنْهَا فِي الْأَرْضِ رَحْمَةً فِيهَا تَغْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا))

۶۹۷۷- سلمان سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمان اور زمین بنائے اس دن سو رحمتیں پیدا کیں ہر ایک رحمت اتنی بڑی ہے جتنا فاصلہ آسمان اور زمین میں ہے تو ان میں سے ایک رحمت زمین میں کی جس کی وجہ سے ماں بچے سے محبت کرتی ہے اور وحشی جانور اور پرندے ایک دوسرے

وَالْوَحْشُ وَالطَّيْرُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَكْمَلَهَا بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ))

سے محبت کرتے ہیں پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے گا اس رحمت سے۔

۶۹۷۸- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَسْبِي فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَبْتَغِي إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِطَبْهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَتَرَوْنَ هَذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ)) قُلْنَا لَا وَاللَّهِ وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لِلَّهِ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بَوْلَدِهَا))

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے ایک عورت ان میں سے (کسی کو) ڈھونڈتی تھی جب اس نے ایک بچہ کو پایا ان قیدیوں میں سے تو اس کو اٹھایا اور پیٹ سے لگایا اور دودھ پلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کیا سمجھتے ہو یہ عورت اپنے بچہ کو انگار میں ڈال دے گی ہم نے کہا نہیں قسم خدا کی وہ کبھی ڈال نہ سکے گی آپ نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر زیادہ مہربان ہے اس سے جتنی یہ عورت اپنے بچہ پر مہربان ہے۔

۶۹۷۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمَعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ))

۶۹۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِأَهْلِهِ إِذَا مَاتَ فَحَرَّقُوهُ ثُمَّ اذْرَوْا نَصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنَصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللَّهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ

۶۹۷۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر مومن کو معلوم ہو جو اللہ کے پاس عذاب ہے البتہ جنت کی طمع کوئی نہ کرے اور کافر کو اگر معلوم ہو جو اللہ کے پاس رحمت ہے البتہ اس کی جنت سے کوئی ناامید نہ ہو۔

۶۹۸۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی وہ جو مرنے لگا تو اپنے لوگوں سے بولا مجھے جلا کر راکھ کر دینا پھر آدھی راکھ جنگل میں اڑا دینا اور آدھی سمندر میں کیونکہ قسم خدا کی اگر خدا مجھ کو پاوے گا تو ایسا عذاب کرے گا کہ دیا عذاب دنیا میں کسی کو نہیں کرنے کا جب وہ شخص مر گیا اس کے لوگوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے جنگل کو حکم دیا اس نے سب راکھ اکٹھی کر دی پھر سمندر کو حکم

(۶۹۷۸) ☆ اے مالک ہمارے اسی حدیث کے بھر دے پر ہم جیتے ہیں تو اپنی رحمت سے ہم کو خلاصی دے جہنم سے اور قبر کے عذاب سے اور پہنچا دے ہم کو جنت میں۔

(۶۹۸۰) ☆ نووی نے کہا اس شخص کو اللہ کی قدرت میں شک نہ تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت میں شک کرنے والا کافر ہے تو پانے سے مراد عذاب کا مقدر کرنا یا قدر کے معنی شک کرے گا جیسے فقہر علیہ رزق فقیہ اس نے کلام بحالت دہشت اور خوف کیا جب اس کے حواس جاتے رہے تھے تو مثل غافل اور ناسی کے ہوا اور بعضوں نے کہا یہ مجازی ہے اور بعضوں نے کہا یہ شخص صفات اللہ کا جاہل تھا اور جاہل کی طرف

مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ
فَعَلْتَ هَذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبُّ وَأَنْتَ
أَعْلَمُ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ))

۶۹۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
((أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ
الْمَوْتُ أَوْصَى بِنِيبِهِ فَقَالَ إِذَا أَنَا مِتُّ
فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ اذْرُونِي فِي الرِّيحِ
فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَّرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِي
عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ بِهِ أَحَدًا قَالَ فَفَعَلُوا ذَلِكَ بِهِ فَقَالَ
لِلْأَرْضِ أَذِي مَا أَخَذْتَ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَهُ مَا
حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ خَشْيَتِكَ يَا رَبُّ
أَوْ قَالَ مَخَافَتِكَ فَغَفَرَ لَهُ بِذَلِكَ))

۶۹۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي
هَرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا
تَأْكُلُ مِنَ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ)) هَزَلًا
قَالَ الزُّهْرِيُّ ذَلِكَ لِفُلَانٍ يَتَكَلَّمُ رَجُلٌ وَلَا يَتَأَسَّرُ
رَجُلٌ

۶۹۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((أَسْرَفَ عَبْدٌ عَلَى نَفْسِهِ))
بَنَحَوْ حَدِيثَ مَعْمَرٍ إِلَى قَوْلِهِ ((فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ))
وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ الْمَرْأَةِ فِي قِصَّةِ الْهَرَّةِ وَفِي
حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ((فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
لِكُلِّ شَيْءٍ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا أَوْ مَا أَخَذَتْ مِنْهُ))

دیا اس نے بھی اکٹھی کر دی پھر پروردگار نے اس شخص سے فرمایا تو
نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے ڈر سے اے پروردگار اور تو خوب
جانتا ہے پروردگار نے اس کو بخش دیا۔

۶۹۸۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے
گناہ کئے تھے جب مرنے لگا تو اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ مرنے کے
بعد مجھ کو جلانا پھر (میری راکھ) باریک پینا پھر دریا میں ہوا میں اڑا
دینا کیونکہ قسم خدا کی اگر پروردگار نے تنگ پکڑا مجھ کو تو ایسا عذاب
کرے گا کہ ویسا عذاب کسی نہ کیا ہو گا اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا اللہ
تعالیٰ نے زمین سے فرمایا جو تو نے اس کی خاک لی ہے وہ اکٹھی
کر دے پھر وہ پورا ہو کر کھڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا تو
نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے ڈر سے اے پروردگار پھر اللہ تعالیٰ
نے اس کو بخش دیا۔

۶۹۸۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سبب سے جس کو
اس نے باندھ دیا تھا پھر نہ کھانا دیا اس کو نہ چھوڑا اس کو کہ وہ زمین
کے کیڑے کھاتی یہاں تک کہ وہ مر گئی زہری نے کہا ان دونوں
حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ انسان کو اپنے نیک اعمال پر نہ مغرور
ہونا چاہیے نہ برائیوں کی وجہ سے مایوس ہونا چاہیے۔

۶۹۸۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس روایت میں بلی کا قصہ نہیں
اور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے کہا جو تو نے اس کی راکھ کا
حصہ لیا ہے وہ داخل کر۔

توبہ کی تکفیر میں اختلاف ہے لیکن منکر کی تکفیر پر اتفاق ہے اور بعضوں نے کہا یہ شخص زمانہ فترت کا تھا اور قبل ورود شرع کے تکلیف نہیں ہے
اور بعضوں نے کہا شاید اس وقت کی شرع میں کافر کی مغفرت جائز ہو۔ (اچھی مختصراً)

۶۹۸۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ ((أَنَّ رَجُلًا فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَاشَهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا فَقَالَ لَوْلِيهِ لَتَفْعَلَنَّ مَا أَمَرُكُمْ بِهِ أَوْ لَأُولَيْنِ مِيرَاثِي غَيْرَكُمْ إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي وَأَكْثَرُ عَلَيَّ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ اسْحَقُونِي وَادْرُونِي فِي الرِّيحِ فَإِنِّي لَمْ أَبْتَهِرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَإِنَّ اللَّهَ يَقْدِرُ عَلَيَّ أَنْ يُعَذِّبَنِي قَالَ فَأَخَذَ مِنْهُمْ مِثْقًا فَفَعَلُوا ذَلِكَ بِهِ وَرَبِّي فَقَالَ اللَّهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ فَقَالَ مَخَافَتِكَ قَالَ فَمَا تَلَفَاةُ غَيْرُهَا))

۶۹۸۳- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ ﷺ سے کہ تم سے پہلے ایک شخص تھا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد دیا تھا اس نے اپنی اولاد سے کہا تم وہ کام کرنا جو میں حکم دیتا ہوں ورنہ میں اپنے مال کا وارث اور کسی کو کروں گا جب میں مر جاؤں تو مجھ کو جلانا اور مجھ کو بہت یاد ہے کہ یہ بھی کہا پھر پسنا اور ہوا میں اڑا دینا کیونکہ میں نے خدا کے پاس کوئی نیکی آگے نہیں بھیجی اور جو اللہ مجھ پر قدرت پاوے گا تو مجھ کو عذاب کرے گا پھر اس نے اس بات کا اقرار اپنی اولاد سے لیا انھوں نے ایسا ہی کیا جب وہ مر گیا قسم میرے رب کی اللہ نے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے ڈر سے اللہ تعالیٰ نے اس کو اور کچھ عذاب نہ دیا۔

۶۹۸۵- عَنْ قَتَادَةَ ذَكَرُوا جَمِيعًا بِإِسْنَادٍ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ وَأَبِي عَوَانَةَ ((أَنَّ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ رَغَسَهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا وَفِي)) حَدِيثِ النَّسَائِيِّ ((فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَهِرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا)) قَالَ فَسَرَّهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا ابْتَارَ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ ((مَا ابْتَارَ)) بِالْعِيمِ.

۶۹۸۵- قتادہ سے دوسری روایت ایسی ہی ہے اس میں بجائے راشہ اللہ کے رغسہ اللہ یعنی دیا تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے اور لم ابتھر کے بدلے لم یتھر ہے یعنی کوئی نیکی نہیں جمع کی اور ما ابتار اور ما امتار اور معنی وہی ہے جو اوپر گزر رہا۔

بَابُ قُبُولِ التَّوْبَةِ مِنَ الذُّنُوبِ وَإِنْ تَكَرَّرَتِ الذُّنُوبُ وَالتَّوْبَةُ

باب: بار بار گناہ کرے اور بار بار توبہ تو بھی قبول ہوگی

۶۹۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ ((أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ

۶۹۸۶- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب سے روایت کیا کہ ایک بندے نے گناہ کیا اور کہا کہ یا اللہ میرا گناہ بخش دے پروردگار نے فرمایا میرے بندہ نے گناہ کیا وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے پھر

(۶۹۸۶) نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر سو بار گناہ کرے یا ہزار بار کرے تو اس کی توبہ قبول ہے اور گناہ معاف ہو جائے گا اور جو سب گناہوں کے بعد ایک توبہ کرے تو بھی صحیح ہے اور یہ جو فرمایا اب تو جو چاہے عمل کر اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک تو تلخ

اس نے گناہ کیا اور کہا اے مالک میرے میرا گناہ بخش دے پروردگار نے فرمایا میرے بندہ نے ایک گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے پھر اس نے گناہ کیا اور کہا اے پالنے والے میرے میرا گناہ بخش دے پروردگار نے فرمایا میرے بندہ نے گناہ کیا اور وہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب پروردگار ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے اے بندے اب تو جو چاہے عمل کر میں نے تجھے بخش دیا عبدالاعلیٰ نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا مجھے یاد نہیں تیسری بار یا چوتھی بار یہ فرمایا اب جو چاہے عمل کر۔

۶۹۸۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مرذی ہے۔

۶۹۸۸- ترجمہ وہی ہے جو گزر اس میں یہ ہے کہ میں نے بخش دیا اپنے بندے کو اب وہ جو چاہے عمل کرے۔

۶۹۸۹- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ عزت اور بزرگی والا اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے رات کو تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرے اور ہاتھ پھیلاتا ہے دن کو تاکہ رات کا گنہگار توبہ کرے یہاں تک کہ آفتاب نکلے پچھتم ہے۔

لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَآذَنَ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَبْدِي أَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَآذَنَ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَبْدِي أَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ اَعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ ((قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى لَا أَذْرِي أَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ اَعْمَلْ مَا شِئْتَ.

۶۹۸۷- عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ حَمَادٍ النَّرْسِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۹۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنْ عَبْدًا أَذْنَبَ ذَنْبًا)) بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ وَذَكَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَذْنَبَ ذَنْبًا وَفِي الثَّالِثَةِ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ.

۶۹۸۹- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا)).

لے گناہ کے بعد توبہ کرتا جاوے گا میں بخشتا جاؤں گا۔

(۶۹۸۹) اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا ہاتھ پھیلاتا اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے جیسے اور صفات الہی جن کا ذکر اوپر گزر چکا اور کیفیت اس کے ہاتھ پھیلانے کی مجہول ہے جسے اس کی ذات کی کیفیت مجہول ہے اور تاویل کرنے والے یہ کہتے ہیں کہ ہاتھ پھیلانے سے توبہ قبول کرنا مراد ہے نووی نے کہا یہ مجاز ہے اس لیے کہ جادہ کا ہاتھ یعنی جیسا ہمارا ہاتھ ہے گوشت اور پوست اور رگوں کا یہ محال ہے اللہ تعالیٰ کی ذات میں اتنی بے شک ایسا ہاتھ جیسے مخلوق کا ہاتھ ہے ویسا اللہ کا ہاتھ نہیں پر ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ یہ کا اطلاق اس کے ہاتھ پر مجاز ہے اگر ایسا ہو تو جن کے ہاتھ یا ملائکہ کے ہاتھ پر بھی یہ کا اطلاق مجاز ہونا چاہیے کس لیے کہ ان کا ہاتھ بھی ہمارے ہاتھ کا سا نہیں ہے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ کا اطلاق ان تمام ہاتھوں پر ہر ایک حقیقت دوسری سے مختلف ہے اور سوا لفظ کے اور کوئی امر مشترک نہیں ہے جیسے عین کا اطلاق مختلف معنوں پر۔

۶۹۹۰- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۶۹۹۰- ترجمہ وہی جو گزرا۔

بَابُ غَيْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَتَحْرِيمِ الْفَوَاحِشِ

باب: اللہ تعالیٰ کی غیرت کا بیان

۶۹۹۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

۶۹۹۱- عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ

فرمایا کسی کو تعریف کرنا اتنا پسند نہیں ہے جتنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ

(کیونکہ وہ لائق ہے تعریف کے اور سب میں عیب موجود ہیں تو

وَلَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ

تعریف کے لائق نہیں ہیں) اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنی خود

الْفَوَاحِشَ وَمَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ))

تعریف کی اور کوئی خدا سے زیادہ غیرت مند نہیں ہے اسی وجہ سے

اس نے بدکاریوں کو حرام کیا چھپی ہوں یا کھلی۔

۶۹۹۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۶۹۹۲- ترجمہ وہی جو گزرا۔

ﷺ ((لَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ حَرَّمَ

الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ

أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ))

۶۹۹۳- عَنْ أَبِي وَائِلٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ

۶۹۹۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

بْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ ا قُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ

عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ ((لَا أَحَدٌ

أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ

مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ

اللَّهِ وَلِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ))

۶۹۹۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ

۶۹۹۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے اللہ سے

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ

زیادہ کسی کو عذر سنا پسند نہیں کیا (یعنی اللہ کو یہ بہت پسند ہے کہ

مِنْ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ

گناہ گار بندے اس کے سامنے عذر پیش کریں اپنے گناہ کی معافی

وَلَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ

چاہیں) اسی واسطے اس نے کتاب اتاری اور پیغمبروں کو بھیجا اور

الْفَوَاحِشَ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْعُدْرُ مِنَ اللَّهِ

توبہ کی تعلیم کی۔

مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ أَنْزَلَ الْكِتَابَ وَأَرْسَلَ الرُّسُلَ))

۶۹۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۶۹۹۵- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللَّهَ يَغَارُ وَإِنَّ

تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور مومن بھی غیرت کرتا ہے اور اللہ کو

السُّؤْمِنُ يَغَارُ وَغَيْرُهُ اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ ((

اس میں غیرت آتی ہے کہ مومن وہ کام کرے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام کیا۔

۶۹۹۶- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَيْسَ شَيْءٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ))

۶۹۹۶- اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے انھوں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ نے فرمایا کہ کوئی شے اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں (بخاری کی روایت میں شخص ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شے اور شخص کا اطلاق پروردگار پر درست ہے)۔

۶۹۹۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ رَوَايَةِ حُجَّاجِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ خَاصَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ أَسْمَاءَ

۶۹۹۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسے ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری اس میں اسماء رضی اللہ عنہا کی حدیث کا ذکر نہیں ہے۔

۶۹۹۸- عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لَا شَيْءٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ))

۶۹۹۸- اسماءؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی چیز غیرت مند نہیں ہے۔

۶۹۹۹- أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((الْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَاللَّهُ أَشَدُّ غَيْرًا))

۶۹۹۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن غیرت کرتا ہے مومن کے لیے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ غیرت ہے۔

۷۰۰۰- تَرْجَمَهُ وَهِيَ جَوَابُ غَزَرٍ

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ

باب : نیکیوں سے برائیاں مٹنے کا بیان

۷۰۰۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُبِّلْتُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ قَالَ فَتَزَلَّتْ أَقِيمُ الصَّلَاةِ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنْ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ أَلَيْ هَذِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي))

۷۰۰۱- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا تب یہ آیت اتری اقم الصلوة طرفی النهار اخیر تک یعنی قائم کر نماز کو دن کے دونوں طرف اور رات کو ساعت میں بے شک نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیوں کو یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے ہے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ یہ اسی شخص کے لیے خاص ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں جو کوئی عمل کرے میری امت میں سے (تو نیکیوں سے مراد اس آیت میں نماز ہے اور مجاہد نے کہا وہ یہ کلمہ ہے سبحان الله والحمد

لله ولا اله الا الله والله اكبر)۔ (نووی)

۷۰۰۲۔ ترجمہ وہی ہے اس میں یہ ہے کہ اس شخص نے اس عورت کا بوسہ لیا تھا یا ہاتھ سے مساس کیا تھا یا کچھ اور کیا تھا اور اس نے اس کا کفارہ پوچھا تب یہ آیت اتری۔

۷۰۰۳۔ سلیمان تیمی سے روایت ہے وہی جو گزری اس میں یہ ہے کہ ایک شخص ایک عورت سے مرتکب ہوا سب باتوں کا سوا زنا کے وہ حضرت عمرؓ کے پاس آیا ان کو یہ کام بڑا معلوم ہوا پھر ابو بکرؓ کے پاس آیا انکو بھی بڑا معلوم ہوا تب رسول اللہؐ کے پاس آیا پھر بیان کیا ویسا ہی جیسے اوپر گزرا۔

۷۰۰۴۔ عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہؐ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے ایک عورت سے مزہ اٹھایا مدینہ کے کنارے اور میں نے سب باتیں کیں سوا جماع کے اب میں حاضر ہوں جو چاہے میرے باب میں حکم دیجئے حضرت عمرؓ نے کہا اللہ نے تیرا گناہ ڈھانپا تو بھی اگر ڈھانپتا تو بہتر ہوتا رسول اللہؐ نے کچھ جواب نہ دیا تب وہ شخص کھڑا ہوا اور چلا آپ نے اس کے پیچھے ایک شخص کو بھیجا اور بلایا اور یہ آیت پڑھی اقم الصلوة طرفی النہا وزلفا من اللیل ان الحسنات یذهبن السیات ذلک ذکرى للذاکرین ایک شخص بولا یا رسول اللہؐ کیا یہ حکم خاص اس کے لیے ہے آپ نے فرمایا نہیں سب لوگوں کے لیے ہے۔

۷۰۰۵۔ ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ حکم خاص اسی کے لیے ہے یا ہمارے سب کے واسطے ہے آپ نے فرمایا نہیں سب کے لیے ہے۔

۷۰۰۶۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہؐ

۷۰۰۲۔ عَنْ أَنَسٍ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ إِمَّا قُبْنَةً أَوْ مَسًّا بِيَدٍ أَوْ شَيْئًا كَأَنَّهُ يَسْأَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ.

۷۰۰۳۔ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَصَابَ رَجُلٌ مِنْ امْرَأَةٍ شَيْئًا دُونَ الْفَاحِشَةِ فَأَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَعَظَّمْ عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَى أَبَا بَكْرٍ فَعَظَّمْ عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ وَالْمُعْتَمِرِ.

۷۰۰۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمْسُهَا فَأَنَا هَذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللَّهُ لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَكَ قَالَ فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَاتَّبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا دَعَاهُ وَتَلَا عَلَيْهِ هَذِهِ آيَةً أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزَلْفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبُنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذَكَرَى لِلذَّاكِرِينَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا لَهُ خَاصَّةٌ قَالَ ((بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةٌ)).

۷۰۰۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الْأَخْوَصِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ مُعَاذُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا لِهَذَا خَاصَّةٌ أَوْ لَنَا عَامَّةٌ قَالَ ((بَلْ لَكُمْ عَامَّةٌ)).

۷۰۰۶۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ

کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے حد کا کام کیا تو مجھ پر حد قائم کیجئے اور نماز کا وقت آگیا تھا پھر اس نے نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب نماز پڑھ چکا تو عرض کیا یا رسول اللہ میں نے حد کا کام کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق مجھے حد لگائیے آپ نے فرمایا تو نماز میں ہمارے ساتھ تھا وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بخش دیا تجھ کو۔

۷۰۰۷- ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تھے اور ہم لوگ بھی بیٹھے آپ کے ساتھ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھ سے حد کا کام ہوا ہے تو حد لگائیے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سن کر چپ ہو رہے اس نے پھر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے حد کا کام کیا تو حد لگائیے مجھ پر آپ چپ ہو رہے اس نے تیسری بار بھی ایسا ہی کہا اتنے میں نماز کھڑی ہوئی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ شخص رسول اللہ کے پیچھے چلا جب آپ فارغ ہوئے اور میں بھی آپ کے پیچھے چلا یہ دیکھنے کو کہ آپ کیا جواب دیتے ہیں اس شخص کو پھر وہ شخص رسول اللہ سے ملا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے حد کا کام کیا تو مجھ کو حد لگائیے ابو امامہ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا جس وقت تو اپنے گھر سے نکلا تھا تو نے اچھی طرح سے وضو نہیں کیا وہ بولا کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا پھر تو نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی وہ بولا ہاں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا تو اللہ نے بخش دیا تیری حد کو یا تیرے گناہ کو۔

باب: خون کرنے والے کی توبہ قبول ہوگی

۷۰۰۸- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَحَضَرْتُ الصَّلَاةَ فَصَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللَّهِ قَالَ ((هَلْ حَضَرْتَ الصَّلَاةَ مَعَنَا)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((قَدْ غُفِرَ لَكَ))

۷۰۰۷- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ قُعُودٌ مَعَهُ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ أَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ وَقَالَ ثَلَاثَةً وَأَقِمْتُ الصَّلَاةَ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَاتَّبَعَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ انْصَرَفَ وَاتَّبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْظُرُ مَا يَرُدُّ عَلَى الرَّجُلِ فَلَحِقَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَرَأَيْتَ حِينَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ أَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ فَأَحْسَنْتَ الْوُضُوءَ)) قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلَاةَ مَعَنَا)) فَقَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ أَوْ قَالَ ذَنْبَكَ))

بَابُ قُبُولِ تَوْبَةِ الْقَاتِلِ

۷۰۰۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

(۷۰۰۸) نووی نے کہا یہ مذہب ہے اہل علم کا اور اس پر اجماع ہے کہ عہد اخون کرنے والے کی توبہ قبول ہے اور اس میں کسی نے خلاف نہیں کیا سوا حضرت ابن عباس کے اور بعض سلف سے جو منقول ہے کہ توبہ قبول نہ ہوگی تو یہ زجر ہے تاکہ لوگ خون سے باز رہیں اور لطمہ

عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ بَسْعَةَ وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ أَكْثَرِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَذُلَّ عَلَى رَاهِبٍ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ بَسْعَةَ وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَكْثَرِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَذُلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ إِلَى أَرْضٍ كَذًا وَكَذًا فَإِنَّ بِهَا أَنْاسًا يَعْبُدُونَ اللَّهَ فَاعْبُدْ اللَّهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سُوءٍ فَانْطَلِقْ حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللَّهِ وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَأَتَاهُمْ مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيْسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ فَإِنِّي أَتِيَهُمَا كَانَ أَذْنَى فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوهُ فَوَجَدُوهُ أَذْنَى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ)) قَالَ فَتَادَهُ فَقَالَ الْحَسَنُ ذَكِّرْ لَنَا أَنَّهُ لَمَّا أَتَاهُ الْمَوْتُ نَأَى بِصَدْرِهِ.

اللہ ﷻ نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص تھا جس نے ننانوے خون کئے تھے اس نے دریافت کیا کہ زمین کے لوگوں میں سب سے زیادہ عالم کون ہے لوگوں نے ایک راہب کو بتایا (راہب نصاریٰ کے پادری) وہ بولا میں نے ننانوے خون کئے ہیں میری توبہ قبول ہوگی یا نہیں راہب نے کہا تیری توبہ قبول نہ ہوگی اس نے اس راہب کو بھی مار ڈالا اور سو خون پورے کر لیے پھر اس نے لوگوں سے پوچھا سب سے زیادہ زمین میں کون عالم ہے لوگوں نے ایک عالم کو بتایا وہ اس کے پاس گیا اور بولا میں نے سو خون کئے ہیں میری توبہ ہو سکتی ہے یا نہیں وہ بولا ہاں ہو سکتی ہے اور توبہ کرنے سے کون سی چیز مانع ہے تو فلاں ملک میں جا وہاں کچھ لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں تو بھی جا کر ان کے ساتھ عبادت کر اور اپنے ملک میں مت جا وہ برا ملک ہے پھر وہ چلا اس ملک کو جب آدمی دور پہنچا تو اس کو موت آئی اب عذاب کے فرشتوں اور رحمت کے فرشتوں میں جھگڑا ہوا رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ توبہ کر کے اللہ کی طرف متوجہ ہو کر آ رہا تھا عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے کوئی نیکی نہیں کی آخر ایک فرشتہ آدمی کی صورت بن کر آیا اور انھوں نے اس کو مقرر کیا اس جھگڑا میں فیصلہ کرنے کے لیے اس نے کہا دونوں ملکوں تک ناپو اور جس ملک کے قریب ہو وہ وہیں کا ہے ناپا تو وہ اس ملک کے قریب تھا جہاں کا ارادہ رکھتا تھا آخر رحمت کے فرشتے اس کو لے گئے قتادہ نے کہا حسن نے کہا ہم سے بیان کیا لوگوں نے کہ جب وہ مرنے لگا تو اپنے سینے کے بل بڑھا (تاکہ اس ملک سے نزدیک ہو جائے)۔

لہٰذا قرآن میں جو آیا ہے فجرانہ جہنم خالد آٹھواں اس سے توبہ کا بطلان نہیں نکلتا کیونکہ آیت کا مضمون یہ ہے کہ قتل عمد کی یہ سزا ہے اب چاہے وہ سزا اللہ دیوے چاہے معاف کر دیوے البتہ اگر قتل کو حلال جانتا ہو تو وہ کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا بالا جماع اور بعضوں نے کہا ہمیشہ رہنے سے آیت میں دیر تک رہنا مراد ہے اور یہ تاویل ضعیف ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ تائب کو وہ جگہ چھوڑ دینا مستحب ہے جہاں گناہ کی عادت ہو گئی ہو اور اہل خیر کی صحبت عمدہ چیز ہے۔ اتنی مختصراً

۷۰۰۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَجَعَلَ يَسْأَلُ هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَيْسَتْ لَكَ تَوْبَةٌ فَقَتَلَ الرَّاهِبَ ثُمَّ جَعَلَ يَسْأَلُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ فِيهَا قَوْمٌ صَالِحُونَ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ أَذْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَأَى بَصْدَرَهُ ثُمَّ مَاتَ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ مِنْهَا بِشِيرٍ فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا)).

۷۰۱۰- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ وَزَادَ فِيهِ ((فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ هَذِهِ أَنْ تَبَاعِدِي وَإِلَى هَذِهِ أَنْ تَقْرَبِي)).

بَابُ فِدَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِالْكَافِرِينَ

۷۰۱۱- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَفَعَ اللَّهُ عِزًّا وَجَلًّا إِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُولُ هَذَا فَيَكَاكُلُ مِنَ النَّارِ)).

۷۰۱۲- عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ عَوْنًا وَسَعِيدَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا شَهِدَا أَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَمُوتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا أَدْخَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ النَّارَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا)) قَالَ فَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُ بْنُ

۷۰۰۹- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے ننانوے آدمیوں کو مارا پھر پوچھنے لگا میری توبہ صحیح ہو سکتی ہے آخر ایک راہب کے پاس آیا اس سے پوچھا وہ بولا تیری توبہ صحیح نہیں اس نے راہب کو بھی مار ڈالا پھر لگا پوچھنے اور ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کی طرف چلا جہاں نیک لوگ رہتے تھے راستہ میں اس کو موت آئی تو اپنا سینہ آگے بڑھایا اور مر گیا پھر جھگڑا کیا اس میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں نے لیکن وہ اچھے لوگوں کی طرف نزدیک نکلا تو انہی لوگوں میں کیا گیا۔

۷۰۱۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گناہ کی زمین کی طرف حکم بھیجا کہ تو دور ہو جا اور عبادت کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہو جا۔

باب: مسلمانوں کا فدیہ کافر ہوں گے

۷۰۱۱- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی دے گا اور فرمادے گا یہ تیرا چھٹکارا ہے جہنم سے۔

۷۰۱۲- قتادہ سے روایت ہے عون اور سعید بن ابی بردہ اس وقت موجود تھے جب ابو بردہ نے عمر بن عبدالعزیز سے حدیث بیان کی اپنے باپ (ابو موسیٰ اشعری) سے سن کر کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی مسلمان نہیں مرے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کی جگہ پر ایک یہودی یا نصرانی کو جہنم میں داخل کرے گا عمر بن عبدالعزیز نے

(۷۰۱۰) اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوئے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول ہے دوسرے یہ کہ جہاں گناہ کیا ہو وہاں سے ہجرت کرنا مستحب ہے تاکہ بدیادوں کی صحبت پھر اس کو بلا میں نہ ڈالے تیسرے یہ کہ فرشتوں کو علم غیب نہیں اگر ان کو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے بحث نہ کرتے چوتھے یہ کہ مدنی اور بدعا علیہ کو چھایت کرنا درست ہے پانچویں یہ کہ رحمت الہی کی کوئی حد نہیں اور بندہ نے خالص دل سے توبہ کی اور ہر دریائے رحمت جوش میں آیا۔ (تفہیم الاخیار)

ابو بردہ کو قسم دی کہ کیا تیرے باپ نے رسول اللہ سے بیان کیا ہے۔ (عمر بن عبد العزیز نے ابو بردہ کو قسم دی مزید اطمینان کے لیے کیونکہ اس حدیث میں بشارت عظیمہ ہے مومنوں کے لیے شافعی نے کہا کہ اس حدیث سے مسلمانوں کو بڑی امید ہے)۔

۷۰۱۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۰۱۴- ابو بردہ سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے باپ (ابو موسیٰ اشعری) سے انھوں نے رسول اللہ سے آپ نے فرمایا قیامت کے دن مسلمانوں میں سے کچھ لوگ پہاڑوں کے برابر گناہ لے کر آویں گے اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے گا اور ان گناہوں کو یہود اور نصاریٰ پر ڈال دے گا۔

۷۰۱۵- صفوان بن محرز سے روایت ہے ایک شخص نے عبد اللہ بن عمر سے کہا تم نے رسول اللہ سے کیا سنا ہے سرگوشی کے باب میں (خدائے تعالیٰ جو قیامت کے دن اپنے بندہ سے سرگوشی کرے گا) انھوں نے کہا میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے مومن قیامت کے دن اپنے مالک کے پاس لایا جاوے گا یہاں تک کہ مالک اپنا پردہ اس پر رکھ دے گا اور اس سے اقرار کر اوں گا اس کے گناہوں کا اور کہے گا تو پہچانتا ہے اپنے گناہوں کو وہ کہے گا اے رب

عَبْدُ الْعَزِيزِ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَلَفَ لَهُ قَالَ فَلَمْ يُحَدِّثْنِي سَعِيدٌ أَنَّهُ اسْتَحْلَفَهُ وَلَمْ يُكَيِّرْ عَلَيَّ عَوْنُ قَوْلُهُ.

۷۰۱۳- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ حَدِيثِ عَفَّانَ وَقَالَ عَوْنُ بْنُ عُثْبَةَ.

۷۰۱۴- عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِذُنُوبٍ أَفْثَالِ الْجِبَالِ فَيَغْفِرُهَا اللَّهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى)) فِيمَا أَحْسِبُ أَنَا قَالَ أَبُو رَوْحٍ لَا أَذْرِي مِمَّنْ الشُّكُّ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ أَبُوكَ حَدَّثَكَ هَذَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قُلْتُ نَعَمْ.

۷۰۱۵- عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَرَّرٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِأَبْنِ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي النَّجْوَى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((يُدْنِي الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَبِّهِ عِزٌّ وَجَلٌّ حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ فَيَقْرَأُ بِذُنُوبِهِ فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَعْرِفُ قَالَ فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَإِنِّي أَغْفِرُهَا لَكَ

(۷۰۱۴) یعنی ان گناہوں کے مثل جو یہود اور نصاریٰ نے گناہ کئے ہوں گے وہ معاف نہ ہو گئے اور ان کی وجہ سے جہنم میں جاویں گے اور یہ تاویل ضروری ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا تذر وازرة وزر اخری اور یہ جو فرمایا کہ کافر چھٹکارا ہو گا مسلمان کا اس کا مطلب یہ ہے کہ جب مسلمان جنت میں جاوے گا تو ایک کافر جہنم میں جاوے گا تاکہ جہنم بھر جاوے اور اس کے لوگوں کی تعداد پوری ہو یہ مختصر ہے امام نووی کے کلام کا اور ظاہر حدیث یہ ہے کہ کافر مسلمان کا نہ یہ نہیں گے اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بخش دے گا اور ان کو جہنم میں ڈالے گا اور یہ آیت کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ کافر تو اپنے اعمال کی وجہ سے جہنمی ہو چکے تھے اب ان پر اور بوجھ ڈالنا اور حقیقت بوجھ نہیں ہو سکتا مثلاً مشہور کے چوں اب از سرگزشت چہ بقدر نیزہ و چہ یکدست۔

الْيَوْمَ فَيُعْطَى صَحِيفَةً حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكُفَّارُ) وَالْمُنَافِقُونَ فَيُنَادَى بِهِمْ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ.

میں پہچانتا ہوں پروردگار فرمائے گا تو میں نے چھپا دیا ان گناہوں کو تجھ پر دنیا میں اور اب میں بخش دیتا ہوں ان کو آج کے دن تیرے لیے پھر وہ نیکیوں کی کتاب دیا جاوے گا اور کافر اور منافقوں کے لیے تو مخلوقات کے سامنے منادی ہوگی کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے جھوٹ بولا اللہ پر۔

بَابُ حَدِيثِ تَوْبَةِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبِيهِ

باب: کعب بن مالک اور ان کے دونوں یاروں کی توبہ کا بیان

۷۰۱۶- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ثُمَّ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ وَهُوَ يُرِيدُ الرُّومَ وَنَصَارَى الْعَرَبِ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ كَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ لَمْ أَتَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ غَزَاهَا قَطُّ إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي قَدْ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهُ إِلَّا مَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ يُرِيدُونَ عِمْرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عُلُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاقَعْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أَحِبُّ أَنْ لِي بِهَا مَشْهَدٌ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ

۷۰۱۶- ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے جہاد کیا تبوک کا (تبوک ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے پندرہ منزل پر شام کے راستہ میں) اور آپ کا ارادہ تھا روم اور عرب کے نصاریٰ کو دھمکانے کا شام میں ابن شہاب نے کہا مجھ سے بیان کیا عبدالرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے ان سے بیان کیا عبد اللہ بن کعب نے جو کعب کو پکڑ کر چلایا کرتے تھے ان کے بیٹوں میں سے جب کعب اندھے ہو گئے تھے انہوں نے کہا میں نے سنا کعب بن مالک سے وہ اپنا حال بیان کرتے تھے جب پیچھے رہ گئے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں۔ کعب بن مالک نے کہا میں کسی جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نہیں رہا سو غزوہ تبوک کے البتہ بدر میں پیچھے رہا پر آپ نے کسی پر غصہ نہیں کیا جو پیچھے رہ گیا تھا اور بدر میں تو آپ مسلمانوں کے ساتھ قریش کا قافلہ لوٹنے کے لیے نکلے تھے لیکن اللہ نے مسلمانوں کو ان کے دشمنوں سے بھڑا دیا (اور قافلہ نکل گیا) بے وقت اور میں رسول اللہ کے ساتھ موجود تھا لیلۃ العقبہ میں (لیلۃ العقبہ وہ رات ہے جب آپ نے انصار سے بیعت لی تھی اسلام پر اور آپ کی مدد کرنے پر اور یہ بیعت جمرہ عقبہ کے پاس جو منیٰ میں ہے دوبار ہوئی پہلی بار میں بارہ انصاری تھے اور دوسری بار میں ستر انصاری تھے) اور میں نہیں چاہتا کہ اس رات کے بدلے

بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا وَكَانَ مِنْ خَبَرِي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللَّهُ مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْبٍ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَقَارًا وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَا لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرُهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أَهْبَةً يَغْزُوهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِي يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ يُرِيدُ بِذَلِكَ الدِّيَّانَ قَالَ كَعْبٌ فَقُلْ رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَغِيبَ يَظُنُّ أَنَّ ذَلِكَ سَيَخْفَى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَخِيٌّ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتْ الثَّمَارُ وَالظَّلَالُ فَأَنَا إِلَيْهَا أَصْغَرُ فَتَحْهَزَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَطَفِيقْتُ أَغْدُو لَكُمْ أَنْتَحِزَّ مَعَهُمْ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا وَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلَى ذَلِكَ إِذَا أَرَدْتُ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتِمَّادِي بِي حَتَّى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْحَدُّ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادِيًا وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتِمَّادِي بِي حَتَّى أَسْرَعُوا

میں جنگ بدر میں شریک ہوتا گو جنگ بدر لوگوں میں اس رات سے زیادہ مشہور ہے (یعنی لوگ اس کو افضل کہتے ہیں) اور میرا قصہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہنے کا یہ ہے کہ جب یہ غزوہ ہوا تو میں سب سے زیادہ طاقتور اور مالدار تھا قسم خدا کی اس سے پہلے میرے پاس دو اونٹنیاں کبھی نہیں ہوئیں اور اس لڑائی کے وقت میرے پاس دو اونٹنیاں تھیں آپ اس لڑائی کے لیے چلے سخت گرمی کے دنوں میں اور سفر بھی لمبا تھا اور راہ میں جنگل تھے (دور دراز جن میں پانی کم ملتا اور ہلاکت کا خوف ہوتا) اور مقابلہ تھا بہت دشمنوں سے اس لیے آپ نے مسلمانوں سے کھول کر فرمادیا کہ میں اس لڑائی کو جانتا ہوں (حالانکہ آپ کی یہ عادت تھی کہ اور لڑائیوں میں اپنا ارادہ صاف صاف نہ فرماتے مصلحت سے تاکہ خبر مشہور نہ ہو) تاکہ وہ اپنی تیاری کر لیں پھر ان سے کہہ دیا کہ فلاں طرف ان کو جانا پڑے گا اس وقت آپ کے ساتھ بہت سے مسلمان تھے اور کوئی دفتر نہ تھا جس میں ان کے نام لکھے ہوتے تو ایسے شخص کم تھے جو غائب رہنا چاہتے اور گمان کرتے کہ یہ امر پوشیدہ رہے گا جب تک اللہ پاک کی طرف سے کوئی وحی نہ اترے اور یہ جہاد رسول اللہ نے اس وقت کیا جب پھل پک گئے تھے اور سایہ خوب تھا اور مجھے ان چیزوں کا بہت شوق تھا آخر رسول اللہ نے تیاری کی اور مسلمانوں نے بھی آپ کے ساتھ تیاری کی میں نے بھی صبح کو نکلنا شروع کیا اس ارادہ سے کہ میں بھی ان کے ساتھ تیاری کروں لیکن ہر روز میں لوٹ آتا اور کچھ فیصلہ نہ کرتا اور اپنے دل میں یہ کہتا کہ میں جب چاہوں جاسکتا ہوں (کیونکہ سامان سفر کا میرے پاس موجود تھا) یوں ہی ہوتا رہا یہاں تک کہ لوگ برابر کوشش کرتے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی صبح کے وقت نکلے اور مسلمان بھی آپ کے ساتھ نکلے اور میں نے کوئی تیاری نہیں کی پھر صبح کو میں نکلا اور لوٹ کر آگیا

وَتَقَارَطَ الْعَزْوُ فَهَمَمْتُ أَنْ أُرْتَحِلَ فَأَذَرَكَهُمْ
فَبَا لَيْتِي فَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ ذَلِكَ لِي
فَطَفِقتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْزُنِي
أَنِّي لَا أَرَى لِي أَسْوَةً إِلَّا رَجُلًا مَعْمُوصًا عَلَيْهِ
فِي التَّفَاقُيْ أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ مِنْ
الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ
فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ ((مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ
مَالِكٍ)) قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِي عِطْفِيهِ فَقَالَ لَهُ
مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بَشَسَ مَا قُلْتَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسَمًا هُوَ عَلَى
ذَلِكَ رَأَى رَجُلًا مَبِيضًا يَزُولُ بِهِ السَّرَابُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
((كُنْ أَبَا خَيْثَمَةَ)) فَإِذَا هُوَ أَبُو خَيْثَمَةَ
الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ الَّذِي تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ
حِينَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُونَ فَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ
فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوكَ حَضَرَنِي بَنِي
فَطَفِقتُ أَتَذْكُرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ بِمِ أَعْرُجُ مِنْ
سَخَطِهِ غَدًا وَأَسْتَعِينُ عَلَى ذَلِكَ كُلِّ ذِي
رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ لِي إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَطْلَعَ قَادِمًا زَاحٍ
عَنِّي الْبَاطِلُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَتَجُوهُ مِنْهُ

اور کوئی فیصلہ نہیں کیا میرا یہی حال رہا یہاں تک کہ لوگوں نے
جلدی کی اور سب مجاہدین آگے نکل گئے اس وقت میں نے بھی
کوچ کا قصد کیا کہ ان سے مل جاؤں تو کاش میں ایسا کرتا لیکن میری
تقدیر میں نہ تھا بعد اس کے جب میں باہر نکلتا رسول اللہ کے جانے
کے بعد تو مجھ کو رنج ہوتا کیونکہ میں کوئی پیروی کے لائق نہ پاتا مگر
ایسا شخص جس پر منافق ہونے کا گمان تھا یا معذور و خعیف اور ناتواں
لوگوں میں سے خیر رسول اللہ نے (راہ میں) میری یاد کہیں نہ کی
یہاں تک کہ آپ تبوک میں پہنچے آپ لوگوں میں بیٹھے ہوئے
تھے اس وقت فرمایا کعب بن مالک کہاں گیا ایک شخص بولا بنی سلمہ
میں سے یا رسول اللہ اس کی چادروں نے اس کو روک رکھا وہ اپنے
دونوں کناروں کو دیکھتا ہے (یعنی اپنے لباس اور نفس میں مشغول
اور مصروف ہے) معاذ بن جبل نے یہ سن کر کہا تو نے بری بات
کہی قسم خدا کی یا رسول اللہ ہم تو کعب بن مالک کو اچھا سمجھتے ہیں
رسول اللہ یہ سن کر چپ ہو رہے اتنے میں آپ نے ایک شخص کو
دیکھا جو سفید کپڑے پہنے ہوئے آ رہا تھا اور ریتے کو اڑا رہا تھا (چلنے
کی وجہ سے) آپ نے فرمایا ابو خیسمہ ہے پھر وہ ابو خیسمہ ہی تھے اور
ابو خیسمہ وہ شخص تھا جس نے ایک صاع کھجور صدقہ دی تھی جب
منافقوں نے اس پر طعن کیا تھا کعب بن مالک نے کہا جب مجھے خبر
پہنچی کہ رسول اللہ تبوک سے لوٹے مدینہ کی طرف تو میرا رنج
بڑھ گیا میں نے جھوٹ باتیں بنانا شروع کیں کہ کوئی بات ایسی
کہوں جس سے آپ کا غصہ مٹ جائے کل کے روز اور اس امر
کے لیے میں نے ہر ایک عقلمند شخص سے مدد لینا شروع کی اپنے
گھروالوں میں سے یعنی ان سے بھی صلاح لی (کہ کیا بات بتاؤں)
جب لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ قریب آپہنچے اس
وقت سارا جھوٹ کا فور ہو گیا اور میں سمجھ گیا کہ اب کوئی جھوٹ بنا
کر میں آپ سے نجات نہیں پانے کا آخر میں نے نیت کر لی سچ

بَشِيرٍ أَبَدًا فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَصَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكِعَ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَخْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضَعَةِ وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَانِيَتَهُمْ وَتَابِعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَّلَ سَرَاتِيرَهُمْ إِلَى اللَّهِ حَتَّى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ أُمَشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي ((مَا خَلَفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدْ ابْتَغَيْتَ ظَهْرَكَ)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنِّي سَأُخْرَجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعَذْرٍ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ حَذَلًا وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يُسَخِّطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَحِدُّ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَانَ لِي عَذْرٌ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أُبْسِرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ)) فَقُمْتُ وَنَارَ رِجَالٍ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْنَاكَ أَذْنِبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا لَقَدْ عَجَزْتَ فِي أَنْ لَا تَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلَى رَسُولِ

بولنے کی اور صبح کو رسول اللہ تشریف لائے اور جب آپ سفر سے آتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعتیں پڑھتے پھر لوگوں سے ملنے کے لیے بیٹھتے جب آپ یہ کر چکے تو جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے انھوں نے اپنے عذر بیان کرنے شروع کیے اور قسمیں کھانے لگے ایسے اسی (۸۰) پر چند آدمی تھے آپ نے ان کی ظاہر کی بات کو مان لیا اور ان سے بیعت کی اور ان کے لیے دعا کی مغفرت کی اور ان کی نیت (یعنی دل کی بات کو) خدا کے سپرد کیا یہاں تک کہ میں بھی آیا جب میں نے سلام کیا تو آپ نے تبسم کیا لیکن وہ تبسم جیسے غصہ کی حالت میں کرتے ہیں پھر آپ نے فرمایا آئیں چلتا ہوا آیا اور آپ کے سامنے بیٹھا آپ نے فرمایا تو کیوں پیچھے رہ گیا تو نے تو سواری بھی خرید لی تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں آپ کے سوا کسی اور شخص کے پاس دنیا کے لوگوں میں سے بیٹھتا تو یہ میں خیال کرتا کہ کوئی عذر بیان کر کے اس کے غصہ سے نکل جاؤں گا اور مجھے اللہ تعالیٰ نے زبان کی قوت دی ہے (یعنی میں عمدہ تقریر کر سکتا ہوں اور خوب بات بنا سکتا ہوں) لیکن قسم خدا کی میں جانتا ہوں کہ اگر میں کوئی جھوٹ بات آپ سے کہہ دوں اور آپ خوش ہو جاویں مجھ سے تو قریب ہے خدائے تعالیٰ آپ کو میرے اوپر غصہ کر دے گا (یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو بتلا دے گا کہ میرا عذر غلط اور جھوٹ تھا اور آپ ناراض ہو جائیں گے) اور اگر میں آپ سے سچ کہوں گا تو بے شک آپ غصہ ہو گئے لیکن مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا انجام بخیر کرے گا قسم خدا کی مجھے کوئی عذر نہ تھا قسم خدا کی میں کبھی نہ اتنا طاقت وارتھانہ اتنا مالدار تھا جتنا اس وقت تھا جب آپ سے پیچھے رہ گیا رسول اللہ نے فرمایا کعب نے سچ کہا پھر آپ نے فرمایا اچھا جا یہاں تک کہ اللہ حکم دیوے تیرے باب میں کھڑا ہوا اور چند لوگ بنی سلمہ کے دوڑ کر میرے پیچھے ہوئے اور مجھ سے کہنے لگے قسم خدا کی ہم نہیں جانتے کہ تم

اللّٰهُ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ بِهِ اِلَيْهِ الْمُخَلَّفُونَ فَقَدْ كَانَ كَافِيكَ ذَنْبِكَ اسْتَغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا زَالُوا يُؤْتُونَنِي حَتّٰى اُرَدْتُ اَنْ اَرْجِعَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكْذَبَ نَفْسِيْ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيْ هَذَا مَعِيَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ لَقِيَهُ مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيلَ لَكَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوا مُرَّارَةُ بْنُ الرَّبِيعَةِ الْعَامِرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ قَالَ فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيْهِمَا اُسُوَّةٌ قَالَ فَمَضَيْتُ حِيْنَ ذَكَرُوهُمَا لِيْ قَالَ وَنَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ كَلَامِنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ قَالَ فَاجْتَنَبْنَا النَّاسُ وَقَالَ تَغَيَّرُوا لَنَا حَتّٰى تَنَكَّرْتُ لِيْ فِيْ نَفْسِيْ الْاَرْضُ فَمَا هِيَ بِالْاَرْضِ الَّتِيْ اَعْرِفُ قَلْبِنَا عَلٰى ذَلِكَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً فَاَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَاْنَا وَقَعَدَا فِيْ بُيُوتِهِمَا يَنْكِيَانِ وَاَمَّا اَنَا فَكُنْتُ اَشْبَ الْقَوْمِ وَاَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ اَخْرُجُ فَاُفْهِدُ الصَّلَاةَ وَاَطُوفُ فِيْ الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِيْ اَحَدٌ وَآتَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسَلَّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِيْ مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَاَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ هَلْ حَرَكْتُ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ اَمْ لَا ثُمَّ اُصَلِّيْ قَرِيْبًا مِنْهُ وَاَسَارِقُهُ النَّظَرَ فَاِذَا اَقْبَلْتُ عَلٰى صَلَاتِيْ نَظَرَ اِلَيَّْ وَاِذَا انْفَتَحَتْ نَحْوُهُ

نے اس سے پہلے کوئی قصور کیا ہو تو تم عاجز کیوں ہو گئے اور کوئی عذر کیوں نہ کر دیا رسول اللہ کے سامنے جیسے اور لوگوں نے جو پیچھے رہ گئے تھے عذر بیان کئے اور تیرا گناہ میٹنے کے لیے رسول اللہ کا استغفار کافی تھا قسم خدا کی وہ لوگ مجھ کو ملامت کرنے لگے یہاں تک کہ میں نے قصد کیا پھر لوٹوں رسول اللہ کے پاس اور اپنے تئیں جھوٹا کروں اور کوئی عذر بیان کروں پھر میں نے ان لوگوں سے کہا کسی اور کا بھی ایسا حال ہوا ہے جو میرا ہوا ہے انھوں نے کہا ہاں دو شخص اور ہیں انھوں نے بھی وہی کہا جو تو نے کہا اور رسول اللہ نے ان سے بھی وہی فرمایا جو تجھ سے فرمایا میں نے پوچھا وہ دو شخص کون ہیں انھوں نے کہا مرارہ بن ربیعہ اور ہلال بن امیہ واقعی ان لوگوں نے ایسے دو شخصوں کا نام لیا جو نیک تھے اور بدر کی لڑائی میں موجود تھے اور پیروی کے قابل تھے جب ان لوگوں نے ان دونوں شخصوں کا نام لیا تو میں چلا گیا اور رسول اللہ نے مسلمانوں کو منع کر دیا تھا کہ ہم تینوں آدمیوں سے کوئی بات نہ کرے ان لوگوں میں سے جو پیچھے رہ گئے تھے تو لوگوں نے ہم سے پرہیز شروع کیا اور ان کا حال ہمارے ساتھ بالکل بدل گیا یہاں تک کہ زمین بھی گویا بدل گئی وہ زمین ہی نہ رہی جس کو میں پہچانتا تھا پچاس راتوں تک ہمارا یہی حال رہا میرے دونوں ساتھی تو عاجز ہو گئے اور اپنے گھروں میں بیٹھ رہے روتے ہوئے لیکن میں تو سب لوگوں میں کم سن اور زوردار تھا میں نکلا کرتا تھا اور نماز کے لیے بھی آتا اور بازاروں میں بھی پھر تا پر کوئی شخص مجھ سے بات نہ کرتا اور رسول اللہ کے پاس آتا اور آپ کو سلام کرتا اور آپ اپنی جگہ بیٹھے ہوتے نماز کے بعد اور دل میں یہ کہتا کہ آپ نے اپنے لبوں کو ہلایا سلام کا جواب دینے کے لیے یا نہیں ہلایا پھر آپ کے قریب نماز پڑھتا اور وزیدہ نظر سے (نکلیوں سے) آپ کو دیکھتا تو جب میں نماز میں ہوتا آپ میری طرف دیکھتے اور جب

أَعْرَضَ عَنِّي حَتَّى إِذَا طَالَ ذَلِكَ عَلَيَّ مِنْ
حَفْوَةِ الْمُسْلِمِينَ مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ
حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ
النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ
السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا قَتَادَةَ أَنْشُدْكَ بِاللَّهِ هَلْ
تَعْلَمَنَّ أَنِّي أَحَبُّ إِلَيْكَ وَرَسُولُهُ قَالَ فَسَكَتَ
فَعُدْتُ فَنَاشِدْتُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشِدْتُهُ
فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَاضَتْ عَيْنَايَ
وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ فَبَيْنَا أَنَا
أَمْشِي فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبْطِيٌّ مِنْ نَبْطِ
أَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ
يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلَيَّ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ إِلَيَّ حَتَّى جَاءَنِي
فَدَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مِلْكِ غَسَّانَ وَكُنْتُ
كَاتِبًا فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغْنَا
أَنْ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللَّهُ بِدَارِ
هَوَانٍ وَلَا مَضِيعَةٍ فَالْحَقُّ بِنَا نُوَاسِكَ قَالَ
فَقُلْتُ حِينَ قَرَأْتُهَا وَهَذِهِ أَيْضًا مِنَ الْبُلَاءِ
فَتَيَأَمَّمْتُ بِهَا التَّنَوُّرَ فَسَجَرْتُهَا بِهَا حَتَّى إِذَا
مَضَتْ أَرْبَعُونَ مِنَ الْخَمْسِينَ وَاسْتَلْبِثَ
الْوَحْيُ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَ سَلَّمَ يَأْتِينِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزَلَ امْرَأَتَكَ
قَالَ فَقُلْتُ أَطْلُقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ
اعْتَزِّلِيهَا فَلَا تَقْرُبِيهَا قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ صَاحِبِيَّ
بِمِثْلِ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِّي بِأَهْلِكَ

میں آپ کی طرف دیکھتا تو آپ منہ پھیر لیتے یہاں تک کہ جب
مسلمانوں کی سختی مجھ پر لمبی ہوئی تو میں چلا اور ابو قتادہ کے باغ کی
دیوار پر چڑھا ابو قتادہ میرے چچا زاد بھائی تھے اور سب لوگوں سے
زیادہ مجھے ان سے محبت تھی ان کو سلام کیا تو قسم خدا کی انھوں نے
سلام کا جواب تک نہ دیا (سبحان اللہ رسول اللہ کے تابع اور عاشق
ایسے ہوتے ہیں کہ آپ کے ارشاد کے سامنے بھائی بیٹے کی
مروت بھی نہیں کرتے جب تک رسول اللہ سے ایسی محبت نہ ہو
تو ایمان کس کام کا ہے آپ کی حدیث جب معلوم ہو جائے کہ صحیح
ہے تو مجتہد اور مولویوں کا قول جو اس کے خلاف ہے دیوار پر مارنا
چاہیے اور حدیث پر چلنا چاہیے) میں نے ان سے کہا اے ابو قتادہ
میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم یہ نہیں جانتے کہ میں اللہ اور اس کے
رسول سے محبت رکھتا ہوں وہ خاموش رہے پھر سہ بارہ قسم دی تو
بولے اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے (یہ بھی کعب سے نہیں
بولے بلکہ خود اپنے میں بات کی) آخر میری آنکھوں سے آنسو
نکل پڑے اور میں پیٹھ موڑ کر چلا اور دیوار پر چڑھا میں مدینہ کے
بازار میں جا رہا تھا تو ایک کسان شام کے کسانوں میں سے جو مدینہ
میں اناج بیچنے کے لیے آیا تھا کہنے لگا کعب بن مالک کا گھر مجھ کو
کون بتاوے گا لوگوں نے اس کو اشارہ شروع کیا یہاں تک کہ وہ
میرے پاس آیا اور مجھے ایک خط دیا غسان کے بادشاہ کا میں منشی تھا
میں نے اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا بعد حمد و نعت کے کعب کو
معلوم ہو کہ ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تمہارے صاحب نے (یعنی
رسول اللہ نے) تجھ پر جفا کی ہے اور خدائے تعالیٰ نے تم کو ذلت
کے گھر میں نہیں کیا نہ اس جگہ جہاں تمہارا حق ضائع ہو تو تم ہم
سے مل جاؤ ہم تمہاری خاطر داری کریں گے میں نے جب یہ خط
پڑھا تو کہا یہ بھی ایک بلا ہے اور اس خط کو میں نے چوٹھے میں جلا دیا
جب پچاس دن میں سے چالیس دن گزر گئے اور وحی نہ آئی تو ایک

فَكُونِي عَنْهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ فَجَاءَتْ امْرَأَةً هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هِلَالَ بْنِ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ عَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ قَالَ لَا ((وَلَكِنْ لَا يَقْرَبُكَ)) فَقَالَتْ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ وَاللَّهِ مَا زَالَ يَتَكَبَّرُ مِنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا قَالَ فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوْ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ فَقَدْ أُذِنَ لَامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ قَالَ فَقُلْتُ لَا اسْتَأْذِنْ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِي مَاذَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ قَالَ فَلَبِثْتُ بِذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ فَكَمَلْتُ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ نَهَى عَنْ كَلَامِنَا قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَّا قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفَى عَلَيَّ سَلَمٍ يَقُولُ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ أَنَّ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ قَالَ فَاذْنِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ

ایک رسول اللہ کا پیغام لانے والا میرے پاس آیا اور کہنے لگا رسول اللہ تم کو حکم کرتے ہیں کہ اپنی بی بی سے علیحدہ رہو میں نے کہا میں اس کو طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ وہ بولا نہیں طلاق مت دو صرف الگ رہو اور اس سے صحبت مت کرو اور میرے دونوں یاروں کے پاس بھی یہ پیام گیا میں نے اپنی بی بی سے کہا تو اپنے عزیزوں میں چلی جا اور وہیں رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس باب میں کوئی حکم دیوے ہلال بن امیہ کی بی بی یہ سن کر رسول اللہ کے پاس گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ہلال بن امیہ ایک بوڑھا بیکار شخص ہے اس کے پاس کوئی خادم بھی نہیں تو کیا آپ برا سمجھتے ہیں اگر میں اس کی خدمت کیا کروں؟ آپ نے فرمایا میں خدمت کو برا نہیں سمجھتا لیکن وہ تجھ سے صحبت نہ کرے وہ بولی قسم خدا کی اس کو کسی کام کا خیال نہیں اور قسم خدا کی وہ اس دن سے اب تک رو رہا ہے میرے گھر والوں نے کہا کاش تم بھی رسول اللہ سے اپنی بی بی کے پاس رہنے کی اجازت لے لو کیونکہ آپ نے ہلال بن امیہ کی عورت کو اس کی خدمت کرنے کی اجازت دی میں نے کہا میں کبھی اجازت نہ لوں گا آپ سے اپنی بی بی کے لیے اور معلوم نہیں رسول اللہ کیا فرماویں گے اگر میں اجازت لوں اپنی بی بی کے لیے اور میں جو ان آدمی ہوں پھر دس راتوں تک میں اسی حال میں رہا یہاں تک کہ پچاس راتیں پوری ہوئیں اس تاریخ سے جب سے آپ نے منع کیا تھا ہم سے بات کرنے سے پھر پچاسویں رات کو صبح کے وقت میں نے نماز پڑھی اپنے ایک گھر کی چھت پر میں اسی حال میں بیٹھا تھا جو اللہ تعالیٰ نے ہمارا حال بیان کیا کہ میرا جی تنگ ہو گیا تھا اور زمین مجھ پر تنگ ہو گئی تھی باوجودیکہ اتنی کشادہ ہے اتنے میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو سلع پر چڑھا (سلع ایک پہاڑ ہے مدینہ میں) اور بلند آواز سے پکارا اے کعب بن مالک خوش ہو جا یہ سن کر میں سجدہ میں گرا اور میں نے پچپناک

يُشْرُونَا فَذَهَبَ قَبْلَ صَاحِبِي مُبَشِّرُونَ
وَرَكَّضَ رَجُلٌ إِلَيَّ فَرَسًا وَسَعَى سَاعٍ مِنْ
أَسْلَمَ قَبْلِي وَأَوْفَى الْجَبَلِ فَكَانَ الصَّوْتُ
أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ
صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي فَتَزَعْتُ لَهُ تَوْبِيَّ فَكَسَوْنَهُمَا
إِيَّاهُ بِشَارَتِهِ وَاللَّهُ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ
وَأَسْتَعَرْتُ تَوْبِيَّ فَلَبِسْتُهُمَا فَاَنْطَلَقْتُ أَنَا وَمُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَقَانِي
النَّاسُ فَوُجًا فَوُجًا يُهَنِّئُونِي بِالتَّوْبَةِ وَيَقُولُونَ
لِتَهْنِئَكَ تَوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ حَتَّى دَخَلْتُ
الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ النَّاسُ
فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ يُهْرُولُ حَتَّى
صَافَحَنِي وَهَنَانِي وَاللَّهُ مَا قَامَ رَجُلٌ مِنْ
الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ قَالَ فَكَانَ كَعْبٌ لَا يَنْسَاهَا
لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَرُقُّ
وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ وَيَقُولُ ((أَبَشِّرْ بِخَيْرِ
يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدْتُكَ أُمُّكَ)) قَالَ
فَقُلْتُ أَمِنْ عِنْدَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ
اللَّهِ فَقَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ
وَجْهُهُ كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ قَالَ وَكُنَّا
نَعْرِفُ ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ
رَأْيِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ

خوشی آئی پھر رسول اللہؐ نے لوگوں کو خبر کی کہ اللہ نے ہم کو
معاف کیا جب آپ فجر کی نماز پڑھ چکے لوگ چلے ہم کو خوشخبری
دینے کے لیے تو میرے دونوں یاروں کے پاس چند خوشخبری
دینے والے گئے اور ایک شخص نے میرے پاس گھوڑا دوڑایا
اور ایک دوڑنے والا دوڑا اسلم کے قبیلے سے میری طرف اور اس کی
آواز گھوڑے سے جلدی مجھ کو پہنچی جب وہ شخص آیا جس کی آواز
میں نے سنی تھی اس نے اس نے خوشخبری دی تو میں نے اپنے
دونوں کپڑے اتارے اور اس کو پہنا دیئے اس کی خوشخبری کے صلہ
میں قسم خدا کی اس وقت میرے پاس وہی دو کپڑے تھے میں نے دو
کپڑے مانگے کے لیے اور ان کو پہنا اور چلا رسول اللہؐ سے ملنے کی
نیت سے لوگ مجھ سے ملتے جاتے تھے گروہ گروہ اور مجھ کو مبارک
باد دیتے جاتے تھے معافی کی اور کہتے تھے مبارک ہو تم کو اللہ کی
معافی کی تمہارے لیے یہاں تک کہ میں مسجد میں پہنچا رسول اللہؐ
مسجد میں بیٹھے تھے اور آپ کے پاس لوگ تھے طلحہ بن عبید اللہ مجھ
کو دیکھتے ہی کھڑے ہوئے اور دوڑے یہاں تک کہ مصافحہ کیا مجھ
سے اور مجھ کو مبارک باد دی قسم خدا کی مہاجرین میں سے ان کے
سوا کوئی شخص کھڑا نہیں ہوا تو کعب طلحہ کے اس احسان کو نہیں
بھولتے تھے کعب نے کہا جب میں نے رسول اللہؐ کو سلام کیا تو
آپ کا منہ خوشی سے چمک دمک رہا تھا آپ نے فرمایا خوش ہو جا
آج کے دن سے جو تیرے لیے بہتر دن ہے جب سے تیری ماں
نے تجھ کو جنم میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ معافی آپ کی طرف
سے ہے یا اللہ جل جلالہ کی طرف سے آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ کی
طرف سے اور رسول اللہؐ جب خوش ہو جاتے تو آپ کا چہرہ چمک
جاتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے اور ہم اس بات کو پہچان لیتے (یعنی
آپ کی خوشی کو) جب میں آپ کے سامنے بیٹھا تو میں نے عرض
کیا یا رسول اللہؐ اپنی معافی کی خوشی میں میں اپنے مال کو صدقہ کر دوں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ)) قَالَ فَقُلْتُ فَإِنِّي أَمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْرٍ قَالَ وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ إِنَّمَا أَنْجَانِي بِالصَّدَقِ وَإِنِّي مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثُ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيْتُ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ أَنْ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللَّهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مِنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى يَوْمِي هَذَا أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي اللَّهُ بِهِ وَاللَّهِ مَا تَعَمَّدْتُ كَذِبَةً مِنْذُ قُلْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى يَوْمِي هَذَا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللَّهُ فِيمَا بَقِيَ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ حَتَّى بَلَغَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ قَالَ كَعْبٌ وَاللَّهِ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ إِذْ هَدَانِي اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا أَكُونَ كَذِبُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا إِنَّ اللَّهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أُنْزِلَ الْوَحْيِ شَرٌّ مَا قَالَ لِأَحَدٍ وَقَالَ اللَّهُ سَيُخْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لَتُعْرِضُوا عَنْهُمْ

اللہ اور اس کے رسول کے لیے آپ نے فرمایا تھوڑا مال اپنا رکھ لے میں نے عرض کیا تو میں اپنا حصہ خیر کار رکھ لیتا ہوں اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آخر سچائی نے مجھے نجات دی اور میری توبہ میں یہ بھی داخل ہے کہ ہمیشہ سچ کہوں گا جب تک زندہ رہوں کعب نے کہا قسم خدا کی میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی مسلمان پر ایسا احسان کیا ہو سچ بولنے میں جب سے میں نے یہ ذکر کیا رسول اللہ سے جیسا عمدہ طرح سے مجھ پر احسان کیا قسم خدا کی میں نے اس وقت سے کوئی جھوٹ قصداً نہیں بولا جب سے یہ رسول اللہ سے کہا آج کے دن تک اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ باقی زندگی میں بھی مجھ کو جھوٹ سے بچا دے گا کعب نے کہا اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ آخِرَتِكَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ اللہ تعالیٰ نے معاف کیا نبی اور مہاجرین اور انصار کو جنہوں نے ساتھ دیا نبی کا مفلسی کے وقت یہاں تک کہ فرمایا وہ مہربان ہے رحم والا اور اللہ تعالیٰ نے معاف کیا ان تین شخصوں کو جو پیچھے ڈالے گئے یہاں تک کہ جب زمین ان پر تنگ ہو گئی باوجود کشادگی کے اور ان کے جی بھی تنگ ہو گئے اور سمجھے کہ اب کوئی بچاؤ نہیں اللہ سے مگر اسی کی طرف پھر اللہ نے معاف کیا ان کو تاکہ وہ توبہ کریں بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان والو اور اللہ تعالیٰ سے اور ساتھ رہو بچوں کے کعب نے کہا قسم خدا کی اللہ تعالیٰ نے اس سے بڑھ کر کوئی احسان مجھ پر نہیں کیا بعد اسلام کے جو اتنا بڑا ہو میرے نزدیک اس بات سے کہ میں نے سچ بول دیا رسول اللہ سے اور جھوٹ نہیں بولا ورنہ تباہ ہوتا جیسے جھوٹے تباہ ہوئے اللہ تعالیٰ نے جھوٹوں کی جب وحی اتاری تو ایسی برائی کی کہ کسی کی نہ کی تو فرمایا جب تم لوٹ کر آئے تو وہ قسمیں کھانے لگے تاکہ تم کچھ نہ بولو ان سے سو نہ بولو ان سے وہ ناپاک ہیں ان کا ٹھکانا جہنم ہے یہ بدلہ ہے ان کی کمائی کا قسمیں کھاتے ہیں تم سے کہ تم

خوش ہو جاؤ ان سے سو اگر تم خوش ہو جاؤ ان سے تب بھی اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہو گا بدکاروں سے کعب نے کہا ہم پیچھے ڈالے گئے تینوں آدمی ان لوگوں سے جن کا عذر رسول اللہ نے قبول کیا جب انھوں نے قسم کھائی تو بیعت کی ان سے اور استغفار کیا ان کے لیے اور ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈال رکھا (یعنی ہمارا مقدمہ ڈال رکھا) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا اسی سبب سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ معاف کیا ان تینوں کو جو پیچھے ڈالے گئے اور اس لفظ سے (یعنی خلفوا سے) یہ مراد نہیں ہے کہ ہم جہاد سے پیچھے رہ گئے بلکہ مراد وہی ہے ہمارے مقدمہ کا پیچھے رہنا اور ڈال رکھنا آپ کا اس کو بہ نسبت ان لوگوں کے جنھوں نے قسم کھائی اور عذر کیا آپ سے اور آپ نے قبول کیا ان کے عذر کو۔

۷۰۱۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۰۱۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر جب کسی جہاد میں جاتے تو اور جگہ جانا ظاہر کرتے (جو جھوٹ بھی نہ ہوتا اور مصلحت سے ایسا فرماتے) پر اس لڑائی میں آپ نے صاف فرمادیا۔

فَاغْرَضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رَجَسٌ وَمَا وَاهُمْ جَهَنَّمَ جَزَاءُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ يَخْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ قَالَ كَعْبٌ كُنَّا خَلَفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ خَلَفُوا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْرَنَا حَتَّىٰ قَضَىٰ فِيهِ فَبَذَلَكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مِمَّا خَلَفْنَا تَخَلُّفًا عَنْ الْغَزْوِ وَإِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ خَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ.

۷۰۱۷- عَنْ الزُّهْرِيِّ سَوَاءٌ.

۷۰۱۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ عَلَى يُونُسَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَلَمًا يُرِيدُ غَزْوَةَ إِلَّا وَرَىٰ بِغَيْرِهَا حَتَّىٰ كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي الزُّهْرِيِّ أَبَا حَنِيمَةَ وَلِحُوقَهُ بِالنَّبِيِّ ﷺ.

۷۰۱۹- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ ۷۰۱۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ کعب

(۷۰۱۹) ابو زرہ رازی نے کہا ستر ہزار آدمی تھے ابن اسحق نے کہا تیس ہزار تھے اور یہی مشہور ہے نودی نے کہا اس حدیث سے بہت فائدے نکلے، غنیمت کا مباح ہونا، فضیلت اہل بدر اور اہل عقبہ کی، بغیر قسم دیئے قسم کھانا، لڑائی کے وقت امام کا اپنے مقصد کو چھپانا، نیک بات کی جو فوت ہو جاوے آرزو کرنا، مسلمان کی غیبت کوئی کرے تو اس کو رد کرنا جیسے معاذ نے کیا، سچائی کی فضیلت، سفر سے آتے وقت مسجد میں

کعب بن اُصیب بصرہ وکان أعلم قومہ
وأوغاهم لأحادیث أصحاب رسول اللہ ﷺ
قال سمعتُ أبا کعب بن مالک وهو أحدُ
الثلاثة الذين يَسبُ عليهم يُحدثُ أنه لم يَتخلف
عن رسول اللہ ﷺ في غزوة غزاهما قط غير
غزوتين وساق الحديث وقال فيه وغزا رسولُ
اللہ ﷺ بناسٍ كثيرٍ يزيدون على عشرة آلاف
ولا يجمعهم ديوانٌ حافظ.

بن مالک اپنی قوم میں سب سے زیادہ علم رکھتے تھے اور سب سے
زیادہ ان کو حدیثیں یاد تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
کعب بن مالک ان تین شخصوں میں سے تھے جن کو اللہ نے معاف
کیا وہ حدیثیں بیان کرتے تھے کہ وہ نہیں پیچھے رہے رسول اللہ سے
کسی لڑائی میں سوا دو لڑائیوں کے پھر بیان کیا وہی قصہ اس میں یہ
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت سے آدمیوں
کے ساتھ جہاد کیا جن کی تعداد دس ہزار سے زیادہ تھی اور کسی دفتر
میں ان کا نام نہ تھا۔

باب فی حدیث الإفک

باب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر جو تہمت

ہوئی تھی اس کا بیان

۷۰۲۰- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ
وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْةَ بْنِ مَسْعُودٍ
عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۷۰۲۰- سعید بن المسیب اور عروہ بن زبیر اور علقمہ بن وقاص
اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبیدہ بن مسعود سے روایت ہے ان
سب لوگوں نے حضرت عائشہ کی حدیث روایت کی جب ان پر
تہمت کی تہمت کرنے والوں نے اور کہا جو کہا پھر اللہ تعالیٰ نے

اللہ میں جا کر دور کھٹ پڑھنا، مجلس عام میں بیٹھنا، ظاہر پر حکم کرنا، اہل بدعت سے ملاقات ترک کرنا اور سلام و کلام نہ کرنا، اپنے اوپر رونا گناہ کے
ڈر سے، کنکھیوں سے دیکھنا نماز نہیں توڑنا، سلام بھی کلام ہے، اطاعت اللہ اور رسول کی عزیزداری پر مقدم ہے، کلام میں یہ ضروری ہے کہ
دوسرے سے بات کرنے کی نیت ہو، کاغذ کا جس میں اللہ کا نام ہو جلانا درست ہے، ایسی بات کو چھپانا جس میں فساد کا ڈر ہو، عورت سے کہنا اپنے
عزیزوں میں جا طلاق نہیں ہے جب تک طلاق کی نیت نہ ہو، عورت اپنی خوشی سے خاوند کی خدمت کر سکتی ہے یعنی اس پر جبر نہیں ہے، صحبت
وغیرہ کو کنایہ سے بیان کرنا بہتر ہے، احتیاط کرنا بہتر ہے، مجددہ شکر کرنا مستحب ہے، خوشخبری دینا مستحب ہے، مبارکبادی دینا مستحب ہے،
خوشخبری دینے والے سے سلوک کرنا، قسم کی تخصیص نیت سے ہو جاتی ہے، عاریتہ جائز ہے، کپڑوں کی عاریتہ درست ہے، لوگوں کا جمع ہونا
امام کے پیچھے، اہل فضل کی طرف جب آویں کھڑا ہونا مستحب ہے اور میں نے اس باب میں ایک رسالہ مستقل لکھا ہے، مصافحہ ملاقات کے وقت
مسنون ہے، امام کا خوش ہونا اپنے لوگوں کی خوشی سے، خوشی کے وقت صدقہ دینا، تمام مال صدقہ نہ کرنا، سب صدقہ کرنے سے منع کرنا جس
سبب سے معافی ہوئی ہو اس کا خیال رکھنا جیسے کعب نے سچائی کا خیال کیا۔

(۷۰۲۰) ☆ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر۔ نووی نے کہا یہ حدیث دلیل ہے مالک اور شافعی اور احمد اور
جمہور علماء کی کہ عورتوں کے بارے میں قرعہ پر عمل کرنا چاہیے اسی طرح عقیق اور وصیت اور قسمت میں اور اس باب میں بہت سی احادیث صحیحہ
اور مشہورہ وارد ہیں ابو عبیدہ نے کہا قرعہ پر تین پیغمبروں نے عمل کیا ہے یونس اور زکریا اور محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام نے ابن منذر نے کہا اہل

پاک کیا ان کو ان کی تہمت سے زہری نے کہا ان سب لوگوں نے ایک ایک ٹکڑا اس حدیث کا مجھ سے روایت کیا اور بعض ان میں سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے اس حدیث کو بعض سے اور زیادہ حافظ تھے اور عمدہ بیان کرنے والے تھے اس کو اور میں نے یاد رکھی ہر ایک سے جو روایت سنی اور بعض کی حدیث بعض کو تصدیق کرتی ہے ان لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا رسول اللہؐ جب سفر کا ارادہ کرتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر اور جس عورت کے نام پر قرعہ نکلتا اس کو سفر میں ساتھ لے جاتے حضرت عائشہؓ نے کہا تو رسول اللہؐ نے قرعہ ڈالا ایک جہاد کے سفر میں۔ اس میں میرا نام نکلا میں رسول اللہؐ کے ساتھ گئی اور یہ ذکر اس وقت کا ہے جب پردہ کا حکم اتر چکا تھا میں اپنے ہودے میں سوار ہوتی اور راہ میں جب اترتی تو بھی اسی ہودے میں رہتی جب رسول اللہؐ جہاد سے فارغ ہوئے اور لوٹے اور مدینہ سے قریب ہو گئے ایک بار آپؐ نے رات کو کوچ کا حکم دیا میں کھڑی ہوئی جب لوگوں نے کوچ کی خبر کر دی اور چلی یہاں تک کہ لشکر کے آگے بڑھ گئی جب میں اپنے کام سے فارغ ہوئی تو اپنے ہودے کی طرف آئی اور سینہ کو چھوا معلوم ہوا کہ میرا ہار ظفار کے نگینوں کا گر گیا ہے (ظفار ایک گاؤں ہے یمن میں) میں لوٹی اور اس ہار کو ڈھونڈنے لگی اس کے ڈھونڈنے میں مجھے دیر لگی اور وہ لوگ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّاهَا اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَأَثَبَتْ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا ذَكَرُوا أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا أَفْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيُّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَفْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةِ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيهِ مَسِيرَنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوِهِ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْحَيْشَ فَلَمَّا

قرعہ کے استعمال پر گویا اجماع ہے اور جس نے قرعہ کو رد کیا اس کے قول کی کوئی دلیل نہیں ہے اور ابو حنیفہ سے مشہور یہ ہے کہ قرعہ باطل ہے اور ایک روایت میں اجازت بھی ہے ابن منذر نے کہا قیاس تو قرعہ کے خلاف ہے پر قیاس کو ترک کیا احادیث سے اور سفر میں عورتوں میں قرعہ ڈالنا چاہیے ورنہ ایک کو لیجانا اور دوسری کو نہ لیجانا جائز نہیں ہمارا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور باقی علماء کا اور یہی مروی ہے مالک سے اور ایک روایت ان سے یہ بھی ہے کہ خاوند کو اختیار ہے جس کو چاہے ساتھ لیجائے۔ انتہی مختصر

مترجم کہتا ہے کہ امام ابو حنیفہ کا مذہب وہی ہے جو حدیث صحیح سے ثابت ہے ان کا اصول یہ ہے کہ حدیث اگرچہ ضعیف یا مرسل یا موقوف بھی ہو تو وہ قیاس سے مقدم ہے اور امام ابو حنیفہ کا مذہب کبھی حدیث کے خلاف نہیں ہے اور حنفی وہی ہے جو حدیث پر چلے کیونکہ امام ابو حنیفہ کا یہی طریقہ اور مذہب تھا اللہ ان پر رحم کرے اور ان کو درجات عالیہ نصیب کرے انھوں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ حدیث کے خلاف ہمارے قول پر چلو بلکہ یہ کہا کہ جب حدیث صحیح مل جاوے تو وہی میرا مذہب ہے۔

قَضَيْتُ مِنْ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ
صَدْرِي فَإِذَا عِقْدِي مِنْ جَزَعٍ ظَفَارٍ قَدْ
انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي
اِبْتِغَاؤُهُ وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يَرْحَلُونَ
لِي فَحَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي
الَّذِي كُنْتُ أُرْكَبُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ
قَالَتْ وَكَانَتِ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِيفًا لَمْ يُهَيَّلْنَ
وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلُقَةَ مِنَ
الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرُ الْقَوْمُ ثِقَلَ الْهُودَجِ حِينَ
رَحَلُوهُ وَرَفَعُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ
فَبَعَثُوا الْحَمَلَ وَسَارُوا وَوَحَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ
مَا اسْتَمَرَّ الْحَيْشُ فَحِثْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا
ذَاعٌ وَلَا مُجِيبٌ فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ
فِيهِ وَظَنَنْتُ أَنَّ الْقَوْمَ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ
إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَنِي عَيْنِي
فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيِّ ثُمَّ
الذُّكْوَانِيُّ قَدْ عَرَّسَ مِنْ وَرَاءِ الْحَيْشِ فَأَذْلَجَ
فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ
فَأَتَانِي فَعَرَفَنِي حِينَ رَأَانِي وَقَدْ كَانَ يَرَانِي
قَبْلَ أَنْ يُضْرَبَ الْحِجَابُ عَلَيَّ فَاسْتَيْقَظْتُ

پہنچے جو میرا ہودہ اٹھاتے تھے انھوں نے ہودہ اٹھایا اور میرے اونٹ
پر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوتی تھی وہ یہ سمجھے کہ میں اسی ہودے
میں ہوں اس وقت عورتیں ہلکی (دبلی) تھیں نہ سنڈھی تھیں نہ
موٹی کیونکہ تھوڑا کھانا کھاتی تھیں اس لیے ان کو ہودے کا بوجھ
عادت کے خلاف معلوم نہ ہوا جب انھوں نے اس کو اونٹ پر لا دیا
اور اٹھایا اور میں ایک کم سن لڑکی بھی تھی آخر لوگوں نے اونٹ کو
اٹھایا اور چل دیے اور میں نے اپنا ہار اس وقت پایا جب سارا لشکر
چل دیا میں جوان کے ٹھکانے پر آئی تو وہاں نہ کسی کی آواز ہے نہ
کوئی آواز سننے والا ہے میں نے یہ ارادہ کیا کہ جہاں بیٹھی تھی وہیں
بیٹھ جاؤں اور میں یہ سمجھی کہ لوگ جب مجھے نہ پاویں گے تو یہیں
لوٹ کر آویں گے تو میں اسی ٹھکانے پر بیٹھی تھی اتنے میں میری
آنکھ لگ گئی اور میں سوری اور صفوان بن معطل سلمیٰ ذکوانی ایک
شخص تھا وہ آرام کے لیے آخر رات میں لشکر کے پیچھے ٹھہرا تھا
جب وہ روانہ ہوا تو صبح کو میرے ٹھکانے پر پہنچا اس کو ایک آدمی کا
جسے معلوم ہوا جو سوراہا ہے وہ میرے پاس آیا اور مجھ کو پہچان لیا
دیکھتے ہی اس لیے کہ میں پردہ کا حکم اترنے سے پہلے اس کے
سامنے ہوا کرتی میں جاگ اٹھی اس کی آواز سن کر جب اس نے
انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا مجھ کو پہچان کر میں نے اپنا منہ ڈھانپ لیا
اپنی اوڑھنی سے قسم خدا کی اس نے کوئی بات مجھ سے نہیں کی نہ
میں نے اس کی کوئی بات سنی سوا انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے کے

تھ میرے مقدمہ میں تباہ ہوئے جو لوگ تباہ ہوئے (یعنی جنہوں نے بدگمانی کی) اور قرآن میں جس کی نسبت توبی کبرہ آیا ہے یعنی بانی مہابی اس
تہمت کا اللہ تعالیٰ نے جب حضرت عائشہؓ کی پاکی اور عظمت قرآن میں بیان کی تو فرمایا جس نے اٹھایا اس کا بڑا بوجھ اس کو بڑا عذاب ہے۔

علی بن ابی طالبؓ نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کے اوپر تنگی نہیں کی اور حضرت عائشہؓ کے سوا عورتیں بہت ہیں اور اگر آپ لوٹ دی سے پوچھے
تو وہ آپ سے سچ کہہ دے گی حضرت علیؓ نے جو کہا کچھ حضرت عائشہؓ کی دشمنی سے نہیں کہا کیونکہ ان کو حضرت عائشہؓ سے اس وقت تک کوئی
طال نہ تھا بلکہ یہی صواب تھا ان کے حق میں کہ جو اپنے نزدیک مناسب سمجھیں رسول اللہ سے عرض کریں اس لیے کہ آپ کو پریشانی تھی اور آپ
کی تسلی اور تشفی ضروری تھی۔

پھر اس نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اپنا ہاتھ میرے چڑھنے کے لیے بچھا دیا میں اونٹ پر سوار ہو گئی اور وہ پیدل چلا اونٹ کو کھینچتا ہوا یہاں تک کہ ہم لشکر میں پہنچے اور لشکر کے لوگ اتر چکے تھے سخت دوپہر کی گرمی میں تو میرے مقدمہ میں تباہ ہوئے جو لوگ تباہ ہوئے (یعنی جنھوں نے بدگمانی کی) اور قرآن میں جس کی نسبت توبی کبرہ آیا ہے یعنی بانی مہابی اس تہمت کا وہ عبد اللہ بن ابی بن سلول (منافق) تھا آخر ہم مدینہ میں آئے اور میں جب مدینہ میں پہنچی تو بیمار ہو گئی ایک مہینہ تک بیمار رہی اور لوگوں کا یہ حال تھا کہ بہتان کرنے والوں کی باتوں میں غور کرتے اور مجھے ان کی کسی بات کی خبر نہ تھی صرف مجھ کو اس امر سے شک ہوا کہ میں نے اپنی بیماری میں رسول اللہ کی وہ شفقت نہ دیکھی جو پہلے میرے حال پر ہوتی جب میں بیمار ہوئی آپ صرف اندر آتے اور سلام کرتے پھر فرماتے یہ عورت کیسی ہے سو اس امر سے مجھے شک ہوتا لیکن مجھ کو اس خرابی کی خبر نہ تھی یہاں تک کہ جب میں دہلی ہو گئی بیماری جانے کے بعد تو میں نکلی اور میرے ساتھ مسطح کی ماں بھی نکلی مناصع کی طرف (مناصع موضع تھے مدینہ کے باہر) اور وہ پانچ خانے تھے ہم لوگوں کے (پانچ خانے بننے سے پہلے) ہم لوگ رات ہی کو نکلا کرتے اور رات ہی کو چلے آتے اور یہ ذکر اس وقت کا ہے جب ہمارے گھروں کے نزدیک پانچ خانے نہیں بنے تھے اور ہم اگلے

بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَرْتُ وَنَهَيْتُ بِحِلْبَابِي وَ وَاللَّهِ مَا يُكَلِّمُنِي كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئْتُ عَلَى يَدِهَا فَرَكِبْتُهَا فَأَنْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْحَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُوْغِرِينَ فِي نَحْرِ الظُّهَيْرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ فِي شَأْنِي وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى كَهْرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَنَسٍ سَلُولَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ وَلَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ يَرِيئِي فِي وَجْعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّطْفَ الَّذِي نُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي إِنَّمَا يَدْخُلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْلَمُ ثُمَّ يَقُولُ ((كَيْفَ بِكُمْ)) فَذَلِكَ يَرِيئِي وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتَّى بَخَرَجْتُ بَعْدَ مَا نَفَهْتُ وَخَرَجْتُ مَعِيَ أُمُّ مِسْطَحٍ قَبْلَ الْمَنَاصِعِ وَهُوَ مُتَبَرِّزُنَا وَلَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكَنْفَ قَرِيبًا مِنْ

لہ نووی نے کہا اس حدیث میں جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ سعد بن معاذ کھڑے ہوئے یہ مشکل ہے کیونکہ سعد بن معاذ غزوہ خندق کے بعد ہی مر گئے اور یہ واقعہ غزوہ بنی مصطلق کا ہے جو ۶ھ میں ہوا اس پر سب اہل سیر کا اجماع ہے البتہ واقعہ بنی مصطلق کے خلاف نقل کیا ہے قاضی عیاض نے کہا سعد بن معاذ کا ذکر اس روایت میں وہم ہے اور صحیح یہ ہے کہ دونوں بار اسید بن حضیر نے گفتگو کی اور ابن عقبہ نے کہا کہ غزوہ مریسج ۴ھ میں تھا اور بنی خندق کا سال ہے تو احتمال ہے کہ یہ غزوہ اور حدیث تہمت دونوں غزوہ خندق سے پہلے ہوں اور اس وقت سعد بن معاذ زندہ تھے اس صورت میں صحیحین میں جو سعد بن معاذ کا ذکر ہے وہ صحیح ہوگا انتہی پھر نووی نے کہا اس حدیث سے بہت فائدے نکلے ہیں حدیث کی روایت ایک جماعت سے درست ہونا اور ہر ایک سے ایک مبہم نکلنا (اور یہ اگرچہ زہری کا قول ہے پر اجماع کیا مسلمانوں نے اس کے قبول پر) دوسرے قرعہ کا صحیح ہونا، قرعہ کا واجب ہونا سفر کے وقت جب کسی بی بی کو لے جانا منظور ہو متعدد بیبیوں میں سے، قضائے

یُونُسَ وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأَوَّلِ فِي التَّنْزِهِ
وَكُنَّا نَتَأَذَى بِالْكَتْفِ أَنْ تَتَّخِذَهَا عِنْدَ يُونُسَ
فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مُسْطَحٍ وَهِيَ بِنْتُ أَبِي رُحْمٍ
بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَأُمُّهَا ابْنَةُ صَخْرٍ
بْنِ عَامِرٍ حَالَةَ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ وَأَبْنَاهَا
مُسْطَحُ بْنُ أُنَانَةَ بْنِ عَبَادٍ بْنِ الْمُطَّلِبِ فَأَقْبَلْتُ
أَنَا وَبِنْتُ أَبِي رُحْمٍ قَبْلَ بَنِي حِمْيَرَ فَرَعْنَا مِنْ
شَأْنِنَا فَعَثَرْتُ أُمُّ مُسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ
تَعِسَ مُسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتَ أَتَسْبِيْنِ
رَجُلًا قَدْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ أَيْ هُنْتَاهُ أَوْ لَمْ
تَسْمَعِي مَا قَالَ قُلْتُ وَمَاذَا قَالَ قَالَتْ
فَأَخْبَرْتَنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا
إِلَى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَنِي فَدَخَلَ
عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ((كَيْفَ بَيْكُم)) قُلْتُ أَتَأْذُنُ
لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ قَالَتْ وَأَنَا حَبِيْبَةٌ أُرِيدُ أَنْ
أَتَيْقُنَ الْخَبَرَ مِنْ قَبْلِهِمَا فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُجْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ
لَأُمِّي يَا أُمَّتَاهُ مَا يَنْحَدُّثُ النَّاسُ فَقَالَتْ يَا

عربوں کی طرح جنگل میں جایا کرتے (پانچخانے کے لیے) اور گھر
کے پاس پانچخانے بنانے سے نفرت رکھتے تو میں چلی اور ام مسطح
میرے ساتھ تھی وہ بیٹی تھی ابی رہم بن مطلب بن عبد مناف کی
اور اس کی ماں صخر بن عامر کی بیٹی تھی جو خالہ تھی حضرت ابو بکر
صدیق کی (اس کا نام سلنی تھا) اس کے بیٹے کا نام مسطح بن اثاثہ بن
عباد بن مطلب تھا غرض میں اور ام مسطح دونوں جب اپنے کام
سے فارغ ہو چکیں تو لوٹی ہوئی اپنے گھر کی طرف آرہی تھیں
اتنے میں ام مسطح کا پاؤں الجھا اپنی چادر میں اور بولی ہلاک ہوا مسطح
میں نے کہا تو نے بری بات کہی تو برا کہتی ہے اس شخص کو جو بدر کی
لڑائی میں شریک تھا وہ بولی اے نادان تو نے کچھ نہیں سنا مسطح نے
کیا کہا میں نے کہا کیا کہا اس نے مجھ سے بیان کیا جو بہتان لگانے والوں
نے کہا تھا یہ سن کر میری بیماری دوچند ہو گئی ایک اور بیماری بڑھی
میں جب اپنے گھر پہنچی تو رسول اللہ اندر تشریف لائے اور سلام
کیا اور فرمایا اب اس عورت کا کیا حال ہے میں نے کہا آپ مجھ
کو اجازت دیتے ہیں اپنے ماں باپ کے پاس جانے کی اور میرا اس
وقت یہ ارادہ تھا کہ میں اپنے ماں باپ کے پاس جا کر اس خبر کی
تحقیق کروں آخر رسول اللہ نے مجھ کو اجازت دی اور میں اپنے
ماں باپ کے پاس آئی میں نے اپنی ماں سے کہا ماں یہ لوگ کیا
بک رہے ہیں وہ بولی بیٹا تو اس کا خیال نہ کر اور اس کو بڑی بات مت

لے سفر مقیم عورتوں کے لیے واجب نہ ہونا، سفر میں اپنی بی بی کا ساتھ لے جانا، عورتوں کا ہودے میں چڑھنا، عورتوں کا جہاد میں جانا، مردوں کا
خدمت کرنا عورتوں کی سفر میں، لشکر کا کوچ امیر کے حکم سے ہونا، عورت کا جائے ضرور کے لیے بغیر اجازت خاوند کے جانا، عورتوں کا سفر
میں ہار پہننا، جو لوگ عورت کو اونٹ وغیرہ پر سوار کریں وہ اس سے باز نہ کریں اگر محرم نہ ہوں، کم کھانے کی فضیلت عورتوں کے لیے، لشکر
میں بعضوں کا پیچھے رہ جانا، مدد کرنا اس کی جو رہ جاوے، حسن ادب اجنبی عورتوں سے یعنی بات نہ کرنا اور ان کے آگے چلنا، آپ پیدل چلنا
عورتوں کو چڑھالینا، انا لله وانا اليه راجعون کہنا دینی یاد دنیاوی مصیبت پر، عورت کا منہ چھپانا اجنبی مرد سے اگرچہ وہ نیک ہو، حلف کرنا بغیر
استحلاف کے، بے ضرورت کے بری بات افشاء نہ کرنا، اپنی بی بی سے نرمی اور حسن معاشرت، کسی امر کی وجہ سے حسن معاشرت میں کمی کرنا،
یہ ہر مریض کا حال پوچھنا عورت کو ایک ساتھ لے کر نکلنا اپنے عزیز سے بیزار ہونا جب وہ بری بات کرے، فضیلت اہل بدر کی عورت
اپنے ماں باپ کے پاس بغیر اجازت خاوند کے نہ جاوے، تعجب کے وقت سبحان اللہ کہنا، مشورہ لینا اپنے گھر والوں سے،

سمجھ قسم خدا کی ایسا بہت کم ہوا ہے کہ کسی مرد کے پاس ایک خوبصورت عورت ہو جو اس کو چاہتا ہو اور اس کی سونکیں بھی ہوں اور سونکیں اس کے عیب نہ نکالیں میں نے کہا سبحان اللہ لوگوں نے توبہ کہنا شروع کر دیا میں ساری رات روتی رہی صبح تک میرے آنسو نہ ٹھہرے اور نہ نیند آئی صبح کو بھی میں رو رہی تھی اور جناب رسول اللہ نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ وحی نہیں اتری تھی اور ان دونوں سے مشورہ لیا مجھ کو جدا کرنے کے لیے (یعنی طلاق دینے کے لیے) اسامہ بن زید نے توبہ وہی رائے دی جو وہ جانتے تھے رسول اللہ کی بی بی کے حال کو اور اس کی عصمت کو اور آپ کی محبت کو اس کے ساتھ انھوں نے کہا یا رسول اللہ عائشہ آپ کی بی بی ہے اور ہم تو سوا بہتری کے اور کوئی بات اس کی نہیں جانتے علی بن ابی طالب نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ پر تنگی نہیں کی اور عائشہ کے سوا عورتیں بہت ہیں اور اگر آپ لوٹنے سے پوچھتے تو وہ آپ سے سچ کہہ دے گی (لوٹنے سے مراد بریرہ ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہتی) حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا اے بریرہ تو نے کبھی عائشہ سے ایسی بات دیکھی ہے جس سے تجھ کو اس کی پاکدامنی میں شک پڑے بریرہ نے کہا قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا اگر میں ان کا کوئی کام دیکھتی کبھی تو میں عیب بیان کرتی اس سے زیادہ کوئی عیب نہیں ہے کہ عائشہ کم عمر لڑکی ہے آٹا چھوڑ کر گھر کا سو جاتی ہے پھر بکری آتی ہے اور اس کو کھالتی ہے (مطلب یہ ہے کہ ان میں کوئی عیب نہیں جس کو تم پوچھتے ہو نہ

بُئِیَۃٌ هُوَ بَیْ عَلَیْكَ فَوَاللّٰهِ لَقَلَّمَا کَانَ امْرَاۃً قَطُّ وَضِیۡۃٌ عِنْدَ رَجُلٍ یُّحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَّائِرُ اِلَّا کَثُرْنَ عَلَیْهَا قَالَتْ قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ فَکَیْتُ بِتِلْکَ اللَّیْلَةِ حَتّٰی اَصْبَحْتُ لَا یَرِفَا لِی دَمْعٌ وَلَا اُکْتَحِلُ یَوْمَ ثُمَّ اَصْبَحْتُ اُبْکِی وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ عَلَیَّ بَنُ اَبِی طَالِبٍ وَّ اَسَامَۃَ بَنِ زَیْدٍ حِیْنَ اَسْتَلْبَثْتُ الْوَحْیَ یَسْتَشِیْرُهُمَا فِی فِرَاقِ اَهْلِیۡہِ قَالَتْ فَاَمَّا اَسَامَۃُ بَنُ زَیْدٍ فَاَشَارَ عَلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ بِالَّذِی یَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ اَهْلِیۡہِ وَ بِالَّذِی یَعْلَمُ فِی نَفْسِیۡہِ لَہُمْ مِنَ الْوَدِّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُمُ اَهْلُکَ وَلَا نَعْلَمُ اِلَّا حَیْرًا وَّ اَمَّا عَلِیُّ بَنُ اَبِی طَالِبٍ فَقَالَ لَمْ یُضِیْقُ اللّٰهُ عَلَیْکَ وَالنِّسَاءُ سِوَاہَا کَثِیْرٌ وَاِنْ تَسْأَلُ الْحَارِیۡۃَ تَصَدُّقُکَ قَالَتْ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ بِرِیْرَۃٍ فَقَالَ ((اَیْ بَرِیْرَۃُ هَلْ رَأِیْتَ مِنْ شَیْءٍ یَرِیْبُکَ مِنْ عَائِشَۃَ)) قَالَتْ لَہُ بَرِیْرَۃٌ وَ الَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ اِنْ رَأِیْتُ عَلَیْہَا امْرَاۃً قَطُّ اَغْمِصُہُ عَلَیْہَا اَکْثَرَ مِنْ اَنَّہَا جَارِیۡۃٌ حَدِیثَۃٌ السِّنِّ قَنَامٌ عَنْ عَجِیۡنٍ اَهْلِیَّہَا فَتَاۡیِ الدَّاجِنُ فَتَاکُلُہُ قَالَتْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

اور دو ستوں سے بحث کرنا سنی ہوئی بات سے اگر اس سے تعلق ہو اور بے تعلق منع ہے، امام کا خطبہ پڑھنا کسی امر مبہم کے لیے، امام کا شکایت کرنا اپنی رعیت سے، فضیلت صفوان بن معطل کی، فضیلت سعد بن معاذ کی اور اسید بن حضیر کی، فتنہ کو قطع کرنا اور غصہ کو روکنا، توبہ کا قبول کرنا، استشہاد کرنا آیات قرآنی سے، پہلے گفتگو بڑوں کے سپرد کرنا، خوشخبری میں جلدی کرنا، برأت حضرت عائشہ کی جنس قرآنی اگر اس میں شک کرے تو وہ کافر مرتد ہے باجماع اہل اسلام ابن عباس نے کہا کسی پیغمبر کی بی بی نے بدکاری نہیں کی، تجدید شکر بروقت ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنِيرِ فَاسْتَعْدَرَ مِنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَنِيرِ
(يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَغْدِرُنِي مِنْ
رَجُلٍ قَدْ بَلَغَ أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللَّهِ مَا
عِلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا
رَجُلًا مَا عِلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ
يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي)) فَقَامَ سَعْدُ بْنُ
مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ أَنَا أُغْدِرُكَ مِنْهُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوَّسِ ضَرْبًا عُنُقُهُ
وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا الْخَزَرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا
أَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ
الْخَزَرَجِ وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا وَلَكِنْ اجْتَهَلْتُهُ
الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ
اللَّهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ فَقَامَ أُسَيْدُ
بْنُ حَضِيرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ
لِسَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لَنَقْتُلَنَّ
فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُحَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ فَتَارَ
الْحَيَّانِ الْأَوَّسُ وَالْخَزَرَجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ
يَقْتُلُوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَائِمٌ عَلَى الْمَنِيرِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اس کے سوا کوئی عیب ہے جو عیب ہے وہ یہی ہے کہ بھولی بھالی
لڑکی ہے اور کم عمری کی وجہ سے گھر کا بندوبست نہیں کر سکتی)
حضرت عائشہؓ نے کہا پھر رسول اللہؐ منبر پر کھڑے ہوئے اور
عبداللہ بن ابی بن سلول سے بدلا چاہا۔ آپ نے فرمایا منبر پر اے
مسلمان لوگو! کون بدلہ لے گا میرا اس شخص سے جس کی سخت بات
ایذا دینے والی میرے گھر والوں کی نسبت مجھ تک پہنچی قسم خدا کی
میں تو اپنی گھر والی (یعنی حضرت عائشہؓ کو) نیک سمجھتا ہوں اور جس
شخص سے یہ لوگ تہمت لگاتے ہیں (یعنی صفوان بن معطل سے)
اس کو بھی نیک سمجھتا ہوں اور وہ کبھی میرے گھر میں نہیں گیا مگر
میرے ساتھ یہ سکر سعد بن معاذ انصاری (جو قبیلہ اوس کے
سردار تھے) کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہؐ آپ کا بدلہ لیتا
ہوں اگر تہمت کرنے والا ہماری قوم اوس میں سے ہووے تو ہم
اس کی گردن مارتے ہیں اور جو ہمارے بھائیوں خزرج میں سے
ہووے تو آپ حکم کیجئے ہم آپ کے حکم کی تعمیل کریں گے (یعنی
اس کی گردن ماریں گے) یہ سن کر سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے
اور وہ خزرج قبیلہ کے سردار تھے اور نیک آدمی تھے پر اس وقت
ان کو اپنی قوم کی سچ آگئی اور کہنے لگے اے سعد بن معاذ قسم خدا کے
بقا کی تو ہماری قوم کے شخص کو قتل نہ کرے گا نہ کر سکے گا یہ سن کر
اسید بن خضیر جو سعد بن معاذ کے چچا زاد بھائی تھے کھڑے ہوئے
اور سعد بن عبادہ سے کہنے لگے تو نے غلط کہا قسم خدا کے بقا کی ہم
اس کو قتل کریں گے اور تو منافق ہے جب تو منافقوں کی طرف

لے تجدید نعت کے، فضیلت حضرت ابو بکرؓ کی، صلہ رحمی مستحب ہونا اگرچہ وہ لوگ گنہگار ہوں، عفو کرنا گنہگاروں سے، صدقے کا استحباب، قسم
کے خلاف کرنا اگر خلاف میں نیکی ہو اور کفارہ دینا، فضیلت ام المومنین زینبؓ کی، گواہی میں ثابت قدم رہنا یعنی احتیاط سے گواہی دینا، دوست
کے دوستوں سے سلوک کرنا جیسے حضرت عائشہؓ نے حسان سے کیا اس لیے کہ وہ رسول اللہؐ کے خیر خواہ اور مداح تھے، خطبہ شروع کرنا امام بعد
سے، خطبہ شروع کرنا اللہ کی حمد اور درود شریف سے، مسلمانوں کا غصہ اپنے امام کی ذلت کے وقت، متعصب کو برا کہنا جیسے اسید بن خضیر نے سعد
بن عبادہ کو کہا اور مطلب ان کا یہ تھا کہ تم منافقوں کا سا کام کرتے ہو جب تو منافقوں کی طرف داری کرتے ہو۔ انہی مختصر

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا
وَسَكَتَ قَالَتْ وَتَكَيْتُ يَوْمِي ذَلِكَ لَا يَرْفَأُ
لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَجِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ تَكَيْتُ لَيْلِي
الْمُقْبِلَةَ لَا يَرْفَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَجِلُ بِنَوْمٍ
وَأَبَوَايَ يَظُنَّانِ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقُ كَبِدِي فَيَسْمَعَانِ
هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي اسْتَأْذَنْتُ
عَلَيَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ
تَبْكِي قَالَتْ فَيَبْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ
جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ لِي
مَا قِيلَ وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوحَى إِلَيْهِ فِي
شَأْنِي بِشَيْءٍ قَالَتْ فَتَشْهَدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ ((أَهْمَا
بَعْدُ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي عَنْكَ كَذًا
وَكَذًا فَإِنْ كُنْتَ بِرِيئَةٍ فَسَيَرُوكَ اللَّهُ وَإِنْ
كُنْتَ أَلَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي
إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبٍ ثُمَّ تَابَ
تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ)) قَالَتْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتهُ قَلَصَ
دَمْعِي حَتَّى مَا أَحْسُ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ لِأَبِي
أَجِبْ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيمَا قَالَ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَذْرِي مَا أَقُولُ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
لِأُمِّي أَجِيبِي عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَذْرِي مَا أَقُولُ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

سے لڑتا ہے غرض کہ دونوں قبیلے اوس اور خزرج کے لوگ اٹھ
کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ کشت و خون شروع ہووے
اور رسول اللہ منبر پر کھڑے ہوئے تھے انکو سمجھا رہے تھے اور ان
کا غصہ فرو کر رہے تھے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے اور آپ
بھی خاموش ہو رہے حضرت عائشہ نے کہا میں اس دن بھی سارا
دن روئی کہ میرے آنسو نہیں تھمتے تھے اور نہ نیند آتی تھی پھر
دوسری رات بھی روئی کہ نہ آنسو تھمتے تھے نہ نیند آتی تھی
اور میرے باپ نے یہ گمان کیا کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ
جاوے گا میرے ماں باپ میرے پاس بیٹھے تھے اور میں رو رہی
تھی اتنے میں انصار کی ایک عورت نے اجازت مانگی میں نے اس کو
اجازت دی وہ بھی آکر رونے لگی پھر ہم اسی حالت میں تھے کہ
رسول اللہ تشریف لائے اور سلام کیا اور بیٹھے اور جس روز سے
مجھ پر تہمت ہوئی تھی اس روز سے آج تک آپ میرے پاس
نہیں بیٹھے تھے اور ایک مہینہ یونہی گزرا تھا میرے مقدمہ میں
کوئی وحی نہیں اتری حضرت عائشہ نے کہا پھر رسول اللہ نے تشہد
پڑھا بیٹھتے ہی اور فرمایا اما بعد اے عائشہ مجھ کو تمہاری طرف سے
ایسی ایسی خبر پہنچی ہے پھر اگر تم پاکدامن ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ
تمہاری پاکدامنی بیان کر دے گا اور اگر تو نے گناہ کیا ہے تو توبہ کر
اور بخشش مانگ اللہ سے اس واسطے کہ بندہ جب گناہ کا اقرار کرتا ہے
اور توبہ کرتا ہے اللہ اسکو بخش دیتا ہے حضرت عائشہ نے کہا جب
رسول اللہ اپنی بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہو گئے
یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی نہ رہا میں نے اپنے باپ سے کہا تم
جواب دو میری طرف سے رسول اللہ کو اس مقدمہ میں جو آپ
نے فرمایا میرے باپ بولے قسم خدا کی میں نہیں جانتا کیا میں
جواب دوں رسول اللہ کو (سبحان اللہ باپ تو عاشق رسول تھے گو
ان کی بیٹی کا مقدمہ تھا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے

وَأَنَا خَارِيَّةٌ حَلِيقَةُ السِّنِّ لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ إِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ بِهَذَا حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي نَفْسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ فَإِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيَّةٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيَّةٌ لَا تُصَدِّقُونِي بِذَلِكَ وَلَئِنْ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيَّةٌ لَتُصَدِّقُونَنِي وَإِنِّي وَاللَّهُ مَا أَحَدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَا كَمَا قَالَ أَبُو يُوسُفَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ قَالَتْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي قَالَتْ وَأَنَا وَاللَّهُ حِينِيذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيَّةٌ وَأَنَّ اللَّهَ مُبَرِّئِي بَرَائَتِي وَلَكِنْ وَاللَّهُ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنْ يُنْزَلَ فِي شَأْنِي وَحَيُّ يُتْلَى وَلَشَأْنِي كَانَ أَحْقَرَ فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ بِأَمْرِ يُتْلَى وَلَكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللَّهُ بِهَا قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ أَحَدٌ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبَرَحَاءِ عِنْدَ الْوَحْيِ حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ ((أُبَشِّرِي يَا عَائِشَةُ أَمَّا اللَّهُ

دم نہ مارا۔ باوجودت زمین آواز نیامد کہ منہم) میں نے اپنی ماں سے کہا تم جواب دو میری طرف سے رسول اللہ کو وہ بولی قسم خدا کی میں نہیں جانتی کیا جواب دوں رسول اللہ کو آخر میں نے خود ہی کہا اور میں کم سن لڑکی تھی میں نے قرآن نہیں پڑھا ہے لیکن میں قسم خدا کی یہ جانتی ہوں کہ تم لوگوں نے اس بات کو یہاں تک سنا کہ تمہارے دل میں جم گئی اور تم نے اس کو سچ سمجھ لیا (یہ حضرت عائشہؓ نے غصے سے فرمایا اور نہ سچ کسی نے نہیں سمجھا تھا بجز تہمت کرنے والوں کے) پھر اگر تم سے کہوں میں بے گناہ ہوں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں تو بھی تم مجھ کو سچا نہیں سمجھنے کے اور اگر میں ایک گناہ کا اقرار کر لوں جس کو میں نے نہیں کیا ہے اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں تو تم مجھ کو سچا سمجھو گے اور میں اپنی اور تمہاری مثل سوا اس کے کوئی نہیں پاتی جو حضرت یوسفؑ کے باپ کی تھی (حضرت یعقوبؑ کی اور حضرت عائشہؓ کو رنج میں ان کا نام یاد نہ آیا تو یوسفؑ کا باپ کہا) جب انھوں نے کہا فصبر جمیل واللہ المستعان علی ماتصفون یعنی اب صبر بہتر ہے اور تمہاری اس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہے پھر میں نے کروٹ موڑ لی اور میں اپنے بچھونے پر لیٹ رہی اور میں قسم خدا کی اس وقت جانتی تھی کہ میں پاک ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور میری پاکی ظاہر کرے گا لیکن قسم خدا کی مجھے یہ گمان نہ تھا کہ میری شان میں قرآن اترے گا جو پڑھا جاوے گا (قیامت تک) کیونکہ میری شان خود میرے گمان میں اس لائق نہ تھی کہ اللہ جل جلالہ عزت اور بزرگی والا میرے مقدمہ میں کلام کرے اور کلام بھی ایسا جو پڑھا جاوے البتہ مجھ کو یہ امید تھی کہ رسول اللہؐ خواب میں کوئی ایسا مضمون دیکھیں گے جس سے اللہ تعالیٰ میری پاکی ظاہر کر دے گا حضرت عائشہؓ نے کہا تو قسم خدا کی رسول اللہؐ اپنی جگہ سے نہیں اٹھے تھے اور نہ گھر والوں میں سے کوئی باہر گیا تھا کہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر وحی بھیجی اور اتارا قرآن کو آپ کو وحی کی سخت معلوم ہونے لگی یہاں تک کہ آپ کا جسم مبارک پر سے موتی کی طرح پسینے کے قطرے ٹپکنے لگے جاڑوں کے دنوں میں اس کلام کی سختی سے جو آپ پر اترا (اس لیے کہ بڑے شہنشاہ کا کلام تھا) جب یہ حالت آپ کی جاتی رہی (یعنی وحی ختم ہو چکی) تو آپ ہنسنے لگے اور اول آپ نے یہ کلمہ منہ سے نکالا فرمایا اے عائشہ خوش ہو جا اللہ نے تجھ کو بے گناہ اور پاک فرمایا میری ماں نے کہا اٹھ اور حضرت کی تعریف کر (اور شکر کر اور آپ کے سر کا بوسہ لے) میں نے کہا قسم خدا کی میں تو حضرت کی طرف نہیں اٹھوں گی اور نہ کسی کی تعریف کروں گی سو اللہ کے اسی نے میری پاکی اتاری حضرت عائشہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے اتارا ان الذین جاءوا بالافک عصبہ منکم آخر تک دس آیتوں کو تو اللہ جل جلالہ نے ان آیتوں کو میری پاکی کے لیے اتارا ابو بکر صدیق نے جو مسطح سے عزیز داری کی وجہ سے سلوک کیا کرتے یہ کہا کہ قسم خدا کی اب میں اس کو کچھ نہ دوں گا کیونکہ اس نے عائشہ کی نسبت ایسا کہا تو اللہ نے یہ آیت اتاری ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعة آخر تک حبان بن موسیٰ نے کہا عبد اللہ بن مبارک نے کہا یہ آیت بڑی امید کی ہے اللہ کی کتاب میں (کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے ناتے داروں کے ساتھ سلوک کرنے میں بخشش کا وعدہ کیا) ابو بکر نے کہا قسم خدا کی میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ مجھ کو بخشے پھر مسطح کو جو کچھ دیا کرتے تھے وہ جاری کر دیا اور کہا میں کبھی بند نہ کروں گا حضرت عائشہ نے کہا اور رسول اللہ نے ام المومنین زینب بنت جحش سے میرے باب میں پوچھا جو وہ جانتی ہوں یا انھوں نے دیکھا ہوا انھوں نے کہا حالانکہ وہ سو کن تھیں یا رسول اللہ میں اپنے کان اور آنکھ کی احتیاط رکھتی ہوں (یعنی بن سنے کوئی بات سنی ہے نہیں کہتی اور نہ بن دیکھے کو دیکھی کہتی ہوں) میں تو عائشہ کو نیک ہی

فَقَدْ بَرَأَكَ ((فَقَالَتْ لِي أُمِّي قَوْمِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَتِي قَالَتْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ عَشْرَ آيَاتٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ بَرَاءَتِي قَالَتْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ لِقَرَانِهِ مِنْهُ وَفَقَرَهُ وَاللَّهُ لَا أَنْفِقُ عَلَيْهِ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَأْتِلْ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ إِلَىٰ قَوْلِهِ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ حِبَّانُ بْنُ مُوسَىٰ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ هَذِهِ أَرْجَىٰ آيَةٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهُ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي فَرَجَعَ إِلَىٰ مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرِي ((مَا عَلِمْتُ أَوْ مَا رَأَيْتِ)) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْبَبِي سَمْعِي وَبَصْرِي وَاللَّهُ مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِيَنِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِيقَتُ أَحْتَمَاهَا حَمِيَّةُ بِنْتُ جَحْشٍ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَهَذَا مَا انْتَهَى إِلَيْنَا مِنْ أَمْرِ هَؤُلَاءِ الرُّهْطِ وَقَالَ فِي

حَدِيثُ يُونُسَ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ.

گنجھتی ہوں حضرت عائشہؓ نے کہا زینب ہی ایک بی بی تھیں جو میرے مقابل کی تھیں حضرت کی بیبیوں میں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اس تہمت سے بچایا ان کی پرہیزگاری کی وجہ سے اور ان کی بہن حمزہ بنت جحش نے ان کے لیے تعصب کیا اور ان کے لیے لڑیں تو جو لوگ تباہ ہوئے ان میں وہ بھی تھیں (یعنی تہمت میں شریک تھیں) زہری نے کہا تو ان لوگوں کا یہ آخر حال ہے جو ہم کو پہنچا۔

۷۰۲۱- ترجمہ وہی جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہؓ برا جانتی تھیں حسانؓ کی برائی کو وہ کہتی تھیں یہ شعر حسان کا ہے۔
فان ابی ووالدتی و عرضی لعرض محمد منکم وقاء
یعنی حسان کافروں سے کہتے ہیں میرے باپ اور میری عزت یہ سب حضرت محمدؐ کی عزت کے لیے بچاؤ ہیں (مطلب یہ ہے کہ حسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مداح اور شاخوایں تھے اس میں کچھ شک نہیں گو ان سے ایک قصور ہو گیا کہ وہ حضرت عائشہؓ کی تہمت میں شریک تھے پر اس کی سزا دنیا میں ان کو مل گئی) حضرت عائشہؓ نے کہا (قول اس کا جس سے تہمت لگائی جاتی تھی کہ) قسم خدا کی میں نے کسی عورت کا پردہ نہیں کھولا اور بعد اس کے اللہ کی راہ میں شہید مارا گیا۔

۷۰۲۱- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ بِإِسْنَادِهِمَا وَفِي حَدِيثِ فُلَيْحٍ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَقَوْلِ يُونُسَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ قَالَ عُرْوَةُ كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانٌ وَتَقُولُ فَإِنَّهُ قَالَ فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعَرْضِي لِعَرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وَقَاءُ وَزَادَ أَيْضًا قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ مَا قِيلَ لَيَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنْفِ أُنْثَى قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذَلِكَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي حَدِيثِ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مُوَعَّرِينَ فِي نَحْرِ الظُّهَيْرَةِ وَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُوَعَّرِينَ قَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ مَا قَوْلُهُ مُوَعَّرِينَ قَالَ الْوَعْرَةُ شِدَّةُ الْحَرِّ.

۷۰۲۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب لوگوں نے میری نسبت بیان کیا جو بیان کیا اور مجھے خبر نہ ہوئی تو رسول اللہؐ خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور تشہد پڑھا اللہ کی تعریف کی اور اس کی صفت بیان کی جیسی اس کے لائق ہے پھر کہا انا بعد مشورہ دو مجھ کو ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے تہمت لگائی

۷۰۲۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاطِبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ ((أَمَا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أَنْاسٍ أَهْنُوا

أَهْلِي وَإِيْمُ اللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَأَبْنَاهُمْ بِمَنْ وَاللَّهُ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ وَلَا غَبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِي ((وَسَاقِ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَفِيهِ وَلَقَدْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي فَسَأَلَ جَارِئَتِي فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهَُا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلُ عَجِينَهَا أَوْ قَالَتْ حَمِيرَهَا شَكَّ هِشَامٌ فَانْتَهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اصْدُقِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَسْقِطُوا لَهَا بِهِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلَى يَدِ الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ وَقَدْ بَلَغَ الْأَمْرُ ذَلِكَ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَتِفِ أُتَى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقِيلَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِيهِ أَيْضًا مِنَ الزِّيَادَةِ وَكَانَ الَّذِينَ تَكَلَّمُوا بِهِ مِسْطَحٌ وَحَمْنَةُ وَحَسَّانُ وَأَمَّا الْمَنَافِقُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي فَهُوَ الَّذِي كَانَ يَسْتَوْشِيهِ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ وَحَمْنَةُ.

بَابُ بَرَاءَةِ حَرَمِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الرَّيْبَةِ

۷۰۲۳- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يُتَهَمُ بِأَمٍّ وَلَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ ((اذْهَبْ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ)) فَأَتَاهُ عَلِيٌّ فَإِذَا هُوَ فِي رَكْبٍ يَتَبَرَّدُ فِيهَا فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ اخْرُجْ فَنَاولَهُ يَدَهُ فَأَخْرَجَهُ فَإِذَا هُوَ

میرے گھر والوں کو قسم خدا کی میں نے تو اپنی گھر والی پر کوئی برائی کبھی نہیں جانی اور جس شخص سے انھوں نے تہمت لگائی اس کی بھی کوئی برائی میں نے کبھی نہیں دیکھی اور نہ وہ کبھی میرے گھر میں آیا مگر اسی وقت جب میں موجود تھا اور جب میں سفر میں گیا وہ بھی میرے ساتھ گیا اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ میرے گھر میں آئے اور میری لونڈی سے حال پوچھا اس نے کہا قسم خدا کی میں نے عائشہ کا کوئی عیب نہیں دیکھا البتہ یہ عیب تو ہے کہ وہ سو جاتی ہیں پھر بکری آتی ہے اور ان کا آنا کھالتی ہے یا خیر کھالتی ہے آپ کے بعض اصحاب نے اسے جھڑکا اور کہا کچھ کہہ رسول اللہ سے یہاں تک کہ صاف کہہ دیا اس سے (یہ واقعہ تہمت کا یا سخت ست کہا اس کو) وہ کہنے لگی سبحان اللہ قسم خدا کی میں تو عائشہ کو ایسا جانتی ہوں جیسے سنار خالص سرخ سونے کی ڈلی کو جانتا ہے (یعنی بے عیب) یہ خبر اس مرد کو پہنچی جس سے تہمت کرتے تھے وہ بولا سبحان اللہ قسم خدا کی میں نے کسی عورت کا کپڑا کبھی نہیں کھولا حضرت عائشہ نے کہا وہ مرد خدا کی راہ میں شہید ہوا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تہمت کرنے والوں میں مسطح تھا اور حمزہ تھی اور حسان تھا اور منافق عبد اللہ بن ابی وہ تو کھود کھود کر اس بات کو نکالتا پھر اس کو اکٹھا کرتا اور وہی بانی مہابی تھا اور حمزہ (بنت جحش)۔

باب: آپ کی لونڈی کی براءت اور عصمت کا بیان

۷۰۲۳- انس سے روایت ہے ایک شخص سے لوگ تہمت لگاتے تھے آپ کی حرم کو (یعنی رسول اللہ ﷺ کی ام ولد لونڈی کو) آپ نے حضرت علی سے فرمایا جا اور اس شخص کی گردن مار (شاید وہ منافق ہو گا یا کسی اور وجہ سے قتل کے لائق ہو گا) حضرت علی اس کے پاس گئے دیکھا تو وہ ٹھنڈک کے لیے ایک کنویں میں غسل کر رہا ہے حضرت علی نے اس سے کہا نکل اس نے

مَحْبُوبٌ لِّسَ لَهٗ ذَكَرٌ فَكَفَّ عَلَيَّ عَنْهُ ثُمَّ
 أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَمَحْبُوبٌ مَا لَهُ ذَكَرٌ
 اپنا ہاتھ حضرت علی کے ہاتھ میں دیا انھوں نے اس کو باہر نکالا
 دیکھا تو اس کا عضو تاسل کٹا ہوا ہے حضرت علیؑ نے اس کو نہ مارا
 پھر رسول اللہ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو محبوب
 ہے (یعنی ذکر کٹا ہوا) اس کا ذکر ہی نہیں ہے (تو حضرت علیؑ یہی
 سمجھے کہ آپ نے زنا کے خیال سے اس کے قتل کا حکم دیا اس
 واسطے انھوں نے قتل نہ کیا اور شاید آپ کو وحی سے معلوم ہو گیا
 ہو گا کہ وہ قتل نہ کیا جاوے گا پر آپ نے قتل کا حکم دیا تاکہ اس کا
 حال کھل جاوے اور لوگ اپنی تہمت پر نادام ہوں اور جھوٹ ان کا
 کھل جاوے۔



کِتَابُ صِفَاتِ الْمُنَافِقِينَ وَ أَحْكَامِهِمْ

منافقوں کی صفت اور ان کے حکم کے مسائل

۷۰۲۴- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَصْحَابِ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا مِنْ حَوْلِهِ قَالَ زُهَيْرٌ وَهِيَ قِرَاءَةُ مَنْ حَفِضَ حَوْلَهُ وَقَالَ لَيْنٌ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلُّ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَأُرْسِلَ إِلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي فَسَأَلَهُ فَاجْتَهَدَ يَمِينَهُ مَا فَعَلَ فَقَالَ كَذَبَ زَيْدٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِمَّا قَالُوهُ شِدَّةٌ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقِي إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ فَلَوْ رَأَوْهُمْ وَقَوْلُهُ كَأَنَّهُمْ خُشْبٌ مُسْنَدَةٌ وَقَالَ كَانُوا رِجَالًا أَجْمَلُ شَيْءٍ.

۷۰۲۴- زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم ایک سفر میں نکلے جس میں لوگوں کو بہت تکلیف ہوئی (کھانے اور پینے کی) عبداللہ بن ابی (منافق) نے اپنے یاروں سے کہا تم ان لوگوں کو جو رسول اللہ کے پاس ہیں کچھ مت دو یہاں تک کہ وہ بھاگ نکلیں آپ کے پاس سے زہیر نے کہا یہ قرأت ہے اس شخص کی جس نے من حوله پڑھا ہے (اور یہی قرأت مشہور ہے اور قرأت شاذ من حوله ہے یعنی یہاں تک کہ بھاگ جاویں وہ لوگ جو آپ کے گرد ہیں) اور عبداللہ بن ابی نے کہا اگر ہم مدینہ کو لوٹیں گے تو البتہ عزت والا (مردود نے اپنے تئیں عزت والا قرار دیا) نکال دے گا ذلت والے کو (رسول اللہ کو ذلت والا قرار دیا مردود نے) میں یہ سن کر رسول اللہ کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے عبداللہ بن ابی کے پاس کہلا بھیجا اور پچھوایا اس سے اس نے قسم کھائی کہ میں نے ایسا نہیں کہا اور بولا کہ زید نے رسول اللہ سے جھوٹ بولا اس بات سے میرے دل کو بہت رنج ہوا یہاں تک کہ اللہ نے مجھ کو سچا کیا اور سورہ اذا جاءك المنافقون اتری پھر رسول اللہ نے ان کو بلایا ان کے لیے دعا کرنے کو مغفرت کی لیکن انھوں نے اپنے سر موڑ لیے (یعنی نہ آئے) اور اللہ نے ان کے حق میں فرمایا ہے کانہم خشب مسندہ گویا وہ لکڑیاں ہیں دیوار سے ٹکائی ہوئیں زید نے کہا وہ

(۷۰۲۴) اللہ تعالیٰ ان کی شان میں فرماتا ہے جب تو ان کو دیکھے تو تجھ کو اچھے لگتے ہیں بدن ان کے یعنی موٹے تازے اور فریب ہیں اس حدیث سے زید کی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رعیت میں سے کوئی ایسی بات سنے جس میں مسلمانوں کا ضرر ہو تو امام سے کہہ دے۔

لوگ ظاہر میں خوب اور اچھے معلوم ہوتے تھے۔

۷۰۲۵- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی کی قبر پر آئے (جب وہ اکڑ چکا تھا) اس کو قبر سے نکالا اور اپنے گھٹنوں پر بٹھایا اور اپنا تھوک اس پر ڈالا اور اپنا کرتا اس کو پہنایا۔

۷۰۲۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۰۲۷- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جب عبد اللہ بن ابی مرگیا تو اس کا بیٹا عبد اللہ بن عبد اللہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا (وہ سچا مسلمان تھا) اور آپ سے آپ کا کرتا مانگا اپنے باپ کے کفن کے لیے آپ نے کر تادے دیا پھر اس نے کہا نماز پڑھنے کو رسول اللہ کھڑے ہوئے اس پر نماز پڑھنے کو حضرت عمرؓ نے آپ کا کپڑا پکڑ لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں اور اللہ نے آپ کو منع کیا اس پر نماز پڑھنے سے (کیونکہ اللہ نے فرمایا سوا علیہم لتستغفرت لہم ام لم تستغفر لہم لن یغفر اللہ لہم یعنی تو ان کے لیے دعا کرے یا نہ کرے دونوں برابر ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہر گز نہ بخشے گا) رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اختیار دیا اور فرمایا اگر تو ان کے لیے ستر بار استغفار کرے تب بھی اللہ ان کو نہیں بخشے گا تو میں ستر بار سے زیادہ استغفار کروں گا حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ وہ منافق تھا آخر آپ نے اس پر نماز پڑھی تب یہ آیت اتری مت پڑھ نماز ان میں سے کسی پر (یعنی منافقوں میں سے کسی منافق پر) جب وہ مر جاوے کبھی اور نہ کھڑا

۷۰۲۵- عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ قَبْرَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَأَخْرَجَهُ مِنْ قَبْرِهِ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ.

۷۰۲۶- عَنْ جَابِرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ النَّبِيَّ ﷺ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ

۷۰۲۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا تَوَفَّيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ابْنُ سَلُولٍ جَاءَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ يُكْفَنُ فِيهِ أَبَاهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ لِقَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّمَا خَيْرَنِي اللَّهُ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً وَسَأَزِيدُهُ عَلَى سَبْعِينَ)) قَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقِيْمُ عَلَى

(۷۰۲۷) اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کی رائے کے مطابق حکم دیا۔ نووی نے کہا آپ جانتے تھے کہ وہ منافق ہے پر آپ نے اس کے بیٹے کی خاطر سے یہ سب کام کئے اور بعضوں نے کہا عبد اللہ بن ابی نے حضرت عباسؓ کو کر تادیا تھا اس لیے آپ نے اس کو اپنا کر تادے دیا تاکہ منافق کا احسان نہ رہے۔

قبرہ

ہو اس کی قبر پر۔

۷۰۲۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ.

۷۰۲۸- ترجمہ وہی جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے نماز چھوڑ دی منافقوں پر۔

۷۰۲۹- عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةٌ نَفَرٌ قُرَشِيَّانَ وَتَقْفِيٌّ أَوْ تَقْفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ قَلِيلٌ فَقَهُ قُلُوبِهِمْ كَثِيرٌ شَحْمٌ بَطُونُهُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَتُرَوْنَ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ وَقَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَهُوَ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ الْآيَةُ.

۷۰۲۹- ابن مسعود سے روایت ہے بیت اللہ کے پاس تین آدمی اکٹھے ہوئے اور ان میں سے دو قریش کے تھے اور ایک ثقیف کا یا دو ثقیف کے تھے اور ایک قریش کا تھا ان کے دلوں میں سمجھ کم تھی اور ان کے پیٹوں میں چربی بہت تھی (اس سے معلوم ہوا کہ مٹاپے کے ساتھ دانائی کم ہوتی ہے) ایک شخص ان میں سے بولا کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ سنتا ہے جو ہم کہتے ہیں اور دوسرا یہ بولا اگر ہم پکاریں تو سنے گا اور چپکے سے بولیں تو نہیں سنے گا اور تیسرا بولا اگر وہ سنتا ہے جب ہم پکار کر بولتے ہیں تو آہستہ بولیں گے جب بھی سنے گا تب اللہ نے یہ آیت اتاری وما كنتم تستترون ان يشهد عليكم اخركم یعنی تم اس لیے نہیں چھپاتے تھے کہ تم پر گواہی دیں گے کان اور آنکھ اور کھالیں تمہاری (لیکن تم نے یہ خیال کیا کہ اللہ نہیں جانتا بہت کام جو تم کرتے ہو)۔

۷۰۳۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِنَحْوِهِ.

۷۰۳۰- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۷۰۳۱- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أَحَدٍ فَرَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ فَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ فَهَرَقَتَيْنِ قَالَ بَعْضُهُمْ نَقَلْنَهُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا فَتَرَكَتُ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَيْنِ.

۷۰۳۱- زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جنگ احد کے لیے نکلے اور چند آدمی آپ کے ساتھ کے لوٹ آئے (وہ منافق تھے) رسول اللہ کے اصحاب ان کے مقدمہ میں دو فرقے ہو گئے بعض کہنے لگے ہم ان کو قتل کریں گے اور بعضوں نے کہا قتل نہیں کریں گے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری تمہارا کیا حال ہے منافقوں کے باب میں تم دو فرقے ہو گئے آخر تک۔

۷۰۳۲- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۷۰۳۲- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۷۰۳۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رِجَالًا مِنْ الْمُنَافِقِينَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانُوا إِذَا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْغَزْوِ

۷۰۳۳- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کچھ منافق رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایسے تھے کہ جب آپ لڑائی پر جاتے تو وہ پیچھے رہ جاتے اور حضرت کے خلاف گھربٹھنے سے خوش ہوتے

تَخْلَفُوا عَنْهُ وَفَرَحُوا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ اعْتَذَرُوا إِلَيْهِ وَحَلَفُوا وَأَحْبَبُوا أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَزَلَّتْ لَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسِبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ.

۷۰۳۴- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ أَذْهَبُ يَا رَافِعُ لِبَوَائِهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لِيْنُ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ مِنَّا فَرِحَ بِمَا أَتَى وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذِّبًا لِنَعَذِّبُ أَجْمَعُونَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ وَلِهَذِهِ الْآيَةُ إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ هَذِهِ الْآيَةُ وَتَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَأَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوهُ إِيَّاهُ وَأَخْبَرُوهُ بغيرِهِ فَخَرَجُوا قَدْ أَرَوْهُ أَنْ قَدْ أَخْبَرُوهُ بِمَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ وَاسْتَحْمَدُوا بِذَلِكَ إِلَيْهِ وَفَرَحُوا بِمَا أَتَوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ إِيَّاهُ مَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ.

۷۰۳۵- عَنْ قَيْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتُمْ صَنِيعَكُمْ هَذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ فِي أَمْرِ عَلِيٍّ أَرَأَيْتُمْ رَأَيْتُمُوهُ أَوْ شَيْئًا عَهْدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَهْدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھر جب آپ لوٹ کر آتے تو آپ سے عذر کرتے اور قسم کھاتے اور یہ چاہتے کہ لوگ ان کی تعریف کریں ان کاموں پر جو انھوں نے نہیں کئے تب اللہ نے یہ آیت اتاری مت سمجھ ان لوگوں کو جو خوش ہوتے ہیں اپنے کئے سے اور چاہتے ہیں کہ تعریف کئے جاویں ان کاموں پر جو انھوں نے نہیں کئے کہ وہ چھٹکارا پائیں گے عذاب سے ان کو دکھ کی مار ہے۔

۷۰۳۴- حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے مروان نے کہا اپنے دربان رافع سے ابن عباس کے پاس جا اور کہہ اگر ہم میں سے ہر ایک اس آدمی کو عذاب ہو جو اپنے کئے پر خوش ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ اس کی تعریف کریں اس بات پر جو اس نے نہیں کی تو ہم سب کو عذاب ہوگا (کیونکہ ہم سب میں یہ عیب موجود ہوگا) ابن عباس نے کہا تم کو اس آیت سے کیا تعلق ہے یہ آیت تو اہل کتاب کے حق میں اتری ہے پھر ابن عباس نے یہ آیت پڑھی واذا اخذ الله ميثاق الذين اوتوا الكتاب اخرتكم پھر اس آیت کو پڑھا لا تحسبن الذين يفرحون بما اتوا ابن عباس نے کہا رسول اللہ نے اہل کتاب سے کوئی بات پوچھی انھوں نے اس کو چھپایا اور اس کے بدلے دوسری بات بتائی پھر نکلے اس حال میں کہ آپ کو یہ سمجھایا کہ ہم نے بتادی آپ کو وہ بات جو آپ نے پوچھی اور اپنی تعریف کے خواستگار ہوئے آپ سے اور دل میں خوش ہوئے اپنے کئے پر (یعنی اصل بات کے چھپانے پر جو آپ نے ان سے پوچھی تھی تو اللہ انہیں کو فرماتا ہے کہ ان کو عذاب ہوگا اور مراد وہی اہل کتاب ہیں)۔

۷۰۳۵- قیس سے روایت ہے میں نے عمار بن یاسر سے پوچھا (عمار بن یاسر جنگ صفین میں حضرت علی کی طرف تھے) تم نے جو حضرت علی کے مقدمہ میں (یعنی ان کا ساتھ دیا اور لڑے معاویہ سے) یہ تمہاری رائے ہے یا تم سے رسول اللہ نے اس باب میں کچھ فرمایا تھا عمار نے کہا رسول اللہ نے ہم سے کوئی بات ایسی نہیں

فرمائی جو اور عام لوگوں سے نہ فرمائی ہو لیکن حضرت حذیفہ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا میرے اصحاب میں بارہ منافق ہیں ان میں سے آٹھ جنت میں نہ جائیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں گھسے (یعنی ان کا جنت میں جانا محال ہے) اور آٹھ کو ان میں سے (بیلہ سمجھ لے گا بیلہ پھوڑا یا دمل) اور چار کے باب میں اسود یہ کہتا ہے جو راوی۔ ہے اس حدیث کا کہ مجھے یاد نہ رہا شعبہ نے کیا کہا۔

۷۰۳۶- ترجمہ وہی جو گزرا اس میں یہ ہے کہ بارہ منافق ہوں گے جو جنت میں نہ جاویں گے نہ اس کی خوشبو سونگھیں گے یہاں تک کہ اونٹ گھسے سوئی کے ناکے میں آٹھ کو ان میں سے بڑا پھوڑا تمام کر ڈالے گا یعنی ایک آگ کا چراغ ان کے مونڈھوں میں پیدا ہو گا ان کی چھاتیاں توڑ کے نکل آوے گا (یعنی اس میں انگارا ہو گا جیسے چراغ رکھ دیا خدا بچائے)۔

شَيْئًا لَمْ يَعْهَدُهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَلَكِنْ حَذِيفَةُ أَخْبَرَنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فِي أَصْحَابِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا فِيهِمْ ثَمَانِيَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلْجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكُهُمُ الدُّبَيْلَةُ وَأَرْبَعَةٌ)) لَمْ أَحْفَظْ مَا قَالَ شُعْبَةُ فِيهِمْ.

۷۰۳۶- عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ قُلْنَا لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتَ قِتَالَكُمْ أَرَأَيْتَ رَأَيْتُمُوهُ فَإِنَّ الرَّأْيَ يُخْطِئُ وَيُصِيبُ أَوْ عَهْدًا عَهِدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَا عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدُهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ فِي أُمَّتِي)) قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ حَدَّثَنِي حَذِيفَةُ وَقَالَ غُنْدَرٌ أَرَاهُ قَالَ ((فِي أُمَّتِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُونَ رِيحَهَا حَتَّى يَلْجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكُهُمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ يَطْهَرُ فِي أَكْتَافِهِمْ حَتَّى يَنْجُمَ مِنْ صُدُورِهِمْ)).

۷۰۳۷- ابوالطفیل سے روایت ہے کہ عقبہ کے لوگوں میں سے ایک شخص اور حذیفہ کے درمیان کچھ جھگڑا تھا جیسے لوگوں میں ہوتا ہے وہ بولا میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں اصحاب عقبہ کتنے تھے لوگوں نے حذیفہ سے کہا جب وہ پوچھتا ہے تو بتا دو اس کو انھوں نے کہا ہم کو خبر دی جاتی تھی رسول اللہ سے کہ وہ تیرے سوا

۷۰۳۷- عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْعَقْبَةِ وَبَيْنَ حَذِيفَةَ بَعْضُ مَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ أُنْشِدُكَ بِاللَّهِ كَمْ كَانَ أَصْحَابُ الْعَقْبَةِ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ أَخْبِرْهُ إِذْ سَأَلَكَ قَالَ كُنَّا نُخْبِرُ

(۷۰۳۷) ابوالطفیل نے پیغمبر کے غزوہ تبوک سے لوٹنے وقت آپس میں اتفاق کیا تھا کہ رات کے وقت عقبہ کی جگہ میں رسول اللہ پر اچانک حملہ کریں اور آپ کو سواری سے اٹھا کر گھائی کے نیچے پھینک کر مار ڈالیں اور ہمارا کسی کو حال معلوم نہ ہو جب پیغمبر خدا اس گھائی پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو منافقوں کے مکر سے آگاہ کر دیا اسی وقت آپ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ

أَنَّهُمْ أَرْبَعَةَ عَشَرَ فَإِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَأَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنَّ اثنَى عَشَرَ مِنْهُمْ حَرْبٌ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ وَعَذَرُ ثَلَاثَةٌ قَالُوا مَا سَمِعْنَا مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَلِمْنَا بِمَا أَرَادَ الْقَوْمُ وَقَدْ كَانَ فِي حَرَّةٍ فَمَشَى فَقَالَ ((إِنَّ الْمَاءَ قَلِيلٌ فَلَا يَسْبِقُنِي إِلَيْهِ أَحَدٌ فَوَجَدَ)) قَوْمًا قَدْ سَبَقُوهُ فَلَعَنَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

چودہ آدمی ہیں اگر تو بھی ان میں سے ہے تو وہ پندرہ ہیں اور میں قسمیہ کہتا ہوں کہ ان میں سے بارہ تو خدا اور رسول کے دنیا و آخرت میں دشمن ہیں اور باقی تینوں نے یہ عذر کیا (جب ان سے پوچھا گیا اور ملامت کی گئی کہ ہم نے تو رسول اللہ کے منادی (کہ عقبہ کے راستہ آؤ) کی آواز بھی نہیں سنی اور نہ اس قوم کے ارادہ کی ہم خبر رکھتے ہیں اور (اس وقت) پیغمبر خداؐ سنگستان میں تھے پھر چلے اور فرمایا (کہ اگلے پڑاؤ میں) تھوڑا پانی ہے تو مجھ سے پہلے کوئی آدمی پانی پر نہ جاوے (جب آپ وہاں تشریف لے گئے) تو کچھ (منافق) وہاں پہنچ چکے تھے آپ نے ان پر اس دن لعنت فرمائی۔

۷۰۳۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ يَصْعَدُ الثَّيْبَةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَإِنَّهُ يُحِطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ)) قَالَ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا عَبْلًا خَيْلُ بَنِي الْخَزَرَجِ ثُمَّ تَتَامُ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَكُلُّكُمْ مَغْفُورٌ لَهُ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ)) فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا لَهُ تَعَالِ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللَّهِ

۷۰۳۸- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون شخص مرار کی گھاٹی پر چڑھ جاتا ہے اس کے گناہ ایسے معاف ہو جائیں گے جیسے بنی اسرائیل کے معاف ہو گئے تھے؟ جابر نے کہا تو سب سے پہلے اس گھاٹی پر ہمارے گھوڑے چڑھے یعنی خزرج قبیلہ کے لوگوں کے پھر لوگوں کا تار بندھ گیا رسول اللہ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کی بخشش ہو گئی مگر لال اونٹ والے کی نہیں ہم اس شخص کے پاس گئے اور ہم نے کہا چل رسول اللہ تیرے لیے مغفرت کی دعا کریں وہ بولا قسم خدا کی میں اپنی گم شدہ چیز پاؤں تو مجھے زیادہ پسند ہے تمہارے صاحب کی دعا سے۔

لہٰذا سب میں پکار دیوے کہ عقبہ کی راہ سے کوئی نہ آوے اور بطن وادی جو بڑا وسیع اور آسان طریق ہے وہاں سے جاویں سب لوگوں نے حسب ارشاد آپ کے بطن وادی کا راستہ لیا اور آپ نے غمار اور حذیفہ اور حمزہ بن عمرو سلمی کے ساتھ عقبہ کی راہ لی غمار آپ کے آگے چلتا تھا اور حذیفہ پیچھے پیچھے منافقوں نے رسول اللہ کے حکم کی تعمیل نہ کی اور عقبہ کے راستے سے بارادہ فاسد اچانک آپ تک پہنچ گئے رسول اللہ کو ان کے پہنچنے کی خبر ہو گئی حذیفہ کو ارشاد فرمایا کہ ان کی سوار یوں کے منہوں کو مارے حذیفہ نے ہاتھ میں لکڑی لی ان کی سوار یوں کے منہوں کو مارتے تھے اور فرماتے تھے دور ہو جاؤ دور ہو جاؤ اللہ کے دشمنوں منافقوں نے جان لیا کہ ہمارا مکر رسول اللہ پر کھل گیا واپس ہو کر بطن وادی میں دوسرے صحابہ سے جا ملے آپ نے ان منافقوں کے نام اور ان کے باپوں کے نام اس وقت حذیفہ کو بتلا دیے تھے حذیفہ چونکہ رسول اللہ کے رازدار تھے ان سب کو پہچانتے تھے لیکن رسول اللہ کا راز افشاء نہ کرتے تھے۔

اگر تو بھی ان میں سے ہے تو وہ پندرہ ہیں اشارہ اس کو سمجھا دیا کہ تو بھی انہیں میں سے ہے لیکن صراحتاً نہ کہا کہ اس میں رسول اللہ کے راز کا افشاء ہے۔

لَا أَنْ أَحَدٌ ضَالِّي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي صَاحِبُكُمْ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهُ.

جابر نے کہا وہ شخص اپنی گم شدہ چیز ڈھونڈ رہا تھا (وہ منافق تھا جب تو حضرت نے فرمایا کہ اس کی بخشش نہیں ہوئی اور یہ آپ کا معجزہ ہے آپ نے جیسا فرمایا تھا وہ شخص ویسا ہی نکلا)۔

۷۰۳۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ يَصْعَدُ ثَبَّةَ الْمَرَارِ)) أَوْ الْمَرَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَإِذَا هُوَ أَغْرَابِيٌّ جَاءَ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهُ.

۷۰۳۰- ترجمہ وہی ہے اس میں یہ ہے کہ ایک گنوار کو دیکھا جو اپنی گئی ہوئی چیز ڈھونڈ رہا تھا۔

۷۰۴۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ مِنَّا رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّجَارِ قَدْ قَرَأَ الْبَقْرَةَ وَالْأَمْرَانَ وَكَانَ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ هَارِبًا حَتَّى لَحِقَ بِأَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ فَرَفَعُوهُ قَالُوا هَذَا قَدْ كَانَ يَكْتُبُ لِمُحَمَّدٍ فَأَعْجَبُوا بِهِ فَمَا لَيْتَ أَنْ قَصَمَ اللَّهُ عُنُقَهُ فِيهِمْ فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارُوهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوا فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارُوهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوا فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارُوهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا فَتَرَكَوهُ مُبْرَدًا.

۷۰۴۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص ہماری قوم بنی نجار میں سے تھا جس نے سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھی تھی اور وہ لکھا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پھر بھاگ گیا اور اہل کتاب سے مل گیا انھوں نے اس کو اٹھایا اور کہنے لگے یہ غشی تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ لوگ خوش ہوئے اس کے مل جانے سے پھر تھوڑے دنوں میں اللہ نے اس کو ہلاک کیا انھوں نے اس کے لیے قبر کھودی اور گاڑ دیا صبح کو جو دیکھا تو اس کی لاش باہر پڑی ہے پھر انھوں نے کھودا اور اس کو گاڑ دیا پھر صبح کو دیکھا تو اس کی لاش باہر پڑی ہے پھر کھودا پھر گاڑا پھر صبح کو دیکھا تو اس کی لاش کو زمین نے باہر پھینک دیا آخر اس کو یوں ہی پڑا چھوڑ دیا۔

۷۰۴۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدِيمٌ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ تَكَادُ أَنْ تَدْفِنَ الرَّائِبَ فَرَعِمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((قَالَ بُعِثَتْ هَذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ)) فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا مُنَافِقٌ عَظِيمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَدْ مَاتَ.

۷۰۴۱- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے آرہے تھے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو زور کی ہوا چلی ایسے زور سے کہ سوار زمین میں دبنے کے قریب ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہوا کسی منافق کے مرنے کے لیے چلی ہے جب آپ مدینہ پہنچے تو ایک بڑا منافق منافقوں میں سے مر گیا (یہ آپ کا ایک معجزہ ہے)۔

۷۰۴۲- عَنْ إِبْنِ أَبِي حَدَّادٍ أَبِي قَالَ عُدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَوْعُوكًا

۷۰۴۲- ایسا نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ سلمہ بن اکوع نے انھوں نے کہا ہم نے عیادت کی رسول اللہ ﷺ کے

قَالَ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ
كَالْيَوْمِ رَجُلًا أَشَدَّ حَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشَدَّ حَرًّا مِنْهُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاحِطَيْنِ
الْمُقَفَّيْنِ لِرَجُلَيْنِ حِينَئِذٍ مِنْ أَصْحَابِهِ))

ساتھ ایک شخص کی جس کو تپ آرہی تھی تو میں نے اپنا ہاتھ اس
پر رکھا اور کہا قسم خدا کی میں نے آج کی طرح کسی شخص کو اتنا سخت
گرم نہیں دیکھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم سے بیان نہ
کروں اس شخص کو جو اس سے بھی زیادہ گرم ہو گا قیامت کے دن
وہ یہ دونوں شخص ہیں جو سوار جارہے ہیں پیٹھ موڑ کر (یہ دو
شخصوں کو فرمایا اپنے اصحاب میں سے وہ منافق ہوں گے)۔

۷۰۴۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَثَلُ
الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعْبُرُ
إِلَى هَذِهِ مَرَّةً))

۷۰۴۳- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا منافق کی مثال اس بکری کی ہے جو ہماری ماری پھرتی ہو دو
گلوں کے درمیان یعنی دو ریوڑ کے درمیان کبھی اس ریوڑ میں
جھک پڑتی ہو اور کبھی اس میں۔

۷۰۴۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ
أَنَّهُ قَالَ ((تَكْرُرُ فِي هَذِهِ مَرَّةً وَفِي هَذِهِ مَرَّةً))

۷۰۴۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ

۷۰۴۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّهُ
لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا
يَزُولُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ أَقْرَأُوا)) فَلَا نُقِيمُ
لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ زَوْجًا

باب: قیامت اور جنت اور دوزخ کا بیان
۷۰۴۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا کہ قیامت کے دن بڑا موٹا آدمی آوے گا جو خدا کے
نزدیک چمھر کے بازو کے برابر نہ ہو گا یہ آیت پڑھو ہم قیامت کے
دن ان کے لیے کوئی وزن نہ رکھیں گے (یعنی دنیا کا مٹاپا اور مال
اور دولت قیامت میں کام آنے والا نہیں وہاں تو عمل درکار ہے
اس حدیث سے بھی مٹاپے کی مذمت ثابت ہوئی)۔

۷۰۴۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ
حَبْرٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
مُحَمَّدُ أَوْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُمَسِّكُ

۷۰۴۶- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ایک یہود کا عالم
رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد یا اے ابوالقاسم اللہ
تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر اٹھالے گا اور زمینوں

(۷۰۴۳) وہ دعویٰ کے کتے کی طرح ہے نہ گھر کا نہ گھاٹ کا اس حدیث سے منافق کی کمال مذمت ثابت ہوئی مومن کی شان نہیں ہے کہ
منافقت کرے۔

(۷۰۴۶) اس حدیث سے پروردگار جل شانہ کی انگلیوں کا ثبوت ملتا ہے جیسے اس کے ہاتھوں کا ثبوت قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور
اوپر کئی بار بیان ہوا کہ سلف کا مذہب اس قسم کی حدیث میں یہ ہے کہ ان کے ظاہری معنی پر ایمان لاویں اور کیفیت کو خدا کے علم

السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى إصْبَعٍ وَالثَّرَاضِينَ عَلَى إصْبَعٍ وَالْجِبَالِ وَالشَّجَرِ عَلَى إصْبَعٍ وَالْمَاءِ وَالْثَرَى عَلَى إصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى إصْبَعٍ ثُمَّ يَهْزُهُنَّ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَصَحَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ.

۷۰۴۷- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ فَضِيلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ يَهْزُهُنَّ وَقَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَتَلَا الْآيَةَ)).

۷۰۴۸- عَنْ عَلْقَمَةَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللَّهَ يُنْسِكُ السَّمَاوَاتِ عَلَى إصْبَعٍ وَالثَّرَاضِينَ عَلَى إصْبَعٍ وَالشَّجَرِ وَالْثَرَى عَلَى إصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إصْبَعٍ ثُمَّ

کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور نمناک زمین کو ایک انگلی پر اور تمام خلق کو ایک انگلی پر پھر ان کو ہلاوے گا اور کہے گا میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے تعجب سے اور آپ نے تصدیق کی اس عالم کے کلام کی پھر یہ آیت پڑھی وما قدروا اللہ حق قدرہ یعنی نہیں قدر کی انھوں نے اللہ کی جیسے قدر اس کی چاہیے اور ساری زمین اس کی ایک مٹھی ہے قیامت کے دن اور آسمان لپٹے ہوئے ہیں اس کے داہنے ہاتھ میں پاک ہے وہ اور بلند مشرکوں کے شرک سے۔

۷۰۴۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں کھل گئیں تعجب سے اس کی تصدیق کر کے پھر آپ نے فرمایا وما قدروا اللہ حق قدرہ آخر تک۔

۷۰۴۸- علقمہ سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا اہل کتاب میں سے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابوالقاسم اللہ آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھے گا اور زمینوں کو ایک انگلی پر پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں عبد اللہ نے کہا میں نے رسول اللہ کو دیکھا آپ نے یہاں تک کہ آپ کے دانت کھل گئے

تہ پر د کریں اور تشبیہ سے بچے رہیں۔ بعض متکلمین نے کہا ہے کہ رسول اللہ کی ہنسی اس عالم کے رد کے لیے تھی اور آپ نے تعجب کیا اس کی بد اعتقادی سے اس لیے کہ یہود تجسیم کے قائل تھے اور یہ قول مردود ہے اس لیے کہ عبد اللہ بن مسعود بڑے فقیہ اور سمجھدار صحابی تھے انھوں نے خود اس روایت میں کہا ہے کہ آپ نے اس عالم کے کلام کی تصدیق کی اور جو آپ کو تجسیم کا رد منظور ہوتا تو آپ یہ آیت نہ پڑھتے وما قدروا اللہ حق قدرہ آخر تک اس لیے کہ جیسے اصح یعنی انگلی سے تجسیم کا وہم ہوتا ہے ویسے ہی قبضہ اور یمین سے بھی ہو تا پس ظاہر ہے کہ ان متکلمین نے غور نہیں کیا اور جو چاہا وہ کہہ دیا صحیح یہ ہے کہ آیات اور احادیث سے نہ تجسیم کی نفی نکلتی ہے نہ اس کا ثبوت لہذا اس سے سکوت لازم ہے اور جو صفت اللہ تعالیٰ نے اپنی بیان کی اس پر ایمان لانا واجب ہے یہی اعتقاد ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ رضوان اللہ علیہم کا اور جو اس کے خلاف ہو اس سے ہم ہر طرح سے بحث کے لیے بلکہ مبالغہ کے لیے موجود ہیں اور اس مقام پر جو امام مسلم نے روایتیں بیان کی ہیں ان سے جہموں کی جان نکلتی ہے۔

يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا ((قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ))

۷۰۴۹- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا وَالشَّحَرُ عَلَى إصْبَعٍ وَالشَّرَى عَلَى إصْبَعٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ حَرِيرٍ وَالْحَلَّاقُ عَلَى إصْبَعٍ وَلَكِنْ فِي حَدِيثِهِ وَالْحَبَالُ عَلَى إصْبَعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ حَرِيرٍ تَصْدِيقًا لَهُ نَعَجًا لِمَا قَالَ

۷۰۵۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَقْبِضُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ يَمِينَهُ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَتَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ))

۷۰۵۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَقْبِضُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهَا بِيَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَتَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَتَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرْضِينَ بِشِمَالِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَتَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَتَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ))

۷۰۴۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پہاڑوں کو ایک انگلی پر اور جریر کی روایت میں ہے کہ آپ نے اس کی تصدیق کر کے تعجب سے۔

۷۰۵۰- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو منٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا پھر فرماوے گا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں زمین کے بادشاہ؟

۷۰۵۱- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ لے گا اور ان کو داہنے ہاتھ میں لے لے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں زور والے؟ کہاں ہیں غرور کرنے والے؟ پھر بائیں ہاتھ سے زمین کو لپیٹ لے گا (جو داہنے کے مثل ہے اور اسی واسطے دوسری حدیث میں ہے کہ پروردگار کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں) پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں زور والے؟ کہاں ہیں بڑائی کرنے والے؟

۷۰۵۲- عبید اللہ بن مقسم نے عبد اللہ بن عمر کو دیکھا وہ کیونکر نقل کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کی؟ انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ اپنے آسمانوں اور زمینوں کو دونوں ہاتھوں میں لے

۷۰۵۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَيْفَ يَحْكِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَأْخُذُ اللَّهُ عِزًّا وَجَلًّا سَمَآوَاتِهِ

(۷۰۵۲) نووی نے کہا آپ کی انگلیاں بند کرنا اور کھولنا تمثیل ہے مخلوقات کے قبض اور بسط کی نہ کہ اس قبض و بسط کی جو صفت ہے اللہ جل جلالہ کی۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت کسی کے مشابہ نہیں ہوتی جیسے اس کی ذات کسی کے مشابہ نہیں ہے اتنی مع زیادہ۔

مترجم کہتا ہے آنحضرت کا قبض و بسط اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ اللہ جل جلالہ کی صفات اپنے معانی ظاہر پر محمول

وَأَرْضِيهِ يَدَيْهِ فَيَقُولُ أَنَا اللَّهُ وَيَقْبِضُ أَصَابِعَهُ وَيَسْطُهَا أَنَا الْمَلِكُ) حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى الْمَنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ أَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ أَسَاقِطُ هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ٧٠٥٣ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ ((يَأْخُذُ الْجَبَّارُ عِزًّا وَجَلَّ سَمَآوَاتِهِ وَأَرْضِيهِ يَدَيْهِ)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثٍ يَغْفُوبُ.

لے گا اور فرمائے گا میں اللہ ہوں اور آپ اپنی انگلیوں کو بند کرتے تھے اور کھولتے تھے میں بادشاہ ہوں۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا وہ نیچے کی طرف سے مل رہا ہے میں سمجھا کہ شاید وہ رسول اللہ ﷺ کو لے کر گر پڑے گا۔

٧٠٥٣ - عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا آپ فرماتے تھے جبار جل جلالہ اپنے آسمانوں اور زمینوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لے گا۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

باب: مخلوق اور آدمؑ کی ابتداء کے بیان میں

بَابُ إِبْتِدَاءِ الْخَلْقِ وَخَلْقِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ٧٠٥٤ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ فَقَالَ ((خَلَقَ اللَّهُ عِزًّا وَجَلَّ الثُّرَيَّةُ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْآحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النُّورَ يَوْمَ الْارْبَعَاءِ وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَخَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي آخِرِ الْخَلْقِ فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ)).

٧٠٥٣ - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا اللہ نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا (یعنی زمین کو) اور اتوار کے دن اس میں پہاڑوں کو پیدا کیا اور پیر کے دن درختوں کو پیدا کیا اور کام کاج کی چیزیں (جیسے لوہا وغیرہ) منگل کو پیدا کیں اور نور کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جمعرات کے دن جانور پھیلانے زمین میں اور حضرت آدمؑ کو جمعہ کے دن عصر کے بعد بنایا سب آخر مخلوقات میں سب سے آخر ساعت میں جمعہ کی عصر سے لے کر رات تک آدم پیدا ہوئے۔

ہیں۔ چنانچہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے صفت سمع کے بیان کے وقت اپنے کانوں کی طرف اشارہ کیا اور بصر کے بیان کے وقت اپنی آنکھوں کی طرف اشارہ کیا۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے حقیقتاً سمع اور بصر ہے نہ یہ کہ جیسے جمہور اور معتزلہ اور منکرین صفات کہتے ہیں کہ سمع اور بصر کا اطلاق مجازاً ہے اور اس سے علم مراد ہے۔

(٧٠٥٣) پیر کے دن درخت کو پیدا کیا تو معلوم ہوا کہ پہلے درخت پیدا ہوا نہ کہ پھل کیونکہ پھل اور بیج تو درخت سے پیدا ہوتا ہے اور اس باب میں بعضوں نے ایک مستقل رسالہ لکھا ہے کہ خلقت پہلے درخت کی ہوئی یا پھل اور بیج کی۔

حضرت آدمؑ کو جمعہ کے دن عصر کے بعد بنایا سب سے آخر مخلوقات میں سب سے آخر ساعت میں جمعہ کی عصر سے لے کر رات تک آدم پیدا ہوئے۔ اس روایت سے یہ نکلا ہے کہ زمین کے قریب ہی آدم پیدا ہوئے اور یہ جو بعض روایتوں میں آیا ہے کہ آدمیوں سے پہلے زمین میں جنات آباد تھے اور ابلیس ان کا سردار تھا سو وہ اس کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ آدمؑ کو اللہ تعالیٰ نے مدت تک جنت میں رکھا اور

عَنْ حَاجٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

ترجمہ وہی جو گزرا۔

۷۰۵۵- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يُخْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيهَا عِلْمٌ لِأَحَدٍ)).

۷۰۵۵- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن لوگ اکٹھے کئے جاویں گے سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدہ کی روٹی۔ اس میں کسی کا نشان باقی نہ رہے گا (یعنی کوئی عمارت جیسے مکان یا مینار وغیرہ نہ رہے گا صاف چٹیل میدان ہو جائے گا)۔

۷۰۵۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ فَآيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((عَلَى الصِّرَاطِ)).

۷۰۵۶- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ جو اللہ فرماتا ہے جس دن بدل جاوے گی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان بھی بدل دیے جاویں گے اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا پل صراط پر ہوں گے۔

بَابُ نُزُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

باب: اہل جنت کی مہمانی

۷۰۵۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَكْفُوهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَكْفُو أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ)) قَالَ فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ أَبَا الْقَاسِمِ أَلَا أُخْبِرُكَ بِنُزُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلَى قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَنْظَرُ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ

۷۰۵۷- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کو الٹی پلٹی کر دے گا اپنے ہاتھ سے جیسے کوئی تم میں سے سفر میں سے اپنی روٹی کو الٹتا ہے بہشتیوں کی مہمانی کے لیے۔ پھر ایک شخص یہودی آیا اور بولا کہ برکت دیوے رحمان تم پر ابوالقاسم کیا میں تم کو بتلاؤں بہشتیوں کا کھانا قیامت کے دن؟ آپ نے فرمایا ہاں بتلا۔ وہ بولا زمین تو ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ یہ سن کر آپ نے ہماری طرف دیکھا پھر ہنسے یہاں تک کہ آپ کے دانت کھل گئے۔ وہ بولا میں تم سے کہوں ان کا سالن

تھ اس مدت میں زمین میں جن بستی ہوں گے واللہ اعلم۔ دوسرے یہ کہ اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ جس ہفتہ میں زمین بنی اسی ہفتہ کی جمعہ کو آدم پیدا ہوئے۔ شاید آدم بہت مدت کے بعد بنے ہوں اور حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ان کی خلقت جمعہ کے روز ہوئی۔

(۷۰۵۷) قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جاوے گی یہ امر کچھ خلاف عقل نہیں بلکہ عادت کے بھی خلاف نہیں ہے اس وجہ سے کہ اب بھی زمین کی مٹی طرح طرح کے پھل اور میوے ہو جاتی ہے پس اگر ساری زمین اس کی قدرت سے فنا ہو جائے تو کیا بعید ہے۔

نَوَاجِذُهُ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ قَالَ بَلَى قَالَ
إِدَامُهُمْ بِالْأَمِّ وَتُونٌ قَالُوا وَمَا هَذَا قَالَ تُونٌ وَتُونٌ
يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةٍ كَبِدِهِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا.

۷۰۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ تَابَعَنِي
عَشْرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ لَمْ يَبْقَ عَلَى ظَهْرِهَا يَهُودِيٌّ
إِلَّا أَسْلَمَ)).

۷۰۵۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أُمْشِي مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ وَهُوَ
مُتَكَبِّئٌ عَلَى عَصِيبٍ إِذْ مَرَّ بَنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ
بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُّوهُ عَنْ الرُّوحِ فَقَالُوا مَا
رَأَيْنَاكُمْ إِلَيْهِ لَّا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالُوا
سَلُّوهُ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُهُمْ فَسَأَلَهُ عَنْ الرُّوحِ قَالَ
فَأَسْكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ
عَلَيْهِ شَيْئًا فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ قَالَ فَقُمْتُ
مَكَانِي فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ
الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ
الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا.

کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ وہ بولا ان کا سالن بالام اور نون ہوگا۔
صحابہ نے پوچھا بالام اور نون کیا ہے؟ وہ بولا نیل اور مچھلی جن کے
کلیجے کے ٹکڑے میں سے ستر ہزار آدمی کھاویں گے۔

۷۰۵۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا اگر دس یہودی میری پیروی کریں تو ساری زمین
میں کوئی یہودی باقی نہ رہے جو مسلمان نہ ہو (یعنی دس عالم یہودی
متابعت کریں تو باقی یہودی بھی مسلمان ہو جائیں گے)۔

۷۰۵۹- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ ﷺ کے ساتھ ایک بار جا رہا تھا ایک کھیت میں آپ ایک
لکڑی پر ٹیکادے ہوئے تھے اتنے میں چند یہودی ملے ان میں سے
ایک نے دوسرے سے کہا ان سے پوچھو روح کو۔ دوسرے نے کہا
تمہیں کیا شبہ ہے جو پوچھتے ہو ایسا نہ ہو وہ کوئی بات ایسی کہیں جو تم
کو بری معلوم ہو۔ پھر انھوں نے کہا پوچھو۔ آخر کچھ لوگ ان میں
کے اٹھے آپ کی طرف اور پوچھا روح کیا ہے؟ آپ چپ ہو رہے
اور کچھ جواب نہ دیا۔ میں سمجھا آپ پر وحی آرہی ہے۔ میں اسی جگہ
کھڑا ہو رہا جب وحی اتر چکی تو آپ نے یہ آیت پڑھی وَيَسْأَلُونَكَ
عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا
قَلِيلًا یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے روح کو تو کہہ دوں پروردگار کا ایک
حکم ہے اور تم نہیں دیئے گئے علم مگر تھوڑا۔

(۷۰۵۹) مازری نے کہا روح اور نفس کی بحث نہایت باریک ہے اور باوجود اس کے کہ بہت لوگوں نے کلام کیا ہے ان میں اور کتابیں لکھی
ہیں۔ امام ابوالحسن اشعری نے کہا روح وہ سانس ہے جو اندر جاتی ہے اور باہر نکلتی ہے۔ ابن باطلانی نے کہا وہ حیات اور اس معنی کے درمیان میں
ہے اور بعضوں نے کہا روح ایک جسم لطیف ہے جو تمام جسم اور اعضاء ظاہری میں پھیلا ہوا ہے اور بعضوں کے کہا روح کی حقیقت کو کوئی نہیں
جانتا سوا اللہ تعالیٰ کے۔ اور جمہور کہتے ہیں روح کا علم ہے اور اس میں یہی اقوال ہیں جو بیان ہوئے اور بعضوں نے کہا روح خون ہے اور آیت سے
یہ نہیں نکلا کہ روح کی حقیقت معلوم نہیں ہو سکتی یا یہ کہ رسول اللہ اس کی حقیقت کو نہیں جانتے تھے مگر آیت میں اس کی حقیقت بیان نہیں
کی۔ اس لیے کہ یہود کا اعتقاد یہ تھا کہ اگر روح کی حقیقت آپ نے بیان نہیں کی تو نبی ہیں اور جو بیان کردی تو نبی نہیں ہیں۔ پس نہ بیان کیا اس کو
اللہ نے تاکہ وہ ایمان لاویں آپ کی نبوت پر۔

۷۰۶۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أُمَشِي مَعَ

۷۰۶۰- ترجمہ وہی جو گزرا۔

النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ يَنْحُو حَدِيثَ
حَفْصٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثٍ وَكَيْعٍ وَمَا أُوتِيتُمْ
مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا وَفِي حَدِيثٍ عَيْسَى بْنُ يُونُسَ
وَمَا أُوتُوا مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ حَشْرَمٍ.

۷۰۶۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ

۷۰۶۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

فِي نَخْلٍ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصِيْبٍ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ
حَدِيثِهِمْ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ وَمَا
أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا.

۷۰۶۲- عَنْ حَبَابٍ قَالَ كَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ

بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَنْقَاضَهُ فَقَالَ لِي لَنْ
أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي
لَنْ أَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تَبَعْتُ قَالَ
وَإِنِّي لَمَبْعُوثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوِّفَ أَقْضِيكَ
إِذَا رَجَعْتُ إِلَى مَالٍ وَوَلَدٍ.

قَالَ وَكَيْعٌ كَذًا قَالَ الْأَعْمَشُ قَالَ فَزَلَّتْ
هَذِهِ الْآيَةُ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ
لَأُوتِينَ مَالًا وَوَلَدًا إِلَى قَوْلِهِ وَيَأْتِينَا فَرْدًا.

۷۰۶۳- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ

وَكَيْعٍ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي

۷۰۶۳- وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ خباب نے

کہا میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہار تھا۔ میں نے عاص بن وائل

کو

مترجم کہتا ہے کہ اس زمانے کی تحقیق سے یہ نکلا ہے کہ روح دماغ میں ہے اور دماغ میں تین ڈھیلے تلے اوپر رکھے ہوئے ہیں

جیسے بعض پہاڑوں پر پتھر کے ٹکڑے ایک پر ایک رکھے ہوئے ہیں۔ اوپر کا ٹکڑا سب سے بڑا ہے اور نیچے کا سب میں چھوٹا اور جان اور روح

چھوٹے ٹکڑے میں ہے جو سر کے پیچھے کی طرف میں ہے اور اس کے متصل حرام مغز ہے۔ اس ٹکڑے پر ذرا سا بھی صدمہ دیا جائے تو حیوان

فوراً مر جاتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر اور حکیم جب زچہ کے پیٹ میں بچہ کو مارنا چاہتے ہیں تو ذرا نشتر گہرا پھر دیتے ہیں تاکہ اس ٹکڑے تک اتر جاوے

اور بچہ فوراً مر جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۷۰۶۲- خباب سے روایت ہے میرا قرض آتا تھا عاص بن وائل

پر۔ میں گیا اس پر تقاضا کرنے کو۔ وہ بولا میں کبھی نہ دوں گا جب تک

تو محمد سے پھر نہ جاوے گا۔ میں نے کہا میں تو محمد سے اس وقت تک

بھی نہ پھروں گا کہ تو مر جاوے پھر اٹھے۔ وہ بولا میں مرنے کے

بعد پھر اٹھوں گا تو تیرا قرض ادا کر دوں گا جب مجھے اپنا مال ملے گا

اولاد ملے گی۔ تب یہ آیت اتری افراء يت الذي كفر بايتنا

وقال لاوتين ما لا وولدا آخر تک یعنی تو نے دیکھا اس شخص کو

جس نے انکار کیا ہماری آیتوں کا اور کہنے لگا مجھ کو مال اور بچے ملیں

گے۔ کیا وہ غیب کی بات جانتا ہے یا اس نے اللہ سے کوئی اقرار لیا

ہے آخر تک۔ (سورہ مریم)

۷۰۶۳- وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ خباب نے

کہا میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہار تھا۔ میں نے عاص بن وائل

کو

مترجم کہتا ہے کہ اس زمانے کی تحقیق سے یہ نکلا ہے کہ روح دماغ میں ہے اور دماغ میں تین ڈھیلے تلے اوپر رکھے ہوئے ہیں

جیسے بعض پہاڑوں پر پتھر کے ٹکڑے ایک پر ایک رکھے ہوئے ہیں۔ اوپر کا ٹکڑا سب سے بڑا ہے اور نیچے کا سب میں چھوٹا اور جان اور روح

چھوٹے ٹکڑے میں ہے جو سر کے پیچھے کی طرف میں ہے اور اس کے متصل حرام مغز ہے۔ اس ٹکڑے پر ذرا سا بھی صدمہ دیا جائے تو حیوان

فوراً مر جاتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر اور حکیم جب زچہ کے پیٹ میں بچہ کو مارنا چاہتے ہیں تو ذرا نشتر گہرا پھر دیتے ہیں تاکہ اس ٹکڑے تک اتر جاوے

اور بچہ فوراً مر جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

الْجَاهِلِيَّةُ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ عَمَلًا فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ. رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کچھ کام کیا پھر اس سے تقاضا کرنے گیا مزدوری کے لیے۔

۷۰۶۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو جَهْلٍ اللَّهُمَّ إِنَّ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوْ اثْنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اللَّهُ يُعَذِّبُهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبُهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو جہل نے کہا یا اللہ اگر یہ قرآن سچ ہے تیری طرف سے تو ہم پر پتھر برسا آسمان سے یا دکھ کا عذاب بھیج۔ اس وقت یہ آیت اتری اللہ ان کو عذاب کرنے والا نہیں جب تک تو ان میں موجود ہے اور اللہ ان کو عذاب نہیں کرنے کا جب تک وہ استغفار کرتے ہیں اور کیا ہو ا جو اللہ عذاب نہ کرے ان کو وہ روکتے ہیں مسجد حرم میں آنے سے۔

باب: آیتِ اِنِّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَغَافٍ کا شان نزول

۷۰۶۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ يُغْفَرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقِيلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى لَئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ لَأَطَّأَنَّ عَلَى رَقَبَتِهِ أَوْ لَأَغْفِرَنَّ وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ قَالَ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي زَعَمَ لَيْطًا عَلَى رَقَبَتِهِ قَالَ فَمَا فَجَحْتُهُ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلَى عَقَبَتِهِ وَيَبْقِي بِيَدَيْهِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ مَا لَكَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَحَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهُوَ لَا أُجْنِحُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ دَنَا مِنِّي لَأَخْطَفْتَهُ الْمَلَائِكَةُ غَضُوا غَضُوا)) قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا

۷۰۶۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو جہل نے کہا کیا محمد اپنا منہ زمین پر رکھتے ہیں تمہارے سامنے؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ ابو جہل نے کہا قسم لات اور عزی کی اگر میں ان کو اس حال میں دیکھوں گا (یعنی سجدہ میں) میں ان کی گردن روندوں گا یا منہ میں مٹی لگاؤں گا۔ پھر وہ رسول اللہ کے پاس آیا آپ نماز پڑھ رہے تھے اس ارادہ سے کہ آپ کی گردن روندے (کھندے)۔ لوگوں نے دیکھا کہ ایک ہی ایک ابو جہل اٹے پاؤں پھر رہا ہے اور ہاتھ سے کسی چیز سے بچتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا تجھے کیا ہوا؟ وہ بولا میں نے دیکھا کہ میرے اور محمد کے بیچ میں آگ کی ایک خندق ہے اور ہول ہے اور بازو ہیں (فرشتوں کے بازو تھے)۔ رسول اللہ نے فرمایا اگر وہ میرے نزدیک آتا تو فرشتے اس کی بوٹی بوٹی عضو عضو چک لیتے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ہرگز نہیں آدمی شرارت کرتا ہے

(۷۰۶۴) ☆ معاذ اللہ مسجد سے کسی مسلمانوں کو روکنا کہ وہ اس میں نماز نہ پڑھے کتنا بڑا گناہ ہے ایسے گناہ پر اللہ کے عذاب اترنے کا ڈر ہے ہمارے وقت میں بعض نام کے مسلمان ایسے دیوانے ہو گئے ہیں کہ ذرا ذرا سے اختلاف پر مسلمانوں کو مسجد میں آنے سے یا نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور مسجد کو جو اللہ کا گھر ہے اپنے باوا کی ملکیت خیال کرتے ہیں۔ یہ مسلمان خدا سے نہیں شرماتے کہ یہود و نصاریٰ گرجا میں نماز پڑھنے سے نہیں روکتے اور یہ اپنے بھائیوں کو روکتے ہیں خدا کی مار ان پر۔

نَدْرِي فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ شَيْءٌ بَلَغَهُ كَلَّا
إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَافٍ إِنَّ رَأَاهُ اسْتَفْنَىٰ إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ
الرُّجْعَىٰ أَرَأَيْتَ الَّذِي يُنْهَىٰ عَبْدًا إِذَا صَلَّى
أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَىٰ
أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ يَعْنِي أَبَا جَهْلٍ أَلَمْ
يَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا
بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةً كَاذِبَةٍ خَاطِبَةٍ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ
سَدْعُ الزَّبَانَةِ كَلَّا لَا تَطِعُهُ زَادَ عَبْدُ اللَّهِ فِي
حَدِيثِهِ قَالَ وَأَمْرُهُ بِمَا أَمَرَهُ بِهِ وَزَادَ ابْنُ عَبْدِ
الْأَعْلَىٰ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ يَعْنِي قَوْمَهُ.

۷۰۶۶- عَنْ مَسْرُوقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ جُلُوسًا وَهُوَ مُضْطَجِعٌ بَيْنَنَا
فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ قَاصًّا
عِنْدَ أَبْوَابِ كِنْدَةَ يَقْصُ وَيَزْعُمُ أَنَّ آيَةَ الدُّخَانِ
تَحِيَّةٌ فَتَأْخُذُ بِأَنْفَاسِ الْكُفَّارِ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ
مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَّامِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَلَسَ وَهُوَ
غَضَبَانٌ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ مَنْ عِلِمَ مِنْكُمْ
شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِمَا يَعْلَمُ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُ
أَعْلَمُ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ
اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ
وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اس وجہ سے کہ اپنے تئیں امیر سمجھتا ہے آخر تیرے رب کی
طرف تجھ کو جانا ہے کیا تو نے دیکھا اس شخص کو جو ایک بندے کو
نماز سے منع کرتا ہے؟ (معاذ اللہ جو کس مسلمان کو منع کرے یا مسجد
سے روکے وہ ابو جہل ہے) بھلا تو کیا سمجھتا ہے اگر یہ راہ پر ہوتا
اور اچھی بات کا حکم کرتا؟ تو کیا سمجھتا ہے اگر اس نے جھٹلایا اور پیٹھ
پھیری؟ یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ ہرگز نہیں اگر یہ باز
نہ آئے گا (ان برے کاموں سے) ہم اس کو گھسیٹیں گے ماتھے کے
بل اور اس کا ماتھا جھوٹا ہے گنہگار وہاں وہ پکارے اپنی قوم کو قریب
ہم بلاویں گے فرشتوں کو ہرگز تو اس کا کہنا نہ مان۔ نادی سے آیت
میں قوم مراد ہے (یا ساتھی اور رفیق جو صحبت میں رہتے ہیں)۔

۷۰۶۶- مسروق سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن مسعود کے پاس
بیٹھے تھے اور وہ لیٹے ہوئے تھے ہم لوگوں میں کہ اتنے میں ایک
شخص آیا اور بولا اے ابو عبد الرحمن! ایک بیان کرنے والا کندہ کے
دروازوں پر بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ قرآن میں جو دھوکے کی
آیت ہے یہ دھواں آنے والا ہے اور کافروں کا سانس روک دے
گا۔ مسلمانوں کو اس سے زکام کی کیفیت پیدا ہوگی۔ یہ سن کر عبد اللہ
بن مسعود بیٹھ گئے غصہ میں اور کہا اے لوگو! اللہ سے ڈرو تم میں
سے جو کوئی بات جانتا ہے اس کو کہے اور جو نہیں جانتا تو یوں کہے
اللہ پاک خوب جانتا ہے کیونکہ علم کی یہی بات ہے کہ جو بات تم
میں سے کوئی نہ جانتا ہو اس کیلئے اللہ اعلم کہے۔ اللہ جل جلالہ نے
اپنے نبی سے فرمایا کہہ تو اے محمد! میں کچھ مزدوری نہیں مانگتا اور نہ
میں تکلف کرتا ہوں رسول اللہ نے جب لوگوں کی کیفیت دیکھی

(۷۰۶۶) ☆ تو یہ اس واعظ کی جہالت تھی جو دھوکا آنے والی نشانی سمجھتا تھا۔ لازم سے مراد وہ ہے جو اس آیت میں ہے فسوف يكون
لزاماً یعنی عذاب ان کا لازم ہو گا اور مراد وہی قتل اور قید ہے جو بروز بدر ہوئی اور وحی بطحہ کبریٰ ہے اور روم کی نشانی وہ ہے جو الم غلبت الروم
میں مذکور ہے یہ بھی حضرت کے زمانہ میں ہو چکی جب روم کے نصاریٰ مغلوب ہوئے تھے اور پارسی غالب۔ مسلمانوں کو اس سے رنج ہوا تھا
پھر اللہ تعالیٰ نے روم کے نصاریٰ کو ایران پر غالب کر دیا۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِذْبَارًا فَقَالَ ((اللَّهُمَّ سَبِّحْ كَسْبِيعَ يُوسُفَ)) قَالَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْحُلُودَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجُوعِ وَنَظَرُوا إِلَى السَّمَاءِ أَحَدُهُمْ فَيَرَى كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ جِئْتَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللَّهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ لَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّكُمْ عَائِدُونَ قَالَ أَفَيُكْشَفُ عَذَابُ الْآخِرَةِ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنتَقِمُونَ فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَتْ آيَةُ الدُّخَانِ وَالْبَطْشَةُ وَاللَّزَامُ وَآيَةُ الرُّومِ.

کہ وہ سمجھانے سے نہیں مانتے تو فرمایا یا اللہ ان پر سات برس کا قحط بھیج جیسے حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں سات سال تک قحط ہوا تھا۔ آخر قریش پر قحط پڑا جو ہر چیز کو کھا گیا یہاں تک انھوں نے کھالوں اور مردار کو بھی کھالیا بھوک کے مارے اور ایک شخص ان میں کا آسمان کو دیکھتا تو دھوئیں کی طرح معلوم ہوتا۔ پھر ابوسفیان رسول اللہؐ کے پاس آیا کہنے لگا اے محمدؐ! تم حکم کرتے ہو اللہ کی اطاعت کا اور ناسمجھانے کا تمہاری قوم تو تباہ ہو گئی ان کے لیے دعا کرو اللہ تعالیٰ سے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انتظار کر اس دن کا جب آسمان سے کھلم کھلا دھواں اٹھے گا جو لوگوں کو ڈھانک لے گا یہ دکھ کا عذاب ہے یہاں تک کہ فرمایا ہم عذاب کو موقوف کرنے والے ہیں۔ اگر اس آیت میں آخرت کا عذاب مراد ہوتا تو وہ کہیں موقوف ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس دن ہم بڑی پکڑ پکڑیں گے ہم بدلہ لیں گے تو اس پکڑ سے مراد بدر کی پکڑ ہے اور یہ نشانیاں یعنی دھواں اور پکڑ اور لزام اور روم کی نشانیاں تو گزر چکیں۔

۷۰۶۷- عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ جَاءَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ الرَّجُلُ فَقَالَ تَرَكْتُ فِي الْمَسْجِدِ رَجُلًا يُفْسِرُ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ يُفْسِرُ هَذِهِ الْآيَةَ ((يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ)) قَالَ يَأْتِي النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دُخَانٌ فَيَأْخُذُ بِأَنْفُسِهِمْ حَتَّى يَأْخُذَهُمْ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَّامِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُ أَعْلَمُ مِنْ فَقِهِ الرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ اللَّهُ أَعْلَمُ إِنَّمَا كَانَ هَذَا أَنْ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعَصَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسَبْعِينَ كَسْبِي يُونُسَ فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةَ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ وَحَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ فَأَتَى النَّبِيَّ

۷۰۶۷- وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ قریش نے جب آپ کی نافرمانی کی تو آپ نے ان پر قحط پڑنے کی دعا کی جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں قحط پڑا تھا آخر وہ قحط اور تنگی میں مبتلا ہوئے آدمی آسمان کی طرف دیکھتا تو ایسا معلوم ہوتا کہ اس کے اور آسمان کے بیچ میں دھوئیں کی طرح بھرا ہوا ہے یہاں تک کہ انھوں نے ہڈیوں کو بھی کھا لیا۔ پھر ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دعا فرمائیں مضر کے لیے وہ تباہ ہو گئے (مضر ایک قبیلہ ہے)۔ آپ نے فرمایا مضر کے لیے تو نے بڑی جرأت کی (یعنی گستاخی اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں) پھر آپ نے ان کے لیے دعا کی تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ہم تھوڑے دن کے لیے عذاب موقوف کر دیں گے تم پھر وہی کام کرو گے۔ راوی نے کہا

عَنْ رَجُلٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِمُضَرٍّ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا فَقَالَ لِمُضَرٍّ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ قَالَ فَدَعَا اللَّهَ لَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ قَالَ فَمُطِرُوا فَلَمَّا أَصَابَتْهُمْ الرَّقَابُ قَالُوا عَادُوا إِلَى مَا كَانُوا عَلَيْهِ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنتَقِمُونَ قَالَ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ.

ان پر پانی برسا جب ذرا ان کو چین ہوا تو وہی حال ہو گیا ان کا جو پہلے تھا۔ تب اللہ نے یہ آیت اتاری فار تقب یوم تأتي السماء بدخان مبین بدخان مبین آخر تک ہم بدلے لیں گے یعنی بدر کے دن۔

۷۰۶۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خُمُسٌ قَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَاللِّزَامُ وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ.

۷۰۶۹- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ.

۷۰۷۰- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَنَذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَذْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ قَالَ مَصَابِ الدُّنْيَا وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ أَوْ الدُّخَانُ شُعْبَةُ الشَّاكِّ فِي الْبَطْشَةِ أَوْ الدُّخَانِ

۷۰۶۸- عبد اللہ بن مسعود نے کہا پانچ نشانیاں تو گزر چکیں دُخان اور لزام اور روم اور بطشہ اور قمر (یعنی شق قمر)۔

۷۰۶۹- ترجمہ وہی جو گزر۔

۷۰۷۰- ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم ان کو چھوٹا عذاب دیں گے اس سے مراد دنیا کی مصیبتیں ہیں روم اور بطشہ اور دُخان اور شعبہ کو شک ہے بطشہ کہا یاد خان۔

باب: شق القمر کا بیان

بَابُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ (۱)

۷۰۷۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِشِقَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۷۰۷۱- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے چاند پھٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو ٹکڑے ہو گیا۔ آپ

(۱) قاضی عیاض نے کہا شق القمر ہمارے پیغمبر کے بڑے معجزوں میں سے ہے اور اس کو متعدد صحابہ نے روایت کیا ہے اور ظاہر آیت کریمہ کا یہی مضمون ہے کہ چاند پھٹ گیا۔ زجاج نے کہا اس کا انکار کیا ہے بعض مبتدع نے جن کا دل اللہ تعالیٰ نے اندھا کر دیا کیونکہ معجزہ عقل کے خلاف نہیں اس واسطے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ اس میں تصرف کر سکتا ہے جس طرح چاہے جیسے اس کو فنا اور تاریک کرے گا ایک دن اور بعض بے دین جو کہتے ہیں کہ اگر یہ واقعہ ہوا ہو تو اس کی نقل متواتر ہوتی اور تمام زمین کے لوگ اس کو دیکھتے مکہ والوں کو کیا خصوصیت تھی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ معجزہ رات کو ہوا اکثر لوگ اس وقت غفلت میں ہو گئے اور دروازے بند ہو گئے اپنے کپڑوں میں لپٹے ہو گئے اس وقت چاند کا خیال شاید نادار ہی کسی کو ہو گا اور یہ امر مشاہد ہے کہ کسوف قمر کو بھی چند ہی آدمی دیکھتے ہیں اور یہ واقعہ تو چند خاص آدمیوں کی درخواست پر ہوا تھا۔ علاوہ اس کے یہ کیا ضروری ہے کہ اور ملکوں میں بھی چاند اس وقت نمایاں ہو بوجہ اختلاف منازل کے شاید چاند ان کو نہ دکھائی دیتا ہو یا ہلال کی شکل پر ہو اور وہ ٹکڑا جو ان کو دکھائی دیتا ہے بدستور آسمان پر رہا ہو اور بعض مقاموں میں ابر ہو واللہ اعلم۔ (نووی مع زیادة)

نے فرمایا گواہ رہو۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَشْهَدُوا))۔

۷۰۷۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ يَتَنَمَّا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِنَى إِذَا انْفَلَقَ الْقَمَرُ فِلْقَتَيْنِ فَكَانَتْ فِلْقَةً وَرَاءَ الْحَبْلِ وَفِلْقَةً دُونَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اَشْهَدُوا))۔

۷۰۷۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِلْقَتَيْنِ فَسَرَّ الْحَبْلُ فِلْقَةً وَكَانَتْ فِلْقَةً فَوْقَ الْحَبْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ اَشْهَدْ))۔

۷۰۷۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ۔

۷۰۷۵- عَنْ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ يَأْسَنَادُ ابْنِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ فَقَالَ ((اَشْهَدُوا اَشْهَدُوا))۔

۷۰۷۶- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ۔

۷۰۷۷- عَنْ أَنَسٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ شَيْبَانَ۔

۷۰۷۸- عَنْ أَنَسٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي دَاوُدَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۰۷۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلَى زَمَانَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

۷۰۸۰- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

بابُ فِي الْكُفَّارِ

باب : کافروں کا بیان

۷۰۸۰- ابو موسیٰؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ

۷۰۸۰- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

۷۰۸۰- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

(۷۰۸۰) ☆ صبر سے مراد یہاں علم ہے یعنی انتقام کے لیے جلدی نہ کرنا۔ سہی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے ۔

خدا کے راست مسلم بزرگوار ہی د علم کہ جرم بیند و نان برقرار میدارد

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى أَذَى يَسْمَعُهُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّهُ يُشْرِكُ بِهِ وَيَجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ))

جل جلالہ سے زیادہ کوئی ایذا پر صبر کرنے والا نہیں (باوجودیکہ ہر طرح کی قدرت رکھتا ہو)۔ اللہ کے ساتھ لوگ شرک کرتے ہیں اور اس کے لیے بیٹا بناتے ہیں (حالانکہ اس کا کوئی بیٹا نہیں سب اس کے غلام ہیں) پھر وہ ان کو سندرستی دیتا ہے روزی دیتا ہے۔

۷۰۸۱- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ إِلَّا قَوْلَهُ وَيَجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ.

۷۰۸۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں بیٹے کا ذکر نہیں ہے۔

۷۰۸۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى أَذَى يَسْمَعُهُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ لَهُ نِدًّا وَيَجْعَلُونَ لَهُ وَلَدًا وَهُوَ مَعَ ذَلِكَ يَرْزُقُهُمْ وَيُعَافِيهِمْ وَيُعْطِيهِمْ))

۷۰۸۲- ترجمہ وہی ہے۔ اس میں اتنا زیادہ ہے وبعطیہم یعنی دیتا ہے ان کو۔

بَابُ طَلَبِ الْكَافِرِ الْفِدَاءَ بِمِلَّةِ الْأَرْضِ ذَهَبًا

باب: کافروں سے زمین بھر سونا بطور فدیہ طلب کرنے کا بیان

۷۰۸۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِأَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ كَانَتْ لَكَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا أَكُنْتَ مُفْتَدِيًا بِهَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ قَدْ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ أَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا أَذْخِلُكَ النَّارَ فَأَبَيْتَ إِلَّا الشُّرْكَ))

۷۰۸۳- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص سے فرمائے گا جس کو سب سے ہلکا عذاب ہوگا جہنم میں اگر تیرے پاس دنیا ہوتی اور جو کچھ اس میں ہے کیا تو اس کو دے کر اپنے کو عذاب سے چھڑاتا؟ وہ بولے گا ہاں۔ پروردگار فرمائے گا میں نے تو تجھ سے اس سے سہل بات چاہی تھی (جس میں کچھ خرچ نہ تھا) اور تو اس وقت آدم کی پیٹھ میں تھا کہ شرک نہ کرنا میں تجھ کو جہنم میں نہ لے جاؤں گا تو نے نہ مانا اور شرک کیا (معاذ اللہ شرک ایسا گناہ ہے کہ وہ بخشنا نہ جاوے گا اور شرک کرنے والا اگر شرک کی حالت میں مرے تو ابد الابد جہنم میں رہے گا)۔

۷۰۸۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ إِلَّا قَوْلَهُ ((وَلَا أَذْخِلُكَ النَّارَ)) فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ.

۷۰۸۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۰۸۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يُقَالُ لِلْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلَّةُ الْأَرْضِ ذَهَبًا))

۷۰۸۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن کافر سے کہا جاوے گا اگر تیرے پاس زمین بھر کے سونا ہو تا کیا تو اس کو دے کر

اَكُنْتُ تَفْتَدِي بِهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقَالُ لَهُ قَدْ سُلِّتَ اَيْسَرَ مِنْ ذَلِكَ))
اپنے تئیں چھڑاتا؟ وہ بولے گا ہاں۔ پھر اس سے کہا جاوے گا تجھ سے تو اس سے آسان کا سوال ہوتا تھا (کہ شرک نہ کرنا وہی تجھ سے نہ ہو سکا)۔

۷۰۸۶- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((فَيَقَالُ لَهُ كَذَبْتَ قَدْ سُلِّتَ مَا هُوَ اَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ))
۷۰۸۶- ترجمہ وہی جو گزرل۔ اس میں یہ زیادہ ہے کہ اس سے کہا جاوے گا تو جھوٹا ہے تجھ سے تو اس سے کہل بات کا سوال ہوا تھا۔

بَابُ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ
۷۰۸۷- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ ((أَلَيْسَ الَّذِي أَمْسَاهُ عَلَى رِجْلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) قَالَ قَتَادَةُ بَلَى وَعِزَّةُ رَبَّنَا.
باب: کافر کا حشر منہ کے بل ہونے کا بیان
۷۰۸۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کافر کا حشر قیامت کے دن منہ کے بل کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا کیا جس نے اس کو دونوں پاؤں پر دنیا میں چلایا وہ اس بات کی قدرت نہیں رکھتا کہ اس کو منہ کے بل چلاوے قیامت کے دن۔ قتادہ نے یہ حدیث سن کر کہا بے شک اے ہمارے رب تو ایسی طاقت رکھتا ہے۔

بَابُ صَبَغُ أَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا فِي النَّارِ وَصَبَغُ أَشَدِّهِمْ بُؤْسًا فِي الْجَنَّةِ
۷۰۸۸- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يُؤْتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيَقَالُ لَهُ يَا
باب: دنیا میں دکھ نہ دیکھنے والے کو جہنم میں غوطہ اور سکھ نہ دیکھنے والے کو جنت کا غوطہ دینے کا بیان
۷۰۸۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لایا جاوے گا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو دنیا داروں میں آسودہ تر اور خوش عیش تر تھا سو دوزخ میں ایک بار غوطہ دیا جاوے گا پھر اس سے پوچھا جاوے گا کہ اے آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی آرام دنیا میں دیکھا تھا؟ کیا تجھ پر کبھی چین بھی گزرا تھا؟ تو وہ کہے گا قسم خدا کی کبھی نہیں اے میرے رب۔ اور اہل جنت سے لایا جاوے گا جو دنیا میں سب لوگوں سے سخت تر تکلیف میں رہا تو

(۷۰۸۷) یہ کون سی بات ہے ہمارے رب کی طاقت اور قدرت بے حد اور بے حساب ہے وہ آدمیوں کو کیا ساری مخلوق کو ایک آن میں منہ کے بل چلا سکتا ہے اور جو لوگ ایسی باتوں پر شبہ کرتے ہیں وہ عقل سے معذور ہیں۔

(۷۰۸۸) یعنی دوزخ کی شدت کے رو برو دنیا کا آرام بالکل بھول جاوے گا اگرچہ دنیا میں اس نے سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین اور آرام کے رو برو دنیا کی تکلیف ہر گز یاد نہ پڑے گی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی میں گزری ہو۔ (تحفۃ الاخیار)

ابن آدم هل رأيت بؤساً قط هل مر بك شدة قط فيقول لا والله يا رب ما مر بي بؤس قط ولا رأيت شدة قط))

جنت میں ایک بار غوطہ دیا جاوے گا پھر اس سے پوچھا جاوے گا اے آدم کے بیٹے تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی ہے؟ کیا تجھ پر شدت اور رنج بھی گزرا تھا؟ وہ کہے گا خدا کی قسم مجھ پر تو کبھی تکلیف نہیں گزری اور میں نے تو کبھی شدت اور سختی نہیں دیکھی۔

باب جزاء المؤمن بحسناته في الدنيا والآخرة

باب: مومن کو نیکیوں کا بدلہ دنیا اور آخرت میں ملے گا

۷۰۸۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطَى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزَى بِهَا فِي الْآخِرَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتٍ مَا عَمِلَ بِهَا لِلَّهِ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا أَقْضَى إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزَى بِهَا))

۷۰۸۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی مومن پر ایک نیکی کے لیے بھی ظلم نہ کرے گا اس کا بدلہ دنیا میں دے گا اور آخرت میں بھی دے گا اور کافر کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جب آخرت ہوگی تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ رہے گی جس کا وہ بدلہ دیا جاوے۔

۷۰۹۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا عَمِلَ حَسَنَةً أَطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَإِنَّ اللَّهَ يَدْخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْآخِرَةِ وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلَى طَاعَتِهِ))

۷۰۹۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر جب کوئی نیکی کرتا ہے تو اس کو دنیا میں فائدہ مل جاتا ہے (عمدہ نوالہ) اور مومن کی نیکیوں کو تو اللہ تعالیٰ رکھ چھوڑتا ہے آخرت کے لیے اور دنیا میں بھی اس کو روزی دیتا ہے اپنی طاعت کے بعد۔

۷۰۹۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا.

۷۰۹۱- ترجمہ وہی جو گزرا۔

باب مثل المؤمن والكافر

باب: مومن اور کافر کی مثال

۷۰۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

۷۰۹۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

(۷۰۸۹) ☆ نووی نے کہا ہے علماء نے اجماع کیا ہے کہ جو کافر کفر پر مرے اس کو آخرت میں کچھ ثواب نہیں ہے اور دنیا میں جو کوئی کام اس نے خدا کے لیے کیا ہو اس کا بھی بدلہ نہ ملے گا اور یہ اس حدیث سے ثابت ہے اور مراد وہ اعمال ہیں جن میں نیت کی احتیاج نہیں ہے جیسے نانا ملانا اور صدقہ اور آزادی اور ضیافت اور خیرات وغیرہ اور مومن کی کل نیکیاں آخرت کے لیے اکٹھی کی جاتی ہیں اور دنیا میں بھی فائدہ ملتا ہے۔ واللہ اعلم۔

(۷۰۹۲) ☆ صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہے ہوا سے کم جھکتا ہے اور اگر سخت ہوا چلے تو جڑ سے اکڑ جاتا ہے جیسے تازا اور کھجور کا درخت۔ خلاصہ و مطلب یہ ہے کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت میں گرفتار رہتا ہے تو اس کے گناہوں میں تخفیف ہو جاتی ہے اور کافر اور منافق کو مصیبت

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزِ لَا تَهْتَزُ حَتَّى تَسْتَحْصِدَ))

۷۰۹۳- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ مَكَانَ قَوْلِهِ تُمِيلُهُ ((تُفِينُهُ))

۷۰۹۴- عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِينُهَا الرِّيحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَغْدِلُهَا أُخْرَى حَتَّى تَهْبِجَ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ الْمُجَذِيَّةِ عَلَى أَصْلِهَا لَا يُفِينُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ أَنْجَعُفُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً))

۷۰۹۵- عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِينُهَا الرِّيحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَغْدِلُهَا حَتَّى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ الْمُجَذِيَّةِ الَّتِي لَا يُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ أَنْجَعُفُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً))

۷۰۹۶- عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ أَنَّ مُحَمَّدًا قَالَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ بَشِيرٍ ((وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ)) وَأَمَّا ابْنُ حَاتِمٍ فَقَالَ ((مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَا قَالَ زُهَيْرٌ))

۷۰۹۷- عَنْ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَنَحَوْ حَدِيثَهُمْ وَقَالَا جَمِيعًا فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ يَحْيَى ((وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ))

علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال کھیت کی سی ہے ہمیشہ وہ ہوا سے جھکتا ہے اسی طرح مومن پر ہمیشہ مصیبت آتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے کہ کبھی نہیں جھکتا یہاں تک کہ جڑ سے کاٹا جاوے۔

۷۰۹۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۰۹۴- کعب بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کی مثال ایسی ہے جیسے کھیت کا نرم جھاڑ۔ ہوا اس کو جھونکے دیتی ہے کبھی اس کو گرا دیتی ہے کبھی سیدھا کر دیتی ہے یہاں تک کہ سوکھ جاتا ہے اور مثال کافر کی جیسے صنوبر کا درخت جو سیدھا کھڑا رہتا ہے اپنی جڑ پر اس کو کوئی چیز نہیں جھکاتی یہاں تک کہ ایک بارگی اکھڑ جاتا ہے۔

۷۰۹۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۰۹۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں کافر کے بدلے منافق ہے۔

۷۰۹۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

لکھ کم ہوتی ہے اور اگر ہوئی تو ثواب سے محروم ہے یعنی مومن کو لازم ہے کہ رنج اور مصیبت سے نہ گھبرائے اس کو خدا کا احسان سمجھے اور اپنے گناہوں کا کفارہ خیال کرے۔

بَابُ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ النَّخْلَةِ

۷۰۹۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ مِنْ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُونِي مَا هِيَ)) فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ ((هِيَ النَّخْلَةُ)) قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمَرَ قَالَ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتُ هِيَ النَّخْلَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا.

باب: مومن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے
۷۰۹۸- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں گرتے وہی مثال ہے مسلمان کی تو مجھ سے بیان کرو وہ کون سا درخت ہے؟ لوگوں نے جنگل کے درختوں کا خیال شروع کیا۔ عبد اللہ نے کہا میرے دل میں آیا وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے شرم کی (اور نہ کہا)۔ پھر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ بیان فرمائیے وہ کون سا درخت ہے آپ نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔ عبد اللہ نے کہا پھر میں نے یہ حضرت عمرؓ سے بیان کیا انھوں نے کہا اگر تو کہہ دیتا کہ وہ کھجور کا درخت ہے (جب آپ نے پوچھا تھا) تو مجھے ایسی ایسی چیزوں کے ملنے سے زیادہ پسند تھا۔

۷۰۹۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا لِأَصْحَابِهِ ((أَخْبِرُونِي عَنْ شَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ)) فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَذْكُرُونَ شَجَرًا مِنْ شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالْقِي فِي نَفْسِي أَوْ رُوِيَ أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَجَعَلْتُ أُرِيدُ أَنْ أَقُولَهَا فَإِذَا أَسْنَانُ الْقَوْمِ فَأَهَابُ أَنْ أَتَكَلَّمَ فَلَمَّا سَكَتُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هِيَ النَّخْلَةُ)).

۷۰۹۹- ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک دن اپنے اصحاب سے مجھ سے بیان کرو وہ درخت جس کی مثال مومن کی مثال ہے؟ لوگ ایک درخت کا ذکر کرنے لگے جنگلوں کے درختوں میں سے۔ ابن عمرؓ نے کہا میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ میں نے قصد کیا کہنے کا لیکن وہاں بڑی عمر والے لوگ بیٹھے تھے میں ڈرا بات کرنے میں۔ جب لوگ چپ ہو رہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔

۷۱۰۰- عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِي بِحُمَارٍ فَذَكَرَ بَنَحْوِ حَدِيثِهِمَا.

۷۱۰۰- مجاہد سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھ رہا مدینہ تک۔ میں نے ان کو رسول اللہؐ سے کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا سوا ایک حدیث کے۔ انھوں نے کہا ہم رسول اللہؐ کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں کھجور کا گاہہ آیا (جس کو عرب کے لوگ کھاتے ہیں وہ نرم ہوتا ہے)۔ پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

۷۱۰۱- عَنْ مُجَاهِدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ

۷۱۰۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(۷۰۹۸) ☆ مسلمانوں کو تشبیہ دی کھجور کے درخت کے ساتھ یعنی جیسے کھجور کا کوئی نقصان نہیں ہوتا اسی طرح مسلمان کو کوئی ضرر نہیں۔ اگر مصیبت ہے تو صبر کرتا ہے نعت ہے تو شکر کرتا ہے۔ دونوں بیٹھے اور دونوں میں ثواب۔

أَبَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحِمَارٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

۷۱۰۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ شَبِهَ أَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتُّ وَرَفُّهَا)) قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَعَلَّ مُسْلِمًا قَالَ وَتُؤْتِي أَكْلَهَا وَكَذَا وَحَدَّثَ عِنْدَ غَيْرِي أَيْضًا وَلَا تُؤْتِي أَكْلَهَا كُلُّ حِينٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النُّخْلَةُ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ أَوْ أَقُولَ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ لَأَنْ نَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا.

۷۱۰۲- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے آپ نے فرمایا مجھ سے بیان کرو اس درخت کو جو مشابہ ہے یا مانند ہے مرد مسلمان کے جس کے پتے نہیں جھڑتے؟ ابراہیم بن سفیان نے کہا امام مسلم نے شاید یوں کہا تو توئی اکلھا کل حین (بغیر لا کے) لیکن میں نے اپنے سوا اور لوگوں کی روایت میں بھی یوں پایا ولا توئی اکلھا کل حین اور کوئی آفت نہیں پہنچتی وہ اپنا میوہ دیتا ہے ہر وقت پر۔ ابن عمرؓ نے کہا میرے دل میں آیا کہ کہوں کہ کھجور ہے لیکن میں نے ابو بکر اور عمرؓ کو دیکھا وہ نہیں بولتے تو مجھ کو برا معلوم ہوا ابو لولنا یا کچھ کہنا۔ پھر حضرت عمرؓ نے کہا اگر تو بول دیتا تو مجھ کو ایسی ایسی چیزوں سے زیادہ پسند تھا۔

بَابُ فِتْنَةِ الشَّيْطَانِ فِي الْعَرَبِ مِنَ التَّحْرِيشِ

۷۱۰۳- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

۷۱۰۳- جابرؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے شیطان ناامید ہو گیا ہے اس بات سے کہ اس کو

باب: شیطان کا فساد مسلمانوں میں

(۷۱۰۲) ابراہیم بن سفیان نے کہا امام مسلم نے شاید یوں کہا تو توئی اکلھا کل حین بغیر لا کے لیکن میں نے اپنے سوا اور لوگوں کی روایت میں بھی یوں پایا ولا توئی اکلھا کل حین غرض یہ کہ ابراہیم کو گمان ہوا کہ لا کا لفظ اس حدیث میں غلطی ہے کیونکہ اس کے معنی یہ ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنا میوہ ہر وقت نہیں دیتا حالانکہ مقصود یہ ہے کہ وہ میوہ اپنا دیتا ہے ہر وقت۔ بخاری کی روایت میں بھی لا کا لفظ موجود ہے اور وہ صحیح ہے اور اس کا متعلق محذوف ہے یعنی اس کو کوئی آفت نہیں پہنچتی تو توئی اکلھا الگ ہے لا اس پر نافیہ نہیں ہے جیسے ابراہیم نے سمجھا۔

ابن عمرؓ نے کہا میرے دل میں آیا کہ کہوں کہ کھجور ہے لیکن میں نے ابو بکر اور عمرؓ کو دیکھا وہ نہیں بولتے تو مجھ کو برا معلوم ہوا ابو لولنا یا کچھ کہنا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ عالم کو اپنے شاگردوں کا فہم آزمانے کے لیے کوئی سوال کرنا درست ہے اور بڑوں کی توقیر اور ان کا ادب لازم ہے۔ لیکن اگر بڑا کسی مسئلہ کا جواب نہ دے سکے تو چھوٹے کو جو جانتا ہو جواب دینا چاہیے اور بچوں کے ذہن اور لیاقت سے خوش ہونا چاہیے اور کھجور کا درخت افضل ہے اور وجہ تشبیہ یہ ہے کہ کھجور کا درخت سرِ امرِ منفعت ہے ہمیشہ سایہ رہتا ہے شیریں اور عمدہ پھل دیتا ہے ہمیشہ اس میں میوہ رہتا ہے کبھی تر کبھی خشک اور جب سوکھ جاتا ہے تو اس کی ٹکڑی اور پتے اور شاخیں سب کام پر آتی ہیں۔ ایسے ہی مومن کی ذات سرِ امرِ فائدہ ہے اور مومنوں کے لیے سر اور بعضوں نے کہا وجہ تشبیہ یہ ہے کہ جب کھجور کا سر کاٹ ڈالو تو مر جاتا ہے انسان کی طرح یہ بات اور درختوں میں نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا وہ جب تک پیوند نہ ہو جائے نہیں ہوتا آدمی کی طرح۔ واللہ اعلم (نودی مختصر)۔

(۷۱۰۳) یہ حدیث آپ کا بڑا معجزہ ہے۔ آپ کی وفات کے بعد ایسا ہی ہوا کہ عرب کے لوگوں نے شرک نہیں کیا مگر آپس میں فتنہ ہوا اور آج تک وہ فتنہ قائم ہے۔

((إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ آيَسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ))
نمازی لوگ عرب کے جزیرہ میں پوجیں (جیسے جاہلیت کے زمانے میں پوجتے تھے)۔ لیکن شیطان ان کو بھڑکاوے گا (آپس میں لڑاوے گا)۔

۷۱۰۴- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۷۱۰۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۱۰۵- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ فَيَنْعَثُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً))

۷۱۰۵- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے ابلیس کا تخت سمندر پر ہے وہ اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے (لوگوں کو بہکانے کے لیے) تو بڑا شخص اس کے پاس وہ ہے جو بڑا فتنہ کرے (یعنی لوگوں کو بہت بھڑکاوے)۔

۷۱۰۶- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَنْعَثُ سَرَايَاهُ فَأَذْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةٌ أَغْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَرْأَتِهِ قَالَ فَيَذْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ نَعَمْ أَنْتَ)) قَالَ الْأَعْمَشُ أَرَاهُ قَالَ ((فَيَلْتَمِئُهُ))

۷۱۰۶- جابر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنے لشکروں کو عالم میں فساد کرنے کو بھیجتا ہے۔ سو اس سے مرتبہ میں زیادہ قریب وہ ہوتا ہے جو بڑا فساد ڈالے۔ کوئی شیطان ان میں سے آکر کہتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں کام کیا (یعنی فلاں سے چوری کرائی فلاں کو شراب پلوائی) تو شیطان کہتا ہے تو نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر کوئی آکر کہتا ہے کہ میں نے فلاں کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ جدائی کرادی اس میں اور اس کی جوروں میں تو اس کو اپنے پاس کر لیتا ہے کہ ہاں تو نے بڑا کام کیا ہے۔ اعمش نے کہا اس کو چمٹا لیتا ہے۔

۷۱۰۷- عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((يَنْعَثُ الشَّيْطَانُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةٌ أَغْظَمُهُمْ فِتْنَةً))

۷۱۰۷- جابر نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں ((شیطان اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے تاکہ وہ لوگوں کو فتنہ دے اور ان کو اپنے پاس کر لے))

۷۱۰۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۷۱۰۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۷۱۰۶) جو روخواند کی جدائی میں بڑے بڑے فساد ہیں ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا۔ دوسرے اگر اولاد ہوئی تو حرام سے ہوئی تو بے برکتی پھیلی۔ اس واسطے شیطان کو یہ کام پسند ہے۔ مسلمانوں کو اس میں احتیاط لازم ہے ایسا نہ ہو کہ غصہ میں طلاق یا اس کے مانند کوئی اور بات منہ سے نکل جاوے تو پھر اولاد حرام سے پیدا ہو۔ (تختہ الاخیار)

(۷۱۰۸) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمزاد شیطان آپ کو شر نہیں پہنچا سکتا تھا۔ نووی نے کہا امت نے اجماع کیا کہ رسول اللہ ﷺ شیطان سے معصوم ہیں اپنے جسم اور دل اور زبان میں۔

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وَكَّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ قَالُوا وَيَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَيَايَايَا إِلَّا أَنْ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ))

۷۱۰۹- عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادٍ جَرِيدٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ حَدِيثَ سُفْيَانَ ((وَقَدْ وَكَّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ))

۷۱۱۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ دَلَّتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ فَغَرْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَأَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ ((مَا لَكَ يَا عَائِشَةُ أَغَرْتُ)) فَقُلْتُ وَمَا لِي لَا يَغَارُ مِنِّي عَلَى مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَقَدْ جَاءَكَ شَيْطَانُكَ)) قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ مَعِيَ شَيْطَانٌ قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ وَمَعَ كُلِّ إِنْسَانٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((نَعَمْ وَلَكِنْ رَبِّي أَعَانَنِي عَلَيْهِ حَتَّى أَسْلَمَ))

بَابُ لَنْ يَدْخُلَ أَحَدٌ الْجَنَّةَ بِعَمَلِهِ بَلْ بِرَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى

۷۱۱۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

فرمایا تم میں سے کوئی نہیں مگر اس کے ساتھ ایک شیطان اس کا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کیا آپ کے ساتھ بھی یا رسول اللہ! شیطان ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں میرے ساتھ بھی ہے لیکن خدا نے اس پر میری مدد کی ہے تو میں سلامت رہتا ہوں اور نہیں بتلاتا مجھ کو کوئی بات سوائیکی کے۔

۷۱۰۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ اس کا ساتھی شیطان اور ساتھی فرشتہ مقرر کیا گیا ہے۔

۷۱۱۰- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ان کے پاس سے نکلے رات کو ان کو غیرت آئی (وہ یہ سمجھیں کہ آپ اور کسی بی بی کے پاس تشریف لے گئے)۔ پھر آپ آئے اور میرا حال دیکھا آپ نے فرمایا کیا ہوا تجھ کو اے عائشہ! کیا تجھ کو غیرت آئی؟ میں نے کہا مجھے کیا ہوا جو میری سی بی بی (کم عمر خوب صورت) کو آپ جیسے خاوند پر رشک نہ آوے۔ رسول اللہ نے فرمایا کیا تیرا شیطان تیرے پاس آگیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میرے ساتھ شیطان ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا آپ کے ساتھ بھی ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ہاں لیکن میرے پروردگار نے میری مدد کی حتیٰ کہ میں سلامت رہتا ہوں۔

باب: کوئی شخص اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں نہ جاوے گا بلکہ اللہ کی رحمت سے

۷۱۱۱- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم

(۷۱۰) اب سوائیک بات کے بری بات کا وہ حکم نہیں کرتا اور اس پر اجماع ہے امت کا کہ آپ نبوت کے بعد گناہوں سے معصوم تھے۔

۱ یعنی تبلیغ احکام میں آپ معصوم تھے۔

اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ ((لَنْ يُنَجِّيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالَ رَجُلٌ وَلَا إِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا إِيَّايَ إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَلَكِنْ سَدُّوا))۔

میں سے نجات نہ پاوے گا اپنے عمل کی وجہ سے؟ ایک شخص بولا یا رسول اللہ ﷺ اور آپ؟ آپ نے فرمایا میں بھی نہیں مگر جس صورت میں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو ڈھانپ لے اپنی رحمت سے۔ لیکن تم لوگ میانہ روی کرو۔

۷۱۱۲- عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ)) وَلَمْ يَذْكُرْ

۷۱۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا مِنْ أَحَدٍ يُدْخِلُهُ عَمَلُهُ

۷۱۱۳- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کو اس کا عمل جنت میں لے جاوے۔ لوگوں

(۱۱۱) یعنی نہ افراط کرو نہ تفریط عبادت کرو اچھے اعمال کرو لیکن اعتدال سے جس قدر مسنون ہے۔ اور افراط یہ کہ اتنا عبادت میں غرق ہو کہ دنیا کے کاموں سے بالکل غافل ہو جائے اور اپنے گھر والوں کے حق فراموش کرے اور تفریط یہ کہ دنیا کے کاموں میں ایسا غرق ہو کہ واجب اور ضروری عبادات میں خلل واقع ہو۔ یہ دونوں طریقے خوب نہیں ہیں۔ بہتر وہی ہے جو شرع کا طریقہ ہے کہ جامع ہے معاش اور معاد کی مصلحت کو۔

نوی نے کہا اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ عقل سے نہ ثواب ثابت ہوتا ہے نہ عذاب نہ وجوب نہ حرمت نہ اور کوئی تکلیف بلکہ ہر تکلیف شرع سے ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی اہل سنت کا مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں ہے بلکہ سارا عالم اس کی ملک ہے اور دنیا اور آخرت اس کی بادشاہت میں ہے۔ وہ جو چاہے کرے اگر چاہے تو تمام نیک اور صالح بندوں کو عذاب کرے اور جہنم میں لے جاوے اور یہ عدل ہو گا اور چاہے تو ان کو جنت میں لے جاوے یہ فضل ہو گا اور چاہے تو کافروں کو جنت میں لے جاوے۔ پر وہ کافروں کو جنت میں نہ لے جاوے گا اس لیے کہ اس نے خبر دی ہے اور اس کی خبر سچ ہے کہ وہ کافروں کو جنت میں نہ لے جاوے گا بلکہ مومنوں کو بخشے گا اور ان کو اپنی رحمت سے جنت میں لے جاوے گا اور منافقوں اور کافروں کو جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رکھے گا اور یہ اس کا عدل ہے۔ اور معتزلہ اس کے خلاف کہتے ہیں اور احکام عقل سے ثابت کرتے ہیں اور اعمال کے ثواب کو واجب جانتے ہیں اور جو بات بندے کے حق میں بہتر ہو وہ اللہ پر واجب سمجھتے ہیں اور یہ ان کا خطبہ ہے اور یہ حدیث اور بہت سی احادیث اہل سنت کا مذہب ثابت کرتی ہیں اور یہ جو اللہ نے فرمایا کہ تم جنت میں جاؤ گے اپنے کاموں کی وجہ سے وہ ان حدیثوں کے معارض نہیں۔ اس لیے کہ اعمال صالحہ سبب ہیں جنت جانے کے پر تو فیق ان اعمال کی اور اخلاص کی ہدایت اور قبول ان کا اللہ کے فضل اور رحمت سے ہے تو صرف عمل علت نہ ہو اور قبول جنت کا۔ اتھی ما قال النووي۔

اس حدیث سے یہ نکلا کہ خداوند جل شانہ پر کسی بندے کا کچھ زور نہیں ہے نہ اس کے حکم کے سامنے کسی کو چون و چرا کی مجال ہے خواہ نبی ہو یا ولی یا فرشتہ یا اور کوئی اور اس کی قدرت بے حد اور بے حساب ہے۔ اور یہ بھی نکلا کہ بندہ کو اپنے اعمال پر غرہ نہ ہونا چاہیے جب پیغمبروں کو اور خصوصاً ہمارے پیغمبر کو جو سید الاولین والآخرین ہیں اپنے اعمال پر کچھ بھروسہ نہ تھا اور صرف خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت پر تکیہ تھا تو اور کسی غوث یا قطب یا ولی یا درویش کی کیا حقیقت ہے جو اپنے اعمال کی وجہ سے اپنے تئیں جنت کا مستحق خیال کرے یا اور کسی کو جنت میں لے جانے کا بقول شخصے پیر خود در ماندہ تابہ شفاعت مرید چہ رسد۔

الْجَنَّةَ)) فَقِيلَ وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي رَبِّي بِرَحْمَةٍ))

۷۱۱۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ)) قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ)) وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ عَلَى رَأْسِهِ ((وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ))

۷۱۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ أَحَدٌ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ)) قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا ((أَنْ يَتَذَرَكَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ))

۷۱۱۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ)) قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِفَضْلِ وَرَحْمَةٍ))

۷۱۱۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَارِبُوا وَسَدُّوا وَاعْلَمُوا لَهُ لَنْ يَنْجُو أَحَدٌ مِنْكُمْ بِعَمَلِهِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْتَ قَالَ ((وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ))

۷۱۱۸- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

۷۱۱۹- عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا كَرَوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ

۷۱۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَزَادَ ((وَأَبْشِرُوا))

نے عرض کیا اور نہ آپ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھ کو ڈھانپ لیوے۔

۷۱۱۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور مغفرت سے مجھ کو ڈھانپ لیوے۔ ابن عون نے اپنے ہاتھ سے اپنے سر پر اشارہ کیا اور کہا اور نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت اور رحمت سے مجھ کو ڈھانپ لیوے۔

۷۱۱۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۱۱۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

۷۱۱۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی کرو۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو میانہ روی کے قریب رہو یعنی اعتدال کرو۔ اگر اعتدال نہ ہو سکے تو خیر اعتدال کے قریب رہو افراط اور تفریط اور غلو اور تعصب نہ کرو۔

۷۱۱۸- حضرت جابرؓ سے اسی کی مثل مروی ہے۔

۷۱۱۹- اعمش سے دو سندوں کے ساتھ ابن نمیر کی روایت کی طرح مروی ہے۔

۷۱۲۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ خوش ہو جاؤ یا خوش کرو۔

۷۱۲۱- عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا يُدْخِلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ))

۷۱۲۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا فَإِنَّهُ لَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ أَحَدًا عَمَلُهُ)) قَالُوا ((وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَاعْلَمُوا أَنَّ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ أَذْوَمُهُ وَإِنْ قُلْ))

۷۱۲۳- عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((وَأَبْشِرُوا))

بَابُ إِكْثَارِ الْأَعْمَالِ وَالْإِجْتِهَادِ فِي الْعِبَادَةِ
۷۱۲۴- عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَتَّى اتَّفَعَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ أَتَكْلِفُ هَذَا وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ ((أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا))

۷۱۲۵- عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى وَرَمَتْ قَدَمَاهُ قَالُوا قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ ((أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا))

۷۱۲۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى قَامَ حَتَّى تَفْطُرَ

۷۱۲۱- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں نہ لے جائے گا نہ آگ سے بچائے گا یہاں تک کہ مجھ کو بھی مگر اللہ کی رحمت (جنت میں لے جاوے یا جہنم سے بچاوے)۔

۷۱۲۲- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی تھیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میانہ روی کرو اور جو میانہ روی نہ ہو سکے تو اس کے نزدیک رہو اور خوش رہو اس لیے کہ کسی کو اس کا عمل جنت میں نہ لے جاوے گا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور نہ آپ کو؟ آپ نے فرمایا نہ مجھ کو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ڈھانپ لیوے مجھ کو اپنی رحمت سے اور جان لو کہ بہت پسند اللہ کو وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو۔

۷۱۲۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: عمل بہت کرنا اور عبادت میں کوشش کرنا

۷۱۲۴- مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ نے نماز پڑھی یہاں تک کہ آپ کے پاؤں سوجھ گئے۔ لوگوں نے کہا آپ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں؟ آپ کے تواگلے اور پچھلے گناہ سب بخش دیے گئے۔ آپ نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

۷۱۲۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزر چکا ہے۔

۷۱۲۶- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ

(۷۱۲۳) کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں یعنی اس مغفرت کی شکر گزاری نہ کروں۔ معلوم ہوا کہ آپ عبادت گناہوں کی مغفرت کے لیے نہ کرتے تھے بلکہ خداوند کریم کی نعمت کا شکر ادا کرتے تھے۔

کے پاؤں پھٹ گئے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ اتنی محنت کیوں کرتے ہیں؟ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

باب : وعظ میں میانہ روی

۷۱۲۶- شقیق سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن مسعود کے دروازے پر بیٹھے تھے ان کا انتظار کرتے ہوئے اتنے میں یزید بن معاویہ نجفی نکلے ہم نے اس کو کہا عبد اللہ کو ہماری اطلاع کرو۔ پس وہ گیا پھر نکلے عبد اللہ اور کہنے لگے کہ مجھ کو خبر ہوتی ہے تمہارے آنے کی پھر میں نہیں نکلتا صرف اس خیال سے کہ کہیں تم کو میرے وعظ سے ملال نہ ہو (یعنی سنتے سنتے بیزار نہ ہو جاؤ) اور رسول اللہ ہم کو وعظ سنانے کے لیے موقع اور وقت ڈھونڈتے (یعنی ہماری خوشی کا موقع) دنوں میں اس ڈر سے کہ ہم کو بار نہ ہو۔ (اس لیے کہ اگر دل نہ لگا اور وعظ سنا تو فائدہ کیا بلکہ گنہگار ہونے کا ڈر ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واعظ کو اسی وقت تک وعظ کہنا چاہیے اور قاری کو اتنا ہی قرآن پڑھنا چاہیے جہاں تک لوگ خوشی سے سنیں اور ان کا دل لگے اور ان پر بار نہ ہو)۔

۷۱۲۸- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۷۱۲۹- ابو وائل سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود ہم کو ہر جمعرات کو وعظ سناتے۔ ایک شخص بولا اے ابو عبد الرحمن (یہ کنیت ہے عبد اللہ بن مسعود کی) ہم تمہاری حدیث چاہتے ہیں اور پسند کرتے ہیں ہم یہ چاہتے ہیں کہ تم ہر روز ہم کو حدیث سنایا کرو۔ عبد اللہ نے کہا میں تم کو جو ہر روز حدیث نہیں سناتا تو اس وجہ سے کہ برا جانتا ہوں تم کو ملال دینا اور رسول اللہ ﷺ کئی دنوں میں کوئی دن مقرر کرتے۔ اس واسطے کہ آپ برا جانتے تھے ہم کو رنج دینا (یعنی بار ہونا)۔



رَجُلَاهُ قَالَتْ عَنْ عَائِشَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَصْنَعُ هَذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ ((يَا عَائِشَةُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا))۔

بابُ الْاِقْتِصَادِ فِي الْمَوْعِظَةِ

۷۱۲۷- عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ بَابِ عَبْدِ اللَّهِ نَنْتَظِرُهُ فَمَرَّ بِنَا يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّحَعِيُّ فَقُلْنَا أَعْلِمَهُ بِمَكَانِنَا فَدَعَلَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ إِنِّي أَخْبَرُ بِمَكَانِكُمْ فَمَا يَمْنَعُنِي أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ إِلَّا كَرَاهِيَةً أَنْ أُمْلِكُكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَحَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ مَخَافَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا۔

۷۱۲۸- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ مِنْ حَبَابٍ فِي رَوَاتِهِ عَنْ ابْنِ مُسْهِرٍ قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ۔

۷۱۲۹- عَنْ شَقِيقٍ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُذَكِّرُنَا كُلَّ يَوْمٍ خَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّا نَحِبُّ حَدِيثَكَ وَنَشْتَهِيهِ وَلَوْ دِدْنَا أَنَّكَ حَدَّثْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ إِلَّا كَرَاهِيَةً أَنْ أُمْلِكُكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَحَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا۔

کِتَابُ الْجَنَّةِ وَ صِفَةُ نَعِيمِهَا وَ أَهْلِهَا
جنت کا اور جنت کے لوگوں کا بیان

٧١٣- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((خُفَّتِ الْجَنَّةُ
بِالْمَكَارِهِ وَخُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ)) .

٧١٣١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

٧١٣٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ)) .

مِصْدَاقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ
مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءُ بِمَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ.

٧١٣٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((قَالَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا
عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى
قَلْبِ بَشَرٍ دُخْرًا بَلَاءَ مَا أَطَّلَعَكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ)) .

۷۱۳۰۔ انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت گھیری گئی ہے ان باتوں سے جو نفس کو ناگوار ہیں اور جہنم گھیری گئی ہے نفس کی خواہشوں سے۔

۷۱۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۱۳۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا (یعنی دنیا میں جو آدمی ہیں ان کی آنکھوں نے) نہ کسی کان نے سنا نہ کسی آدمی کے دل میں ان کا تصور آیا۔ اور یہ مضمون اللہ کی کتاب میں موجود ہے کوئی نہیں جانتا جو چھپایا گیا ہے ان کے لیے آنکھوں کا آرام۔ یہ بدلہ ہے ان کے کاموں کا۔

۷۱۳۳- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے تیار کیا اپنے نیک بندوں کے لیے وہ جو آنکھ نے نہیں دیکھا اور کان نے نہیں سنا اور کسی آدمی کے دل پر نہیں گزرا۔ یہ سب نعمتیں میں نے اٹھا رکھی ہیں ان کو چھوڑو جو اللہ نے تم کو بتلایا (یعنی جو نعمتیں اور لذتیں معلوم ہیں وہ کیسی عمدہ اور بھلی ہیں تو جنت کی نعمت اور لذت جس کا علم خدائے تعالیٰ نے نہیں دیا وہ کیسی ہوں گی)۔

(۷۱۳۰) ☆ یعنی یہ دونوں حجاب ہیں جنت اور دوزخ کے۔ پھر جو کوئی ان حجاب کو اٹھا دے وہ ان میں جاوے گا۔ نفس کو ناگوار باتیں جیسے ریاضت عبادت میں، مواظبت عبادات کی، صبر ان کی مشقتوں پر، غصہ روکنا، غفو حلم صدقہ جہاد وغیرہ اور نفس کی خواہشیں جیسے شراب خواری، زنا، اجنبی عورت کو گھورنا، نصیبت، جھوٹ، کھیل کود وغیرہ اور جو خواہشیں مباح ہیں وہ ان میں داخل نہیں اگرچہ کثرت ان کی مکروہ ہے اس ڈر سے کہ مبادا حرام میں لے جاویں یا بدل کو سخت کر دیں یا عبادت میں غافل کر دیں۔ (نووی)

۷۱۳۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ أُعَذِّدُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلَّهَ مَا أَطْلَعَكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ)) ثُمَّ قَرَأَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ.

۷۱۳۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کوئی نہیں جانتا جو چھپایا گیا ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک سے۔

۷۱۳۵- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ يَقُولُ شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيهِ الْجَنَّةَ حَتَّى انْتَهَى ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ ((فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ)) ثُمَّ اقْتَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ تَنَجَّاهُ جُنُوبُهُمْ عَنْ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءُ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ.

۷۱۳۵- سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کی ایک مجلس میں موجود تھا آپ نے جنت کا حال بیان کیا یہاں تک کہ بے انتہاء تعریف کی۔ پھر آخر میں فرمایا جنت میں وہ نعمت ہے جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی آدمی کے ذہن میں گزری۔ پھر اس آیت کو پڑھا جن لوگوں کی کروٹیں بچھونے سے جدا رہتی ہیں (یعنی رات کو جاگتے ہیں) اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کے عذاب سے ڈر کر اور اس کے ثواب کی طمع سے اور جو ہم نے ان کو دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ تو کوئی نہیں جانتا جو چھپا کر رکھی گئی ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک۔ یہ بدلہ ہے ان کے اعمال کا۔

بَابُ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرََّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا

باب: جنت میں اس درخت کا بیان جس کا سایہ سو سال تک چلنے پر بھی ختم نہیں ہوتا

۷۱۳۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرََّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ)).

۷۱۳۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو برس تک سوار چلتا ہے (اور وہ سایہ ختم نہ ہو)۔

۷۱۳۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ ((لَا يَقْطَعُهَا)).

۷۱۳۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ سو برس تک سوار اس کے سایہ میں چلے اور اس کو طے نہ کرے۔

۷۱۳۸- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرََّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا)).

۷۱۳۸- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو برس تک سوار چلے اور وہ تمام نہ ہو۔

۷۱۳۹- قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ الزُّرَقِيُّ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّائِبُ الْجَوَادُ الْمَضْمَرُ السَّرِيعُ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا))

۷۱۳۹- ابو حازم نے کہا یہ حدیث میں نے نعمان بن ابی عیاش زرقی سے بیان کی۔ انھوں نے کہا مجھ سے ابو سعید خدری نے بیان کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے تلے اچھے تیار کئے ہوئے تیز گھوڑے کا سوار سو برس تک چلے تو اس کو تمام نہ کر سکے۔

بَابُ إِحْدَالِ الرِّضْوَانِ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلَا يَسْخَطُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا

باب: اس بات کا بیان کہ جنتیوں پر اللہ تعالیٰ کبھی ناراض نہیں ہوگا

۷۱۴۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبُّ وَقَدْ أُعْطِينَا مَا لَمْ نَعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَلَا أُعْطِيَكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبُّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ أَحَلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا))

۷۱۴۰- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماوے گا بہشتی لوگوں سے اے بہشتیوں! سو وہ کہیں گے اے رب ہم حاضر ہیں خدمت میں اور سب بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے۔ پروردگار فرماوے گا تم راضی ہوئے؟ وہ کہیں گے ہم کیسے راضی نہ ہونگے ہم کو تو نے وہ دیا کہ اتنا اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا۔ پروردگار فرمائے گا کیا میں تم کو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دوں؟ وہ عرض کریں گے اے رب اس سے عمدہ کوئی چیز ہے؟ پروردگار فرماوے گا میں نے تم پر اپنی رضامندی اتاری اب میں اس کے بعد تم پر کبھی غصہ نہ ہوں گا۔

۷۱۴۱- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرَفَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ))

۷۱۴۱- سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جنت کے لوگ ایک دوسرے کو کھڑکیوں میں ایسا جھانکیں گے جیسے تم تارے کو دیکھتے ہو آسمان میں (یعنی ایک دوسرے سے اتنے بلند اور دور ہونگے بوجہ تفاوت درجات کے)۔

۷۱۴۲- أَبُو حَازِمٍ نے کہا میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی انھوں نے کہا میں نے ابو سعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے جیسے تم بڑے تارے کو جو موتی کی طرح چمکتا ہے پورب یا پچھم کے کنارے پر دیکھتے ہو۔

۷۱۴۲- قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي الْأَفْقِ الشَّرْقِيِّ أَوْ الْغَرْبِيِّ

۷۱۴۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۱۴۳- عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا
نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ.

۷۱۴۴- ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جنت کے لوگ اوپر کی کھڑکی والوں کو جھانکیں گے اپنے اوپر جیسے تارے کو دیکھتے ہیں جو چمکتا ہوا ہو اور دور ہو آسمان کے کنارے پر پورب میں یا پچھتم میں۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ ان میں درجوں کا فرق ہوگا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ درجے تو پیغمبروں کے ہوں گے اوروں کو نہیں ملیں گے؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان درجوں میں وہ لوگ ہونگے جو ایمان لائے اللہ پر اور سچا جانا (انھوں نے پیغمبروں کو)۔

۷۱۴۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ مِنَ الْأَفْقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوْ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ))
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ ((بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللَّهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ))

۷۱۴۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں بہت چاہنے والے میرے وہ لوگ ہوں گے جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔ ان میں سے کوئی یہ خواہش رکھے گا کاش اپنے گھر والوں اور مال سب کو صدقہ کرے اور مجھ کو دیکھ لیوے۔

۷۱۴۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مِنْ أَشَدِّ أُمْتِي لِي خَبَأٌ نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَأَى بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ))

باب: جنت کے بازار اور اس میں موجود نعمتوں اور حسن و جمال کا بیان

بَابُ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنَالُونَ فِيهَا مِنَ النِّعَمِ وَالْجَمَالِ

۷۱۴۶- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جنت میں ایک بازار ہے جس میں بہشتی لوگ ہر جمعہ کے دن جمع ہوا کریں گے۔ پھر شمالی ہوا چلے گی سو وہاں کا گرد اور غبار (جو مشک اور زعفران ہے) ان کے چہروں اور کپڑوں پر پڑے گا۔ سو ان کا حسن اور جمال زیادہ ہو جاوے گا پھر پلٹ آویں گے اپنے گھر والوں کی طرف اور گھر والوں کا بھی حسن اور جمال بڑھ گیا ہوگا۔ سو ان سے ان کے گھر والے کہیں گے خدا کی قسم تمہارا حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہے۔ پھر وہ جواب دیں گے کہ خدا کی قسم تمہارا بھی حسن اور جمال ہمارے بعد زیادہ ہو گیا۔

۷۱۴۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَأْتُونَهَا كُلُّ جُمُعَةٍ فَتَهْبُ رِيحُ الشَّمَالِ فَتَحْشُرُ فِي وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِهِمْ وَقَدْ أَزْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ أَزْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُونَ وَأَنْتُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ أَزْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا))

بَابُ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَصِفَاتُهُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ ٧١٤٧- عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ إِمَّا تَفَاخَرُوا وَإِمَّا تَذَكَّرُوا الرِّجَالُ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ أَمْ النِّسَاءُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ لَمْ يَقُلْ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَى أَضْوَاءِ كَوَكَبٍ ذُرِّي فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرَى مِنْهُمَا سَوْفَهُمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ أَغْزَبُ))

٧١٤٨- عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ اخْتَصَمَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ أَتَيْتُمْ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ فَسَأَلُوا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلْيَةَ.

٧١٤٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوَكَبٍ ذُرِّي فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتَفَلُّونَ

باب: اس بات کا بیان کہ جنتیوں کے پہلے گروہ کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح ہونگے

٤١٣٧- محمد سے روایت ہے لوگوں نے فخر کیا یا ذکر کیا کہ جنت میں مرد زیادہ ہونگے یا عورتیں زیادہ ہونگی؟ ابو ہریرہؓ نے کہا کیا ابو القاسم یعنی رسول اللہؐ نے نہیں فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت میں جاوے گا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہو گا اور جو گروہ اس کے بعد جاوے گا وہ آسمان کے بڑے چمکدار تارے کی طرح ہو گا۔ ان میں سے ہر مرد کے لیے دو دو بیبیاں ہونگی جن کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے پرے نظر آوے گا اور جنت میں کوئی بے جور و نہ ہو گا۔

٤١٣٨- محمد بن سیرین سے روایت ہے عورت اور مرد جھگڑے کہ جنت میں کون زیادہ ہونگے تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا انھوں نے کہا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

٤١٣٩- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے جو گروہ جنت میں جائے گا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہونگے۔ پھر جو گروہ ان کے بعد جاوے گا وہ سب سے زیادہ چمکتے ہوئے تارے کی طرح ہو گا۔ اور جنتی نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ نہ تھوکیں گے نہ ناک سکیں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور پسینہ سے مشک کی خوشبو آوے گی۔

(٤١٣٧) ☆ قاضی نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جنت میں عورتیں زیادہ ہونگی اور دوسری حدیث میں ہے کہ جہنم میں بھی عورتیں زیادہ ہونگی۔ پس دونوں حدیثوں سے یہ بات نکلی کہ عورتیں بہ نسبت مردوں کے خلقت میں زائد ہیں اور یہ حدیث آدمی عورتوں سے متعلق ہے ورنہ حور ان بہشتی ان کے سوا ہونگی۔ اس زمانہ میں مردم شماری کے نتائج سے بھی اکثر مقامات میں یہی متحقق ہوا کہ عورتیں بہ نسبت مردوں کے زائد ہیں اور عورتیں بہ نسبت مردوں کے کم مرتبی ہیں۔ پس ہماری شریعت میں جو ایک مرد کو کئی عورتیں جائز ہو میں وہ فطرت اور مصلحت کے موافق ہے اور قیاس حضرت آدم علیہ السلام پر درست نہیں کیونکہ اس وقت دوسری کوئی عورت نہ تھی۔ علاوہ اس کے حضرت حوا میں وہ صفات تھیں جو اور عورتوں میں نہیں ہیں۔

ان کی انگلیٹھیوں میں عود سلگتا ہوگا اور ان کی پیپیاں حوریں ہونگی بڑی آنکھ والی اور ان کی عادتیں ایک شخص کی عادتوں کے موافق ہونگی (یعنی سب کے اخلاق یکساں ہوں گے) اپنے باپ آدم کی صورت پر ہوں گے۔ ساٹھ ہاتھ کا قد ہوگا۔

۷۱۵۰- ترجمہ وہی جو گزرا۔ اس میں دو گروہوں کے بعد اتنا زیادہ ہے کہ پھر ان کے بعد کئی درجے ہوں گے۔

أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْآلُوءُ وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ أَخْلَاقُهُمْ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ))

۷۱۵۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً ثُمَّ هُمْ بَعْدَ ذَلِكَ مَنَازِلُ لَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَزُقُّونَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَمَجَامِرُهُمُ الْآلُوءُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ أَخْلَاقُهُمْ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى طَوْلِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُونَ ذِرَاعًا قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ))

باب: جنت اور اہل جنت کی صفات اور ان کی صبح و شام کی تسبیحات کا بیان

۷۱۵۱- ترجمہ وہی جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ان کے برتن بھی سونے کے ہوں گے اور یہ کہ جنت والوں میں کوئی اختلاف نہ ہوگا نہ بغض۔ ان کے دل ایک دل کی طرح ہونگے اور وہ پاکی کریں گے اپنے پروردگار کی صبح اور شام (یعنی تسبیح کریں گے)۔

بَابُ فِي صِفَاتِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِهَا وَتَسْبِيحِهِمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا

۷۱۵۱- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلْجُ الْجَنَّةَ صُورُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَتَغَوَّطُونَ فِيهَا وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَصُقُّونَ فِيهَا أَنْتَهُمْ وَأَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الْآلُوءِ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يَرَى مَخُ سَاقِيَهُمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ))

وَلَا تَبَاغُضُ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ
بُكْرَةً وَعَشِيًّا))

۷۱۵۲- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ قَالُوا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشِحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفْسَ))

۷۱۵۳- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ ((كَرَشِحِ الْمِسْكِ))

۷۱۵۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يُولُونَ وَلَكِنْ طَعَامُهُمْ ذَاكَ جُشَاءٌ كَرَشِحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالْحَمْدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفْسَ قَالَ وَفِي حَدِيثٍ حِجَاجِ طَعَامُهُمْ ذَلِكَ))

۷۱۵۵- وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَيُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّكْبِيرَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفْسَ))

۷۱۵۲- جابر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جنت کے لوگ کھاویں گے اور پیویں گے لیکن نہ تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ کریں گے نہ ناک سکیں گے۔ لوگوں نے عرض کیا پھر کھانا کدھر جاوے گا؟ آپ نے فرمایا ایک ڈکار ہوگی اور پسینہ آوے گا اس میں مشک کی خوشبو ہوگی (بس ڈکار اور پسینہ سے کھانا تحلیل ہو جاوے گا) اور تسبیح اور تحمید (یعنی سبحان اللہ اور الحمد للہ) کا ان کو الہام ہو گا جیسے سانس کا الہام ہوتا ہے۔

۷۱۵۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۱۵۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۱۵۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس روایت میں بجائے تحمید کے تکبیر ہے۔

(۷۱۵۲) یعنی بہشت عالم پاک ہے وہاں کے کھانے کا فضلہ اس عالم کی طرح نہیں بلکہ وہاں کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینہ ہو کر نکل جایا کرے گا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہے اس طرح اس عالم پاک میں سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا دم لینے کے قائم مقام ہو کر روح کا راحت افزا ہوگا۔

نووی نے کہا اہل سنت اور اکثر مسلمانوں کا مذہب یہ ہے کہ جنت کے لوگ کھاویں گے اور پیویں گے اور تمام مزے اٹھاویں گے جنت میں اور یہ نعمتیں ہمیشہ رہیں گی کبھی ختم نہ ہوگی اور جنت کی نعمتیں دنیا کی نعمتوں کے ساتھ مشابہ ہیں صورت اور نام میں اور حقیقت ان کی اور ہے۔

۷۱۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لَا يَبْئَسُ لَا تَبْلَى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ)) .

۷۱۵۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جنت میں جاوے گا چین سے رہے گا بے غم رہے گا نہ کبھی اس کے کپڑے گلیں گے نہ جوانی اس کی ختم ہوگی (یعنی سدا جوان ہی رہے گا کبھی بوڑھا نہ ہوگا)۔

۷۱۵۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يُنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقُمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيُوا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشَبُّوا فَلَا تَهَرَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْئَسُوا أَبَدًا)) فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَنُودُوا أَنْ تِلْكَ الْجَنَّةُ أَوْرِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ .

۷۱۵۷- ابو سعید خدریؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پکارے گا پکارنے والا (جنت کے لوگوں کو) مقرر تمہارے واسطے یہ ٹھہر چکا کہ تم تندرست رہو گے کبھی بیمار نہ پڑوے اور مقرر تم زندہ رہو گے کبھی نہ مرو گے اور مقرر تم جوان رہو گے کبھی رنج نہ ہوگا اور یہی مطلب ہے خدا کے اس قول کا کہ بہشت والے آواز دیے جاویں گے یہ تمہاری بہشت ہے جس کے تم وارث ہوئے۔ اس وجہ سے کہ تم نیک اعمال کرتے رہے۔

۷۱۵۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لَوْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُولُهَا سِتُّونَ مِيلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُونَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا)) .

۷۱۵۸- عبد اللہ بن قیسؓ یعنی ابو موسیٰ اشعرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کو جنت میں ایک خیمہ ملے گا جو ایک ہی خولدار موتی کا ہوگا اور اس کی لمبائی ساٹھ میل تک ہوگی۔ اس میں اس مومن کی بیبیاں ہوں گی اور وہ ان پر گھوما کرے گا۔ پھر ایک دوسرے کو نہ دیکھے گا (بوجہ کشادگی کے)۔

۷۱۵۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةٌ مِنْ لَوْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ)) .

۷۱۵۹- عبد اللہ بن قیسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک خولدار موتی کا خیمہ ہوگا جس کی چوڑائی ساٹھ میل کی ہوگی۔ اس کے ہر کونے میں لوگ ہوں گے جو دوسرے کو نہ والوں کو نہ دیکھتے ہوں گے۔ مومن ان پر دورہ کرے گا (کیونکہ وہ لوگ مومن کے گھر والے ہوں گے)۔

۷۱۶۰- عَنْ أَبِي مُوسَى بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لِلْمُؤْمِنِ لَا يَرَاهُمْ)) .

۷۱۶۰- ابو موسیٰ اشعرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیمہ ایک موتی ہوگا جس کا لمباؤ اچان میں بھی ساٹھ میل کا ہوگا اس کے اور کونے میں مسلمان کی بیبیاں ہوں گی جن کو دوسرے لوگ نہ دیکھ سکیں گے (یعنی ایک محل کے لوگ دوسرے محل کے لوگوں کو نہ

الْآخِرُونَ))

دیکھیں گے بوجہ وسعت اور دوری کے)۔

۷۱۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۷۱۶۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَيِّحَانٌ وَجَنِّحَانٌ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سیحان اور جیحان اور نیل اور فرات جنت کی

وَالْفَرَاتُ وَالنَّيْلُ كُلُّ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ))

نہروں میں سے ہیں۔

بَابُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْنَدَتْهُمْ مِثْلُ

باب: جنت کے ایک گروہ کا بیان جن کے دل چڑیوں

أَفْنَدَةِ الطَّيْرِ

کے سے ہوں گے

۷۱۶۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

۷۱۶۲- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت

((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْنَدَتْهُمْ مِثْلُ أَفْنَدَةِ الطَّيْرِ))

میں کچھ لوگ جاویں گے جن کے دل چڑیوں کے سے ہیں۔

۷۱۶۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۷۱۶۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے حضرت آدم کو بنایا اپنی

((خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ طُولُهُ

صورت پر ان کا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا۔ جب ان کو بنا چکا تو فرمایا جا اور

سِتُونَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى

ان فرشتوں کو سلام کر اور وہاں کئی فرشتے بیٹھے ہوئے تھے اور سن وہ

أُولَئِكَ النَّفَرُ وَهُمْ نَفَرٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ

تھے کیا جواب دیتے ہیں۔ کیونکہ تیرا اور تیری اولاد کا یہی سلام ہے۔

(۷۱۶۱) ☆ نووی نے کہا سیحان اور جیحان جیحون کے سوا ہیں یہ سیحان اور جیحان جو حدیث میں مذکور ہیں وہ ارمن کے بلاد میں ہیں تو جیحان مصیصہ کی نہر ہے اور سیحان اذہ کی اور یہ دونوں بہت بڑی نہریں ہیں۔ ان دونوں میں جیحان بڑی ہے اور جوہری نے جو صحاح میں کہا کہ جیحان شام میں ایک نہر ہے غلط ہے یا شام سے مراد ارمن کے بلاد ہیں مجازاً بوجہ قرب کے۔ حازمی نے کہا سیحان ایک نہر ہے مصیصہ کے پاس اور وہ جیحون کے سوا ہے۔ صاحب نہایہ نے کہا سیحان اور جیحان دونوں نہریں عوام میں مصیصہ کے پاس ہیں اور طرطوس کے اور جیحون وہ ایک نہر ہے خراسان کے پرے رخ کے پاس اور وہ جیحان کے سوا ہے۔ اسی طرح جیحون مغار ہے سیحان کے اور قاضی عیاض نے جو کہا کہ یہ چار نہریں بلاد اسلام کی بڑی نہریں ہیں نیل مصر میں اور فرات عراق میں اور سیحان اور جیحان یا سیحون اور جیحون خراسان میں تو اس میں کئی غلطیاں ہیں ایک تو یہ کہ فرات عراق میں نہیں ہے بلکہ وہ فاصل ہے درمیان شام اور جزیرہ کے۔ دوسرے سیحان اور جیحان اور ہیں اور سیحون اور جیحون اور تیسرے یہ کہ سیحان اور جیحان شام میں نہیں بلکہ ارمن کے بلاد میں قریب شام کے۔ اور یہ جو فرمایا کہ جنت کی نہریں ہیں اس کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ وہاں اسلام پھیل جاوے گا اور ان نہروں کا پانی جن سے مسلمانوں کا جسم بنے گا جنت میں جاوے گا۔ دوسرے یہ کہ درحقیقت ان نہروں میں جنت کا ایک مادہ ہے کیونکہ جنت پیدا ہو چکی ہے اور موجود ہے اور اہل سنت کا یہی مذہب ہے اور یہی معنی صحیح ہے اور کتاب الایمان میں گزرا کہ فرات اور نیل جنت سے نکلی ہیں اور بخاری میں ہے کہ سدرۃ المنتہی کی جڑ ہے۔ انتہی

(۷۱۶۲) ☆ یعنی نرم اور ضعیف خدا کے خوف سے یا متوکل چڑیوں کی طرح۔

(۷۱۶۳) ☆ اللہ جل جلالہ نے حضرت آدم کو بنایا اپنی صورت پر یعنی آدم کی صورت پر جو صورت ان کی دنیا میں تھی اور جس پر مرے اسی

صورت پر پیدا ہوئے اور اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی۔

آدم ساٹھ ہاتھ کے تھے پھر ان کے بعد لوگوں کے قد گھٹتے گئے یعنی حضرت آدم سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا آدمیوں کے قد

حضرت آدم گئے اور کہا السلام علیکم۔ فرشتوں نے جواب میں کہا السلام علیک ورحمة اللہ تو ورحمة اللہ بڑھایا۔ تو جو کوئی بہشت میں جائے گا وہ آدم کی صورت پر ہوگا یعنی ساٹھ ہاتھ کا لمبا۔ (حضرت نے فرمایا آدم ساٹھ ہاتھ کے تھے) پھر ان کے بعد لوگوں کے قد گھٹتے گئے اب تک۔

فَاسْتَمِعْ مَا يُحْيِيُونَكَ فَإِنَّهَا تَحْيِيَّتُكَ وَتَحْيِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ قَالَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ وَطُولُهُ سِتُونَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهُ حَتَّى الْآنَ))

باب: جہنم کا بیان (خدا ہم کو اس سے بچاوے)

بَابٌ فِي شِدَّةِ حَرِّ نَارِ جَهَنَّمَ وَبَعْدِ قَعْرِهَا وَمَا تَأْخُذُ مِنَ الْمُعَذِّبِينَ

۷۱۶۴- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس دن جہنم لائی جائے گی اس کی ستر ہزار باگیں ہوں گی اور ہر ایک باگ کو ستر ہزار فرشتے کھینچتے ہوں گے (تو کل فرشتے جو جہنم کو کھینچ کر لائیں گے چار ارب نوے کروڑ ہوں گے)۔

۷۱۶۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا))

۷۱۶۵- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ آگ تمہاری جس کو آدمی روشن کرتا ہے ایک حصہ ہے اس میں گرمی کا جہنم کی آگ میں ایسے ستر حصے گرمی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا قسم خدا کی یہی آگ کافی تھی (جلانے کے لیے) یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا وہ تو اس سے ساٹھ پر نو حصے زیادہ گرم ہے ہر حصہ میں اتنی گرمی ہے۔

۷۱۶۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((نَارُكُمْ هَذِهِ الَّتِي يُوقِدُ ابْنُ آدَمَ جُزْءًا مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ)) قَالُوا وَاللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَكَا فَيَّةً يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((فَإِنَّهَا فَضَّلَتْ عَلَيْهَا بِسَعَةِ وَسَعَتَيْنِ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا))

۷۱۶۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۱۶۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا))

۷۱۶۷- ابو ہریرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ

۷۱۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ

اللہ قد بھی گھٹتے گئے۔ بہشت میں سب برابر ہو جائیں گے۔ ہر چند ساٹھ ہاتھ کا اس وقت میں خوشنا نہیں معلوم ہوتا اس واسطے کہ ہمارے قد چھوٹے چھوٹے ہیں۔ لیکن بہشت میں خوشنا معلوم ہوگا اس واسطے کہ سب برابر ہو جائیں گے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیکم کرنا اور جواب میں وعلیک السلام ورحمة اللہ کہنا حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے جو سلام علیک چھوڑ کے بندگی یا بحر یا آداب یا کورنش کرے وہ درحقیقت ناخلف ہے کہ اس نے اپنے قد کی خاندان کی راہ چھوڑی بلکہ جس نے آدم کا طریقہ چھوڑا جو اللہ تعالیٰ نے ان کو بتلایا وہ آدمی نہیں ہے۔ (تحفۃ الاخیار)

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إِذْ سَمِعَ وَجِبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((تَذَرُونَ مَا هَذَا)) قَالَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ((هَذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مِنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ الْآنَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَعْرِهَا))

تھے اتنے میں ایک دھماکے کی آواز آئی آپ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ ایک پتھر ہے جو جہنم میں پھینکا گیا تھا ستر برس پہلے وہ جا رہا تھا اب اس کی تہ میں پہنچا (معاذ اللہ جہنم اتنی گہری ہے کہ اس کو چوٹی سے تہ تک ستر برس کی راہ ہے اور وہ بھی اس تیز حرکت سے جیسے پتھر اوپر سے نیچے کو گرنا ہے)۔

۷۱۶۸- عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((هَذَا وَقَعَ فِي أَسْفَلِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجِبَتَهَا))

۷۱۶۸- ابو ہریرہ سے ویسے ہی روایت ہے جیسے اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ وہ پتھر نیچے گرا۔ تم نے اس کا دھماکہ سنا۔

۷۱۶۹- عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ سَمُرَةَ أُمَّ سَمُرَةَ سَمِعَتْ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى حُجْرَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى غُنْفِهِ))

۷۱۶۹- سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے بعضوں کو ٹخنوں تک آگ پکڑے گی اور بعضوں کو ازار باندھنے کی جگہ تک اور بعضوں کو گردن تک۔

۷۱۷۰- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى حُجْرَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى تَرْقُوَّتِهِ))

۷۱۷۰- سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضوں کو جہنم کی آگ ٹخنوں تک پکڑے گی بعضوں کو گھٹنوں تک بعضوں کو کمر بند تک بعضوں کو ہنسی تک۔

۷۱۷۱- عَنْ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَجَعَلَ مَكَانَ حُجْرَتِهِ حَقْوَتَهُ

۷۱۷۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں بجائے حجز کے حقو ہے حقو بھی وہی ازار بندھنے کی جگہ۔

۷۱۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اُخْتُجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هَذِهِ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ وَقَالَتْ هَذِهِ يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهَذِهِ أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ وَرَبِّمَا قَالَ أَصِيبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ وَقَالَ لِهَذِهِ

۷۱۷۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ نے جھگڑا کیا۔ دوزخ نے کہا مجھ میں بڑے بڑے زوردار مغرور لوگ آویں گے اور جنت نے کہا مجھ میں ناتواں مسکین لوگ آویں گے۔ اللہ جل جلالہ نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں جس کو چاہوں گا تجھ سے عذاب کروں گا اور جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے میں جس پر

أَنْتَ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءِ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمْ مِلْؤُهَا)).

۷۱۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((تَحَاجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِي لَا يَدْخُلَنِي إِلَّا ضِعْفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَعَجَزُهُمْ فَقَالَ اللَّهُ لِلْجَنَّةِ أَنْتَ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءِ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتَ عَذَابِي أَعَذَّبُ بِكَ مِنْ أَشَاءِ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمْ مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِي فَيَضَعُ قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ فَهَذَا لَكَ تَمْتَلِي وَيُزَوِّي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ)).

۷۱۷۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت اور دوزخ نے بحث کی۔ دوزخ نے کہا مجھ میں وہ لوگ آویں گے جو متکبر اور زور والے ہیں اور جنت نے کہا مجھے کیا ہوا مجھ میں وہی لوگ آویں گے جو ناتواں ہیں لوگوں میں اور خراب ہیں اور عاجز ہیں (یعنی اکثر یہی لوگ ہونگے)۔ تب اللہ نے فرمایا جنت سے تو میری رحمت ہے میں تیرے ساتھ رحمت کرتا ہوں جس پر چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اور دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں عذاب کرتا ہوں تیرے ساتھ جس کو چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اور تم دونوں بھری جاؤ گی لیکن دوزخ نہ بھرے گی (اور سیر نہ ہوگی) پھر پروردگار اپنا پاؤں اس پر رکھ دے گا۔ وہ کہے گی بس بس۔ تب بھر جاوے گی اور ایک پر ایک سمٹ جاوے گی۔

(۷۱۷۳) نووی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اوپر گزرا چکا کہ ان احادیث میں دو مذہب ہیں ایک تو جمہور سلف اور طاغوت متکلمین کا وہ یہ ہے کہ ان کی تاویل نہ کریں گے بلکہ ان پر ایمان لاویں گے کہ وہ حق ہیں اور مراد وہ معنی ہے جو اللہ کے لائق ہے اور ظاہری معنی مراد نہیں ہے (یعنی وہ ظاہری جو متعارف ہے اور خاص ہے مخلوقات سے) دوسرا مذہب جمہور متکلمین کا یہ ہے کہ ان کی تاویل کریں گے جیسے لائق ہے اس مذہب کے موافق اس حدیث کی تاویل میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں قدم سے مراد مقدم ہے یعنی وہ لوگ رکھے گا جو آگے سے اللہ تعالیٰ نے تیار کئے تھے عذاب کے لیے۔ دوسرے یہ کہ قدم سے بعض مخلوقات کا قدم مراد ہے۔ تیسرے یہ کہ قدم سے کوئی مخلوق مراد ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ سب تاویلات فاسدہ ہیں اور قدم سے مراد پروردگار کا قدم مراد ہے اور دوسری روایت میں امام مسلم کی راجل کا لفظ موجود ہے اور وہ مراد فہم کے قدم کے اور راجل سے جماعت کا مراد لینا ابطال ہے حدیث کا۔ اس لیے کہ دوسری روایت قدم کی تائید کرتی ہے راجل کے معنی ظاہری کو اور معلوم نہیں ہوتا کہ ان متکلمین نے ایسی تاویلیں کیوں کیں اور آیات اور احادیث بے شمار کو اپنے زعم فاسد سے کیوں بگاڑا۔ کیا خوب ہوتا اگر وہ اپنے زعم کو ان آیات اور احادیث سے بگاڑتے اور جس تنزیہ کو انھوں نے اپنے دل سے تراشا ہے اس سے باز آتے۔ خداوند تعالیٰ جن باتوں سے پاک ہے وہ قرآن مجید میں بیان کر دی گئیں نہ وہ جنا ہے نہ جنا گیا ہے نہ اس کے جوڑ کا کوئی ہے نہ کوئی چیز اس کے مثل ہے اور حدیث میں ہے کہ وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ سوتا ہے نہ ادگھتا ہے اس کی ذات میں کوئی عیب نہیں ہے۔ بس یہی تنزیہ شرعی ہے اور جن باتوں کو خداوند تعالیٰ نے اپنے لئے ثابت کیا یا اس کے رسول نے ثابت کیا ان سے تنزیہ کرنا حماقت اور بے وقوفی ہے جیسے اترنا چڑھنا ہنسنا دیکھنا سننا تعجب کرنا بیٹھنا آواز دینا بات کرنا آنا جانا ہاتھ آکھ پاؤں نہ قدم یہ سب صفات قرآن اور حدیث سے ثابت ہیں اور اس باب میں اس قدر بے شمار آیات اور احادیث ہیں کہ تاویل اور تحریف کی گنجائش نہیں۔ اس لیے صحیح اور اسلم وہی چال ہے جو سلف رحمہم اللہ کی چال تھی کہ جو صفات پروردگار کی قرآن و حدیث میں آئی ہیں وہ اپنے ظاہر معنی لغوی پر محمول ہیں ان میں تاویل اور تحریف درست نہیں نہ تشبیہ ان کی مخلوقات کی صفات کے ساتھ۔ کیونکہ اللہ جل جلالہ کی ذات اور صفت دونوں پاک ہیں تشبیہ سے۔

۷۱۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اَخْتَجْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ)) وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ.

۷۱۷۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَخَاجَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِي لَا يَدْخُلْنِي إِلَّا ضَعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغَرَّتُهُمْ قَالَ اللَّهُ لِلْجَنَّةِ إِنَّمَا أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مَلُؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِي حَتَّى يَضَعَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رِجْلَهُ تَقُولُ قَطُّ قَطُّ قَطُّ فَهَذَا لِكَ تَمْتَلِي وَيُزَوَّى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَلَا يَظْلِمُ اللَّهُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا))

۷۱۷۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اَخْتَجْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ)) فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَى قَوْلِهِ وَلِكُلِّكُمَا ((عَلَيَّ مَلُؤُهَا)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنَ الزِّيَادَةِ.

۷۱۷۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَخْتَجْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ)) فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَى قَوْلِهِ وَلِكُلِّكُمَا ((عَلَيَّ مَلُؤُهَا)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنَ الزِّيَادَةِ.

۷۱۷۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَخْتَجْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ)) فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَى قَوْلِهِ وَلِكُلِّكُمَا ((عَلَيَّ مَلُؤُهَا)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنَ الزِّيَادَةِ.

(۷۱۷۵) نووی نے کہا اس میں دلیل ہے اہل سنت کی کہ ثواب اعمال پر منحصر نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ پیدا ہوتے ہی جنت میں جاویں گے اور یہی حکم ہے اطفال اور مجاہدین کا وہ بھی بغیر اعمال کے جنت میں جاویں گے اللہ کی رحمت اور فضل سے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ جنت کی وسعت بے حد ہے۔ کیونکہ حدیث صحیح میں ہے کہ ایک شخص کو جنت میں دس دنیا کے برابر جگہ ملے گی باوجود اس کے اس میں خالی جگہ رہے گی۔ انتہا

دوزخ کہتی رہے گی اور کچھ ہے اور کچھ ہے (یعنی اور لوگوں کو مانگے گی) یہاں تک کہ مالک عزت والا بڑی برکت والا بلندی والا اپنا قدم اس میں رکھ دے گاتب وہ کہنے لگے گی بس بس۔ قسم تیری عزت کی اور ایک میں ایک سمٹ جاوے گی۔

۷۱۷۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ وَعِزَّتِكَ وَيَزْوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ))

۷۱۷۸- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ شَيْبَانَ.

۷۱۷۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَيَزْوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتَّى يُنْشِئَ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا فَيَسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ))

۷۱۸۰- عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَبْقَى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَبْقَى ثُمَّ يُنْشِئُ اللَّهُ تَعَالَى لَهَا خَلْقًا مِمَّا يَشَاءُ))

۷۱۸۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يُجَاءُ بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ كَبْشٌ أَمْلَحُ زَادَ أَبُو كُرَيْبٍ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاتَّفَقَا فِي بَاقِي الْحَدِيثِ فَيَقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيُشْرَبُونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ قَالَ وَيُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا قَالَ فَيُشْرَبُونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيَذْبَحُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ فَلَا

۷۱۷۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمیشہ جہنم میں لوگ ڈالے جائیں گے اور وہ یہی کہے گی اور کچھ ہے یہاں تک کہ پروردگار عزت والا اپنا قدم اس میں رکھ دے گاتب تو سمٹ کر ایک میں ایک رہ جاوے گی اور کہنے لگے گی بس بس۔ قسم تیری عزت اور کرم کی اور ہمیشہ جنت میں خالی جگہ رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک مخلوق کو پیدا کرے گا اور اس کو اس جگہ میں رکھے گا۔

۷۱۸۰- انس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں جتنی اللہ تعالیٰ چاہے گا اتنی جگہ خالی رہ جائے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوسری مخلوق پیدا کرے گا۔

۷۱۸۱- ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن موت کو لایا جائے گا ایک سفید مینڈھے کی شکل میں اور جنت اور دوزخ کے بیچ میں اس کو ٹھہرایا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا اے جنت والو تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ اپنا سر اٹھاویں گے اور اس کو دیکھیں گے اور کہیں گے ہاں ہم پہچانتے ہیں یہ موت ہے۔ پھر کہا جاوے گا اے دوزخ والو تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ سر اٹھاویں گے اور دیکھیں گے اور کہیں گے ہاں ہم پہچانتے ہیں یہ موت ہے۔ پھر حکم ہو گا وہ مینڈھا زنج کیا جاوے گا۔ پھر کہا جاوے گا اے جنت والو تم کو ہمیشہ رہنا ہے کبھی موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو تم کو ہمیشہ رہنا ہے کبھی موت نہیں ہے۔ پھر رسول اللہ

نے یہ آیت پڑھی اور ڈرا انکو افسوس کے دن سے جب فیصلہ ہو جاوے گا اور وہ غفلت میں ہیں اور وہ یقین نہیں کرتے۔ آپ نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے دنیا کی طرف (یعنی دنیا میں ایسے مشغول ہیں کہ قیامت کا ڈر نہیں)۔

۷۱۸۲- ترجمہ وہی جو گزرا۔

مَوْتٍ وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ) قَالَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْذَرَهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الدُّنْيَا.

۷۱۸۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أُدْخِلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ قِيلَ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ)) وَلَمْ يَقُلْ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ أَيْضًا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الدُّنْيَا.

۷۱۸۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يُدْخِلُ اللَّهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَيُدْخِلُ أَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُومُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ فَيَقُولُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ كُلُّ خَالِدٍ فِيمَا هُوَ فِيهِ)).

۷۱۸۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَصَارَ أَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ أَتَى بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزِدُّ أَهْلَ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزِدُّ أَهْلَ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ)).

۷۱۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ضَرَسُ الْكَافِرِ أَوْ نَابُ الْكَافِرِ مِثْلُ

۷۱۸۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جنت والوں کو جنت میں اور دوزخ والوں کو دوزخ میں لے جاوے گا پھر پکارنے والا ان کے بیچ کھڑا ہوگا اور کہے گا اے جنت والو موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو موت نہیں ہے۔ ہر ایک اپنے مقام میں ہمیشہ رہے گا۔

۷۱۸۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جنت والے جنت میں جائیں گے اور دوزخ والے دوزخ میں تو موت لائی جائے گی اور جنت اور دوزخ کے بیچ میں ذبح کی جاوے گی۔ پھر ایک پکارنے والا پکارے گا اے جنت والو اب موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو اب موت نہیں ہے۔ جنت والوں کو یہ سن کر خوشی پر خوشی حاصل ہوگی اور دوزخ والوں کو رنج پر رنج زیادہ ہوگا۔

۷۱۸۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کافر کا دانت یا اس کی کچلی احد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس

(۷۱۸۵) ☆ یہ اس واسطے ہوگا تاکہ عذاب زیادہ ہو اور یہ سب باتیں ممکن ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ان پر قدرت ہے اور بخبر صادق نے ان کی خبر دی اس لیے ایمان ان پر واجب ہے۔ (نووی)

أُحْدٍ وَغِلْظُ جُلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ))

کی کھال کی دہانزت اور گندگی تین دن کی راہ ہوگی۔

۷۱۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ ((مَا يَنْ

۷۱۸۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

مَنْكِبِي الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّكَّابِ

نے فرمایا کافر کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں تیز رو سوار کے

الْمُسْرِعِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ الْوَكَيْعِي فِي النَّارِ

تین دن کی راہ ہوگی۔

۷۱۸۷- عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ

۷۱۸۷- حارثہ بن وہب سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا کیا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ

میں تم کو نہ بتلاؤں جنت کے لوگ؟ لوگوں نے کہا بتلائیے فرمایا ہر

الْجَنَّةِ قَالُوا بَلَى قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ناتواں لوگوں کے نزدیک ذلیل اگر قسم کھالیوے اللہ کے بھروسے

كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَةٍ

پر البتہ اللہ تعالیٰ اس کو سچا کر دے اور پھر فرمایا کیا میں تم کو نہ بتلاؤں

ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ قَالُوا بَلَى قَالَ

دوزخ والے؟ لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں بتلائیے آپ نے

كُلُّ عُتْلٍ جَوَاطِ مُسْتَكْبِرٍ

فرمایا ہر جھگڑالو بڑے پیٹ والا مغرور یا ہر موٹا مغرور یا ہر مال جمع

کرنے والا مغرور۔

۷۱۸۸- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ

۷۱۸۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

قَالَ ((أَلَا أُذِلُّكُمْ))

۷۱۸۹- عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ الْخُزَاعِيِّ يَقُولُ

۷۱۸۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ دوزخ والا ہر

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ

موٹا حرام خور چغل خور یا دغا بازی سے ایک قوم میں شریک ہونے

الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى

والا گھمنڈ والا ہے۔

اللَّهِ لِأَبْرَةٍ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ جَوَاطِ

زَيْمٍ مُتَكَبِّرٍ))

۷۱۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

۷۱۹۰- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((رَبُّ

کئی لوگ ایسے ہیں جن پر غبار پڑا ہوا ہے پریشان حالت میں

أَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ

دروازوں پر سے دھکیلے جاتے ہیں پر اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے

لِأَبْرَةٍ))

پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کرے (یعنی خدا کے

نزدیک مقبول ہیں گو دنیا داروں کی نظروں میں حقیر ہیں)۔

۷۱۹۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ خَطَبَ

۷۱۹۱- عبد اللہ بن زمعہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے خطبہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ النَّاقَةَ

پڑھا اور حضرت صالح کی اونٹنی کا ذکر کیا اور اس شخص کا ذکر کیا

وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَهَا فَقَالَ ((إِذَا انْبَعَثَ أَشْقَاهَا

جس نے اس اونٹنی کو زخمی کیا۔ آپ نے فرمایا جب اٹھا اس قوم

أَبْعَثَ بِهَا رَجُلٌ غَزِيرٌ عَارِمٌ مَبِيعٌ فِي رَهْطِهِ
مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ)) ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ فَوَعِظَ فِيهِنَّ
ثُمَّ قَالَ إِيَّاهُمْ يَجْلِدُ أَحَدُكُمْ امْرَأَتَهُ فِي رِوَايَةِ أَبِي
بَكْرٍ ((جَلَدَ النِّسَاءَ)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ
((جَلَدَ الْعَبْدَ وَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ
يَوْمِهِ)) ثُمَّ وَعِظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرِطَّةِ
فَقَالَ ((إِيَّاهُمْ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ))

میں کا بڑا بد بخت اٹھا اس کام کے لیے ایک شخص عزت والا شری
مفسد خبیث اپنے کنبہ کا زور رکھنے والا جیسے ابو زمعه ہے۔ پھر
عورتوں کا ذکر کیا اور ان کے مقدمہ میں نصیحت کی فرمایا کس واسطے
تم میں سے کوئی اپنی عورت کو مارتا ہے جیسے لونڈی یا غلام کو مارتا
ہے اور شاید وہ اسی دن شام کو اس کو اپنے پاس سلاوے (تو شام کو
محبت اور دن کو ایسی سخت مار نہایت نامناسب ہے)۔ پھر لوگوں کو
نصیحت کی گوز پر ہنسنے سے اور فرمایا کیوں تم میں سے کوئی ہنستا ہے
اس کام پر جو خود بھی کرتا ہے (یعنی ہوا کا صادر ہونا ضروری ہے
اور ہر ایک آدمی گوز لگاتا ہے پھر دوسرے پر ہنسانا دانی ہے)۔

۷۱۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ لُحْيٍ بَنِ قَمْعَةَ بَنِ
خَدِيفَ أَبَا بَنِي كَعْبٍ هَؤُلَاءِ يَجْرُ قُصْبُهُ فِي
النَّارِ))

۷۱۹۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا میں نے عمرو بن لحي کو دیکھا جو بنی کعب (ان لوگوں) کا
باپ تھا (یعنی جد اعلیٰ) وہ اپنی آنتیں کھینچ رہا ہے جہنم میں۔

۷۱۹۳- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ إِنَّ
الْبَحِيرَةَ الَّتِي يُنْمَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ فَلَا يَحْلُبُهَا
أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَأَمَّا السَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا
لِلْأَهْتِيهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((رَأَيْتُ
عَمْرَو بْنَ عَامِرِ الْخَزَاعِيِّ يَجْرُ قُصْبُهُ فِي النَّارِ
وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السُّيُوبَ))

۷۱۹۳- سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے بحیرہ وہ
جانور ہے جس کا دودھ دوہنا موقوف کیا جاتا ہے بتوں کے لیے
تو کوئی آدمی اس جانور کا دودھ نہ دوہ سکتا اور سائبہ وہ ہے جس کو
اپنے معبودوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اس پر کوئی بوجھ نہ لادتے
تھے اور ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے عمرو بن
عامر خزاعی کو دیکھا وہ اپنی آنتیں جہنم میں کھینچ رہا تھا اور سب سے
پہلے سائبہ اسی نے نکالا۔

۷۱۹۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
((صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ
سَيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ))

۷۱۹۴- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
دو قسمیں ہیں دوزخیوں کی جن کو میں نے نہیں دیکھا (یعنی دنیا
میں ابھی وہ پیدا نہیں ہوئے) ایک تو وہ لوگ جن کے پاس کوڑے
ہیں بیل کی دموں کی طرح اور لوگوں کو ان سے مارتے ہیں (ظلم

(۷۱۹۳) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے اور بعض کافر مرتے ہی وہاں بھیج دیے جاتے ہیں۔

۱ ☆ دوسری روایت میں ہے کہ اسی نے سائبہ کو نکالا تھا (سائبہ وہ جانور ہے جو مشرک اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اور اس پر بوجھ نہ لادتے تھے)۔

وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيزَاتٌ مَائِلَاتٌ
رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ
الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ
مَسِيرَةٍ كَذَا وَكَذَا))

سے) اور ایک عورتیں ہیں جو کپڑا پہنے ہیں پر نکلی ہیں (یا خدا تعالیٰ کا
ان پر احسان ہے پر وہ شکر نہیں کرتیں)۔ خاوند کو سیدھے راستہ
سے بہکانے والیاں خود بہکنے والیاں (یا منگتے ہوئے چلنے والیاں
منگاتے ہوئے اپنے کندھوں کو اتراتے ہوئے) ان کے سر گویا بختی
اونٹوں کے کوہان ہیں (جوڑا بڑا کرنے والیاں کپڑا موباف لگا کر)
ایک طرف جھکے ہوئے وہ جنت میں نہ جاویں گی بلکہ جنت کی خوشبو
بھی نہ سونگھیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی دور سے آتی
ہے (یہ عورتیں کافر ہوں گی اگر ان باتوں کو حلال سمجھ کر کرتی ہوں
ورنہ مراد یہ ہے کہ اول دہلہ میں ان کو جنت نصیب نہ ہوگی)۔

۷۱۹۵- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریب
ہے اگر تو دیر تک جیا تو دیکھے گا ایسے لوگوں کو جن کے ہاتھوں میں
بیل کی دم کی طرح ہوں گے (یعنی کوڑے) اور وہ صبح کریں گے
اللہ تعالیٰ کے غصے میں اور شام کریں گے اللہ کے قہر میں۔
۷۱۹۶- ترجمہ وہی ہے۔ اس میں بجائے قہر کے لعنت ہے۔

۷۱۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((يُوشِكُ أَنْ طَالَتْ بَكَ مُدَّةٌ أَنْ تَرَى
قَوْمًا فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُونَ فِي
غَضَبِ اللَّهِ وَيَبْرُحُونَ فِي سَخَطِ اللَّهِ))
۷۱۹۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنْ طَالَتْ بَكَ مُدَّةٌ أَوْشَكَتْ
أَنْ تَرَى قَوْمًا يَغْدُونَ فِي سَخَطِ اللَّهِ وَيَبْرُحُونَ
فِي لَعْنَتِهِ فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ))

باب : دنیا کے فنا اور حشر کا بیان

۷۱۹۷- مستورد بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی دنیا آخرت
کے سامنے ایسی ہے جیسے کوئی تم میں سے یہ انگلی ڈالے اور یحییٰ نے
کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا دریا میں پھر دیکھے تو کتنی تری دریا میں
سے لاتا ہے (تو جتنا پانی انگلی میں لگا رہتا ہے وہ گویا دنیا ہے اور وہ دریا
آخرت ہے۔ یہ نسبت دنیا کو آخرت سے اور چونکہ دنیا فانی ہے
اور آخرت دائمی باقی ہے اس واسطے اس سے بھی کم ہے)۔

بَابُ فَنَاءِ الدُّنْيَا وَبَيَانِ الْحَشْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
۷۱۹۷- عَنْ مُسْتَوْرِدِ أَخِي نَبِيِّ فَهْرٍ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَاللَّهِ مَا الدُّنْيَا فِي
الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِبْصَعَهُ هَذِهِ
وَأَشَارَ يَحْيَى بِالسَّبَابَةِ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ
تَرْجِعُ)) وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا غَيْرَ يَحْيَى
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ وَفِي
حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَادٍ
أَخِي نَبِيِّ فَهْرٍ وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا قَالَ وَأَشَارَ

إِسْمَاعِيلُ بِالْإِبْهَامِ

۷۱۹۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةَ عُرَاةٍ غُرُلًا)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ النَّسَاءُ وَالرِّجَالُ جَمِيعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ))

۷۱۹۸- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے دن لوگ حشر کئے جاویں گے ننگے پاؤں ننگے بدن بن ختنہ کئے ہوئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مرد اور عورت ایک ساتھ ہوں گے تو ایک دوسرے کو دیکھے گا۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ وہاں کی مصیبت ایسی سخت ہوگی کہ کوئی دوسرے کو نہ دیکھے گا (اپنے اپنے فکر میں ہوں گے)۔

۷۱۹۹- عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ ((غُرُلًا))

۷۱۹۹- ترجمہ وہی ہے جو گزر۔

۷۲۰۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ ((إِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللَّهِ مُشَاةَ حُفَاةَ عُرَاةٍ غُرُلًا)) وَلَمْ يَذْكُرْ زُهَيْرٌ فِي حَدِيثِهِ يَخْطُبُ

۷۲۰۰- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے خطبہ میں تم اللہ سے ملو گے پایادہ ننگے پاؤں ننگے بدن بن ختنہ (جیسے پیدا ہوئے تھے)۔

۷۲۰۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ إِلَى اللَّهِ حُفَاةَ عُرَاةٍ غُرُلًا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعَدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يَنْكَسِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَلَا وَإِنَّهُ سَيَجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشَّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَقَالَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَخَذْتُكَ بِعَذَابِكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ)) وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ

۷۲۰۱- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے ہم میں وعظ کا خطبہ (اس سے معلوم ہوا کہ وعظ کھڑے ہو کر کہنا درست ہے) تو فرمایا اے لوگو! تم اللہ کی طرف حشر کئے جاؤ گے ننگے پاؤں بن ختنہ جیسے ہم نے پیدا کیا اول بار ویسے ہی دوبارہ پیدا کریں گے۔ یہ وعدہ ہے ہمارا جس کو ہم کرنے والے ہیں۔ خبردار رہو سب سے پہلے تمام مخلوقات میں حضرت ابراہیمؑ کو قیامت کے دن کپڑے پہنائے جائیں گے اور آگاہ رہو کہ میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے پھر ان کو بائیں طرف ہٹایا جاوے گا (کانروں کی طرف) میں عرض کروں گا اے مالک میرے یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ جواب میں کہا جاوے گا تم نہیں جانتے انھوں نے کیا گن کیا تمہارے بعد۔ میں وہی کہوں گا جو نیک بندے (حضرت عیسیٰؑ) نے کہا میں تو ان لوگوں پر اس

وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِنْ تُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ
عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرَ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ ((قَالَ فَيَقَالُ لِي إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا
مُؤْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مِنْذُ فَارَقْتَهُمْ)) وَفِي
حَدِيثٍ وَكَيْعٍ وَمُعَاذٍ ((فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَذَرِي
مَا أَخَذْتُوا بِعَذِّكَ))

وقت تک گواہ تھا جب تک ان میں تھا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھالیا تو
تو ان پر نگہبان تھا (اور مجھ کو ان کا علم نہ رہا) اور تو ہر چیز پر گواہ
ہے (یعنی تیرا علم سب جگہ ہے)۔ اگر تو ان کو عذاب کرے تو وہ
تیرے بندے ہیں اور جو تو ان کو بخش دیوے تو تو غالب ہے حکمت
والا۔ پھر مجھ سے کہا جاوے گا یہ لوگ مرتد ہو گئے (یعنی اسلام سے
پھر گئے) جب تو ان سے جدا ہوا۔

۷۲۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يُحْشَرُ
النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ
وَإِثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةِ عَلَى بَعِيرٍ وَأَرْبَعَةَ عَلَى
بَعِيرٍ وَعَشْرَةَ عَلَى بَعِيرٍ وَتَحْشَرُ بَقِيَّتُهُمُ النَّارُ
تَبَيَّتْ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ
قَالُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي
مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا))

۷۲۰۲- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگ
تین گروہوں پر اکٹھا کئے جاویں گے (یہ وہ حشر ہے جو قیامت سے
پہلے دنیا ہی میں ہو گا اور یہ سب نشانیوں کے بعد آخری نشانی ہے)
بعضے خوش ہو نگے بعضے ڈرتے ہوں گے۔ دو ایک اونٹ پر ہو نگے
تین ایک اونٹ پر ہو نگے۔ چار ایک اونٹ پر ہو نگے۔ دس ایک
اونٹ پر ہو نگے اور باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی جب وہ رات
کو ٹھہریں گے تو آگ بھی ٹھہر جاوے گی اسی طرح جب دوپہر کو
سوویں گے تب بھی آگ ٹھہر جاوے گی اور جہاں وہ صبح کو پہنچیں
گے آگ بھی صبح کرے گی جہاں وہ شام کو پہنچیں گے آگ بھی
وہیں ساتھ شام کرے گی (غرض کہ سب لوگوں کو ہانک کر شام
کے ملک کو لے جاوے گی)۔

بَابُ فِي صِفَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۷۲۰۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ
لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ ((يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ
إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْمُبَرَّكِ
قَالَ ((يَقُومُ النَّاسُ)) لَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ.

باب: قیامت کے دن کا بیان
۷۲۰۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں جس دن
لوگ کھڑے ہوں گے پروردگار عالم کے سامنے بعض لوگ اپنے
پیسے میں ڈوبے کھڑے ہوں گے جو دونوں کانوں کے نصف تک
ہو گا۔

۷۲۰۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى
حَدِيثِ عُثَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرِ أَنْ فِي حَدِيثِ
مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَصَالِحٍ ((حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ

۷۲۰۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ یہاں تک کہ
بعض آدمی اپنے پسینہ میں کانوں کے نصف تک ڈوب جاوے گا۔

فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ))

۷۲۰۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْعَرَقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيَذْهَبُ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ بَاعًا وَإِنَّهُ لَيَبْلُغُ إِلَى أَفْوَاهِ النَّاسِ أَوْ إِلَى آذَانِهِمْ)) يَشْكُ ثَوْرٌ أَيُّهُمَا قَالَ.

۷۲۰۶- عَنْ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((تَذْنِي الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ)) قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ فَإِنَّهُ مَا أَذْرِي مَا يَعْنِي بِالمِيلِ أَمْسَافَةَ الْأَرْضِ أَمْ الْمِيلَ الَّذِي تُكْتَحَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ ((فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى قَدَرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا)) قَالَ وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ.

بَابُ صِفَاتِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ أَهْلِ النَّارِ

۷۲۰۷- عَنْ عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُحَاشِبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي خُطْبَتِهِ ((أَلَا إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هَذَا كُلُّ مَا لَنَحْلُتُهُ عَبْدًا حَلَالًا وَإِنِّي

۷۲۰۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پسینہ قیامت کے دن ستر باغ (دونوں ہاتھ کی پھیلائی) زمین میں جاوے گا اور بعض آدمیوں کے منہ یا کانوں تک ہوگا شک ہے ثور کو (جو راوی ہے حدیث کا)۔

۷۲۰۶- مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے دن سورج نزدیک کیا جاوے گا یہاں تک کہ ایک میل پر آ جاوے گا۔ سلیم بن عامر نے کہا قسم خدا کی میں نہیں جانتا میل سے کیا مراد ہے یہ میل زمین کا جو کوس کے برابر ہوتا ہے یا میل سے مراد سلائی ہے جس سے سرمہ لگاتے ہیں۔ تو لوگ اپنے اپنے اعمال کے موافق پسینہ میں ڈوبے ہوں گے کوئی تو ٹخنوں تک ڈوبا ہوگا کوئی گھٹنوں تک کوئی ازار باندھنے کی جگہ تک کسی کو پسینہ کی لگام ہوگی اور اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف (یعنی منہ تک پسینہ ہوگا)۔

باب: دنیا میں جنتی اور دوزخی لوگوں کی پہچان

۷۲۰۷- عیاض بن حمار مجاشعی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ میں فرمایا آگاہ رہو میرے رب نے مجھ کو حکم کیا سکھلاؤں تم کو جو تم کو معلوم نہیں ان باتوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آج کے دن مجھ کو سکھلائیں۔ میں جو مال اپنے بندے کو دوں وہ حلال ہے اس کے لیے (یعنی جو شرع کی رو سے حرام نہیں ہے وہ

(۷۲۰۶) ☆ بعض لوگ اس حدیث میں یہ اشکال کرتے ہیں کہ آفتاب زمین سے کئی کروڑ میل پر ہے باوجود اس کے اتنی حرارت ہے پھر اگر ایک میل پر ہووے تو اس کی شعاع سے بلکہ اس کے شعلوں سے جس میں صد ہا من کے پتھر اڑتے ہیں ایک دم میں سب جل کر خاک ہو جاویں ان کا جواب یہ ہے کہ یہ آخرت کا بیان ہے اور وہاں کے اجسام اور طرح کے ہو گئے تو جائز ہے کہ ان میں اتنی حرارت کا تحمل ہو جیسے عطار دودھ آفتاب سے اس قدر قریب ہے کہ زمین والے ایک دم اس پر نہیں ٹھہر سکتے باوجود اس کے اگر عطار دودھ پر اللہ کی مخلوق ہوں تو وہ فراغت سے رہتے ہو گئے اور یہ بھی جائز ہے کہ آفتاب میں اس دن اتنی حرارت نہ ہو۔

خَلَقْتُ عِبَادِي خُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمْ
الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَحَرَمْتُ
عَلَيْهِمْ مَا أَحَلَلْتُ لَهُمْ وَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا
بِي مَا لَمْ أَنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا وَإِنَّ اللَّهَ نَظَرَ إِلَى
أَهْلِ الْأَرْضِ فَمَقَّتَهُمْ عَرَبِيَّتَهُمْ وَعَجَمَتَهُمْ إِلَّا
بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُكَ
لِأُتْلِيكَ وَأُتْلِيَ بِكَ وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا
يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرُوهُ نَائِمًا وَيَقُظَانُ وَإِنَّ اللَّهَ
أَمَرَنِي أَنْ أُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ رَبِّ إِذَا
يَتْلَعُوا رَأْسِي فَيَدْعُوهُ خُبْرَةٌ قَالَ
اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اسْتَخَرَجُوكَ وَاعْزُهُمْ
نُغْرَكَ وَأَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ وَأَبْعَثْ جَيْشًا
يَبْعَثُ خَمْسَةَ مِثْلَهُ وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مَنْ
عَصَاكَ قَالَ وَأَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَانٍ
مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ
الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٌ وَعَفِيفٌ
مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ قَالَ وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ
الضَّعِيفُ الَّذِي لَا زَبَرَ لَهُ الَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ
تَبَعًا لَا يَتَغَوُّنَ أَهْلًا وَلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِي
لَا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ وَإِنْ دَقَّ إِلَّا خَانَهُ وَرَجُلٌ
لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمَسِي إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ
أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلُ أَوْ الْكَذِبُ
وَالشُّنْظِيرُ الْفَحَّاشُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو غَسَّانٍ
فِي حَدِيثِهِ وَأَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ))

حلال ہے گو لوگوں نے اس کو حرام کر رکھا ہو جیسے سائبہ اور وصیلہ
اور بحیرہ اور خام وغیرہ جن کو مشرکین نے حرام کر رکھا تھا) اور میں
نے اپنے سب بندوں کو مسلمان بنایا یا گناہوں سے پاک یا استقامت
پر اور ہدایت کی قابلیت پر اور بعضوں نے کہا مراد وہ عہد ہے جو دنیا
میں آنے سے پیشتر لیا تھا (الست بربکم قالوا بلی) پھر ان کے
پاس شیطان آئے اور ان کے دین سے ان کو ہٹا دیا (یا ان کے دین
سے روک دیا) اور جو چیزیں میں نے ان کے لیے حلال کی تھیں وہ
حرام کیں اور ان کو حکم کیا میرے ساتھ شرک کرنے کا جس کی
میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین
والوں کو دیکھا پھر ان سب کو برا سمجھا عرب کے ہوں یا عجم کے (عجم
عرب کے سوا اور ملک)۔ سوا ان چند لوگوں کے جو اہل کتاب میں
سے باقی تھے (سیدھی راہ پر یعنی حضرت عیسیٰ کی امت کے لوگ جو
توحید کے قائل تھے اور تثلیث کے منکر تھے) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا
میں نے تجھ کو اس لیے بھیجا کہ تجھ کو آزماؤں (صبر اور استقامت
میں کافروں کی ایذا پر) اور ان لوگوں کو آزماؤں جن کے پاس تجھ کو
بھیجا (کہ کون ان میں سے ایمان قبول کرتا ہے کون کافر رہتا ہے
کون منافق) اور میں نے تجھ پر کتاب اتاری جس کو پانی نہیں دھوتا
(کیونکہ وہ کتاب صرف کاغذ پر نہیں لکھی بلکہ سینوں پر نقش ہے) تو
اس کو پڑھتا ہے سوتے اور جاگتے اور اللہ نے مجھ کو حکم کیا قریش کے
لوگوں کو جلادینے کا (یعنی انکے قتل کا)۔ میں نے عرض کیا اے رب
وہ تو میرا سر توڑ ڈالیں گے روٹی کی طرح اس کو ٹکڑے کر دیں گے۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کو نکال دے جیسے انھوں نے تجھے نکالا اور جہاد
کر ان سے ہم تیری مدد کریں گے اور خرچ کر تیرے امور پر خرچ کیا
جاوے گا (یعنی تو اللہ کی راہ میں خرچ کر اللہ تجھ کو دے گا) اور تو لشکر
بھیج ہم ویسے پانچ لشکر بھیجیں گے (فرشتوں کے) اور جو لوگ تیری
اطاعت کریں ان کو لے کر ان سے لڑ جو تیرا کہانہ مانیں اور جنت

والے تین شخص ہیں ایک تو وہ جو حکومت رکھتا ہے اور انصاف کرتا ہے سچا ہے نیک کاموں کی توفیق دیا گیا ہے۔ دوسرا وہ جو مہربان ہے نرم دل ہر نالتے والے پر اور ہر مسلمان پر۔ تیسرا جو پاک دامن ہے اور سوال نہیں کرتا بال بچوں والا۔ اور دوزخ والے پانچ شخص ہیں ایک تو وہ ناتواں جن کو تمیز نہیں (کہ بری بات سے بچیں) جو تم میں تابعدار ہیں نہ وہ گھربار چاہتے ہیں نہ مال (یعنی محض بے فکری حلال حرام سے غرض نہ رکھنے والے) دوسرے وہ چور جب اس پر کوئی چیز اگرچہ حقیر ہو کھلے وہ اس کو چروے۔ تیسرے وہ شخص جو صبح اور شام تجھ سے فریب کرتا ہے تیرے گھر والوں اور تیرے مال کے مقدمہ میں اور بیان کیا آپ نے بخیل اور جھوٹے کا (کہ وہ بھی دوزخی ہے) اور رشتہ پر کا یعنی گالیاں بکنے والا فحش کہنے والا۔

۷۲۰۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۲۰۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۲۱۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجھ کو تواضع کرنے کا اس طرح پر کہ کوئی فخر نہ کرے دوسرے پر نہ کوئی زیادتی کرے دوسرے پر۔ اور اس روایت میں یہ ہے کہ وہ لوگ تم میں تابعدار ہیں نہ گھروالی چاہیں نہ مال۔ قتادہ نے کہا ایسا ہو گا ابے ابو عبد اللہ مطرف بن عبد اللہ نے کہا (انہی کی کنیت ابو عبد اللہ ہے) ہاں قسم خدا کی میں نے ان کو جاہلیت کے زمانہ میں پایا ایک شخص کسی قبیلہ کی بکریاں چراتا وہاں کوئی نہ ملتی

۷۲۰۸- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ ((كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ))

۷۲۰۹- عَنْ عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ يَحْيَى قَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا فِي هَذَا الْحَدِيثِ

۷۲۱۰- عَنْ عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ أَحْيَى بِنِي مُحَاشِيعٍ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَطِيبًا فَقَالَ ((إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي)) وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَزَادَ فِيهِ ((وَإِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَتَّبِعَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ)) وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ ((وَهُمْ فِئَكُمْ تَبَعًا لَا يَتَّبِعُونَ أَهْلًا وَلَا

(۷۲۱۰) نووی نے کہا مراد اخیر زمانہ جاہلیت ہے کیونکہ مطرف کم سن تھا اور اس نے بحالت بلوغ اور عقل جاہلیت کا زمانہ نہیں دیکھا۔

مَا لًا)) فَقُلْتُ فَيَكُونُ ذَلِكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَاللَّهِ لَقَدْ أَذْرَكْتُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْعَى عَلَى الْحَيِّ مَا بِهِ إِلَّا وَلِيدَتُهُمْ يَطْوُهَا.

بابُ عَرْضِ الْمَقْعَدِ عَلَى الْمَيِّتِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ

باب: مردے کو اس کا ٹھکانہ بتلائے جانے اور قبر کے عذاب کا بیان

۷۲۱۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا مَاتَ عَرَضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۷۲۱۱- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی مر جاتا ہے تو صبح اور شام اپنے ٹھکانے کے سامنے لایا جاتا ہے۔ اگر جنت والوں میں سے ہے تو جنت والوں میں سے اور جو دوزخ والوں میں سے ہے تو دوزخ والوں میں سے۔ پھر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ بھیجے گا تجھ کو خدا تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن۔

۷۲۱۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عَرَضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ الَّذِي تُبْعَثُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۷۲۱۲- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کا ٹھکانا صبح اور شام سامنے کیا جاتا ہے اگر وہ بہشتی ہے تو بہشت دکھائی جاتی ہے اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے۔ پھر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانہ ہے جہاں تو قیامت کے دن بھیجا جاوے گا۔

۷۲۱۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَلَمْ أَشْهَدْهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ يَنْمُو النَّبِيُّ

۷۲۱۳- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں بلکہ زید بن ثابت سے سنی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

(۷۲۱۳) نووی نے کہا اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ عذاب قبر حق ہے اور اس کے دلائل کتاب اور سنت میں بہت ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے النار يعرضون عليها غدواً وعشيا اور احادیث صحیحہ متعددہ اس باب میں وارد ہیں اور یہ عذاب عقل کے خلاف نہیں ہے کس لیے کہ ممکن ہے بدن کے ایک جز میں حیوۃ کا پیدا ہونا اور جب عقل کے خلاف نہ ہو اور شرع سے اس کا ثبوت ہو تو اس کا قبول اور اعتقاد واجب ہے اور امام مسلم نے اس مقام میں بہت سی حدیثیں بیان کیں جن سے قبر کا عذاب اور رسول اللہ کا سننا اس عذاب کو اور مردوں کا سننا اپنے دفن کرنے والوں کی جوتیوں کی آواز وغیرہ وغیرہ بہت سی باتیں ثابت ہوتی ہیں اور کتاب الصلوٰۃ اور کتاب الجنازہ میں اس کے متعلق بہت سی باتیں گزر چکیں اور مقصود یہ ہے کہ اہل سنت عذاب قبر کو ثابت کرتے ہیں اور خوارج اور معتزلہ اور بعض مرجیہ اس کا انکار کرتے ہیں اور اہل سنت کے نزدیک عذاب قبر اسی بدن پر ہے یا اس کے کسی جزو پر بعد اعادہ روح کے اور محمد بن جریر اور عبد اللہ بن کرام اور ایک طاائف نے اس میں

و سلم بنی نجار کے باغ میں ایک نجر پر جارہے تھے ہم آپ کے ساتھ تھے اتنے میں وہ نجر بھڑکا اور قریب ہوا کہ آپ کو گرا دیوے۔ وہاں پر چھ یا پانچ یا چار قبریں تھیں آپ نے فرمایا کوئی جانتا ہے یہ قبریں کن کن کی ہیں؟ ایک شخص بولا میں جانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کب مرے؟ وہ بولا شرک کے زمانہ میں۔ آپ نے فرمایا اس امت کا امتحان ہوگا قبروں میں پھر اگر تم دفن کرنا نہ چھوڑ دو تو میں خدائے تعالیٰ سے دعا کرتا تم کو قبر کا عذاب سنا دیتا جو میں سن رہا ہوں۔ بعد اس کے آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی جہنم کے عذاب سے۔ لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی جہنم کے عذاب سے۔ پھر آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے۔ لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی قبر کے عذاب سے۔ آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی چھپے اور کھلے فتنوں

عَلَيْهِ فِي حَائِطٍ لِّبْنِي النَّجَّارِ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ وَنَحْنُ مَعَهُ إِذْ حَدَّثَنَا بِهٖ فَكَادَتْ تُلْقِيهِ وَإِذَا أَقْبَرُ سِنَةً أَوْ حَمْسَةً أَوْ أَرْبَعَةً قَالَ كَذَّابٌ كَانَ يَقُولُ الْحُرَيْرِيُّ فَقَالَ ((مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هَذِهِ الْقُبْرِ)) فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ ((فَمَتَى مَاتَ هَؤُلَاءِ)) قَالَ مَاتُوا فِي الْإِسْرَافِ فَقَالَ ((إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةُ تُبْتَلَى فِي قُبُورِهَا فَلَوْلَا أَنْ لَا تَدَافِنُوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ)) ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ ((تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ)) قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ فَقَالَ ((تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ

خلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں اعادہ روح شرط نہیں ہے۔ ہمارے اصحاب نے کہا یہ غلط ہے کیونکہ الم اور احساس زندہ ہی کو ہوتا ہے اور میت کے اجزاء کا تفرق یا جانوروں کا کھا جانا یا مچھلیوں کا نگل جانا اس کو مانع نہیں۔ اس لیے کہ جیسے حشر کے دن اللہ تعالیٰ بدن کا اعادہ کرے گا اور وہ اس پر قادر ہے اسی طرح ممکن ہے کہ بدن کے اجزاء میں سے کسی جزو میں حیات کا اعادہ کرے اگرچہ اس کو درندوں یا مچھلیوں نے کھا لیا ہو۔ اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ ہم مردے کو قبر میں اسی حال میں دیکھتے ہیں جیسے رکھا تھا پھر اس کا سوال اور بٹھانا اور لوہے کے گرزوں سے مارنا کیسے ہوتا ہے؟ نہ ان کا کوئی نشان معلوم ہوتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ عادت کے خلاف نہیں بلکہ اس کی نظیر موجود ہے جو شخص سو جاتا ہے اس کو لذت ہوتی ہے رنج ہوتا ہے اور جاگنے والوں کو کچھ نہیں معلوم ہوتا۔ اسی طرح جاگنے والا اپنے دل میں الم اور لذت پاتا ہے اور جو اس کے پاس بیٹھا ہو اس کو خبر نہیں ہوتی اور جبرئیل رسول اللہ کے پاس آتے تھے اور آپ کو وحی سناتے تھے پر ان کو خبر نہ ہوتی۔ اب رہا میت کا بٹھانا وہ شاید خاص ہو اس شخص سے جو دفن کیا جاوے اور اس کے لیے نہ ہو جس کو جانور کھالیں اسی طرح گرزوں سے مارنا بھی ممکن ہے اس طرح پر کہ قبر وسیع کر دی جاوے۔

مترجم کہتا ہے کہ قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منزلوں میں سے اور آخرت کی باتیں دنیا کی باتوں سے صرف نام اور صورت میں ملتی ہیں لیکن ان کی حقیقت اور ماہیت اور ہے۔ پس آخرت کی مار اور آخرت کا بٹھانا اور آخرت کا سوال یہ سب میت سے اس طرح ہو سکتا ہے کہ دنیا داروں کو مطلق اس کی خبر نہ ہو اور جب دنیا ہی کی قبر کے عذاب کی نظیر موجود ہے یعنی خواب کی تکلیف اور سختی اور خوشی تو اس کے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہیں اور اصل یہ ہے کہ جس وقت روح انسانی اس جسد فانی سے جدا ہوتی ہے تو کیفیت جسمانی اس روح پر بالکل طاری رہتی ہے اور روح اپنے تمام حرکات اور سکانات کا تصور اور احساس جسمانی طور سے کرتی ہے۔ بس اس کا بٹھانا اور اس کا سوال اور اس کا عذاب روح کو اسی طرح معلوم ہوتا ہے جیسے دنیا میں بدن پر یہ باتیں ہوتی تھیں اور اس صورت میں جس شخص کو جانور کھا جائیں یا مچھلیاں نگل جائیں

عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ ((تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ)) قَالُوا ((نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ)) قَالَ ((تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ)) قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ.

سے۔ لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کی چھپے اور کھلے فتنوں سے۔ آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی دجال کے فتنہ سے۔ لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں دجال کے فتنہ سے۔

۷۲۱۴- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَوْلَا أَنْ لَا تَدْفِنُوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسَمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)).

۷۲۱۴- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم دفن کرنا نہ چھوڑ دو (قبر کے عذاب کے ڈر سے) البتہ میں دعا کروں کہ اللہ تعالیٰ تم کو قبر کا عذاب سنا دیوے۔

۷۲۱۵- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ ((يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا)).

۷۲۱۵- ابو ایوبؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نکلے آفتاب ڈوبنے کے بعد آپ نے ایک آواز سنی تو فرمایا یہودیوں کو عذاب ہوتا ہے ان کی قبروں میں۔

۷۲۱۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وَضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ قَالَ يَا أَيُّهَا مَلَكُانِ فَيَقْعِدَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ قَالَ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ قَالَ فَيَقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى

۷۲۱۶- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اسکے ساتھی پیٹھ موڑ کر لوٹتے ہیں تو وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔ پھر دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اس کو بٹھاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں تو اس شخص کے باب میں کیا کہتا تھا؟ (یعنی محمدؐ کے باب میں اور آپ کا نام تعظیم سے نہیں لیتے تاکہ وہ سمجھ نہ جاوے) مومن کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اس کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ اپنی

لہ اس پر بھی عذاب ہونے میں کوئی اشکال نہیں۔ بہر حال جب حدیث صحیح سے یہ امر ثابت ہے تو گویا ہماری عقل میں ایسے طور سے نہ آوے ہم کو تسلیم کرنا چاہیے کیونکہ آخرت کی باتیں ایسے طور سے جب ہی سمجھ میں آئیں گی جب اس دنیا سے جدائی ہوگی اور آخرت سے تعلق پیدا ہوگا اور اسی وجہ سے جو لوگ دنیا کی زندگی میں بھی آخرت سے تعلق رکھتے ہیں ان پر وہاں کی باتیں اچھی طرح ظاہر ہوتی ہیں جسے انبیاء اور صالحین اور اولیاء اللہ علیہم السلام۔

(۷۲۱۶) پوری حدیث اور کتابوں میں ہے مومن کا تو حال بیان ہوا اور کافر یا منافق یہ کہتا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ شخص کون ہے اور میں بھی وہی کہتا تھا جو اور لوگ کہتے تھے۔ پھر فرشتہ اس کو لوہے کے گرزوں سے مارتا ہے اور قیامت تک یہی عذاب ہوتا رہتا ہے؟ ایک روایت میں ہے کہ دو فرشتے آتے ہیں ایک کا نام منکر دوسرے کا نکیر۔ پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ پھر مومن برابر جواب دیتا ہے اور کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمدؐ ہیں اور میرا دین اسلام ہے اور کافر آئیں بائیں شائیں بکنا ہے۔

مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا
مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَبَرَأَهُمَا جَمِيعًا ((قَالَ قَتَادَةُ وَذَكَرَ
لَنَا أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا وَيَمْلَأُ
عَلَيْهِ خَضِرًا إِلَى يَوْمِ يُنْعَثُونَ.

۷۲۱۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ الْمَيِّتَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ إِنَّهُ
لَيَسْمَعُ حَقْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا انْصَرَفُوا)).

۷۲۱۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ
((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ
أَصْحَابُهُ)) فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ.

۷۲۱۹- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ قَالَ
((نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ فَيَقَالُ لَهُ مَنْ رَبُّكَ
فَيَقُولُ رَبِّي اللَّهُ وَنَبِيِّ مُحَمَّدٍ ﷺ فَذَلِكَ
قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ
الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ)).

۷۲۲۰- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ
آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي
الْآخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ.

۷۲۲۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
((إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلْقَاهَا مَلَكَانِ
يُصْعِدَانِهَا)) قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طَبِيبٍ رَجُلًا
وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ ((وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ
رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْكَ وَعَلَى جَسَدِكَ كُنْتَ تَعْمُرُنِيهِ فَيَنْطَلِقُ بِهِ

رحمت بھیجے ان پر اور سلام۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے تو اپنا ٹھکانہ
دیکھ جہنم میں اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تجھے جنت میں ٹھکانا دیا۔
رسول اللہ نے فرمایا وہ اپنے دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے۔ قتادہ نے کہا
انس نے ہم سے ذکر کیا کہ اس کی قبر ستر ہاتھ چوڑی ہو جاتی ہے
اور سبزی سے بھر جاتی ہے (یعنی باغیچہ بن جاتا ہے) قیامت تک۔

۷۲۱۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ اپنے لوگوں کی
جوٹیوں کی آواز سنتا ہے جب وہ واپس جاتے ہیں۔

۷۲۱۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۱۹- براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا یہ
آیت کہ اللہ تعالیٰ قائم رکھتا ہے ایمان والوں کو کئی بات پر دنیا میں
اور آخرت میں قبر کے عذاب میں اتری ہے۔ میت سے پوچھا جاتا
ہے تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ تعالیٰ ہے اور میرے
نبی حضرت محمد ہیں۔ یہی مراد ہے اللہ کے اس قول سے کہ قائم
رکھتا ہے ایمان والوں کو کئی بات پر آخر تک۔

۷۲۲۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۲۲۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا (یہ
رسول اللہ ﷺ کا قول ہے جیسے آگے معلوم ہوگا) جب ایمان دار
کی روح بدن سے نکلتی ہے تو اس کے آگے دو فرشتے آتے ہیں اس
کو آسمان پر چڑھالے جاتے ہیں۔ حماد نے کہا (جو حدیث کا راوی
ہے) کہ ابو ہریرہ نے اس روح کی خوشبو کا اور مشک کا ذکر کیا اور کہا
کہ آسمان والے کہتے ہیں (یعنی فرشتے) کوئی پاک روح ہے جو زمین

إِلَىٰ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَقُولُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَىٰ
آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا خَرَجَتْ
رُوحُهُ قَالَ حَمَادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتَبِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا
وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ خَبِيثَةٌ جَاءَتْ مِنْ
قَبْلِ الْأَرْضِ قَالَ فَيَقَالُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَىٰ آخِرِ
الْأَجَلِ ((قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِبْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَىٰ أَنْفِهِ
هَكَذَا.

کی طرف سے آئی اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جس
کو تو نے آباد رکھا۔ پھر پروردگار کے پاس اس کو لے جاتے ہیں۔ وہ
فرماتا ہے اس کو یجاؤ (اپنے مقام میں یعنی علیین میں جہاں مومنوں
کی ارواح رہتی ہیں) قیامت ہونے تک (وہیں رکھو) اور کافر کی
جب روح نکلتی ہے حماد نے کہا (جو اس حدیث کا راوی ہے) کہ
ابو ہریرہؓ نے اس کی بدبو کا اور اس پر لعنت کا ذکر کیا۔ آسمان والے
کہتے ہیں کوئی ناپاک روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی۔ پھر حکم
ہوتا ہے اس کو لے جاؤ (اپنے مقام میں یعنی سجدین میں جہاں
کافروں کی روحوں رہتی ہیں) قیامت ہونے تک۔ ابو ہریرہؓ نے کہا
رسول اللہ ﷺ نے ایک باریک کپڑا جو آپ اوڑھے تھے اپنی ناک
پر ڈالا (جب کافر کی روح کا ذکر کیا اس کی بدبو بیان کرنے کو) اس
طرح سے۔

۷۲۲۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بْنِ مَكَّةَ وَالْحَدِيثَةِ فَنَرَأَيْنَا
الْهَلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيدَ الْبَصَرِ فَرَأَيْتُهُ وَلَيْسَ
أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَأَاهُ غَيْرِي قَالَ فَجَعَلْتُ أَقُولُ
لِعُمَرَ أَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ يَقُولُ عُمَرُ
سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِي ثُمَّ أُنشَأُ يُحَدِّثُنَا
عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِينَا مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالْأَمْسِ
يَقُولُ ((هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ))
قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أُحْطِثُوا
الْحُدُودَ الَّتِي حَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۷۲۲۲- انس بن مالکؓ سے روایت ہے ہم حضرت عمرؓ کے ساتھ
تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں تو ہم سب لوگ چاند دیکھنے لگے۔
میری نگاہ تیز تھی میں نے چاند کو دیکھ لیا اور میرے سوا کسی نے نہ کہا
کہ ہم نے چاند کو دیکھا۔ میں حضرت عمرؓ سے کہنے لگا تم چاند نہیں
دیکھتے دیکھو یہ چاند ہے ان کو دکھلائی نہ دیا وہ کہنے لگے مجھے تھوڑی
دیر میں دکھلائی دے گا (جب ذرا روشن ہو گا)۔ میں اپنے بچھونے
پر چپٹ پڑا تھا پھر انھوں نے ہم سے بدر والوں کا قصہ شروع کیا وہ
کہنے لگے رسول اللہؐ ہم کو کل کے دن (یعنی لڑائی سے پہلے ایک
دن) بدر والوں کے گرنے کے مقام بتلانے لگے۔ آپ فرماتے تھے
خدا چاہے تو کل کے دن فلاں یہاں گرے گا۔ حضرت عمرؓ نے کہا قسم
اس کی جس نے آپ کو سچا کلام دے کر بھیجا جو حدیں آپ نے

(۷۲۲۲) اور سننے میں تم اور وہ برابر ہیں اس حدیث سے صاف سماع موثق ثابت ہوتا ہے عام اس سے کہ کافر ہوں یا مسلمان اور دوسری
حدیثیں بھی اس کی تائید کے لیے وارد ہیں اور بعض اہل حدیث کا مذہب یہی ہے کہ موثق سننے ہیں اور اسی وجہ سے ان کو سلام کرنے کا حکم ہوا۔
امام مازنیؒ نے کہا بعض لوگوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ مردہ سنتا ہے پھر انکار کیا مازنی نے سماع موثق کا اور دعویٰ کیا

وَسَلَّمَ قَالَ فَجُعِلُوا فِي بَيْتٍ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ فَقَالَ ((يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللَّهُ حَقًّا)) قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَكَلَّمُ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيهَا قَالَ ((مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئًا))

بیان کی تھیں وہ وہاں سے نہ ہٹے (یعنی ہر ایک کا اسی مقام میں مارا گیا جو آپ نے بیان کر دیا تھا)۔ پھر وہ سب ایک کنویں میں دھکیل دیئے گئے ایک پر ایک۔ رسول اللہ چلے اور ان کے پاس تشریف لے گئے پھر پکارا اے فلان فلان کے بیٹے اے فلان فلان کے بیٹے جو اللہ اور اس کے رسول نے تم سے وعدہ کیا وہ تم نے پایا (اور اس کا عذاب دیکھا) میں نے تو پایا جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے سچا وعدہ کیا تھا (کہ تمہاری فتح ہوگی اور کافر مارے جائیں گے)۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ آپ ان بدنوں سے کلام کرتے ہیں جن میں جان نہیں ہے (وہ کیا سنیں گے)۔ آپ نے فرمایا میں جو کہہ رہا ہوں تم ان سے زیادہ اس کو نہیں سنتے۔ البتہ اتنا فرق ہے کہ وہ کچھ جواب نہیں دے سکتے۔

۷۲۲۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَرَكَ قَتْلَى بَدْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ ((يَا أَبَا جَهْلٍ بْنُ هِشَامٍ يَا أُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ يَا عُتْبَةَ بْنُ رَبِيعَةَ يَا شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ أَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا)) فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَسْمَعُونَ وَأَنَا يُحْيِيوْنَ وَقَدْ جِئْتُهُمْ قَالِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ((مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ وَلَكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُونَ أَنْ يُجِيبُوا)) ثُمَّ أَمَرَ بِهِمْ فَسُجِّبُوا فَأَلْقُوا فِي قَلْبِ بَدْرٍ.

۷۲۲۳- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ نے بدر کے مقتولین کو تین روز تک یوں ہی پڑا رہنے دیا پھر آپ ان کے پاس تشریف لائے اور ان کو آواز دی تو فرمایا اے ابو جہل بن ہشام اور اے امیہ بن خلف اور اے عتبہ بن ربیعہ اور اے شیبہ بن ربیعہ کیا تم نے پایا جو اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا؟ کیونکہ میں نے تو پایا جو اللہ نے مجھ سے سچا وعدہ کیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے جب رسول اللہ کا یہ فرمانا سنا تو عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیا سنتے ہیں اور کب جواب دیتے ہیں یہ تو مردار ہو کر سڑ گئے۔ آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں جو کہہ رہا ہوں اس کو تم لوگ ان سے زیادہ نہیں سنتے البتہ یہ بات ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتے۔ پھر آپ نے حکم دیا وہ کھینچے گئے اور بدر کے کنویں میں ڈال دیئے گئے۔

۷۲۲۴- عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ

۷۲۲۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جب

تین سماع خاص تھا اہل بدر سے (جیسے قتادہ نے کہا کہ وہ لوگ ایک لفظ کے لیے زندہ کر دیئے گئے تھے تاکہ حضرت کا کلام سن لیں) اور رد کیا اس کا قاضی عیاض نے اور کہا کہ یہ سماع اسی پر محمول ہے جیسے اور احادیث سے سماع موثق ثابت ہے اور کلام قاضی کا ظاہر مختار ہے جس کو سلام کرنے کی حدیث مقتضی ہے یہ کلام ہے نووی کا۔

بدر کا دن ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں پر غالب ہوئے تو آپ نے حکم دیا جس پر کئی آدمی قریش کے سرداروں کے لیے ان کی نغشیں ایک کنویں میں ڈالی گئیں بدر کے کنوؤں میں سے۔

باب: حساب کا بیان

۷۲۲۵۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا جس شخص سے قیامت کے دن حساب ہوگا اس کو عذاب ہوگا۔ میں نے کہا اللہ تو فرماتا ہے پھر قریب حساب کیا جاوے گا آسانی سے اور لوٹ جاوے گا اپنے گھر والوں میں خوش ہو کر۔ آپؐ نے فرمایا یہ حساب نہیں ہے یہ فقط دکھا دینا ہے (اس کے اعمال کا) اور جس سے جھگڑا ہوگا حساب میں قیامت کے دن اس کو عذاب ہوگا۔

۷۲۲۶۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۷- ترجمہ وہی ہے اس میں عذاب ہوگا کے بدلے ہلاک ہوگا ہے۔

۷۲۲۸۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہی روایت ہے جو گزری۔

باب: موت کے وقت اللہ جل جلالہ کے ساتھ نیک
گمان رکھنا

۷۲۹- جاہل سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے

آپ کی وفات سے تین روز پہلے آپ فرماتے تھے کوئی تم میں سے نہ مرے مگر اللہ کے ساتھ نیک گمان رکھ کر (یعنی خاتمہ کے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بلکہ امید رکھے اپنے مالک کے فضل و کرم پر اور گمان رکھے اپنی نجات اور مغفرت کا)۔

۷۲۳۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۳۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۳۲- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے ہر بندہ قیامت کے دن اس حالت پر اٹھے گا جس حالت میں مرا تھا (یعنی کفر یا ایمان پر تو اعتبار خاتمہ کا ہے اور آخری وقت کی نیت کا ہے)۔

۷۲۳۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۲۳۴- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عذاب کرتا ہے تو جو لوگ اس قوم میں ہوتے ہیں سب کو عذاب پہنچ جاتا ہے (یعنی اچھے اور نیک بھی عذاب میں شامل ہو جاتے ہیں)۔ پھر قیامت کے دن اپنے اپنے اعمال پر انھیں گے (قیامت کے دن اچھے بروں کے ساتھ نہ ہوں گے)۔

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِثَلَاثِ يَوْمٍ ((لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللَّهِ الظَّنَّ))

۷۲۳۰- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۷۲۳۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَقُولُ ((لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ))

۷۲۳۲- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُنْفَعُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ.

۷۲۳۳- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ.

۷۲۳۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ))



(۷۲۳۴) ☆ مطلب یہ ہے کہ جب کوئی قوم یا عذاب عام جیسے وبا یا طاعون وغیرہ دنیا میں آتا ہے تو بروں کے ساتھ نیک بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً لٰكِنْ آخِرَتْ فِيْ آخِرَتِ كَافِرٍ اس کے اعمال کے مطابق ہو گا اور ہر ایک اپنی نیت پر اٹھے گا۔

کِتَابُ الْفِتَنِ وَ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

فتنوں اور قیامت کی نشانیاں کا بیان

۷۲۳۵- عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَبْقَظَ مِنْ نَوْمِهِ وَهُوَ يَقُولُ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَتِلْ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدْ اقْتَرَبَ فَتَحَ الْيَوْمَ مِنْ رَذَمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ)) وَعَقَدَ سَفِيَانُ بِيَدِهِ عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْهَلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ.

۷۲۳۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادُوا فِي الْإِسْنَادِ عَنْ سَفِيَانَ فَقَالُوا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ.

۷۲۳۷- عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَرَعَا مُحَمَّرًا وَجْهَهُ يَقُولُ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَتِلْ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدْ اقْتَرَبَ فَتَحَ الْيَوْمَ مِنْ رَذَمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ)) وَحَلَقَ بِاصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْهَلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ.

۷۲۳۵- زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نیند سے جاگے اور فرمایا لا الہ الا اللہ خرابی ہے عرب کی اس آفت سے جو نزدیک ہے آج یا جوج اور ماجوج کی آڑ اتنی کھل گئی اور سفیان نے (جو راوی ہے اس حدیث کا) دس کا ہندسہ بنایا (یعنی انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی سے حلقہ بنایا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم تباہ ہو جائیں گے ایسی حالت میں جب ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے؟ آپ نے فرمایا جب برائی زیادہ ہوگی (یعنی فسق و فجور یا زنا یا اولاد زنا یا معاصی)۔

۷۲۳۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۳۷- ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن نکلے ڈرے ہوئے آپ کا چہرہ سرخ تھا فرماتے تھے لا الہ الا اللہ اخیر تک جیسے اوپر گزرا۔

۷۲۳۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۳۸- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ

(۷۲۳۶) ہم نووی نے کہا اس حدیث کی اسناد میں چار صحابی عورتوں نے ایک دوسرے سے روایت کی ہے اور دو ان میں سے ازواج مطہرات میں سے ہیں یعنی ام المومنین ام حبیبہ اور ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

عَنْ الرَّهْزَرِيِّ بِإِسْنَادِهِ.

۷۲۳۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((فَتَحَ الْيَوْمَ مِنْ رَذَمٍ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هَذِهِ)) وَعَقَدَ وَهَيْبٌ بِيَدِهِ تِسْعِينَ.

۷۲۳۹- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج یاجوج اور ماجوج کی آڑ کی دیوار میں سے اتنا کھل گیا (یعنی اتنا وزن اس میں ہو گیا) اور بیان کیا وہیپ راوی نے اس کو نوے کا ہندسہ بنا کر انگلیوں سے (یہ دس کے ہندسہ سے چھوٹا ہوا شاید یہ حدیث پہلے کی ہو اور زینب رضی اللہ عنہا کے بعد اور شاید مقصود تمثیل ہونہ کہ تحدید - نووی)

باب: اس لشکر کے دھنس جانے کا بیان جو بیت اللہ کی طرف آئے گا

بَابُ الْخَسْفِ بِالْجَيْشِ الَّذِي يَوْمُ الْبَيْتِ

۷۲۴۰- عبید اللہ بن قبطیہ سے روایت ہے حارث بن ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان دونوں ام المومنین ام سلمہؓ کے پاس گئے میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ انھوں نے ام سلمہؓ سے پوچھا اس لشکر کو جو دھنس جاوے گا اور یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب عبد اللہ بن زبیر مکہ کے حاکم تھے۔ انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پناہ لے گا ایک پناہ لینے والا خانہ کعبہ کی (مراد امام مہدیؑ ہیں) اس کی طرف لشکر بھیجا جاوے گا وہ جب ایک میدان میں پہنچیں گے تو دھنس جاویں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو شخص زبردستی سے اس لشکر کے ساتھ ہو (دل میں برا جان کر)؟ آپ نے فرمایا وہ بھی ان کے ساتھ دھنس جاوے گا لیکن قیامت کے دن اپنی نیت پر اٹھے گا۔ ابو جعفر نے کہا مراد مدینہ کا میدان ہے۔

۷۲۴۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ وَأَنَا مَعَهُمَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَسَأَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِي يُخَسَفُ بِهِ وَكَانَ ذَلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَغُودُ عَائِدٌ بِالْبَيْتِ فَيَنْبُثُ إِلَيْهِ بَعَثٌ فَإِذَا كَانُوا بَيْنَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خَسِفَ بِهِمْ فَقُلْتُ)) يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ بَمَنْ كَانَ كَارِهَا قَالَ ((يُخَسَفُ بِهِ مَعَهُمْ وَلَكِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نَيْتِهِ)) وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هِيَ بَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ.

۷۲۴۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ میں ابو جعفر

۷۲۴۱- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

(۷۲۴۰) ☆ یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب عبد اللہ بن زبیر مکہ کے حاکم تھے۔ قاضی عیاضؒ نے کہا ابو الولید کتابی نے کہا یہ صحیح نہیں ہے اس لیے کہ ام المومنین ام سلمہؓ کی وفات معاویہ کی خلافت میں ہوئی ۵۹ھ میں۔ انھوں نے عبد اللہ بن زبیر کی خلافت کو نہیں پایا۔ قاضی نے کہا بعض کہتے ہیں کہ ام سلمہؓ کی وفات یزید بن معاویہ کے زمانہ میں ہوئی۔ اس صورت میں یہ روایت صحیح ہوگی کیونکہ عبد اللہ بن زبیر نے یزید سے اختلاف کیا تھا معاویہ کی وفات کے بعد۔ طبری نے اور ابن عبد البر نے استیعاب میں اسی کو ثابت کیا ہے۔ نووی نے کہا ابو بکر بن خثیمہ نے بھی ایسا ہی ذکر کیا ہے۔

وَفِي حَدِيثِهِ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ إِنَّهَا إِنَّمَا قَالَتْ بَيِّدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ كَلَّا وَاللَّهِ إِنَّهَا لَبَيِّدَاءُ الْمَدِينَةِ.

۷۲۴۲- عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَيُؤْمِنَنَّ هَذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ حَتَّى إِذَا كَانُوا بَيِّدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخَسَفُ بِأَوْسَطِهِمْ وَيُنَادِي أَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ ثُمَّ يُخَسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقَى إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ)) فَقَالَ رَجُلٌ أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنْكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى حَفْصَةَ وَأَشْهَدُ عَلَى حَفْصَةَ أَنَّهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۲۴۳- عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((سَيَعُودُ بِهَذَا الْبَيْتِ يَعْنِي الْكَعْبَةَ قَوْمٌ لَيْسَتْ لَهُمْ مَنَعَةٌ وَلَا عَدَدٌ وَلَا عُدَّةٌ يُنْعَثُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بَيِّدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ)) قَالَ يُوسُفُ وَأَهْلُ الشَّامِ يُؤْمِنُونَ بِسَمْعِهِ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ أَمَّا وَاللَّهِ مَا هُوَ بِهَذَا الْحَيْشِ قَالَ زَيْدٌ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ الْقَامِرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْحَيْشَ الَّذِي ذَكَرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ.

۷۲۴۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ عَبَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَنَعْتَ شَيْئًا فِي

سے ملا اور میں نے کہا ام المؤمنین ام سلمہؓ نے تو زمین کا ایک میدان کہا ہے۔ ابو جعفر نے کہا ہرگز نہیں قسم خدا کی وہ مدینے کا میدان ہے۔

۷۲۴۲- ام المؤمنین حضرت حفصہؓ سے روایت ہے انھوں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے البتہ قصد کرے گا ایک لشکر اس خانہ کعبہ کی لڑائی کے لیے۔ جب زمین کے صاف میدان میں پہنچیں گے تو لشکر کا قلب دھنس جاویگا اور مقدمہ یعنی آگے کا لشکر پیچھے والوں کو پکارے گا پھر سب دھنس جاویں گے اور کوئی ان میں سے باقی نہ رہے گا مگر ایک شخص ان سے چھٹا ہوا جو ان کا حال بیان کرے گا۔ ایک شخص یہ حدیث عبد اللہ بن صفوان سے سن کر بولا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے حفصہ پر جھوٹ نہیں باندھا اور حفصہؓ نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ نہیں باندھا۔

۷۲۴۳- ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (راوی نے نام نہیں لیا اور مراد حفصہ ہیں یا عائشہ یا ام سلمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس گھر یعنی کعبہ کی پناہ ایسے لوگ لیں گے جن کے پاس روک نہ ہوگی (یعنی دشمن کے روکنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں گے) نہ ان کا شمار بہت ہوگا نہ سامان ہوگا۔ ان کی طرف ایک لشکر بھیجا جاوے گا جب وہ زمین کے ایک صاف میدان میں پہنچیں گے تو دھنس جاویں گے۔ یوسف نے کہا ان دنوں شام والے مکہ والوں سے لڑنے کے لیے آرہے تھے (یعنی حجاج کا لشکر جو عبد اللہ بن زبیر سے لڑنے کو آتا تھا)۔ عبد اللہ بن صفوان نے کہا وہ یہ لشکر نہیں ہے قسم خدا کی (جس کو آپ نے فرمایا کہ وہ دھنس جاوے گا)۔

۷۲۴۴- ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ایک بار رسول اللہؐ نے سوتے میں اپنے ہاتھ پاؤں ہلائے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ نے سوتے میں وہ کام کیا جو نہیں کرتے تھے۔ آپ

منامک لم تکن تفعلہ فقال ((العجب ان ناسا من اقبی يؤمون بالیث برجل من قریش قد لحا بالیث حتی اذا کانوا بالیذاء خسف بهم)) فقلنا یا رسول اللہ ان الطريق قد یجمع الناس قال ((نعم فیہم المستبصر والمنجور وابن السبیل یهلكون مہلکا واحدا یتصدرون مصادر شئی ینعہم اللہ علی نياتہم))

نے فرمایا تعجب ہے کچھ لوگ میری امت کے ایک شخص کے لیے کعبہ کا قصد کریں گے جو قریش میں سے ہو گا اور پناہ لے گا خانہ کعبہ کی۔ جب وہ بیداء میں پہنچیں گے (بیداء صاف میدان) تو دھنس جاویں گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ راہ میں تو سب قسم کے لوگ چلتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں ان میں ایسے لوگ ہونگے جو قصد آئے ہونگے اور جو مجبوری سے آئے ہونگے اور مسافر بھی ہونگے لیکن یہ سب ایک بارگی ہلاک ہو جاویں گے پھر (قیامت کے دن) مختلف نیتوں پر اللہ ان کو اٹھاویگا (اس حدیث سے یہ نکلا کہ ظالموں اور فاسقوں سے دور رہنے میں بچاؤ ہے ورنہ ان کے ساتھ ہلاکت کا ڈر ہے)۔

باب: فتنوں کے اترنے کا بیان

۷۲۴۵- اسامہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مدینہ کے محلوں میں سے ایک محل پر چڑھے اور فرمایا تم دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں؟ میں تمہارے گھروں میں فتنوں کی جگہیں اس طرح دیکھتا ہوں جیسے بارش گرنے کی جگہوں کو (یعنی بہت ہونگے بوندوں کی طرح مراد جمل اور صفین اور حرہ اور فتنہ عثمان اور شہادت حضرت حسین ہے اور ان کے سوا بہت سے فساد جو مسلمانوں میں نمود ہوئے)۔

۷۲۴۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۲۴۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ فتنے ہوں گے جن میں بیٹھنے والا بہتر ہو گا کھڑے ہونے سے اور کھڑا رہنے والا بہتر ہو گا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہو گا دوڑنے والے سے۔ جو اس کو جھانکے گا تو

باب نزول الفتن کموافق القطر

۷۲۴۵- عن أسامة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم أشرف على أطم من أطام المدينة ثم قال ((هل ترون ما أرى إني لأرى مواقع الفتن خلال يوتكم كمواقع القطر))

۷۲۴۶- عن الزهري بهذا الإسناد نحوه.

۷۲۴۷- عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((ستكون فتن القاعد فيها خير من القائم والقائم فيها خير من الماشي والماشي فيها خير من الساعي من

(۷۲۴۷) اس حدیث میں اشارہ ہے ان فسادوں کا جو حضرت کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت عثمانؓ کی شہادت یعنی اس فساد عاکبر کی اصلاح مقدر نہیں تو کم کوشش کرنے والا اس میں بہتر ہو گا زیادہ کوشش کرنے والے سے۔ اسی واسطے اکثر اصحاب نے فتنے اور فساد میں گوشہ گیری اختیار کی تھی۔ (تحفۃ الاخیار) نووی نے کہا اس حدیث اور اس کے بعد کی حدیثوں سے لوگوں نے استدلال کیا ہے کہ مسلمانوں کے آپس کے فساد میں لڑنا نہ چاہیے اور الگ رہنا بہتر ہے اور جو اس کے گھر میں اس کے مارنے کو گھسیں تو اپنے تئیں بچانا نہ چاہیے۔ یہ ابو بکرہ صحابی کا قول ہے اور ابن عمر اور عمران بن حسین کے نزدیک اپنے تئیں بچانا جائز ہے اور دفع کرنا لازم ہے۔ تو ان دونوں مذہبوں میں فتنے کے وقت

تَشْرَفَ لَهَا تَسْتَشْرِفُهُ وَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلْجَأً فَلْيَعِذْ بِهِ))

اس کو وہ کھینچ لے گا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہ پاوے تو چاہیے کہ اس پناہ میں آجاوے۔

۷۲۴۸- عَنْ نُوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَزِيدُ ((مِنْ الصَّلَاةِ صَلَاةً مَنْ فَاتَتْهُ فَكَأَنَّمَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ))

۷۲۴۸- ترجمہ وہی جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ایک نماز ہے نمازوں میں سے (عصر کی نماز) جس کی وہ نماز قضا ہو جاوے تو گویا اس کا گھریا لٹ گیا۔

۷۲۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَكُونُ فِتْنَةُ النَّائِمِ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ))

۷۲۴۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک فتنہ ہوگا جس میں سونے والا بہتر ہوگا جاگنے والے سے اور جاگنے والا بہتر ہوگا کھڑے سے اور کھڑا ہوا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے۔ پھر جو کوئی پناہ یا حفاظت کی جگہ پاوے تو پناہ لیوے (اس فتنہ سے)۔

۷۲۵۰- عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَفَرَقْدُ السَّبْحِيِّ إِلَى مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ فِي أَرْضِهِ فَدْخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا هَلْ سَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ فِي الْفِتَنِ حَدِيثًا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنٌ إِلَّا تُمْ تَكُونُ فِتْنَةُ الْقَاعِدِ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي فِيهَا وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي إِلَيْهَا إِلَّا فَإِذَا نَزَلَتْ أَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ)) قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ قَالَ ((يَعْمِدُ إِلَى سَيْفِهِ

۷۲۵۰- عثمان شحام سے روایت ہے میں اور فرقد سبخی دونوں مسلم بن ابی بکرہ کے پاس گئے وہ اپنی زمین میں تھے ہم ان کے پاس گئے اور ہم نے کہا تم نے سنا ہے اپنے باپ سے فتنوں کے باب میں کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے؟ انھوں نے کہا ہاں میں نے سنا ہے ابو بکرہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک کئی فتنے ہونگے خبردار رہو وہاں کئی فتنے ہونگے بیٹھنے والا ان میں بہتر ہوگا چلنے والے سے۔ اور چلنے والا ان میں بہتر ہوگا دوڑنے والے سے۔ خبردار رہو جب فتنہ اور فساد اترے یا واقع ہو تو جسکے اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں میں جا ملے اور جس کی بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں جا ملے اور جس کی زمین ہو (کھیتی کی) وہ اپنی زمین میں جا رہے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ! جس کے اونٹ نہ ہوں نہ بکریاں نہ زمین وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا وہ اپنی تلوار اٹھاوے اور پتھر سے اس کی پاڑھ کو کوٹ ڈالے (یعنی لڑنے کی کوئی چیز باقی

لے کسی جانب شریک ہونا ناجائز ہے اور اکثر صحابہ اور تابعین اور عامہ علماء کا یہ مذہب ہے کہ جانب حق اختیار کرنی چاہیے اور جو حق پر ہو اس کی مدد کرنی چاہیے اور باغیوں سے لڑنا چاہیے اور یہ احادیث اس حالت پر محمول ہیں جب حق ظاہر نہ ہو اس وقت گوشہ گیری بہتر ہے۔

(۷۲۵۰) ☆ حضرت کو معلوم تھا کہ میرے بعد فساد ہونگے اور مسلمانوں میں قتل شروع ہوگا اس واسطے حضرت نے یہ حدیث نقل

فَيَذِقُ عَلَىٰ حَدِّهِ بِحَجَرٍ ثُمَّ لَيَنْجُ إِنْ اسْتَطَاعَ
النَّجَاءَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ))
اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَرَأَيْتَ إِنْ أُكْرِهْتُ حَتَّى يُنْطَلَقَ بِي إِلَى أَحَدِ
الصَّفَيْنِ أَوْ إِحْدَى الْفَتَنَيْنِ فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهِ
أَوْ يَحْيِيءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِي قَالَ ((يَبُوءُ بِإِثْمِهِ
وَإِثْمِكَ وَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ))

۷۲۵۱- عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ نَحْوَ حَدِيثِ جَمَادٍ إِلَى
آخِرِهِ وَأَنْتَهَى حَدِيثُ وَكَيْعٍ عِنْدَ قَوْلِهِ ((إِنْ
اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

۷۲۵۲- عَنْ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْتُ
وَأَنَا أُرِيدُ هَذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ
تُرِيدُ يَا أَخْنَفُ قَالَ قُلْتُ أُرِيدُ نَصْرَ ابْنِ عَمٍّ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي عَلِيًّا
قَالَ فَقَالَ لِي يَا أَخْنَفُ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا
تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ
فِي النَّارِ)) قَالَ فَقُلْتُ أَوْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ ((إِنَّهُ قَدْ أَرَادَ

نہ رکھے جو حوصلہ ہو لڑائی کا)۔ پھر جلدی کرے اپنے بچاؤ میں
جتنی ہو سکے۔ الہی میں نے تیرا حکم پہنچا دیا الہی میں نے تیرا حکم پہنچا
دیا الہی میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ! بتلائیے
اگر مجھ پر زبردستی کریں یہاں تک کہ دو صفوں میں سے یا دو
گروہوں میں سے ایک میں لیجاویں پھر وہاں کوئی مجھ کو تلوار مارے
یا تیرا آوے اور مجھ کو قتل کرے؟ آپ نے فرمایا وہ اپنا اور تیرا گناہ
سمیٹ لے گا اور دوزخ میں جاوے گا۔

۷۲۵۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۵۲- اخنف بن قیس سے روایت ہے میں نکلا اس ارادہ سے کہ
اس شخص کا شریک ہوں گا (یعنی حضرت علی کا بمقابلہ معاویہ کے)۔
راہ میں مجھ سے ابو بکرہ ملے کہنے لگے تم کہاں جاتے ہو اے اخنف!
میں نے کہا میں چاہتا ہوں مدد کرنا رسول اللہ کے چچا زاد بھائی کی
یعنی حضرت علی کی۔ ابو بکرہ نے کہا تم لوٹ جاؤ اے اخنف کیونکہ
میں نے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے جب دو مسلمان اپنی
تلوار لے کر بھڑیں تو مارنے والا اور جو مارا جاوے دونوں جہنمی ہیں۔
میں نے عرض کیا یا کسی اور نے کہا یا رسول اللہ! قاتل تو جہنم میں
جاوے گا لیکن مقتول کیوں جاوے گا؟ آپ نے فرمایا وہ بھی تو اپنے

تھے فرمائی اور اس وقت میں گوشہ گیری بتلائی۔ اکثر حضرت کے اصحاب مثل عبد اللہ بن عمرؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ اور ابو بکرہ مسلمانوں کی جنگ
میں شریک نہ ہوئے بموجب اسی حدیث کے۔ (تحفۃ الاخیر)

(۷۲۵۲) بتلائی نے کہا یہ اس صورت ہے جب لڑائی کسی وجہ شرعی سے نہ ہو اور محض تعصب اور عداوت سے ہو اور مطلب یہ ہے کہ وہ
دونوں جہنم کے مستحق ہیں پھر کبھی ان کو بدلہ ملے گا اور کبھی اللہ عزوجل معاف کر دے گا۔ اہل حق کا یہی مذہب ہے اور یہ مضمون کئی بار اوپر گزر چکا اور
صحابہ میں جو قتال ہوئے وہ وعید میں داخل نہیں ہیں اور اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ ان کے ساتھ نیک گمان کرنا اور ان کی لڑائیوں سے وہ
سکوت کرنا اور اس کی تاویل خیر کرنا کس لیے کہ وہ مجتہد تھے اور ان کی نیت گناہ یا دنیا کمانے کی نہ تھی بلکہ ہر فرقہ اپنے کو حق پر سمجھتا تھا اور اپنے لیے

ساتھی کے قتل کے درپے تھا۔

قتل صاحبہ ((

۷۲۵۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۵۳- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا لَقِيَ الْمُسْلِمَانِ بَسِيفَتُهُمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ))

۷۲۵۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۷۲۵۴- عَنْ أَبِي حَمَادٍ إِلَى أَخِيهِ أَبِي كَامِلٍ عَنْ حَمَادٍ إِلَى أَخِيهِ

۷۲۵۵- ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو مسلمان ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھاویں تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر پہنچے۔ پھر اگر ایک نے دوسرے کو مار ڈالا تو دونوں جہنم میں جاویں گے۔

۷۲۵۵- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى أَخِيهِ السَّلَاحَ فَهُمَا عَلَى جُرْفٍ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ دَخَلَاهَا جَمِيعًا))

۷۲۵۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دو بڑے بڑے گروہ لڑیں گے (مسلمانوں کے) ان میں بڑی لڑائی ہوگی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا (یعنی دونوں کا دین ایک ہوگا اور دونوں یہ دعویٰ کریں گے کہ ہم خدا کے واسطے لڑتے ہیں)۔

۷۲۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلَ فِتْنَانِ عَظِيمَتَانِ وَتَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ وَدَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ))

۷۲۵۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ہرج بہت ہوگا۔ لوگوں نے عرض کیا ہرج کیا ہے یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا قتل قتل (یعنی خون بہت ہوں گے)۔

۷۲۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْهَرْجُ)) قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((الْقَتْلُ الْقَتْلُ))

۷۲۵۸- ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پیٹ لیا میرے لیے زمین کو (یعنی سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا) تو میں نے اس کا پورب اور پچھم

۷۲۵۸- عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّي سَيَلُغُ

تین مخالف کو باغی جانتا تھا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے بموجب اس سے لڑنا واجب جانتا تھا اور جس سے خطا ہوئی وہ معذور تھا کیونکہ مجتہد خطا میں معذور ہے اور اس میں شک نہیں کہ ان تمام لڑائیوں میں حضرت علی حق پر تھے۔ اہل سنت کا یہی مذہب ہے اور بوجہ اشتباہ کے دونوں فرقوں سے الگ رہے۔

(۷۲۵۸) ☆ یہاں تک کہ خود مسلمان ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی تین

دیکھا اور میری حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک زمین مجھ کو دکھلائی گئی اور مجھ کو دو خزانے ملے سرخ اور سفید اور میں نے دعا کی اپنے پروردگار سے کہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور اس پر کوئی غیر دشمن ایسا غالب نہ کرے کہ ان کا جتھا ٹوٹ جاوے اور ان کی جڑ کاٹ جاوے (یعنی بالکل نیست اور نابود ہو جاویں)۔ میرے پروردگار نے فرمایا اے محمد! میں جب کوئی حکم کر دیتا ہوں پھر وہ نہیں پلٹتا اور میں نے تیری یہ دعائیں قبول کیں میں تیری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کروں گا نہ ان پر کوئی غیر دشمن جو ان میں سے نہ ہو ایسا غالب کروں گا جو ان کی جڑ کاٹ دیوے اگرچہ زمین کے تمام لوگ اکٹھے ہو جاویں (مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لیے پران کو بالکل تباہ نہ کر سکیں گے) یہاں تک کہ خود مسلمان ایک دوسرے کو ہلاک کرینگے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے۔

مُلْكُهَا مَا رَوَى لِي مِنْهَا وَأَعْطَيْتُ الْكَثْرَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بَسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أَهْلِكَهُمْ بَسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بَأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا))

۷۲۵۹- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۷۲۵۹- عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى رَوَى لِي الْأَرْضَ حَتَّى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَأَعْطَانِي الْكَثْرَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ.

۷۲۶۰- سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک دن عالیہ سے آئے (عالیہ وہ گاؤں جو مدینہ کے باہر ہیں) آپ بنی معاویہ کی مسجد پر سے گزرے اس میں گئے اور دو رکعتیں پڑھیں ہم

۷۲۶۰- عَنْ سَعْدِ بْنِ رَضِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتَّى إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ

آج تک کبھی کفار مسلمانوں پر ایسے غالب نہیں ہوئے کہ اسلام کی جڑ کاٹ جائے اور مسلمانوں کی قوت بالکل نہ رہے اس زمانے میں جب چار طرف سے مسلمانوں پر کافروں کا ہجوم ہے گوا اکثر ملکوں سے جیسے ہندوستان، چین، اندلس، بخارا، خیو کا شغرو غیرہ سے مسلمانوں کی حکومت جاتی رہی باوجود اس کے اب بھی مسلمانوں کی حکومت عرب اور روم اور مصر اور سوڈان اور مغرب اور زنجبار اور ایران اور افغانستان میں موجود ہے اگرچہ ان مقاموں میں بھی مسلمان شرع پر نہیں چلتے اور ظلم اور زیادتی کرتے ہیں پر اگر اب بھی ہوشیار نہ ہوں گے اور از سر نو شرع پر قائم نہ ہوں گے اور اللہ کی کتاب اور رسول اللہ کی حدیث پر نہ چلیں گے تو ڈر ہے کہ اور چند روز میں کافر باقی ماندہ ملک بھی ان سے چھین لیں گے اور وہ وعدہ پورا ہو کہ اسلام آخر زمانے میں سٹ کر مدینہ میں آجاوے گا جیسے سانپ سٹ کر اپنے سوراخ میں چلا جاتا ہے۔

فَرَكَعَ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي ثَنَيْنِ وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْفِرْقِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنْعَنِيهَا))

نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے بڑی دیر تک اپنے پروردگار سے دعا کی پھر ہمارے پاس آئے اور فرمایا میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں لیکن اس نے دو دعائیں قبول کیں اور ایک قبول نہ کی۔ میں نے اپنے رب سے یہ دعا کی کہ میری امت کو ہلاک نہ کرے قحط سے (یعنی ساری امت کو عام قحط سے) تو اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول کی اور میں نے یہ دعا کی کہ میری امت کو (یعنی ساری امت کو) ہلاک نہ کرے پانی میں ڈبو کر تو قبول کی اور میں نے یہ دعا کی کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے نہ لڑیں اس کو قبول نہیں کیا۔

۷۲۶۱- عَنْ سَعْدٍ أَنَّهُ أَقْبَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَمَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

۷۲۶۱- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے اور چند اصحاب کے ساتھ پھر آپ گزرے بنی معاویہ کی مسجد پر بھر بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گزری۔

۷۲۶۲- عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ كَانَ يَقُولُ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسَ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَمَا بِي إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرًا إِلَيَّ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يُحَدِّثْهُ غَيْرِي وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مُحَلِّسًا أَنَا فِيهِ عَنِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتَنَ مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ لَا يَكْذَنُ بَذَرٌ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ فِتْنٌ كَرِيحٍ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ)) قَالَ حُذَيْفَةُ فَذَهَبَ أُولَئِكَ الرُّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي.

۷۲۶۲- ابو ادريس خولانی سے روایت ہے حذیفہ کہتے تھے قسم خدا کی میں سب لوگوں سے زیادہ ہر فتنہ کو جانتا ہوں جو ہونے والا ہے درمیان میرے اور قیامت کے اور یہ بات نہیں ہے کہ رسول اللہ نے چھپا کر کوئی بات خاص مجھ سے بیان کی ہو جو اوروں سے نہ کی ہو لیکن رسول اللہ نے ایک مجلس میں فتنوں کا بیان کیا جس میں میں بھی تھا تو آپ نے فرمایا اور آپ شہد کرتے تھے فتنوں کا۔ تین ان سے ایسے ہیں جو قریب قریب کچھ نہ چھوڑیں گے اور بعض ان میں سے گرمی کی آندھیوں کی طرح ہیں بعضے ان میں چھوٹے ہیں بعضے بڑے ہیں۔ حذیفہ نے کہا تو اس مجلس میں جتنے لوگ تھے وہ سب گزر گئے ایک میں باقی ہوں (اس وجہ سے اب مجھ سے زیادہ کوئی فتنوں کا جاننے والا باقی نہ رہا)۔

۷۲۶۳- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ

۷۲۶۳- حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ہم میں کھڑے ہوئے (وعظ سنانے کو) تو کوئی بات نہ چھوڑی اس وقت سے لے کر قیامت تک ہونے والی مگر اس کو بیان کر دیا پھر یاد

السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هَؤُلَاءِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهُ فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَأَاهُ عَرَفَهُ.

رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا میرے ساتھی اس کو جانتے ہیں اور بعضی بات ہوتی ہے جس کو میں بھول گیا تھا پھر جب میں اس کو دیکھتا ہوں تو یاد آجاتی ہے جیسے آدمی دوسرے آدمی کا منہ یاد رکھتا ہے جب وہ غائب ہو جاوے پھر جب اس کو دیکھے تو پہچان لیتا ہے۔

۷۲۶۴- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

۷۲۶۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرا جو بھول گیا تک اس کے بعد کا ذکر نہیں۔

۷۲۶۵- عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَسْأَلْهُ مَا يُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ.

۷۲۶۵- حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو ہر ایک بات بتادی جو ہونے والی تھی قیامت تک اور کوئی بات ایسی نہ رہی جس کو میں نے آپ سے نہ پوچھا ہو البتہ میں نے یہ نہ پوچھا کہ مدینہ والوں کو کون چیز نکالے گی مدینہ سے۔

۷۲۶۶- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۷۲۶۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۶۷- عَنْ أَبِي زَيْدٍ يَعْنِي عُمَرَو بْنَ أَهْطَبَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ فَأَعْلَمْنَا أَحْفَظْنَا.

۷۲۶۷- ابو زیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی اور منبر پر چڑھے پھر وعظ سنایا ہم کو یہاں تک کہ ظہر کا وقت آگیا۔ پھر آپ اترے اور نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے اور وعظ سنایا ہم کو یہاں تک کہ عصر کا وقت آگیا۔ پھر اترے اور نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے اور وعظ سنایا ہم کو یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا تو خبر دی ہم کو ان باتوں سے جو ہو چکی تھیں اور جو ہونے والی ہیں اور سب سے زیادہ ہم میں عالم وہ ہے جس نے سب سے زیادہ ان باتوں کو یاد رکھا ہو۔

۷۲۶۸- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَتَيْكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ أَنَا قَالَ إِنَّكَ لَخَيْرِيءٌ

۷۲۶۸- حذیفہ سے روایت ہے ہم حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے تھے انھوں نے کہا تم میں سے کس کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث یاد ہے فتنے کے باب میں؟ میں نے کہا مجھ کو یاد ہے حضرت عمرؓ نے کہا تم بڑے بہادر ہو بھلا کہو آپ نے کیا فرمایا؟ میں نے کہا میں نے

(۷۲۶۸) اور اس کا ٹوٹنا ان کا شہید ہونا ہے جس روز سے حضرت عمر شہید ہوئے فتنے کا دروازہ کھل گیا اور مسلمانوں میں رنج بڑھنے لگا۔ رفتہ رفتہ حضرت عثمان کی شہادت کی نوبت پہنچی پھر تو فتنہ سمندر کی موجوں کی طرح امنڈنے لگا اور آپس میں کی لڑائیوں کا بازار گرم ہو گیا۔

وَكَيْفَ قَالَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكْفَرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)) فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ إِنَّمَا أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ فَقُلْتُ مَا لَكَ وَلَهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ أَفِيَكْسِرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذَلِكَ أُخْرَى أَنْ لَا يُغْلَقَ أَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحَدِيثِهِ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنْ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدِ اللَّيْلَةِ إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ قَالَ فَهَبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حَدِيثَهُ مَنْ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلْهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ.

سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے آدمی کو جو فتنہ ہوتا ہے اس کے گھر والوں اور مال اور جان اور اولاد اور ہمسایہ سے اس کا کفارہ ہو جاتا ہے روزہ اور نماز اور صدقہ اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں اس فتنہ کو نہیں پوچھتا میں تو اس فتنہ کو پوچھتا ہوں جو موج مارے گا دریا کی موج کی طرح (یعنی اس کا اثر سب مسلمانوں کو پہنچے گا)۔ میں نے کہا اے امیر المؤمنین تمہیں اس فتنہ سے کیا غرض ہے تمہارے اور اس کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا وہ دروازہ ٹوٹ جاوے گا یا کھل جاوے گا؟ میں نے کہا وہ نہیں ٹوٹ جاوے گا۔ حضرت عمرؓ نے کہا ایسا ہے تو پھر کبھی بند نہ ہو گا (کیونکہ جب دروازہ ٹوٹ گیا تو بند کیسے ہو سکتا ہے)۔ شقیق نے کہا ہم لوگوں نے حدیفہ سے کہا کیا حضرت عمرؓ کو معلوم تھا۔ فرمایا ہاں جیسے یہ معلوم تھا کہ کل کے دن کے بعد رات ہے اور میں نے ان سے ایک حدیث بیان کی تھی جو لغو نہ تھی۔ شقیق نے کہا ہم لوگ ڈرے حدیفہ سے یہ پوچھنے میں کہ وہ دروازہ کون ہے۔ ہم نے مسروق سے کہا تم پوچھو انھوں نے حدیفہ سے پوچھا حدیفہ نے کہا وہ دروازہ حضرت عمرؓ کی ذات تھی۔

۷۲۶۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۶۹- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ عَيْسَى عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ حَدِيثَهُ يَقُولُ.

۷۲۷۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۷۰- عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنْ الْفِتْنَةِ وَقَتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

۷۲۷۱- محمدؐ سے روایت جندب نے کہا میں یوم الجرمہ (یعنی جس

۷۲۷۱- عَنْ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

ظہ ہو گیا اور ہوا جو ہول سبحان اللہ حضرت عمرؓ کا درجہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا درجہ کسی کو نہیں ملا ان کی ذات بابرکات پشت پناہ تھی مسلمانوں کا عرب کافروں پر روک تھی تمام بلاؤں اور فتنوں کی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۷۲۷۱) ☆ میں تیرا خلاف کر رہا ہوں اور تو نے ایک حدیث سنی ہے رسول اللہؐ سے اور مجھے منع نہیں کرتا یعنی پہلے ہی جب میں ظہ

جُنْدُبُ جِئْتُ يَوْمَ الْحَرَعَةِ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ فَقُلْتُ كَيْهَرَأَقَنَّ الْيَوْمَ هَاهُنَا دِمَاءٌ فَقَالَ ذَلِكَ الرَّجُلُ كَلَّا وَاللَّهِ قُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ كَلَّا وَاللَّهِ قُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ كَلَّا وَاللَّهُ إِنَّهُ لَحَدِيثُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيهِ قُلْتُ بَلَى الْحَلِيسُ لِي أَنْتَ مِنْذُ الْيَوْمِ تَسْمَعُنِي أَحَافُكَ وَقَدْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَتَّهَانِي ثُمَّ قُلْتُ مَا هَذَا الْغَضَبُ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ وَأَسْأَلُهُ فَإِذَا الرَّجُلُ حَذِيفَةُ.

دن جرمہ میں فساد ہونے کو تھا جرمہ ایک مقام ہے کوفہ میں جہاں کوفہ والے سعید بن عاص سے لڑنے کے لیے جمع ہوئے تھے جب حضرت عثمان نے انکو کوفہ کا حاکم کر کے بھیجا تھا) کو آیا ایک شخص کو دیکھا بیٹھے ہوئے میں نے کہا آج تو یہاں کئی خون ہوں گے۔ وہ شخص بولا ہر گز نہیں قسم خدا کی خون نہ ہونگے۔ میں نے کہا قسم خدا کی ضرور خون ہونگے۔ وہ بولا قسم خدا کی ہر گز خون نہ ہونگے اور میں نے اس باب میں ایک حدیث سنی ہے رسول اللہ سے جو آپ نے مجھ سے فرمائی تھی۔ میں نے کہا تو برا سا تھی ہے آج سے اس لیے کہ تو سنتا ہے میں تیرا خلاف کر رہا ہوں اور تو نے ایک حدیث سنی ہے رسول اللہ سے اور مجھے منع نہیں کرتا۔ پھر میں نے کہا اس غصے سے کیا فائدہ اور میں اس شخص کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا تو معلوم ہوا کہ حذیفہ صحابی ہیں۔

بَابُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ

۷۲۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتُلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَيَسْعُونَ وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنْجُو)).

باب: قیامت آنے سے قبل فرات میں سونے کا پہاڑ نکلنے کا بیان

۷۲۷۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت نہ ہوگی یہاں تک کہ فرات میں ایک پہاڑ نکلے گا سونے کا۔ لوگ اس کے لیے لڑیں گے تو ہر سینکڑے میں سے (یعنی فیصدی) ننانوے مارے جاویں گے اور ہر شخص یہ کہے گا اپنے دل میں شاید بچ جاؤں (اور اس سونے کو حاصل کروں۔ معاذ اللہ دنیا ایسی ہی خراب شے ہے لوگ اس کے پیچھے اپنی جان آبرو عزت گناتے ہیں پھر بھی وہ حاصل نہیں ہوتی۔ عاقل وہی ہے جو پہلے سے اس نابکار کو طلاق دے دیوے)۔

۷۲۷۳- عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ ۷۲۷۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ میرے

لہجے نے تیرے خلاف کہا تھا اگر تو یہ کہہ دیتا کہ میں حدیث کی رو سے کہتا ہوں کہ خون نہ ہونگے تو میں کاہے کو خلاف کرتا۔ سبحان اللہ ایک وہ زمانہ تھا کہ ناواقفی میں بھی اگر حدیث کے خلاف کوئی بات نکل جاتی تو لوگ اسے برا جانتے اور اس سے نام نہام ہوتے اور یا اب ایک دجالی زمانہ ہے کہ حدیث رسول اللہ کی معلوم ہوتے ہوئے اس کا خلاف کرتے ہیں اور اپنے دل میں نام نہام نہیں ہوتے۔

فَقَالَ أَبِي إِنَّ رَأْيَهُ فَلَا تَقْرَبْنَهُ.

۷۳۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يُوشِكُ الْفَرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا)).

۷۳۷۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يُوشِكُ الْفَرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا)).

۷۳۷۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نُوفَلٍ قَالَ كُنْتُ وَاقِفًا مَعَ أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَقَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَةً أَعْنَاقُهُمْ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا قُلْتُ أَجَلٌ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((يُوشِكُ الْفَرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَإِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوا إِلَيْهِ فَيَقُولُ مَنْ عِنْدَهُ لَيْنٌ تَرَكْنَا النَّاسَ يَأْخُذُونَ مِنْهُ لِيَذْهَبَ بِهِ كُلُّهُ قَالَ فَيَقْتُلُونَ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتَسْعُونَ)) قَالَ أَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَقَفْتُ أَنَا وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ فِي ظِلِّ أَحْجَمٍ حَسَّانَ.

۷۳۷۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنَعَتُ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيزَهَا وَمَنَعَتُ الشَّامُ مُدِّيَهَا وَدِينَارَهَا وَمَنَعَتُ مِصْرُ إِرْدَبَهَا وَدِينَارَهَا)).

باپ نے کہا تو اگر اس پہاڑ کو دیکھے تو اس کے پاس مت جائیو۔
۷۳۷۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ فرات میں ایک خزانہ سونے کا نکلے گا جو کوئی وہاں موجود ہو تو اس میں سے کچھ نہ لیوے۔
۷۳۷۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرے اس میں خزانہ کے بدلے پہاڑ ہے۔

۷۳۷۶- عبد اللہ بن حارث بن نوفل سے روایت ہے میں ابی بن کعب کے ساتھ کھڑا تھا انھوں نے کہا ہمیشہ لوگ دنیا کمانی کی فکر میں رہیں گے۔ میں نے کہا ہاں انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے قریب ہے کہ فرات میں ایک سونے کا پہاڑ نمود ہو۔ لوگ جب یہ سنیں گے تو اس طرف چلیں گے اور جو لوگ وہاں ہوں گے وہ کہیں گے اگر ہم ان کو اس پہاڑ میں سے لینے دیں تو وہ سارا پہاڑ لے جاویں گے۔ آخر لڑیں گے تو فیصدی ننانوے آدمی مارے جائیں گے۔ ابو کامل نے کہا اپنی روایت میں میں اور ابی بن کعب دونوں حسان کے قلعہ کے سایہ میں کھڑے تھے۔

۷۳۷۷- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عراق کا ملک اپنے درہم اور قفیز کو روکے گا اور شام کا ملک اپنے مدی اور دینار کو روکے گا اور مصر کا ملک اپنے اردب کو روکے گا اور ہو جاوے گا تم جیسے آگے تھے اور ہو جاوے گا تم جیسے آگے تھے ہو جاوے گا

(۷۳۷۷) قفیز اور مدی پیمانے کا نام ہے جس میں اناج کو ناپتے ہیں اور اردب ۶۴ سیر کا ہوتا ہے۔ اس حدیث میں آخر زمانہ کے فتنے اور فساد کی خبر ہے کہ ان ملکوں کا محصول امام کو نہ ملے گا رعیت سردار کی اطاعت نہ کرے گی جیسے اسلام سے پہلے یہ ملک خود سر تھے ویسے ہی ہو جائیں گے۔ نووی نے کہا حدیث کے معنی یہ ہے کہ ان ملکوں کے لوگ مسلمان ہو جائیں گے اور اسلام کی وجہ سے جزیہ ساقط ہو جاوے گا یا عجم اور روم آخر زمانہ میں ان ملکوں پر غالب ہو جائیں گے اور مسلمانوں کی حکومت وہاں سے جاتی رہے گی اور بعضوں نے کہا وہ مرتد ہو جاویں گے لے

وَعْدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعْدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعْدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ ((شَهِدَ عَلَى ذَلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ.

گے تم جیسے آگے تھے۔ پھر ابو ہریرہؓ نے کہا کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہے ابو ہریرہؓ کا گوشت اور خون (یعنی اس میں کچھ شک نہیں)۔

بَابُ فِي فَتْحِ قُسْطَنْطِينِيَّةَ وَخُرُوجِ الدَّجَالِ وَنُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ

باب: قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کے نکلنے اور عیسیٰ بن مریمؑ کے آنے کا بیان

۷۲۷۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَائِقِ فَيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا تَصَافَوْا قَالَتْ الرُّومُ خَلَّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَّوْا مِنَّا نَقَاتِلُهُمْ فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللَّهِ لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيَقَاتِلُونَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَيَقْتُلُ ثُلُثُهُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ وَيَفْتَحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَحُونَ قُسْطَنْطِينِيَّةَ فَيَنْمَازُهُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عُلِقُوا سِيُوفُهُمْ بِالزُّيُوتِ إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَقَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ

۷۲۷۸- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ روم کے نصاریٰ کا لشکر اعماق میں یا دابق میں اترے گا (یہ دونوں مقام شام میں ہیں حلب کے قریب)۔ پھر مدینہ میں ایک لشکر نکلے گا ان کی طرف جو ان دنوں تمام زمین والوں میں بہتر ہوگا۔ جب صف باندھیں گے دونوں لشکر تو نصاریٰ کہیں گے تم الگ ہو جاؤ ان لوگوں سے (یعنی ان مسلمانوں سے) جنہوں نے ہماری جو روڑ کے پکڑے اور لوٹدی غلام بنائے ہم ان سے لڑیں گے۔ مسلمان کہیں گے نہیں قسم خدا کی ہم کبھی اپنے بھائیوں سے الگ نہ ہوں گے پھر لڑائی ہوگئی تو مسلمانوں کا ایک تہائی لشکر بھاگ نکلے گا ان کی توبہ کبھی اللہ تعالیٰ قبول نہ کرے گا اور تہائی لشکر مارا جاوے گا۔ وہ سب شہیدوں میں افضل ہونگے خدا کے پاس اور تہائی لشکر کی فتح ہوگی۔ وہ عمر بھر کبھی فتنے اور بلا میں نہ پڑیں گے۔ پھر وہ قسطنطنیہ (اسلامبول) کو فتح کریں گے (جو نصاریٰ کے قبضہ میں آگیا ہوگا۔ اب تک یہ شہر

لے تو زکوٰۃ نہ دیں گے اور بعضوں نے کہا وہاں کے کافر جو جزیہ دیتے تھے قوی ہو کر جزیہ نہ دیں گے اور یہ جو کہا تم دیسے ہی ہو جاؤ گے یعنی پھر اسلام غریب ہو جاوے گا اور سٹ کر مدینہ میں آ جاوے گا۔

(۷۲۷۸ الف) جب صف باندھیں گے دونوں لشکر تو نصاریٰ کہیں گے تم الگ ہو جاؤ ان لوگوں (مسلمانوں) سے۔ ہمیشہ نصاریٰ کی یہی چال ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر اپنا مطلب نکال لیتے ہیں۔ پھر جس شخص کے پہلے طرف دار بنتے ہیں جب وہ اکیلا رہ جاتا ہے اور اس کی قوت ٹوٹ جاتی ہے تو اس کو بھی دبا کر اپنا مطیع کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَاِنَّهُ مِنْهُمْ۔ اے ایمان والو مت بناؤ یہود اور نصاریٰ کو اپنا دوست بعضے ان کے دوست ہیں بعضوں کے اور جو کوئی تم میں سے ان کو دوست کرے وہ انہی میں سے ہے۔ پھر جو کوئی مسلمان مسلمان کا ساتھ چھوڑ کر کافر سے دوستی کرے وہ جس طبقہ

مسلمانوں کے قبضہ میں ہے) تو وہ لوٹ کے مالوں کو بانٹ رہے ہونگے اور اپنی تلواروں کو زیتون کے درختوں میں ٹانگ دیا ہوگا۔ اتنے میں شیطان آواز کر دے گا کہ دجال تمہارے پیچھے تمہارے بال بچوں میں آپڑا تو مسلمان وہاں سے نکلیں گے حالانکہ یہ خبر جھوٹ ہوگی جب شام کے ملک میں پہنچیں گے تب دجال نکلے گا۔ سو جس وقت مسلمان لڑائی کے لیے مستعد ہو کر صفیں باندھتے ہونگے نماز کی تیاری ہوگی۔ اسی وقت حضرت عیسیٰ بن مریمؑ اتریں گے اور امام بن کر نماز پڑھائیں گے پھر جب اللہ کا دشمن دجال حضرت عیسیٰؑ کو دیکھے گا تو اس طرح (دڑ سے) گھل جاوے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور جو عیسیٰؑ اس کو یونہی چھوڑ دیں تب بھی وہ خود بخود گل کر ہلاک ہو جاوے لیکن اللہ تعالیٰ اس کو قتل کرے گا حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھوں پر اور اس کا خون لوگوں کو دکھلاوے گا عیسیٰؑ کی بر چھی میں۔

وَذَلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَيَنْمَ هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَأَوْا عَدُوَّ اللَّهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَأَنْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللَّهُ بِيَدِهِ فَيُرِيهِمْ ذِمَّةً فِي حَرْبَتِهِ ((

۷۲۷۹- عَنْ الْمُسْتَوْرِدِ الْقُرْظِيِّ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ)) فَقَالَ لَهُ عَمْرُو أَبْصِرْ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْنُ قُلْتُ ذَلِكَ إِنْ فِيهِمْ

۷۲۷۹- عَنْ الْمُسْتَوْرِدِ الْقُرْظِيِّ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ)) فَقَالَ لَهُ عَمْرُو أَبْصِرْ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْنُ قُلْتُ ذَلِكَ إِنْ فِيهِمْ

لِخِ قرآنی کافر ہے۔ افسوس ہے کہ مسلمان نہ عقل پر چلتے ہیں نہ اللہ کی کتاب پر ان کو بارہا اس غلطی کا تجربہ ہو چکا اور کافروں کی دوستی کا نتیجہ معلوم ہو گیا پھر بھی باز نہیں آتے۔

(۷۲۷۸ ب) ☆ اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے قریب نصاریٰ شہر قسطنطنیہ کو لے لیں گے ابھی تک یہ بات نہیں ہوئی گو اس کے آثار بہت قریب معلوم ہوتے ہیں اور سلطان روم کی سلطنت بہت ضعیف ہو گئی ہے۔

(۷۲۷۹) ☆ اور ان کے بادشاہ رعیت کو تاجہ نہیں کرنے پاتے کیونکہ قانون کے تابع ہیں انہی خصلتوں کی وجہ سے نصاریٰ بہت بڑھ گئے اور ان کی تعداد دنیا میں روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ وہ اب بھی مسلمانوں سے اور مشرکوں سے تعداد میں بہت زیادہ ہیں اور قیامت کے قریب اور زیادہ ہو جائیں گے۔ اب دنیا میں تین مذہب والے قابل اعتبار ہیں مسلمان نصاریٰ مشرکین۔ باقی یہود اور مجوس وغیرہ بہت کم ہیں نہ ان کی کوئی حکومت ہے۔

کے وقت نہایت بردبار ہیں اور مصیبت کے بعد سب سے جلدی ہو شیار ہوتے ہیں اور بھاگنے کے بعد سب سے پہلے پھر حملہ کرتے ہیں اور بہتر ہیں سب لوگوں میں مسکین یتیم اور ضعیف کے لیے اور ایک پانچویں خصلت ہے جو نہایت عمدہ ہے سب لوگوں سے وہ بادشاہوں کے ظلم کو روکتے ہیں۔

۷۲۸۰- عَنْ الْمُسْتَوْرِدِ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ)) قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ مَا هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تُذَكِّرُ عَنْكَ أَنَّكَ تَقُولُهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ قُلْتُ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ عَمْرُو لَيْنُ قُلْتُ ذَلِكَ إِنَّهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَجْبَرُ النَّاسِ عِنْدَ مُصِيبَةٍ وَخَيْرُ النَّاسِ لِمَسَاكِينِهِمْ وَلِضُعَفَائِهِمْ.

۷۲۸۱- عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجْرِي إِلَّا يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ جَاءَتْ السَّاعَةُ قَالَ فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَكِيًا فَقَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى لَا يُقَسَمَ مِيرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَنَحَاَهَا

(۷۲۸۰) ☆ جب نصاریٰ میں یہ صفات ہوں تو مسلمانوں میں ان سے زیادہ صفات ہونی چاہئیں اس لیے کہ مسلمان دین حق پر ہیں اور نصاریٰ سے زیادہ جنت کے طالب ہیں۔ اس حدیث سے مسلمانوں کو سبق لینا چاہیے اور غریب اور یتیم مسکینوں کی خبر گیری کرنا چاہیے مصیبت کے وقت صبر اور شکر اور استقلال لازم ہے۔

(۷۲۸۱) ☆ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ وہ لڑائی نئے قسم کی ہوگی اور آلات حرب ایسے تیز ہو گئے کہ چڑیا کے اڑنے سے بھی جلد لوگ مر جاویں گے یہ توپ اور ہندوق کی لڑائی ہے۔ گولوں اور گولیوں کی بوچھاڑ ہوگی۔

نَحْوُ الشَّامِ فَقَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ قُلْتُ الرُّومُ تَعْنِي قَالَ نَعَمْ وَتَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمْ الْقِتَالِ رَدَّةً شَدِيدَةً فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتُلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلُّ غَيْرٍ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشَّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتُلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلُّ غَيْرٍ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشَّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتُلُونَ حَتَّى يُمَسُّوا فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلُّ غَيْرٍ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشَّرْطَةُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَيَحْجَلُ اللَّهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتُلُونَ مَقْتَلَةً إِمَّا قَالَ لَا يُرَى مِثْلَهَا وَإِمَّا قَالَ لَمْ يَرِ مِثْلَهَا حَتَّى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِحَبَابَتِهِمْ فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتَّى يَجْرُ مِثًا فَيَتَعَادُ بَنُو الْأَبِ كَانُوا مِائَةً فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبَأَى غَنِيمَةً يُفْرَحُ أَوْ أَيْ مِيرَاثٍ يُقَاسِمُ فَيُنَمَّا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَاسٍ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ إِنَّ الدَّجَالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيَقْبَلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشْرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَلْوَانَ خِيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ

بچے گا تو لوٹ کی کیا خوشی ہوگی)۔ پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا شام کے ملک کی طرف اور کہا دشمن (نصاری) جمع ہوں گے مسلمانوں سے لڑنے کیلئے اور مسلمان بھی ان سے لڑنے کیلئے جمع ہونگے۔ میں نے کہا دشمن سے تمہاری مراد نصاریٰ ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں اور اس وقت سخت لڑائی شروع ہوگی مسلمان ایک لشکر کو آگے بھیجیں گے جو مرنے کے لیے آگے بڑھے گا اور نہ لوٹے گا بغیر غلبہ کے (یعنی اس قصد سے جائے گا کہ یا لڑ کر مر جائیں گے یا فتح کر کر آئیں گے)۔ پھر دونوں فریق لڑیں گے یہاں تک کہ رات ہو جائے گی اور دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور جو لشکر لڑائی کے لیے بڑھا تھا وہ بالکل فنا ہو جائے گا (یعنی سب لوگ اس کے قتل ہو جائیں گے)۔ دوسرے دن پھر مسلمان ایک لشکر آگے بڑھائیں گے جو مرنے کے لیے یا غلبہ ہونے کے لیے جاوے گا اور لڑائی رہے گی یہاں تک کہ رات ہو جائے گی۔ پھر دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جاویں گی اور کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور وہ لشکر فنا ہو جاوے گا۔ جب چوتھا دن ہوگا تو جتنے مسلمان باقی رہ گئے ہونگے وہ سب آگے بڑھیں گے۔ اس دن اللہ تعالیٰ کافروں کو شکست دے گا اور ایسی لڑائی ہوگی کہ ویسی کوئی نہ دیکھے گا یا ویسی لڑائی کسی نے نہیں دیکھی یہاں تک کہ پرندہ ان کے اوپر یا ان کے بدن پر اڑے گا پھر آگے نہیں بڑھے گا کہ وہ مردہ ہو کر گریں گے۔ ایک جدی لوگ جو گنتی میں سو ہونگے ان میں سے ایک شخص بچے گا (یعنی فی صدی ۹۹ آدمی مارے جائیں گے اور ایک رہ جاوے گا) ایسی حالت میں کونسی لوٹ سے خوشی حاصل ہوگی اور کونسا ترکہ بانٹا جاوے گا۔ پھر مسلمان اسی حالت میں ہونگے کہ ایک اور بڑی آفت کی خبر سنیں گے۔ ایک پکار ان کو آوے گی کہ دجال ان کے پیچھے ان کے بال بچوں میں آگیا۔ یہ سنتے ہی جو کچھ انکے ہاتھوں میں ہوگا اس کو چھوڑ کر روانہ ہونگے اور دس

فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ)) قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رَوَاتِهِ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ.

سواروں کو طلاوے کے طور پر روانہ کریں گے (دجال کی خبر لانے کے لیے)۔ رسول اللہ نے فرمایا میں ان سواروں کے اور انکے باپوں کے نام جانتا ہوں اور ان کے گھوڑوں کے رنگ جانتا ہوں وہ ساری زمین کے بہتر سوار ہوں گے اس دن یا بہتر سواروں میں سے ہوں گے اس دن۔

۷۲۸۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۸۲- عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَهَبْتُ رِيحَ حَمْرَاءُ وَسَاقَ الْحَدِيثُ بِنَحْوِهِ وَحَدِيثُ ابْنِ عُلَيَّةَ أَيْمٌ وَأَشْبَعُ.

۷۲۸۳- اسیر بن جابر سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھے اور گھر بھرا ہوا تھا اتنے میں لال ہوا چلی کوفہ میں پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

۷۲۸۳- عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ فِي بَيْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَالْبَيْتُ مَلَأَانُ قَالَ فَهَاجَتْ رِيحُ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ.

۷۲۸۴- نافع بن عتبہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک جہاد میں تو آپ کے پاس کچھ لوگ مغرب کی طرف سے آئے جو بالوں کے کپڑے پہنے تھے اور رسول اللہ سے ملے ایک ٹیلے کے پاس۔ وہ لوگ کھڑے تھے اور آپ بیٹھے تھے میرے دل نے کہا تو چلا جا اور ان لوگوں کے اور آپ کے بیچ میں کھڑا رہا یہاں نہ ہو کہ یہ لوگ فریب سے آپ کو مار ڈالیں۔ پھر میرے دل نے کہا شاید آپ چپکے سے کچھ باتیں ان سے کرتے ہوں (اور میرا جانا آپ کو ناگوار گزرے)۔ پھر میں گیا اور ان لوگوں کے اور آپ کے بیچ میں کھڑا ہو گیا میں نے اس وقت آپ سے چار باتیں یاد کیں جن کو آپ نے میرے ہاتھ پر گنا۔ آپ نے فرمایا پہلے تو عرب کے جزیرہ میں (کافروں سے) جہاد کرو گے اللہ اس کو فتح کر دے گا پھر فارس سے جہاد کرو گے اللہ تعالیٰ اس کو بھی فتح کر دے گا۔ پھر نصاریٰ سے لڑو گے روم والوں سے اللہ تعالیٰ روم کو بھی فتح کر دے گا۔ پھر دجال سے لڑو گے اللہ تعالیٰ اس

۷۲۸۴- عَنْ نَافِعِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ قَالَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوفِ فَوَافَقُوهُ عِنْدَ أَكْمَةِ فَإِنَّهُمْ لَقِيَانِمْ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعِدٌ قَالَ فَقَالَتْ لِي نَفْسِي إِنَّهُمْ فَقَمٌ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ لَا يَغْتَالُونَهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَعَلَّهُ نَحِيٌّ مَعَهُمْ فَأَتَيْتُهُمْ فَقَمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ أَعُدُّهُنَّ فِي يَدَيَّ قَالَ ((تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَالَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ)) قَالَ فَقَالَ نَافِعٌ يَا جَابِرُ لَا نَرَى الدَّجَالَ يَخْرُجُ حَتَّى تُفْتَحَ الرُّومُ.

اور فرمایا تم کیا ذکر کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا قیامت نہ ہوگی جب تک دس نشانیاں نہ ہوں گی ایک خسف (زمین کا دھنسا) مشرق میں دوسری خسف مغرب میں تیسری خسف جزیرہ عرب میں چوتھے دھواں پانچویں دجال چھٹے زمین کا جانور ساتویں یاجوج اور ماجوج آٹھویں آفتاب کا ٹکنا پچھم سے نویں ایک آگ جو عدن کے کنارے سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانک کر لے جاوے گی۔ اس روایت میں دسویں نشانی کا ذکر نہیں ہے۔ دوسری روایت میں دسویں نشانی حضرت عیسیٰ کا اترنا ہے اور ایک روایت میں ایک آندھی ہے جو لوگوں کو سمندر میں ڈال دے گی۔

۷۲۸۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ وہ آگ لوگوں کے ساتھ رہے گی جہاں وہ اتر پڑیں گے آگ بھی اتر پڑے گی اور جب وہ دوپہر کو سورہیں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی۔

۷۲۸۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

فَاطْلَعَ إِلَيْنَا فَقَالَ ((مَا تَذْكُرُونَ)) قُلْنَا السَّاعَةَ قَالَ ((إِنْ السَّاعَةُ لَا تَكُونُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ خَسْفٌ بِالشَّرْقِ وَخَسْفٌ بِالشَّرْقِ وَخَسْفٌ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَالْذُّخَانُ وَالْذُّجَالُ وَذَابَةُ الْأَرْضِ وَيَأْجُوجُ وَمَاجُوجُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ فُجْرَةٍ عَدْنٍ تَرْجُلُ النَّاسَ)) قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ مِثْلَ ذَلِكَ لَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ وَ قَالَ أَحَدُهُمَا فِي الْعَاشِرَةِ نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ وَ قَالَ الْآخَرُ وَرِيحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ.

۷۲۸۷- عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ نَحْتَمِلُهَا نَتَحَدَّثُ وَسَاقِ الْحَدِيثِ بِمِثْلِهِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ تَنْزِلُ مَعَهُمْ إِذَا نَزَلُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ وَلَمْ يَرْفَعَهُ قَالَ أَحَدُ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ قَالَ الْآخَرُ رِيحٌ تُلْقِيهِمْ فِي الْبَحْرِ.

۷۲۸۸- عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ فَأَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاذِ وَابْنِ جَعْفَرٍ وَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ بَنَحْوِهِ قَالَ وَالْعَاشِرَةُ نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ قَالَ شُعْبَةُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ.

۷۲۸۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

۷۲۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

(۷۲۸۹) قاضی عیاض نے کہا یہ وہی آگ ہے جو حشر کے لیے لوگوں کو لے جاوے گی اور شاید یہ دو آگ ہوں یا اس کی ابتدا یمن سے لے

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ أَغْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرَى))

نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ نکلے ایک آگ حجاز کے ملک سے روشن کر دے گی بھری کے اونٹوں کی گردنوں کو (یعنی اس کی روشنی ایسی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہنچے گی۔ حجاز مکہ اور مدینہ کا ملک اور بھری ایک شہر کا نام ہے)۔

بَابُ فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ وَعِمَارَتِهَا قَبْلَ السَّاعَةِ

باب: قیامت سے پہلے مدینہ کی آبادی کا بیان

۷۲۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَبْلُغُ الْمَسَاكِينُ إِهَابَ أَوْ يَهَابَ)) قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ لِسُهَيْلٍ فَكَمْ ذَلِكَ مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ كَذَا وَكَذَا مِيلًا.

۷۲۹۰- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (قیامت کے قریب) مدینہ کے گھراہاب یا یہاب تک پہنچ جاویں گے۔ زہیر نے کہا میں نے سہیل سے کہا اہاب مدینہ سے کتنے فاصلہ پر ہے؟ انہوں نے کہا اتنے میل پر۔

۷۲۹۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ ((أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ))

۷۲۹۱- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ کا منہ پورب کی طرف تھا آپ فرماتے تھے آگاہ رہو فتنہ یہاں ہے جہاں سے شیطان کا قرن نکلتا ہے (پورب کی طرف ربيعہ اور مضر کی قومیں بستی تھیں۔ یہ لوگ اسلام کے بہت خلاف تھے۔ شیطان کے قرن سے مراد اس کی دونوں زلفیں یا دونوں سینک ہیں اس واسطے کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اپنا سر اس پر رکھ دیتا ہے تاکہ سجدہ کرنے والوں کا سجدہ اس کو واقع ہو)۔

بَابُ الْفِتْنَةِ مِنَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

باب: مشرق سے فتنوں کا بیان جہاں سے شیطان کا سنگ طلوع ہوگا

۷۲۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَيْسَتْ السُّنَّةُ بِأَنْ لَا تُمَطَّرُوا وَلَكِنْ

۷۲۹۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قحط یہ نہیں ہے کہ پانی نہ برے قحط یہ ہے کہ پانی برے

تلبہ ہو اور قوت اس کی حجاز میں۔ نووی نے کہا حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ یہ حشر کی آگ ہے بلکہ یہ قیامت کی نشانی ہے اور یہ آگ ہمارے زمانہ میں نکلی (۶۵۳ھ میں) اور بہت بڑی آگ تھی مدینہ کے مشرقی کنارے سے حرہ کے پرے اور اس کی خبر مجھے ان لوگوں نے دی جو اس وقت مدینہ میں تھے۔ تاریخ مدینہ میں مذکور ہے کہ اول چند روز مدینہ میں بڑا زلزلہ رہا۔ لوگوں نے جانا کہ قیامت آئی پھر ایک طرف زمین پھٹ گئی اس میں سے سر بلند آگ نکلی چالیس دن قائم رہی لوہا اور پتھر اس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس نہ جلتی تھی سینکڑوں کوس تک اس کی روشنی تھی۔ آخر سلطنت عباسیہ کے یہ ماجرا گزرا چھ سو برس سے زیادہ ہوا تو جیسا حضرت نے فرمایا تھا دیا ہی ہوا۔ یہ معجزہ ہوا حضرت کا۔ (تحفۃ الاخیار)

السَّيِّئَةُ أَنْ تُمْطَرُوا وَتُمْطَرُوا وَلَا تُنَبِّتُ الْأَرْضُ شَيْئًا))
اور برے اور زمین سے کچھ نہ اگے۔

۷۲۹۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ عِنْدَ بَابِ حَفْصَةَ فَقَالَ بِيَدِهِ نَحْوُ الْمَشْرِقِ ((الْفِتْنَةُ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ)) قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ فِي رِوَايَةٍ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَابِ عَائِشَةَ.

۷۲۹۴- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ ((هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ))

۷۲۹۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُشِيرُ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَقُولُ ((هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا ثَلَاثًا حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ))

۷۲۹۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ ((رَأْسُ الْكُفْرِ مِنْ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ يَعْنِي الْمَشْرِقَ))

۷۲۹۷- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ مَا أَسْأَلُكُمْ عَنْ الصَّغِيرَةِ وَأَرْكَبُكُمْ لِلْكَبِيرَةِ سَمِعْتُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِيءُ مِنْ هَاهُنَا وَأَوَّمَا بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ

۷۲۹۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر کھڑے ہوئے اور مشرق کی طرف اشارہ کیا فرمایا فساد اسی طرف ہے جہاں سے شیطان کا قرن نکلتا ہے۔ دوبار فرمایا یا تین بار اور عبید اللہ بن سعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازے پر کھڑے تھے۔

۷۲۹۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۹۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ کے گھر سے نکلے اور فرمایا کفر کی چوٹی ادھر ہے جہاں سے شیطان کا سر نکلتا ہے۔

۷۲۹۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہی جو اوپر گزرا۔

۷۲۹۷- سالم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے وہ کہتے تھے اے عراق والو! میں تم سے چھوٹے گناہ نہیں پوچھتا نہ اس کو پوچھتا ہوں جو کبیرہ گناہ کرتا ہو۔ میں نے سنا اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے فتنہ ادھر سے آوے گا اور اشارہ کیا آپ نے اپنے ہاتھ سے پورب کی طرف جہاں شیطان کے دونوں قرن نکلتے ہیں اور تم ایک دوسرے

قَرْنَا الشَّيْطَانَ)) وَأَنْتُمْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَإِنَّمَا قَتَلَ مُوسَى الَّذِي قَتَلَ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ خَطَاً فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ فِي رَوَاتِهِ عَنْ سَالِمٍ لَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ.

بَابُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَعْبُدَ دَوْسَ ذَا الْخَلَصَةِ

۷۲۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ)) وَكَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِتَبَالَةٍ.

۷۲۹۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّى)) فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ أَنَّ ذَلِكَ تَأْمًا قَالَ ((إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ رِجَالًا طَيِّبَةً فَتَوَفَّى كُلُّ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَيَبْقَى مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ فَيَرْجِعُونَ إِلَى دِينِ آبَائِهِمْ)).

کی گردن مارتے ہو (حالانکہ مومن کا قتل کرنا کتنا بڑا گناہ ہے) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو فرعون کی قوم کا ایک شخص مارا تھا وہ خطا سے مارا تھا (نہ بہ نیت قتل کیونکہ گھونے سے آدمی نہیں مارتا) اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے ایک خون کیا پھر ہم نے تجھ کو نجات دی غم سے اور تجھ کو آزمایا جیسا آزمایا تھا۔

باب: قیامت سے قبل دوس کی عورتوں کا ذوالخلصہ کی عبادت کرنے کا بیان

۷۲۹۸- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ دوس کی عورتوں کے سرین ملیں گے ذی الخلصہ کے گرد (یعنی وہ طواف کریں گی اس کا)۔ ذوالخلصہ ایک بت تھا جس کو دوس جاہلیت کے زمانہ میں تالہ میں پوجا کرتے۔

۷۲۹۹- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے فرمایا رات اور دن ختم نہ ہوں گے جب تک لات اور عزی (یہ دونوں بت تھے جاہلیت کے) پھر نہ پوجے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو سمجھتی تھی جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تا کہ اس کو غالب کرے سب دینوں پر اگرچہ برا مانیں مشرک لوگ کہ یہ وعدہ پورا ہونے والا ہے (اور سوا اسلام کے اور کوئی دین دنیا میں غالب نہ رہے گا)۔ آپ نے فرمایا ایسا ہو گا جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس کی وجہ سے ہر مومن مر جاوے گا اور وہ لوگ باقی رہ جاویں گے جن میں بھلائی نہیں ہے۔ پھر وہ لوگ اپنے (مشرک)

(۷۲۹۸) ☆ معلوم ہوا کہ عرب کے بعض لوگ پھر مشرک ہو جائیں گے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ میری امت کے بعض قبیلے بتوں کو پوجنے لگیں گے۔

باپ دادا کے دین پر لوٹ جاویں گے۔

۷۳۰۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۳۰۰- عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۷۳۰۱- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر پر سے گزرے گا اور کہے گا کاش میں اس کی جگہ قبر میں ہوتا۔

۷۳۰۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے مجھ کو اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا فنا نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی قبر پر گزرے گا پھر اس پر لیٹے گا اور کہے گا کاش میں اس قبر والا ہوتا اور نہ ہوگا ساتھ اس کے دین مگر بلا۔

۷۳۰۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے لوگوں پر ایک زمانہ آوے گا کہ قتل کرنے والا نہ جانے گا اس نے قتل کیوں کیا اور مقتول نہ جانے گا کہ وہ کیوں قتل ہوتا ہے (ایسا اندھا دھند اور فساد ہوگا لوگ ناحق مارے جائیں گے)۔

۷۳۰۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر ایک دن آوے گا کہ مارنے والا نہ جانے گا اس نے کیوں مارا اور جو مارا گیا وہ نہ جانے گا کیوں مارا گیا۔ لوگوں نے کہا یہ کیوں کر ہوگا؟ آپ نے فرمایا کشت و خون ہوگا قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔

۷۳۰۵- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

۷۳۰۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ)).

۷۳۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ إِلَّا الْبَلَاءُ)).

۷۳۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَذْرِي الْقَاتِلُ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ وَلَا يَذْرِي الْمَقْتُولُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ)).

۷۳۰۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَذْرِي الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيْمَ قُتِلَ)) فَقِيلَ كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ ((الْهَرَجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ)) وَفِي رِوَايَةٍ ابْنُ أَبِي بَرٍّ قَالَ هُوَ يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ لَمْ يَذْكُرْ الْأَسْلَمِيَّ.

۷۳۰۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ

(۷۳۰۱) کاش میں اس کی جگہ قبر میں ہوتا تو ان خرابیوں اور فتنوں میں نہ پڑتا۔ ایسے فساد اور خرابیاں اور بے دینیاں قیامت کے قریب پھیلیں گی کہ مومن زندگی سے بیزار ہو جاوے گا۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يُخْرَبُ الْكَعْبَةُ ذُو السُّوَيْتَيْنِ مِنَ الْحَبْشَةِ))
کو خراب کرے گا ایک شخص حبشہ کا چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا
(مراد ابی سینا کے کافر ہیں جو نصاریٰ ہیں یا وسط حبش کے بت
پرست۔ آخر زمانہ میں ان کا غلبہ ہو گا اور مسلمان دنیا سے اٹھ جاویں
گے تب یہ مردود حبشی ایسا کام کرے گا)۔

۷۳۰۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

((يُخْرَبُ الْكَعْبَةُ ذُو السُّوَيْتَيْنِ مِنَ الْحَبْشَةِ))

۷۳۰۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

قَالَ ((ذُو السُّوَيْتَيْنِ مِنَ الْحَبْشَةِ يُخْرَبُ بَيْتَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ))

۷۳۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بَعْصَاهُ))

۷۳۰۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا

تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَهَاءُ)) قَالَ مُسْلِمٌ هُمْ أَرْبَعَةُ إِخْوَةٍ شَرِيكٌ

وَعَبِيدُ اللَّهِ وَعُمَيْرٌ وَعَبْدُ الْكَبِيرِ بَنُو عَبْدِ الْمَجِيدِ

۷۳۱۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمْ

الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى

تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَغَالَهُمُ الشَّعْرُ))

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ))

۷۳۰۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص قحطان
(ایک قبیلہ ہے) کا نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لکڑی سے ہانکے گا۔

۷۳۰۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا دن اور رات ختم نہ ہوں گی یہاں تک کہ ایک شخص
بادشاہ ہو گا جس کو ججہا کہیں گے۔

۷۳۱۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں
سے جن کے منہ ڈھالوں جیسے ہونگے اور قیامت قائم نہ ہوگی

یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے جوتے بالوں

کے ہوں گے۔

ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ

ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے منہ ایسے
ہوں گے جیسے ڈھالیں تہہ جہی ہوئیں (یعنی مونے منہ گول گول

مراد ترک لوگ ہیں جو چین کے قریب تاتار کے رہنے والے

ہیں۔ یہ پیشین گوئی پوری ہوئی مسلمان ان سے لڑے۔

۷۳۱۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم سے لڑیں گے وہ لوگ جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور ان کے منہ تہ بہتہ ڈھالوں کی طرح۔

۷۳۱۲- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے جوتے بالوں کے ہونگے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کی آنکھیں چھوٹی، ناکیں موٹی اور چھٹی ہوں گی۔

۷۳۱۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمان ترکوں سے لڑیں گے جن کے منہ سپر کی طرح تہ بہتہ ہوں گے۔ ان کا لباس بالوں کا ہوگا اور وہ چلیں گے بالوں میں (یعنی جوتے بھی بالوں کے ہوں گے)۔

۷۳۱۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم قیامت کے قریب ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہونگے۔ ان کے منہ گویا ڈھالیں ہیں تہ بہتہ چہرے ان کے سرخ ہیں، آنکھیں چھوٹی ہیں۔

۷۳۱۵- ابو نصرہ سے روایت ہے ہم جابر بن عبد اللہ کے پاس تھے انھوں نے کہا قریب ہے عراق والوں کے ققیز اور درہم نہ آوے۔ ہم نے کہا کس سبب سے؟ انھوں نے کہا عجم کے لوگ اس کو روک لیں گے۔ پھر کہا قریب ہے کہ شام والوں کے پاس دینار اور مدی نہ آوے (مدی ایک پیمانہ ہے اسی طرح ققیز)۔ ہم نے کہا کس سبب سے؟ انھوں نے کہا روم والے لوگ روک لیں گے۔ پھر تھوڑی دیر چپ ہو رہے بعد اس کے کہا رسول اللہ ﷺ نے

۷۳۱۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلَكُمْ أُمَّةٌ يَتَعَلُّونَ الشَّعْرَ وَجُوهَهُمْ مِثْلُ الْمَجَانِّ الْمَطْرَقَةِ)).

۷۳۱۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَبْعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارُ الْأَعْيُنِ ذُلْفَ الْأَنْفِ)).

۷۳۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرُكَ قَوْمًا وَجُوهَهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمَطْرَقَةِ يَلْبَسُونَ الشَّعْرَ وَيَمْشُونَ فِي الشَّعْرِ)).

۷۳۱۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تُقَاتِلُونَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَوْمًا يَبْعَالُهُمُ الشَّعْرُ كَأَنَّ وَجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمَطْرَقَةُ حُمُرُ الْوُجُوهِ صِغَارُ الْأَعْيُنِ)).

۷۳۱۵- عَنْ أَبِي نَضْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ يُوشِكُ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنْ لَا يُجِبِي إِلَيْهِمْ قَقِيزٌ وَلَا دِرْهَمٌ قُلْنَا مِنْ أَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ يَمْنَعُونَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ يُوشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يُجِبِي إِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مُدِّيٌّ قُلْنَا مِنْ أَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّومِ ثُمَّ

سَكَتَ هُنَيْئَةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثًّا لَا يَعْدُهُ عَدَدًا))

قَالَ قُلْتُ لِأَبِي نُضْرَةَ وَأَبِي الْعَلَاءِ أَتَرَيَانِ أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَا لَا

فرمایا میری آخر امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لپ بھر بھر کر مال دیگا (یعنی روپیہ اور اشرفیاں لوگوں کو) اور اس کو شمار نہ کرے گا۔ جریر نے کہا میں نے ابو نضرہ اور ابو العلاء سے پوچھا کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز ہے۔ انھوں نے کہا نہیں (یہ امام مہدی ہیں جو امت کے اخیر زمانے میں پیدا ہوں گے۔ عمر بن عبدالعزیز تو اوائل میں تھے)۔

۷۳۱۶- عَنِ الْحُرَيْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۷۳۱۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۳۱۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مِنْ خُلَفَائِكُمْ خَلِيفَةٌ يَحْثُو الْمَالَ حَثًّا لَا يَعْدُهُ عَدَدًا)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حَبْرٍ ((يَحْثِي الْمَالَ))

۷۳۱۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعْدُهُ))

۷۳۱۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۷۳۲۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعِمَّارٍ حِينَ جَعَلَ يَحْفَرُ الْخَنْدَقَ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ ((بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِتْنَةٌ بَاغِيَةٌ))

۷۳۲۱- عَنْ أَبِي مُسْلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ النَّضْرِ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ عَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ أَرَاهُ يُعْنِي أَبَا قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ عَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ وَيَقُولُ

۷۳۱۷- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے خلیفوں سے ایک خلیفہ ایسا ہوگا جو مال کو لپ بھر کر دے گا اس کو گنے گا نہیں۔

۷۳۱۸- ابو سعید اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اخیر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال کو بانٹے گا اور شمار نہ کرے گا۔

۷۳۱۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۳۲۰- ابو سعید خدری سے روایت ہے مجھ سے بیان کیا اس شخص نے جو مجھ سے بہتر ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا عمار بن یاسر سے جب وہ خندق کھود رہے تھے ان کا سر صاف کرنے لگے اور فرماتے تھے اے سمیہ کے بیٹے! تجھ پر بڑی مصیبت ہوگی۔ تجھ کو باغی گروہ قتل کرے گا۔

۷۳۲۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ وہ شخص ابو قتادہ رضی اللہ عنہ تھے اور بوس کے بدلے ویس ہے ویس کے معنی خرابی اور مصیبت۔

(۷۳۲۰) عمار کی ماں کا نام سمیہ تھا۔ عمار حضرت علی کے ساتھ تھے مسلمین کی لڑائی میں اور اسی لڑائی میں وہ شہید ہو گئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی خلیفہ برحق تھے اور معاویہ کا گروہ باغی اور باغی تھا۔

وَيَسْ أَوْ يَقُولُ ((يَا وَيَسَ ابْنِ سُمَيَّةَ))

۷۳۲۲- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعِمَّارٍ ((تَقْتُلُكَ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَةُ))

۷۳۲۳- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۳۲۴- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَّارًا الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَةُ

۷۳۲۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يُهْلِكُ أُمَّتِي هَذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ)) قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ ((لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ))

۷۳۲۶- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ

۷۳۲۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَدْ مَاتَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

۷۳۲۸- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ سَفِيَّانٍ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ

۷۳۲۹- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَلَكَ كِسْرَى ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ وَقَيْصَرٌ لِيَهْلِكَ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ وَلَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

۷۳۲۲- ام المؤمنین سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمار سے تجھ کو قتل کرے گا ایک باغی گروہ (باغی جو امام سے پھر جاوے)۔

۷۳۲۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۳۲۴- قتل کرے گا عمار کو باغی گروہ۔

۷۳۲۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہلاک کرے گا لوگوں کو یہ خاندان قریش میں سے (مراد بنی امیہ کا خاندان ہے)۔ اصحاب نے کہا پھر ہم کو کیا حکم ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر لوگ ان سے الگ رہیں تو بہتر ہے۔

۷۳۲۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۳۲۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسریٰ (ایران کا بادشاہ) مر گیا اب اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہو گا اور جب قیصر (روم کا بادشاہ) مر جاوے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہو گا اور یہ دونوں ملک مسلمان فتح کر لیں گے۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خزانے خدا کی راہ میں خرچ کرو گے۔

۷۳۲۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۳۲۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(۷۳۲۵) ☆ اگر لوگ ان سے الگ رہیں تو بہتر ہے اور ان کا ساتھ نہ دیں پر ایسا نہ ہو اور لوگ بنی امیہ کے شریک ہوئے اور انھوں نے وہ ظلم کئے کہ خدا کی پناہ۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا مدینہ منورہ کو تباہ کیا، سینکڑوں صحابی یزید کے لشکر کے ہاتھ سے مدینہ میں شہید ہوئے معاذ اللہ۔

۷۳۳۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ))

۴۳۳۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا ہے۔
فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ سَوَاءً.

۷۳۳۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَتَفْتَحَنَّ عَصَابَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ كَنْزَ آلِ كِسْرَى الَّذِي فِي الْأَيْتِصِ)) قَالَ قُتَيْبَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَمْ يَشْكُ.

۴۳۳۱- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے البتہ مسلمانوں کی یا مومنوں کی (راوی کو شک ہے) ایک جماعت کسریٰ کے خزانے کو کھولے گی جو سفید محل میں ہے۔ قتیبہ کی روایت میں مسلمانوں کی ہے بلا شک۔

۷۳۳۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ.

۴۳۳۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۷۳۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةِ جَانِبٍ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٍ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ)) قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزَوْهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْرَاقَ فَإِذَا جَاءُوهَا نَزَلُوا فَلَمْ يُقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا)) قَالَ ثَوْرٌ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ ((الَّذِي فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُولُوا الثَّانِيَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ ثُمَّ يَقُولُوا الثَّالِثَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَفْرُجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوهَا فَيَغْنَمُوا فَبَيْنَمَا هُمْ يَفْتَسِمُونَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيخُ فَقَالَ إِنَّ الدَّجَالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرَكُونَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ))

۴۳۳۳- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے سنا ہے ایسا شہر جس کے ایک جانب خشکی ہے اور ایک جانب سمندر ہے؟ اصحاب نے کہا ہاں یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے سنا ہے (یعنی قسطنطنیہ ہے) آپ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لڑیں گے اس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحاق کی اولاد سے۔ سو جب اس شہر کے پاس آویں گے تو اتر پڑیں گے۔ سو ہتھیار سے نہ لڑیں گے اور نہ تیر ماریں گے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس کی ایک طرف جو دریا میں ہے گر پڑے گی۔ پھر دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس کی دوسری طرف گر پڑے گی۔ پھر تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو ہر طرف سے کھل جاوے گا۔ سو اس شہر میں گھس پڑیں گے اور لوٹیں گے۔ جب لوٹ کے مال بانٹ رہے ہوں گے کہ اچانک ایک چیخنے والا آئے گا اور کہے گا دجال نکلا تو وہ ہر چیز کو چھوڑ دیں گے اور دجال کی طرف پلٹیں گے۔

۷۳۳۴- عَنْ ثَوْرٍ بْنِ زَيْدٍ الدَّبَلِيِّ فِي هَذَا

۴۳۳۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

(۴۳۳۳) اس روایت میں بنی اسحاق کا لفظ ہے حالانکہ عرب بنی اسماعیل ہیں اور معروف یہی ہے کہ بنی اسماعیل میں سے یہ لوگ ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بدوں ہتھیار چلے صرف کلمہ کی برکت سے فتح ہوگی اور اوپر حدیث گزری کہ وہاں بڑی لڑائی ہوگی تو مطلب یہ ہے کہ شہر پناہ کلمہ کے زور سے گر پڑے گی۔

الإِسْنَادُ بِمِثْلِهِ.

۷۳۳۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَتَقَاتِلُنَّ الْيَهُودَ فَلَتَقْتُلُنَّهُمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ)).

۷۳۳۵- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا تم لڑو گے یہود سے اور مارو گے ان کو یہاں تک کہ پتھر بولے گا اے مسلمان! یہ یہودی ہے آکر اس کو مار ڈال (یہ قیامت کے قریب ہوگا)۔

۷۳۳۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ ((هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَيْتُ)).

۷۳۳۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ پتھر کہے گا یہ میری آڑ میں ایک یہودی ہے۔

۷۳۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((تَقْتُلُونَ أَنْتُمْ وَيَهُودُ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَيْتُ تَعَالَ فَاقْتُلْهُ)).

۷۳۳۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۳۳۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((تَقَاتِلُكُمْ الْيَهُودُ فَتَسْلُطُونَ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَيْتُ فَاقْتُلْهُ)).

۷۳۳۸- ترجمہ وہی جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ یہودی تم سے لڑیں گے پھر تم ان پر غالب ہو گے۔

۷۳۳۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى يَخْتَبِيَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُولَ الْحَجَرُ أَوْ الشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ إِلَّا الْغَرْقَدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ)).

۷۳۳۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمان یہود سے لڑیں گے۔ پھر مسلمان ان کو قتل کریں گے یہاں تک کہ یہودی کسی پتھر یا درخت کی آڑ میں چھپے گا تو وہ پتھر یا درخت بولے گا اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ میرے پیچھے ایک یہودی ہے ادھر آکر اس کو مار ڈال مگر غرقہ کا درخت نہ بولے گا (وہ ایک کانٹے دار درخت ہے جو بیت المقدس کی طرف بہت ہوتا ہے)۔ وہ یہود کا درخت ہے۔

۷۳۴۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنْ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَابَيْنِ)) وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ.

۷۳۴۰- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے سامنے جھوٹے پیدا ہوں گے۔ ابوالاحوص کی روایت میں اتنا زیادہ ہے میں نے جابر بن سمرہ سے پوچھا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا؟ وہ بولے ہاں۔

۷۳۴۱- عَنْ سِمَاكِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ سِمَاكُ

۷۳۴۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ جابر نے کہا ان سے بچو (ایسا نہ

ہو کہ ان جھوٹوں کے فریب میں آ جاؤ۔

۷۳۴۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ قریب تمیں کے دجال جھوٹے پیدا ہوں گے (دجال کے معنی مکار فریبی)۔ ہر ایک یہ کہے گا میں اللہ کا رسول ہوں۔

۷۳۴۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

باب: ابن صیاد کا بیان

۷۳۴۴- عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو بچوں پر سے گزرے۔ ان میں ابن صیاد تھا سب لڑکے (آپ کو دیکھ کر) بھاگ گئے اور ابن صیاد بیٹھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ کو برا معلوم ہوا (کیونکہ آپ کو گمان تھا گو یقین نہ تھا کہ یہ دجال ہے)۔ آپ نے فرمایا تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں وہ بولا نہیں بلکہ تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو چھوڑیے میں اس کو قتل کرو؟ آپ نے فرمایا اگر یہ وہ ہے جو تو خیال کرتا ہے (یعنی دجال ہے) تو تو اس کو نہ مار سکے گا (اور جو دجال نہیں ہے تو اس کے مارنے سے کیا فائدہ)۔

۷۳۴۵- عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ہم چل رہے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اتنے میں ابن صیاد ملا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے دل میں تیرے لیے ایک بات چھپائی ہے (آپ نے اس آیت کا تصور کیا فار تقب یوم تاتی السماء بدخان

وَسَمِعْتُ أُعْبِي يَقُولُ قَالَ جَابِرٌ فَأَحْذَرُوهُمْ۔

۷۳۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُنْعَثَ دَجَالُونَ كَذَابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ))۔

۷۳۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ يَنْبُعُ۔

بابُ ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ

۷۳۴۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِصَبْيَانٍ فِيهِمْ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَرَأَ الصَّبْيَانُ وَجَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ فَكَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَرَبَّتْ بِذَاكَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ)) فَقَالَ لَا بَلْ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذُرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ حَتَّى أَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ يَكُنْ الَّذِي تَرَى فَلَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ))۔

۷۳۴۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا)) فَقَالَ دُخْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

(۷۳۴۵) نووی نے کہا ابن صیاد یا ابن صاید اس کا نام صاف ہے۔ علماء نے کہا کہ اس کا قصہ مشکل ہے اور اس کا امر مشتبہ ہے کہ وہی دجال تھا یا دجال الگ ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ابن صیاد دجالوں سے ایک دجال تھا۔ علماء نے کہا ظاہر احادیث سے یہ نکلتا ہے کہ ابن صیاد کے باب میں آپ پر وحی نہیں آئی کہ وہ دجال ہے یا دجال نہیں ہے۔ آپ کو دجال کی صفتیں وحی سے معلوم ہوئی تھیں اور ابن صیاد میں بعض صفتیں موجود تھیں اس وجہ سے آپ کو گمان تھا کہ شاید یہ دجال ہو اور آپ نے اس کو قتل نہ کیا حالانکہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس وجہ سے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِحْسًا فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ))
فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي فَأَضْرِبَ عَنْقَهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((دَعَهُ
فَإِنْ يَكُنْ الَّذِي تَخَافُ لَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ))

صہین)۔ ابن صیاد بولا دغ ہے تمہارے دل میں (یعنی دھواں)۔
رسول اللہ نے فرمایا چل مردود تو اپنے اندازے سے کبھی نہ بڑھ سکے
گا (یعنی شیطان اور جن کا ہن کو اتنا ہی بتا سکتے ہیں کہ سارے جملے
میں سے ایک آدھ لفظ وہ بھی الٹ پلٹ کر بنا دیتے ہیں جیسے تو نے
پوری آیت میں سے صرف ایک دھان کا لفظ بتا دیا۔ بس تیرا اتنا ہی
مقدور ہے بر خلاف پیغمبروں کے کہ ان کو اللہ تعالیٰ پوری اور
صاف بات بتلا دیتا ہے)۔ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ! مجھ کو
چھوڑیے میں اس کی گردن ماروں؟ آپ نے فرمایا جانے دے اگر
یہ وہ ہے جس سے تو ڈرتا ہے (یعنی دجال) تو تو اس کو مار نہ سکے گا۔

۷۳۴۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي
بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ))
فَقَالَ هُوَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((آمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ مَا
تَرَى)) قَالَ أَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَرَى عَرْشَ
إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ وَمَا تَرَى)) قَالَ أَرَى
صَادِقِينَ وَكَاذِبًا أَوْ كَاذِبِينَ وَصَادِقًا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ عَلَيْهِ دَعْوُهُ))

۷۳۴۶- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابن صیاد سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمرؓ ملے مدینہ کے بعض
راہوں میں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تو گواہی دیتا ہے
اس بات کی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے کہا تم
گواہی دیتے ہو اس بات کی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ آپ نے
فرمایا میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں
پر بھلا تجھ کو کیا دکھائی دیتا ہے؟ وہ بولا میں ایک تخت دیکھتا ہوں پانی
پر۔ آپ نے فرمایا وہ تو ابلیس کا تخت ہے سمندر پر اور کیا دیکھتا ہے؟
وہ بولا دو سچے میرے پاس آتے ہیں اور ایک جھوٹا یا دو جھوٹے
اور ایک سچا۔ آپ نے فرمایا چھوڑو اس کو اس کو شک ہے اپنے باب
میں (کہ وہ سچا ہے یا نہیں)۔

۷۳۴۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَقِيَ نَبِيَّ اللَّهِ
ﷺ ابْنُ صَالِدٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ صَالِدٍ
مَعَ الْغُلَمَانِ فَذَكَرْنَا حَدِيثَ الْحَرِيرِيِّ

۷۳۴۷- ترجمہ وہی ہے گزرا۔

لہٰذا سے کہ وہ نابالغ تھا یا اس زمانہ میں یہودیوں سے صلح تھی اور وہ بھی یہود میں سے تھا۔ پھر اختلاف ہے کہ ابن صیاد کہاں مرا؟ ابوداؤد میں ایک
روایت ہے کہ وہ حرہ کے دن غائب ہو گیا اور جابر قسم کھاتے تھے کہ وہ دجال ہے اسی طرح حضرت عمرؓ رسول اللہ کے سامنے اور آپ نے منع نہ
کیا۔ واللہ اعلم

۷۳۴۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَائِدٍ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ لِي أَمَا قَدْ لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُونَ أَنِّي الدَّجَالُ أَلَسْتُ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّهُ لَا يُولَدُ لَهُ)) قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَقَدْ وُلِدَ لِي أَوْلَيْسُ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ)) قُلْتُ بَلَى قَالَ فَقَدْ وُلِدَتْ بِالْمَدِينَةِ وَهَذَا أَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ قَوْلِهِ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَآثِنٌ هُوَ قَالَ فَلَبَسَنِي.

۷۳۴۸- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابن صیاد کے ساتھ گیا مکہ تک۔ وہ مجھ سے کہنے لگا لوگ مجھے کیا کیا کہتے ہیں میں دجال ہوں۔ کیا تم نے رسول اللہ سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے دجال کی اولاد نہ ہوگی اور میری تو اولاد ہے۔ کیا تم نے رسول اللہ سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے وہ مکہ اور مدینہ میں نہ آوے گا؟ میں نے کہا ہاں سنا ہے۔ ابن صیاد بولا میں تو مدینہ میں پیدا ہوا اور اب مکہ جاتا ہوں۔ ابو سعید نے کہا پھر آخر میں ابن صیاد کہنے لگا البتہ قسم خدا کی میں جانتا ہوں دجال کہاں پیدا ہوا اور اب وہ کہاں ہے۔ ابو سعید نے کہا تو مجھ کو اس نے شبہ میں ڈال دیا (آخر کی بات کہہ کر کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو دجال سے کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے ورنہ اس کا مقام کیونکر اس کو معلوم ہوا۔ نووی نے کہا ابن صیاد کی یہ دلیلیں کہ اس کی اولاد ہے اور وہ مدینہ میں پیدا ہوا مکہ میں جاتا ہے کچھ کافی نہیں کیونکہ یہ صفات دجال کی آپ نے اس وقت بتلائی ہیں جب وہ فساد کرنے کے لیے دنیا میں نکلے گا نہ کہ پیشتر کی)۔

۷۳۴۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ صَائِدٍ وَأَخَذَنِي مِنْهُ ذِمَامَةٌ هَذَا عَذَرْتُ النَّاسَ مَا لِي وَلَكُمْ يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ أَلَمْ يَقُلْ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّهُ يَهُودِيٌّ)) وَقَدْ أُسْلِمْتُ قَالَ ((وَلَا يُولَدُ لَهُ)) وَقَدْ وُلِدَ لِي وَقَالَ ((إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ وَقَدْ)) خَجَجْتُ.

۷۳۴۹- ابو سعید خدری سے روایت ہے ابن صیاد نے مجھ سے گفتگو کی تو مجھ کو شرم آگئی (اس کے برا کہنے میں) وہ کہنے لگا میں نے لوگوں کے سامنے عذر کیا اور کہنے لگا کیا ہوا تم کو میرے ساتھ اے اصحاب محمد کے کیا رسول اللہ نے نہیں فرمایا کہ دجال یہودی ہوگا اور میں تو مسلمان ہوں اور آپ نے فرمایا کہ دجال کے اولاد نہ ہوگی میری تو اولاد ہے اور آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرام کیا ہے دجال پر اور میں نے توجج کیا۔ ابو سعید نے کہا وہ برابر ایسی گفتگو کرتا رہا کہ قریب ہوا کہ میں اس کو سچا سمجھوں اور اس کی بات میرے دل میں کھب جاوے۔ پھر کہنے لگا البتہ قسم خدا کی میں جانتا ہوں کہ اب دجال کہاں ہے اور اس کے باپ اور ماں کو بھی پہچانتا ہوں۔ لوگوں نے ابن صیاد سے کہا بھلا تجھ کو یہ اچھا لگتا ہے کہ تو دجال ہو؟ وہ بولا اگر مجھ کو دجال بنایا جاوے تو میں ناپسند نہ کروں۔

قَالَ فَمَا زَالَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَأْخُذَ فِي قَوْلِهِ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ الْآنَ حَيْثُ هُوَ وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ وَقِيلَ لَهُ أَيْسُرُكَ أَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عَرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ.

۷۳۵۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَرَجْنَا حُجَّاجًا أَوْ عُمَرًا وَمَعَنَا ابْنُ صَائِدٍ قَالَ فَتَزَلْنَا مَنَزِلًا فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَبَقِيَ أَنَا وَهُوَ فَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ وَحَشَّةٌ شَدِيدَةٌ مِمَّا يُقَالُ عَلَيْهِ قَالَ وَجَاءَ بِمَتَاعِهِ فَوَضَعَهُ مَعَ مَتَاعِي فَقُلْتُ إِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ فَلَوْ وَضَعْتُهُ تَحْتَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَفَعَلْتُ قَالَ فَرَفَعْتُ لَنَا غَنَمٌ فَانْطَلَقَ فَجَاءَ بَعْضٌ فَقَالَ اشْرَبْ أَبَا سَعِيدٍ فَقُلْتُ إِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ وَاللَّيْنُ حَارٌّ مَا بِي إِلَّا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ أَوْ قَالَ أَخَذَ عَنْ يَدِهِ فَقَالَ أَبَا سَعِيدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَخْذَ حَبْلًا فَأَعْلَقَهُ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ أَخْتَبِقُ مِمَّا يَقُولُ لِي النَّاسُ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيثُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَسْتُ مِنْ أَعْلَمِ النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هُوَ كَافِرٌ)) وَأَنَا مُسْلِمٌ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هُوَ عَقِيمٌ لَا يُوَلِّدُ لَهُ)) وَقَدْ تَرَكْتُ وَلَدِي بِالْمَدِينَةِ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ)) وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ حَتَّى قَالَ أَنُغْفِرُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا وَاللَّهِ إِنِّي أَعْرِفُهُ وَأَعْرِفُ مَوْلَدَهُ وَأَيُّنَ هُوَ الْآنَ قَالَ قُلْتُ لَهُ يَا لَكَ سَائِرِ الْيَوْمِ.

۷۳۵۰- ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم حج کو یا عمرہ کو نکلے اور ہمارے ساتھ ابن صاید تھا۔ ایک منزل میں ہم اترے لوگ ادھر ادھر چلے گئے تو میں اور ابن صاید دونوں رہ گئے۔ مجھے اس سے سخت وحشت ہوئی اس وجہ سے کہ لوگ اس کے باب میں جو کہا کرتے تھے (کہ دجال ہے)۔ ابن صائد اپنا اسباب لے کر آیا اور میرے اسباب کے ساتھ رکھ دیا (مجھے اور زیادہ وحشت ہوئی)۔ میں نے کہا گرمی بہت ہے اگر تو اپنا اسباب اس درخت کے تلے رکھے تو بہتر ہے۔ اس نے ایسا ہی کیا پھر بکریاں ہم کو دکھلائی دیں۔ ابن صاید گیا اور دودھ لے کر آیا اور کہنے لگا ابو سعید دودھ پی میں نے کہا گرمی بہت ہے اور دودھ گرم ہے اور کوئی وجہ نہ تھی کہ میں دودھ نہ پیوں صرف یہی کہ مجھ کو برا معلوم ہوا اس کے ہاتھ سے پینا۔ ابن صاید نے کہا اے ابو سعید میں نے قصد کیا ہے کہ ایک رسی لوں اور درخت میں لٹکا کر اپنے تئیں پھانسی دے لوں ان باتوں کی وجہ سے جو لوگ میرے حق میں کہتے ہیں۔ اے ابو سعید رسول اللہ کی حدیث اتنی کس سے پوشیدہ ہے جتنی تم انصار کے لوگوں سے پوشیدہ ہے کیا تم سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ کی حدیث کو نہیں جانتے؟ کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال کافر ہوگا میں تو مسلمان ہوں؟ کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال لا ولد ہوگا؟ اور میری اولاد مدینہ میں موجود ہے۔ کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال مدینہ اور مکہ میں نہ جاوے گا؟ اور میں مدینہ سے آرہا ہوں اور مکہ کو جا رہا ہوں۔ ابو سعید نے کہا (اس نے ایسی باتیں کیں کہ) میں قریب تھا کہ اس کا طرف دار بن جاؤں (اور لوگوں کا کہنا اس کے باب میں غلط سمجھوں)۔ پھر کہنے لگا البتہ قسم خدا کی میں دجال کو پہچانتا ہوں اور اس کے پیدائش کا مقام جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ اب وہ کہاں ہے۔ میں نے اس سے کہا خرابی ہو تیرے سارے دن (یعنی یہ تو نے کیا کہا کہ پھر مجھے تیری نسبت شبہ ہو گیا)۔

۷۳۵۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبْنِ صَائِدٍ ((مَا تُرَبُّةُ الْجَنَّةِ)) قَالَ ذَرْمَكَةُ بَيْضَاءُ مِنْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ ((صَدَقْتُ))

۷۳۵۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرَبِّةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ ((ذَرْمَكَةُ بَيْضَاءُ مِنْكَ خَالِصٌ))

۷۳۵۳- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدِّرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَخْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ صَائِدٍ الدَّحَّالُ فَقُلْتُ أَتَخْلِفُ بِاللَّهِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَخْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُكْرِهْهُ النَّبِيُّ ﷺ

۷۳۵۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَهْطٍ قَبْلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبْيَانِ عِنْدَ أُطْمِ بْنِ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبْنِ صَيَّادٍ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَظَنَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأَمِيِّينَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ)) فَرَفَضَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ((آفَنْتُ بِاللَّهِ وَبِرُسُلِهِ)) ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَاذَا تَرَى)) قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَا نَبِيَّ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ

۷۳۵۱- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد سے پوچھا جنت کی مٹی کیسی ہے؟ وہ بولا باریک ہے سفید مشک کی طرح خوشبودار اے ابوالقاسم! آپ نے فرمایا جع کہا تو نے۔

۷۳۵۲- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے ابن صیاد نے پوچھا جنت کی مٹی کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا باریک سفید خالص مشک کی طرح خوشبودار۔

۷۳۵۳- محمد بن منکدر سے روایت ہے میں نے جابر بن عبد اللہ کو دیکھا قسم کھاتے ہوئے کہ ابن صاید دجال ہے۔ میں نے کہا تم اللہ کی قسم کھاتے ہو۔ انھوں نے کہا میں نے حضرت عمر کو دیکھا وہ قسم کھاتے تھے اس امر پر رسول اللہ کے سامنے آپ نے اس کا انکار نہ کیا۔

۷۳۵۴- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ رسول اللہ کے ساتھ چند لوگوں میں ابن صیاد کے پاس گئے پھر اس کو دیکھا لڑکوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے بنی مغالہ کے پاس۔ ان دنوں ابن صیاد جوانی کے قریب تھا اس کو خبر نہ ہوئی یہاں تک کہ رسول اللہ نے اس کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ مارا پھر آپ نے اس سے پوچھا کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم رسول ہو امی لوگوں کے (امی کہتے ہیں ان پڑھ اور بے تعلیم کو)۔ پھر ابن صیاد نے رسول اللہ سے کہا تم گواہی دیتے ہو اس بات کی کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ رسول اللہ نے اس بات کا کچھ جواب نہ دیا اس سے درخواست نہ کی مسلمان ہونے کی (کیونکہ آپ مایوس ہو گئے اس کے اسلام سے اور ایک روایت میں فرقتہ صاد مہملہ سے) یعنی آپ نے اس کو لات سے مارا اور فرمایا میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے رسولوں پر۔ پھر رسول اللہ نے اس سے پوچھا تجھے کیا دکھائی دیتا ہے؟ وہ بولا میرے

پاس کبھی سچا آتا ہے کبھی جھوٹا۔ رسول اللہ نے فرمایا تیرا کام گڑبڑ ہو گیا (یعنی مخلوط حق و باطل دونوں سے)۔ پھر آپ نے فرمایا میں نے تجھ سے پوچھنے کے لیے ایک بات دل میں چھپائی ہے۔ ابن صیاد نے کہا وہ درخ ہے (درخ بمعنی دھواں یعنی دھواں) رسول اللہ نے فرمایا ذلیل ہو تو اپنی قدر سے کہاں بڑھ سکتا ہے۔ حضرت عمر نے کہا مجھے چھوڑیے یا رسول اللہ! میں اس کی گردن مارتا ہوں؟ رسول اللہ نے فرمایا اگر وہ وہی ہے (یعنی دجال) تو تو اس کو مار نہ سکے گا اور جو وہ وہ نہیں ہے تو تجھے اس کا مارنا بہتر نہیں۔

۷۳۵۵- سالم بن عبد اللہ نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا اس کے بعد رسول اللہ اور ابی بن کعب اس باغ میں گئے جہاں ابن صیاد رہتا تھا۔ جب آپ باغ میں گھسے تو کھجور کے درختوں کی آڑ میں چھپنے لگے۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ ابن صیاد کو دھوکا دیں اور اس کی کچھ باتیں سنیں اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھے۔ تو رسول اللہ نے ابن صیاد کو دیکھا وہ لیٹا ہوا تھا ایک بچھونے پر ایک کمرل اوڑھے ہوئے کچھ گنگنا رہا تھا۔ اس کی ماں نے رسول اللہ کو دیکھ لیا اور آپ چھپ رہے تھے کھجور کے درختوں کی آڑ میں اس نے ابن صیاد کو پکارا او صاف اور صاف نام تھا ابن صیاد کا یہ محمد آن پہنچے۔ یہ سنتے ہی ابن صیاد اٹھ کھڑا ہوا۔ رسول اللہ نے فرمایا کاش تو اس کو ایسا ہی رہنے دیتی (تو ہم اس کی باتیں سنتے تو معلوم کرتے کہ وہ کاہن ہے یا ساحر)۔

۷۳۵۶- سالم نے کہا عبد اللہ بن عمر نے کہا پھر رسول اللہ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جیسی اس کو لائق ہے پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا میں تم کو اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو یہاں تک

فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَلَطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ)) ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا)) فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ ((هُوَ الدُّخُّ)) فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِحْسَنًا فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرَبُ عُنُقَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلِّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ))

۷۳۵۵- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ أَتَطْلُقُ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبِيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ إِلَى النَّخْلِ النَّبِيِّ فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّخْلَ طَلَفَ يَتَقَبَّى بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَحْتَلُّ أَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُصْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشٍ فِي قُطَيْفَةٍ لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَتَقَبَّى بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ يَا صَافٍ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هَذَا مُحَمَّدٌ فَتَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ تَرَكْتَهُ بَيْنَ))

۷۳۵۶- قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَتَنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ ((إِنِّي لَأُنْذِرُكُمْوه مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أُنْذِرُهُ

(۷۳۵۶) مازری نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو گا اور یہی مذہب ہے اہل حق کا اور اگر خدا کا دیدار محال ہو تا جیسے معتزلہ کہتے ہیں تو موت کی قید لگانے سے کیا فائدہ تھا اور اس مضمون کی حدیثیں کتاب الایمان میں گزر چکیں اور دنیاوی

قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنْ أَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُوا أَنَّهُ أَغْوَرُ وَأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِأَغْوَرَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ النَّصَارِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ حَذَرَ النَّاسِ الدَّجَالَ ((إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ أَوْ يَقْرَأُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَقَالَ تَعْلَمُوا أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَمُوتَ))

کہ حضرت نوح نے بھی (جن کا زمانہ بہت پہلے تھا) اپنی قوم کو ڈرایا اس سے۔ لیکن میں تم کو ایسی بات بتلاؤں دیتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتلائی۔ تم جان لو کہ وہ کانا ہو گا اور تمہارا اللہ برکت والا بلند کانا نہیں ہے (معاذ اللہ کانا پن ایک عیب ہے اور وہ ہر ایک عیب سے پاک ہے)۔ ابن شہاب نے کہا مجھ سے عمر بن ثابت انصاری نے بیان کیا ان سے رسول اللہ کے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ جس روز رسول اللہ نے لوگوں کو دجال سے ڈرایا اور یہ بھی فرمایا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہو گا (یعنی حقیقتاً ک اور ف اور رے۔ یہ حروف لکھے ہوئے یا اس کے چہرے سے کفر اور شرارت نمایاں ہوگی) جس کو پڑھ لے گا وہ شخص جو اس کے کاموں کو برا جانے لگا یا اس کو ہر ایک مومن پڑھ لے گا۔ اور آپ نے فرمایا تم یہ جان رکھو کہ کوئی تم سے اپنے رب کو نہیں دیکھے گا جب تک مرنے لے گا۔

۷۳۵۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتَّى وَجَدَ ابْنَ صَيَّادٍ غُلَامًا قَدْ نَاهَزَ الْحُلُمَ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَمَانِ عِنْدَ أُطَمِ بَنِي مُعَاوِيَةَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ إِلَى مُتَنَاهَى حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ وَفِي الْحَدِيثِ عَنْ يَعْقُوبَ قَالَ قَالَ أَبِي يُعْنِي فِي قَوْلِهِ لَوْ تَرَكْتَهُ يَتَّى قَالَ لَوْ تَرَكْتَهُ أُمَةً بَيْنَ أُمَّرَةٍ.

۷۳۵۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں بنی مغالہ کی بجائے بنی معاویہ ہے اور یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کاش اس کی ماں اس کو اپنے کام میں چھوڑ دیتی۔

۷۳۵۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَمَانِ عِنْدَ أُطَمِ بَنِي

۷۳۵۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

ہے میں خدا کا دیدار محال نہیں ہے اہل حق کے نزدیک بلکہ ممکن ہے۔ لیکن اختلاف ہے کہ یہ دیدار کسی کو ہوا ہے یا نہیں۔ اسی طرح اختلاف ہے اس میں کہ رسول اللہ نے شب معراج میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا یا نہیں۔ اچھی

مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ وَصَالِحٍ غَيْرِ
أَنَّ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ أَبِي عُمَرَ فِي
انْطِلَاقِ النَّبِيِّ ﷺ مَعَ أَبِي بَنِي كَعْبٍ إِلَى النَّحْلِ.

۷۳۵۹- عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنَ عُمَرَ ابْنَ صَائِدٍ
فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغَضَبَهُ
فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلَأَ السَّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى
حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللَّهُ مَا أَرَدْتَ
مِنْ ابْنِ صَائِدٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ ((إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضَبِي يَغْضِبُهَا)).

۷۳۶۰- عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ
نَافِعٌ يَقُولُ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا لَقِيْتُهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ فَلَقِيْتُهُ فَقُلْتُ
لِبَعْضِهِمْ هَلْ تَحَدَّثُونَ أَنَّهُ هُوَ قَالَ لَا وَاللَّهِ قَالَ
قُلْتُ كَذَبْتَنِي وَاللَّهِ لَقَدْ أَخْبَرَنِي بِبَعْضِكُمْ أَنَّهُ لَنْ
يَمُوتَ حَتَّى يَكُونَ أَكْثَرُكُمْ مَالًا وَوَلَدًا فَكَذَلِكَ
هُوَ زَعَمُوا الْيَوْمَ قَالَ فَتَحَدَّثْنَا ثُمَّ فَارَقْتُهُ قَالَ
فَلَقِيْتُهُ لَقِيَةً أُخْرَى وَقَدْ نَفَرْتُ عَنْهُ قَالَ فَقُلْتُ
مَنْيَ فَعَلْتُ عَيْنُكَ مَا أَرَى قَالَ لَا أَذْرِي قَالَ
قُلْتُ لَا تَذْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ قَالَ إِنْ شَاءَ
اللَّهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ هَذِهِ قَالَ فَخَرَّ كَأَشَدِّ
نَجِيرٍ حِمَارٍ سَمِعْتُ قَالَ فَرَعَمَ بَعْضُ أَصْحَابِي
أَنِّي ضَرَبْتُهُ بِعَصَا كَأَنَّهُ مَعِيَ حَتَّى تَكْسَرَتْ
وَأَمَّا أَنَا فَوَاللَّهِ مَا شَعَرْتُ.

قَالَ وَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَحَدَّثَهَا
فَقَالَتْ مَا تُرِيدُ إِلَيْهِ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُ قَدْ قَالَ ((إِنْ

۷۳۵۹- نافع سے روایت ہے ابن عمرؓ ابن صیاد سے ملے مدینہ کی کسی
راہ میں تو ابن عمرؓ نے کوئی بات ایسی کہی جس سے ابن صیاد کو غصہ
آگیا۔ وہ اتنا پھولا کہ راہ بند ہو گئی۔ ابن عمرؓ المومنین حصہ کے پاس
گئے ان کو یہ خبر پہنچ چکی تھی۔ انھوں نے کہا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے
تو نے ابن صیاد کو کیوں چھیڑا۔ تجھ کو نہیں معلوم ہے کہ رسول
اللہؐ نے فرمایا دجال جب نکلے گا تو اسی وجہ سے کہ غصے ہو گا (تو شاید ابن
صیاد دجال ہو اور تیرے غصہ دلانے کی وجہ سے نکل پڑے)۔

۷۳۶۰- نافع سے روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے
میں ابن صیاد سے دو بار ملا۔ ایک بار ملا تو میں نے لوگوں سے کہا
تم کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے۔ انھوں نے کہا نہیں قسم خدا
کی۔ میں نے کہا قسم خدا کی تم نے مجھ کو جھوٹا کیا تم میں سے بعض
لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ نہیں مرے گا یہاں تک کہ تم
سب میں زیادہ مالدار اور صاحب اولاد ہو گا تو وہ ایسا ہی ہے آج
کے دن۔ وہ کہتے ہیں پھر ابن صیاد نے ہم سے باتیں کیں پھر میں
جدا ہوا ابن صیاد سے اور دوبارہ ملا تو اس کی آنکھ پھولی ہوئی تھی۔
میں نے کہا یہ تیری آنکھ کا کیا حال ہے جو میں دیکھ رہا ہوں؟ وہ
بولا مجھے نہیں معلوم۔ میں نے کہا تیرے سر میں آنکھ ہے اور تجھے
نہیں معلوم وہ بولا اگر خدا چاہے تو تیری اس لکڑی میں آنکھ پیدا
کر دیوے پھر ایسی آواز نکالی جیسے گدھا زور سے آواز کرتا ہے۔
نافع نے کہا عبد اللہ بن عمرؓ المومنین حصہ رضی اللہ عنہما کے
پاس گئے ان سے یہ حال بیان کیا۔ انھوں نے کہا تیرا کیا کام تھا
ابن صیاد سے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اول جو چیز دجال کو بھیجے گی لوگوں پر وہ اس کا غصہ

أَوَّلَ مَا يَفْعَلُهُ عَلَى النَّاسِ غَضَبٌ يَغْضِبُهُ)) ہے (یعنی غصہ اس کو نکالے گا)۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّجَالِ

باب: دجال کا بیان

۶۳۶۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ الدَّجَالَ بَيْنَ ظَهْرَانِي النَّاسِ فَقَالَ ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ آلَا وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَعْوَرَ الْعَيْنِ لَيَمْنَى كَأَنَّهُ عَيْنُهُ عَيْنَةُ طَائِفَةٍ)) ۶۳۶۲- عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الدَّجَالَ يَخْرُجُ فِي بَيْتِ الْكُوفَةِ وَهُوَ كَأَنَّهُ كَلْبٌ أَعْوَرُ عَيْنَيْنِ وَهُوَ كَأَنَّهُ كَلْبٌ أَعْوَرُ عَيْنَيْنِ وَهُوَ كَأَنَّهُ كَلْبٌ أَعْوَرُ عَيْنَيْنِ

(۶۳۶۱) قاضی نے کہا امام مسلم نے اس باب میں جو حدیثیں بیان کیں وہ اہل حق کی دلیل ہیں کہ دجال موجود ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو بھیج کر اپنے بندوں کو آزماوے گا۔ اس طرح سے کہ وہ اس کو قدرت دے گا بڑے بڑے کاموں کی جیسے مردوں کو جلانا اور پانی کا برسانا اور زمین کے خزانے نکالنا یہ سب کام اس کے ہاتھ سے ہوں گے مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو عاجز کر دے گا اور کسی کو قتل نہ کر سکے گا یہاں تک حضرت عیسیٰ اس کو قتل کریں گے اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مضبوط رکھے گا۔ یہ مذہب ہے اہل سنت کا اور تمام محدثین اور فقہاء کا۔ اور خوارج اور جہمہ اور بعض معتزلہ نے اس کا انکار کیا ہے اور بعضوں نے یہ کہا ہے کہ دجال کا پیدا ہونا صحیح ہے لیکن جو باتیں وہ دکھاوے گا وہ نظر بندی کی قسم ہو گئے اور خیالات کی طرح فی الواقع ان کا وجود ہو گا۔ اس لیے کہ اگر دجال کی ایسی باتیں واقعی ہوں تو انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا اعتبار جاتا رہے۔ اور یہ ان کی غلطی ہے اس واسطے کہ دجال نبوت کا دعویٰ نہ کرے گا تاکہ یہ باتیں نبوت کی تصدیق کریں بلکہ وہ تو معاذ اللہ الوہیت کا دعویٰ کرے گا حالانکہ اس کا دعویٰ اس کی صورت حال سے غلط ہو گا اس لیے کہ وہ کانا ہو گا اور تمام حدوث کی نشانیاں اس میں موجود ہوں گی اور وہ عاجز ہو گا خود اپنا عیب دور کرنے سے اور اپنی پیشانی کا لکھا (کافر کا لفظ) مٹانے سے۔ اس صورت میں اس کے تابع وہی لوگ ہو گئے جو عقل سے خالی ہیں یا طماع ہیں یا ذر پوک ہیں کیونکہ اس کا فتنہ بڑا ہو گا اور وہ اتنا نہ ٹھہرے گا کہ ضعیف العقل لوگ اس کے حال میں غور کریں اسی لیے پیغمبروں نے اس کے فتنہ سے ڈرا دیا اور اس کے جھوٹے ہونے کے دلائل بیان کر دیئے اور جن لوگوں کو خدا نے نیک توفیق دی ہے وہ کبھی اس کو نہ مانیں گے نہ اس کے فریب میں آویں گے اور وہ شخص جس کو دجال مارے گا پھر جلاوے گا ایسے لوگوں میں سے ہو گا جو کہے گا مجھے تیرے مارنے اور جلانے سے اور زیادہ یقین ہو کہ تو دجال ہے۔ تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا۔

مترجم کہتا ہے دجال تو اتنی بڑی بڑی باتیں دکھاوے گا جیسے مردوں کا جلانا پانی کا برسانا، جنت و دوزخ اس کے پاس ہو گی۔ اگر جاہل لوگ تابع ہو جائیں تو قیاس سے بعید نہیں۔ جاہلوں کا تو یہ حال ہے کہ دجال سے کم درجہ لوگوں کے جو ایک بات بھی خلاف عادت نہیں دکھلا سکتے تابع ہو جاتے ہیں اور معاذ اللہ ان کے الوہیت کے دعویٰ کو سچ سمجھتے ہیں۔ ہمارے زمانہ میں آغا خان بمبئی میں ایک شخص گزرا ہے جس کو بہت لوگ خدا سمجھتے تھے اور اب تک سمجھتے ہیں اور ان لوگوں کو خوبے کہتے ہیں۔ ان جاہلوں کو اتنا شعور نہیں کہ جو شخص کھائے پئے اور بندوں کی طرح بگے اور موتے وہ خدا کیسے ہو سکتا ہے۔ اور لطف تو یہ ہے کہ خوبے بپارے تو جاہل ہیں آج وہ قوم جو دنیاوی رسوم میں اپنا تابی نہیں رکھتی اور عقل کمال میں انا دلا غیر کی کا دم بھرتی ہے ایک بشر کی نسبت جو ہماری طرح ایک آدمی تھا اور آدمی کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا خدا کی کا اعتقاد رکھتی ہے۔ ہائے افسوس نصاریٰ کے علم و معرفت پر تمام چیزیں ہیں تو وہ عقل سے کام لیتے ہیں اور خاص اپنے اعتقاد میں ایسی ایک بیوقوفی کی بات کو بلا تکلف مان لیتے ہیں۔ امید ہے کہ چند روز میں جو عقلمند نصرانی ہیں وہ اس افو عقیدے سے بھر جائیں گے اور اسلام کی سچی بات اختیار کریں گے کہ سوائے ایک خدائے واحد کے جس نے ہم سب کو پیدا کیا اور کوئی خدا نہیں باقی تمام لوگ اس کے بندے اور غلام ہیں اور خدا اپنے فضل سے نصاریٰ کے دل کھول دے اور وہ اس سچی بات کو مان لیں تو دنیا کی بہار ہو جاوے گی اور وہ بڑے بڑے زہرہ مست مذہب یعنی

۷۳۶۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۷۳۶۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۳۶۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أُنْذِرَ أُمَّتَهُ الْأَغْوَرَ الْكَذَّابَ إِلَّا إِنَّهُ أَغْوَرٌ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَغْوَرَ وَمَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك. ف ر)).

۷۳۶۳- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے نہ ڈرایا ہو۔ خبردار رہو وہ کانہ ہے اور تمہارا پروردگار کانہ نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں ک ف ر لکھا ہے۔

۷۳۶۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الدَّجَالُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر أَيْ كَافِرٌ)).

۷۳۶۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا ک ف ر یعنی کافر۔

۷۳۶۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الدَّجَالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ثُمَّ تَهْجَاهَا ك ف ر يَقْرُؤُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ)).

۷۳۶۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال کی ایک آنکھ اندھی ہے (اسی واسطے اس کو مسح کہتے ہیں)۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہے پھر اس کے چپے کئے یعنی ک اور ف ر۔ ہر مسلمان اس کو پڑھ لے گا۔

۷۳۶۶- عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الدَّجَالُ أَغْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ)).

۷۳۶۶- حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال بائیں آنکھ کا کانہ ہوگا (اوپر ابن عمر کی حدیث میں گزرا کہ دائیں آنکھ کا کانہ ہوگا اور دونوں میں سے ایک روایت میں سہو ہے۔ غرض ایک آنکھ اس کی کافی ہوگی) گھنے بالوں والا۔ اس کے ساتھ باغ ہوگا اور آگ ہوگی۔ سو اس کی آگ تو باغ ہے اور اس کا باغ آگ ہے۔ (علماء نے کہا یہ بھی ایک آزمائش ہے خدا پاک کی اپنے بندوں کے لیے تاحق کو حق کرے اور جھوٹ کو جھوٹ پھر اس کو رسوا

۷۳۶۵) نووی نے کہا ایک روایت میں ہے کہ ہر مومن اس کو پڑھ لے گا خواہ لکھنے والا ہو یا نہ ہو اور صحیح قول جس پر متفقین ہیں یہ ہے کہ حقیقتاً اس کی پیشانی پر حروف لکھے ہوں گے اور یہ اللہ تعالیٰ نے ایک نشانی اس کے جھوٹ کی رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ اس نشانی کو ظاہر کر دے گا ہر ایک مسلمان کے لیے خواہ وہ لکھا پڑھا ہو یا نہ ہو اور جس کو گمراہ کرنا چاہے گا اس کے لیے ظاہر نہ کرے گا اور بعضوں نے کہا یہ مجاز ہے اور مراد یہ ہے کہ کفر اور شرارت اس کے چہرے پر نمود ہوگی اور یہ قول ضعیف ہے۔ اتنی

۷۳۶۶) مراد یہ ہے کہ حقیقت میں آگ اس کی باغ ہو جائے گی مومنوں کے لیے اور باغ اس کا آگ ہو جاوے گا اس کے تابعداروں کے لیے اور اس کا کارخانہ سارا نظر بندی ہے۔

کرے اور لوگوں میں اس کی عاجزی ظاہر کرے۔

۷۳۶۷- حدیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں دجال کے ساتھ کیا ہوگا۔ اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی بہتی ہوں گی ایک تو دیکھنے میں سفید پانی معلوم ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوئی آگ معلوم ہوگی۔ پھر جو کوئی یہ موقع پاوے وہ اس نہر میں چلا جاوے جو دیکھنے میں آگ معلوم ہوتی ہو اور اپنی آنکھ بند کر لے اور سر جھکا کر اس میں سے پئے وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور دجال کی ایک آنکھ بالکل چٹ ہوگی۔ اس پر ایک پھلی ہوگی مٹی اور اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوگا جس کو ہر مومن پڑھ لے گا خواہ لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

۷۳۶۸- حدیفہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔ لیکن آگ کیا ہے ٹھنڈا پانی اور پانی آگ ہے۔ تو مت ہلاک کرنا اپنے تئیں (اس کے پانی میں گھس کر)۔

۷۳۶۹- ابو مسعود نے کہا میں نے بھی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۷۳۷۰- ربیع بن حراش نے کہا میں عقبہ بن عمرو ابی مسعود انصاری کے ساتھ حدیفہ بن الیمان کے پاس گیا۔ عقبہ نے کہا حدیفہ سے تم مجھ سے بیان کرو جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے دجال کے بارے میں سنا ہو۔ حدیفہ نے کہا آپ نے فرمایا دجال نکلے گا اس کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ ہوگی۔ تو جس کو لوگ پانی دیکھیں گے وہ آگ ہوگی جلانے والی اور جس کو لوگ آگ دیکھیں گے وہ پانی ہوگا سرد اور شیریں۔ پھر جو کوئی تم میں سے یہ موقع پاوے اس کو چاہیے کہ جو آگ معلوم ہو اس میں گر پڑے۔ اس لیے کہ وہ شیریں پاکیزہ پانی ہے۔ عقبہ نے کہا حدیفہ کو سچ کرنے کے لیے کہ میں نے

۷۳۶۷- عَنْ حَدِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَالِ مِنْهُ مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ أَحَدُهُمَا رَأْيَ الْعَيْنِ مَاءٌ أَيْضُ وَالْآخَرُ رَأْيَ الْعَيْنِ نَارٌ تَأْجِجُ فِيمَا أَدْرَكَ أَحَدٌ فَلَيَاتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلْيَغْمِضْ ثُمَّ لِيَطْأَطِ رَأْسَهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَإِنَّ الدَّجَالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفْرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ)).

۷۳۶۸- عَنْ حَدِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الدَّجَالِ ((إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهُ نَارٌ فَلَا تَهْلِكُوا)).

۷۳۶۹- قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۳۷۰- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَنْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى حَدِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَقَالَ لَهُ عُقْبَةُ حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الدَّجَالِ قَالَ ((إِنَّ الدَّجَالَ يَخْرُجُ وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرَقُ وَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ)) فَقَالَ عُقْبَةُ وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ

تَصَدِّيقًا لِّحُذَيْفَةَ.

بھی یہ حدیث سنی ہے۔

۷۳۷۱- عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ ((لَأَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَالِ أَعْلَمُ مِنْهُ إِنَّ مَعَهُ نَهْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ فَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ نَارٌ مَاءٌ وَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ مَاءٌ نَارٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَأَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يَرَاهُ أَنَّهُ نَارٌ فَإِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً)) قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ هَكَذَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ.

۷۳۷۱- ربیع بن حراش سے روایت ہے حذیفہ اور ابو مسعود دونوں جمع ہوئے۔ حذیفہ نے کہا میں ان سے زیادہ جانتا ہوں جو دجال کے ساتھ ہوگا۔ اس کے ساتھ ایک نہر ہوگی پانی کی اور ایک نہر آگ کی۔ پھر جس کو تم آگ دیکھو گے وہ پانی ہوگا اور جس کو تم پانی دیکھو گے وہ آگ ہے۔ سو کوئی تم میں سے یہ وقت پاوے اور پانی پینا چاہے وہ اس نہر میں سے پے جو آگ معلوم ہوتی ہے اس کو پانی پاوے گا ابو مسعود نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔

۷۳۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنْ الدَّجَالِ حَدِيثًا مَا حَدَّثَهُ نَبِيٌّ قَوْمَهُ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ قَالَتِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّي أَنْذَرْتُكُمْ بِهِ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ)).

۷۳۷۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم سے دجال کی ایک بات ایسی نہ کہوں جو کسی نبی نے اپنی امت سے نہ کہی؟ وہ کانٹا ہوگا اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کی طرح دو چیزیں ہوں گی۔ پر جس کو وہ جنت کہے گا حقیقت میں وہ آگ ہوگی اور میں نے تم کو دجال سے ڈرایا جیسے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو ڈرایا۔

۷۳۷۳- عَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَحَفِضَ فِيهِ وَرَفَعَ حَتَّى ظَنَّنَاهُ فِي طَائِفَةِ النَّحْلِ فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا فَقَالَ ((مَا شَأْنُكُمْ)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتِ الدَّجَالَ غَدَاةً فَحَفِضْتَ فِيهِ وَرَفَعْتَ حَتَّى ظَنَّنَاهُ فِي طَائِفَةِ النَّحْلِ فَقَالَ ((غَيْرُ الدَّجَالِ))

۷۳۷۳- نواس بن سمعان سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ایک دن صبح کو ذکر کیا تو کبھی اس کو گھٹایا اور کبھی بڑھایا (یعنی کبھی اس کی تحقیر کی اور کبھی اس کے فتنہ کو بڑا کہایا کبھی بلند آواز سے گفتگو کی اور کبھی پست آواز سے) یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ دجال ان درختوں کے جھنڈ میں آگیا۔ جب ہم پھر آپ کے پاس شام کو گئے تو آپ نے ہمارے چہروں پر اس کا اثر معلوم کیا (یعنی ڈر اور خوف)۔ آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا

(۷۳۷۳) دجال اور یاجوج اور ماجوج کو خدا اتنی طاقت دے گا اہل ایمان کے امتحان کے واسطے کہ کون ان کے دلوں میں آتا ہے اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہے اہل ایمان کو لازم ہے کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے فرق عادت دیکھے تو اس کا ہرگز اعتقاد نہ کرے اس کو دجال کا نائب جانے ایمان اور تقویٰ پر نظر رکھے شعبہ ہازی پر خیال نہ کرے کرامات اس کا نام ہے جو وہی یعنی متقی مومن سے ہو اور جو کافر بے دین فاسق سے ہو اس کو استدراج کہتے ہیں۔

أَخَوْنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجُ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا
حَاجِبُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجُ وَلَسْتُ فِيكُمْ
فَأَمْرُو حَاجِبِ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ
مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَأَنِّي
أَشْبَهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنِ فَمَنْ أَدْرَكَهُ
مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ
خَارِجُ خَلَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا
وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ فَاثْبُتُوا)) قُلْنَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لَبُثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ
((أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمَ كَسَنَةِ وَيَوْمَ كَشْهَرِ
وَيَوْمَ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ)) قُلْنَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ فذلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةِ
أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةَ يَوْمٍ قَالَ ((لَا أَقْدُرُوا لَهُ
قُدْرَةً)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي
الْأَرْضِ قَالَ ((كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ
فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ
وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطَرُ
وَالْأَرْضُ فَتَنْبَتُ فَتَرْوَحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ
أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًّا وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَهُ
خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ
عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ
مُمَحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ
وَيَمُرُّ بِالْخَرِيبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكَ
فَتَتَّبِعُهُ كُنُوزُهَا كَيْعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو
رَجُلًا مُمْتَلِكًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ
جَزَلَتَيْنِ رَمِيَّةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيَقْبِلُ

یا رسول اللہ! آپ نے دجال کا ذکر کیا اور اس کو گھنایا اور بڑھایا یہاں
تک کہ ہم کو گمان ہو گیا کہ دجال ان درختوں میں کھجور کے موجود
ہے (یعنی اس کا آنا بہت قریب ہے)۔ رسول اللہ نے فرمایا مجھ کو
دجال کے سوا اور باتوں کا خوف تم پر زیادہ ہے (فتنوں کا آپس میں
لڑائیوں کا)۔ اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو تم سے
پہلے میں اس کو الزام دوں گا اور تم کو اس کے شر سے بچاؤں گا۔ اور
اگر وہ نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود نہ ہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی
طرف سے اس کو الزام دے گا اور حق تعالیٰ میرا خلیفہ اور نگہبان ہے
ہر مسلمان پر۔ البتہ دجال تو جو ان گھونگریا لے بالوں والا ہے اس کی
آنکھ میں ٹینٹ ہے گویا کہ میں اس کی مشابہت دیتا ہوں عبدالعزیٰ
بن قطن کے ساتھ (عبدالعزیٰ ایک کافر تھا)۔ سو جو شخص تم میں
سے دجال کو پاوے اس کو چاہیے کہ سورہ کہف کے سرے کی آیتیں
اس پر پڑھے۔ مقرر وہ نکلے گا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے
تو خرابی ڈالے گا داہنے اور فساد اٹھائے گا بائیں اے خدا کے بندو!
ایمان پر قائم رہنا۔ اصحاب بولے یا رسول اللہ وہ زمین پر کتنی مدت
رہے گا؟ آپ نے فرمایا چالیس دن تک۔ ایک دن ان میں کا ایک
سال کے برابر ہو گا اور دوسرا ایک مہینے کے اور تیسرا ایک ہفتے کے اور
باقی دن جیسے یہ تمہارے دن ہیں (تو ہمارے دنوں کے حساب سے
دجال ایک برس دو مہینے چودہ دن تک رہے گا)۔ اصحاب نے عرض
کیا یا رسول اللہ! جو دن سال بھر کے برابر ہو گا اس دن ہم کو ایک ہی
دن کی نماز کفایت کرے گی؟ آپ نے فرمایا نہیں تم اندازہ کر لینا اس
دن میں بقدر اس کے یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنوں میں نماز پڑھتے
ہو اسی طرح اس دن بھی اٹکل کر کے پڑھ لینا (اب تو گھڑیاں بھی
موجود ہیں ان سے وقت کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہے)۔ نووی نے کہا
اگر آپ یوں صاف نہ فرماتے تو قیاس یہ تھا کہ اس دن صرف پانچ
نمازیں پڑھنا کافی ہوتیں کیونکہ ہر دن رات میں خواہ کتنا ہی بڑا ہو اللہ

وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَيَنِمَا هُوَ كَذَلِكَ
إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ
الْمِنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ
مَهْرُودَتَيْنِ وَاضْعًا كَفِّهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَئِنِ
إِذَا طَاطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ
جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَحْدُ رِيحَ
نَفْسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفْسُهُ يَتَّهِى حَيْثُ يَتَّهِى
طَرَفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بَابٌ لَدُنْ فَيَقْتُلُهُ
ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ
اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُخَدِّثُهُمْ
بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَيَنِمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ
أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ قَدْ أَخْرَجْتُ
عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرَزَ
عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ
وَمَآجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ
فَيَمُرُّ أَوَانِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةٍ طَبْرِيَّةٍ فَيَشْرَبُونَ
مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ
بِهَذِهِ مَرَّةٍ مَاءٌ وَيُخَصِّرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى
وَأَصْحَابَهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّورِ لِأَحَدِهِمْ
خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمْ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ
نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللَّهُ
عَلَيْهِمُ النَّعْفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرَسِي
كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ
عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ
فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهْمُهُمْ
وَتَنَّتُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ

تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں مگر یہ قیاس نص سے ترک کیا گیا ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ عرض تسعین میں جو خط استواء سے نوے درجہ پر واقع ہے اور جہاں کا افق معدل النهار ہے چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوتی ہے تو ایک دن رات سال بھر کا ہوتا ہے پس اگر بالفرض انسان وہاں پہنچ جاوے اور جیسے تو سال میں پانچ نمازیں پڑھنا ہوں گی۔ اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی چال زمین میں کیونکر ہوگی؟ آپ نے فرمایا جیسے وہ مینہ جس کو ہوا پیچھے سے اڑاتی ہے سو ایک قوم کے پاس آوے گا تو ان کو کفر کی طرف بلاوے گا۔ وہ اس پر ایمان لادیں گے اور اس کی بات مانیں گے تو آسمان کو حکم کرے گا وہ پانی برساوے گا اور زمین کو حکم کرے گا وہ ان کی گھاس اور اناج اگاوے گی۔ تو شام کو گورو (جانور) آویں گے پہلے سے زیادہ ان کے کوہان لمبے ہوں گے تھن کشادہ ہوں گے کوٹھیں تنی ہوں گی (یعنی خوب موٹی ہو کر)۔ پھر دجال دوسری قوم کے پاس آوے گا ان کو بھی کفر کی طرف بلاوے گا لیکن اس کی بات کو نہ مانیں گے۔ تو ان کی طرف سے ہٹ جاوے گا ان پر قحط سالی اور خشکی ہوگی۔ ان کے ہاتھوں میں ان کے مالوں میں سے کچھ نہ رہے گا اور دجال ویران زمین پر نکلے گا تو اس سے کہے گا اے زمین اپنے خزانے نکال۔ تو وہاں کے مال اور خزانے نکل کر اس کے پاس جمع ہو جاویں گے جیسے شہد کی مکھیاں بڑی مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہیں۔ پھر دجال ایک جوان مرد کو بلاوے گا اور اس کو تلوار سے مارے گا اور دو ٹکڑے کر ڈالے گا جیسا نشانہ دو ٹوک ہو جاتا ہے۔ پھر اس کو زندہ کر کے پکارے گا سو وہ جوان سامنے آوے گا چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا ہوا تو دجال اسی حال میں ہو گا کہ ناگاہ حق تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا۔ حضرت عیسیٰ سفید مینار کے پاس اتریں گے دمشق کے شہر میں مشرق کی طرف زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے۔ جب حضرت عیسیٰ اپنا سر جھکاویں گے تو پسینہ ٹپکے گا

إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَغْنَاقِ الْبُخْتِ
فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ
يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنُ مِنْهُ بَيْتٌ مَدْرٍ وَلَا
وَبْرٌ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلْفَةِ
ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِي ثَمَرَتِكَ وَرُدِّي
بَرَكَتَكَ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَانَةِ
وَيَسْتَظِلُّونَ بِقُحْفِهَا وَيُبَارِكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى
أَنَّ اللَّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِيَ الْفَنَامَ مِنَ
النَّاسِ وَاللَّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِيَ الْقَبِيلَةَ مِنَ
النَّاسِ وَاللَّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِيَ الْفَحْدَ مِنَ
النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا
طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَائِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ
كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ
يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ
السَّاعَةُ))

اور جب اپنا سر اٹھاویں گے تو موتی کی طرح بوندیں بہیں گی۔ جس
کافر کے پاس حضرت عیسیٰ اتریں گے اس کو ان کے دم کی بھاپ لگے
گی وہ مر جاوے گا اور ان کے دم کا اثر وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان
کی نظر پہنچے گی۔ پھر حضرت عیسیٰ دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک
کہ پاویں گے اس کو باب لد پر (لد شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے)۔ سو
اس کو قتل کریں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ ان لوگوں کے پاس آئیں
گے جن کو خدا نے دجال سے بچایا۔ سو شفقت سے ان کے چہروں کو
سہلا دیں گے اور ان کو خبر کریں گے ان درجوں کی جو بہشت میں ان
کے رکھے ہیں۔ وہ اسی حال میں ہو گئے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ پر
وحی بھیجے گا کہ میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں کہ کسی کو ان
سے لڑنے کی طاقت نہیں تو پناہ میں لے جا میرے مسلمان بندوں کو
طور کی طرف اور خدا بھیجے گا یا جوج اور ماجوج کو اور وہ ہر ایک اونچان
سے نکل پڑیں گے۔ ان میں سے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر
گزریں گے اور جتنا پانی اس میں ہوگا سب پی لیں گے۔ پھر ان میں
کے پچھلے لوگ جب وہاں آویں گے تو کہیں گے کبھی اس دریا میں
پانی بھی تھا (پھر چلیں گے یہاں تک کہ اس پہاڑ تک پہنچیں گے
جہاں درختوں کی کثرت ہے یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وہ کہیں گے
البتہ ہم زمین والوں کو تو قتل کر چکے آو اب آسمان والوں کو بھی قتل
کریں۔ تو اپنے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے۔ خدائے تعالیٰ ان
تیروں کو خون میں بھر کر لوٹا دے گا وہ سمجھیں گے کہ آسمان کے
لوگ بھی مارے گئے۔ یہ مضمون اس روایت میں نہیں ہے اس کے
بعد کی روایت سے لیا گیا ہے۔) اور خدا کا پیغمبر عیسیٰ اور ان کے
اصحاب گھرے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے نزدیک نیل کا سر
افضل ہوگا سو اشرفی سے آج تمہارے نزدیک (یعنی کھانے کی
نہایت تنگی ہوگی) پھر خدا کے پیغمبر عیسیٰ اور ان کے ساتھی دعا
کریں گے۔ سو خدا تعالیٰ یا جوج اور ماجوج کے لوگوں پر عذاب بھیجے

گا۔ ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مرجائیں گے جیسے ایک آدمی مرتا ہے۔ پھر خدا کے رسول عیسیٰ اور ان کے ساتھی زمین میں اتریں گے تو زمین میں ایک بالشت برابر جگہ ان سراندا اور گندگی سے خالی نہ پادیں گے (یعنی تمام زمین پر ان کی سڑی ہوئی لاشیں پڑی ہوں گی) پھر خدا کے رسول عیسیٰ اور ان کے ساتھی خدا سے دعا کریں گے تو حق تعالیٰ چڑیوں کو بھیجے گا بڑے اونٹوں کی گردن کے برابر۔ وہ ان کو اٹھالے جاویں گے اور ان کو پھینک دیں گے جہاں خدا کا حکم ہوگا۔ پھر خدا تعالیٰ ایسا پانی برساوے گا کہ کوئی گھر مٹی کا اور بالوں کا اس پانی سے باقی نہ رہے گا سو خدا زمین کو دھو ڈالے گا یہاں تک کہ زمین کو مثل حوض یا باغ یا صاف عورت کے کردے گا پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل جما اور اپنی برکت کو پھیر دے اور اس دن ایک انار کو ایک گروہ کھائے گا اور اس کے چھلکے کو بنگلہ سا بنا کر اس کے سایہ میں بیٹھیں گے اور دودھ میں برکت ہوگی یہاں تک کہ دودھ اور اونٹنی آدمیوں کے بڑے گروہ کو کفایت کرے گی اور دو دھار گائے ایک برادری کے لوگوں کو کفایت کرے گی اور دو دھار بکری ایک جدی لوگوں کو کفایت کرے گی۔ سو اسی حالت میں لوگ ہونگے کہ یکا یک حق تعالیٰ ایک پاک ہوا بھیجے گا کہ ان کی بخلوں کے نیچے لگے گی اور اثر کر جاوے گی۔ تو ہر مومن اور مسلم کی روح کو قبض کرے گی اور برے بد ذات لوگ باقی رہ جاویں گے۔ آپس میں بھڑیں گے گدھوں کی طرح۔ ان پر قیامت قائم ہوگی۔

۷۳۷۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس روایت میں وہی فقرہ زیادہ ہے آسمان میں تیر مارنے کا قصہ۔ اور ابن حجر کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے اپنے ایسے بندوں کو اتارا ہے جن سے کوئی لڑ نہیں سکتا۔

۷۳۷۴- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ مَا ذَكَرْنَا وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ ((لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةَ مَاءٍ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ

فَلَنَقْتُلَنَّ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ بِنُشَابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ نُشَابَهُمْ مَخْضُوبَةً دَمًا وَفِي رِوَايَةٍ ابْنُ حُجْرٍ فَإِنِّي قَدْ أَنْزَلْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدِي لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ)).

۷۳۷۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنْ الدَّجَالِ فَكَانَ فِيهِمَا حَدَّثَنَا قَالَ ((يَأْتِي وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ بَقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْتَهِيَ إِلَى بَعْضِ السَّبَاحِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُولُ لَهُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثُهُ فَيَقُولُ الدَّجَالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ أَتَشْكُونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ فِيمَكَ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْآنَ قَالَ فَيَرِيدُ الدَّجَالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلِّطُ عَلَيْهِ)).

۷۳۷۵- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حدیث بیان کی ہم سے رسول اللہ ﷺ نے ایک لمبی حدیث دجال کے ذکر میں تو یہ بھی بیان کیا کہ اس پر حرام ہو گا مدینہ کی گھائی میں گھسنا اور آوے گا وہ ایک پتھر لی زمین پر مدینہ کے قریب۔ پھر جاوے گا اس کے پاس ایک شخص جو سب لوگوں میں بہتر ہو گا۔ وہ کہے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو دجال ہے جس کا ذکر جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی حدیث میں کیا ہے۔ دجال لوگوں سے کہے گا بھلا اگر میں اس کو مار ڈالوں بھر جلا دوں تو تم کو کچھ شک رہے گا اس باب میں؟ وہ کہیں گے نہیں۔ دجال اس شخص کو قتل کرے گا پھر اس کو جلائے گا۔ وہ کہے گا قسم خدا کی مجھے پہلے اتنا یقین نہ تھا تیرے باب میں جتنا اب ہے (یعنی اب تو یقین ہو گیا کہ تو دجال ہے)۔ پھر دجال اس کو قتل کرنا چاہے گا لیکن قتل نہ کر سکے گا۔

۷۳۷۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۳۷۶- عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

۷۳۷۷- ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال نکلے گا۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص اس کی طرف چلے گا۔ راہ میں اس کو دجال کے ہتھیار بند لوگ ملیں گے وہ اس سے پوچھیں گے تو کہاں جاتا ہے؟ وہ بولے گا میں اسی شخص کے پاس جاتا ہوں جو نکلا ہے۔ وہ کہیں گے تو کیا ہمارے مالک پر ایمان نہیں لایا؟ وہ کہے گا ہمارا مالک چھپا ہوا نہیں ہے۔ دجال کے لوگ کہیں گے اس کو مار ڈالو۔ پھر آپس میں کہیں گے ہمارے مالک نے تو منع کیا ہے کسی کو مارنے سے جب تک اس کے سامنے نہ لیجاؤں۔ پھر

۷۳۷۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَخْرُجُ الدَّجَالُ فَيَتَوَجَّهَ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَيَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَالِ فَيَقُولُونَ لَهُ أَتَيْنَ نَعِمِدُ فَيَقُولُ أَعْمِدُ إِلَى هَذَا الَّذِي خَرَجَ قَالَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَوْ مَا تُوْمِنُ بِرَبَّنَا فَيَقُولُ مَا بِرَبَّنَا خَفَاءَ فَيَقُولُونَ اقْتُلُوهُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمُ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا

دُونَهُ قَالَ فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدِّجَالِ فَإِذَا رَأَاهُ الْمُؤْمِنُونَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَذَا الدِّجَالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَيَأْمُرُ الدِّجَالُ بِهِ فَيُشَبِّحُ فَيَقُولُ خُذُوهُ وَشَجُّوهُ فَيُوسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُولُ أَوْ مَا تُوْمِنُ بِي قَالَ فَيَقُولُ أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤْخَرُ بِالْمَنْشَارِ مِنْ مَقْرِفِهِ حَتَّى يَفْرُقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي الدِّجَالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ قُمْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا قَالَ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ أَتُوْمِنُ بِي فَيَقُولُ مَا أَزْدَدْتُ فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَيَأْخُذُهُ الدِّجَالُ لِيَذْبَحَهُ فَيَجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرْقُوَتِهِ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْدِفُ بِهِ فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَنَّهَا قَذَفَهُ إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ))

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ))

۷۳۷۸- عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الدِّجَالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُ قَالَ ((وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ إِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالْأَنْهَارَ قَالَ ((هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ))

۷۳۷۹- عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ

اس کو لے جائیں گے دجال کے پاس۔ جب وہ دجال کو دیکھے گا تو کہے گا اے لوگو! یہ تو دجال ہے جسکی خبر دی تھی جناب رسول اللہ نے دجال حکم دے گا اپنے لوگوں کو اس کا سر پھوڑا جاوے گا اور کہے گا اس کو پکڑو اس کا سر پھوڑو۔ اس کے پیٹ اور پیٹھ پر بھی مار پڑے گی۔ پھر دجال اس سے پوچھے گا تو میرے اوپر یقین نہیں کرتا (یعنی میری خدائی پر)۔ وہ کہے گا تو جھوٹا مسیح ہے۔ پھر دجال حکم دے گا وہ چیرا جاوے گا آرے سے سر سے لے کر دونوں پاؤں تک یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو جائے گا۔ پھر دجال ان دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں جائے گا اور کہے گا اٹھ کھڑا ہو۔ وہ شخص (زندہ ہو کر) سیدھا اٹھ کھڑا ہو گا پھر اس سے پوچھے گا اب تو میرے اوپر ایمان لایا؟ وہ کہے گا مجھے تو اور زیادہ یقین ہوا کہ تو دجال ہے۔ پھر لوگوں سے کہے گا اے لوگو! اب دجال میرے سوا کسی اور سے یہ کام نہ کرے گا (یعنی اب کسی کو نہیں جلا سکتا)۔ پھر دجال اس کو پکڑے گا ذبح کرنے کے لیے۔ وہ گلے سے لے کر ہنسی تک تانبے کا بن جائے گا۔ وہ ذبح نہ کر سکے گا۔ پھر اس کے ہاتھ پاؤں پکڑ کر پھینک دے گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ آگ میں اس کو پھینک دیا حالانکہ وہ جنت میں ڈالا جائے گا۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ شخص سب لوگوں سے بڑا شہید ہے رب العالمین کے نزدیک۔

۷۳۷۸- عن المغيرة بن شعبة عن رسول الله ﷺ قال ما سأل أحد النبي ﷺ عن الدجال أكثر مما سألت قال ((وما ينصبك منه إنه لا يضرُّك)) قال قلت يا رسول الله إنهم يقولون إن معه الطعام والأنهار قال ((هو أهون على الله من ذلك))

۷۳۷۹- عن المغيرة بن شعبة قال ما سأل

۷۳۷۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ اس کے

ساتھ پہاڑ ہوں گے روٹیوں کے اور گوشت کے اور پانی کی نہر ہوگی۔

أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الدَّجَالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلَتْهُ قَالَ ((وَمَا سَأَأَلُكَ)) قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ مَعَهُ جِبَالٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٌ وَنَهْرٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ ((هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ)).

۷۳۸۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرے۔

۷۳۸۰- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ فَقَالَ لِي ((أَيُّ بُنْيَ))

۷۳۸۱- یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود ثقفی سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے سنا ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یہ حدیث کیا ہے جو تم بیان کرتے ہو کہ قیامت اتنی مدت میں ہوگی؟ انھوں نے کہا (تعجب سے) سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ یا اور کوئی کلمہ مانند ان کے پھر کہا میرا قصد ہے کہ اب کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کروں (کیونکہ لوگ کچھ کہتے ہیں اور مجھ کو بدنام کرتے ہیں)۔ میں نے تو یہ کہا تھا تم تھوڑے دنوں بعد ایک بڑا حادثہ دیکھو گے جو گھر کو جلا دے گا اور وہ ہو گا ضرور ہو گا۔ پھر کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا دجال میری امت میں نکلے گا اور چالیس دن تک رہے گا میں نہیں جانتا چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کو بھیجے گا ان کی شکل عروہ بن مسعود کی سی ہے۔ وہ دجال کو ڈھونڈیں گے اور اس کو ماریں گے۔ پھر سات برس تک لوگ ایسے رہیں گے کہ دو شخصوں میں کوئی دشمنی نہ ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا شام کی طرف سے تو زمین پر کوئی ایسا نہ رہے گا جس کے دل میں رتی برابر ایمان یا بھلائی ہو مگر یہ ہوا اس کی جان نکال لے گی یہاں تک کہ اگر کوئی تم میں سے پہاڑ کے کلیجہ میں گھس جاوے تو وہاں بھی یہ ہوا پہنچ کر اس کی جان نکال لے گی۔ عبد اللہ نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے پھر برے لوگ دنیا میں رہ جائیں گے

۷۳۸۱- عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ عَاصِمٍ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي تُحَدِّثُ بِهِ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهُمَا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَ أَحَدًا شَيْئًا أَبَدًا إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا يُحَرِّقُ الْبَيْتَ وَيَكُونُ وَيَكُونُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي أُمَّتِي فَيَمُكُّ أَرْبَعِينَ لَا أَذْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا فَيَبْتَغِ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةٌ بَنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيَهْلِكُهُ ثُمَّ يَمُكُّ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قَبْلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ)) قَالَ سَمِعْتُهَا

مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((فَيَقْبَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِيفَةِ الطَّيْرِ وَأَخْلَامِ السَّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ أَلَا تَسْتَجِيبُونَ فَيَقُولُونَ فَمَا تَأْمُرُنَا فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذَلِكَ دَارٌ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْفَى لَيْتًا وَرَفَعَ لَيْتًا قَالَ وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ قَالَ فَيَصْنَعُ وَيَصْنَعُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ أَوْ قَالَ يُنَزِّلُ اللَّهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوْ الظَّلُّ نِعْمَانُ الشَّاكُّ فَتَنْبِتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّ إِلَى رَبِّكُمْ وَاقْفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ أَخْرِجُوا بَعَثَ النَّارَ فَيَقَالُ مِنْ كَمْ فَيَقَالُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ سَعَةٌ مِائَةً وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ قَالَ فَذَلِكَ يَوْمٌ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا وَذَلِكَ يَوْمٌ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ))

جلد باز چڑیوں کی طرح یا بے عقل اور درندوں کی طرح ان کے اخلاق ہونگے۔ نہ وہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے نہ بری بات کو برا۔ پھر شیطان ایک صورت بنا کر ان کے پاس آوے گا اور کہے گا تم شرم نہیں کرتے۔ وہ کہیں گے پھر تو کیا حکم دیتا ہے ہم کو؟ شیطان کہے گا بت پرستی کرو وہ بت پوجیں گے اور باوجود اس کے ان کی روزی کشادہ ہوگی مزے سے زندگی بسر کریں گے۔ پھر صور پھونکا جائے گا اس کو کوئی نہ سنے گا مگر ایک طرف سے گردن جھکاوے گا اور دوسری طرف سے اٹھ لے گا (یعنی بے ہوش ہو کر گر پڑے گا) اور سب سے پہلے صور کو وہ سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض پر کلاوہ کرتا ہوگا۔ وہ بے ہوش ہو جائے گا اور دوسرے لوگ بھی بیہوش ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ پانی برسا دے گا جو نطفہ کی طرح ہوگا۔ اس سے لوگوں کے بدن اگ آویں گے۔ پھر صور پھونکا جائے گا تو سب لوگ کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہونگے۔ پھر پکارا جائے گا اے لوگو! اپنے مالک کے پاس آؤ اور کھڑا کرو ان کو ان سے سوال ہوگا۔ پھر کہا جائے گا ایک لشکر نکالو دوزخ کے لیے پوچھا جائے گا کتنے لوگ؟ حکم ہوگا ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے نکالو دوزخ کے لیے (اور ہزار میں سے ایک جنتی ہوگا)۔ آپ نے فرمایا یہی وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا (ہیبت اور مصیبت سے یاد رازی سے) اور یہی وہ دن ہے جب پنڈلی کھلے گی (یعنی سختی ہوگی)۔

۷۳۸۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۳۸۲- عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو إِنَّكَ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَكُمْ بِشَيْءٍ إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا فَكَانَ حَرِيقُ الْبَيْتِ قَالَ شُعْبَةُ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي أُمَّتِي))

وَسَاقَ الْحَدِيثِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ ((فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبِضَتْهُ)) قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِهَذَا الْحَدِيثِ مَرَّاتٍ وَعَرَضْتُهُ عَلَيْهِ.

۷۳۸۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ أُنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحَى وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْآخِرَى عَلَى إِثْرِهَا قَرِيبٌ)).

۷۳۸۴- عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ جَلَسَ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِالْمَدِينَةِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَمِعُوهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ الْآيَاتِ أَنَّ أَوَّلَهَا خُرُوجًا الدَّجَالُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو لَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا قَدْ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ أُنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

۷۳۸۵- عَنْ أَبِي زُرْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَذَكَّرُوا السَّاعَةَ عِنْدَ مَرْوَانَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ ضُحَى.

بَابُ قِصَّةِ الْجَسَّاسَةِ

۷۳۸۶- عَنْ عَامِرِ بْنِ شَرَّاحِيلَ الشَّعْبِيِّ شَعْبُ هَمْدَانَ أَنَّهُ سَأَلَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أُمَّتَ الضُّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَتْ مِنْ الْمُهَاجِرَاتِ الْأَوَّلِ فَقَالَ حَدَّثَنِي حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا تُسَيِّدِيهِ إِلَى

۷۳۸۳- عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث یاد رکھی جس کو میں کبھی نہ بھولا۔ آپ فرماتے تھے میں نے سنا سب نشانیوں میں پہلے قیامت کے آفتاب کا پچھتم کی طرف سے نکلنا ہے اور چاشت کے وقت زمین کے جانور کا نکلنا لوگوں پر اور جو نشانی ان دونوں میں سے پہلے ہو تو دوسری بھی اس کے بعد جلد ظاہر ہوگی۔

۷۳۸۴- ابو زرہ سے روایت ہے مدینہ میں مروان کے پاس تین مسلمان بیٹھے وہ قیامت کی نشانیاں بیان کر رہا تھا اور کہتا تھا سب نشانیوں سے پہلے نشانی دجال کا نکلنا ہے۔ عبد اللہ بن عمرو نے کہا مروان کی بات کچھ نہیں۔ میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے اور میں یہ حدیث نہیں بھولا پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزر۔

۷۳۸۵- ابو زرہ سے روایت ہے مروان کے سامنے قیامت کا ذکر ہوا عبد اللہ بن عمرو نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے پھر ذکر کیا ویسا ہی جیسے اوپر گزر۔ اس میں چاشت کے وقت کا بیان نہیں ہے۔

باب: دجال کے جاسوس کا بیان

۷۳۸۶- عامر بن شراحیل سے روایت ہے انھوں نے کہا فاطمہ بنت قیس سے جو بہن تھیں ضحاک بن قیس کی اور ان عورتوں میں سے تھیں جنھوں نے پہلے ہجرت کی تھی کہ بیان کرو مجھ سے ایک حدیث جو تم نے سنی ہو رسول اللہ سے اور مت واسطہ کرنا اس میں اور کسی کا؟ وہ بولیں اچھا اگر تم یہ چاہتے ہو تو میں بیان کروں گی۔

انہوں نے کہا ہاں بیان کرو۔ فاطمہ نے کہ میں نے نکاح کیا ابن مغیرہ سے اور وہ قریش کے عمدہ جوانوں میں سے تھے ان دنوں۔ پھر وہ شہید ہوئے پہلے ہی جہاد میں رسول اللہ کے ساتھ۔ جب میں بیوہ ہو گئی تو مجھ سے پیام بھیجا عبدالرحمن بن عوف اور کئی اصحاب نے رسول اللہ کے اور رسول اللہ نے بھی پیام بھیجا اپنے مولیٰ اسامہ بن زید کے لیے اور میں یہ حدیث سن چکی تھی کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص مجھ سے محبت رکھے اس کو چاہیے کہ اسامہ سے بھی محبت رکھے جب رسول اللہ نے مجھ سے اس باب میں گفتگو کی تو میں نے کہا میرے کام کا اختیار آپ کو ہے آپ جس سے چاہیں نکاح کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا ام شریک کے گھراٹھ جاؤ اور ام شریک ایک عورت تھی مالدار انصار میں کی بہت خرچنے والی اللہ کی راہ میں۔ اس کے پاس مہمان اترتے تھے۔ میں نے عرض کیا بہت اچھا میں ام شریک کے پاس اٹھ جاؤں گی۔ پھر آپ نے فرمایا ام شریک کے پاس مت جا اس کے پاس مہمان بہت آتے ہیں اور مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہیں تیری اوڑھنی گر جائے یا تیری پنڈلیوں پر سے کپڑا ہٹ جائے اور لوگ تیرے بدن میں سے وہ دیکھیں جو تجھ کو برا لگے لیکن چلی جا اپنے چچا کے بیٹے عبداللہ بن عمرو بن مکتوم کے پاس اور وہ ایک شخص تھا بنی فہر میں سے اور فہر قریش کی ایک شاخ ہے اور وہ اس قبیلہ میں سے تھا جس میں سے فاطمہ بھی تھی۔ پھر فاطمہ نے کہا میں ان کے گھر میں چلی گئی۔ جب میری عدت گزر گئی تو میں نے پکارنے والے کی آواز سنی وہ پکارنے والا منادی تھا رسول اللہ کا پکارنا تھا نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔ میں بھی مسجد کی

أَحَدٍ غَيْرِهِ فَقَالَتْ لَيْنٌ شَيْتٌ لَأَفْعَلَنَّ فَقَالَ لَهَا أَجَلٌ حَدَّثَنِي فَقَالَتْ نَكَحْتُ ابْنَ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ مِنْ خِيَارِ شَبَابِ قُرَيْشٍ يَوْمَئِذٍ فَأَصِيبَ فِي أَوَّلِ الْجِهَادِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا تَأَيَّمْتُ عَطَيْنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي تَغْرِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَطَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَوْلَاهُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَكُنْتُ قَدْ حَدَّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَحْبَبَنِي فَلْيَحِبْ أُسَامَةَ)) فَلَمَّا كَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أُمْرِي بِيَدِكَ فَأَنكِحْنِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ اانْتَقِلِي إِلَى أُمِّ شَرِيكِ وَأُمِّ شَرِيكِ امْرَأَةٌ غَنِيَّةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَظِيمَةُ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضُّيْفَانُ فَقُلْتُ سَأَفْعَلُ فَقَالَ ((لَا تَفْعَلِي إِنَّ أُمَّ شَرِيكِ امْرَأَةٌ كَثِيرَةُ الضُّيْفَانِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسْقُطَ عَنْكَ خِمَارُكَ أَوْ يَنْكَشِفَ الثُّوبُ عَنْ سَائِقِيكَ فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكَ بَعْضَ مَا تَكْرَهِينَ وَلَكِنْ اانْتَقِلِي إِلَى ابْنِ عَمِّكَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ)) وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِهْرٍ فَهْرٌ قُرَيْشٍ وَهُوَ مِنَ الْبَطْنِ الَّذِي هِيَ مِنْهُ فَأَتَقَلْتُ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي

(۷۳۸۶) اول حضرت نے دجال کا مقام دریائے شام یا دریائے یمن فرمایا پھر شاید اسی وقت وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کی طرف ہے اس واسطے تین بار اس مضمون کو تاکید سے فرمایا۔ چنانچہ اس کے سوا ایک حدیث میں صاف ہے کہ دجال مشرق سے آئے گا۔ بیسان اور زغرود شہر ہیں شام کے ملک میں اور طبرستان شام کے پاس ہے۔ معلوم ہوا کہ دجال موجود ہے بالفعل اور قید ہے۔ قیامت کے قریب باذن خدا نکلے گا اور عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے ہاتھ سے مارا جاوے گا (تحفۃ الاخیار)۔ یہ تو بڑا دجال ہے جو قیامت کے قریب نکلے گا اور جس کا فتنہ عالمگیر ہو گا لیکن اس کا

سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِي مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُنَادِي الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ فِي صَفِّ النِّسَاءِ الَّتِي تَلِي ظُهُورَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ ((لِيَلْزَمَ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ)) ثُمَّ قَالَ ((أَتَذَرُون لِمَ جَمَعْتُكُمْ)) قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنْ تَمِيمُوا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بِحَرِّيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَحْمٍ وَجَذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أُرْفِتُوا إِلَى حَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتَّى مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَحَلَسُوا فِي أَقْرَبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْحَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرِ الشَّعْرِ لَا يَذَرُونَ مَا قُبْلَهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثَرَةِ الشَّعْرِ فَقَالُوا وَيْلَكَ مَا أَنْتِ فَقَالَتْ أَنَا الْحَسَّاسَةُ قَالُوا وَمَا الْحَسَّاسَةُ قَالَتْ أَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى حَبْرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمِعْتُ لَنَا

طرف نکلی اور میں نے رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں اس صف میں تھی جس میں عورتیں تھیں لوگوں کے پیچھے۔ جب آپ نے نماز پڑھ لی تو منبر پر بیٹھے اور آپ ہنس رہے تھے۔ آپ نے فرمایا ہر ایک آدمی اپنی نماز کی جگہ پر رہے پھر فرمایا تم جانتے ہو میں نے تم کو کیوں اکٹھا کیا؟ وہ بولے اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا قسم خدا کی میں نے تم کو رغبت دلانے یا ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا بلکہ اس لیے جمع کیا کہ تمہیں داری ایک نصرانی تھا وہ آیا اور اس نے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھ سے ایک حدیث بیان کی جو موافق پڑی اس حدیث کے جو میں تم سے بیان کیا کرتا تھا دجال کے باب میں۔ اس نے بیان کیا کہ وہ شخص یعنی تمہیں سوار ہوا سمندر کے جہاز میں تیس آدمیوں کے ساتھ جو لحم اور جذام کی قوم سے تھے۔ سو ان سے ایک مہینہ بھر لہر کھیلنا سمندر میں (یعنی شدت موج سے جہاز تباہ رہا)۔ پھر وہ لوگ جاگے سمندر میں ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے۔ پھر جہاز سے پلوار (یعنی چھوٹی کشتی) میں بیٹھے اور ٹاپو میں داخل ہوئے۔ وہاں ان کو ایک جانور بھاری دم بہت بالوں والا ملا کہ اس کا آگے پیچھا دریافت نہ ہوتا تھا بالوں کے ہجوم سے۔ تو لوگوں نے اس سے کہا اے کجخت تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا میں جاسوس ہوں۔ لوگوں نے کہا جاسوس کیا؟ اس نے کہا اس مرد کے پاس چلو جو دیر میں ہے اس واسطے کہ وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے۔ تمہیں نے کہا جب اس نے مرد کا نام لیا تو ہم اس جانور سے ڈرے کہ کہیں شیطان نہ ہو۔ تمہیں نے کہا پھر ہم چلے دوڑتے یہاں تک کہ دیر میں داخل ہوئے۔ دیکھا تو وہاں ایک بڑے قد کا

ظہ کے سوا چھوٹے دجال بہت اس امت میں ہوئے ہیں جنہوں نے لوگوں کو بھڑکایا اور راہ راست سے ڈمگادیا۔ ہمارے زمانہ میں علی گڑھ میں ایک شخص ظاہر ہوا جو اپنے تئیں سید کہتا ہے اس نے وہ گمراہی پھیلانی کہ معاذ اللہ فرشتوں کا اور قیامت کا اور جنت اور دوزخ اور تمام معجزات کا اس نے انکار کیا۔ مسلمانوں کو نصاریٰ کے طریق پر چلنے کی ترغیب دی۔ حدیث شریف کا تو بالکل انکار کیا کہ قابل اعتبار نہیں ہے اور قرآن کی ایسی تاویل کی جو تحریف سے بدتر ہے۔ خدا اس کے شر سے سچے مسلمانوں کو بچا دے اور راہ راست پر شریعت کی قائم رکھے۔

آدمی ہے کہ ہم نے اتنا بڑا آدمی اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہیں دیکھا۔ جکڑے ہوئے ہیں اس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ درمیان دونوں زانو کے دونوں ٹخنوں تک لوہے سے۔ ہم نے کہا اے کبخت تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا تم قابو پاگئے میری خبر پر (یعنی میرا حال تو تم کو اب معلوم ہو جائے گا) تم اپنا حال بتاؤ کہ تم کون ہو؟ لوگوں نے کہا کہ ہم عرب لوگ ہیں جو سمندر میں سوار ہوئے تھے جہاز میں لیکن جب ہم سوار ہوئے تو سمندر کو جوش میں پایا پھر ایک مہینے کی مدت تک لہر ہم سے کھیلتی رہی بعد اس کے آگے اس ٹاپو میں پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی میں اور داخل ہوئے ٹاپو میں سو ملا ہم کو ایک بھاری دم کا جانور بہت بالوں والا ہم نہ جانتے تھے اس کا آکا پیچھا بالوں کی کثرت سے ہم نے اس سے کہا اے کبخت تو کیا چیز ہے؟ سو اس نے کہا میں جاسوس ہوں ہم نے کہا جاسوس کیا؟ اس نے کہا چلو اس مرد کے پاس جو دیر میں ہے کہ البتہ وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اس سے ڈرے کہ کہیں بھوت پریت نہ ہو۔ پھر اس مرد نے کہا کہ مجھ کو خبر دو بیسان کے نخلستان سے؟ ہم نے کہا کہ کونسا حال اس کا تو پوچھتا ہے؟ اس نے کہا کہ میں اس کے نخلستان سے پوچھتا ہوں کہ پھلتا ہے؟ ہم نے اس سے کہا ہاں پھلتا ہے۔ اس نے کہا خبر دار ہو کہ مقرر عنقریب ہے کہ وہ نہ پھلے گا اس نے کہا کہ بتلاؤ مجھ کو طبرستان کا دریا ہم نے کہا کونسا حال اس دریا کا تو پوچھتا ہے؟ وہ بولا اس میں پانی ہے؟ لوگوں نے کہا اس میں بہت پانی ہے۔ اس نے کہا البتہ اس کا پانی عنقریب جاتا رہے گا۔ پھر اس نے کہا خبر دو مجھ کو زغر کے چشمے سے۔ لوگوں نے کہا کیا حال اس کا پوچھتا ہے؟ اس نے کہا اس چشمہ میں پانی ہے اور وہاں کے لوگ اس کے پانی سے کھیتی کرتے ہیں؟ ہم نے اس سے کہا ہاں اس میں بہت پانی ہے اور وہاں کے لوگ کھیتی کرتے ہیں اس کے پانی سے۔ اس نے کہا مجھ کو خبر دو عرب کے پیغمبر سے؟ انھوں نے کہا وہ

رَجُلًا فَرَقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْصَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَكْثَلُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ عِلْقًا وَأَشَدَّهُ وَثَاقًا مَحْمُوعَةً يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ قُلْنَا وَتِلْكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَيَّ خَبْرِي فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ قَالُوا نَحْنُ أَنْاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِينًا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِينَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ أَرْفَأَنَا إِلَى جَزِيرَتِكَ هَذِهِ فَجَلَسْنَا فِي أَقْرَبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقِينَا دَائِيَّةً أَهْلَبُ كَثِيرِ الشَّعْرِ لَا يُدْرَى مَا قَبْلَهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثَرَةِ الشَّعْرِ فَقُلْنَا وَتِلْكَ مَا أَنْتَ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ ااعْبِدُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَرَعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَأْمَنْ أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَحْلِ يَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخِيرُ قَالَ أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَحْلِهَا هَلْ يُشْمِرُ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ قَالَ أَمَّا إِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ لَا تُشْمِرَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ بُخَيْرَةِ الطَّبْرِئَةِ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخِيرُ قَالَ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قَالُوا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ أَمَّا إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالُوا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخِيرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا

فَعَلَّ قَالُوا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ أَقَاتِلُهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذَلِكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ وَإِنِّي أَوْشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجُ فَأَسِيرُ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدْعُ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَبِئَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السِّيفُ صَلَّاتَا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنِّي عَلَى كُلِّ نَقَبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةٌ يَحْرُسُونَهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمَنِيرِ هَذِهِ طَبِئَةُ ((هَذِهِ طَبِئَةُ هَذِهِ طَبِئَةُ بَعْثِي الْمَدِينَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذَلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ)) وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ قَالَتْ فَحَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

مکہ سے نکلے اور مدینہ میں گئے۔ اس نے کہا کیا عرب کے لوگ ان سے لڑے؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے کہا کیونکر انھوں نے عربوں کے ساتھ کیا؟ ہم نے کہا وہ غالب ہوئے اپنے گرد و پیش کے عربوں پر اور انھوں نے اطاعت کی ان کی۔ اس نے کہا یہ بات ہو چکی؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے کہا خبردار رہو یہ بات ان کے حق میں بہتر ہے کہ پیغمبر کے تابع رہیں اور البتہ میں تم سے اپنا حال کہتا ہوں کہ مسیح ہوں یعنی دجال تمام زمین کا پھرنے والا اور البتہ وہ زمانہ قریب ہے جب مجھ کو اجازت ہوگی نکلنے کی۔ سو میں نکلوں گا اور سیر کروں گا اور کسی بستی کو نہ چھوڑوں گا جہاں نہ جاؤں چالیس رات کے اندر سوائے مکہ اور طیبہ کے۔ وہاں جانا مجھ پر حرام ہے یعنی منع ہے جب میں چاہوں گا ان دو بستیوں میں سے کسی کے اندر جانا تو میرے آگے بڑھ آئے گا ایک فرشتہ اور اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہوگی وہ مجھ کو وہاں جانے سے روک دے گا اور البتہ اس کے ہر ایک ناکہ پر فرشتے ہونگے جو اس کی چوکیداری کریں گے۔ پھر حضرت نے اپنے پشت خار سے منبر پر ٹکڑا دیا اور فرمایا کہ طیبہ یہی ہے طیبہ یہی ہے طیبہ یہی ہے یعنی طیبہ سے مراد مدینہ منورہ ہے۔ خبردار ہو بھلا میں تم کو اس حال کی خبر دے چکا ہوں؟ تو اصحاب نے کہا کہ ہاں حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو اچھی لگی تمیم کی بات جو موافق پڑی اس چیز کے جو میں تم کو دجال اور مدینہ اور مکہ کے حال سے فرمادیا کرتا تھا۔ خبردار ہو کہ البتہ وہ دریائے شام یا دریائے یمن میں ہے۔ نہیں بلکہ وہ پورب کی طرف ہے وہ پورب کی طرف ہے وہ پورب کی طرف ہے۔ (پورب کی طرف بحر ہند ہے شاید دجال بحر ہند کے کسی جزیرہ میں ہو) اور آپ نے اشارہ کیا پورب کی طرف۔ فاطمہ بنت قیس نے کہا تو یہ حدیث میں نے رسول اللہ سے یاد رکھی۔

بنت قیس فأتحفنا برطب يقال له رطب ابن طاب وأسقتنا سويق سلت فسألتها عن المطلقه ثلاثا أين تعتد قالت طلقني بعلي ثلاثا فأذن لي النبي ﷺ أن أعتد في أهلي قالت فتودي في الناس إن الصلاة جامعة قالت فأنطلقت فيمن أنطلق من الناس قالت فكن في الصف المقدم من النساء وهو يلي المؤخر من الرجال قالت فسمعت النبي ﷺ وهو على المنبر يخطب فقال ((إن بني عم تميم الداري ركبوا في البحر)) وساق الحديث وزاد فيه قالت فكانما أنظر إلى النبي ﷺ وأهوى بمحصرته إلى الأرض وقال ((هذه طيبة)) يعني المدينة.

٧٣٨٨- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَمِيمُ الدَّارِيُّ فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ رَكِبَ الْبَحْرَ فَتَاهَتْ بِهِ سَفِينَتُهُ فَسَقَطَ إِلَى حَزِيرَةٍ فَخَرَجَ إِلَيْهَا يَلْتَمِسُ الْمَاءَ فَلَقِيَ إِنْسَانًا يَحْرُ شَعْرَهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَدْ وَطِئْتُ الْبِلَادَ كُلَّهَا غَيْرَ طَيْبَةٍ فَأَخْرَجَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى النَّاسِ فَحَدَّثَهُمْ قَالَ ((هَذِهِ طَيْبَةٌ وَذَلِكَ الدَّجَالُ)).

٧٣٨٩- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ ((أَيُّهَا النَّاسُ حَدَّثَنِي تَمِيمُ الدَّارِيُّ أَنَّ أَنَسًا مِنْ قَوْمِهِ كَانُوا فِي الْبَحْرِ فِي سَفِينَةٍ لَهُمْ فَأَنْكَسَرَتْ بِهِمْ فَرَكِبَ بَعْضُهُمْ عَلَى لَوْحٍ مِنَ ألْوَاحِ السَّفِينَةِ فَخَرَجُوا إِلَى

انھوں نے ہم کو تحفہ دیا رطب جس کو رطب ابن طاب کہتے ہیں (وہ ایک عمدہ قسم ہیں تر کھجور کی) اور جو کے ستو ہم کو پلائے۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ جس عورت کو تین طلاقیں دی جائیں وہ کہاں عدت کرے؟ انھوں نے کہا بعلي نے مجھے تین طلاق دی تو رسول اللہ نے مجھ کو اجازت دی اپنے میکے میں عدت کرنے کی۔ پھر لوگوں میں منادی کی گئی نماز کے لیے جمع ہو میں بھی چلی ان لوگوں کے ساتھ جو چلے اور عورتوں کی پہلی صف میں تھی جو مردوں کی آخری صف کے بعد تھی۔ میں نے سنا رسول اللہ سے سنا اور آپ منبر پر خطبہ پڑھتے تھے تو فرمایا کہ تمیم داری کے چچا زاد بھائی سمندر میں سوار ہوئے۔ پھر بیان کیا وہی قصہ جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ فاطمہ نے کہا گویا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہی ہوں آپ نے اپنا پشت خار زمین پر مارا اور فرمایا طیبہ یہی ہے یعنی مدینہ۔

٤٣٨٨- فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس تمیم داری آئے اور آپ کو خبر دی کہ سمندر میں سوار ہوئے تھے ان کا جہاز راہ سے ہٹ گیا اور ایک جزیرہ سے جا لگا۔ وہ اس کے اندر گئے پانی کی تلاش میں۔ وہاں ایک آدمی دیکھا جو اپنے بال کھینچ رہا تھا اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا۔ پھر کہا کہ دجال نے کہا اگر مجھ کو اجازت ملتی نکلنے کی تو میں سب شہروں میں ہو آتا سوا طیبہ کے۔ پھر رسول اللہ نے تمیم کو لوگوں کے سامنے نکالا اس نے سارا قصہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا طیبہ یہی مدینہ ہے اور دجال وہی شخص ہے۔

٤٣٨٩- فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا اے لوگو! مجھ سے بیان کیا تمیم داری نے کہ ان کی قوم کے لوگ سمندر میں تھے ایک کشتی میں وہ کشتی ٹوٹ گئی۔ بعض لوگ ان میں کے ایک تختہ پر سوار ہو رہے اور ایک جزیرہ میں گئے۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح

جزيرة في البحر)) وساق الحديث.

جیسے اوپر گزر رہا۔

۷۳۹۰- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطُوهُ الدَّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَلَيْسَ نَقَبٌ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِينَ تَحْرُسُهَا فَيَنْزِلُ بِالسَّبْحَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ يَخْرُجُ إِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ)).

۷۳۹۰- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شہر ایسا نہیں جس میں دجال نہ جائے سوا مکہ اور مدینہ کے۔ ہر راستہ پر فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے اور چوکیداری کریں گے۔ پھر دجال اس سرزمین میں اترے گا (مدینہ کے قریب) اور مدینہ تین بار کانپے گا (یعنی تین بار اس میں زلزلہ ہوگا) اور جو اس میں کافر یا منافق ہو گا وہ دجال کے پاس چلا جائے گا۔

بَابُ بَقِيَّةٍ مِّنْ أَحَادِيثِ الدَّجَالِ

باب: دجال کے باب میں باقی حدیثوں کا بیان

۷۳۹۱- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَيَأْتِي سِيحَةَ الْحُرُفِ فَيَضْرِبُ رِوَاغَهُ وَقَالَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ وَمُنَافِقَةٍ.

۷۳۹۱- ترجمہ وہی ہے جو گزر رہا اس میں یہ ہے کہ دجال اپنا خیمہ جرف کی شور زمین میں لگائے گا اور ہر منافق مرد اور عورت اس کے پاس چلے جائیں گے۔

بَابُ فِي بَقِيَّةٍ مِّنْ أَحَادِيثِ الدَّجَالِ

باب: دجال کے باب میں باقی حدیثوں کا بیان

۷۳۹۲- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَتَّبِعُ الدَّجَالُ مِنَ يَهُودٍ أَصْبَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ)).

۷۳۹۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال کے ساتھ ہو جائیں گے اصفہان کے ستر ہزار یہودی سیاہ چادریں اوڑھے ہوئے۔

۷۳۹۳- عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَالِ فِي الْجِبَالِ)) قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ ((هُمْ قَلِيلٌ)).

۷۳۹۳- ام شریک سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا لوگ دجال سے بھاگیں گے پہاڑوں میں۔ ام شریک نے کہا یا رسول اللہ! عرب کے لوگ اس دن کہاں ہونگے (یعنی وہ دجال سے مقابلہ کیوں نہ کریں گے)؟ آپ نے فرمایا عرب ان دنوں تھوڑے ہونگے (اور دجال کے ساتھ کروڑوں)۔

۷۳۹۴- عَنْ أَنَسٍ جَرَّيْحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۷۳۹۴- ترجمہ وہی ہے جو گزر رہا۔

۷۳۹۵- عَنْ رَهْطٍ مِنْهُمْ أَبُو الدُّهْمَاءِ وَأَبُو قَتَادَةَ قَالُوا كُنَّا نَمُرُّ عَلَى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ نَأْتِي عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّكُمْ لَتُجَاوِزُونِي إِلَى رِجَالٍ مَا كَانُوا بِأَحْضَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنِّي وَلَا أَعْلَمُ بِحَدِيثِهِ مِنِّي سَمِعْتُ

۷۳۹۵- ابوالدہماء اور ابو قتادہ وغیرہ چند لوگ سے روایت ہے انھوں نے کہا ہم ہشام بن عامر کے سامنے سے عمران بن حصین کے پاس جایا کرتے۔ ایک دن ہشام نے کہا تم آگے بڑھ کر ایسے لوگوں کے پاس جایا کرتے ہو جو مجھ سے زیادہ رسول اللہ کے پاس حاضر نہیں رہتے تھے نہ آپ کی حدیث کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَالِ))
میں نے سنا آپ سے آپ فرماتے تھے کہ آدم کے وقت سے لے کر قیامت تک کوئی مخلوق (شر و فساد میں) دجال سے بڑا نہیں (سب سے زیادہ مفسد اور شریر دجال ہے)۔

۷۳۹۶- عَنْ ثَلَاثَةِ رَهْطٍ مِنْ قَوْمِهِ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالُوا كُنَّا نَمُرُّ عَلَى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ إِلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحْتَارٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَالِ))۔

۷۳۹۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوْ الدُّخَانَ أَوْ الدَّجَالَ أَوْ الدَّابَّةَ أَوْ خَاصَّةَ أَحَدِكُمْ أَوْ أَمْرَ الْعَامَةِ))۔

۷۳۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا الدُّخَانَ وَالدَّخَانَ وَدَابَّةَ الْأَرْضِ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَأَمْرَ الْعَامَةِ وَخَوِصَّةَ أَحَدِكُمْ))۔

۷۳۹۹- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

بَابُ فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِي الْهَرَجِ

۷۴۰۰- عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْعِبَادَةُ فِي الْهَرَجِ كَهَجْرَةِ إِلَيَّ))۔

۷۴۰۱- عَنْ حَمَّادٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ

۷۴۰۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ))۔

۷۳۹۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جلدی کرو نیک اعمال کرنے کی چھ چیزوں سے پہلے ایک دجال دوسرے دھواں تیسرے زمین کا جانور چوتھے آفتاب کا پچھم سے نکلنا پانچویں قیامت چھٹے موت (یعنی جب یہ باتیں آجائیں گی تو نیک اعمال کا قابو جاتا رہے گا)۔

۷۳۹۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۳۹۹- حضرت قتادہ سے اسی کی مثل مروی ہے۔

باب: فساد کے وقت عبادت کرنے کی فضیلت

۷۴۰۰- معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فساد اور فتنے کے وقت عبادت کرنے کا اتنا ثواب ہے جیسے میرے پاس ہجرت کرنے کا۔

۷۴۰۱- حضرت حماد سے اسی کی مثل مروی ہے۔

باب: قیامت کا قریب ہونا

۷۴۰۲- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہیں قائم ہوگی مگر ان پر جو بدتر ہوں گے۔

۷۴۰۳- عَنْ سُهَيْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطَى وَهُوَ يَقُولُ ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا))

۷۴۰۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)) قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ فِي قَصَصِهِ كَفَضَلَ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَلَا أَذْرِي أَذْكُرُهُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ قَالَ قَتَادَةَ.

۷۴۰۵- عَنْ أَنَسٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا)) وَقَرَنَ شُعْبَةُ بَيْنَ إِصْبَعِيهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطَى يَحْكِيهِ.

۷۴۰۶- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا.

۷۴۰۷- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

۷۴۰۸- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)) قَالَ وَضَمَّ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى.

۷۴۰۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ الْأَعْرَابُ إِذَا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ مَتَى السَّاعَةُ فَنَظَرَ إِلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ فَقَالَ ((إِنْ يَعِشْ هَذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ قَامَتْ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ))

۷۴۱۰- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۷۴۰۳- سهیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اشارہ کرتے تھے اس انگلی سے جو نزدیک ہے انگوٹھے کے اور بیچ کی انگلی سے اور فرماتے تھے میں قیامت کے ساتھ اس طرح بھیجا گیا ہوں۔

۷۴۰۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اور قیامت اس طرح بھیجا گیا جیسے یہ دونوں انگلیاں۔ شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا وہ اپنے قصوں میں کہتے تھے جتنی ایک انگلی دوسری انگلی سے بڑی ہے۔ اب میں نہیں جانتا کہ قتادہ نے یہ انس رضی اللہ عنہ سے سنایا اپنے دل سے کہا۔

۷۴۰۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۴۰۶- حضرت انسؓ سے بھی اسی کی مثل مروی ہے۔

۷۴۰۷- مذکورہ بالا حدیث انسؓ سے مروی ہے۔

۷۴۰۸- ترجمہ وہی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ آپ نے ملا لیا کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو۔

۷۴۰۹- ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے گنوار جب رسول اللہ کے پاس تشریف لاتے تو قیامت کو پوچھتے۔ آپ ان میں سے کم عمر کو دیکھتے اور فرماتے اگر یہ جیے گا تو بوڑھا نہ ہوگا یہاں تک کہ تمہاری قیامت ہو جاوے گی (کیونکہ تمہاری قیامت یہی ہے کہ تم مر جاؤ۔ مراد قیامت صغریٰ ہے اور وہ موت ہے)۔

۷۴۱۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول

۷۴۰۹- ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے گنوار جب رسول اللہ کے پاس تشریف لاتے تو قیامت کو پوچھتے۔ آپ ان میں سے کم عمر کو دیکھتے اور فرماتے اگر یہ جیے گا تو بوڑھا نہ ہوگا یہاں تک کہ تمہاری قیامت ہو جاوے گی (کیونکہ تمہاری قیامت یہی ہے کہ تم مر جاؤ۔ مراد قیامت صغریٰ ہے اور وہ موت ہے)۔

۷۴۱۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول

۷۴۱۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول

۷۴۱۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول

۷۴۱۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول

۷۴۱۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول

۷۴۱۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول

۷۴۱۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول

۷۴۱۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول

۷۴۱۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول

۷۴۱۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول

۷۴۱۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول

۷۴۱۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول

۷۴۱۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول

۷۴۱۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول

۷۴۱۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول

۷۴۱۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول

۷۴۱۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول

۷۴۱۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول

(۷۴۰۳) ☆ غرض یہ ہے کہ مجھ میں اور قیامت میں کسی اور نبی کی شریعت فاصل نہیں ہے جیسے بیچ کی انگلی اور اس انگلی کے بیچ میں کوئی اور نہیں ہے اسی طرح میری شریعت بھی سب شریعتوں سے اخیر ہے اور میرا دین سب دینوں کے بعد ہے۔ اس کے بعد پھر قیامت ہی ہے۔

(۷۴۱۰) ☆ مراد اس قیامت سے وہی قیامت صغریٰ ہے یعنی موت۔ کیونکہ قیامت کبریٰ کا وقت سوا خدا کے کسی کو معلوم نہیں۔

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا قیامت کب آئے گی؟ اس وقت آپ کے پاس ایک انصاری لڑکا موجود تھا جس کو محمد کہتے تھے آپ نے فرمایا اگر یہ جیے گا تو شاید بوڑھا نہ ہونے پائے کہ قیامت آجائے۔

۷۴۱۱- انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا قیامت کب ہوگی؟ آپ تھوڑی دیر تک خاموش ہو رہے پھر آپ نے سامنے ایک بچہ بیٹھا تھا قبیلہ ازد کا جو شنوہ میں سے ہے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا اگر اس بچہ کو عمر ہوئی تو بوڑھا نہ ہوگا یہاں تک کہ تیری قیامت ہو جائے گی۔ انس نے کہا یہ لڑکا میرے ہم سنوں میں سے تھا اس دن۔

۷۴۱۲- انس سے روایت ہے ایک لڑکا نکلا مغیرہ بن شعبہ کا وہ میرے ہجولیوں میں سے تھا۔ رسول اللہ نے فرمایا اگر یہ جیا تو بوڑھا نہ ہوگا قیامت آجائے گی۔

۷۴۱۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم ہو جائے گی اور حالانکہ مرد اونٹنی دوہتا ہوگا سونہ پہنچا ہوگا برتن اس کے منہ تک کہ قیامت آجائے گی اور دو مرد خرید اور فروخت کرتے ہوں گے کپڑے کے سودے خرید و فروخت نہ کر چکے ہوں گے کہ قیامت آجائے گی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہوگا سو اس کو درست کر کے نہ پھر ہوگا کہ قیامت آجائے گی۔

باب: صور کے دونوں پھونک میں کتنا فاصلہ ہوگا

۷۴۱۴- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صور کے دونوں پھونکوں کے بیچ میں چالیس کا فرق ہوگا لوگوں نے کہا اے ابو ہریرہ چالیس دن کا؟ انھوں نے کہا میں نہیں کہتا پھر لوگوں نے کہا چالیس مہینے کا؟ انھوں نے کہا میں نہیں کہتا (یعنی مجھے اس کا تعین معلوم نہیں)۔ پھر آسمان سے ایک پانی برے گا اس سے

عَلَيْهِ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ وَعِنْدَهُ غُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ يَعِشَ هَذَا الْغُلَامُ فَعَسَى أَنْ لَا يُذْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ))

۷۴۱۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُنَيْهَةً ثُمَّ نَظَرَ إِلَى غُلَامٍ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ أَزْدِ شَنْوَةَ فَقَالَ ((إِنْ عُمِرَ هَذَا لَمْ يُذْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ)) قَالَ قَالَ أَنَسٌ ذَلِكَ الْغُلَامُ مِنْ أَتْرَابِي يَوْمَئِذٍ.

۷۴۱۲- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ وَكَانَ مِنْ أَقْرَابِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنْ يُؤَخَّرَ هَذَا فَلَنْ يُذْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ))

۷۴۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَخْلُبُ اللَّفْحَةَ فَمَا يَصِلُ الْبَنَاءُ إِلَى فِيهِ حَتَّى تَقُومَ وَالرَّجُلَانِ يَتَبَايَعَانِ الثَّوْبَ فَمَا يَتَبَايَعَانِهِ حَتَّى تَقُومَ وَالرَّجُلُ يَلِطُ فِي حَوْضِهِ فَمَا يَصْدُرُ حَتَّى تَقُومَ))

بَابُ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ

۷۴۱۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ)) قَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ أَيْتُ قَالُوا أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ أَيْتُ قَالُوا أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَيْتُ ((ثُمَّ

يُنَزِّلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ ((الْبَقْلُ)) قَالَ ((وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا يَنْبَلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنْبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

لوگ ایسے اگ آویں گے جیسے سبزہ اگ آتا ہے۔ انھوں نے کہا آدمی کے بدن میں کوئی چیز ایسی نہیں جو گل نہ جاوے مگر ایک ہڈی وہ ریڑھ کی ہڈی ہے اسی ہڈی سے قیامت کے دن لوگ پیدا ہوں گے۔ (نوی نے کہا اس میں سے پیغمبر مستثنیٰ ہیں ان کے بدنوں کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے)۔

۷۴۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلَّا عَجْبُ الذَّنْبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ))

۷۴۱۶- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ فِي الْإِنْسَانِ عَظْمًا لَا تَأْكُلُهُ الْأَرْضُ أَبَدًا فِيهِ يُرَكَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوا أَيُّ عَظْمٍ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَجْبُ الذَّنْبِ))

۷۴۱۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام آدمی کے بدن کو زمین کھا جاتی ہے سوائے ڈھڈی کی ہڈی کے۔ اس سے آدمی پہلے بنایا گیا ہے اور اسی سے پھر جوڑا جاوے گا۔

۷۴۱۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آدمی کے بدن میں ایک ہڈی ہے جس کو زمین نہیں کھاتی۔ اسی سے جوڑا جاوے گا قیامت کے دن۔ لوگوں نے عرض کیا وہ کونسی ہڈی ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ڈھڈی کی۔



(۷۴۱۵) ☆ عجب الذنب اس ہڈی کو کہتے ہیں جہاں سے جانور کی دم جمتی ہے آدمی کے بدن میں اس کو ڈھڈی کہتے ہیں۔ سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی میں گل جاتا ہے مگر ڈھڈی نہیں گلتی۔ آدمی کی پیدائش پیٹ اول وہیں سے شروع ہوتی ہے اور قیامت میں بھی اسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی۔ سب بدن کی خاک وہاں متصل ہو کر جیسا بدن تھا ویسا تیار ہو جائے گا۔ یہ جو فرمایا ڈھڈی نہیں گلتی یا تو سب نہ گلتی ہوگی یا اس کے باریک اجزائے اصلیہ نہ گلتے ہوں گے اگرچہ غیر اصلی اجزاء گل جاویں۔ (تحفۃ الاخیار)

کِتَابُ الزُّهْدِ

دنیا سے نفرت دلانے والی حدیثوں کا بیان

۷۴۱۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ))

۷۴۱۷- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دنیا قید خانہ ہے مومن کا اور جنت ہے کافر کی۔

۷۴۱۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفَتُهُ فَمَرَّ بِحَدِيٍّ أَسْكُ مَيِّتٍ فَتَنَّاوَلَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ ((أَتَيْكُمْ يُحِبُّ أَنْ هَذَا لَهُ بِدْرُهُمْ)) فَقَالُوا مَا نُحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ قَالَ ((أَتَحِبُّونَ أَنَّهُ لَكُمْ)) قَالُوا وَاللَّهِ بَلَى كَانَ حَيًّا كَانَ عَيًّا فِيهِ لِأَنَّهُ أَسْكُ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ فَقَالَ ((فَوَاللَّهِ لِلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذَا عَلَيْكُمْ))

۷۴۱۸- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ بازار میں سے گزرے آپ مدینہ میں آرہے تھے کسی عالیہ کی طرف سے (عالیہ وہ گاؤں ہیں جو مدینہ کے باہر بلندی پر واقع ہیں) اور لوگ آپ کے ایک طرف یا دونوں طرف تھے۔ آپ نے ایک بھیڑیا کا بچہ چھوٹے کان والا مردہ دیکھا اس کا کان پکڑا پھر فرمایا تم میں سے کون یہ لیتا ہے ایک درم کو؟ لوگوں نے عرض کیا ہم ایک دمڑی کو بھی اس کو لینا نہیں چاہتے (یعنی کسی چیز کے بدلے) اور ہم اس کو کیا کریں گے۔ آپ نے فرمایا تم چاہتے ہو کہ یہ تم کو مل جاوے؟ لوگوں نے کہا قسم خدا کی اگر یہ زندہ ہو تا تب بھی اس میں عیب تھا کہ کان اس کے بہت چھوٹے ہیں پھر مرے پر اس کو کون لے گا۔ آپ نے فرمایا قسم خدا کی دنیا اللہ جل جلالہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جیسے یہ تمہارے نزدیک۔

۷۴۱۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۴۱۹- عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ قَلَوْ

(۷۴۱۷) مسلمان کیسے ہی عیش میں ہو مگر کافر کی طرح عیش نہیں کر سکتا۔ کافر کے نزدیک حرام حلال کچھ نہیں، عاقبت کی فکر اس کو نہیں، عبادات کی مشقت اس کو نہیں۔ مسلمان کو یہ سب مخفیش ہیں اس پر حشر کا قبر کا دغدغہ ہے۔ یہاں فکر معیشت ہے وہاں دغدغہ حشر۔ البتہ مسلمان جب دنیا سے خلاصی پا کر قبر اور حشر سے پار ہو کر جنت میں جاوے گا اس وقت اطمینان حاصل ہو گا۔ اس لیے دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور جہاں تک ایمان قوی ہو گا وہیں تک دنیا کا رہنا برا معلوم ہو گا اور آخرت کا شوق زیادہ ہو گا۔

۷۵۲۵- عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَهُوَ خَلِيفُ نَبِيِّ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِيدًا بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْحَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِحِزْبَيْهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ صَالِحُ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَاقُوا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ رَأَوْهُ ثُمَّ قَالَ ((أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ)) فَقَالُوا أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((فَأَبْشِرُوا وَأَمْلُوا مَا يَسْرُكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسِطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكْتَهُمْ))

۷۴۲۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ وَمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ ((وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكْتَهُمْ))

۷۴۲۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((إِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّومُ أَيْ قَوْمُ أَنْتُمْ)) قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ نَقُولُ كَمَا أَمَرَنَا اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ تَتَنَافَسُونَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُونَ ثُمَّ تَتَدَابِرُونَ ثُمَّ تَبَاغِضُونَ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ ثُمَّ

۷۵۲۵- عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن الحراح کو بحرین کی طرف بھیجا وہاں کا جزیرہ لانے کو اور آپ نے صلح کر لی تھی بحرین والوں سے اور ان پر حاکم کیا تھا علاء بن حضرمی کو پھر ابو عبیدہ وہ مال لے کر آئے بحرین سے۔ یہ خبر انصار کو پہنچی انھوں نے فجر کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو انصار آپ کے سامنے آئے آپ نے ان کو دیکھ کر تبسم فرمایا پھر فرمایا میں سمجھتا ہوں تم نے سنا کہ ابو عبیدہ بحرین سے کچھ مال لے کر آئے ہیں (اور تم اسی خیال سے آج جمع ہوئے کہ مال ملے گا)۔ انھوں نے کہا بے شک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا خوش ہو جاؤ اور امید رکھو اس بات کی جس سے خوش ہو گے تو قسم خدا کی فقیری کا مجھے تم پر ڈر نہیں لیکن مجھے اس کا ڈر ہے کہ کہیں دنیا تم پر کشادہ ہو جائے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ ہوئی تھی پھر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو جیسے اگلے لوگوں نے حسد کیا تھا اور ہلاک کر دے تم کو جیسے ان کو ہلاک کیا تھا۔

۷۴۲۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ غافل کر دے تم کو جیسے اگلے لوگوں کو غافل کر دیا تھا۔

۷۴۲۷- عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فارس اور روم فتح ہو جائیں گے تو تم کیا ہو گے؟ عبد الرحمن بن عوف نے کہا ہم وہی کہیں گے جو اللہ نے ہم کو حکم کیا (یعنی اس کا شکر کریں گے)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کچھ نہیں کہتے رشک کرو گے پھر حسد کرو گے پھر بگاڑو گے دوستوں سے پھر دشمنی کرو گے یا ایسا

ہی کچھ فرمایا پھر مسکین مہاجرین کے پاس جاؤ گے اور ایک کو دوسروں کا حکم بناؤ گے۔

۷۴۲۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دوسرے کو دیکھے جو اپنے سے زیادہ ہو مال اور صورت میں تو اس کو دیکھے جو اپنے سے کم ہو مال اور صورت میں (تاکہ خدا کا شکر پیدا ہو اور علم اور تقویٰ میں اس کو دیکھے جو اپنے سے زیادہ ہو)۔

۷۴۲۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۴۳۰- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص کو دیکھو جو تم سے کم ہے (مال اور دولت میں اور حسن و جمال میں اور بال بچوں میں) اور اس کو مت دیکھو جو تم سے زیادہ ہے اور ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے اپنے اوپر۔

۷۴۳۱- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل کے لوگوں میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی سفید داغ والا، دوسرا گنجا، تیسرا اندھا۔ سو خدا نے چاہا کہ ان کو آزمائے تو ان کے پاس فرشتہ بھیجا سو وہ سفید داغ والے کے پاس آیا پھر اس نے کہا کہ تجھ کو کون سی چیز بہت پیاری ہے؟ اس نے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کھال اور مجھ سے یہ بیماری دور ہو جائے جس کے سبب لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ فرشتہ نے اس پر ہاتھ ملا سو اس کی گھن دور ہو گئی اور اس کو اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی۔ فرشتہ نے کہا کون سا مال تجھ کو بہت پسند ہے؟ اس نے کہا اونٹ یا گائے۔ اسحاق بن عبد اللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑ گیا کہ اس نے اونٹ مانگا یا گائے لیکن سفید داغ والے یا گنبے نے ان میں سے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گائے۔ سو اس کو دس مہینے کی بھین اونٹنی دی۔ پھر کہا خدائے تعالیٰ تیرے واسطے اس میں برکت دے۔

تَتَطَلَّقُونَ فِي مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ فَتَجْعَلُونَ بَعْضُهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ))

۷۴۲۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ))

۷۴۲۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ سِوَاءً.

۷۴۳۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((انظُرُوا إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ)) قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ ((عَلَيْكُمْ))

۷۴۳۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى فَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِي قَدْ قَذَرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذْهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكَّ إِسْحَقُ إِلَّا أَنَّ الْأَبْرَصَ أَوْ الْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عَشْرَاءَ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَأَتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ

إِلَيْكَ قَالَ شَعَرَ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا
الَّذِي قَدْ قَذَرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذْهَبَ
عَنْهُ وَأَعْطَى شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ
أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَأَعْطَى بَقْرَةً حَامِلًا
فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَأَتَى الْأَعْمَى
فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَنْ يَرُدَّ اللَّهُ
إِلَيَّ بَصَرِي فَأَنْصُرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ
فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ
إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأَعْطَى شَاةً وَالِدًا فَأَنْتَجَ
هَذَانِ وَوَلَدَ هَذَا قَالَ فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِنَ
الْبَابِلِ وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ
الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ
وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ قَدْ انْقَطَعَتْ بِي
الْحَبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَدَاءَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا
بِاللَّهِ ثُمَّ بَكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللُّونَ
الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالِ بَعِيرًا أَتَبْلُغُ
عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْحَقُوقُ كَثِيرَةٌ فَقَالَ
لَهُ كَأَنِّي أَغْرَفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْدِرُكَ
النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ
هَذَا الْمَالِ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ
كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتُ قَالَ وَأَتَى
الْأَفْرَعَ فِي صُورَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ
لِهَذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَى هَذَا فَقَالَ
إِنْ كُنْتُ كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتُ
قَالَ وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ
رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بِي

حضرتؑ نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا سو کہا کون چیز تجھ کو
بہت پسند آتی ہے۔ اس نے کہا کہ اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے
جس کے سبب سے لوگ مجھ سے گھناتے ہیں۔ پھر اس نے اس پر
ہاتھ ملا سو اس کی بیماری دور ہو گئی اور اس کو اچھے بال ملے۔ فرشتہ
نے کہا کہ کون سامان تجھ کو بھاتا ہے۔ اس نے کہا کہ گائے؟ سو اس کا
گا بھن گائے ملی۔ فرشتہ نے کہا کہ خدا تیرے مال میں برکت دے
حضرتؑ نے فرمایا کہ پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا سو کہا کہ تجھ کو
کون سی چیز بہت پسند ہے؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ میری آنکھ میں
روشنی دے تو میں اس کے سبب لوگوں کو دیکھوں۔ حضرتؑ نے
فرمایا پھر فرشتہ نے اس پر ہاتھ ملا سو اس کو خدا نے روشنی دی۔ فرشتہ
نے کہا کہ کون سا مال تجھ کو بہت پسند ہے؟ اس نے کہا بھینٹ بکری۔ تو
اس کو گا بھن بکری ملی۔ پھر اونٹنی اور گائے بیائی اور بکری بھی جنی۔
پھر ہوتے ہوتے سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہو گئے اور گنجے
کے جنگل بھر گائے بیل ہو گئے اور اندھے کے جنگل بھر بکریاں
ہو گئیں۔ حضرتؑ نے فرمایا بعد مدت کے وہی فرشتہ سفید داغ
والے کے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل میں آیا سو اس نے کہا کہ میں
محتاج آدمی ہوں سفر میں میرے تمام اسباب کٹ گئے (یعنی
تدبیریں جاتی رہیں اور مال اور اسباب نہ رہا) سو آج منزل پر پہنچنا مجھ
کو ممکن نہیں بدوں خدا کی مدد کے پھر بدوں تیرے کرم کے۔ میں
تجھ سے مانگتا ہوں اسی کے نام پر جس نے تجھ کو ستھرا رنگ
اور ستھری کھال دی اور مال اونٹ دیئے ایک اونٹ جو میرے سفر
میں کام آوے۔ اس نے کہا لوگوں کے حق مجھ پر بہت ہیں (یعنی
قرضدار ہوں یا گھریار کے خرچ سے مال زیادہ نہیں جو تجھ کو دوں)۔
پھر فرشتہ نے کہا البتہ میں تجھ کو پہچانتا ہوں بھلا کیا تو محتاج کوڑھی نہ
تھا کہ تجھ سے لوگ گھناتے تھے پھر خدا نے اپنے فضل سے تجھ کو یہ
مال دیا۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے تو یہ مال اپنے باپ دادا سے پایا

الْحَبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بَكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصْرَكَ شَاءَ أَتَبْلُغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصْرِي فَخَذْتُ مَا شِئْتُ وَدَعْتُ مَا شِئْتُ فَوَاللَّهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا أَخَذْتَهُ لِلَّهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَا لَكَ فَإِنَّمَا ابْتَلَيْتُمْ فَقَدْ رَضِيَ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ))

ہے جو کئی پشت سے بڑے آدمی تھے۔ فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھ کو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ مجھے کے پاس آیا اسی اپنی صورت اور شکل میں پھر اس سے کہا جیسا سفید داغ والے ہے کہا تھا۔ اس نے بھی وہی جواب دیا جو سفید داغ والے نے دیا تھا۔ فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھ کو ویسا ہی ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا اور فرشتہ اندھے کے پاس گیا اپنی اسی صورت اور شکل میں پھر فرشتہ نے کہا کہ میں محتاج آدمی اور مسافر ہوں میرے سفر میں سب وسیلے اور تدبیریں کٹ گئیں سو مجھ کو آج منزل پر پہنچنا بغیر اللہ کی مدد اور تیرے کرم کے مشکل ہے۔ سو میں تجھ سے اس خدا کے نام پر جس نے تجھ کو آنکھ دی ایک بکری مانگتا ہوں کہ میرے سفر میں وہ کام آوے۔ اس نے کہا بے شک میں اندھا تھا خدا نے مجھ کو آنکھ دی تو لے جا ان بکریوں میں سے جتنا تیرا چاہے اور چھوڑ جا بکریوں میں سے جتنا تیرا چاہے۔ قسم خدا کی آج جو چاہے تو خدا کی راہ میں لیویگا میں تجھ کو مشکل میں نہیں ڈالوں گا (یعنی تیرا ہاتھ نہ پکڑوں گا)۔ سو فرشتہ نے کہا اپنا مال رہنے دے تم تینوں آدمی صرف آزمائے گئے تھے۔ سو تجھ سے تو الہتہ خدا راضی ہو اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناخوش ہوا۔

۷۴۳۲- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي إِيلِهِ فَجَاءَهُ ابْنُهُ عُمَرُ فَلَمَّا رَأَاهُ سَعْدٌ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الرَّأَكِبِ فَنَزَلَ فَقَالَ لَهُ أَنْزَلْتَ فِي إِيْلِكَ وَغَنَمِكَ وَتَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُونَ الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ فَضَرَبَ

۷۴۳۲- عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے سعد بن ابی وقاص اپنے اونٹوں میں تھے اتنے میں ان کا بیٹا عمر آیا (یہ عمر بن سعد وہی ہے جو حضرت حسینؑ سے لڑا اور جس نے دنیا کے لیے اپنی آخرت برباد کی) جب سعد نے ان کو دیکھا تو کہا پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی اس سوار کے شر سے۔ پھر وہ اتر اتر اور بولا تم اپنے

(۷۴۳۱) ☆ اس حدیث میں شکر گزار اور ناحق شناس بندہ کا بیان ہے۔ بلکہ اگر غور کیجئے تو یہ حدیث سارے عالم کے حال میں ہے یعنی ہم سب لوگ اول کچھ حقیقت نہ تھے جان مال صحت علم حکومت محض اس کے کرم سے سب کو ملی سو جو ہو شیاد ہے وہ اپنی حقیقت اور خدا تعالیٰ کا کرم بوجھ کر شکر گزار ہے اور جو ناحق ہے وہ اپنی حقیقت اور خدا کے کرم کو بھول کر اپنے سلیقے اور تدبیر اور خاندانی ریاست پر مغرور ہے وہ خدا سے دور ہے۔ (تحفۃ الاخیار)

سَعْدٌ فِي صَدْرِهِ فَقَالَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ اللَّهَ
يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ))

اونٹوں اور بکریوں میں اترے ہو اور لوگوں کو چھوڑ دیا وہ سلطنت
کے لیے جھگڑ رہے ہیں (یعنی خلافت اور حکومت کے لیے)۔ سعد
نے اس کے سینہ پر مارا اور کہا چپ رہ میں نے رسول اللہ سے سنا
آپ فرماتے تھے اللہ دوست رکھتا ہے اس بندہ کو جو پرہیزگار ہے
مالدار ہے چھپا بیٹھا ہے ایک کونے میں (فساد اور فتنے کے وقت)
اور دنیا کے لیے اپنا ایمان نہیں بگاڑتا۔ (افسوس ہے کہ عمر بن
سعد نے اپنے باپ کی نصیحت کو فراموش کیا اور دنیا کی طمع میں آخر
ت گنوائی۔ نووی نے کہا مالدار سے یہ مراد ہے کہ دل اس کا غنی ہو
اور قاضی نے کہا مالدار سے ظاہری معنی مراد ہے۔)

۷۴۳۳- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ وَاللَّهِ
إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَقُ
الْحَبْلَةِ وَهَذَا السَّمُرُ حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا
تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعْزِرُنِي عَلَى
الدِّينِ لَقَدْ عَجِبْتُ إِذَا وَضِلَّ عَمَلِي وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ
نَمِيرٍ إِذَا.

۷۴۳۲- سعد بن ابی وقاص کہتے تھے قسم خدا کی میں پہلا وہ شخص
ہوں جس نے تیر مارا خدا کی راہ میں اور ہم جہاد کرتے تھے ساتھ
رسول اللہ ﷺ کے اور ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہ ہوتا مگر پتے
جبلہ اور سمر کے (یہ دونوں جنگلی درخت ہیں) یہاں تک کہ ہم
میں سے کوئی ایسا پاخانہ پھر تا جیسے بکری پھرتی ہے۔ پھر آج بنو اسد
کے لوگ (یعنی زبیر کی اولاد) مجھ کو دین کی باتیں سکھاتے ہیں
یادین کے لیے تنبیہ کرتے ہیں یا سزا دینا چاہتے ہیں۔ ایسا ہو تو بالکل
ٹوٹے میں پڑا اور میری محنت ضائع ہو گئی۔

۷۴۳۴- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ وَقَالَ حَتَّى إِنَّ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا
تَضَعُ الْعِزْرُ مَا يَخْلِطُهُ بِشَيْءٍ.

۷۴۳۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ یہاں تک کہ
ہم میں سے کوئی پاخانہ پھر تا جیسے بکری پھرتی ہے اس میں کچھ نہ ملا
ہوتا (یعنی خالص پتے ہوتے)۔

۷۴۳۵- عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ
خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ
ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنْتْ بِصَرْمٍ
وَوَلَّتْ حَذَاءً وَلَمْ يَتَّقْ مِنْهَا إِلَّا صَبَابَةَ كَصَبَابَةِ
الْبَانَاءِ يَتَصَابَهَا صَاحِبُهَا وَإِنَّكُمْ مُتَقَلُّونَ مِنْهَا إِلَى
دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا فَانْتَقِلُوا بِخَيْرٍ مَا بِحَضْرَتِكُمْ

۷۴۳۵- خالد بن عمیر عدوی سے روایت ہے عقبہ بن غزوآن
نے (جو امیر تھے بصرہ کے) ہم کو خطبہ سنایا تو اللہ تعالیٰ کی تعریف
کی اور شاکہ پھر کہا بعد حمد و صلوة کے معلوم ہو کہ دنیا نے خبر دی
ختم ہونے کی اور دنیا میں سے کچھ باقی نہ رہا مگر جیسے برتن میں کچھ
بچا ہوا پانی رہ جاتا ہے جس کو اس کا صاحب بچا رکھتا ہے اور تم دنیا
سے ایسے گھر کو جانے والے ہو جس کو زوال نہیں تو اپنے سامنے

فَإِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقَى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَ اللَّهُ لَتَمْلَأَنَّ أَفْعَجِيَّتُمْ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيحِ الْحِنَةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَطِيطٍ مِنَ الزَّحَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتَنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا فَالتَّقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَّقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَى مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَعِنْدَ اللَّهِ صَغِيرًا وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوءَةً قَطُّ إِلَّا تَنَاسَخَتْ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَاقِبَتِهَا مُلْكًا فَسَتَحْبِرُونَ وَتُحَرِّبُونَ الْأَمْرَاءَ بَعْدَنَا.

نیکی کر کے جاؤ اس لیے کہ ہم سے بیان کیا گیا کہ پتھر ایک کنارے سے جہنم کے ڈالا جائے گا اور ستر برس تک اس میں اترتا جائے گا اور اس کی تہ کو نہ پہنچے گا۔ قسم خدا کی جہنم بھری جائے گی کیا تم تعجب کرتے ہو اور ہم سے بیان کیا گیا کہ جنت کے ایک کنارے سے لے کر دوسرے کنارے تک چالیس برس کی رہ ہے اور ایک دن ایسا آئے گا کہ جنت لوگوں کے ہجوم سے بھری ہوگی اور تو نے دیکھا ہوتا میں ساتواں تھا سات شخصوں میں سے جو رسول اللہ کے ساتھ تھے اور ہمارا کھانا کچھ نہ تھا سو درخت کے پتوں کے یہاں تک کہ ہمارے گلے بھرے زخمی ہو گئے (بوجہ پتوں کی حرارت اور سختی کے) میں نے ایک چادر پائی اور اس کو پھاڑ کر دو ٹکڑے کئے ایک ٹکڑے کا میں نے تہبند بنایا اور دوسرے ٹکڑے کا سعد بن مالک نے۔ اب آج کے روز کوئی ہم میں سے ایسا نہیں ہے کہ کسی شہر کا حاکم نہ ہو اور میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی اس بات سے کہ میں اپنے تئیں بڑا سمجھوں اور اللہ کے نزدیک چھوٹا ہوں اور بے شک کسی پیغمبر کی نبوت (دنیا میں) ہمیشہ نہیں رہی بلکہ نبوت کا اثر (تھوڑی مدت میں) جاتا رہا یہاں تک کہ آخری انجام اس کا یہ ہوا کہ وہ سلطنت ہو گئی تو تم قریب پاؤ گے اور تجربہ کرو گے ان امیروں کا جو ہمارے بعد آئیں گے (کہ ان میں دین کی باتیں جو نبوت کا اثر ہے نہ رہیں گی اور وہ بالکل دنیا دار ہو جائیں گے)۔

۷۴۳۶- خالد بن عمیر سے روایت ہے انھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور وہ حاکم تھے بصرہ کے پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرے۔

۷۴۳۷- خالد بن عمیر سے روایت ہے میں نے سنا عتبہ بن غزوہ سے وہ کہتے تھے تو مجھے دیکھا میں ساتواں شخص تھا سات آدمیوں کا جو رسول اللہ کے ساتھ تھے اور ہمارا کھانا کچھ نہ تھا سو (ایک درخت ہے) کے پتوں کے۔

۷۴۳۶- عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقَدْ أَذْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ قَالَ خَطَبَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْبَصْرَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ شَيْبَانَ.

۷۴۳۷- عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتَنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا طَعَامُنَا إِلَّا وَرَقُ الْحَبْلَةِ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا.

۷۴۳۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظُّهَيْرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ ((فَهَلْ تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدُ فَيَقُولُ أَيُّ فُلٍ أَلَمْ أُكْرِمَكَ وَأَسْوَدَكَ وَأَزَوَّجَكَ وَأَسَخَّرَ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرَكَ تَرَأْسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِي فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي أَنَسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِي فَيَقُولُ أَيُّ فُلٍ أَلَمْ أُكْرِمَكَ وَأَسْوَدَكَ وَأَزَوَّجَكَ وَأَسَخَّرَ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرَكَ تَرَأْسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلَى أَيُّ رَبِّ فَيَقُولُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِي فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي أَنَسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيَتَنَبَّأُ بِخَيْرِ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُولُ هَاهُنَا إِذَا)) قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ وَتَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُحْتَمُّ عَلَى فِيهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ وَلَحْمِهِ وَعِظَامِهِ انْطَبَقِي فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَذَلِكَ لِيُعَذِّرَ مِنْ نَفْسِهِ وَذَلِكَ الْمُنَافِقُ

۷۴۳۸- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے قیامت کے دن؟ آپ نے فرمایا کیا تم کو شک پڑتا ہے آفتاب کے دیکھنے میں ٹھیک دوپہر کو جب کہ بدلی نہ ہو۔ اصحاب نے کہا کہ نہیں حضرت نے فرمایا سو کیا تم کو تردد ہوتا ہے چاند کے دیکھنے میں چودھویں رات کو جب کہ بدلی نہ ہو؟ اصحاب نے کہا نہیں آپ نے فرمایا سو قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم کو اپنے رب کے دیدار میں کچھ شبہ اور اختلاف نہ ہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے میں (یعنی جیسے چاند سورج کی رویت میں اشتباہ نہیں ویسے ہی خدا تعالیٰ کی رویت میں اشتباہ نہ ہوگا)۔ پھر حق تعالیٰ حساب کرے گا بندے سے سو کہے گا اے فلاں نے بندے بھلا میں نے تجھ کو عزت نہیں دی اور تجھ کو سردار نہیں بنایا اور تجھ کو تیرا جوڑا نہیں دیا اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا تابع نہیں کیا اور تجھ کو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا؟ تو بندہ کہے گا کہ سچ ہے۔ آپ نے فرمایا تو حق تعالیٰ فرمائے گا بھلا تجھ کو معلوم تھا کہ تو مجھ سے ملے گا؟ سو بندہ کہے گا کہ نہیں۔ تو حق تعالیٰ فرمائے گا کہ اب ہم بھی تجھ کو بھولتے ہیں (یعنی تیری خبر نہ لیں گے اور تجھ کو عذاب سے نہ بچائیں گے)۔ جیسے تو ہم کو بھولا۔ پھر خدا تعالیٰ دوسرے بندے سے حساب کرے گا تو کہے گا اے فلاں نے بھلا میں نے تجھ کو عزت نہیں دی اور تجھ کو سردار نہیں بنایا اور تجھ کو تیرا جوڑا نہیں دیا اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا تابع نہیں کیا اور تجھ کو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا؟ تو بندہ کہے گا سچ ہے اے میرے رب! پھر خدا تعالیٰ فرمائے گا بھلا تجھ کو معلوم تھا کہ تو مجھ سے ملے گا؟ تو بندہ کہے گا کہ نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا سو مقرر میں بھی اب تجھے بھلا دیتا ہوں جیسے تو مجھ کو دنیا میں بھولا تھا۔ پھر تیسرے بندہ سے حساب کرے گا اس سے بھی اسی طرح کہے گا بندہ کہے گا

وَذَلِكَ الَّذِي يَسْحَطُ اللَّهُ عَلَيْهِ.

اے رب میں تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب پر اور تیرے رسولوں پر اور میں نے نماز پڑھی روزہ رکھا صدقہ دیا اسی طرح اپنی تعریف کرے گا جہاں تک کہ اس سے ہو سکے گا۔ حق تعالیٰ فرمائے گا دیکھ یہیں تیرا جھوٹ کھلا جاتا ہے حضرتؑ نے فرمایا پھر حکم ہو گا اب ہم تیرے اوپر گواہ کھڑا کرتے ہیں۔ بندہ اپنے جی میں سوچے گا کہ کون مجھ پر گواہی دے گا پھر اس کے منہ پر مہر ہوگی اور حکم ہو گا اس کی ران سے کہ بول تو اس کی ران اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے اعمال کی گواہی دیں گی اور یہ گواہی اس واسطے ہوگی تاکہ اس کا عذر باقی نہ رہے اسی کی ذات کی گواہی سے اور یہ شخص منافق یعنی جھوٹا مسلمان ہو گا اور اسی پر خدائے تعالیٰ غصہ کرے گا (اور پہلے دونوں کافر تھے۔ معاذ اللہ جب تک دل سے خالص خدا کے لیے عبادت نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں۔ لوگوں کو دکھانے کی نیت سے نماز یا روزہ ادا کرنا وبال ہے اس سے نہ کرنا بہتر ہے)۔

۷۴۳۹- انس بن مالکؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپؐ بنے۔ آپؐ نے فرمایا تم جانتے ہو میں کس واسطے ہنستا ہوں؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا میں ہنستا ہوں بندے کی گفتگو پر جو وہ اپنے مالک سے کرے گا بندہ کہے گا اے مالک میرے کیا تو مجھ کو پناہ نہیں دے چکا ہے ظلم سے (یعنی تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نہ کروں گا)؟ حضرتؑ نے فرمایا خدا تعالیٰ جواب دے گا کہ ہاں ہم ظلم نہیں کرتے۔ حضرتؑ نے فرمایا پھر بندہ کہے گا کہ میں جائز نہیں رکھتا کسی کی گواہی اپنے اوپر سوا اپنی ذات کی گواہی کے۔ پروردگار فرمائے گا اچھا تیری ہی ذات کی گواہی تجھ پر آج کے دن کفایت کرتی ہے اور کرنا کاتبین کی گواہی۔ حضرتؑ نے فرمایا پھر مہر کی جائے گی بندہ کے منہ پر اور اس کے ہاتھ پاؤں کو حکم ہو گا بولو! وہ اس کے سارے اعمال بول دیں گے۔ پھر بندہ کو بات کرنے کی اجازت دی جائے

۷۴۳۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ ((هَلْ تَذَرُونَ مِنْ أَمْرٍ أَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُحَاظَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُولُ يَا رَبُّ أَلَمْ تُجَرِّنِي مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ فَإِنِّي لَا أُجِيزُ عَلَى نَفْسِي إِلَّا شَاهِدًا مِنِّي قَالَ فَيَقُولُ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا وَبِالْكَرَامِ الْكَاتِبِينَ شُهُودًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ فَيَقَالُ لِأَرْكَانِهِ انْطِقِي قَالَ فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ قَالَ ثُمَّ يُخْلَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُولُ بَعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ أَنَا ضِلُّ))

گی بندہ اپنے ہاتھ پاؤں سے کہے گا چلو دور ہو جاؤ خدا کی مار تم پر میں تو تمہارے لیے جھگڑا کرتا تھا (یعنی تمہارا ہی بچانا دوزخ سے مجھ کو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کر چکے اب دوزخ میں جاؤ)۔

۷۴۴۰۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((اللهم اجعل رزق آل محمد مني)) (یعنی بہت زیادہ دنیا نہ دے ضرورت کے موافق دے تاکہ وہ تیری یاد سے غافل نہ ہو جائیں)۔
۷۴۴۱۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۴۴۰۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((اللهم اجعل رزق آل محمد مني)) (یعنی بہت زیادہ دنیا نہ دے ضرورت کے موافق دے تاکہ وہ تیری یاد سے غافل نہ ہو جائیں)۔

۷۴۴۱۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((اللهم اجعل رزق آل محمد مني)) (یعنی بہت زیادہ دنیا نہ دے ضرورت کے موافق دے تاکہ وہ تیری یاد سے غافل نہ ہو جائیں)۔

۷۴۴۲۔ عن عمارة بن القعقاع بهذا الإسناد وقال كفافاً.

۷۴۴۳۔ عن عائشة رضي الله عنها قالت ما شبع آل محمد صلى الله عليه وسلم منذ قدم المدينة من طعام بر ثلاث ليالٍ تباعاً حتى قبض.

۷۴۴۴۔ عن عائشة قالت ما شبع رسول الله ﷺ ثلاثة أيام تباعاً من خبز بر حتى مضى لسبيله.

۷۴۴۵۔ عن عائشة أنها قالت ما شبع آل محمد ﷺ من خبز شعير يومين متتابعين حتى قبض رسول الله ﷺ.

۷۴۴۶۔ عن عائشة قالت ما شبع آل محمد صلى الله عليه وسلم من خبز بر فوق ثلاث.

۷۴۴۷۔ عن عائشة ما شبع آل محمد ﷺ من خبز البر ثلاثاً حتى مضى لسبيله.

۷۴۴۸۔ عن عائشة رضي الله عنها قالت ما

۷۴۴۳۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے حضرت محمد ﷺ کی آل جب سے آپ مدینہ میں تشریف لائے کبھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی (باوجود اس کے کہ دین اور دنیا کی بادشاہت آپ کو حاصل تھی اگر خدا سے چاہتے تو تمام دنیا کی دولت آپ کو مل جاتی)۔
۷۴۴۴۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۴۴۵۔ ترجمہ وہی ہے۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ دو دن تک برابر جو کی روٹی سے سیر نہ ہوئے۔

۷۴۴۶۔ تین دن سے زیادہ گیہوں کی روٹی سے سیر نہ ہوئے۔

۷۴۴۷۔ ترجمہ وہی ہے جو پہلے گزرا۔
۷۴۴۸۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے حضرت

محمد ﷺ کی آل دودن تک گیسوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئی مگر ایک دن صرف کھجور ملی۔

۷۴۴۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم آل محمد ﷺ کا یہ حال تھا کہ مہینہ مہینہ بھر تک آگ نہ سلگاتے صرف کھجور اور پانی پر گزارہ کرتے۔

۷۴۵۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے مگر جب گوشت ہمارے پاس آتا ہے تو آگ سلگاتے۔

۷۴۵۱- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اور میرے دانوں کے برتن میں تھوڑی جو تھی اسی میں سے کھایا کرتی یہاں تک کہ بہت دن گزر گئے۔ میں نے ان کو مایا تو وہ ختم ہو گئے (معلوم ہوا کہ مجھول اور مبہم شے میں برکت زیادہ ہوتی ہے)۔

۷۴۵۲- عروہ سے روایت ہے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں قسم خدا کی اے بھانجے میرے ہم ایک چاند دیکھتے دوسرا دیکھتے تیسرا دیکھتے دو مہینے میں تین چاند دیکھتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں اس مدت تک آگ نہ جلتی۔ میں نے کہا اے خالہ پھر تم کیا کھاتیں؟ انھوں نے کہا کھجور اور پانی البتہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ ہمسائے تھے ان کے جانور تھے دودھ والے وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے لیے دودھ بھیجتے تو آپ ہم کو وہ دودھ پلاتے۔

۷۴۵۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی اور آپ سیر نہیں ہوئے روٹی اور زیتون کے تیل سے ایک دن میں دو بار (یعنی صبح اور شام دونوں وقت سیر ہو کر نہیں کھایا)۔

۷۴۵۴- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ

صَلَّى آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ إِلَّا وَأَحَدُهُمَا تَمْرٌ.

۷۴۴۹- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كُنَّا آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَمُكُّ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ بَنَارَ إِنْ هُوَ إِلَّا التَّمْرُ وَالْمَاءُ.

۷۴۵۰- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِنْ كُنَّا لَنَمُكُّ وَلَمْ يَذْكُرْ آلُ مُحَمَّدٍ وَزَادَ أَبُو كُرَيْبٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ ابْنِ نُمَيْرٍ إِلَّا أَنْ يَأْتِنَا اللَّحِيمُ.

۷۴۵۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي رَفِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍ لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَلَّ عَلَيَّ فَكَلَّتُهُ فَفَنِي.

۷۴۵۲- عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ وَاللَّهِ يَا ابْنَ أَخِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهْلَةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أَوْقَدَ فِي آيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَارٌ قَالَ قُلْتُ يَا خَالَةَ فَمَا كَانَ يُعْيِشُكُمْ قَالَتْ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِوْرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَاجِحُ فَكَانُوا يُرْسِلُونَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْبَانِيهَا فَيَسْقِيْنَاهُ.

۷۴۵۳- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَزَيْتٍ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ.

۷۴۵۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ کی وفات ہوئی اور ہم سیر ہوئے تھے پانی اور کھجور سے۔
۷۴۵۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

عَنِ شَيْعِ النَّاسِ مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ.
۷۴۵۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَوَفَّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ الْمَاءِ وَالتَّمْرِ.

۷۴۵۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ہم سیر نہیں ہوئے کھجور اور پانی سے۔

۷۴۵۶- عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ سُفْيَانَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ.

۷۴۵۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر والوں کو سیر نہیں کیا تین دن پے در پے گیہوں کی روٹی سے یہاں تک کہ آپ تشریف لے گئے دنیا سے۔

۷۴۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ مَا أَشْبَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْلَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تَبَاعًا مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا.

۷۴۵۸- ابو حازم سے روایت ہے میں نے ابو ہریرہ کو دیکھا وہ اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کرتے بار بار اور کہتے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے رسول اللہ اور آپ کے گھر والے کبھی تین دن پے در پے گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپ تشریف لے گئے دنیا سے۔

۷۴۵۸- عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُشِيرُ بِإصْبَعِهِ مِرَارًا يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ مَا شَبِعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تَبَاعًا مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا.

۷۴۵۹- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کیا تم نہیں کھاتے اور پیتے جو چاہتے ہو میں نے تمہارے پیغمبر کو دیکھا ہے ان کو خراب کھجور بھی پیٹ بھر کر نہیں ملتی تھی۔

۷۴۵۹- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَقُولُ أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شَبِعْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ وَقَتِيئَةً لَمْ يَذْكُرْ بِهِ.

۷۴۶۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ تم بغیر کھجور اور مکھن کے طرح طرح کے کھانوں کے راضی نہیں ہوتے۔

۷۴۶۰- عَنْ سِمَاكِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَمَا تَرْضَوْنَ دُونَ أَلْوَانِ التَّمْرِ وَالزُّبَيْدِ.

۷۴۶۱- سماک بن حرب سے روایت ہے کہ میں نے سنان نعمان کو خطبہ پڑھتے ہوئے وہ کہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا دنیا کا جو لوگوں نے حاصل کی پھر کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ سارا دن بیقرار رہتے بھوک سے آپ کو خراب کھجور نہ ملتی جس سے اپنا پیٹ بھریں۔

۷۴۶۱- عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَخْطُبُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ مَا أَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَظِلُّ الْيَوْمَ يَلْتَوِي مَا يَجِدُ دَقْلًا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ.

۷۴۶۲- عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے ایک شخص نے پوچھا کیا ہم مہاجرین فقیروں میں سے ہیں؟ عبد اللہ نے کہا تیری جو رو ہے

۷۴۶۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَلَسْنَا مِنْ فَقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ

جس کے پاس تو رہتا ہے؟ وہ بولا ہاں۔ عبد اللہ نے کہا تو امیروں میں سے ہے۔ وہ بولا میرے پاس ایک خادم بھی ہے۔ عبد اللہ نے کہا پھر تو توبادشاہوں میں سے ہے۔

۷۴۶۳- ابو عبد الرحمن نے کہا تین آدمی عبد اللہ بن عمرو بن عاص کے پاس آئے میں ان کے پاس موجود تھا وہ کہنے لگے اے ابا محمد! قسم خدا کی ہم کو کوئی چیز میسر نہیں نہ خرچ ہے نہ سواری نہ اسباب۔ عبد اللہ نے کہا تم جو چاہو میں کرو اگر چاہتے ہو تو ہمارے پاس چلے آؤ ہم تم کو وہ دیں گے جو اللہ نے تمہاری تقدیر میں لکھا ہے اور اگر کہو تو ہم تمہارا ذکر بادشاہ سے کریں اور جو چاہو تو صبر کرو اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مہاجرین محتاج مالداروں سے چالیس برس آگے (جنت میں) جائیں گے۔ وہ بولے ہم صبر کرتے ہیں اور کچھ نہیں مانگتے۔

باب: قوم ثمود کے گھروں میں جانے کی ممانعت مگر جو روتا ہوا جائے

۷۴۶۴- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ نے اصحاب حجر (یعنی ثمود کے لوگ جو سب کے سب فرشتہ کی چیخ سے ہلاک ہو گئے) کی شان میں فرمایا (غزوہ تبوک میں اس قوم کے گھرا دھر ہی تھے) مت جاؤ ان عذاب والے لوگوں پر (یعنی ان کے گھروں میں) مگر روتے ہوئے (خدا کے خوف سے اور پناہ مانگتے ہوئے اس کے عذاب سے)۔ اگر تم روتے نہ ہو تو وہاں مت جاؤ ایسا نہ ہو کہ تم کو وہ عذاب آگے جو ان پر آیا تھا۔

۷۴۶۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجر پر سے گزرے آپ نے فرمایا مت جاؤ ظالموں کے گھروں میں مگر روتے ہوئے اور بچو کہیں تم کو بھی وہی عذاب نہ ہو جو ان کو ہوا تھا۔ پھر آپ نے اپنی سواری کو ڈانٹا

فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَلَيْكَ امْرَأَةٌ تَأْوِي إِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَلَيْكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ قَالَ فَإِنَّ لِي خَادِمًا قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْمُلُوكِ. ۷۴۶۳- قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَجَاءَ ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالُوا يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّا وَاللَّهِ مَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ لَا نَفَقَةٍ وَلَا ذَابَّةٍ وَلَا مَنَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ إِلَيْنَا فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسَّرَ اللَّهُ لَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ ذَكَّرْنَا أَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ وَإِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنْ فُقِرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا)) قَالُوا فَإِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا.

بَاب لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ

۷۴۶۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ ((لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذِّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ)).

۷۴۶۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْحِجْرِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ حَذَرًا أَنْ

يُصِيْبُكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ)) ثُمَّ زَجَرَ فَأَسْرَعَ
حَتَّى خَلَفَهَا۔ اور جلدی چلایا یہاں تک کہ حجر پیچھے رہ گیا۔

۷۴۶۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْحِجْرِ أَرْضٍ ثَمُودَ
فَاسْتَقَوْا مِنْ آبَارِهَا وَاعْتَجَنُوا بِهِنَّ الْعَجِينَ فَأَمَرَهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُهْرِيقُوا
مَا اسْتَقَوْا وَيَعْلِفُوا الْإِبِلَ الْعَجِينَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ
يَسْتَقُوا مِنَ الْبُئْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرُدُّهَا النَّاقَةُ۔
۷۴۶۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ
أَنَّهُ قَالَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بَنَارِهَا وَاعْتَجَنُوا بِهِنَّ۔

۷۴۶۶- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اترے حجر میں (یعنی ثمود کے ملک میں) انھوں نے وہاں کے کنوؤں کا پانی لیا پینے کے لیے اور اس پانی سے آنا گوندھا۔ رسول اللہ نے ان کو حکم دیا اس پانی کے بہا دینے کا جو پینے کے لیے لیا تھا اور آٹے کو حکم دیا کہ اونٹوں کو کھلاویں اور حکم دیا کہ پینے کا پانی اس کنویں سے لیں جس پر اونٹنی آتی تھی صالح کی۔

۷۴۶۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

باب: بیوہ اور یتیم اور مسکین سے سلوک
کرنے کی فضیلت

بَابُ فَضْلِ الْإِحْسَانِ إِلَى الْأَرْمَلَةِ
وَالْمَسْكِينِ وَالتَّيْمِ

۷۴۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((السَّاعِي
عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمَسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ وَأَحْسَبُهُ قَالَ وَكَالْقَائِمِ لَا يَفْتَرُ وَكَالصَّائِمِ
لَا يَفْطُرُ))۔

۷۴۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ
لِغَيْرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ)) وَأَشَارَ
بِإِلْكِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى۔

۷۴۶۸- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بیواؤں کے لیے کمائی اور محنت کرے یا مسکین کے لیے اس کے لیے ایسا درجہ ہے جیسے جہاد کرنے والے کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور میں سمجھتا ہوں یہ بھی فرمایا جیسے اس کا جو نماز کے لیے کھڑا رہے اور نہ تھکے اور جیسے اس روزہ دار کا جو روزہ ناکھنہ کرے۔

۷۴۶۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور یتیم کی خبر گیری کرنے والا خواہ اس کا عزیز ہو یا غیر ہو جنت میں اس طرح سے ساتھ ہو گئے جیسے یہ دو انگلیاں اور مالک نے اشارہ کیا کلہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے۔

باب: مسجد بنانے کی فضیلت

بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ

۷۴۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ خَوْلَانِيٍّ يَذْكُرُ أَنَّهُ

۷۴۷۰- عبید اللہ خولانیؓ سے روایت ہے جب حضرت عثمانؓ نے

(۷۴۶۶) نووی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ ظالمین کے دیار میں خضوع اور مہر و قہر سے جانے اور بہتر یہ ہے کہ جلد وہاں سے نکل جائے اور وہاں کا کھانا اور پانی استعمال نہ کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کھانا آدمی نہ کھائے وہ جانور کو کھانا دینا چاہیے۔ (انجلی)

سَمِعَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ قَدْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا)) قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ يَتَّبِعِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ ((بَنَى اللَّهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ)) وَفِي رِوَايَةِ هَارُونَ ((بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ))

۷۴۷۱- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَّرَهُ النَّاسُ ذَلِكَ وَأَحْبَبُوا أَنْ يَدْعُوهُ عَلَى هَيْئَتِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ))

۷۴۷۲- عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ فِي حَدِيثِهِمَا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

بَابُ فَضْلِ الْإِنْفَاقِ عَلَى الْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ

۷۴۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقَى حَبِيقَةً فَلَمَّا فَتَحَهَا ذَلِكَ السَّحَابُ فَافْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشَّرَاحِ قَدْ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَبَعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَبِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمَسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فَلَانٌ لِلَّاسِمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ

مسجد نبوی کو توڑ کر بنایا تو لوگوں نے ان کے حق میں باتیں کیں۔ حضرت عثمانؓ نے کہا تم نے بہت باتیں بنائیں اور میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے جو شخص بناوے ایک مسجد خالص خدائے تعالیٰ کے لیے (نہ نام کے لیے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اپنا نام اس پر کندہ نہ کرائے اور اگر پرانی مسجد موجود ہو تو اسی کی تعمیر کرے نئی نہ بناوے کہ دونوں مسجدیں اجاڑ ہوں) اللہ اس کے لیے ویسا ہی ایک گھر بناوے گا جنت میں۔

۷۴۷۱- محمود بن لبید سے روایت ہے حضرت عثمانؓ نے مسجد نبوی کے بنانے کا ارادہ کیا لوگوں نے اس کو برا جانا اور یہ پسند کیا کہ وہ مسجد اسی شکل میں رہے (جیسے رسول اللہؐ کے زمانہ میں تھی)۔ انھوں نے کہا میں نے سنا ہے رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے ایک مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

۷۴۷۲- ترجمہ وہی ہے جو گزر۔

باب: مسکین اور مسافر پر خرچ کرنے کا ثواب

۷۴۷۳- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک بار ایک مرد تھا میدان میں اس نے بادل میں ایک آواز سنی فلانے کے باغ کو پہنچ دے۔ (اس آواز کے بعد) بادل ایک طرف چلا اور ایک پتھریلی زمین میں پانی برسایا۔ ایک نالی وہاں کی نالیوں میں سے بالکل لبا لب ہو گئی سو وہ شخص برستے پانی کے پیچھے پیچھے گیا۔ ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ میں کھڑا پانی کو اپنے پھوڑے سے ادھر ادھر کرتا ہے۔ سو اس نے باغ والے مرد سے کہا اے خدا کے بندے تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا فلانا نام ہے وہی نام جو بادل میں سنا تھا۔ پھر باغ والے نے اس شخص سے کہا اے خدا کے

فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنْ اسْمِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هَذَا مَأْوَاهُ يَقُولُ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ أَمَا إِذْ قُلْتَ هَذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلْثِهِ وَأَكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلْثًا وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلْثَهُ ((

بندے تو نے میرا نام کیوں پوچھا؟ وہ بولا میں نے بادل میں ایک آواز سنی جس کا یہ پانی ہے۔ کوئی کہتا ہے فلا نے کے باغ کو سیرج دے تیرا نام لے کر سو تو اس باغ میں خدا تعالیٰ کے احسان کی کیا شکر گزاری کرے گا؟ باغ والے نے کہا جب کہ تو نے یہ کہا تو اب میں البتہ دیکھتا رہوں گا اس کو جو اس باغ سے پیدا ہو گا ایک تہائی اس کی خیرات کروں گا اور ایک تہائی میں اور میرے بال بچے کھائیں گے اور ایک تہائی اس باغ کی مرمت میں خرچ کروں گا (حدیث سے معلوم ہوا کہ مال کا تہائی حصہ خدا کی راہ میں صرف کرنا بہتر ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے خدائے تعالیٰ کے حکم کے موافق پانی برساتے ہیں ایک ہی مقام میں ایک جگہ زیادہ اور ایک جگہ کم برساتا ہے)۔

۷۴۷۴- عن رَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَأَجْعَلُ ثُلْثَهُ فِي الْمَسَاكِينِ وَالسَّائِلِينَ وَابْنِ السَّبِيلِ))

بَابُ تَحْرِيمِ الرِّيَاءِ

۷۴۷۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشُّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِيَ غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشُرْكَهُ))

باب: ریا اور نمائش کی حرمت
۷۴۷۵- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بہ نسبت اور شریکوں کے محض بے پرواہ ہوں سا جھمی سے جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے ساتھ میرے غیر کو ملایا اور سا جھمی کیا تو میں اس کو اور اسکے سا جھمی کے کام کو چھوڑ دیتا ہوں (یعنی عبادت اور عمل جو دکھانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہیں مردود ہے خدا اسی عبادت اور عمل کو قبول کرتا ہے جو خدا ہی کے واسطے خالص اور دوسرے کا اس میں کچھ لگاؤ نہ ہو)۔

۷۴۷۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ رَأَى رَأَى اللَّهُ بِهِ))

۷۴۷۶- عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص لوگوں کو سنانے کے لیے نیک کام کرے گا اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس کی ذلت لوگوں کو سنا دے گا اور جو شخص ریا کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کو دکھلا دے گا (یعنی صرف ثواب

دکھاوے گا پر ملے گا کچھ نہیں تاکہ صرف حسرت ہی حسرت ہو۔

۷۴۷۷- عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعَلَقِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ يَسْمَعُ يُسْمِعُ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُرَآني يُرَآني اللَّهُ بِهِ))

۷۴۷۸- سُفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا غَيْرَهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۷۴۷۹- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَيْرَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ.

۷۴۸۰- عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ حَرْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

بابُ حِفْظِ اللِّسَانِ

۷۴۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ أَوْ يَنْزِلُ فِي النَّارِ أَوْ يَنْزِلُ فِي النَّارِ أَوْ يَنْزِلُ فِي النَّارِ))

۷۴۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَّبِعُ مَا فِيهَا يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ أَوْ يَنْزِلُ فِي النَّارِ أَوْ يَنْزِلُ فِي النَّارِ أَوْ يَنْزِلُ فِي النَّارِ))

۷۴۷۷- جندب عقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں کو اپنی نیکی سنانا چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کی برائی یا اس کا عذاب لوگوں کو سنائے گا اور جو شخص دکھانے کے لیے عبادت کرے گا خدا بھی اس کو دکھاوے گا (یعنی قیامت کے دن اس کے عیب لوگوں کو دکھاوے گا یا صرف ثواب لوگوں کو دکھاوے گا اور ملے گا کچھ نہیں سوائے خاک)۔

۷۴۷۸- سفیان سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی سند سے مروی ہے۔

۷۴۷۹- حضرت سلمہ سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی سند سے مروی ہے۔

۸۳۸۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

باب: زبان کو روکنے کا بیان

۷۴۸۱- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ ایسی بات کہہ بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے آگ میں اتا اترتا جاتا ہے جیسے مشرق سے مغرب تک۔ (جیسے کسی مسلمان کی شکایت یا مخبری حاکم وقت کے سامنے یا تہمت یا گالی یا کفر کا کلمہ خدا یا رسول اللہ یا قرآن یا شریعت کے ساتھ۔ پس انسان کو چاہیے کہ زبان کو قابو میں رکھے بے ضرورت بات نہ کرے۔)

۷۴۸۲- بندہ ایک بات کہتا ہے اور نہیں جانتا اس میں کتنا نقصان ہے اس کے سبب سے آگ میں گرے گا اتنی دور تک جیسے مشرق سے مغرب۔

بَابُ عُقُوبَةِ مَنْ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا يَفْعَلُهُ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَيَفْعَلُهُ

باب: جو شخص اوروں کو نصیحت کرے اور خود عمل نہ کرے اس کا عذاب

۷۴۸۳- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لَهُ أَلَا تَدْخُلُ عَلَى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمُهُ فَقَالَ أَمْرُونَنِي لَا أَكَلِّمُهُ إِلَّا أَسْمِعُكُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ كَلَّمْتُهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْتَحَ أَمْرًا لَا أَحِبُّ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا أَقُولُ لِأَحَدٍ يَكُونُ عَلَيَّ أَمِيرًا إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((يُوتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَذَلُّ أَقْتَابُ بَطْنِهِ فَيَذُورُ بِهَا كَمَا يَذُورُ الْحِمَارُ بِالرَّحَى فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ يَا فُلَانُ مَا لَكَ أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ بَلَى قَدْ كُنْتُ أَمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ)).

۷۴۸۳- اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے اسے کہا گیا تم حضرت عثمانؓ کے پاس نہیں جاتے اور ان سے گفتگو نہیں کرتے۔ انھوں نے کہا کیا تم سمجھتے ہو کہ میں ان سے گفتگو نہیں کرتا میں تم کو سناؤں قسم خدا کی میں ان سے باتیں کر چکا جو مجھ کو اپنے اور ان کے بیچ میں کرنا تھیں البتہ میں نے یہ نہیں چاہا کہ وہ بات کھولوں جس کا کھولنے والا پہلے میں ہی ہوں اور میں کسی کو جو مجھ پر عمامہ ہو یہ نہیں کہتا کہ وہ سب لوگوں میں بہتر ہے۔ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے قیامت کے دن ایک شخص لایا جائے گا پھر وہ جہنم میں ڈالا جائے گا اس کے پیٹ کی آنتیں باہر نکل آئیں گی۔ وہ ان کو لیے ہوئے گدھے کی طرح جو چکی پیتا ہے چکر لگائے گا اور جہنم والے اس کے پاس اکٹھے ہونگے اس سے پوچھیں گے اے فلاں نے کیا تو اچھی بات کا حکم نہیں کرتا تھا اور بری بات سے منع نہیں کرتا تھا؟ وہ کہے گا میں تو ایسا کرتا تھا لیکن دوسروں کو اچھی بات کا حکم کرتا اور خود نہ کرتا اور دوسروں کی بری بات سے منع کرتا اور خود اس سے باز نہ رہتا۔

۷۴۸۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۴۸۴- عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ مَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ عَلَى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمُهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ.

بَابُ النَّهْيِ عَنِ هَتِكِ الْإِنْسَانِ سِتْرَ نَفْسِهِ

باب: انسان کو اپنا پردہ کھولنا منع ہے

۷۴۸۵- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے میری تمام امت کے گناہ بخشے جائیں گے مگر ان لوگوں کے جو

(۷۴۸۵) ہتک پوشیدہ گناہوں کو لوگوں سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہے کہ معاف نہ ہو گا اس واسطے کہ اس میں گناہ پر جرأت اور بے پرواہی ثابت ہوتی ہے اور صاف ہوتا ہے کہ ظاہر کرنے والا خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اور یہ جو بعض نادان کہتے ہیں اور صاحب جس کا خدا سے پردہ نہیں اس کا آدمی سے پردہ کرنا کیا ضرور سو غلط سمجھے ہیں کہ اگر وہ شرما تا اور ظاہر نہ کرتا تو البتہ خدا تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرتا اور

اپنے گناہوں کو فاش کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ آدمی رات کو ایک گناہ کا کام کرے پھر صبح ہو اور پروردگار نے اس کا گناہ پوشیدہ رکھا ہو وہ دوسرے سے کہے اے فلاں میں نے گزشتہ رات کو ایسا ایسا کام کیا۔ رات کو تو پروردگار نے اس کو چھپایا اور رات بھر چھپاتا رہا صبح کو اس نے پردہ کھول دیا۔

باب: چھینکنے والے کا جواب اور جمائی کی کراہت

۷۴۸۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو آدمیوں نے چھینکا آپ نے ایک کا جواب دیا اور دوسرے کا جواب نہ دیا۔ جس کو جواب نہ دیا وہ بولا کہ اس نے چھینکا اور آپ نے جواب دیا لیکن میں نے چھینکا اور آپ نے جواب نہ دیا آپ نے فرمایا اس نے (یعنی جس کا جواب دیا) اللہ کا شکر کیا اور تو نے اللہ کا شکر نہ کیا۔

۷۴۸۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۴۸۸- ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابو موسیٰ کے پاس گیا وہ فضل بن عباس کی بیٹی کے گھر میں تھے (ام کلثوم ان کا نام تھا پہلے حضرت حسنؓ کے نکاح میں تھیں جب انھوں نے طلاق دے دی تو ابو موسیٰ نے ان سے نکاح کر لیا) میں چھینکا تو ابو موسیٰ نے جواب نہ دیا (یعنی یرحمک اللہ نہ کہا) پھر وہ چھینکیں تو ان کو جواب دیا۔ میں اپنی ماں کے پاس گیا اور ان سے یہ حال بیان کیا۔ جب ابو موسیٰ ان کے پاس آئے تو میری ماں نے ان سے کہا میرا بیٹا چھینکا تو تم نے جواب نہ دیا اور وہ عورت چھینکی تو تم نے جواب دیا

الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنْ الْبَاحِثِينَ أَنْ يَعْمَلَ الْقَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَرَّهُ رَبُّهُ فَيَقُولُ يَا فُلَانٌ قَدْ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْرُهُ رَبُّهُ فَيَبِيتُ يَسْرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِرَّ اللَّهِ عَنْهُ) قَالَ زُهَيْرٌ ((وَإِنَّ مِنَ الْهَجَارِ)).

بَاب تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَكَرَاهَةِ التَّثَاؤُبِ
۷۴۸۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَشَمَّتْ أَحَدُهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ عَطَسَ فُلَانٌ فَشَمَّتْهُ وَعَطَسْتُ أَنَا فَلَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ إِنَّ هَذَا حَمْدُ اللَّهِ وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللَّهَ.

۷۴۸۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۷۴۸۸- عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ فِي بَيْتِ بَنَاتِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ فَعَطَسْتُ فَلَمْ يُشَمِّتْنِي وَعَطَسْتُ فَشَمَّتْهَا فَرَجَعْتُ إِلَى أُمِّي فَأَخْبَرْتُهَا فَلَمَّا جَاءَهَا قَالَتْ عَطَسَ عِنْدَكَ ابْنِي فَلَمْ تُشَمِّتْهُ وَعَطَسْتُ فَشَمَّتْهَا فَقَالَ إِنَّ ابْنَكَ عَطَسَ فَلَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ فَلَمْ أَشَمِّتْهُ وَعَطَسْتُ فَحَمَدْتُ اللَّهَ فَشَمَّتْهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ﷺ جب کہ اس نے بے حیا بن کر خود اپنا پردہ فاش کیا تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نہ رہا اور حدیث میں آیا ہے کہ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر توبہ ہو کر توبہ کرے تاکہ نیک لوگ خوش ہو کر اس کی توبہ کے گواہ ہوں یا اور گناہ گار اس کو دیکھ کر توبہ پر مستعد ہوں۔ (تحفۃ الاخیار)

(۷۴۸۶) نووی نے کہا کتاب السلام میں اس کی بحث گزر چکی اور اہل ظاہر کے نزدیک چھینک کا جواب دینا واجب ہے اور امام مالک کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور شافعی کے اور اکثر علماء کے نزدیک سنت ہے۔

وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللَّهَ فَشَمَتُوهُ فَإِنَّ لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ فَلَا تُشَمَتُوهُ))

ابو موسیٰ نے کہا حیرا بیٹا چھینکا تو اس نے الحمد للہ نہیں کہا اس لیے میں نے جواب نہیں دیا اور وہ عورت چھینکی اس نے الحمد للہ کہا تو میں نے جواب دیا۔ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی چھینکے پھر اللہ کا شکر کرے (یعنی الحمد للہ کہے) تو اسکو جواب دو جو الحمد للہ نہ کہے اس کو جواب مت دو۔

۷۴۸۹- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ ((يَرْحَمُكَ اللَّهُ)) ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الرَّجُلُ مَرْكُومٌ))

۷۴۸۹- سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے چھینکا آپ نے فرمایا برحمتك الله پھر وہ چھینکا آپ نے فرمایا اس کو زکام ہو گیا۔

۷۴۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((التَّائِبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ))

۷۴۹۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمائی شیطان کی طرف سے ہے (کیونکہ وہ سستی اور ثقل کی نشانی ہے اور امتلائے بدن کی) پھر جب تم میں سے کسی کو جمائی آوے تو اس کو روکے جہاں تک ہو سکے (یعنی منہ پر ہاتھ رکھے)۔

۷۴۹۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلَى فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ))

۷۴۹۱- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے جمائی ہو تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے اس لیے کہ شیطان (مکھی یا کیڑا وغیرہ بعض وقت) اندر گھس جاتا ہے (یاد رکھتے شیطان گھستا ہے اور یہی صحیح ہے)۔

۷۴۹۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ))

۷۴۹۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۴۹۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ))

۷۴۹۳- جب تم میں سے کسی کو نماز میں جمائی آوے تو اس کو روکے جہاں تک ہو سکے اس لیے کہ شیطان اندر گھستا ہے (دل میں وسوسہ ڈالنے کے لیے اور نماز بھلانے کے لیے)۔

۷۴۹۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَثَلِ حَدِيثِ بَشْرِ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ

۷۴۸۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

بَاب فِي أَحَادِيثٍ مُتَفَرِّقَةٍ

۷۴۹۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وَصِفَ لَكُمْ))

۷۴۹۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَقَدْتُ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يُدْرِي مَا فَعَلْتُ وَلَا أَرَاهَا إِلَّا الْفَارَ أَلَا تَرَوْنَهَا إِذَا وَضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الْإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْهُ وَإِذَا وَضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْهُ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ كَعَبًا فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَلِكَ مِرَارًا قُلْتُ أَفَرَأَى التَّوْرَةَ وَقَالَ إِسْحَقُ فِي رِوَايَتِهِ ((لَا نَدْرِي مَا فَعَلْتُ))

۷۴۹۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ((الْفَارَةُ مَسْخٌ وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّهُ يُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْغَنَمِ فَتَشْرَبُهُ وَيُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْإِبِلِ فَلَا تَذُوقُهُ)) فَقَالَ لَهُ كَعَبٌ أَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَفَأَنْزَلْتُ عَلَى التَّوْرَةِ

۷۴۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ))

بَاب: متفرق حدیثوں کا بیان

۷۴۹۵- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے نور سے بنائے گئے اور جن آگ کی لو سے اور حضرت آدم اس سے جو قرآن میں بیان ہوا یعنی مٹی سے۔

۷۴۹۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا معلوم نہ ہوا وہ کہاں گیا۔ میں سمجھتا ہوں وہ گروہ چوہے ہیں (مسخ ہو گئے)۔ کیا تم نہیں دیکھتے جب چوہوں کے لیے اونٹ کا دودھ رکھو تو وہ نہیں پیتے اور جب بکری کا دودھ رکھو تو پی لیتے ہیں (گویا یہ قرینہ ہے کہ چوہے وہ بنی اسرائیل کے لوگ ہوں جو مسخ ہوئے تھے اگرچہ وہ زندہ نہ رہے ہوں اس لیے کہ بنی اسرائیل کی شریعت میں اونٹ کا گوشت اور اونٹ کا دودھ حرام تھا)۔ ابو ہریرہ نے کہا یہ حدیث میں نے کعب سے بیان کی انھوں نے کہا تم نے یہ رسول اللہ سے سنا؟ میں نے کہا ہاں پھر انھوں نے پوچھا پھر پوچھا کئی بار پوچھا میں نے کہا کیا میں تورات پڑھتا ہوں (جو اس میں دیکھ کر یہ روایت میں نے حاصل کی ہوگی۔ میرا تو سارا علم رسول اللہ سے سنا ہوا ہے)۔

۷۴۹۷- ابو ہریرہ نے کہا چوہا آدمی ہے جو مسخ ہو گیا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ چوہے کے سامنے بکری کا دودھ رکھو تو پی لیتا ہے اور اونٹ کا رکھو تو چکھتا تک نہیں۔ کعب نے کہا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر نہیں تو کیا مجھ پر تورات اتری تھی۔

۷۴۹۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کو ایک سوراخ سے دوبارہ ڈنگ نہیں لگتا۔ (یعنی مومن کو ہوشیاری لازم ہے اور وہ یہ ہے کہ جب کسی معاملہ میں ایک بار خطا اٹھائے تو دوبارہ اس کو نہ کرے من جوب المجرّب

حلت به الندامة کا یہی مضمون ہے اور بعضوں نے کہا یہ حدیث آخرت کے کاموں میں ہے اور یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب ایک شاعر کو جو آپ کی ہجو کیا کرتا تھا قید کیا پھر احسان رکھ کر اس کو مفت چھوڑ دیا اس شرط سے کہ دوبارہ آپ کو نہ ستائے لیکن اس نے چھٹنے کے بعد پھر وہی شرارت شروع کی پھر پکڑا گیا اس نے پھر درخواست کی مفت چھوڑ دینے کی۔ تب آپ نے یہ حدیث فرمائی۔ اس شاعر کا نام باغره تھا۔

۷۴۹۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

باب: مومن کا معاملہ سارے کا سارا خیر ہے

۷۵۰۰- صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کا بھی عجب حال ہے اس کا ثواب کہیں نہیں گیا۔ یہ بات کسی کو حاصل نہیں ہے اگر اس کو خوشی حاصل ہوئی تو وہ شکر کرتا ہے اس میں بھی ثواب ہے اور جو اس کو نقصان پہنچا تو صبر کرتا ہے اس میں بھی ثواب ہے۔

باب: بہت تعریف کرنے کی ممانعت

۷۵۰۱- ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے ایک شخص کی تعریف کی رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپ نے فرمایا ہائے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی اپنے بھائی کی گردن کاٹی کئی بار آپ نے یہ فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی خواہ مخواہ تعریف

۷۴۹۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

بَابُ الْمُؤْمِنِ أَمْرُهُ كُلُّهُ خَيْرٌ

۷۵۰۰- عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَاءٌ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَاءٌ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ)).

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَدْحِ إِذَا كَانَ فِيهِ

إِفْرَاطٌ وَخَيْفٌ مِنْهُ فِتْنَةٌ عَلَى الْمَمْدُوحِ

۷۵۰۱- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ ((وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا

(۷۵۰۱) ☆ نووی نے کہا امام مسلم نے اس باب میں کئی حدیثیں بیان کیں ہیں جن سے تعریف کرنے کی ممانعت نکلتی ہے اور صحیحین میں بہت سی حدیثیں ہیں جن سے منہ پر تعریف کرنے کا جواز معلوم ہوتا ہے اور جمع یوں ہے کہ ممانعت جب ہے جب تعریف میں مبالغہ اور افراط کرے یا جس کی تعریف کرے اس کے غرور اور تکبر میں آجانے کا ڈر ہو تو گویا اس کو تباہ کیا اور یہی مراد ہے گردن کاٹنے سے۔ البتہ جو شخص دیندار اور پرہیزگار ہو اور یہ ڈر نہ ہو کہ تعریف سے اس کو غرور پیدا ہو جائے گا اس کی تعریف کرنا منع نہیں بشرطیکہ مبالغہ نہ ہو بلکہ اگر اس نیت سے تعریف کرے کہ وہ نیکی زیادہ کرے یا اور دن کو ایسے کام کرنے کی ترغیب ہو تو مستحب ہے۔ انتہی

مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں کوئی تعریف کرنے والا ایسا نہیں الا ماشاء اللہ جس کے منہ پر خاک نہ ڈالی جائے۔ یہ لوگ تعریف سے

صَاحِبُهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فَلَانَا وَاللَّهِ
حَسِبُهُ وَلَا أَزْكِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ إِنْ
كَانَ يَعْلَمُ ذَلِكَ كَذًا وَكَذًا))

۷۵۰۲- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا
رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
أَفْضَلُ مِنْهُ فِي كَذًا وَكَذًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَيُحَلِّكَ قَطَعْتَ عَنْقَ صَاحِبِكَ
مِرَارًا)) يَقُولُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا
أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فَلَانَا إِنْ كَانَ
يُرَى أَنَّهُ كَذَلِكَ وَلَا أَزْكِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا))

۷۵۰۳- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ
زَيْدِ بْنِ زُرَيْعٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا فَقَالَ رَجُلٌ
مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْهُ

۷۵۰۴- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُنْبِي
عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي الْمَدْحَةِ فَقَالَ ((لَقَدْ
أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ))

۷۵۰۵- عَنْ أَبِي مُعْمَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَامَ رَجُلٌ يُنْبِي عَلَى أَمِيرٍ مِنَ الْأَمْرَاءِ فَجَعَلَ
الْمُقَدَّادُ يَحْثِي عَلَيْهِ التُّرَابَ وَقَالَ أَمْرًا رَسُولُ

کرنا چاہے تو یوں کہے میں سمجھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے
اور میں دل کا حال نہیں جانتا یا عاقبت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے میں
سمجھتا ہوں کہ وہ ایسا ہے ایسا ہے اگر اس بات کو جانتا ہو۔

۷۵۰۲- ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
کے سامنے ایک شخص کا ذکر آیا ایک شخص بولا یا رسول اللہ ﷺ
کے رسول کے بعد کوئی شخص اس سے بہتر نہیں فلاں فلاں کام
میں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہائے تو نے اپنے صاحب کی گردن
کاٹی کئی بار یہ فرمایا پھر فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی
تعریف کرنا چاہے ضرور بالضرور تو یوں کہے میں خیال کرتا ہوں
(اگر وہ واقعی ایسا ہو) کہ وہ ایسا ہے اس پر بھی میں اللہ کے سامنے
کسی کو اچھا نہیں کہتا (یعنی معلوم نہیں کہ وہ خدا کے نزدیک کیا ہے
کیونکہ یہ علم سوا خدا کے کسی کو نہیں یا جس کو خدا بتلائے۔)

۷۵۰۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ
کے رسول کے بعد اس سے کوئی بہتر نہیں۔

۷۵۰۴- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے سنا ایک شخص کو تعریف کرتے ہوئے ایک شخص کی جو مبالغہ
کر رہا تھا اس کی تعریف میں آپ نے فرمایا تم نے ہلاک کیا یا کاٹا اس
شخص کی پیٹھ کو۔

۷۵۰۵- ابو معمر سے روایت ہے ایک شخص کسی امیر کی امیروں
میں سے تعریف کر رہا تھا مقداد بن الاسود نے اس پر مٹی ڈالنا
شروع کی اور کہا حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ تعریف کرنے

ظہ میں اتنا مبالغہ کرتے ہیں کہ معاذ اللہ جھوٹ کا طومار باندھ دیتے ہیں ایک ایک گاؤں کے حاکم کو جس کی کوئی وقعت نہیں بادشاہ اور ظل اللہ اور
سلطان اور مرجع عالم اور جہاں پناہ اور معلوم نہیں کیا کیا لغویات کہتے ہیں اور بادشاہ کو تونہ پوچھئے شہنشاہ گیتی پناہ وہ وہ القاب کہتے اور لکھتے ہیں جو سوا
خدا تعالیٰ کے کسی کے لائق نہیں ہیں ان کی زبان پر خدا کی پھٹکار۔ اسی طرح وہ لوگ بھی ہیں جو خط خطوط اور عرائض میں مکتوب الیہ کے بے حد
القاب لکھتے ہیں وہ بھی جھوٹے اور گنہگار ہیں اور قیامت کے دن ان سے اس جھوٹ پر مواخذہ ہوگا۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَحْنِي فِي وَجْهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ.

والوں کے منہ پر مٹی ڈالو (مراد حقیقتاً مٹی ڈالنا ہے جیسے مقداد سمجھے یا ناامید کرنا ہے یا کچھ نہ دینا یا مطلب یہ ہے کہ تم ان کے سامنے اپنے منہ پر مٹی ڈالو یعنی اپنی عاجزی اور ذلت بیان کرو مغرور نہ ہو)۔

۷۵۰۶- عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ فَعَمِدَ الْمُقَدَّادُ فَجَئَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَجَعَلَ يَحْتُو فِي وَجْهِهِ الْحَصْبَاءَ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْتُوا فِي وَجْهِهِمُ التُّرَابَ)).

۷۵۰۶- ہمام بن حارث سے روایت ہے ایک شخص حضرت عثمانؓ کی تعریف کرنے لگا مقدادؓ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھے اور وہ موٹے آدمی تھے اور تعریف کرنے والے کے منہ پر کنکریاں ڈالنے لگے حضرت عثمانؓ نے کہا اے مقداد تم کو کیا ہوا وہ بولے رسول اللہؐ نے فرمایا جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں خاک ڈالو۔

۷۵۰۷- عَنْ الْمُقَدَّادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۷۵۰۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۷۵۰۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَرَانِي فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكَ بِسَوَّاكِ فَجَذَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاولْتُ السَّوَّاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ)).

۷۵۰۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا میں مسواک کر رہا ہوں تو دو شخصوں نے مجھ کو کھینچا ایک بڑا تھا اور دوسرا چھوٹا۔ میں نے چھوٹے کو مسواک دی مجھ سے کہا گیا بڑے کو دے (معلوم ہوا کہ بڑے کی عظمت کرنا چاہیے اور یہ ادب میں داخل ہے)۔

بَابُ التَّثْبُتِ فِي الْحَدِيثِ وَحُكْمُ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

باب: بات سمجھ کر کہنا اور علم کو لکھنا

۷۵۰۹- عَنْ عُرْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ وَيَقُولُ اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ وَ عَائِشَةُ تُصَلِّي فَلَمَّا قَضَتْ صَلَاتَهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ أَلَا تَسْمَعُ إِلَى هَذَا وَمَقَالَتِهِ إِنَّمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ.

۷۵۰۹- عروہ سے روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے تھے اور کہتے تھے سن اے حجرہ والی سن اے حجرہ والی اور حضرت عائشہؓ نماز پڑھتی تھیں۔ جب نماز پڑھ چکیں تو انھوں نے عروہ سے کہا تم نے ابو ہریرہؓ کی باتیں سنیں (اتنی دیر میں انھوں نے کتنی حدیثیں بیان کیں) اور رسول اللہ ﷺ اس طرح سے بات کرتے تھے کہ گننے والا اس کو چاہتا تو گن لیتا (یعنی ٹھہر ٹھہر کر آہستہ سے اور یہی تہذیب ہے چڑچڑ اور جلدی جلدی باتیں کرنا غفلندی اور دانائی کا شیوہ نہیں)۔

۷۵۱۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَكْتُبُوا عَنِّي وَمَنْ كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُخْهُ وَحَدِّثُوا عَنِّي وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ قَالَ هَمَامٌ أَحْسِبُهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

۷۵۱۰- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے لکھا کچھ مجھ سے سن کر تو وہ اس کو میٹ ڈالے مگر قرآن کو نہ مٹائے۔ البتہ میری حدیث بیان کرو اس میں کچھ حرج نہیں اور جو شخص قصداً میرے اوپر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

بَابُ قِصَّةِ أَصْحَابِ الْأَخْدُودِ (۱)

۷۵۱۱- عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبُرَ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ كَبُرْتُ فَأَبْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا أَعْلَمُ السَّحَرَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ فَكَانَ فِي طَرِيقِهِ إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَأَعْجَبَهُ فَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَسْبِيَ أَهْلِي وَإِذَا خَشِيتَ أَهْلَكَ فَقُلْ حَسْبِيَ السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَتَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتْ

۷۵۱۱- صہیب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سے آگے ایک بادشاہ تھا اور اس کا ایک جادوگر تھا۔ جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو بادشاہ سے بولا میں بڑھا ہو گیا ہوں میرے پاس کوئی لڑکا بھیج میں اس کو جادو سکھلاؤں۔ بادشاہ نے اس کے پاس ایک لڑکا بھیجا وہ اس کو جادو سکھلاتا تھا۔ اس لڑکے کی آمد و رفت کی راہ میں ایک راہب تھا (نصرانی درویش یعنی پادری تارک الدنیا) وہ لڑکا اسکے پاس بیٹھتا اور اس کا کلام سنتا اس کو بھلا معلوم ہوتا۔ جب جادوگر کے پاس جاتا تو راہب کی طرف ہو کر نکلتا اور اس کے پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر کے پاس جاتا تو جادوگر اس کو مارتا۔ آخر لڑکے نے جادوگر کے مارنے کا راہب سے گلہ کیا۔ راہب نے کہا جب تو جادوگر سے ڈرے تو یہ کہہ دیا کر کہ میرے گھر والوں نے مجھ کو روک رکھا تھا اور جب تو اپنے گھر والوں سے ڈرے تو کہہ دیا

(۷۵۱۰) قاضی عیاض نے کہا سلف صحابہ اور تابعین میں بڑا اختلاف تھا علم کے لکھنے میں۔ بہتوں نے اس کو مکروہ رکھا لیکن اکثر نے جائز رکھا پھر اس کے بعد اجماع ہو گیا اس کے جواز پر اور اختلاف جاتا رہا اور اس حدیث میں جو ممانعت ہے وہ محمول ہے اس شخص پر جو اچھا حافظہ رکھتا ہو لیکن لکھنے میں اس کو ڈر ہو کتابت پر اعتماد کرنے کا اور جس کا حافظہ اچھا نہ ہو اس کو لکھنے کی اجازت ہے اور حکم دیا حضرت نے ابو شاہ کے لیے لکھنے کا اور اسی قسم میں سے صحیفہ حضرت علی کا اور کتاب عمرو بن حزم کی اور کتاب صدقہ کی اور زکوٰۃ کی۔ اور ابو ہریرہ نے روایت کیا کہ عبد اللہ بن عمرو لکھتے تھے اور میں لکھتا تھا اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ان حدیثوں سے اور یہ اس وقت کی حدیث ہے جب آپ کو ڈر تھا کہ کہیں قرآن اور حدیث نہ مل جائے۔ جب اس سے اطمینان ہو گیا تو آپ نے اجازت دی کتابت کی اور بعضوں نے کہا کہ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ قرآن اور میری حدیث ایک کتاب میں ملا کر نہ لکھو تاکہ پڑھنے والے کو شبہ نہ ہو۔ (نووی)

(۱) ☆ أَخْدُودُ کے معنی خندق اور اس کی جمع اخادید قرآن میں سورۃ بروج میں ان خندق والوں کا ذکر ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قتل الاصحاب

الاخْدُودِ النَّارِ ذَاتِ الْوُقُودِ اس حدیث میں ان کا سارا قصہ مذکور ہے۔

النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ أَعْلَمُ السَّاحِرُ أَفْضَلُ أَمْ
الرَّاهِبُ أَفْضَلُ فَأَخَذَ حَجْرًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ
كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ
السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هَذِهِ الدَّابَّةَ حَتَّى يَمُوتَ
النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَأَتَى
الرَّاهِبَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ أَيُّ بَنِي
أَنْتَ الْيَوْمَ أَفْضَلُ مِنِّي قَدْ بَلَغَ مِنْ أَمْرِكَ مَا
أَرَى وَإِنَّكَ سَتَبْتَلِي فَإِنْ ابْتَلَيْتَ فَلَا تَذُلْ
عَلَيَّ وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ
وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْأَدْوَاءِ فَسَمِعَ
جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَأَتَاهُ بِهِدَايَا
كَثِيرَةً فَقَالَ مَا هَٰهُنَا لَكَ أَجْمَعُ إِنْ أَنْتَ
شَفَيْتَنِي فَقَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي
اللَّهُ فَإِنْ أَنْتَ آمَنْتَ بِاللَّهِ دَعَوْتُ اللَّهَ
فَشَفَاكَ فَأَمِنَ بِاللَّهِ فَشَفَاهُ اللَّهُ فَأَتَى الْمَلِكَ
فَجَلَسَ إِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ
الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصْرَكَ قَالَ رَبِّي قَالَ
وَلَيْكَ رَبٌّ غَيْرِي قَالَ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ
فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ
فَجِيءَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ أَيُّ بَنِي قَدْ
بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ
وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا
يَشْفِي اللَّهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ
عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيلَ لَهُ
ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَتَى فِدْعَا بِالْمِنْشَارِ
فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِي مَفْرَقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ حَتَّى

کر کہ جادوگر نے مجھ کو روک رکھا تھا۔ اسی حالت میں وہ لڑکار ہاک
ناگاہ ایک بڑے قد کے جانور پر گزرا جس نے لوگوں کو آمدورفت
سے روک دیا تھا۔ لڑکے نے کہا کہ آج میں دریافت کرتا ہوں
جادوگر افضل ہے یا راہب افضل ہے۔ اس نے ایک پتھر لیا اور کہ
الہی اگر راہب کا طریقہ تجھ کو پسند ہو جادوگر کے طریقہ سے تو اس
جانور کو قتل کر تاکہ لوگ چلیں پھریں۔ پھر اس کو مارا اس پتھر سے
وہ جانور مر گیا اور لوگ چلتے پھرنے لگے۔ پھر وہ لڑکار راہب کے پاس
آیا اس سے یہ حال کہا وہ بولا بیٹا تو مجھ سے بڑھ گیا مقرر تیرا رہے
یہاں تک پہنچا جو میں دیکھتا ہوں اور تو قریب آزمایا جائے گا پھر اگر
تو آزمایا جائے تو میرا نام نہ بتانا۔ اس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے
اور کوڑھی کو اچھا کرتا اور ہر قسم کی بیماری کا علاج کرتا۔ یہ حال بادشاہ
کے ایک مصاحب نے سنا وہ اندھا ہو گیا تھا وہ بہت سے تحفے لے کر
لڑکے کے پاس آیا اور کہنے لگا یہ سب مال تیرا ہے اگر تو مجھ کو اچھا
کر دیوے۔ لڑکے نے کہا میں کسی کو اچھا نہیں کرتا اچھا کرنا تو اللہ کا
کام ہے۔ اگر تو اللہ پر ایمان لائے تو میں خدا سے دعا کروں وہ تجھ کو
اچھا کر دے گا۔ وہ مصاحب اللہ پر ایمان لایا اللہ نے اس کو اچھا کر دیا
وہ بادشاہ کے پاس گیا اور اسکے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا۔ بادشاہ
نے کہا تیری آنکھ کس نے روشن کی؟ مصاحب بولا میرے مالک
نے۔ بادشاہ نے کہا میرے سوا تیرا کون مالک ہے؟ مصاحب نے
کہا میرا اور تیرا دونوں کا مالک اللہ ہے۔ بادشاہ نے اس کو پکڑا اور مارنا
شروع کیا اور مارتا رہا یہاں تک کہ اس نے لڑکے کا نام لیا۔ وہ لڑکا
بلایا گیا بادشاہ نے اس سے کہا اے بیٹا تو جادو میں اس درجہ پر پہنچا کہ
اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا ہے اور بڑے بڑے کام کرتا ہے۔ وہ
بولا میں تو کسی کو اچھا نہیں کرتا خدا اچھا کرتا ہے۔ بادشاہ نے اس کو
پکڑا اور مارتا رہا یہاں تک کہ اس نے راہب کا نام بتلایا۔ وہ راہب
پکڑا ہوا آیا اس سے کہا گیا اپنے دین سے پھر جا۔ اس نے نہ مانا

وَقَعَ شِقَاؤُهُ ثُمَّ جِيءَ بِجَلِيسِ الْمَلِكِ فَقِيلَ لَهُ
ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَوَضَعَ الْمُنْشَارَ فِي
مَفْرَقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتَّى وَقَعَ شِقَاؤُهُ ثُمَّ
جِيءَ بِالْغُلَامِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى
فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ
إِلَى جَبَلٍ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ
فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا
فَاطْرَحُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ
فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمْ
الْجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ
فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ
كَفَانِيهِمُ اللَّهُ فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ
فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَأَحْمِلُوهُ فِي قُرْقُورٍ
فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا
فَأَقْدِفُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِيهِمْ بِمَا
شِئْتَ فَأَنْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِينَةُ فَغَرِقُوا وَجَاءَ
يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ
أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللَّهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ
إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمْرُكَ بِهِ
قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ
وَاحِدٍ وَتَصْلُبُنِي عَلَى جَذَعٍ ثُمَّ خَذَ سَهْمًا
مِنْ كِنَانَتِي ثُمَّ ضَعَّ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ
ثُمَّ قُلَّ بِاسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِي
فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ قَتَلْتَنِي فَجَمَعَ النَّاسَ
فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَصَلَبَهُ عَلَى جَذَعٍ ثُمَّ أَخَذَ
سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ

بادشاہ نے ایک آ رہ منگوایا اور راہب کی چندیا پر رکھا اور اس کو چیر
ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گرا۔ پھر وہ مصاحب بلایا گیا اس
سے کہا تو اپنے دین سے پھر جا اس نے بھی نہ مانا اس کی چندیا پر بھی
آ رہ رکھا اور چیر ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گرا۔ پھر وہ لڑکا
بلایا گیا اس سے کہا اپنے دین سے پلٹ جا۔ اس نے بھی نہ مانا۔
بادشاہ نے اس کو اپنے چند مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا کہ اس
کو فلا نے پہاڑ پر لیجا کر چوٹی پر چڑھاؤ جب تم چوٹی پر پہنچو تو اس
لڑکے سے پوچھو اگر وہ اپنے دین سے پھر جائے تو خیر نہیں تو اس کو
دھکیل دو۔ وہ اس کو لے گئے اور پہاڑ پر چڑھایا لڑکے نے دعا کی ایسی
تو جس طرح سے چاہے مجھے ان کے شر سے بچا۔ پہاڑ ہلا اور وہ لوگ
گر پڑے۔ وہ لڑکا بادشاہ کے پاس چلا آیا۔ بادشاہ نے پوچھا تیرے
ساتھی کدھر گئے؟ اس نے کہا خدا نے مجھ کو ان کے شر سے بچایا۔
پھر بادشاہ نے اس کو چند اپنے مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا اس
کو لے جاؤ ایک ناؤ پر چڑھاؤ اور دریا کے اندر لے جاؤ اگر اپنے دین
سے پھر جائے تو خیر ورنہ اس کو دریا میں دھکیل دو۔ وہ لوگ اس کو
لے گئے لڑکے نے کہا ایسی تو مجھ کو جس طرح چاہے ان کے شر
سے بچاؤے۔ وہ ناؤ اوندھی ہو گئی اور لڑکے کے ساتھی سب ڈوب
گئے اور لڑکا زندہ بچ کر بادشاہ کے پاس آیا بادشاہ نے اس سے پوچھا
تیرے ساتھی کہاں گئے؟ وہ بولا اللہ تعالیٰ نے ان سے مجھ کو بچایا۔
پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجھ کو نہ مار سکے گا یہاں تک کہ میں جو
بتلاؤں وہ کرے۔ بادشاہ نے کہا وہ کیا؟ اس نے کہا تو سب لوگوں کو
ایک میدان میں جمع کر اور ایک لکڑی پر مجھ کو سولی دے پھر میرے
ترکش سے ایک تیر لے اور کمان کے اندر رکھ پھر کہہ خدا کے نام
سے جو اس لڑکے کا مالک ہے مارتا ہوں۔ پھر تیر مار اگر تو ایسا کرے گا
تو مجھ کو قتل کرے گا۔ بادشاہ نے سب لوگوں کو ایک میدان میں
جمع کیا اور اس لڑکے کو ایک لکڑی پر سولی دی پھر اس کے ترکش

الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صُدْغِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي صُدْغِهِ فِي مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَأَتَى الْمَلِكُ فَقِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَابَّ اللَّهُ نَزَلَ بِكَ حَذْرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ فَأَمَرَ بِالْأَخْذِ فِي أَفْوَاهِ السُّكَّ فَخُدَّتْ وَأُضْرِمَ النَّيرانُ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ فَأَحْمُوهُ فِيهَا أَوْ قِيلَ لَهُ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى جَاءَتْ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ يَا أُمَّةَ اصْبِرِي فَإِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ))

سے ایک تیر لیا اور تیر کو کمان کے اندر رکھ کر کہا خدا کے نام سے مارتا ہوں جو اس لڑکے کا مالک ہے اور تیر مارا۔ وہ لڑکے کی کنپٹی پر لگا اس نے اپنا ہاتھ تیر کے مقام پر رکھا اور مر گیا اور لوگوں نے یہ حال دیکھ کر کہا ہم تو اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے۔ کسی نے بادشاہ سے کہا جو تو ڈرتا تھا خدا کی قسم وہی ہوا یعنی لوگ ایمان لے آئے۔ بادشاہ نے حکم دیا راہوں کے ناکوں پر خندقیں کھودنے کا پھر خندقیں کھودی گئیں اور ان کے اندر خوب آگ بھڑکائی اور کہا جو شخص اس دین سے (یعنی لڑکے کے دین سے) نہ پھرے اس کو ان خندقوں میں دھکیل دو یا اس سے کہو کہ ان خندقوں میں گرے۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ ایک عورت آئی اس کے ساتھ اس کا ایک بچہ بھی تھا وہ عورت آگ میں گرنے سے جھجکی (پیچھے ہٹی) بچہ نے کہا اے ماں صبر کر تو سچے دین پر ہے (تو مرنے کے بعد پھر چین ہی چین ہے پھر تو دنیا کی مصیبت سے کیوں ڈرتی ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے اولیاء کی کرامات ثابت ہوتی ہیں اور یہ بھی نکلتا ہے کہ ضرورت کے وقت جھوٹ بولنا درست ہے اسی طرح مصلحت کے لیے۔)

بَابُ قِصَّةِ أَبِي الْيَسْرِ وَحَدِيثِ جَابِرِ الطَّوِيلِ ٧٥١٢ - عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِي هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ قَبْلَ أَنْ يَهْلِكُوا فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِينَا أَبَا الْيَسْرِ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ مَعَهُ ضِمَامَةٌ مِنْ صُحُفٍ وَعَلَى أَبِي الْيَسْرِ بُرْدَةٌ وَمَعَاظِرِي وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدَةٌ وَمَعَاظِرِي فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا عَمَّ إِنِّي أَرَى فِي

باب: قصہ ابی الیسر کا بیان اور جابر کی لمبی حدیث ۷۵۱۲ - عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت سے روایت ہے میں اور میرا باپ دونوں نکلے دین کا علم حاصل کرنے کے لیے انصار کے قبیلہ میں قبل اس کے کہ وہ مرجائیں (یعنی انصار سے صحابہ کی حدیث سننے کے لیے) تو سب سے پہلے ہم ابو الیسر سے ملے جو صحابی تھے رسول اللہ کے ان کے ساتھ ان کا ایک غلام بھی تھا جو کتابوں (خطوں) کا ایک گٹھالے ہوئے تھا اور ابو الیسر کے بدن پر ایک چادر تھی اور ایک کپڑا تھا معافری (معافرا ایک گاؤں ہے وہاں کا کپڑا اس کو معافری کہتے ہیں یا معافرا ایک قبیلہ ہے) ان کے

فَمَسَحَ رَأْسِي وَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ يَا ابْنَ أَحِبِّي
بَصَرُ عَيْنِي هَاتَيْنِ وَسَمْعُ أُذُنِي هَاتَيْنِ وَوَعَاةُ قَلْبِي
هَذَا وَأَشَارَ إِلَى مَنَاطِقِ قَلْبِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ
يَقُولُ ((أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَالْبَسُوهُمْ مِمَّا
تَلْبَسُونَ)) وَكَانَ أَنْ أُعْطِيَتْهُ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا أَهْوَنَ
عَلَيَّ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

گاہ ابوالیسر نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا یا اللہ برکت دے
اس لڑکے کو۔ اے بھتیجے میرے میری ان دونوں آنکھوں نے
دیکھا اور میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے اس دل نے یاد
رکھا اور اشارہ کیا اپنے دل کی رگ کی طرف رسول اللہ سے آپ
فرماتے تھے لونڈی اور غلام کو کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور پہناؤ جو تم
پہنتے ہو پھر اگر میں اسکو دنیا کا سامان دے دوں تو وہ آسان ہے میرے
نزدیک اس سے کہ وہ قیامت کے دن میری نیکیاں لے لوے۔

۷۵۱۴- ثُمَّ مَضَيْنَا حَتَّى أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ
اللَّهِ فِي مَسْجِدِهِ وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ
مُشْتَمِلًا بِهِ فَتَخَطَّيْتُ الْقَوْمَ حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَهُ
وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ أَتُصَلِّي فِي
ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَرَدَاؤُكَ إِلَى جَنْبِكَ قَالَ فَقَالَ
بِيَدِهِ فِي صَدْرِي هَكَذَا وَفَرَّقَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ
وَقَوَّسَهَا أَرَدْتُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ الْأَحْمَقُ مِثْلَكَ
فَيَرَانِي كَيْفَ أَصْنَعُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ أَتَانَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ فِي مَسْجِدِنَا هَذَا وَفِي يَدِهِ عُرْجُونُ
ابْنِ طَابٍ فَرَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُحَامَةً
فَحَكَّهَا بِالْعُرْجُونِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَتَيْكُمْ
يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَحَشَعْنَا ثُمَّ
قَالَ ((أَتَيْكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ))
قَالَ فَحَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ ((أَتَيْكُمْ يُحِبُّ أَنْ
يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ)) قُلْنَا لَا أَتَانَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ ((فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي فَإِنَّ اللَّهَ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَبْلَ وَجْهِهِ فَلَا يَنْصُقَنَّ قَبْلَ
وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَنْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ
تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرَى فَإِنْ عَجَلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ

۷۵۱۴- عبادہ نے کہا پھر ہم چلے یہاں تک کہ جابر بن عبد اللہ
انصاری کے پاس ان کی مسجد میں وہ ایک کپڑے کو لپیٹے ہوئے نماز
پڑھ رہے تھے۔ میں پھاند الوگوں پر سے یہاں تک کہ ان کے اور
قبلہ کے بیچ میں بیٹھا۔ میں نے کہا خدا تم پر رحم کرے کیا تم ایک
کپڑے میں نماز پڑھتے ہو اور تمہاری چادر پہلو میں رکھی ہے۔
انھوں نے اپنے ہاتھ سے میرے سینہ پر اس طرح سے اشارہ کیا
انگلیوں کو کشادہ رکھا اور ان کو کمان کی طرح خم کیا اور کہا میں نے یہ
چاہا کہ تیرے مانند کوئی احمق میرے پاس آئے پھر وہ مجھے دیکھے جو
میں کرتا ہوں اور ویسا ہی کرے رسول اللہ ہماری اس مسجد میں
آئے اور آپ کے ہاتھ میں ایک ڈالی تھی ابن طاب کی (جو ایک
کھجور ہے) آپ نے مسجد میں قبلہ کی طرف بلغم دیکھا (کسی نے
تھوکا تھا) آپ نے اس کو لکڑی سے کھرچ ڈالا پھر ہماری طرف
متوجہ ہوئے اور فرمایا تم میں سے کون یہ بات چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ
اس کی طرف سے منہ پھیر لیوے؟ ہم یہ سن کر ڈر گئے پھر آپ
نے فرمایا تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف
سے منہ پھیر لیوے؟ ہم نے کہا کوئی نہیں یہ چاہتا یا رسول اللہ!
آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو نماز میں تو اللہ تبارک و
تعالیٰ اس کے منہ کے سامنے ہے۔ (نووی نے کہا یعنی جہت جس کو
اللہ نے عظمت دی یا کعبہ) تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے اور نہ

فَلْيَقُلْ بِتَوْبِهِ هَكَذَا)) ثُمَّ طَوَى تَوْبَهُ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ ((أُرْوِي عَيْرًا)) فَقَامَ فَنِي مِنَ الْحَيِّ يَشْتَدُّ إِلَى أَهْلِهِ فَجَاءَ بِخَلْقٍ فِي رَاحَتِهِ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَهُ عَلَى رَأْسِ الْعُرْجُونِ ثُمَّ لَطَعَ بِهِ عَلَى أَمْرِ النُّخَامَةِ فَقَالَ جَابِرٌ فَمِنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمُ الْخَلْقَ فِي مَسَاجِدِكُمْ.

۷۵۱۵- سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَطْنِ بَوَاطٍ وَهُوَ يَطْلُبُ الْمُجْدِيَّ بْنَ عَمْرِو الْجُهَنِيِّ وَكَانَ النَّاضِحُ يَعْقُبُهُ مِنَ الْخُمْسَةِ وَالسَّتَةِ وَالسَّبْعَةِ فَدَارَتْ عَقْبُهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاضِحٍ لَهُ فَأَنَاحَهُ فَرَكَبَهُ ثُمَّ بَعَثَهُ فَتَلَدَّنَ عَلَيْهِ بَعْضُ التَّلَدُّنِ فَقَالَ لَهُ شَأْنُكَ لَعَنَكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ هَذَا اللَّاعِنُ بَعِيرُهُ)) قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((انْزِلْ عَنْهُ فَلَا تَصْحَبْنَا بِمَلْعُونٍ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تُؤَافِقُوا مِنْ اللَّهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عِطَاءٌ فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ))

۷۵۱۶- سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ عُمَيْشِيَّةً وَدَنَوْنَا مَاءً مِنْ مِيَاهِ الْعَرَبِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ((رَجُلٌ يَتَقَدَّمُنَا فَيَمْدُرُ الْحَوْضَ

و اپنی طرف بلکہ بائیں طرف بائیں پاؤں کے تلے اگر بلغم جلدی نکلنا چاہے تو اپنے کپڑے میں تھوک کرا لیا کر لیوے۔ پھر اپنے کپڑے کو تہ بہ تہ لپیٹا۔ بعد اس کے فرمایا میرے پاس خوشبو لاؤ ایک جوان ہمارے قبیلہ میں سے لپکا اور اپنے گھر والوں میں دوڑا گیا اور اپنی ہتھیلی میں خوشبو لے کر آیا۔ رسول اللہ نے اس خوشبو کو لکڑی کی نوک پر لگایا اور جہاں اس بلغم کا نشان مسجد پر تھا وہاں خوشبو لگا دی۔ جابر نے کہا اس حدیث سے تم اپنی مسجدوں میں خوشبو رکھتے ہو۔

۷۵۱۵- جابر نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے بطن بواط کی لڑائی میں (وہ ایک پہاڑ ہے جہینہ کے پہاڑوں میں سے) اور آپ تلاش میں تھے مجدی بن عمرو جہنی کے (جو ایک کافر تھا) اور ہم لوگوں کا یہ حال تھا کہ پانچ اور چھ اور سات آدمیوں میں ایک اونٹ تھا جس پر باری باری سوار ہوتے تو ایک انصاری کی باری آئی چڑھنے کی اس نے اونٹ کو بٹھایا اس پر چڑھا پھر اس کو اٹھایا تو وہ کچھ اڑا۔ وہ انصاری بولا شاء (یہ کلمہ ہے اونٹ کے ڈانٹنے کا) خدا تجھ پر لعنت کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کون ہے جو لعنت کرتا ہے اپنے اونٹ پر؟ وہ انصاری بولا میں ہوں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا اس اونٹ پر سے اتر جا اور ہمارے ساتھ وہ نہ رہے جس پر لعنت کی گئی ہو۔ مت بددعا کرو اپنی جانوں کے لیے اور مت بددعا کرو اپنی اولاد کے لیے اور مت بددعا کرو اپنے مالوں کے لیے ایسا نہ ہو یہ بددعا اس ساعت میں نکلے جب خدا سے کچھ مانگا جاتا ہے اور وہ قبول کرتا ہے (تو تمہاری بددعا بھی قبول ہو جائے اور تم پر آفت آئے)۔

۷۵۱۶- جابر نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے جب شام ہوئی اور عرب کے ایک پانی سے قریب ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون شخص ہم لوگوں سے آگے بڑھ کر حوض کو درست کر رکھے گا آپ بھی پئے اور ہم کو بھی پلاوے گا؟ جابر نے کہا میں کھڑا

فَيَشْرَبُ وَيَسْقِينَا)) قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَقُلْتُ هَذَا رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ مَعَ جَابِرٍ فَقَامَ جِبَارُ بْنُ صَخْرٍ فَأَنْطَلَقْنَا إِلَى الْبَيْتِ فَتَزَعْنَا فِي الْحَوْضِ سَحْلًا أَوْ سَحْلَيْنِ ثُمَّ مَدَرْنَاهُ ثُمَّ نَزَعْنَا فِيهِ حَتَّى أَفْهَقْنَاهُ فَكَانَ أَوَّلَ طَالِعٍ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((أَتَاذَنَانِ)) قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشْرَعَ نَاقَتَهُ فَشَرِبَتْ شَنَقَ لَهَا فَشَجَّتْ فَبَالَتْ ثُمَّ عَدَلَتْ بِهَا فَأَنَاحَهَا ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحَوْضِ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ قُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ مِنْ مُتَوَضِّئِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ جِبَارُ بْنُ صَخْرٍ بِقَضِي حَاجَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ ذَهَبْتُ أَنْ أُحَافِلَ بَيْنَ طَرْفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِي وَكَانَتْ لَهَا ذَبَازِبٌ فَتَكَسَّطُهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرْفَيْهَا ثُمَّ تَوَاقَصْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ جِئْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَذَارَنِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ جَاءَ جِبَارُ بْنُ صَخْرٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدَيْنَا جَمِيعًا فَدَفَعَنَا حَتَّى أَقَامَنَا خَلْفَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْمُقُنِي وَأَنَا لَا أَشْعُرُ ثُمَّ فَطِنْتُ بِهِ فَقَالَ هَكَذَا يَلِيهِ يَعْنِي شِدَّ وَسَطُكَ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا جَابِرُ قُلْتُ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((إِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالَفَ بَيْنَ طَرْفَيْهِ وَإِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ

ہوا اور عرض کیا یہ شخص آگے جاوے گا یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اور کون شخص جابر کے ساتھ جاتا ہے؟ تو جبار بن صخر اٹھے۔ خیر ہم دونوں آدمی کنویں کی طرف چلے اور حوض میں ایک یادو ڈول ڈالے پھر اس پر مٹی لگائی بعد اس کے اس میں پانی بھرنا شروع کیا یہاں تک کہ لباب بھر دیا۔ سب سے پہلے ہم کو رسول اللہ ﷺ کو پانی دیے۔ آپ نے فرمایا تم دونوں شخص اجازت دیتے ہو (مجھ کو پانی پلانے کی اپنے جانور کو)؟ ہم نے عرض کیا ہاں رسول اللہ! آپ نے اپنی اونٹنی کو چھوڑا اس نے پانی پیا پھر آپ نے اس کی باگ کھینچی اس نے پانی پینا موقوف کیا اور پیشاب کیا پھر آپ اس کو الگ لے گئے اور ہٹھا دیا بعد اسکے رسول اللہ ﷺ حوض کی طرف آئے اور وضو کیا۔ اس میں سے میں بھی کھڑا ہوا اور جہاں سے آپ نے وضو کیا تھا میں نے بھی وضو کیا۔ جبار بن صخر حاجت کیلئے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہوئے میرے بدن پر ایک چادر تھی میں اس کے دونوں کناروں کو اٹھنے لگا وہ چھوٹی ہوئی اس میں پھندے لگے تھے آخر میں نے اس کو اوندھا کیا پھر اس کے دونوں کنارے اٹے پھر اس کو باندھا اپنی گردن سے۔ بعد اس کے میں آیا اور رسول اللہ ﷺ کی بائیں طرف کھڑا ہوا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھمایا اور دائیں طرف کھڑا کیا پھر جبار بن صخر آئے انھوں نے بھی وضو کیا اور رسول اللہ ﷺ کی بائیں طرف کھڑے ہوئے آپ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑے اور پیچھے ہٹایا یہاں تک کہ ہم کو کھڑا کیا اپنے پیچھے (معلوم ہوا کہ اتنا عمل نماز میں درست ہے) پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو گھورنا شروع کیا اور مجھ کو خبر نہیں بعد اس کے خبر ہوئی تو آپ نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے کہ اپنی کمر باندھ لے (تاکہ ستر نہ کھلے)۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا اے جابر میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا جب چادر کشادہ ہو تو اسکے دونوں کنارے الٹ لے اور جب تنگ ہو تو اس کو کمر پر باندھ لے۔

عَلَى حَقْوِكَ ۝

۷۵۱۷- سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قُوْتُ كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا فِي كُلِّ يَوْمٍ نَعْمَةً فَكَانَ يَمَصُّهَا ثُمَّ يَصْرُهَا فِي ثَوْبِهِ وَكَانَا نَحْبِطُ بِقِسِينَا وَنَأْكُلُ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا فَأَقْسِمُ أُحْطِئَهَا رَجُلٌ مِنَّا يَوْمًا فَاَنْطَلَقْنَا بِهِ نَنْعِشُهُ فَشَهِدْنَا أَنَّهُ لَمْ يُعْطَهَا فَأَعْطَيْهَا فَقَامَ فَأَخَذَهَا.

۷۵۱۷- جابر نے کہا پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے اور ہم میں سے ہر ایک شخص کو خوراک کے لیے ہر روز ایک کھجور ملتی تھی وہ اس کو چوس لیتا پھر اس کو پھراتا اپنے دانتوں میں اور ہم اپنی کمانوں سے درخت کے پتے جھاڑتے اور ان کو کھاتے یہاں تک کہ ہمارے گلہڑے زخمی ہو گئے (پتے کھاتے کھاتے اس کی گرمی اور خشکی سے)۔ پھر کھجور کا بانٹنے والا ایک دن ہم میں سے ایک شخص کو بھول گیا ہم اس شخص کو اٹھا کر لے گئے اور گواہی دی کہ اس کو کھجور نہیں ملی بانٹنے والے نے اس کو کھجور دی وہ کھڑا ہو گیا اور کھجور لے لی۔

۷۵۱۸- سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفِيحَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَاتَّبَعْتُهُ بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَبِرُّ بِهِ فَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِي الْوَادِي فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيَّ إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بَغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ يَا ذُنَّ اللَّهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ حَتَّى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى فَأَخَذَ بَغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ يَا ذُنَّ اللَّهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا لَأَمَّ بَيْنَهُمَا يَعْنِي جَمَعَهُمَا فَقَالَ التَّيْمَا عَلَيَّ يَا ذُنَّ اللَّهِ فَالتَّامَتَا قَالَ جَابِرٌ فَخَرَجْتُ أَحْضِرُ مَخَافَةَ أَنْ يُحْسِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقُرْبِي فَيَتَبَعَدَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ فَيَتَبَعَدُ فَجَلَسْتُ أَحَدْتُ نَفْسِي فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۷۵۱۸- پھر ہم چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہاں تک کہ ایک کشادہ وادی میں اترے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے چلے۔ میں آپ کے پیچھے ہوا ایک ڈول پانی کا لے کر رسول اللہ نے کچھ آڑنہ پانی دیکھا تو دو درخت وادی کے کنارے پر لگے تھے آپ ایک درخت کے پاس گئے اور اس کی ڈالی پکڑی۔ پھر فرمایا میرا تابعدار ہو جا اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ وہ آپ کا تابعدار ہو گیا جیسے وہ اونٹ جس کی ناک میں لکڑی دی جاتی ہے تابعدار ہو جاتا ہے اپنے کھینچنے والے کا یہاں تک کہ آپ دوسرے درخت کے پاس آئے اور اس کی بھی ایک ڈالی پکڑی پھر فرمایا میرا تابعدار ہو جا اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ بھی آپ کے ساتھ ہوا اسی طرح یہاں تک کہ جب آپ بیچانچ میں ان درختوں کے پہنچے تو ان کو ایک ساتھ رکھ دیا اور فرمایا دونوں جڑ جاؤ میرے سامنے اللہ کے حکم سے وہ دونوں درخت جڑ گئے۔ جابر نے کہا میں نکلا دوڑتا ہوا اس ڈر سے کہیں رسول اللہ مجھ کو نزدیک دیکھیں اور اور دور تشریف لے جائیں۔ میں بیٹھا اپنے دل میں باتیں کرتا ہوا ایک ہی بار جو میں نے دیکھا تو رسول

اللہ سامنے سے تشریف لا رہے ہیں اور وہ دونوں درخت جدا ہو کر اپنی اپنی جڑ پر کھڑے ہو گئے۔ میں نے دیکھا آپ تھوڑی دیر کھڑے ہوئے اور سر سے اشارہ کیا اس طرح دائیں اور بائیں پھر سامنے آئے جب میرے پاس پہنچے تو فرمایا اے جابر میں جہاں کھڑا تھا تو نے دیکھا؟ جابر نے کہا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تو ان دونوں درختوں کے پاس جا اور ہر ایک میں سے ایک ڈالی کاٹ اور ان کو لے کر آ۔ جب اس جگہ پہنچے جہاں میں کھڑا ہوا تھا تو ایک ڈالی اپنی داہنی طرف ڈال دے اور ایک ڈالی بائیں طرف۔ جابر نے کہا میں کھڑا ہوا اور ایک پتھر لیا اس کو توڑا اور تیز کیا وہ تیز ہو گیا پھر ان دونوں درختوں کے پاس آیا اور ہر ایک میں سے ایک ایک ڈالی کاٹی پھر میں ڈالیوں کو کھینچتا ہوا آیا اس جگہ پر جہاں رسول اللہ ٹھہرے تھے اور ایک ڈالی داہنی طرف ڈال دی اور ایک بائیں طرف۔ پھر آپ سے جا کر مل گیا اور عرض کیا جو آپ نے فرمایا تھا وہ میں نے کیا لیکن اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے دیکھا وہاں دو قبریں ہیں ان قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے تو میں نے چاہا ان کی سفارش کروں شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہو جب تک یہ شاخیں ہری رہیں۔

مُقبِلًا وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدْ انْفَرَقَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ. فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ وَقَفَةً فَقَالَ بِرَأْسِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ أَبُو إِسْمَاعِيلَ بِرَأْسِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا ثُمَّ أَقْبَلَ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَيَّ قَالَ ((يَا جَابِرُ هَلْ رَأَيْتَ مَقَامِي)) قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((فَانْطَلِقْ إِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا فَأَقْبِلْ بِهِمَا حَتَّى إِذَا قُمْتَ مَقَامِي فَأَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَمِينِكَ وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِكَ)) قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَأَخَذْتُ حَجَرًا فَكَسَرْتُهُ وَحَسَرْتُهُ فَانْذَلْتُ لِي فَأَتَيْتُ الشَّجَرَتَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا ثُمَّ أَقْبَلْتُ أَجْرُهُمَا حَتَّى قُمْتُ مَقَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْسَلْتُ غُصْنًا عَنْ يَمِينِي وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِي ثُمَّ لَحِقْتُهُ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَمَّ ذَلِكَ قَالَ ((إِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَأَحْبَبْتُ بِشَفَاعَتِي أَنْ يُرْفَهُ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ))

۷۵۱۹- جابر نے کہا پھر ہم لشکر میں آئے رسول اللہ نے فرمایا اے جابر لوگوں میں پکارو وضو کریں۔ میں نے آواز دی وضو کرو وضو کرو وضو کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قافلہ میں ایک قطرہ پانی کا نہیں ہے اور ایک انصاری مرد تھا جو رسول اللہ کے لیے پانی ٹھنڈا کیا کرتا تھا ایک پرانی مشک میں جو لکڑی کی شاخوں پر لٹکتی۔ آپ نے فرمایا اس مرد انصاری کے پاس جا اور دیکھ اسکی مشک میں کچھ پانی ہے میں گیادیکھا تو مشک میں پانی نہیں ہے صرف ایک قطرہ ہے اس کے منہ میں۔ اگر میں اس کو انڈیلوں تو سوکھی مشک اس کو

۷۵۱۹- قَالَ فَأَتَيْنَا الْعَسْكَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا جَابِرُ نَادِ بِوَضُوءٍ)) فَقُلْتُ أَلَا وَضُوءٌ أَلَا وَضُوءٌ أَلَا وَضُوءٌ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ فِي الرَّكْبِ مِنْ قَطْرَةٍ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُرِيدُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَاءَ فِي أَشْجَابٍ لَهُ عَلَى حِمَارَةٍ مِنْ جَرِيدٍ قَالَ فَقَالَ لِي ((انْطَلِقْ إِلَى فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ الْأَنْصَارِيِّ فَاَنْظُرْ هَلْ فِي أَشْجَابِهِ مِنْ شَيْءٍ))

قَالَ فَأَنْطَلَقْتُ إِلَيْهِ فَفَنَظَرْتُ فِيهَا فَلَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عِزْلَاءٍ شَجَبٍ مِنْهَا لَوْ أَنِّي أَفْرَغُهُ لَشَرِبَهُ يَا بَسُّهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عِزْلَاءٍ شَجَبٍ مِنْهَا لَوْ أَنِّي أَفْرَغُهُ لَشَرِبَهُ يَا بَسُّهُ قَالَ ((اذهب فأتني به فأتيت به)) فَأَخَذَهُ بِيَدِهِ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِشَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ وَيَغْمِزُهُ بِيَدَيْهِ ثُمَّ أَعْطَانِيهِ فَقَالَ ((يَا جَابِرُ نَادِ بِحَقْنَةِ)) فَقُلْتُ يَا جَفْنَةَ الرَّكْبِ فَأَتَيْتُ بِهَا تَحْمَلُ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ فِي الْجَفْنَةِ هَكَذَا فَبَسَطَهَا وَفَرَّقَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ وَضَعَهَا فِي قَعْرِ الْجَفْنَةِ وَقَالَ ((خُذْ يَا جَابِرُ فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِاسْمِ اللَّهِ)) فَصَبَّتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ بِاسْمِ اللَّهِ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ فَارَتْ الْجَفْنَةُ وَدَارَتْ حَتَّى امْتَلَأَتْ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ مَنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بِمَاءٍ قَالَ فَأَتَى النَّاسُ فَاسْتَقَوْا حَتَّى رَوُّوا قَالَ فَقُلْتُ هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ لَهُ حَاجَةٌ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ مِنَ الْجَفْنَةِ وَهِيَ مَلَأَى.

۷۵۲۰- وَشَكَكَ النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ فَقَالَ ((عَسَى اللَّهُ أَنْ يُطْعِمَكُمْ)) فَأَتَيْنَا سَيْفَ الْبَحْرِ فَزَحَرَ الْبَحْرُ زَحْرَةً فَأَلْقَى دَابَّةٌ فَأَوْرَيْنَا عَلَى شِقْهِهَا النَّارَ فَاطْبَحْنَا وَاشْتَوَيْنَا وَأَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا

بھی پی لے۔ میں رسول اللہ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ اس مشک میں تو پانی نہیں ہے صرف ایک قطرہ ہے اس کے منہ میں اگر میں اس کو انڈیلوں تو سوکھی مشک اس کو بھی پی جائے۔ آپ نے فرمایا جا اور اس مشک کو میرے پاس لے آ۔ میں اس مشک کو لے آیا۔ آپ نے اسکو اپنے ہاتھ میں لیا پھر زبان سے کچھ فرمانے لگے جس کو میں نہ سمجھا اور مشک کو اپنے ہاتھ سے دباتے جاتے تھے پھر وہ مشک میرے حوالے کی اور فرمایا اے جابر آواز دے کہ قافلہ کا کڑھالاؤ (یعنی بڑا ظرف پانی کا)۔ میں نے آواز دی وہ لایا گیا لوگ اس کو اٹھا کر لائے۔ میں نے آپ کے سامنے اس کو رکھ دیا رسول اللہ نے اپنا ہاتھ اس کڑھے میں پھیرا اس طرح سے پھیلا کر اور انگلیوں کو کشادہ کیا پھر اپنا ہاتھ اس کی تہ میں رکھ دیا اور فرمایا اے جابر وہ مشک لے اور میرے ہاتھ پر ڈال دے اور بسم اللہ کہہ کے ڈالنا۔ میں نے بسم اللہ کہہ کے وہ پانی ڈال دیا پھر میں نے دیکھا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جوش مار رہا تھا یہاں تک کہ کڑھے نے جوش مارا اور گھوما اور بھر گیا آپ نے فرمایا اے جابر آواز دے جس کو پانی کی حاجت ہو (وہ آئے)۔ جابر نے کہا لوگ آئے اور پانی لیا یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے۔ میں نے کہا کوئی ایسا بھی رہا جس کو پانی کی احتیاج ہو پھر آپ نے اپنا ہاتھ کڑھے میں سے اٹھا لیا اور وہ پانی سے بھرا ہوا تھا۔

۷۵۲۰- اور لوگوں نے شکایت کی آپ سے بھوک کی آپ نے فرمایا قریب ہے کہ اللہ تم کو کھلاوے پھر ہم دریا کے کنارے پر آئے (یعنی سمندر کے) دریا نے موج ماری اور ایک جانور باہر ڈالا ہم نے اس کے کنارے آگ سلگائی اور اس جانور کا گوشت پکایا اور بھونا اور کھایا اور سیر ہوئے۔ جابر نے کہا پھر میں اور فلاں اور فلاں

(۷۵۲۰) ☆ اس حدیث میں رسول اللہ کے کئی معجزے مذکور ہیں درختوں کا رام ہو جانا آپ کے ساتھ چلنا، قبر والوں کا عذاب معلوم کرنا،

پانی کا بڑھادینا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دریا کا جانور کھانا درست ہے اور یہی صحیح ہے کہ دریا کا ہر جانور حلال ہے۔

پانچ آدمی اس کی آنکھ کے حلقے میں گھس گئے ہم کو کوئی نہ دیکھتا تھا یہاں تک کہ ہم باہر نکلے (اتنا بڑا جانور تھا)۔ پھر ہم نے اس کی پسلی لی پسلیوں میں سے اور قافلہ میں سے اس شخص کو بلایا جو سب میں بڑا تھا اور سب سے بڑے اونٹ پر سوار تھا اور سب سے بڑا زین اس پر تھا وہ اس پسلی کے نیچے سے چلا گیا اپنا سر نہیں جھکایا (اتنی اونچی اس جانور کی پسلی تھی)۔

قَالَ جَابِرٌ فَدَخَلْتُ أَنَا وَقُلَانٌ وَقُلَانٌ حَتَّى عَدْتُ خَمْسَةً فِي حِجَاجِ عَيْنِهَا مَا يَرَانَا أَحَدٌ حَتَّى خَرَجْنَا فَأَخَذْنَا ضِلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَقَوَّسْنَاهُ ثُمَّ دَعَوْنَا بِأَعْظَمِ رَجُلٍ فِي الرُّكْبِ وَأَعْظَمِ حِمْلٍ فِي الرُّكْبِ وَأَعْظَمِ كِفْلٍ فِي الرُّكْبِ فَدَخَلَ تَحْتَهُ مَا يُطَاطِي رَأْسَهُ.

بَابُ فِي حَدِيثِ الْهَجْرَةِ

۷۵۲۱- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُولُ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ فَأَشْتَرَى مِنْهُ رَحْلاً فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثْ مَعِيَ ابْنَكَ يَحْمِلُهُ مَعِيَ إِلَى مَنْزِلِي فَقَالَ لِي أَبِي اَحْمِلْهُ فَحَمَلْتُهُ وَخَرَجَ أَبِي مَعَهُ يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا لَيْلَةَ سَرَّيْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا كُلَّهَا حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظُّهَيْرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ فَلَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ حَتَّى رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ بَعْدُ فَتَزَلْنَا عِنْدَهَا فَأَتَيْتُ الصَّخْرَةَ فَسَوَّيْتُ بِيَدِي مَكَانًا يَنَامُ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظِلِّهَا ثُمَّ بَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً ثُمَّ قُلْتُ لَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا الَّذِي أَرَدْنَا فَلَقِيْتُهُ فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُلْتُ أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلُبُ لِي قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ لَهُ أَنْفُضِ الضَّرْعَ مِنْ

باب: رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کی حدیث

۷۵۲۱- براء بن عازب سے روایت ہے ابو بکر میرے باپ (عازب کے) مکان پر آئے اور ان سے ایک کجاوہ خرید اور عازب سے بولے تم اپنے بیٹے سے کہو یہ کجاوہ اٹھا کر میرے ساتھ لے چلے میرے مکان تک۔ میرے باپ نے مجھ سے کہا کجاوہ اٹھا لے میں نے اٹھا لیا اور میرے باپ بھی نکلے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ اس کی قیمت لینے کو۔ میرے باپ نے کہا اے ابو بکر مجھ سے بیان کرو تم نے کیا کیا اس رات کو جس رات رسول اللہ کے ساتھ باہر نکلے (یعنی مدینہ کی طرف بھاگے مکہ سے)؟ ابو بکر نے کہا کہ ہم ساری رات چلے یہاں تک کہ دن ہو گیا اور ٹھیک دو پہر کا وقت ہوا اور راہ میں کوئی چلنے والا نہ رہا ہم کو سامنے ایک لمبا پتھر دکھائی دیا۔ اس کا سایہ تھا زمین پر اور اب تک وہاں دھوپ نہ آئی تھی ہم اس کے پاس اترے میں پتھر کے پاس گیا اور اپنے ہاتھ سے جگہ برابر کی تاکہ رسول اللہ! آرام فرمائیں اس کے سایہ میں پھر میں نے وہاں کھلی بچھائی۔ بعد اسکے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سو رہے اور میں آپ کے گرد سب طرف دشمن کا کھوج لیتا ہوں (کہ کوئی ہماری تلاش میں تو نہیں آیا)۔ پھر میں نے ایک چرواہا دیکھا بکریوں کا جو اپنی بکریاں لیے ہوئے اسی پتھر کی طرف آ رہا ہے اور وہی چاہتا ہے جو ہم نے چاہا (یعنی اس کے سایہ میں ٹھہرنا اور آرام کرنا) میں اس سے ملا اور پوچھا لڑکے تو کس کا غلام ہے؟ وہ بولا میں مدینہ

الشَّعْرَ وَالتَّرَابَ وَالْقَذَى قَالَ فَرَأَيْتُ الْبِرَاءَ
يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى الْأُخْرَى يَنْفُضُ فَحَلَبَ لِي
فِي قَعْبٍ مَعَهُ كُتْبَةٌ مِنْ لَبَنٍ قَالَ وَمَعِيَ إِدَاوَةٌ
أُرْتَوِي فِيهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِيَشْرَبَ مِنْهَا وَيَتَوَضَّأُ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَرِهْتُ أَنْ أَوْقِظَهُ مِنْ نَوْمِهِ
فَوَافَقْتُهُ اسْتَيْقَظَ فَصَبَّيْتُ عَلَى اللَّبَنِ مِنَ الْمَاءِ
حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْرَبْ
مِنْ هَذَا اللَّبَنِ قَالَ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ
((أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ)) قُلْتُ بَلَى قَالَ فَارْتَحَلْنَا
بَعْدَ مَا زَالَتْ الشَّمْسُ وَاتَّبَعْنَا سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ وَنَحْنُ فِي جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَتَيْنَا فَقَالَ ((لَا تَحْزَنُ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا))
فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَارْتَطَمَتْ فَرَسُهُ إِلَيَّ بَطْنُهَا أَرَى فَقَالَ إِنِّي قَدْ
عَلِمْتُ أَنَّكُمْ قَدْ دَعَوْتُمَا عَلِيًّا فَادْعُوهُ لِي فَاللَّهُ
لَكُمْ أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الْطَلَبَ فَدَعَا اللَّهَ فَفَجَأَ
فَرَجَعَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا
هَاهُنَا فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ قَالَ وَوَفَى لَنَا.

والوں میں سے ایک شخص کا غلام ہوں (مراد مدینہ سے شہر ہے یعنی
مکہ والوں میں سے) میں نے کہا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ وہ بولا
ہاں ہے۔ میں نے کہا تو دودھ دودھ دے گا ہم کو؟ وہ بولا ہاں پھر اس
نے ایک بکری کو پکڑا میں نے کہا اس کا تھن صاف کر لے بالوں
اور مٹی اور کوڑے سے تاکہ دودھ میں یہ چیزیں نہ پڑیں (راوی
نے کہا) میں نے براء بن عازب کو دیکھا وہ ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ
پر مارتے تھے جھاڑتے تھے۔ خیر اس لڑکے نے دودھ دوہا لکڑی کے
ایک پیالہ میں تھوڑا دودھ اور میرے ساتھ ایک ڈول تھا جس میں
پانی رکھتا تھا رسول اللہ کے پینے اور وضو کرنے کیلئے۔ ابو بکرؓ نے
کہا پھر میں رسول اللہ کے پاس آیا اور مجھے برا معلوم ہوا آپ کو نیند
سے جگانا لیکن میں نے دیکھا تو آپ خود بخود جاگ اٹھے ہیں۔ میں
نے دودھ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا پھر میں نے کہا
یا رسول اللہ یہ دودھ پیجئے۔ آپ نے پیا یہاں تک کہ میں خوش
ہو گیا پھر آپ نے فرمایا کیا کوچ کا وقت نہیں آیا؟ میں نے کہا آگیا
پھر ہم چلے آفتاب ڈھلنے کے بعد اور ہمارا پیچھا کیا سراقہ بن مالک
نے (وہ کافر تھا)۔ اس زمین پر ہم تھے جو سخت تھی میں نے کہا یا
رسول اللہ! ہم کو تو کافروں نے پالیا۔ آپ نے فرمایا مت فکر کر اللہ
تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر رسول اللہ نے سراقہ پر بددعا کی اس کا
گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا (حالانکہ وہاں کی زمین سخت
تھی) وہ بولا میں جانتا ہوں تم دونوں نے میرے لیے بددعا کی ہے
اب میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں تم دونوں کی تلاش میں
جو آئے اس کو پھیر دوں گا تم میرے لیے دعا کرو (کہ خدا تعالیٰ مجھ
کو اس عذاب سے چھڑا دے)۔ آپ نے اللہ سے دعا کی وہ چھٹ

(۷۵۲۱) نووی نے کہا یہ جو آپ نے اس لڑکے کے ہاتھ سے دودھ پیا حالانکہ وہ اس دودھ کا مالک نہ تھا اس کی چار توجہیں ہیں ایک یہ
کہ مالک کی طرف سے مسافروں اور مہمانوں کو پلانے کی اجازت تھی۔ دوسرے یہ کہ وہ جانور کسی دوست کے ہو گئے جس کے مال میں تصرف کر سکتے
ہوں گے۔ تیسرے یہ کہ وہ حربی کا مال تھا جس کو لمان نہیں ملی اور ایسا مال لینا جائز ہے۔ چوتھے یہ کہ وہ مضطر تھے۔ اول کی دو توجہیں عمدہ ہیں۔

گیا اور لوٹ گیا۔ جو کوئی کافر اس کو ملتا تو وہ کہہ دیتا ادھر میں سب دیکھا آیا ہوں غرض جو کوئی ملتا سراقہ اس کو پھیر دیتا۔ ابو بکرؓ نے کہا سراقہ نے اپنی بات پوری کی۔

۷۵۲۲- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جب سراقہ بن مالکؓ نزدیک آپؐ پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بد دعا کی اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ وہ اس پر سے کود گیا اور کہنے لگا اے محمد ﷺ! میں جانتا ہوں یہ تمہارا کام ہے تو اللہ سے دعا کرو وہ مجھ کو نجات دے اس آفت سے اور میں آپ سے یہ اقرار کرتا ہوں کہ میں آپ کا حال چھپا دوں گا ان لوگوں سے جو میرے پیچھے آتے ہیں اور یہ میرا ترکش ہے اس میں سے ایک تیر آپ لیتے جائے اور آپ کو تھوڑی دور پر میرے اونٹ اور غلام ملیں گے۔ آپ کو جو حاجت ہو ان میں سے لیجئے۔ آپ نے فرمایا مجھے تیرے اونٹوں کی احتیاج نہیں ہے۔ ابو بکرؓ نے کہا پھر رات کو ہم مدینہ میں پہنچے لوگ جھگڑنے لگے کہ آپ کہاں اتریں (ہر ایک قبیلہ یہ چاہتا تھا کہ آپ ہمارے پاس اتریں)۔ آپ نے فرمایا میں بنی نجار کے پاس اتروں گا وہ عبدالمطلب کے ننھیال کے لوگ تھے۔ آپ نے ان کو عزت دی ان کے پاس اتر کر پھر مرد چڑھے اور عورتیں گھروں پر (آپ کو دیکھنے کے لیے) اور لڑکے اور غلام راستہ میں جدا جدا ہو گئے پکارتے جاتے تھے یا محمد یا رسول اللہ یا محمد یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

۷۵۲۲- عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ مِنْ أَبِي رَحْلًا ثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ وَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ مِنْ رِوَايَةِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ فَلَمَّا دَنَا دَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَاحَ فَرَسُهُ فِي الْأَرْضِ إِلَى بَطْنِهِ وَوَتَبَ عَنْهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ هَذَا عَمَلُكَ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُخَلِّصَنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ وَلَكَ عَلَيَّ لِأَعْمِينَ عَلَى مَنْ وَرَائِي وَهَذِهِ كِنَانَتِي فَخُذْ سَهْمًا مِنْهَا فَإِنَّكَ سَتَمُرُّ عَلَى إِبِلِي وَغِلْمَانِي بِمَكَانٍ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِي إِبِلِكَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ لَيْلًا فَتَنَازَعُوا أَتَيْهِمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((أَنْزِلْ عَلَى بَنِي النَّجَّارِ أَخْوَالَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَكْرَمَهُمْ)) بِذَلِكَ فَصَعِدَ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ يُنَادُونَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ



(۷۵۲۲) ☆ یہ پکارنا ان کا خوشی سے تھا۔ نو دہائی نے کہا اس حدیث میں آپؐ کا ایک کھلا معجزہ ہے۔ دوسرے فضیلت ہے حضرت ابو بکرؓ کی۔ تیسرے خدمت ہے تابع کی متبوع کے لیے۔ چوتھے استحاب ہے ڈوپٹی یا مشکیزہ رکھنے کا سفر میں طہارت اور پینے کے لیے۔ پانچویں فضیلت ہے اللہ پر بھروسہ کرنے کی اور فضیلت ہے انصار کی اور فضیلت ہے صلہ رحم کی۔ چھٹے استحاب ہے اترنے کا اپنے عزیزوں کے پاس۔

کِتَابُ التَّفْسِيرِ

قرآن شریف کی آیتوں کی تفسیر

۷۵۲۳- عن هَمَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ يَغْفِرَ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَّلُوا فَادْخُلُوا الْبَابَ يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ))

۷۵۲۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ نَازَلَ الْوَحْيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتَّى تُوْفِيَ وَأَكْثَرُ مَا كَانَ الْوَحْيُ يَوْمَ تُوْفِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۷۵۲۵- عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِعُمَرَ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ آيَةً لَوْ أُنْزِلَتْ فِينَا لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ حَيْثُ أُنْزِلَتْ وَأَيَّ يَوْمٍ أُنْزِلَتْ وَأَيَّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أُنْزِلَتْ أُنْزِلَتْ بِعَرَفَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْيَانُ أَشْكُ كَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ أَمْ لَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي

۷۵۲۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا تم بیت المقدس کے دروازہ میں رکوع کرتے ہوئے جاؤ اور کہو حطۃ یعنی بخشش گناہوں کی ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے۔ لیکن بنی اسرائیل نے حکم کے خلاف کیا دروازہ میں گھسے سرین کے بل گھسٹتے ہوئے اور حطۃ کے بدلے کہنے لگے حبة فی شعرة یعنی دانہ بالی میں ایک روایت میں ہے حنطة فی شعرة کہنے لگے۔

۷۵۲۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے پے در پے وحی بھیجی اپنے رسول اللہ ﷺ پر وفات سے پہلے یہاں تک کہ وفات ہوئی آپ کی اور جس دن آپ کی وفات ہوئی اس دن بہت وحی آئی۔

۷۵۲۵- طارق بن شہاب سے روایت ہے یہود نے حضرت عمرؓ سے کہا تم ایک آیت پڑھتے ہو اگر وہ آیت ہم لوگوں میں اترتی تو ہم اس دن کو عید کر لیتے (خوشی سے) وہ آیت یہ ہے الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا سورہ مائدہ میں (یعنی آج میں نے تمہارا دین پورا کیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کی اور اسلام کا دین تمہارے لیے پسند کیا)۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں جانتا ہوں یہ آیت جہاں اتری اور کس دن اتری اور جس وقت اتری اس وقت رسول اللہ کہاں تھے۔ یہ آیت عرفات میں اتری اور آپ ٹھہرے ہوئے تھے عرفات میں (تو عرفہ کا روز عید ہے مسلمانوں کی دوسری روایت میں ہے کہ

۷۵۲۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے پے در پے وحی بھیجی اپنے رسول اللہ ﷺ پر وفات سے پہلے یہاں تک کہ وفات ہوئی آپ کی اور جس دن آپ کی وفات ہوئی اس دن بہت وحی آئی۔

۷۵۲۵- طارق بن شہاب سے روایت ہے یہود نے حضرت عمرؓ سے کہا تم ایک آیت پڑھتے ہو اگر وہ آیت ہم لوگوں میں اترتی تو ہم اس دن کو عید کر لیتے (خوشی سے) وہ آیت یہ ہے الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا سورہ مائدہ میں (یعنی آج میں نے تمہارا دین پورا کیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کی اور اسلام کا دین تمہارے لیے پسند کیا)۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں جانتا ہوں یہ آیت جہاں اتری اور کس دن اتری اور جس وقت اتری اس وقت رسول اللہ کہاں تھے۔ یہ آیت عرفات میں اتری اور آپ ٹھہرے ہوئے تھے عرفات میں (تو عرفہ کا روز عید ہے مسلمانوں کی دوسری روایت میں ہے کہ

اس دن جمعہ تھا جمعہ بھی عید ہے۔

۷۵۲۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ یہ آیت مزدلفہ کی رات کو اتری یعنی نویں تاریخ شام کو گویا دسویں شب کا وقت آگیا (کیونکہ مزدلفہ کی رات دسویں رات ہے) اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عرفات میں۔

۷۵۲۶- عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَتْ الْيَهُودُ لِعُمَرَ لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ يَهُودَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا نَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي أُنْزِلَتْ فِيهِ لَاتُخَذَنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَقَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِي أُنْزِلَتْ فِيهِ وَالسَّاعَةَ وَأَيُّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ نَزَلَتْ نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ.

۷۵۲۷- طارق بن شہاب سے روایت ہے ایک شخص یہودی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگے اے امیر المؤمنین ایک آیت ہے تمہاری کتاب میں جس کو تم پڑھتے ہو اگر وہ ہم یہودیوں پر اترتی تو ہم اس دن کو عید کر لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کون سی آیت؟ وہ یہودی بولا الیوم اکملت لکم دینکم آخر تک حضرت عمرؓ نے کہا میں جانتا ہوں اس دن کو جس دن یہ آیت اتری اور اس جگہ کو جہاں اتری۔ یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عرفات میں اتری جمعہ کے دن (اور وہ دن عید ہے مسلمانوں کی)۔

۷۵۲۷- عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَءُونَهَا لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ مَعْشَرَ الْيَهُودِ لَاتُخَذَنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا قَالَ وَأَيُّ آيَةٍ قَالَ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ.

۷۵۲۸- عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کا مطلب پوچھا (سورہ نساء کے شروع میں) وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ یعنی اگر تم ڈرو کہ انصاف نہ کر سکو گے یتیم لڑکیوں میں تو نکاح کرو ان عورتوں سے جو پسند آئیں تم کو دو دو تین تین چار چار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں مراد اس آیت سے اے میرے بھانجے یہ ہے کہ یتیم لڑکی اپنے ولی کی گود میں ہو (یعنی پرورش میں جیسے چچا کی لڑکی بھتیجے کے پاس ہو) اور شریک ہو اس کے مال میں (مثلاً چچا کے مال میں) پھر اس

۷۵۲۸- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مِثْلَىٰ ثَلَاثٍ وَرَبَاعٍ قَالَتْ يَا ابْنَ أُنْتَىٰ هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجَرٍ وَلَيْهَا تَشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَحَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلَيْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بغيرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَهِيَ أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَلْغُوا بِهِنَّ

ولی کو اس کا حسن اور جمال پسند آئے وہ اس سے نکاح کرنا چاہے لیکن اس کے مہر میں انصاف نہ کرے اور اتنا مہر نہ دے جو اور لوگ دینے کو مستعد ہوں تو منع کیا اللہ نے ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے مگر اس صورت میں جب انصاف کریں اور پورا مہر دینے پر راضی ہوں اور حکم کیا ان کو کہ نکاح کر لیں اور عورتوں سے جو پسند آئے ان کو۔ حضرت عائشہؓ نے کہا لوگوں نے یہ آیت اترنے کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان لڑکیوں کے باب میں پوچھا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری یَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ آخِرَتِكَ (اسی سورہ نساء میں) یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے عورتوں کے باب میں تو کہہ اللہ تم کو حکم دیتا ہے ان کے باب میں اور جو پڑھا جاتا ہے کتاب میں ان یتیم عورتوں کے باب میں جن کا تم مقرر مہر نہیں دیتے اور ان سے نکاح کرنا نہیں چاہتے ہو تو کتاب پڑھے جانے سے مراد پہلی آیت ہے اور یہ آیت اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو حسن اور مال میں کم ہو تو منع ہوا ان کو اس یتیم لڑکی سے نکاح کرنا جس کے مال اور جمال میں رغبت کریں مگر اس صورت میں جب انصاف کریں۔

۷۵۲۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرل

أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَأَمَرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ فِيهِنَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّهُ يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُولَى الَّتِي قَالَ اللَّهُ فِيهَا وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللَّهِ فِي الْآيَةِ الْآخَرَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ رَغْبَةً أَحَدِكُمْ عَنِ الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجَرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْحَمَالِ فَتُحَوَّلَ أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَحَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ.

۷۵۲۹- عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى وَسَأَلَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ فِي آخِرِهِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ قَلِيلَاتِ الْمَالِ وَالْحَمَالِ.

۷۵۳۰- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اگر تم ڈرو یتیم لڑکیوں کے باب میں انصاف کرنے سے یہ آیت اس شخص کے باب میں اتری جس کے پاس ایک یتیم لڑکی ہو وہی اس کا ولی اور وارث ہو اور اس کا مال بھی ہو اور کوئی اس کی طرف سے جھگڑنے والا سو اس کی ذات کے

۷۵۳۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي قَوْلِهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى قَالَتْ أَنْزَلَتْ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْيَتِيمَةُ وَهُوَ وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا وَلَهَا مَالٌ وَلَيْسَ لَهَا أَحَدٌ يُخَاصِمُ دُونَهَا فَلَا يَنْكِحُهَا لِمَالِهَا فَيُضْرَبُ بِهَا وَيُسَيِّءُ صُحْبَتَهَا فَقَالَ

إِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ يَقُولُ مَا أَحْلَلْتُ لَكُمْ وَدَعُ هَذِهِ الَّتِي تَضُرُّ بِهَا.

نہ ہو پھر وہ مال کے خیال سے اس سے نکاح نہ کرے (کہ مہر دینا پڑے گا) اور اس کو تکلیف دی اور بری طرح اس سے صحبت رکھے تو فرمایا اگر ڈرو یتیم لڑکیوں میں انصاف کرنے سے تو نکاح کر لو اور عورتوں سے جو پسند آئیں تم کو۔ مطلب یہ ہے کہ جو عورتیں حلال کیں میں نے تمہارے لیے اور چھوڑ دو اس لڑکی کو جس کو تم تکلیف دیتے ہو (وہ اپنا نکاح کسی اور سے کر لے گی اس کا مال دے دو۔)

۷۵۳۱- عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي الْيَتِيمَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَشْرِكُهُ فِي مَالِهِ فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يُزَوَّجَهَا غَيْرَهُ فَيَشْرِكُهُ فِي مَالِهِ فَيَعْضِلُهَا فَلَا يَتَزَوَّجَهَا وَلَا يُزَوَّجَهَا غَيْرَهُ.

۷۵۳۱- ام المومنین عائشہ سے روایت یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو تم پر پڑھا جاتا ہے اللہ کی کتاب میں یہ آیت اتری اس یتیم لڑکی کے باب میں جو کسی شخص کے پاس ہو اور اس کے مال میں شریک ہو (ترکہ کی رو سے) پھر وہ نفرت کرے اس سے نکاح کرنے سے اور دوسرے سے بھی اس کا نکاح پسند نہ کرے اس خیال سے کہ وہ مال میں حصہ لے گا۔ آخر اس لڑکی کو یونہی ڈال رکھے نہ آپ نکاح کرے نہ اور کسی سے کرنے دے۔

۷۵۳۲- عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلْ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ الْآيَةُ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ قَدْ شَرِكْتُهُ فِي مَالِهِ حَتَّىٰ فِي الْعَدَقِ فَيَرْغَبُ بَعْضِي أَنْ يَنْكِحَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يَنْكِحَهَا رَجُلًا فَيَشْرِكُهُ فِي مَالِهِ فَيَعْضِلُهَا.

۷۵۳۲- حضرت عائشہ سے روایت ہے یسفتونک فی النساء آخر تک یہ آیت اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو ایک شخص کے پاس ہو اور شریک ہو اس کے مال میں یہاں تک کہ کھجور کے درختوں میں بھی۔ پھر وہ اس سے نکاح کرنا نہ چاہے اور نہ یہ چاہے کہ اس کا نکاح دوسرے سے کر دے وہ اس کے مال میں شریک ہو پھر اس کو یونہی ڈال رکھے۔

۷۵۳۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي قَوْلِهِ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي وَالِي مَالِ الْيَتِيمِ الَّذِي يَقُومُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُهُ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ.

۷۵۳۳- ام المومنین عائشہ سے روایت ہے یہ آیت ومن كان غنيا فليستعفف ومن كان فقيرا فلياكل بالمعروف (سورہ نساء کے شروع میں) یعنی جو شخص مالدار ہو وہ بچا رہے اور جو محتاج ہو وہ اپنی محنت کے موافق کھاوے اتری ہے اس شخص کے باب میں جو یتیم کے مال کا متولی ہو اس کو درست کرے اور اس کو سنوارے۔ وہ اگر محتاج ہو تو دستور کے موافق کھاوے اور جو مالدار ہو تو کچھ نہ کھاوے۔

۷۵۳۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۵۳۴- عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي وَلِيِّ الْيَتِيمِ أَنْ يُصِيبَ مِنْ مَالِهِ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ.

۷۵۳۵- مندرجہ بالا روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

۷۵۳۵- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۷۵۳۶- حضرت عائشہ سے روایت ہے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا (سورۃ احزاب میں) جب وہ آئے تم پر اوپر سے اور نیچے سے تمہارے اور جب پھر گئیں آنکھیں اور دل حلق تک آگئے آخر تک خندق کے دن اتری (اس دن مسلمانوں پر نہایت سختی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے اس دن ایک لشکر بھیجا اور ہوا کا فروع پر جن کو تم نے نہیں دیکھا)۔

۷۵۳۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ قَالَتْ كَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ.

۷۵۳۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یہ آیت (سورۃ نساء میں) وان امرأة خافت من بعلها آخر تك۔ یعنی اگر کوئی عورت ڈرے اپنے خاوند سے شرارت سے یا اس کی بے پروائی سے تو کچھ گناہ نہیں دونوں پر اگر وہ صلح کر لیں آپس میں اس عورت کے باب میں اتری جو ایک شخص کے پاس ہو پھر وہ مدت تک اس کے پاس رہے۔ اب خاوند اس کو طلاق دینا چاہے (اس سے بیزار ہو کر) وہ عورت یہ کہے مجھ کو طلاق نہ دے اور رہنے دے اور میں نے تجھ کو اجازت دی (دوسری عورت کے پاس رہنے کی اور میرے پاس نہ رہنے کی) تب یہ آیت اتری۔

۷۵۳۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا الْآيَةَ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي الْمَرْأَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَنَطْلُوقُ صُحْبَتِهَا فَيُرِيدُ طَلَاقَهَا فَنَقُولُ لَا تُطْلَقُنِي وَأُمْسِكْنِي وَأَنْتَ فِي حِلٍّ مِنِّي فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ.

۷۵۳۸- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی آیت کے باب میں وان امرأة خافت آخر تك کہا یہ آیت اس عورت کے باب میں اتری جو ایک شخص کے پاس ہو اب وہ زیادہ اس کے پاس نہ رہنا چاہے لیکن اس عورت کی اولاد ہو اور صحبت ہو اپنے خاوند سے وہ اپنے خاوند کو چھوڑنا برا جانے تو اجازت دیوے اس کو اپنے باب میں۔

۷۵۳۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتْ نَزَلَتْ فِي الْمَرْأَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَلَعْلُهُ أَنْ لَا يَسْتَكْبِرَ مِنْهَا وَتَكُونُ لَهَا صُحْبَةً وَوَلَدًا فَتَكْرَهُ أَنْ يُفَارِقَهَا فَنَقُولُ لَهُ أَنْتَ فِي حِلٍّ مِنْ شَأْنِي.

۷۵۳۹- عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ يَا ابْنَ أَخْتِي أَمُرُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبُّهُمْ.

۷۵۳۹- عروہ سے روایت ہے حضرت عائشہؓ نے مجھ سے کہا اے بھانجے میرے حکم ہوا تھا لوگوں کو کہ بخشش مانگیں صحابہ کے لیے انھوں نے ان کو برا کہا (وہ بخشش مانگنے کا حکم اس آیت میں ہے رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِأَخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ مراد اہل مصر ہیں جو حضرت عثمانؓ کو برا کہتے تھے یا اہل شام جو حضرت علیؓ کو برا کہتے تھے اور حروریہ خارجی جو دونوں کو برا کہتے تھے)۔

۷۵۴۰- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۷۵۴۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۵۴۱- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ وَمَنْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ فَرَحَلْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ آخِرَ مَا أُنْزِلَ ثُمَّ مَا نَسَحَهَا شَيْءٌ.

۷۵۴۱- سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے کوفہ والوں نے اختلاف کیا اس آیت میں جو کوئی قتل کرے مومن کو قصد اس کا بدلہ جہنم ہے آخر تک (یہ آیت سورہ نساء میں ہے)۔ میں ابن عباسؓ کے پاس گیا ان سے پوچھا انھوں نے کہا یہ آیت آخر میں اتری اور اس کو منسوخ نہیں کیا کسی آیت نے۔ (اوپر گزر چکا کہ ابن عباسؓ کا مذہب یہ ہے کہ جو کوئی مومن کو قتل کرے قصد اس کی توبہ قبول نہ ہوگی اور وہ ہمیشہ جہنم میں اور جمہور علماء اس کے خلاف میں ہیں۔ وہ کہتے ہیں آیت سے یہ نکلتا ہے کہ بدلہ اس کا یہ ہے کہ ہمیشہ جہنم میں رہے پر یہ ضروری نہیں کہ یہ بدلہ خواہ مخواہ دیا جائے بلکہ اللہ تعالیٰ معاف کر سکتا ہے)۔

۷۵۴۲- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ بْنِ جَعْفَرٍ نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا أُنْزِلَ وَفِي حَدِيثِ لُثَيْرٍ إِنَّهَا لَمِنْ آخِرِ مَا أُنْزِلَتْ.

۷۵۴۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۵۴۲- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَنَسٍ أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مَا يَنْسَحُهَا شَيْءٌ وَعَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ

۷۵۴۲- سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے مجھ سے عبدالرحمن بن ابزلی نے کہا ابن عباسؓ سے پوچھو ان دونوں آیتوں کو ومن يقتل مؤمنا متعمدا آخر تک میں نے پوچھا انھوں نے کہا یہ آیت منسوخ نہیں ہے اور والذین لا يدعون مع الله الها اخر ولا يقتلون النفس التي حرم الله الا بالحق (یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور کسی کو معبود نہیں پکارتے اور جو جان اللہ تعالیٰ

۷۵۴۳- سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَنَسٍ أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مَا يَنْسَحُهَا شَيْءٌ وَعَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ

۷۵۴۳- سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے مجھ سے عبدالرحمن بن ابزلی نے کہا ابن عباسؓ سے پوچھو ان دونوں آیتوں کو ومن يقتل مؤمنا متعمدا آخر تک میں نے پوچھا انھوں نے کہا یہ آیت منسوخ نہیں ہے اور والذین لا يدعون مع الله الها اخر ولا يقتلون النفس التي حرم الله الا بالحق (یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور کسی کو معبود نہیں پکارتے اور جو جان اللہ تعالیٰ

الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ.

نے حرام کی ہے اس کو نہیں مارتے مگر حق سے اس کے بعد یہ ہے الا من تاب و امن و عمل صالحا یعنی مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرے۔ یہ آیت سورہ فرقان میں ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قاتل کی توبہ مقبول ہے تو بظاہر پہلی آیت کے مخالف ٹھہری) ابن عباسؓ نے کہا یہ آیت مشرکوں کے حق میں اتری ہے (اور پہلی آیت مومنوں کے حق میں ہے تو مومن جب مومن کو قصد امارے اس کی توبہ قبول نہ ہوگی البتہ اگر مشرک حالت شرک میں مارنے پھر ایمان لائے اور توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول ہوگی اس صورت میں دونوں آیتوں میں مخالفت نہ رہی۔)

۷۵۴۴- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا یہ آیت والذین لا يدعون مع الله الها آخرا الى قوله مهناتكم مکه میں اتری۔ مشرکوں نے کہا پھر ہم کو مسلمان ہونے سے کیا فائدہ ہم نے تو اللہ کے ساتھ دوسرے کو برابر کیا اور ناحق خون بھی کیا اور برے کام بھی کئے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری الا من تاب و امن آخر تک یعنی جو ایمان لاوے گا اور توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسکی برائیاں نیکیوں سے بدل دے گا۔ ابن عباسؓ نے کہا جو کوئی مسلمان ہو جائے اور اسلام کے احکام کو سمجھ لیوے پھر ناحق خون کرے تو اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔

۷۵۴۵- سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے میں نے ابن عباسؓ سے کہا جو کوئی مومن کو قصد اقل کرے اس کی توبہ ہو سکتی ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا نہیں میں نے ان کو یہ آیت سنائی جو سورہ فرقان میں ہے والذین لا يدعون مع الله الها آخرا آخر تک جس کے بعد یہ ہے الا من تاب و امن کیونکہ اس سے یہ نکلتا ہے کہ ناحق خون کے بعد توبہ کر سکتا ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا یہ آیت مکی ہے اور اس کو منسوخ کر دیا ہے اس آیت نے جو مدینہ میں اتری و من يقتل مومنا متعمداً آخر تک جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو عمداً قتل

نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بِمَكَّةَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ إِلَى قَوْلِهِ مُهَاتًا فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ وَمَا يُغْنِي عَنَّا الْإِسْلَامُ وَقَدْ عَدَلْنَا بِاللَّهِ وَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَنَّا وَجَلَّ إِلَا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ فَأَمَّا مَنْ دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ وَعَقَلَهُ ثُمَّ قَتَلَ فَلَا تَوْبَةَ لَهُ

۷۵۴۵- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَلَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا قَالَ فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ هَذِهِ آيَةٌ مَكِّيَّةٌ نَسَخَهَا آيَةٌ مَدِينِيَّةٌ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ هَاشِمٍ فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي

الْفُرْقَانِ إِلَّا مَنْ تَابَ.

کرے اس کا بدلہ ہمیشہ جہنم میں رہتا ہے۔

۷۵۴۶- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْلَمُ وَقَالَ هَارُونُ تَذَرِي آخِرَ سُورَةِ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ نَزَلَتْ جَمِيعًا قُلْتُ نَعَمْ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ قَالَ صَدَقْتُ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ تَعْلَمُ أَيُّ سُورَةٍ وَلَمْ يَقُلْ آخِرَ.

۷۵۴۶- عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تو جانتا ہے کہ آخر سورت جو قرآن کی ایک ہی بار اتری وہ کونسی ہے۔ میں نے کہا ہاں اذا جاء نصر اللہ ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تو نے سچ کہا۔

۷۵۴۷- عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ آخِرَ سُورَةٍ وَقَالَ عَبْدُ الْمَجِيدِ وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ سُهَيْلٍ.

۷۵۴۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۵۴۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقِيَ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلًا فِي غَنِيمَةٍ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَأَخَذُوهُ فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا تِلْكَ الْغَنِيمَةَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتُ مُؤْمِنًا وَقَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ السَّلَامَ.

۷۵۴۸- ابن عباسؓ سے روایت ہے مسلمانوں کے کچھ لوگوں نے ایک شخص کو دیکھا تھوڑی بکریوں میں۔ وہ بولا السلام علیکم مسلمانوں نے اس کو پکڑا اور قتل کیا اور وہ بکریاں لے لیں۔ تب یہ آیت اتری مت کہو اس کو جو سلام کرے تم کو یہ کہہ کر کہ تو مسلمان نہیں ہے (اپنی جان بچانے کے لیے سلام کرتا ہے)۔ ابن عباسؓ نے اس آیت میں سلام پڑھا ہے اور بعضوں نے سلم پڑھا ہے (تو معنی یہ ہوں گے جو تم سے صلح سے پیش آئے)۔

۷۵۴۹- عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَتْ الْأَنْصَارُ إِذَا حَاجُّوا فَرَجَعُوا لَمْ يَدْخُلُوا الْبُيُوتَ إِلَّا مِنْ ظُهُورِهَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ بَابِهِ فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَيْسَ الْبَرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا.

۷۵۴۹- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انصار جب حج کر کے لوٹ کر آتے تو گھر میں دروازے سے نہ گھستے بلکہ پیچھے سے دیوار پر چڑھ کر ایک انصاری آیا اور دروازہ سے گھسا۔ لوگوں نے اس باب میں اس سے گفتگو کی تب یہ آیت اتری (سورہ بقرہ میں) یہ نیکی نہیں ہے کہ تم گھروں میں پیچھے سے آؤ بلکہ نیکی یہ ہے کہ پرہیزگاری کرو اور گھروں میں دروازہ سے آؤ اخیر تک۔

۷۵۵۰- عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ بَيْنَ إِسْلَامِنَا وَبَيْنَ أَنْ عَاتَبَنَا اللَّهُ بِهَذِهِ الْآيَةِ أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ إِلَّا أَرْبَعُ سِنِينَ.

۷۵۵۰- ابن مسعودؓ سے روایت ہے جب سے ہم مسلمان ہوئے اس وقت سے لے کر اس آیت کے اترنے کے وقت تک الم یان للذین امنوا آخر تک یعنی کیا وہ وقت نہیں آیا جب مسلمانوں کے دل لرز جائیں اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہی جس میں اللہ تعالیٰ نے عتاب کیا ہم پر چار برس کا عرصہ گزرا (یہ آیت سورہ حدید میں ہے اور وہ

مدنی ہے۔

باب: اللہ تعالیٰ کے قول خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ کے بارے میں

بَاب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

۷۵۵۱- ابن عباسؓ سے روایت ہے عورت (جاہلیت کے زمانہ میں) خانہ کعبہ کا طواف نکلی ہو کر کرتی اور کہتی کون دیتا ہے مجھ کو ایک کپڑا ڈالتی اس کو اپنی شرمگاہ پر اور کہتی آج کھل جاوے گا سب یا بعض۔ پھر جو کھل جاوے گا اس کو کبھی حلال نہ کروں گی (یعنی وہ ہمیشہ کے لیے حرام ہو گیا یہ وہی رسم اسلام نے موقوف کر دی) تب یہ آیت اتری خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ یعنی ہر مسجد کے پاس اپنے کپڑے پہن کر جاؤ۔

۷۵۵۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ الْمَرْأَةُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ عُرْيَانَةٌ فَتَقُولُ مَنْ يُعِيرُنِي يَطُوفًا تَحْجِلُهُ عَلَى فَرْجِهَا وَتَقُولُ الْيَوْمَ يَأْتِدُو بَعْضُهُ أَوْ كُلُّهُ فَمَا بَدَأَ مِنْهُ فَلَا أُحِلُّهُ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ.

۷۵۵۲- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبد اللہ بن ابی بن سلول (منافقوں کا سردار) اپنی لونڈی سے کہتا جا اور خرچی کما کر لا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری مت جبر کرو اپنی لونڈیوں پر زنا کے لیے اگر وہ بچنا چاہیں زنا سے اس لیے کہ دنیا کا مال کماؤ اور جو کوئی لونڈیوں پر زبردستی کرے (حرام کاری کے لیے) تو اللہ تعالیٰ زبردستی کے بعد لونڈیوں کے گناہ کا بخشش والا مہربان ہے (یعنی جب مالک اپنی لونڈی سے جبراً حرام کاری کر اوے تو گناہ مالک پر ہو گا اور لونڈی اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا)۔

۷۵۵۲- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَنَسٍ سَلُولٌ يَقُولُ لِحَارِثَةَ لَهْ اذْهَبِي فَأَبْعِينَا شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تُكْرَهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِيَبْتَلِيَ عَلَيْكُمُ الْخَبَرَةَ الْدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ لَهُنَّ غُفُورٌ رَحِيمٌ.

۷۵۵۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبد اللہ بن ابی کی دو لونڈیاں تھیں ایک کا نام مسیکہ دوسری کا نام امیمہ۔ وہ دونوں سے جبراً زنا کرواتا۔ انھوں نے اس کی شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تب یہ آیت اتری وَلَا تَكْرَهُوا فَتَيَاتِكُمْ۔

۷۵۵۳- عَنْ جَابِرٍ أَنَّ حَارِثَةَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ سَلُولٌ يُقَالُ لَهَا مُسَيِّكَةُ وَأُخْرَى يُقَالُ لَهَا أُمَيْمَةُ فَكَانَ يُكْرِهُهُمَا عَلَى الزَّوْنِ فَشَكَتَا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تُكْرَهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِلَى قَوْلِهِ غُفُورٌ رَحِيمٌ.

(۷۵۵۳) نووی نے کہا اس آیت میں یہ جو شرط ہے اگر وہ بچنا چاہیں تو غالب احوال پر ہے اس لیے کہ جبراً ہی پر ہوتا ہے جو زنا سے بچنا چاہے اور جو نہ بچنا چاہے وہ تو بلا جبر زنا کرتی ہے اور مقصود یہ ہے کہ زنا کے لیے لونڈی پر جبر کرنا حرام ہے خواہ وہ زنا سے بچنا چاہیں یا نہ چاہیں اور جس صورت میں وہ زنا سے نہ بچنا چاہیں تب بھی جبر ہو سکتا ہے اس طرح سے کہ وہ ایک شخص خاص سے زنا کرنا چاہیں اور مالک لے

۷۵۵۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَسْتَعُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ أَسْلَمُوا وَكَانُوا يُعْبُدُونَ فَبَقِيَ الَّذِينَ كَانُوا يُعْبُدُونَ عَلَىٰ عِبَادَتِهِمْ وَقَدْ أَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ.

۷۵۵۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَسْتَعُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِنَ الْإِنْسِ يُعْبُدُونَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ فَأَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ وَاسْتَمْسَكَ الْإِنْسُ بِعِبَادَتِهِمْ فَنَزَلَتْ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَسْتَعُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ.

۷۵۵۶- عَنْ سُلَيْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۷۵۵۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَسْتَعُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قَالَ نَزَلَتْ فِي نَفَرٍ مِنَ الْعَرَبِ كَانُوا يُعْبُدُونَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ فَأَسْلَمَ الْحَنِيئُونَ وَالْإِنْسُ الَّذِينَ كَانُوا يُعْبُدُونَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ فَنَزَلَتْ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَسْتَعُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ.

بَاب فِي سُورَةِ بَرَاءَةِ وَالْأَنْفَالِ وَالْحَشْرِ

۷۵۵۸- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِأَبْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ التَّوْبَةِ قَالَ آتُوبَةُ قَالَ بَلْ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَا زَالَتْ تَنْزِلُ وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ حَتَّىٰ ظَنُّوا أَنَّهُ لَا يَبْقَىٰ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا

۷۵۵۳- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (کہ یہ آیت سورہ بنی اسرائیل کی) جن کی یہ پوجا کرتے ہیں وہ تو اپنے رب کے پاس وسیلہ طلب کرتے ہیں۔ (عبد اللہ نے) کہا جنوں کی ایک جماعت جن کی پوجا کی جاتی تھی مسلمان ہو گئی اور پوجا کرنے والے ویسے ہی اس کی پوجا کرتے رہے اور وہ جماعت مسلمان ہو گئی (یعنی یہ آیت ان کے حق میں اتری)۔

۷۵۵۵- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (یہ آیت جو سورہ بنی اسرائیل میں ہے) وہ لوگ جن کو یہ پکارتے ہیں اپنے مالک کے پاس وسیلہ ڈھونڈتے ہیں اس وقت اتری کہ بعض آدمی چند جنوں کی پرستش کرتے تھے وہ جن مسلمان ہو گئے اور ان کے پوجنے والوں کو خبر نہ ہوئی وہ لوگ ان کو پوجتے رہے تب یہ آیت اتری اُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَسْتَعُونَ آخر تک۔

۷۵۵۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۵۵۷- وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

بَاب: سُورَةُ بَرَاءَةِ اور انفال اور حشر کے بارے میں

۷۵۵۸- سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا سورہ توبہ۔ انھوں نے کہا توبہ وہ سورت تو ذلیل کرنے والی ہے اور فضیحت کرنے والی (کافروں اور منافقوں کی) اس سورت میں برابر اتر رہا وہ منہم و منہم یعنی لوگوں

اللہ دوسرے شخص سے کرانے پر جبر کرے اور یہ سب صورتیں حرام ہیں۔ ایک روایت ہے کہ عبد اللہ بن ابی کی چھ لونڈیاں تھیں معادہ اور مسیکہ اور امیمہ اور عمری اور اردی اور قلیلہ اور وہ ان سب کو جبراً خرچی پر چلاتا۔

ذِكْرَ فِيهَا قَالَ قُلْتُ سُورَةُ الْأَنْفَالِ قَالَ تِلْكَ
سُورَةُ بَذْرِ قَالَ قُلْتُ فَالْحَشْرِ قَالَ نَزَلَتْ فِي
بَنِي النَّضِيرِ.

کا حال کچھ ایسے کچھ ایسے ہیں یہاں تک لوگ سمجھے کوئی باقی نہ رہے
گا جس کا ذکر نہ کیا جائے گا اس سورت میں۔ میں نے کہا سورہ انفال
انہوں نے کہا وہ سورت تو بدر کی لڑائی کے باب میں ہے (اس میں
لوٹ اور غنیمت کے احکام مذکور ہیں)۔ میں نے کہا سورہ حشر
انہوں نے کہا وہ بنی نضیر کے باب میں اتری۔

۷۵۵۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا
بَعْدُ أَلَا وَإِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ
مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ
وَالزَّبِيبِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثَةُ
أَشْيَاءَ وَدِدْتُ أَتِيهَا النَّاسُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهْدَ إِلَيْنَا فِيهَا الْحَدُّ
وَالْكَلَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرَّبَا.

۷۵۵۹- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے رسول
اللہ ﷺ کے منبر پر خطبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ثنا کی
پھر فرمایا بعد حمد و ثنا کے جان رکھو کہ شراب جب حرام ہوئی تھی تو
پانچ چیزوں سے بنا کرتی تھی گیہوں اور جو اور کھجور اور انگور اور شہد
سے اور شراب وہ ہے جو عقل میں فتور ڈالے (خواہ کسی چیز کی ہو۔
اس سے رد ہو گیا امام ابو حنیفہؒ کے قول کا کہ شراب خاص ہے انگور
سے کیونکہ یہ حضرت عمرؓ نے منبر پر فرمایا اور تمام صحابہؓ نے قبول
کیا کسی نے اعتراض نہیں کیا تو گویا اجماع ہو گیا) اور میں چاہتا ہوں
اے لوگو! کاش رسول اللہ ہم سے (مفصل) بیان فرماتے دادا کا
(یعنی اس کے ترکہ کا) اور کلالہ کا اور سود کے چند ابواب کا۔

۷۵۶۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرل۔

۷۵۶۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَمَّا
بَعْدُ أَتِيهَا النَّاسُ فَإِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ
مِنْ خَمْسَةِ مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ
وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثُ أَتِيهَا
النَّاسُ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَهْدَ
إِلَيْنَا فِيهِمْ عَهْدًا نَنْتَهِي إِلَيْهِ الْحَدُّ وَالْكَلَالَةُ
وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرَّبَا.

۷۵۶۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرل۔

۷۵۶۱- عَنْ أَبِي حَيَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ
حَدِيثِهِمَا غَيْرَ أَنَّ ابْنَ عُثَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ الْعِنَبِ
كَمَا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ وَفِي حَدِيثِ عِيْسَى

النَّزِيبِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُسْهَرٍ.

۷۵۶۲- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُقْسِمُ

۷۵۶۲- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ قسم کھاتے تھے

قَسَمًا إِنَّ هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ

(یہ آیت سورہ حج میں) ہذا خصمان اختصموا فی ربہم

إِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حُمَزَةٌ

یعنی یہ دونوں گروہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں جو لڑتے ہیں اپنے

وَعَلِيٍّ وَعَبِيدَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَا

اپنے رب کے لیے اتری ہے ان لوگوں کے حق میں جو بدر کے دن

رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ.

صف سے باہر نکلے تھے لڑنے کے لیے مسلمانوں کی طرف سے

سید الشہداء حضرت حمزہ اور حیدر کرار اسد اللہ حضرت علی مرتضیٰ

اور عبیدہ بن حارث اور کافروں کی طرف سے عتبہ اور شیبہ دونوں

ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ۔

۷۵۶۳- عَنْ أَبِي ذَرٍّ يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ هَذَانِ

۷۵۶۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَصْمَانٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ.



یا اللہ میں تیرا شکر کس زبان سے ادا کروں اگر سارے بدن کے روئیں زبان ہو جاویں تب بھی تیری عنایتوں کا اور تیری نعمتوں کا شکر میں ادا نہیں کر سکتا تو نے مجھ کو دنیا کی تمام نعمتیں مال اور اولاد اور صحت اور عافیت عطا فرمائیں اور سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ تو نے مجھ کو ضعیف بنا تو اس کے ہاتھ سے اس کتاب عظیم الشان کا ترجمہ ختم کر لیا۔ یہ وہ کتاب ہے جس کی ساری حدیثیں صحیح ہیں اور جس پر سب مسلمان بے کھلے عمل کر سکتے ہیں۔ یا اللہ اس کتاب کے ترجمہ کو قبول فرما لے اور میری بھول چوک کو معاف فرما دے اور میری عمر اور صحت میں برکت دے تاکہ میں اسی طرح تیری مدد سے صحیح بخاری کا بھی ترجمہ ختم کروں۔ یا اللہ مجھ کو بخش دے اور میرے والدین اور میرے بھائیوں اور میرے عزیزوں اور استادوں اور مشائخ کو۔ یا اللہ مدد کر اس اپنے بندے کی جس کی اعانت سے حدیث کی کتابوں کا ترجمہ ہو رہا ہے اور جو رات دن مصروف ہے تیرے اور تیرے رسول کی کتاب میں۔ یا اللہ برکت دے اس کی عمر اور اقبال میں اور برکت دے اس کے مال اور اولاد میں یا اللہ بخش دے اس کو جس نے اس کتاب کو لکھا اور جس نے چھاپا اور تمام مومنین اور مومنات کو اور مسلمین اور مسلمات کو۔ آمین یا رب العالمین۔

الحمد للہ کتاب صحیح مسلم شریف مکمل ہوئی

امروز سعید و مسعود: ۱۶ مئی ۱۹۸۱ء بروز ہفتہ

مطابق: ۱۱ رجب ۱۴۰۱ھ جری المقدس

شرعی احکام کا دلنشین، دل آویز اور دلکش مجموعہ

ضیاء الکلام

از قلم: ابوضیاء محمود احمد غفصفر

زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ گیا ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں منقول متفق علیہ احادیث پر مشتمل یہ کتاب اردو دان طبقے کی سہولت کو پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل دلربا، دلنریب اور دلکش انداز میں مرتب کی گئی ہے۔

♦ سب سے پہلے حدیث کا متن مع اعراب، پھر اس حدیث کا ترجمہ، پھر حدیث میں مذکور مشکل الفاظ کے معانی، پھر حدیث کا آسان انداز میں مفہوم اور آخر میں حدیث سے ثابت ہونے والے مسائل ترتیب وار بیان کر دیئے گئے ہیں۔

♦ ہر حدیث کا تفصیلی حوالہ بھی درج کر دیا گیا ہے۔

♦ کاغذ، طباعت اور جلد ہر لحاظ سے اعلیٰ عمدہ اور نفیس ہیں۔

♦ اہل نظر، اہل ذوق اور اہل دل کے لیے خوش نما گلہ ستہ احادیث کا ایک انمول تحفہ۔

♦ ہر گھر کی ضرورت اور ہر لائبریری کی زینت۔

♦ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی رغبت دلائیں۔

بہترین معیار کیساتھ

لاجواب کتب

بازوق قارئین کیلئے

حق سترمیت
اردو بازار لاہور

بیت کتب خانہ